سلسلہ

احادیث صحیحہ (اردو)

تحقیق:

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتبویب وفوائد

استاذ الحدیث ابو الحسن عبد المنان راسخ حفظہ اللہ

استاذ العلماء ابو میمون محفوظ احمد اعوان حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

فہرست ابواب جلد سوم

علم سنت اور حدیث نبوی ﷺ

فہرست ابواب جلد سوم

فتنے‘ علامات قیامت‘ جنگوں کے بارے میں

قرآن کے فضائل' دعائیں' اذکار اور دم

لباس اور زینت اور کھیل کود اور تصویریں

آغاز تخلیق' انبیاء علیہم السلام اور مخلوقات کے عجیب حالات

بیماری' جنازے کے مسائل اور قبروں کا بیان

فضائل ومناقب اور معائب ونقائص

نصیحتیں اور دل کو نرم کرنے والی احادیث

(۲۰) العِلْمُ وَالسُّنَّةُ وَالْحَدِيْثُ النَّبَوِيّ

علم سنت اور حدیث نبوی ﷺ

باب: الاختلاف ليس بمحسن

٢٤٣٤ـ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَبَأَ لِابْنِ صَيَّادٍ (دُخَانًا) فَسَأَلَهُ عَمَّا خَبَأَ لَهُ؟ فَقَالَ: دُخٌ، فَقَالَ: ((اخْسَأْ: فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ((مَا قَالَ؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: دُخٌ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَالَ: زُخٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَأَنْتُمْ بَعْدِي أَشَدُّ اخْتِلَافًا))

[الصحيحة: ٣٢٥٦]

اختلاف کوئی اچھی چیز نہیں ہے

حسین بن علی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ابن صیاد کے لیے لفظ (دخان) چھپایا اور جو اُس سے چھپایا اُس سے اُس کے متعلق پوچھا، ابن صیاد نے کہا: دخ (یعنی وہ پورا لفظ نہ بتا سکا) آپ نے فرمایا: ذلیل ہو جا۔ تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔ جب وہ چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اُس نے کیا کہا تھا......؟ بعض نے کہا: دخ اور بعض نے کہا: زخ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے میری موجودگی میں اختلاف کرلیا ہے۔ اور میرے بعد تم سخت اختلاف والے ہو جاؤ گے۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۵۶۔ عبدالرزاق (۲۰۸۱۸)' طبرانی فی الکبیر (۲۹۰۸)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ اختلاف دور نبوی میں بھی ہوگیا تھا مگر اصل میں ایک قرآن اور آپ ﷺ کی ذات کے ہونے کے سبب تفرقے باز جماعتیں وجود میں نہیں آئیں اور آپؐ نے پیشین گوئی فرمائی کہ تم میرے بعد زیادہ اختلاف کرو گے لیکن اس کا حل وہی ہے کہ اصل ایک ہو تو یہ فرقے اور جماعتیں نہیں بنیں گی اور اس طرح سے ہونے والا اختلاف بھی نقصان دہ نہیں ہوگا۔

باب: اى الكلام اطيب

٢٤٣٥ـ عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا، فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: أَرْبَعٌ مِنْ أَطْيَبِ الْكَلَامِ، وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُسَمِّيَنَّ

عمدہ ترین کلام کون سا ہے

سمرہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تم کو حدیث بیان کروں تو مجھ سے زیادتی کا مطالبہ نہ کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چار کلمات عمدہ کلام میں سے ہیں اور وہ قرآن کے الفاظ ہیں۔ تو نے ان کلمات میں سے جس سے بھی ابتداء کی تیرے لیے کوئی نقصان نہیں۔ سبحان اللہ،

غُلَامَكَ أَفْلَحَ وَلَا نَجِيْحاً وَلَا رَبَاحاً وَلَا يَسَارًا ، [فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَايَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ لَا]))۔ [الصحيحة:۳۴٦]

الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر۔ پھر آپ نے فرمایا: اپنے غلام کا نام افلح، نجیح، رباح اور یسار نہ رکھ۔ تو پکارے گا؟ وہ کہاں ہیں؟ اگر وہ نہ ہوگا تو جواب والا کہے گا: نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۳۴٦۔ احمد (۵/ ۱۱)' ابوداؤد الطیالسی (۸۹۹'۹۰۰)' مسلم (۷/ ۲۱۳۷)' ابن ماجه (۳۸۱۱) مختصراً۔

فوائد: جن مسنون الفاظ سے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اُن کا اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، لیکن بعض کلمات کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح کہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کو عمدہ و افضل ذکر قرار دیا ہے۔ نیز افلح کا معنیٰ ہے کامیابی۔ اگر کسی کا نام افلح ہو تو پوچھا جائے افلح کدھر ہے؟ تو جواب ملے کہ وہ نہیں ہے، تو گویا کامیابی سے انکار ہوا۔ اس طرح کے نام رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

باب: الكلام الذى تصرف قلوبكم فهو منى

جس کلام کو تمہارے دل اچھے جانیں وہ میری کلام ہے

۲۴۳٦۔عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّي تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ، وَتَلِيْنُ لَهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ، وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيْبٌ، فَأَنَا أَوْلَاكُمْ بِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّي تُنْكِرُهُ قُلُوْبُكُمْ، وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ، وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيْدٌ، فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ)) [الصحيحة: ۷۳۲]

ابوحمید یا ابو اسید سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے بارے میں کوئی بات سنو جسے تمہارے دل مانتے ہوں اور تمہارے اندرون و بیرون اس کے لیے نرم ہوں اور تم اسے اپنے قریب سمجھو تو میں تم سے زیادہ اس کام کے لائق ہوں اور جب تم میرے بارے میں کوئی بات سنو جو تمہارے دلوں کو ناگوار لگے اور تمہارا اندرون و بیرون اس سے نفرت کرے اور تم اسے اپنے آپ سے بعید سمجھو تو میں اس سے تم سے زیادہ دور ہوں گا۔

تخریج: الصحیحة ۷۳۲۔ ابن سعد (۱/ ۳۸۷'۳۸۸)' عبدالغنی المقدسی فی العلم (۲/ ۴۳/ ۲)'ابن حبان (٦۳)۔

فوائد: تو ایسی بات جسے ہم اپنی ذات کے لیے پسند نہ کرتے ہوں تو اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی بات بیان کرے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ جھوٹا ہے۔

باب: بيان مدة المسح على الخفين

خفین پر مسح کی مدت کا بیان

۲۴۳۷۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَتٰى أَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِي رِجْلَيْكَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ

عقبی بن عامر جہنی سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں جمعہ والے دن شام سے مدینہ کی طرف نکلا، حضرت عمر بن خطاب کے پاس گیا، تو انہوں نے کہا: تو نے اپنے پاؤں میں موزے کب پہنے ہیں؟ میں نے کہا جمعے والے دن انہوں نے کہا: کیا تو نے ان کو اتارا

الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((أَصَبْتَ السُّنَّةَ))[الصحيحة: ٢٦٢٢]

تخريج: الصحيحة ٢٦٢٢- تقدم برقم (٢٣،٢٠٤٧)۔

ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر نے کہا: تو نے پھر سنت کو پالیا۔

لا تقسم احد على شيء

بيان الصغير عند الكبير

کسی کو کسی کام پر قسم نہ دینا

بڑے کی موجودگی میں چھوٹوں کا بیان کرنا

٢٤٣٨ـعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ بِالسَّمَنِ وَالْعَسَلِ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَبِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَابِهِ، ثُمَّ أَخَذَهُ رَجُلٌ آخَرُه فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَهُ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ، ثُمَّ وَصَلَ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ لَهُ: ((اعْبُرْهَا)) قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ، فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّاالَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ السَّمَنُ، فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ،ثُمَّ يَاخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُوبِهِ ثُمَّ يَاخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوبِهِ ثُمَّ يَاخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُوْبِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ! أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)) قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي اخْطَأْتُ، قَالَ: ((لَا تُقْسِمْ)) [الصحيحة:١٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اُس نے کہا: میں نے رات کو خواب میں ایک سائبان دیکھا، جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور میں نے لوگوں کو دیکھا وہ اُس سے چلو بھر کر لے رہے تھے، کچھ زیادہ کچھ تھوڑا اور جبکہ ایک رسہ زمین سے آسمان کی طرف پہنچ رہا تھا میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر اس کو دوسرے آدمی نے پکڑا وہ بھی اس کے ساتھ چڑھ گیا، پھر اس کو تیسرے آدمی نے پکڑا وہ بھی اس کے ساتھ اوپر چڑھ گیا، پھر اس کو ایک آدمی نے پکڑا پس وہ رسہ ٹوٹ گیا، پھر جڑ گیا، حضرت ابوبکر نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ آپ ﷺ نے اُن کو کہا: تو اس کی تعبیر بیان کر، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سائبان اسلام ہے اور جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن اور اس کی مٹھاس ٹپک رہی تھی، پس قرآن سے کچھ زیادہ حصہ لینے والے تھے اور کچھ کم اور جو آسمان سے زمین تک پہنچنے والا رسہ ہے پس وہ حق ہے، جس پر آپ قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے ذریعے سربلند فرمائے گا۔ پھر اس کو ایک آدمی پکڑے گا وہ بھی اس کے ساتھ بلندی پر فائز ہوگا، پھر اس کو ایک دوسرا آدمی پکڑے گا وہ اس کے ساتھ بلند ہوگا، پھر اس کو تیسرا آدمی پکڑے گا، پس وہ ٹوٹ جائے گا۔ پھر اس کو جوڑا جائے گا، پس وہ اس کے ساتھ بلند ہوگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ!

میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ مجھے بتلایئے میں نے صحیح تعبیر کی ہے یا غلط؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ صحیح اور کچھ غلط۔ ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم! آپ مجھے میری غلطی ضرور بیان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر قسم نہ دے۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۱۔ بخاری (۷۰۴۶)' مسلم (۲۲۶۹)' ابوداؤد (۳۲۶۸)' ترمذی (۲۲۹۳)' ابن ماجه (۳۹۱۸)۔

باب: من اكثر منافق امتي

میری امت کے اکثر منافق کون ہیں

٢٤٣٩۔قَالَ ﷺ: ((أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے زیادہ منافق قراء ہیں، یہ حدیث عبداللہ بن عمرو، عقبہ بن عامر، عبداللہ بن عباس اور عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہم سے وارد ہے۔

تخریج: الصحیحة ۷۵۰۔ (۱) ابن عمرو: احمد (۲/ ۱۷۴)' ابن المبارك فی الزهد (۴۵۱)' بغوی (۳۹)۔ (۲) عقبه: احمد (۴/ ۱۵۱)' الفریابی فی صفة المنافق (۳۳)۔ (۳) ابن عباس: عقیلی فی الضعفاء ۱/ ۲۷۴)۔ (۴) عصمة بن مالك ﷺ: ابن عدی فی الكامل (۶/ ۲۰۴۱)۔

باب: اتباع السنة فرض فقط

سنت رسول ہی کی اتباع فرض ہے

٢٤٤٠۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيْقُوْنَ، قَالُوْا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟! فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا)) [الصحيحة:٢٥٠٢]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں: رسول اللہ جب صحابہ کو حکم دیتے، تو اُن کاموں کے کرنے کا حکم دیتے، جن کی وہ طاقت رکھتے تھے، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کی طرح نہیں، اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں، آپ ﷺ اس پر ناراض ہوجاتے، یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرے سے پہچان لیا جاتا۔ پھر آپ فرماتے: میں تم سے زیادہ ڈرنے والا اور اللہ کو جاننے والا ہوں۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۲۔ بخاری (۲۰)' احمد (۶/ ۵۶'۶۱)۔

فوائد: عبادت کا طریق کار اور اس کی مقدار اتنی ہے جتنی نبی ﷺ نے کرکے بتا دی۔ اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتے ہوئے اس حد سے تجاوز کرنا زیادہ مشقت جھیلنا یہ غیر مفید اور عبث کام ہے۔ اجر وثواب تو دور کی بات' خدشہ ہے کہ کرنے والا گناہوں کا بوجھ نہ اٹھا لے۔

باب: خوف خصم المنافق

منافق کے (ناحق) جھگڑے کا خوف

٢٤٤١ـعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ، فَذَكَرَهُ مَرْفُوعاً: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَاأَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ)). [الصحيحة:١٠١٣]

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے: کہتے ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا اور اس بات کو مرفوعاً بیان کیا کہ (نبی ﷺ نے فرمایا) میں اپنی امت پر سب سے زیادہ خدشہ ہر منافق چرب زبان سے رکھتا ہوں۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۱۳۔ احمد (۱/ ۲۲،۴۴) ابن بطۃ فی الدبانۃ (۹۴۱) البزار (۳۰۵)۔

باب: ما یھلك بالامة

جو چیزیں امت کو ہلاک کر دیں گی

٢٤٤٢ـعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ رَفَعَهُ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَاأَتَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّتِي آخِرَ الزَّمَانِ، ثَلَاثاً: إِيمَاناً بِالنُّجُومِ، وَتَكْذِيباً بِالْقَدَرِ، وَحَيْفَ السُّلْطَانِ)) [الصحيحة:١١٢٧]

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انہوں نے مرفوع بیان کیا: آخر زمانہ میں اپنی امت پر تین چیزوں سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں (۱) ستاروں پر ایمان رکھنا ۔(۲) تقدیر کو جھٹلانا اور (۳) حکمران کا ظلم کرنا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۲۷۔ ابو عمرو الدانی فی الفتن (۲۳/ ۲۱) طبرانی فی الکبیر (۸۱۱۳) عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

باب: ذم من كثرة المسائل

زیادہ سوال کرنے کی مذمت

٢٤٤٣ـعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ [فِي الْمُسْلِمِينَ] جُرْماً: مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ [وَنَقَّرَ عَنْهُ] فَحُرِّمَ [عَلَى النَّاسِ] مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)) [الصحيحة:٣٢٧٦]

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، بلاشبہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں جرم کے لحاظ سے سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی، اُس نے اُس کو کریدا۔ تو اُس کے سوال کی وجہ سے لوگوں پر حرام کر دی گئی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۷۶۔ بخاری (۷۲۸۹) مسلم (۲۳۵۸) ابوداؤد (۴۶۱۰) احمد (۱/ ۱۷۶)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ زیادہ باریکی میں جا کر بال کی کھال اتارنا کوئی تحقیق نہیں، ہمیشہ اعتدال ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور صراحۃً جن چیزوں کو حرام کیا گیا ہے اُن سے اجتناب کرتے ہوئے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اُن پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

باب: شدة الوعيد بالكذب على النبيﷺ

نبیؐ پر جھوٹ بولنے پر سخت ترین وعید

٢٤٤٤ـعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اُس کے لیے آگ میں گھر بنایا جاتا ہے۔

النَّارِ)) [الصحيحة: ١٦١٨]

تخریج: الصحیحة ۱۶۱۸۔ احمد (۳/ ۲۲۰،۱۰۳)، ابن ابی شیبة (۸/ ۷۱۱)، طبرانی فی الکبیر (۱۳۱۵۴)۔

٢٤٤٥۔عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعاً: ((إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَزَ التَّوْبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ))

[الصحيحة:١٦٢٠]

حضرت انس سے مرفوع نقل کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ کو پردے میں رکھا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۲۰۔ ابو الشیخ فی الطبقات (۷۵۳)، طبرانی فی الاوسط (۴۲۱۴)، بیہقی فی الشعب (۷۲۳۸)، الحروی فی ذم الکلام (۹۴۶)۔

فوائد: گناہگار کبھی نہ کبھی گناہ چھوڑ کر راہِ راست پر آ جاتا ہے۔ مگر بدعتی چونکہ بدعت کو دین اور ثواب سمجھ کر کرتا ہے اس لیے اُس کو ساری زندگی بدعت سے توبہ نصیب نہیں ہوتی ۔ بلکہ شیطان بھی بدعتی کا مددگار ہوتا ہے اور آئے دن بدعت کو ترویج وتشہیر ملتی رہتی ہے۔ جس طرح کہ ہمارے ملک میں عید میلاد النبی کا جلوس، گیارھویں شریف کا ختم اور دیگر بدعات کو بڑا مقام حاصل ہے۔ لوگ اسی کو دین سمجھتے ہیں اور ان بدعتی امور کو اپنے لیے ذریعہ نجات گردانتے ہیں۔

باب: النهي عن التكلم في الولدان والقدر

(فوت شدہ) چھوٹے بچوں اور تقدیر کے بارے میں کلام کی ممانعت

٢٤٤٦۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((إِنَّ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَا يَزَالُ مُقَارِباً أَوْ مُوَاتِياً حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا فِي الْوِلْدَانِ وَالْقَدَرِ)).

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: اس امت کا معاملہ یقیناً معتدل اور (حق کے) موافق رہے گا حتیٰ کہ لوگ بچوں اور تقدیر کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۷۵۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۷۶۴)، والاوسط (۳۰۹۸)، حاکم (۱/ ۳۳)۔

باب: الذم بيان القصص المحض

قصوں کو بیان کرنے کی مذمت

٢٤٤٧۔عَنْ خَبَّابٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَمَّا هَلَكُوْا قَصُّوْا))

[الصحيحة:١٦٨١]

خباب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپؐ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل والے ہلاک ہوئے تو قصے بیان کرنے لگے۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۸۱۔ طبرانی فی الکبیر (۳۷۰۵)، ابو نعیم فی الحلیة (۴/ ۳۶۲)۔

فوائد: بنی اسرائیل کے لوگوں کی ہلاکت کا سبب ان کا قصہ گوئی کرنا تھا۔ شریعت کو سوچے سمجھے بغیر بجائے اس کے کہ عوام کو عمل پر ابھاریں بس قصوں سے محظوظ کرنے کی کوشش کرتے جیسا کہ موجودہ خطیبوں کا حال ہے۔

باب: من حسن اسلام المرء

کسی کا اچھا مسلمان ہونا

٢٤٤٨۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً: ((إِنَّ لِلْإِسْلَامِ

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے: (نبی ﷺ نے فرمایا) یقیناً اسلام کو

شِرَّةً، وَإِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ [كَانَ] صَاحِبُهُمَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ، وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَرْجُوهُ)). [الصحيحة:٢٨٥٠]

عمدگی حاصل ہے اور ہر عمدہ چیز کو کمزوری بھی لازم ہے تو اگر ان دونوں حالتوں والا درست رہے تو اسے اچھا شمار کرو اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے تو اسے اچھا شمار نہ کرو۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۵۰۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۸۹)' تمام الرازی فی الفوائد (د۱۰۴۳)' ترمذی (۲۴۵۵)' ابن حبان (۳۴۹) من طریق آخر عنه۔

باب: الزمان فيه خطباء كثير

اس زمانے کا ذکر کہ جس میں خطیب زیادہ ہوں گے

٢٤٤٩۔عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:[إِنَّكُمْ أَصْبَحْتُمْ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيلٍ خُطَبَاؤُهُ، قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، كَثِيرٌ مُعْطُوهُ، الْعَمَلُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَيَأْتِي زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْعِلْمُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ)) [الصحيحة:٣١٨٩]

حرام بن حکیم سے روایت ہے، وہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقہا زیادہ اور خطباء کم ہیں۔ مانگنے والے کم' دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانہ میں عمل علم سے بہتر ہے۔ اور عنقریب ایسا زمانہ آئے گا، اُس زمانہ کے فقہا کم ہوں گے اور خطباء زیادہ ہوں گے، مانگنے والے زیادہ ہوں گے اور دینے والے کم ہوں، اُس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۸۹۔ طبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۱/ ۱۲۷)' وفی الشامیین (۱۲۲۵)' ابن عبد البر فی جامع بیان العلم (۷۷)' واخرجه الطبرانی (۳۱۱۱) من طریق آخر۔

باب: العلم بالتعلم

علم سیکھنے سے آتا ہے

٢٤٥٠۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً : ((إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، وَمَنْ يَتَحَرَّ الْخَيْرَ يُعْطَهُ، وَمَنْ يَتَوَقَّ الشَّرَّ يُوقَهُ)) [الصحيحة:٣٤٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، (نبی ﷺ نے فرمایا) علم سیکھنے سے آتا ہے، اور حلم، بردبار بننے کی کوشش سے نصیب ہوتا ہے، اور جو بھلائی کا قصد کرتا ہے اُس کو بھلائی دے دی جاتی ہے اور جو برائی سے بچتا ہے اُس کو بچا لیا جاتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۲۔ خطیب فی تاریخه (۹/ ۱۲۷)' عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط (۲۶۸۴)' عن ابی الدرداء۔

فوائد: یہ قدرت کا قانون ہے کہ کسی صلاحیت سے محروم شخص جب کسی صلاحیت کے حصول کے درپے ہو جاتا ہے تو اللہ اسے اس صلاحیت سے نواز دیتے ہیں۔

باب: مثل القرآن كأبل المعلقة

قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے

٢٤٥١۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعاً: ((إِنَّمَا مَثَلُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: (نبی ﷺ نے فرمایا) صاحب

صَاحِبِ الْقُرْآنِ: كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) [الصحيحة: ۳۵۷۷]

قرآن کی مثال ایک بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے۔ اگر اس کا خیال رکھے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۷۷۔ بخاری (۵۰۳۱)' مسلم (۷۸۹)' ابن ماجه (۳۷۸۳)' نسائی (۹۴۳)۔

باب: الوعید باختلاف الکتاب
کتاب میں اختلاف کرنا وعید ہے

۲۴۵۲۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: هَجَرْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً قَالَ:فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)) [الصحیحۃ: ۳۵۷۸]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی، جو ایک آیت میں جھگڑا کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر غصہ نمایاں تھا اور آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ بھی کتاب میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۷۸۔ مسلم (۲۶۶۶)' نسائی فی الکبری (۸۰۹۵)' احمد (۲/ ۱۹۲)۔

باب: بیان کل خیر فرض علی النبی
ہر چیز کے کام کی وضاحت نبیؐ پر فرض ہے

۲۴۵۳۔عن عبدالرحمن بن عبدرب الكعبة، قال: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ،وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُمْ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً، فَمِنَّا مَن يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرَةٍ، إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَن يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَايَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جَعَلَ عَافِيَتَهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌتُنْكِرُوْنَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ

عبدالرحمٰن بن عبد رب کعبہ کہتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو سامنے عبداللہ بن عمروؓ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے تو میں ان کے پاس آیا اور بیٹھ گیا تو وہ کہنے لگے: ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک جگہ اترے۔ ہم میں سے کچھ اپنے خیمے درست کرنے لگے' کچھ تیر اندازی اور کچھ جانور چرانے لگے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کسی نے آواز لگائی "اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ" تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً مجھ سے پہلے جتنے نبی تھے ان پر لازم تھا کہ وہ اپنی امت کی بھلائی پر رہنمائی کریں جو وہ ان کے لیے جانتے ہوں اور جسے وہ ان کے لیے برا سمجھیں ان سے ڈرائیں اور اللہ نے اس امت کے پہلے حصے کو عافیت دی ہے اور آخری حصے کو آزمائشوں اور ناگوار معاملات سے واسطہ پڑے گا اور فتنے آئیں گے اور ایک دوسرے سے

بَعْضُهَا بَعْضاً، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَاماً، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ)) وَزَادَ فِي آخِرِهِ: ((فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا. وَاللّٰهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً)) [النساء:٢٩] قَالَ: فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ)) [الصحيحة:٢٤١]

آگے نکل جائیں گے' ایک فتنہ آئے گا مومن کہے گا: یہ مجھے ہلاک کر دے گا پھر وہ دور ہوگا تو دوسرا آ جائے گا تو مومن کہے گا یہ والا' یہ والا ہے۔ تو جس کو پسند ہو کہ آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ اپنی موت کو اس طرح آئے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو' اور لوگوں میں سے جو اس کا آنا پسند کرے اس کے پاس آئے اور جو کسی امام کی بیعت کرے پھر اپنے ہاتھ کا سامان اور دل کی محبت اسے دے دے تو پھر ممکن حد تک اس کی اطاعت کرے اور اگر کوئی دوسرا آ کر اس (امام) سے جھگڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو اور اس (حدیث) کے آخر میں زائد الفاظ ہیں۔ پھر میں اس کے قریب ہوا اور اسے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! تو نے یہ اللہ کے رسولؐ سے سنا ہے تو اس نے ہاتھوں سے اپنے کانوں اور دل کی جانب اشارہ کیا اور کہا: اس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے سمجھا' تو میں نے اسے کہا: یہ تیرا چچا زاد ہمیں کہتا ہے کہ ہم اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے کھائیں' اپنے آپ کو قتل کریں اور اللہ کہتا ہے: اے ایمان والو تم اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضا مندی سے تجارت ہو' اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے" کہتے ہیں: وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر گویا ہوئے: اللہ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کرو' اور اللہ کی نافرمانی میں اس کی نافرمانی کر۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۱۔ مسلم (۱۸۴۴)' نسائی (۴۱۹۶)' ابن ماجہ (۳۹۵۶)' احمد (۲/ ۱۹۱)۔

باب: الاجتهاد بأمر الاول يعنى التبليغ عندالفتنة

فتنوں کے وقت تبلیغ دین کی کوشش کرنا

٢٤٥٤ـ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ـ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى بِسَاطٍ ـ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَفْعَلُ

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ہم چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے: عنقریب فتنے ہوں گے' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول تب ہم کیا کریں؟ آپؐ نے چٹائی کی جانب ہاتھ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! فَرَدَّ يَدَهُ إِلَى الْبِسَاطِ وَأَمْسَكَ بِهِ، فَقَالَ : ((تَفْعَلُوْنَ هٰكَذَا)) وَذَكَرَ لَهُمْ يَوْماً: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ)) فَلَمْ يَسْمَعْهُ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَلَا تَسْمَعُوْنَ مَايَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟فَقَالُوْا: مَاقَالَ؟! قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ، فَقَالُوْا: كَيْفَ لَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! أَوْ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: تَرْجِعُوْنَ إِلَى أَمْرِكُمُ الْأَوَّلِ)) [الصحيحة: ۳۱٦٥]

بڑھایا اور اسے پکڑ لیا پھر کہا: تم ایسے کرنا اور ایک دن آپ نے بتایا: عنقریب فتنے ہوں گے، بہت سے لوگ اسے سن نہ سکے تو معاذ بن جبلؓ نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن رہے؟ انہوں نے کہا: آپ نے کیا کہا: کہتے ہیں: عنقریب فتنے ہوں گے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم کیسے ہوں یا کیا کریں؟ فرمایا: تم اپنے پہلے معاملے کی طرف پلٹ آنا۔

تخریج: الصحيحة ۳۱٦۵- طبرانی فی الکبیر (۳۳۰۷)، والاوسط (۸۶۷۴)، طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۶۸)۔

فوائد: اسلام کا اولین معاملہ یہ تھا کہ اسلام کی دعوت دی جائے اور لڑائی سے گریز کیا جائے یعنی مسلمان نیک اعمال کے ساتھ دعوت برقرار رکھیں اور آپس کی لڑائیوں میں حصہ نہ لیں۔

باب: الامر بتبليغ الحديث

باب: حدیث کی تبلیغ و اشاعت کا حکم

۲٤٥٥ـ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوْعاً: ((إِنِّي أُحَدِّثُكُمْ بِالْحَدِيْثِ، فَلْيُحَدِّثِ الْحَاضِرُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ)). [الصحيحة: ۱۷۲۱]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں (نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا): میں تمہیں بات بیان کرتا ہوں تو جو تم میں سے موجود ہے وہ غائب کو بتادے۔

تخریج: الصحيحة ۱۷۲۱- ابو دیلمی (۲۰۱)، طبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۱/ ۱۳۹)، و جامع المسانید لا بن کثیر (۷/ ۴۹۱)۔

باب: الورع

پرہیز گاری کا بیان

۲٤٥٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً: ((إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي، فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً! فَأُلْقِيْهَا)) [الصحيحة: ۳٤٥۷]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) میں اپنے اہل کی طرف لوٹتا ہوں اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں، اُس کو کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو، پھر میں اُس کو پھینک دیتا ہوں۔

تخریج: الصحيحة ۳۴۵۷- بخاری (۲۰۵۵، ۲۴۳۲)، مسلم (۱۰۷۰)، احمد (۲/ ۳۱۷)۔

باب: حجية الحديث في الاحكام

حدیث احکام میں حجت ہے

۲٤٥۷ـ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ الْكِنْدِيِّ مَرْفُوْعاً: ((أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ (يَعْنِي: مِثْلَهُ) يُوْشِكُ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا

مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) مجھے کتاب اور اس کے برابر چیز عطا کی گئی ہے قریب ہے کہ کوئی پیٹ بھرے اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے

وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ، فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمَا كَانَ[فِيهِ] مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، إِلَّا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ. أَلَا لَا يَحِلُّ ذُوْنَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ، وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْماً فَلَمْ يَقْرُوْهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعَقِّبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهِ)). [الصحيحة: ٢٨٧٠]

کہے: ہمارے تمہارے درمیان یہ کتاب (معتبر) ہے۔ جو اس میں حلال ہے ہم اسے حلال سمجھیں گے اور اس میں حرام کو حرام مگر ایسے نہیں ہے خبردار! درندوں میں سے کچلی والا اور گھریلو گدھا حلال نہیں اور نہ ہی ذمی کا گرا ہوا مال الا یہ کہ اس کی پروا نہ کی جائے اور جو کوئی بھی کسی قوم کا مہمان بنا اور انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اسے حق ہے کہ انہیں اپنی مہمان نوازی کے بقدر سزا دے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۷۰۔ عباس الترقفی فی حدیثہ (۴۶/ ۱)' طبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۲۸۳)' طحاوی (۲/ ۳۲۱)' ابوداؤد (۳۸۰۴) بنحوہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ہدایت اور نجات کے لیے صرف قرآن کافی نہیں جب تک حدیث نبوی ﷺ ساتھ نہیں ہوگی تو انسان ضلالت وگمراہی پر ہی قائم رہے گا۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار اسلام سے انکار کے مترادف ہے۔

باب: التحذير من الاكثار من رواية الحديث بغير تثبت

باب: غور وفکر اور تحقیق کے بغیر روایت حدیث کی کثرت سے اجتناب کرنا

٢٤٥٨۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي، مَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُوْلَنَّ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) [الصحيحة:١٧٥٣]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے بچو۔ جس نے میرے حوالہ سے بات کہی وہ حق سچ بات ہی کہے۔ جس نے میرے ذمہ وہ بات لگائی جو میں نے نہیں کہی' اُس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

تخریج: الصحیحۃ۔۱۷۵۳۔ احمد (۵/ ۲۹۷)' ابن ماجہ (۳۵)' دارمی (۲۴۳)' حاکم (۱/ ۱۱۱)۔

باب: الاعتدال في العبادة

باب: عبادت میں میانہ روی کا بیان

٢٤٥٩۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ، فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ، فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ أَقْبَلَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عَلَى حَالِهِ يُصَلِّي، فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)) [الصحيحة:١٧٦٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو چٹان پر کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر آپ مکہ کے ایک کونے کی طرف آئے اور کچھ دیر ٹھہرے۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ نے آدمی کو نماز ہی کی حالت میں پایا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور کہا اے لوگو! میانہ روی کو لازم پکڑو۔ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا تم تھک جاؤ گے۔

تخریج: الصحیحة ۱۷۶۰۔ ابن ماجه (۴۲۴۱)' ابو یعلی (۱۷۹۶)' ابن حبان (۳۵۷)۔

فوائد: تھوڑی عبادت جو پابندی کے ساتھ کی جائے' اُس زیادہ عبادت سے بہتر ہے جو ایک مرتبہ کرنے کے بعد آدمی اُس سے کنارہ کش ہو جائے۔ عبادت میں میانہ روی بہت ضروری ہے۔ جب آدمی اپنے آپ پر سختی کرتا ہے تو بالآخر وہ بہت جلد تھک جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب والے خزانوں میں کبھی بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

باب: شدة الوعيد باحداث البدعة

بدعات کے پیدا کرنے پر شدید ترین وعید کا بیان

۲۴۶۰۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً: ((تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ، وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ: كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ، قَالُوا: يَانَبِيَّ اللهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ. وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ، فَلَايَصِلُوْنَ، فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ! هٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي؟ فَيُجِيْبُنِي مَلَكٌ فَيَقُوْلُ: وَهَلْ تَدْرِي مَاأَحْدَثُوْا بَعْدَكَ؟!)) [الصحيحة:۳۹۵۲]

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے: (نبی ﷺ نے فرمایا) تم میرے پاس حوض پر آؤ گے اور میں لوگوں کو اس سے ہٹاؤں گا جیسے کوئی آدمی کسی آدمی کے اونٹ کو اپنے اونٹوں سے دور کرتا ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبیؐ آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں' تمہاری دوسروں سے ہٹ کر ایک نشانی ہوگی تم میرے پاس وضوء والے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے اور تمہارا ایک گروہ مجھ سے روک لیا جائے گا وہ پہنچ نہیں سکیں گے' میں کہوں گا: اے رب! یہ میرے ساتھی ہیں؟ فرشتہ جواب دے گا کہے گا آپ کو نہیں پتہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات کی ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۳۹۵۲۔ مسلم (۲۴۷)' ابو عوانة (۱/ ۱۳۷)' احمد (۲/ ۳۰۰'۴۰۸)' بخاری (۲۳۶۷) مختصراً۔

باب: تعلم لغة الاجانب و كتابتهم

غیر ملکی زبانیں سیکھنا اوران کے ساتھ خط و کتابت کا بیان

۲۴۶۱۔عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، أُتِيَ بِي إِلَيْهِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: ((تَعَلَّمْ كِتَابَ الْيَهُوْدِ، فَإِنِّي لَاآمِنُهُمْ عَلَى كِتَابِنَا)) قَالَ: فَمَا مَرَّبِي خَمْسَ عَشَرَةَ، حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ، فَكُنْتُ أَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَقْرَأُكُتُبَهُمْ إِلَيْهِ))۔ [الصحيحة:۱۸۷]

خارجہ بن زید سے روایت ہے' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ آئے تو مجھے آپ کے پاس لایا گیا، میں نے آپ پر قرأت کی تو آپ نے میرے لیے فرمایا: یہود کی کتاب سیکھ' میں اُن کو اپنی کتاب پر امن والا نہیں پاتا، انہوں نے کہا: پندرہ دن بھی نہ گزرے میں نے یہود کی کتاب سیکھ لی۔ میں نبی کریم ﷺ کا کاتب بھی اور اُن کی کتابیں بھی آپ پڑھتا تھا۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۷۔ ابو داؤد (۳۶۴۵)' ترمذی (۲۷۱۵)' احمد (۵/ ۱۸۶)' حاکم (۱/ ۷۵)۔

فوائد: گمراہ اور دین سے منحرف لوگ جو دین اسلام سے ہٹ کر دعوت دیں' ان کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا درست نہیں جیسا کہ

آپ ﷺ نے عمرؓ کو تورات پڑھتے دیکھا تو انتہائی غصہ فرمایا لیکن ان کا جواب دینے یا رد کرنے کے لیے انہیں پڑھنا درست ہے۔

باب: الامر بتعلم الانساب

باب: علم الانساب کی تعلیم حاصل کرنا

۲۴۶۲۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مُحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ)). [الصحيحة:٢٧٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے (نبی کریم ﷺ نے فرمایا)، اپنے نسب کا علم حاصل کرو، تاکہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرسکو۔ کیونکہ صلہ رحمی اہل میں محبت' مال میں برکت اور عمر میں اضافے کا باعث ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۔ ترمذی (۱۹۷۹)' احمد (۲/ ۳۷۴)' حاکم (۴/ ۱۶۱)' السمعانی فی الانصاب (۱/ ۵)۔

باب: تعليم القرآن لأغراض الثلاث

قرآن کو تین مقاصد کے حصول کے لیے سیکھنا

۲۴۶۳۔عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَسَلُوا اللّٰهَ بِهِ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَن يَتَعَلَّمَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِهِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُهُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يُبَاهِي بِهِ وَرَجُلٌ يَسْتَأْكِلُ بِهِ، وَرَجُلٌ يَقْرَأُهُ لِلّٰهِ)) [الصحيحة:٢٥٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی اقدس ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کے بدلے جنت کا سوال کرو۔ اس سے پہلے کہ لوگ اس کو سیکھیں اور اُس کے بدلے دنیا کا سوال کریں۔ بلاشبہ قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھتے ہیں (۱) آدمی اُس کے ساتھ فخر کرتا ہے (۲) آدمی اس کے ذریعے مال بٹورتا ہے۔ (۳) آدمی اس کو اللہ کے لیے پڑھتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۸۔ ابن نصر فی قیام اللیل (ص:۷۴)' ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۱۰۶)' الاجری فی اخلاق اهل القرآن (۴۰)۔

فوائد: قرآن پاک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاک کلام ہے۔ اس پاک کلام کی تلاوت بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرنی چاہیے۔ جو آدمی رضائے الٰہی کے لیے قرآن مجید کے ساتھ رشتہ مضبوط کرتا ہے' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دنیاوی بھلائیوں کے ساتھ ساتھ آخرت کی سعادتیں بھی نصیب فرمائے گا۔ قاریٔ قرآن یا عالم قرآن کا اصل اجر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے۔ لیکن اگر وہ سارا وقت خدمت قرآن میں گزارتا ہے اور دوست و احباب اس کی خدمت کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ایک روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد موجود ہے اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ یاد رہے! اسکے باوجود قاریٔ قرآن کو قرآن مجید کے ذریعے صرف دنیا نہیں کمانی چاہیے۔ بلکہ اس کے ذریعے لوگوں کی ہدایت اور تربیت کا خواہش مند رہنا چاہیے۔

باب: جواز بروایة بنی اسرائیل. مسلم یکالف بالکتاب والسنة

بنی اسرائیل سے وہ روایت بیان کرنے کا جواز جو قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو

۲۴۶۴۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے بیان کرو' اس میں کوئی حرج نہیں، اگر چہ

حَرَجَ، فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيهِمُ الْأَعَاجِيبُ)) ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، قَالَ: ((خَرَجَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى أَتَوْا مَقْبَرَةً لَهُمْ مِنْ مَقَابِرِهِمْ، فَقَالُوْا: لَوْصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، وَدَعَوْنَا اللّٰهَ- عَزَّوَجَلَّ- أَن يُخْرِجَ لَنَا رَجُلاً مِمَّنْ قَدْ مَاتَ نَسْأَلُهُ عَنِ الْمَوْتِ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَطْلَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ مِنْ قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْمَقَابِرِ، خَلَاسِيٌّ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ فَقَالَ: يَاهٰؤُلَاءِ مَاأَرَدتُّمْ إِلَيَّ؟ فَقَدْ مِتُّ مُنْذُ مِئَةِ سَنَةٍ، فَمَا سَكَنَتْ عَنِّي حَرَارَةُ الْمَوْتِ حَتَّى كَانَ الآنَ، فَادْعُوْا اللّٰهَ- عَزَّوَجَلَّ- لِي يُعِيْدُنِي كَمَا كُنْتُ)) [الصحيحة:٢٩٢٦]

اُن کی باتوں میں عجائب ہو۔ پھر آپ نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ نکلا یہاں تک کہ وہ اپنے قبرستانوں میں سے ایک قبرستان میں آیا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم دو رکعتیں پڑھ کر اللہ سے دعا کریں تو وہ ان مردوں میں سے ایک مردہ نکالے اور ہم اُس سے موت کے بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ اچانک قبروں میں سے ایک قبر سے ایک آدمی نے اپنا سر باہر نکالا۔ سجدوں کی وجہ سے اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کالا نشان تھا۔ اُس نے کہا: اے لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں سو سال سے یہاں ہوں اور اب تک مجھ سے موت کی حرارت ختم نہیں ہوئی۔ تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے دوبارہ نہ لوٹائے میں جس طرح پہلے تھا۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۲۶۔ احمد فی الزهد (۱۶/ ۱۷)' ابن ابی شیبة (۹/ ۶۲) مختصراً (البزار (الکشف: ۱۹۲)۔

باب: الجنة بالعمل الصالح

اچھے عمل کا بدلہ جنت ہے

٢٤٦٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَهْلَ قُرْآنٍ زَعَمُوا أَنَّهُ لَايَنْفَعُ عَمَلٌ دُوْنَ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَيْثُمَا كُنْتُمْ، فَأَحْسَنْتُمْ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ٣١٤٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہاتیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اہل قرآن سمجھتے ہیں کہ ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ سے کم کوئی عمل نفع نہیں دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو پس تم نے اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت کی تو تم جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۴۶۔ الدولابی فی الکنی (۱/ ۱۷۹، ۱۸۰)' بیہقی (۹/ ۱۷)۔

فوائد: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اب قبول اعمال کے لیے اپنے علاقہ سے ہجرت کرنا ضروری نہیں، بلکہ جو شخص جہاں کہیں بھی ہو سنت اور اخلاص کے ساتھ اسلام کا پیروکار رہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر رحمت فرماتے ہوئے، اُس کو اپنی جنت کا داخلہ نصیب فرمائیں گے۔

باب: فضل معلم الخير

بھلائی کی تعلیم دینے والے کی فضیلت

٢٤٦٦ـ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعاً: ((الْخَلْقُ كُلُّهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، (نبی

يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ الْخَيْرِ حَتّٰى نِيْنَانِ الْبَحْرِ)). [الصحيحة: ١٨٥٢]

کریم ﷺ نے فرمایا) سمندر کی مچھلیوں سمیت ہر مخلوق بھلائی سکھلانے والے کے لیے خیر کی دعا کرتی ہے۔

تخریج: الصحيحة ۱۸۵۲۔ ابن عدى فى الكامل (۲/ ۶۱۲)' وعنه الجرجانى (ص:۲۲)' ديلمى (۲/ ۱۳۶)۔

فوائد: اس حدیث میں دین کے داعی، خادم اور عالم کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایسے خوش نصیب کے لیے تمام مخلوقات خیر کی دعائیں کرتی ہیں۔لوگوں کو خیر سکھلانے سے مراد دین اسلام ہے کیونکہ سارے کا سارا دین خیر ہی خیر ہے۔اس میں کوئی شر نہیں۔اللہ تعالی نے بھی ایک مقام پر دین کے داعی کی عظمت ان الفاظ سے بیان فرمائی: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ''بات کے اعتبار سے اُس شخص سے زیادہ اچھا اور بہتر کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا۔اور کہا کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

باب: من يرد الله به خيراً يفقهه فى الدين

اللہ جس سے خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے

٢٤٦٧۔عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، وَمَنْ يُرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)) [الصحيحة:٦٥١]

یونس بن میسرۃ کہتے ہیں میں نے معاویہ بن ابوسفیان سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: خیر عادت اور برائی ضد ہے' اور جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین میں سمجھ دے دیتا ہے۔

تخریج: الصحيحة ۶۵۱۔ ابن ماجه (۲۱۱)' ابن حبان (۳۱۰)' ابن عدى (۳/ ۱۰۰۵)' طبرانى (۱۹/ ۳۸۶)۔

باب: اجر الدال على الخير

نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والے کا جواب

٢٤٦٨۔قال ﷺ : ((اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَبُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيْبِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ [الصحيحة:١٦٦٠]

آپ ﷺ نے فرمایا: بھلائی پر رہنمائی کرنے والا، اُس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث ابومسعود بدری، عبداللہ بن مسعود، سہل بن سعد، بریدہ بن حصیب، انس بن مالک، عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے وارد ہے۔

تخریج: الصحيحة ۱۶۶۰۔ (۱) ابو مسعود: احمد (۵/ ۲۷۴)' مسلم (۱۸۹۳) بمعناه' ابن حبان (۲۸۹)' خرائطى فى المكارم (ص:۱۶'۱۷)۔ (۲) ابن مسعود: البزار (الكشف: ۱۵۴)۔ (۳) سهل بن سعد: طحاوى فى مشكل الآثار (۱/ ۴۸۴)۔ (۴) بريدة: احمد (۵/ ۳۵۷)۔ (۵)انس: ترمذى (۲۶۷۰)۔ (۶) ابن عباس: بيهقى فى الشعب : (۷۶۵۷)۔ (۷) ابن عمر ﷺ: ابن عدى فى

الکامل (۳/ ۱۲۵۴)۔

فوائد: یعنی جس طرح نیکی کرنے والے کو اجر وثواب ملتا ہے، اُسی طرح نیک عمل پر رہنمائی کرنے والا بھی اُسی قدر اجر وثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ دین اسلام میں نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرنا بذات خود نیک عمل کرنے کے مترادف ہے۔ خوش نصیب ہیں جو نیک نیتی کے ساتھ لوگوں میں نیکی کی ترویج کرتے ہیں۔ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی کمال شفقت اور محبت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے بندے کو نوازنے میں کس قدر مہربان ہے۔

باب: التصور من العلم لا ينفع

جو علم فائدہ نہ دے اس سے پناہ طلب کرنا

٢٤٦٩۔عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعاً: ((سَلُوْا اللّٰهَ عِلْماً نَافِعاً، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ)) [الصحيحة:١٥١١]

جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا نقل کیا گیا ہے، اللہ سے فائدہ مند علم کا سوال کرو اور ایسا علم جو فائدہ نہ دے اُس سے اللہ کی پناہ مانگو۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۱۱۔ ابن ابی شیبۃ (۱۲/ ۱۰۵)' ابن ماجه (۳۸۴۳)' عبد بن حمید (۱۰۹۳)۔

فوائد: علم نافع وہ ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو، نیک اعمال کی توفیق نصیب ہو۔ علم کے مطابق کردار سازی کی سعادت ملے۔ ایسا علم جو اللہ سے دوری کا باعث ہو اور آدمی کو بے عمل یا بدعمل بنادے۔ ایسا علم آدمی کے لیے بوجھ اور نقصان دہ ہے۔ ایسے علم کے ذریعے دنیا تو حاصل کی جاسکتی ہے لیکن آخرت نہیں سنواری جاسکتی۔ اور حقیقت میں نافع علم بھی وہی ہے کہ جس سے دنیا کے ساتھ ساتھ آدمی کی آخرت بھی سنور جائے۔

باب: لا يسئل شيء احدًا والامام يخطب

امام کے خطبہ کے دوران کسی سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا

٢٤٧٠۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ- عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((إِنَّكَ لَمْ تَجْمَعْ)) فَسَأَلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ : ((صَدَقَ أُبَيٌّ)). [الصحيحة:٢٢٥١]

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابی بن کعبؓ سے نبی ﷺ کے (جمعہ کے) خطبہ کے دوران قرآن کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے ان سے رخ پھیر لیا اور کوئی جواب نہ دیا پھر جب آپ ﷺ نے نماز پڑھا لی تو (ابی بن کعبؓ) کہنے لگے تو نے جمعہ ادا نہیں کیا تو ابن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے کہا اُبیؓ نے سچا کہا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۵۱۔ طبرانی فی الکبیر (۹۵۴۱)' عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ' ابن حبان (۲۷۹۴)' ابو یعلی (۱۷۹۹)' عن جابر رضی اللہ عنہ

باب: من هم الغرباء

اجنبی (غرباء) کون ہیں؟

٢٤٧١۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بیٹھے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ: ((طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)) قِيْلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ صَالِحُوْنَ قَلِيْلٌ فِيْ نَاسِ سُوْءٍ كَثِيْرٍ، مَن يَّعْصِيْهِمْ أَكْثَرَ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ))

ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غرباء کو خوشخبری ہو۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسولؐ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: بہت سے برے لوگوں میں کچھ نیک لوگ ہیں ان کی بات نہ ماننے والے ماننے والوں سے زیادہ ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۱۹۔ ابن المبارك فی الزهد (۷۷۵)' احمد (۲/ ۱۷۷'۲۲۲)' الاجری فی الغرباء (۲)۔

باب: الاقتصاد فی العبادة

باب: عبادت میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

۲٤۷۲۔عَنِ ابْنِ الْأَدْرَعِ، قَالَ: كُنْتُ أَحْرِسُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، قَالَ: فَرَآنِي فَأَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْنَا، فَمَرَرْنَا عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ مُرَائِيًا)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ، قَالَ: فَرَفَضَ يَدِي، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَنْ تَنَالُوْا هٰذَا الْأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا أَحْرُسُهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي بِالْقُرْآنِ، قَالَ: فَقُلْتُ:عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ مُرَائِيًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَلَّا إِنَّهُ أَوَّابٌ)) قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عَبْدُاللّٰهِ ذُوالنِّجَادَيْنِ۔ [الصحيحة:۱۷۰۹]

ابن ادرعؓ کہتے ہیں: میں ایک رات نبی ﷺ کا پہرہ دے رہا تھا۔ آپؐ اپنی ضرورت کے لیے نکلے' کہتے ہیں مجھے دیکھ کر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ہم چلے اور ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: امید ہے کہ یہ ریا کار ہو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اونچی قرآن پڑھ رہا ہے' کہتے ہیں: آپؐ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا پھر کہا: تم ہرگز اس معاملے (خیر) کو باہم غلبہ پانے سے حاصل نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں: پھر آپ ایک رات اپنے کسی کام کے لیے نکلے اور میں پہرہ دے رہا تھا تو آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز میں قرآن پڑھ رہا تھا کہتے ہیں: میں نے کہا: امید ہے یہ ریاکار ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں یہ تو رجوع کرنے والا ہے کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذوالنجادین تھے۔

تخریج: الصحیحة ۱۷۰۹۔ احمد (۴/ ۳۳۷)' ابو نعیم فی المعرفة (۳۳۹۴)' ابن الاثیر فی اسد الغابة (۲/ ۲۲۱'۲۲۲)۔

باب: الامر بالتعليم والتبشير والتيسير والتعلم

باب: سکھانے یا بشارت دینے' آسانی کرنے اور بوقت غصہ برداشت کرنے کا حکم

۲٤۷۳۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: ((عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)) [الصحيحة:۱۳۷۵]

ابن عباس ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے (نبی ﷺ نے فرمایا)، سکھاؤ اور آسانی کرو تنگی نہ کرو۔ خوشخبریاں دو اور نفرتیں نہ پھیلاؤ جب تم میں سے کسی ایک کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۷۵۔ الادب المفرد (۱۲۳۰)' احمد (۱/ ۲۳۹'۲۸۳)' قضاعی فی مسند الشہاب (۷۶۴)۔

٢٤٧٤۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا ذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَايَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اِخْتِلَافاً كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْداً حَبْشِيًّا، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ، حَيْثُمَا قِيْدَ انْقَادَ)).

[الصحيحة:٩٣٧]

عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے' کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہؐ نے ایسی نصیحت کی جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو جیسے رخصت ہونے والے کی نصیحت ہے' آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں؟ فرمایا میں نے تمہیں سفید ملت پر چھوڑا ہے کہ اسکی رات بھی دن کی مانند ہے اس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی ٹیڑھا ہوگا اور تم میں سے جو زندہ رہا وہ عنقریب بہت سا اختلاف دیکھے گا' تو تم میرا معروف طریقہ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے معروف طریقے کو لازم پکڑنا' اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا' اور تم پر فرمانبرداری لازم ہے اگرچہ (امیر) حبشی غلام ہی ہو' مؤمن تو نکیل والے اونٹ کی مانند ہے' اسے جدھر بھی ہانکا جائے وہ ہنک جاتا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۹۳۷۔ ابن ماجہ (۴۳)' احمد (۴/ ۱۲۶/ ۱۲۶)' حاکم (۱/ ۹۶)۔

باب: الامر بكتابه العلم

علم کولکھ لینے کا حکم

٢٤٧٥۔قَالَ ﷺ: ((قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ))

[الصحيحة:٢٠٢٦]

آپؐ نے فرمایا: علم کو دیکھ کر محفوظ کرو۔ یہ حدیث انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۲۶۔ (۱) انس: ابن عبدالبر فی جامع العلم (۳۶۹)' خطیب فی التاریخ (۱۰/ ۴۶)۔ (۲) ابن عمرو: حاکم (۱/ ۱۰۶)' خطیب فی تقیید العلم (ص:۶۸)' ابن عبدالبر (۳۸۶)۔ (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہ: ابن عدی فی الکامل (۲/ ۷۹۳)۔

باب:تقئيد العلم بالكتابة

علم کولکھ کر محفوظ کرنا

٢٤٧٦۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرُ تَمَثَّلَ فِيْهِ بِبَيْتِ طَرْفَةَ: وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ))

[الصحيحة:٢٠٥٧]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب آپ خبر کو دیر سے سمجھ آنے والی پاتے تو اس میں آپ طرفہ کے شعر ''تمہارے پاس وہ خبریں لائیں گے جنہیں تم نے زادراہ نہیں دیا ہوگا'' کی مثال پیش کرتے۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۵۷۔ احمد(۶/ ۱۴۴۳۱)' الادب المفرد (۸۶۷)' ترمذی (۲۸۴۸)' وفی الشمائل (۲۴۲) من طریق آخر عنها۔

فوائد: شعر پُر حکمت ہوتے ہیں جو کہ صفحات کی بحث کو دو سطروں میں سمیٹ دیتے ہیں جس سے مختصر وقت میں پورا خطاب سمجھا جاسکتا ہے اسی لیے نبی ﷺ بھی بات سمجھانے کے لیے شعر کو بطور تمثیل پیش کرتے تھے۔

باب: استقبال الخطیب من السنن المتروکة — بوقت خطبہ امام کی طرف متوجہ ہونا سنت متروکہ ہے

۲٤۷۷۔عَنْ مُطِیعِ الْغَزَالِ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ: ((کَانَ ﷺ إِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ، أَقْبَلْنَا بِوُجُوهِنَا إِلَیْهِ)) [الصحیحة: ۲۰۸۰]

مطیع غزال اپنے باپ سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ جب منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم اپنے چہروں کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوتے۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۸۰۔ بخاری فی التاریخ (۸/ ۴۷)' ابن حبان فی الثقات (۷/ ۵۱۸)' ترمذی (۵۰۹)' عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

باب: یسلم الامام اذا صعد المنبر — امام جب منبر پر چڑھے تو سلام کرے

۲٤۷۸۔عَنْ جَابِرٍ: ((کَانَ ﷺ إِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ سَلَّمَ)) [الصحیحة:۲۰۸٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: آپ ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۷۶۔ ابن ماجه (۱۱۰۹)' بیهقی (۳/ ۲۰۴/ ۲۰۵۷)' بغوی فی شرح السنة (۱۰۷۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ خطاب سے قبل سلام کرنا چاہیے۔ بعض خطباء خطبہ یا تمہید کے بعد سلام کہتے ہیں جو کہ درست نہیں۔

باب: الوصیة بطلاب الحدیث — حدیث کے طلباء کے لیے وصیت کا بیان

۲٤۷۹۔عَنْ أَبِي سَعِیدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرْحَباً بِوَصِیَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُوْصِیْنَابِکُمْ)) یَعْنِي طَلَبَةَ الْحَدِیثِ۔ [الصحیحة: ۲۸۰]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے وصیت شدگان کو خوش آمدید ہو: رسول اللہ ﷺ ہمیں تمہارے بارے وصیت کیا کرتے تھے یعنی حدیث کے طلبہ کے بارے میں۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۰۔ تمام الرازی فی الفوائد (۲۲/ ۱۴۲)' حاکم (۱/ ۸۸)' الرامهرمزی فی المحدث الفاصل (۲۱)۔

فوائد: حدیث کا جو لوگ علم حاصل کرنے آئیں تو ان کے اساتذہ اور درسگاہوں کے مہتمم حضرات کو انہیں خوش آمدید کہنا چاہیے کیونکہ یہ وصیت رسول ﷺ ہے۔

باب: کیف کان کلام النبیﷺ — نبی ﷺ کا کلام کیسا ہوا کرتا تھا

۲٤۸۰۔عَنْ عَائِشَةَ: ((کَانَ ﷺ کَلَامُهُ کَلَاماً فَصْلاً یَفْهَمُهُ کُلُّ مَنْ سَمِعَهُ))

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے، جو کوئی سنتا اُس کو سمجھ لیتا۔

[الصحيحة:۲۰۹۷]

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۹۷۔ ابوداؤد (۴۸۳۹)' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۴۱۲)' احمد (۶/ ۱۳۸)' ابن سعد (۱/ ۲۷۵)۔

فوائد: یعنی بیان میں تیزی نہ ہوتی کہ سننے والا سمجھنے کی بجائے پریشان ہوجائے، بلکہ آپ بڑے تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے۔ خطباء کرام کو بھی آپ کے اس عمل کو اپنانا چاہیے۔ سامعین پر لفاظی کا بوجھ ڈالنا یا خطابت کے جوہر دکھلاتے ہوئے بے قابو ہوجانا قطعی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ خطابت صرف فن ہی نہیں عبادت بھی ہے۔

باب: في الرويا الجنة

یہ باب اچھے خواب کے بارے میں ہے

۲۴۸۱۔عَنْ أَنَسٍ : ((كَانَ ﷺ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ)) [الصحيحة:۲۱۳۵]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ اچھی خواب پسند فرماتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۳۵۔ احمد (۳/ ۱۳۴'۲۵۷)' نسائی فی الکبری (۷۶۲۲)' ابو یعلی (۳۲۸۹)' ابن حبان (۶۰۵۴) الروایات مطولۃ و مختصرۃ۔

باب: الدعا بالعلم النافع

نفع دینے والے علم کی دعا کے بارے میں

۲۴۸۲۔عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَايَنْفَعُنِي، وَارْزُقْنِي عِلْماً تَنْفَعُنِي بِهِ)) [الصحيحة:۳۱۵۱]

انس سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے نفع دے ساتھ اس کے جو تو نے مجھے سکھایا ہے، اور مجھے وہ سکھا جو مجھے نفع دے۔ اور مجھے ایسا علم عطا کر جو مجھے نفع دے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۵۱۔ حاکم (۱/ ۵۱۰)' بیہقی فی الدعوات الکبیر (۱۵۷'۱۵۸)' طبرانی فی الدعاء (۱۴۰۵)۔

باب: من الكذب ان يحدث المرء بكل ما سمع

آدمی کا ہر سنی سنائی بات بغیر تحقیق آگے بیان کرنا بھی جھوٹ ہی ہے

۲۴۸۳۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ)) [الصحيحة: ۲۰۲۵]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنے آگے بیان کردے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۲۵۔ مسلم فی المقدمۃ (۵)' ابوداؤد (۴۹۹۲)' حاکم (۱/ ۱۱۲)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ بغیر تحقیق کے ہر بات کو آگے بیان کرنا درست نہیں بلکہ بات کی سچائی اور واقعہ کی حقیقت تک رسائی پانے کے بعد اُس کو آگے بیان کرنا چاہیے، نیز کسی کے عیب پر پردہ ڈالنا اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے۔

باب: فضل الاطاعت الرسول

رسول کی اطاعت کی فضیلت

۲۴۸۴۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: میری

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)) قَالُوا: وَمَنْ يَأْبَى؟! قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) [الصحيحة:٣١٤١]

ساری امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اُس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۴۱- بخاری (۷۲۸۰)' احمد (۲/ ۳۶۱)' حاکم (۱/ ۵۵) مختصراً۔

باب: حصول الرزق والفضل المعونة اهل العلم

اہل علم کی معاونت سے اللہ کا فضل اور رزق کا حاصل ہونا

٢٤٨٥ ـ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ (وَفِي رِوَايَةٍ: يَحْضُرُ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَجْلِسَهُ) وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ [فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! [إِنَّ هٰذَا] أَخِي لَا يُعِينُنِي بِشَيْءٍ] فَقَالَ ﷺ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)) [الصحيحة:٢٧٦٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے، اُن میں سے ایک نبی ﷺ کے پاس آتا اور ایک روایت میں ہے نبی ﷺ کی مجلس حدیث میں بیٹھتا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا۔ محنت مزدوری کرنے والے نے اپنی اُس بھائی کی شکایت نبی ﷺ کے پاس لگائی اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی میرے ساتھ بالکل معاونت نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تجھے اس کے سبب رزق دیا جاتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۹- ترمذی (۲۳۴۶)' حاکم (۱/ ۹۳'۹۴)' ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (۲۱۸)۔

باب: اعظم آية كتاب الله

اللہ کی کتاب کی سب سے بڑی آیت کا بیان

٢٤٨٦ ـ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ؟)) فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ! يُكَرِّرُهَا مِرَاراً، ثُمَّ قَالَ أُبَيٌّ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيُهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ لَهَا لِسَاناً وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسَانِ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ)) [الصحيحة:٣٤١٠]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں! آپؐ نے کئی دفعہ دہرایا' پھر ابی نے کہا: آیۃ الکرسی' تو نبیؐ نے فرمایا: ابو منذر! تمھیں علم مبارک ہو' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس کے لیے ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جو عرش کے پائے کے پاس بادشاہ کی پاکیزگی بیان کریں گے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۱۰- عبدالرزاق (۶۰۰۱)' احمد (۵/ ۱۴۱'۱۴۲)' فضائل القرآن (۱۸۷)۔

باب: كيف رؤيا اللبن في المنام

خواب میں دودھ کا دیکھنا کیا ہے

۲٤۸۷۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفاً: ((اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ فِطْرَةٌ)) [الصحيحة:۲۲۰۷]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے: خواب میں دودھ دیکھنا فطرت ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۲۰۷۔ مجمع الزوائد (۷/ ۱۸۳)' موقوفاً' ابن ابی شیبة (۱۱/ ۷۷)' موقوفاً ایضا' البزار (الکشف: ۲۱۲۷) مرفوعاً

باب: بيان النبيﷺ كل شي يوصل إلى الجنة و يباعد من النار

نبیﷺ کا ہر اس چیز کو بیان کر دینا جو جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی ہے

۲٤۸۸۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: تَرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِﷺ وَمَا طَائِرٌ يُقَلِّبُ جَنَاحَيْهِ فِي الْهَوَاءِ إِلَّا وَهُوَ يُذَكِّرُنَا مِنْهُ عِلْماً قَالَ: فَقَالَ ﷺ: ((مَابَقِيَ شَيْءٌ يُقَرِّبُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ بُيِّنَ لَكُمْ)) [الصحيحة: ۱۸۰۳]

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال پر چھوڑا کہ جو بھی پرندہ ہوا میں پر پھڑ پھڑاتا تو آپ ہمیں اس کے بارے میں کوئی علمی نصیحت کرتے کہتے ہیں: آپؐ نے فرمایا: کوئی چیز نہیں بچی جو جنت سے قریب اور آگ سے دور کرنے والی ہو مگر تمہیں بیان کردی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۰۳۔ طبرانی فی الکبیر (۱۶۴۷)' احمد (۵/ ۱۵۳'۱۶۲)' وابن حبان (۶۵) مختصراً بالشطر الاول۔

فوائد: پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نصیحت و دعوت پر کس قدر حریص تھے کہ جیسے ہی کوئی موقع ملتا آپ اسے ضائع نہ کرتے۔ ہر واقعے سے کوئی علمی نقطہ نکال کر نصیحت فرما دیتے۔

باب: السكوت مابين اهل الكتاب

جو اہل کتاب بیان کریں اس پر سکوت اختیار کریں

۲٤۸۹۔عَنِ ابْنِ أَبِي نَمْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ أَتَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّﷺ :اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاحَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَاتُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، فَإِنْ كَانَ حَقًّالَمْ تُكَذِّبُوهُمْ، وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُمْ)) [الصحيحة: ۲۸۰۰]

ابن ابی نملہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نبیؐ کے پاس تھا جب آپ کے پاس یہودیوں کا کوئی آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے محمدؐ! کیا اس جنازے سے بھی کلام کیا جائے گا؟ نبیؐ نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے تو یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس سے کلام کی جائے گی تو آپؐ نے فرمایا: تمہیں جو اہل کتاب بیان کریں نہ تم اس کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب اور کہو: ہم اللہ اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے' اگر وہ حق ہوا تو تم نے اسے جھٹلایا نہیں ہوگا اور اگر باطل ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی ہوگی۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۰۰۔ ابوداؤد (۳۶۴۴)' عبدالرزاق (۲۰۰۵۹)' احمد (۴/ ۱۳۶)' ابن حبان' (۶۲۵۷)۔

باب: التعفيف عن صاحب الحاجة

ضرورت مند سے درگزر کرنا

٢٤٩٠ـ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، قَالَ: أَصَابَتْنِي سَنَةٌ، فَدَخَلْتُ حَائِطاً مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَفَرَكْتُ سُنْبُلَةً فَأَكَلْتُ، وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي، فَجَاءَ صَاحِبُهُ، فَضَرَبَنِي، وَأَخَذَ ثَوْبِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((مَاعَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلاً وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ سَاغِباً أَوْ جَائِعاً)) وَأَمَرَهُ، فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي، وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِّنْ طَعَامٍ [الصحيحة: ٢٢٢٩]

عبادۃ بن شرحبیل کہتے ہیں: مجھے قحط سالی نے آلیا' تو مدینہ کے کسی باغ میں داخل ہوا' اور ایک خوشہ توڑ کر کھالیا اور اپنے کپڑے میں بھی اٹھالیا' تو اس کا مالک آیا' اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا پکڑلیا' تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپؐ نے اسے کہا: جب وہ جاہل تھا تو نے اسے بتایا نہیں اور جب بھوکا تھا تو اسے کھلایا نہیں اور آپؐ نے اسے حکم دیا تو اس نے مجھے میرا کپڑا لوٹا دیا اور مجھے ایک یا آدھا وسق غلہ بھی عنایت فرمایا۔

تخريج: الصحيحة ۲۲۲۹۔ ابو داؤد (۲۶۲۰)۔ ابن ماجه (۲۲۹۸)' احمد (۴/ ۱۶۶'۱۶۷)' حاكم (۴/ ۱۳۳)۔

فوائد: بھوکا شخص باغ سے بھوک کے بقدر کھا تو سکتا ہے لیکن ساتھ نہیں لے جاسکتا جیسا کہ احادیث سے واضح ہوتا ہے۔ یہاں چونکہ صحابی باندھ کے لے جا بھی رہا تھا اور اسے مسئلے کا بھی پتہ نہیں تھا' اس لیے آپؐ نے کہا: اگر وہ لاعلم تھا تو نے اسے بتایا ہی نہیں۔

باب: التفرين في الطاعة بين امور الدين وامور الدنيا المحضة

دینی اور خالصتاً دنیاوی امور میں اطاعت میں فرق ہے

٢٤٩١ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَصْوَاتاً، فَقَالَ: ((مَاهٰذَا؟)) قَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ: ((لَوْتَرَكُوْهُ فَلَمْ يُلَقِّحُوْهُ لَصَلُحَ)) فَتَرَكُوْهُ فَلَمْ يُلَقِّحُوْهُ، فَخَرَجَ شِيْصًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَالَكُمْ؟)) قَالُوْا: تَرَكُوْهُ لِمَا قُلْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ شَيْءٌ مِّنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ، فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ فَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ، فَإِلَيَّ)) [الصحيحة: ٣٩٧٧]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں' تو آپؐ نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کھجوروں کی تابیر کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیں اور تابیر نہ کریں تو صحیح ہے تو انہوں نے چھوڑ دیا اور تابیر نہیں کی تو ردی کھجور نکلی' تو نبیؐ نے کہا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ کے کہنے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا' تو آپؐ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی دنیاوی معاملہ ہو تو تمہیں زیادہ علم ہے اور جب دینی معاملہ ہو تو پھر میری طرف لاؤ۔

تخريج: الصحيحة ۳۹۷۷۔ احمد (۳/ ۱۵۲)' مسلم (۲۳۶۳)' ابن ماجه (۲۴۷۱)۔

فوائد: تابیر: نر کھجور کے بور کو مادہ کھجور پر ڈالنا یا ایک دوسرے کی شاخوں کی پیوند کاری کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ عالم الغیب نہ تھے ورنہ آپ انہیں اس کام سے نہ روکتے۔

باب: مثل العالم الذى لا يبلغ

۲٤۹۲۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الْكَنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ))

[الصحيحة:۳٤۷۹]

اس عالم کی مثال جو علم کی تبلیغ نہیں کرتا

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ بندہ جو علم حاصل کرے اور اسے بیان نہ کرے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو خزانہ جمع کرے پھر اس سے خرچ نہ کرے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۷۹۔ طبرانی فی الاوسط (۶۹۳)' ابن عبدالبر جامع بیان العلم (۴۷۲)' ابو خیثمه فی العلم (۱۶۲)۔

باب: فضل طلب العلم

۲٤۹۳۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَ: صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالِ الْمُرَادِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بُرْدٍ لَّهُ [أَحْمَرَ] فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: ((مَرْحَباً بِطَالِبِ الْعِلْمِ، [إِنَّ] طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ وَتُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً، حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، مِنْ حُبِّهِمْ لِمَا يَطْلُبُ)) قَالَ: قَالَ صَفْوَانُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَا نَزَالُ نُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَأَفْتِنَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ)).

[الصحيحة:۳۳۹۷]

علم کے طلب کرنے کی فضیلت

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: صفوان بن عسال مرادی بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور وہ مسجد میں سرخ چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کو کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں علم کی تلاش میں آیا ہوں' تو آپؐ نے کہا: طالب علم کو خوش آمدید' یقیناً طالب علم کو فرشتے گھیرے ہوتے ہیں اور اسے پروں سے سایہ کیے رہتے ہیں' پھر بعض بعض پر سوار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کی علم کی (تلاش کی) محبت کی وجہ سے۔ کہتے ہیں صفوان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ ہم ہمیشہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرتے رہتے ہیں آپؐ ہمیں موزوں پر مسح کے بارے میں فتویٰ دیجیے؟ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے کہا: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۷۹۔ طبرانی فی الاوسط (۶۹۳)' ابن عبدالبر جامع بیان العلم (۴۷۲)' ابو خیثمة فی العلم (۱۶۲)۔

۲٤۹٤۔عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْبِحَارِ)). [الصحيحة:۳۰۲٤]

جابرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر سکھلانے والے کے لیے ہر چیز بخشش طلب کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں مچھلیاں بھی۔

تخریج: الصحیحة ۳۰۲۴۔ طبرانی فی الاوسط (۶۲۱۵)۔

باب: فضل الرمي واستمراره

نشانہ بازی کی فضیلت اوراس پر ہمیشگی

۲٤۹٥۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَّاسَةَ: أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ، وَأَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ؟ اقَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُعَانِ۔ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَّاسَةَ: وَمَاذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصٰى))[الصحيحة:٣٤٤٨]

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے کہ فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر کو کہا: تو ان دو اہداف کے درمیان چلتا رہتا ہے حالانکہ تو بوڑھا ہے اور تجھ پر یہ شاق ہے؟ عقبہؓ کہتے ہیں: اگر میں نے رسول اللہ کی بات نہ سنی ہوتی تو میں اسے نہ دیکھتا۔ حارث کہتے ہیں: میں نے ابن شماسہ کو کہا: وہ کیا ہے؟ کہتا ہے: آپؐ نے کہا: جس نے نشانہ بازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (کہا) اس نے نافرمانی کی۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۴۸۔ مسلم (۱۹۱۹)' ابو عوانة (۵/ ۱۰۲-۱۰۳)' بیہقی (۱۰/ ۱۳)۔

فوائد: جہاد اسلام میں ایسی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں ذرا سی بھی کوتاہی قابل برداشت نہیں۔ جو شخص اس غرض سے نشانہ بازی سیکھ کر چھوڑ دیتا ہے تو آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ ملت اسلامیہ کا فرد ہی نہیں۔ یعنی جہاد کی تیاری بقدر استطاعت فرض ہے اور پھر تیاری کو برقرار رکھنا یہ بھی فرض ہے۔

باب: التشديد على من كذب في حلمه

جس نے خواب کے سلسلہ میں جھوٹ بولا اس پر سختی کا بیان

۲٤۹٦۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَرْفُوْعاً: ((مَنْ كَذَبَ فِي حِلْمِهِ، كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ)). [الصحيحة:٢٣٥٩]

علی بن ابوطالبؓ سے مرفوعاً مروی ہے: (نبی ﷺ نے فرمایا) جس نے اپنے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا اسے قیامت والے دن جو کو گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۵۹۔ ترمذی (۲۲۸۲)' احمد (۱/ ۷۶/ ۹۰)' دارمی (۲۱۵۱)' حاکم (۴/ ۳۹۲)۔

فوائد: ایسا شخص نہ جو کو گرہ لگا سکے اور نہ ہی سزا سے چھٹکارہ حاصل کر سکے گا۔

باب: فضل تفقهه في الدين

دین میں فقاہت حاصل کرنے کی فضیلت

۲٤۹۷۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: ((مَنْ يُّرِدُ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)) [الصحيحة:١١٩٤]

ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے: (نبی ﷺ نے فرمایا) اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۹۴۔ ترمذی (۲۶۴۵)' دارمی (۲۲۵)' احمد (۱/ ۳۰۶)' طبرانی (۱۰۷۸۷)۔

۲٤۹۸۔عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيْباً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حمید کہتے ہیں میں نے معاویہؓ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ

ﷺیقول:((مَنْ یُرِدُاللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی، وَلَنْ تَزَالَ ھٰذِہِ الْأُمَّةُ قَائِمَةٌ عَلٰی أَمْرِاللّٰہِ لَایَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُاللّٰہِ)) [الصحیحة:۱۱۹۵]

کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ اللہ دینے والا ہے' یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر سیدھی رہے گی' اسے کوئی مخالفت کرنے والا نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۹۵۔ بخاری (۷۱)' طحاوی فی المشکل (۲/ ۲۷۸)' طبرانی (۱۹/ ۳۲۹)' مسلم (الزکاة: ۱۰۰/ ۱۰۳۷)' الامارة (۱۷۵،۱۷۳) مفرقاً۔

۲۴۹۹۔عَنْ مَعْبَدِ الْجُھَنِیِّ، قَالَ: کَانَ مُعَاوِیَةُ فَلَمَّا یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِﷺ شَیْئًا وَیَقُوْلُ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتُ قَلَّمَا یَدَعُھُنَّ أَوْ یُحَدِّثُ بِھِنَّ فِی الْجَمْعِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ: ((مَنْ یُرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ، وَإِنَّ ھٰذَا الْمَالَ حُلْوٌ خُضْرٌ فَمَنْ یَأْخُذُہُ بِحَقِّہٖ یُبَارَكُ لَهُ فِیْہِ، وَإِیَّاکُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ)) [الصحیحة:۱۱۹۶]

معبد جہنی کہتے ہیں: معاویہؓ جب بھی رسول اللہؐ سے کچھ بیان کرتے تو یہ کلمات ضرور کہتے اور کم ہی انہیں چھوڑتے یا انہیں جماعت کے اندر نبیؐ سے بیان کرتے کہتے: جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور یقیناً یہ مال میٹھا و شاداب ہے' جس نے اسے حق کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس میں برکت کی جائے گی اور باہم (منہ پر) تعریف سے بچو' یہ ذبح کرنا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۹۶۔ احمد (۴/ ۹۲،۹۳)' طحاوی فی المشکل (۲/ ۲۷۹)' ابن ماجه (۳۷۴۳) مختصراً اجداً۔

باب: ھلاك من یفسر القرآن بغیر السنة ومن یؤثر الدنیا علی الآخرۃ

سنت کے بغیر قرآن کی تفسیر وتشریح اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والے کے لیے ہلاکت ہے

۲۵۰۰۔عُقْبَةُ بْنِ عَامِرٍ الْجُھَنِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((ھَلَاكُ أُمَّتِی فِی الْکِتَابِ وَاللَّبَنِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا الْکِتَابُ وَاللَّبَنُ؟ قَالَ: یَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْآنَ فَیَتَأَوَّلُوْنَهُ عَلٰی غَیْرِمَا أَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ. وَیُحِبُّوْنَ اللَّبَنَ فَیَدَعُوْنَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُمَعَ، وَیَبْدُوْنَ)). [الصحیحة:۲۷۷۸]

عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہتے تھے: میری امت کی ہلاکت کتاب اور دودھ کے سبب ہوگی۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کتاب اور دودھ کیا ہے؟ کہا: قرآن سیکھیں گے اور اس کی تاویل اللہ کے نازل کردہ (حکم) سے ہٹ کر کریں گے اور دودھ پسند کریں گے اور (شہروں) کو چھوڑ کر دیہی زندگی اختیار کریں گے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۷۸۔ احمد (۴/ ۱۵۵)' ابویعلی (۱۷۴۶)' ابن عبدالحکم فی فتوح مصر (۲۹۳)۔

فوائد: اس امت کی بربادی کے دو سبب ہوں گے ایک قرآن کے مطابق خود بدلنے کی بجائے قرآن کو اپنی طبیعت کے مطابق

ڈھال لینا۔ دوسرا لوگ مال مویشی لے کر دیہاتوں میں جا بسیں گے اور اپنی ملی معاشرتی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

۲۵۰۱۔عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَاتُجَادِلُوْا بِالْقُرْآنِ، وَلَا تُكَذِّبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَوَاللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُجَادِلُ بِالْقُرْآنِ فَيُغْلَبُ، وَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَيُجَادِلُ بِالْقُرْآنِ فَيَغْلِبُ)).

[الصحيحة: ٣٤٤٧]

نواس بن سمعانؓ نبی سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: قرآن کے ذریعے جھگڑا نہ کرو اور نہ کتاب اللہ سے بعض کو بعض کے ذریعے جھٹلاؤ' اللہ کی قسم! مؤمن قرآن کے ساتھ جھگڑا کرے گا تو مغلوب ہو جائے گا اور منافق غالب آ جائے گا۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۴۷۔ طبرانی فی مسند الشامیین (۹۴۲)' دیلمی (۳/ ۱۶۰)' عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیه عن جده والمستغفری فی فضائل القرآن (۲۵۸)' عن جبیر بن نضیر مرسلاً۔

فوائد: مؤمن بحث کرتے وقت قرآن و حدیث کو منبع علم سمجھتے ہوئے ان سے استنباط و استدلال کرتا ہے جبکہ منافق دنیاوی علم کو فوقیت دیتے ہوئے ایسے ایسے حقائق گھڑتا ہے کہ قرآن و حدیث پر کار بند رہنے والا ان کا توڑ نہیں کر سکتا جس سے وہ مغلوب اور منافق غالب آ جاتا ہے۔

باب: القصد في الأمور كلها

تمام امور میں درمیانہ انداز اپنانا

۲۵۰۲۔عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَاتُشَدِّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِتَشْدِيْدِهِمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ، وَسَتَجِدُوْنَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارَاتِ)).

[الصحيحة: ٣١٢٤]

سہل بن ابی امامہ اپنے باپ' وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے' آپ نے فرمایا: اپنے نفس پر سختی نہ کرو' تم سے پہلے لوگ اپنے نفسوں پر سختی کرنے کے سبب ہلاک ہو گئے اور تم ان کے بقیہ (لوگوں) کو یہودیوں اور عیسائیوں کے عبادت خانوں میں پاؤ گے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۲۴۔ بخاری فی التاریخ (۴/ ۹۷)' طبرانی فی الکبیر (۵۵۵۱)' وفی الاوسط (۳۱۰۲)۔

فوائد: عبادت اسی قدر فائدہ مند جتنی بندہ آسانی اور ہمیشگی کے ساتھ کر سکے ورنہ یہ نقصان اور گمراہی کا باعث ہے جیسا کہ گرجاؤں کے موجودہ حالات شاہد ہیں۔

باب: عدم التصديق والتكذيب لاهل الكتاب

اہل کتاب کی تصدیق یا تکذیب نہ کرنا

۲۵۰۳۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اہل کتاب تورات کو عبرانی میں پڑھتے اور عربی میں اسلام والوں کے لیے اس کی تفسیر کرتے۔ رسول

بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَاتُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ))

اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، اور کہو: ہم اللہ اور تم پر نازل کردہ (کتاب) پر ایمان لائے۔

تخریج: الصحیحۃ ۴۲۲۔ بخاری (۴۴۸۵، ۷۳۶۲، ۷۵۴۲)، نسائی فی الکبری (۱۱۳۸۷)۔

باب: حديث العترة وبعض طرقه

عترت والی حدیث اور اس کے بعض طرق

٢٠٠٤ـعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي)). [الصحيحة:١٧٦١]

جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے حج کے دوران عرفہ والے دن دیکھا، کہ آپ اپنی قصواء اونٹنی پر بیٹھے خطبہ دے رہے ہیں، میں نے آپ کو سنا، آپ کہہ رہے تھے: اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے پکڑے رکھو تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان، میرے گھر والے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۶۱۔ ترمذی (۳۷۸۶)، طبرانی (۲۶۸۰)، مسلم (۲۴۰۸)، احمد (۴/ ۳۶۶، ۳۶۷)، عن زید بن ارقم ؓ مطولاً۔

باب: لا فرق ولا احزاب في الاسلام وانما جماعة وخليفة

باب: اسلام میں کوئی فرقہ یا گروہ نہیں سوائے خلیفہ اور جماعت کے

٢٠٠٥ـقَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ [فَنَحْنُ فِيهِ]، [وَجَاءَ بِكَ] فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ [كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟]-[قَالَ: ((يَاحُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَاتَّبِعْ مَافِيهِ، (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))). قَالَ:قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَبَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟] قَالَ: ((نَعَمْ)) [قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ))]. قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّمِنْ

حذیفہ بن یمان ؓ کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے اور میں آپ سے شر کے بارے میں دریافت کرتا کہ کہیں مجھے آ نہ لے، میں نے کہا: اے رسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائیوں میں مبتلا تھے کہ اللہ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا جس میں ہم موجود ہیں اور آپ کو لے آیا تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے جس طرح پہلے تھا؟ کہتے ہیں: اے حذیفہ! قرآن سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ کہا) کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا: اس سے بچاؤ کس طرح ہے؟ کہا: تلوار۔ میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد خیر بھی ہے؟ (ایک سند میں ہے میں نے کہا: کیا تلوار کے بعد کچھ بچے گا

خَیْرٍ؟ (وَفِي طَرِيقٍ: قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟) قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيهِ (وَفِي طَرِيقٍ: تَكُونُ إِمَارَةٌ (وَفِي لَفْظٍ: جَمَاعَةٌ) عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى) دَخَنٍ)) قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ (وَفِي طَرِيقٍ أُخْرَى: يَكُونُ بَعْدُ أَئِمَّةٌ [يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَ] يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ، وَتُنْكِرُ، [وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ، فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ])). (وَفِي أُخْرَى: الْهُدْنَةُ عَلَى دَخَنٍ مَاهِيَ؟ قَالَ: ((لَا تَرْجِعُ قلوب اقوام على الذى كانت عليه) قلت فهل بعد ذلك الخير من شر: قال: ((نَعَمْ، [فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا۔ قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)). قُلْتُ: [يَارَسُولَ اللهِ!] فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْتَزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، [تَسْمَعُ وَتُطِيعُ الْأَمِيرَ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ])) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ)). (وَفِي طَرِيقٍ): ((فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ)). (وَفِي أُخْرَى): ((فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً،

بھی)۔ کہا: ہاں‘ اس میں (ایک سند میں ہے) امارۃ ہوگی (ایک لفظ کے مطابق جماعت) برے لوگوں پر اور کینہ پر صلح میں نے کہا اس کا کینہ کیا ہے؟ کہا بعد میں ایک قوم ہوگی (ایک دوسری سند میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے) جو میرے طریقے سے ہٹ کر طریقے اپنائیں گے اور میرے علاوہ کسی اور کی رہنمائی لیں گے‘ تو ان کی کچھ چیزوں کو پہچان لے گا اور کچھ کا انکار کرے گا ان میں کچھ آدمی کھڑے ہوں گے ان کے دل شیطانوں کی طرح ہوں گے جو کہ انسان کے جسم میں ہوں گے (دوسری سند میں ہے کینے پر صلح کیا ہے؟ کہا: قوموں کے دل پہلی حالت سے پلٹیں گے)۔ میں نے کہا: کیا خیر کے بعد بھی شر ہے؟ کہا: ہاں‘ اندھا بہرا فتنہ ہوگا‘ اس کے داعی جہنم کے دروازوں پر ہوں گے‘ جو ان کی بات قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی صفات ہمیں بیان کریں۔ فرمایا: وہ ہمارے جیسے ہماری زبان میں بات کرنے والے ہوں گے‘ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں انہیں پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ کہا: تو مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امام کو لازم پکڑنا‘ تو سنے ان کی اور پیروی کرے امیر کی‘ اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے تیرا مال چھین لے تو سن اور بات مان۔ میں نے کہا: اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو؟ کہا: ان سب فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ کو پکڑنا پڑے یہاں تک کہ تجھے موت آ لے اور تو اسی طرح ہو (ایک سند میں ہے) اے حذیفہ! اگرچہ تو جڑ کو پکڑے ہوئے فوت ہوجائے یہ تیرے لیے کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے (دوسری سند میں ہے) اگر تو کوئی ان دنوں اللہ کا خلیفہ دیکھے تو اس کی پیروی کرنا اگرچہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے‘ اگر تجھے خلیفہ نظر نہ آئے تو بھاگ جانا زمین میں‘ حتیٰ کہ تجھے موت آ لے اس حال میں کہ تو

فَالْزِمْهُ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَإِنْ لَّمْ تَرَ خَلِيْفَةً فَاهْرِبْ [فِي الْأَرْضِ] حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاضٍ عَلٰى جَذْلِ شَجَرَةٍ)) ۔[قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ)) قَالَ: قُلْتُ: فَبِمَ يَجِيْءُ؟ قَالَ: ((بِنَهْرٍ. أَوْ قَالَ: مَاءٌ وَنَارٌ. فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وِزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ)) [قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ؟ قَالَ: ((عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ))] قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَساً لَمْ تَرْكَبْ فُلُوَّهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

[الصحيحة:۲۷۳۹]

درخت کی جڑ کو پکڑے ہوئے ہو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر کیا ہوگا۔ پھر دجال نکلے گا؟ کہتے ہیں میں نے کہا: وہ کیا لے کر آئے گا؟ کہا: نہر یا کہا: پانی اور آگ' تو جو اس کی نہر میں داخل ہوا تو اس کا اجر ضائع ہوجائے گا اور گناہ لازم ہوجائے گا اور جو اس کی آگ میں داخل ہوا تو اس کا اجر لازم اور گناہ معاف ہوجائیں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دجال کے بعد کیا ہوگا؟ کہا: عیسیٰ بن مریم۔ کہتے ہیں میں نے کہا: پھر کیا؟ کہا: اگر گھوڑی بچہ دے تو اس بچے پر سواری نہیں کرسکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۹۔ تقدم برقم (۱۷۶۹)۔

۲۰۰۶ ۔عَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

[الصحيحة:۱۱۵۱]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی جانب بھیجا' تو فرمایا: آسانی کرنا تنگی نہ ڈالنا' خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا' اکٹھے رہنا اختلاف نہ کرنا۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۵۱۔ بخاری (۳۰۳۸'۴۳۴۱)' مسلم (۱۷۳۳)' احمد (۴/ ۴۱۲'۴۱۷)۔

فوائد: اسلام کا مزاج آسانی والا ہے کہ انسان کو جہاں تک ہوسکے شریعت کے دائرے کے اندر آسانی فراہم کی جائے جیسا کہ آپ ﷺ خود دو کاموں میں سے آسان کو اختیار کرتے اور اسی طرح لوگوں کو خوشخبریاں سنا کر اسلام کے قریب کرنا چاہیے نہ کہ مشکل احکام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں دین اسلام سے برگشتہ کرنا چاہیے۔

OOO

(۲۱) الفتن واشراط الساعة والبعث

فتنے' علامات قیامت' جنگوں کے بارے میں

باب: قتل عمار من فئة الباغية

باغی گروہ عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا

۲۵۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبْشِرْ عَمَّارُ! تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)) [الصحيحة: ۷۱۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمار! خوش ہو جا' تجھے باغی گروپ قتل کرے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۷۱۰- ترمذی (۳۸۰۰)' ابن عساکر (۴۶/ ۲۸۴'۲۹۴)' وابویعلی (۶۹۲۴)' عن ابی ھریرة مسلم (۲۹۱۵)' احمد (۵/ ۳۰۶)' عن ابی سعید عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ' بخاری (۴۴۷)۔

باب: قتل الحسين مظلوما

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مظلوم قتل کیے جائیں گے

۲۵۰۸۔ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ ـقَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)). قَالَتْ: أَنَّهُ شَدِيدٌ ـقَالَ: ((وَمَاهُوَ؟)). قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِيْ ـقَالَ: ((رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَيَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ)). فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي اِلْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُهَرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!

سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رات کو قبیح خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ بہت سخت ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''آخر وہ ہے کیا؟'' اس نے کہا: مجھے ایسے لگا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں پھینکا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے' (اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان شاء اللہ میری بیٹی) فاطمہ کا بچہ پیدا ہوگا جو تیری گود میں ہوگا۔'' واقعی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچہ حسین پیدا ہو جو میری گود میں تھا' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ جب آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَالَكَ؟ فَقَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ. عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي إِنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا. فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ)) [الصحيحة: ٨٢١]

کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کو کیا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتلایا کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔'' میں نے کہا: یہ بیٹا (حسین)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں' وہ میرے پاس اس علاقے کی سرخ مٹی بھی لائے۔

تخریج: الصحیحة ۸۲۱۔ حاکم (۳/ ۱۷۶'۱۷۷)' بیهقی فی الدلائل (۶/ ۴۶۹)' طبرانی (۲۵/ ۲۷) مختصراً۔

باب: لا تخاصموا بالحبشية ابتداءً

حبشیوں سے لڑائی شروع مت کرو

۲۵۰۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [الصحيحة: ٧٧٢]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حبشیوں کو اس وقت تک نہ چھیڑو' جب تک وہ تمھیں نہ چھیڑیں' کیونکہ کعبہ کے خزانے کو لوٹنے والا حبشہ کا چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی ہو گا۔''

تخریج: الصحیحة ۷۷۲۔ ابوداؤد (۴۳۰۹)' احمد (۵/ ۳۷۱)' حاکم (۴/ ۴۵۳)' خطیب فی التاریخ (۱۲/ ۴۰۳)۔

باب: قتل المسلم بعضها بعضًا

مسلمانوں کے ایک دوسرے کو قتل کے بارے میں

۲۵۱۰۔عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَزْعُمُوْنِي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً؟! إِلَّا أَنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةً، وَتَتَّبِعُوْنِي أَفْنَادًا، يُهْلِكُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا)). [الصحيحة: ٨٥١]

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ میں تم میں وفات کے لحاظ سے آخری ہوں؟ آگاہ رہو! میں تو بلحاظ وفات کے تم میں سب سے پہلا ہوں' پھر تم گروہوں کی شکل میں میرے پیچھے چلو گے اور تمھارے بعض لوگ بعضوں کو ہلاک کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۵۱۔ احمد (۴/ ۱۰۶)' ابو یعلی (۷۴۸۸)' ابن حبان (۶۶۴۶)' طبرانی (۲۲/ ۶۸)۔

سجود المؤمنين عند الله تعالى

مومنوں کا اللہ کے پاس سجدے میں گرنا

۲۵۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأُوْلَى وَالْأُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جَاءَ الرَّبُّ، تَبَارَكَ وَ تَعَالَى. إِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى كَوْمٍ. فَقَالُوْا لِعُقْبَةَ: مَا الْكَوْمُ؟ قَالَ: مَكَانٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالی روز قیامت اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا' تو وہ مومنوں کے پاس آئے گا' اس وقت مومن کسی اونچی جگہ پر ہوں گے۔ (راویوں نے عقبہ سے ''کوم'' کا معنی پوچھا تو انھوں نے اس کا معنی ''اونچی جگہ'' بتایا) اللہ تعالی پوچھے گا: (مومنو!) کیا تم

مُرْتَفِعٌ. فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِنْ عَرَّفَنَا نَفْسَهُ عَرَفْنَاهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُمُ الثَّانِيَةَ، فَيَضْحَكُ فِي وُجُوْهِهِمْ، فَيَخِرُّوْنَ لَهُ سُجَّدًا)). [الصحيحة: ٧٥٦]

اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ اپنا تعارف کروا دے تو ہم پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالی دوسری دفعہ بات کرے گا اور ان کے سامنے ہنسے گا، (یہ منظر دیکھ کر) وہ سجدے میں گر پڑیں گے۔"

تخریج: الصحیحة ٧٥٦۔ ابن خزیمة فی التوحید (ص:٢٣٥،٢٣٤)، الدارقطنی فی الرویة (الدر المنثور: ٦/ ٢٩١)۔

باب: امتناع المنافقين عن السجدة

منافقوں کو سجدہ سے روک دیا جانا

٢٥١٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْعِبَادَ بِصَعِيْدٍ وَاحِدٍ نَادٰى مُنَادٍ: يَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ. فَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ، وَيَبْقَى النَّاسُ عَلٰى حَالِهِمْ، فَيَأْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُ: مَابَالُ النَّاسِ ذَهَبُوْا وَأَنْتُمْ هَاهُنَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَنْتَظِرُ إِلٰهَنَا. فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَهُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِذَا تَعَرَّفَ إِلَيْنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقِهِ فَيَقَعُوْنَ لَهُ سُجُوْدًا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى. ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ (الْقَلَم:٤٢)﴾ وَيَبْقَى كُلُّ مُنَافِقٍ فَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْدُهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ.))[الصحيحة: ٥٨٤]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالی بندوں کو ایک جگہ پر اکٹھا کرے گا تو منادی کرنے والا آواز دے گا: ہر کوئی اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ مل جائے۔ تمام لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ کچھ لوگ اپنی سابقہ حالت پر کھڑے رہیں گے۔ اللہ تعالی ان کے پاس آئے گا اور پوچھے گا: کیا وجہ ہے، لوگ چلے گئے ہیں اور تم یہیں کھڑے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے معبود کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی پوچھے گا: کیا تم اپنے معبود کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ ہمیں اپنا تعارف کروا دے تو ہم پہچان لیں گے۔ اتنے میں اللہ تعالی اپنی پنڈلی سے پردہ اٹھائے گا، وہ سجدہ میں گر پڑیں گے۔ اللہ تعالی کے اس قول ﴿جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائیں جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔﴾ (سورۂ قلم: ٤٢) کا یہی مصداق ہے۔ منافق کھڑے کے کھڑے رہ جائیں گے اور سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ پھر اللہ تعالی جنت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائے گا۔"

تخریج: الصحیحة ٥٨٤۔ دارمی (٢٨٠٦)۔

باب: خمس لا يعلمهن الا الله

پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

٢٥١٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: ((قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَجْلِسًا لَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے، حضرت جبریل علیہ السلام آ کر آپ کے سامنے یوں بیٹھے کہ اپنی ہتھیلیاں رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیں اور کہا:

رُكْبَتَي رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي مَا الْإِسْلَامُ (قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَفِيهِ) قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِي مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **سُبْحَانَ اللّٰهِ، خَمْسٌ مِّنَ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهُنَّ إِلَّا هُوَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (لقمان:۳۴)﴾ الآية وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِمَعَالِمَ لَهَا دُونَ ذٰلِكَ**، قَالَ: أَجَلْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَحَدِّثْنِي، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا أَوْ رَبَّهَا، وَرَأَيْتَ أَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ بِالْبُنْيَانِ، وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْجِيَاعَ، الْعَالَةَ كَانُوا رُؤُوسَ الْإِنْسِ، فَذٰلِكَ مِنْ مَعَالِمِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا))** قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ومن أَصْحَابُ الشَّاءِ وَالْحُفَاةُ الْجِيَاعُ الْعَالَةُ؟ قَالَ: **الْعَرَبُ**)).

اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں .... (راوی نے طویل حدیث ذکر کی' اس میں یہ الفاظ بھی تھے:) انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! پانچ امور کا تعلق علم غیب سے ہے' صرف اللہ تعالی ان کو جانتا ہے' (وہ پانچ چیزیں اس آیت میں مذکور ہیں:) ﴿بے شک اللہ تعالی ہی کے پاس قیامت کا علم ہے' وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے' کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا' نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا (یاد رکھو کہ) اللہ تعالی ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔﴾ (سورۂ لقمان: ۳۴) ہاں اگر تم چاہتے ہو تو میں تمھیں قیامت سے پہلے والی علامات کے بارے میں آگاہ کر دیتا ہوں۔'' انھوں نے کہا: جی ہاں' اے اللہ کے رسول! مجھے بیان کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دیکھو گے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی' بکریوں کے چرواہے (عالیشان) عمارتوں میں غرور و تکبر کریں گے۔ ننگے پاؤں' بھوکے اور فقیر افراد لوگوں کے سردار بن جائیں گے۔ یہ قیامت کی علامتیں اور شرطیں ہیں۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بکریوں کے چرواہوں' ننگے پاؤں' بھوکوں اور فقیروں سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عرب لوگ۔''

تخريج: الصحيحة ۱۳۴۵۔ احمد (۱/ ۳۱۹،۳۱۸) والبزار (الكشف: ۲۴) من طريق آخر عنه۔

فوائد: قیامت کا علم غیب سے تعلق رکھتا ہے جو کہ صرف اللہ کو معلوم ہے اور اس نے اس کے بارے میں کسی کو آگاہ نہیں کیا۔ ہاں رسول اللہ ﷺ کو اس کی نشانیاں بتائیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ عالم الغیب ہرگز نہیں تھے۔

باب: كراهة زخرفة المساجد والمصاحف

مساجد اور قرآن مجید کی غیر ضروری تزئین و آرائش کی ممانعت

۲۵۱٤: عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَرْفُوعًا (مُرْسَلًا): ((إِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ

سعید بن ابو سعید مرسلاً بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لوگ مساجد کو مزین کرو گے اور مصاحف کو خوبصورت

مَصَاحِفَكُمْ، فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ)). بناؤ گے تو تم پر ہلاکت و بربادی ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۱۔ ابن ابی شیبة (۱/ ۱۰۰/ ۲)' مرسلاً وفی المطبوع عن سعید بن ابی سعید قال: قال ابی: اذا حلیتم مصاحفکم وزدقتم فالد مار علیکم (۱۰/ ۵۴۵ ح۳۰۲۲۳)' لیس بمرفوع واللہ اعلم واخرجه ابن ابی داؤد فی المصاحف (ص:۱۶۸)' من طریق سعید بن ابی سعید عن ابن عکب قال فذکرہ من قوله ولعله هو الصواب' ابن المبارك فی الزهد(۷۹۷)' ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۲۴۲)' ابو العباس المستغفری فی فضائل القرآن (۲۱۱)' وغیر هم عن ابی الدرداء موقوفا علیه و فی سنده انقطاع ورواه الحکیم فی النوادر عنه مرفوعاً (اتحاف السادة المتقین الزبیدی (۸/ ۴۸۲)' وله طریق آخر عنه وعن غیره فانظر المصاحف لا بن ابی داؤد (ص:۱۶۸'۱۶۹)' ابن ابی شیبة وعبدالرزاق (۳/ ۱۵۲'۱۵۴)۔

فوائد: مساجد صفائی اور سادگی کا نمونہ ہونا چاہئیں نہ کہ بیل بوٹوں اور نقش نگار سے مزین کیونکہ گھر کا مالک اسی کو پسند کرتا ہے۔

الخسف من علامات قرب الساعة

باب: زمین میں دھنسایا جانا قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے

۲۰۱۵: عَنْ بُقَيْرَةَ امْرَأَةِ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((يَا هٰؤُلَاءِ! إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيبًا، فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ)).

[الصحيحة: ١٣٥٥]

قعقاع بن ابو حدرد اسلمی کی بیوی بیان کرتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! جب تم قریب ہی کسی لشکر کے دھنسنے کے بارے میں سنو تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گویا) قیامت سایہ فگن ہو چکی ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۵۔ احمد (۶/ ۳۷۸'۳۷۹)' الحمیدی (۳۵۱)' طبرانی فی الکبیر (۲۴/ ۲۰۴)۔

باب: إفشاء الفساد قريبًا من القيامة

قریب قیامت فساد کا پھیلنا

۲۰۱۶: عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: ((إِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْأَرْضِ، أَنْزَلَ اللّٰهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ بَأْسَهُ، قَالَتْ: [عَائِشَةُ] وَفِيهِمْ أَهْلُ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ يَصِيرُوْنَ إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى.)).

[الصحيحة: ٣١٥٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمین میں برائی عام ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرے دے گا۔“ سیدہ عائشہ نے کہا: کیا ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن وہ اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔“

تخریج: الصحیحة ۳۱۵۶۔ احمد (۶/ ۴۱)' ابن ابی شیبة (۱۵/ ۴۲'۴۳)' حمیدی (۲۶۴)' حاکم (۴/ ۱۵۲۳)' بیهقی فی الشعب (۷۵۹۹)۔

فوائد: قانون قدرت کے مطابق جب عذاب آتا ہے تو سارے لوگ اس کی لپیٹ آ جاتے ہیں لیکن ان کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

باب: عموم البلاء اذا ظهر الفساد

فساد کے عام ہونے کے وقت سب پر عمومی مصیبت و آزمائش آئے گی

۲۰۱۷: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعاً: ((إِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْأَرْضِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَأْسَهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ، وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ صَالِحُوْنَ، يُصِيبُهُمْ مَاأَصَابَ النَّاسَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ)). [الصحيحة: ۱۳۷۲]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب زمین میں برائی عام ہو جائے گی تو اللہ تعالی اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کردے گا۔ اگر ان میں نیک لوگ ہوئے تو وہ بھی اس عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالی کی رحمت کی طرف لوٹ آئیں گے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۳۷۲- بيهقى فى الشعب (۷۵۹۹)' وانظر الحديث السابق۔

باب: الوعيد من قال هلك الناس

اس شخص کی وعید کہ جو کہتا ہے لوگ ہلاک ہو گئے

۲۰۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)). [الصحيحة: ۳۰۷۴]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے' تو وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۳۰۷۴- الادب المفرد (۷۵۹)' مسلم (۲۶۲۳)' ابوداؤد (۴۹۸۳)' احمد (۲/ ۲۷۲)۔

باب: الكافر فى النار بفداء المؤمن

کافر کو جہنم میں مومن کا فدیہ بنا کر ڈالا جائے گا

۲۰۱۹: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ [أَبِي مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ] عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُعِثَ إِلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ بِمَلَكٍ مَعَهُ كَافِرٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ لِلْمُؤْمِنِ: يَامُؤْمِنُ! هَاكَ هٰذَا الْكَافِرِ، فَهٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ)). [الصحيحة: ۱۳۸۱]

ابو بردہ اپنے باپ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا' تو ہر مومن کے پاس ایک فرشتہ کافر کو لے کر آئے گا اور اسے کہے گا: اے مومن! لیجیے یہ کافر' یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۳۸۱- ابن عساكر فى تاريخ دمشق (۶۹/ ۳۸'۳۹)' مسلم (۲۷۶۷)' احمد (۴/ ۳۹۱)' ابو نعيم فى اخبار اصبهان (۲/ ۸۰) من طريق آخر عنه بمعناه۔

باب: الدنو الشمس يوم القيامة

قیامت کے دن سورج کا قریب ہونا

۲۰۲۰: عَنِ الْمِقْدَادِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُدْنِيَتِ

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج کو لوگوں کے اتنا قریب کردیا

الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ، حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ أَوِ اثْنَيْنِ، فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ، فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَاماً، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ، أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَاماً))۔

[الصحيحة :١٣٨٢]

جائے گا کہ وہ ایک یا دو میلوں کے فاصلے پر آ جائے گا۔ سورج (کی تپش) ان کو پگھلا دے گی، وہ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں شرابور ہوں گے، کسی کا پسینہ ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا گھٹنوں تک، ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے کہ ان کا پسینہ کمر تک ہوگا اور کسی کا منہ تک آ جائے گا۔" پھر آپ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا یعنی اس کے منہ تک آ جائے گا۔

تخریج: الصحیحۃ ١٣٨٢۔ مسلم (٢٨٦٤)، ترمذی (٢٤٢١)، احمد (٦/ ٣)۔

باب: الابعاد و عند الفتنة بين المسلمين

جب مسلموں کے درمیان فتنہ پیدا ہو تو فتنوں سے دور بھاگنا

٢٥٢١۔عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أَهْبَانَ، قَالَتْ: ((لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا (الْبَصْرَةَ) دَخَلَ عَلٰى أَبِي، فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِيْنُنِي عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلٰى،قَالَ:فَدَعٰى جَارِيَةً لَهُ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي،قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ! فَقَالَ: إِنَّ خَلِيْلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ: ((إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ))، فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيْكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ))۔ [الصحيحة: ١٣٨٠]

عدیسہ بنت اہبان کہتی ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف سے آئے تو میرے باپ کے پاس آئے اور کہا: ابو مسلم! کیا تم ان لوگوں کے خلاف میری مدد کرو گے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور کہا: لونڈی! میری تلوار نکال لاؤ۔ وہ تلوار لے آئیں۔ انھوں نے ایک بالشت کے بقدر تلوار (میان سے) نکالی، وہ لکڑی کی تلوار تھی۔ پھر کہا: میرے دوست اور تیرے چچا زاد (محمد رسول اللہ ﷺ) نے مجھے یہ وصیت کی تھی: "جب مسلمانوں میں فتنے ابھر آئیں گے تو لکڑی کی تلوار بنا لینا۔" اب اگر تم چاہتے ہو تو میں (یہ لکڑی کی تلوار لے کر) تمھارے ساتھ آ جاتا ہوں۔ انھوں نے کہا: مجھے تیری اور تیری تلوار کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ١٣٨٠۔ ترمذی (٢٢٠٣)، ابن ماجہ (٣٩٦٠)، واللفظ لہ احمد (٥/ ٦٩)، طبرانی فی الکبیر (٨٦٣)۔

باب: اذا دخل الكبر في امتي سبط عليهم شرارها

جب امت میں تکبر داخل ہوگا تو انکے بدترین لوگ ان پر مسلط کر دیے جائیں گے

٢٥٢٢۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللهِ ﷺ: ((اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ، وَخَدَمُهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ. اَبْنَاءُ فَارِسٍ وَالرُّوْمِ. سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا)).

[الصحيحة: ٩٥٦]

فرمایا: ''جب میری امت متکبرانہ چال چلے گی اور فارس و روم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کے خادم ہوں گے تو بدترین لوگ بہترین لوگوں پر مسلط ہو جائیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ٩٥٦۔ ابن المبارك فی الزھد (زوائد نعیم: ١٧٨)' ترمذی (٢٢٦١)' ابو نعیم فی الدلائل (٤٦٦)۔

ذكر المسيح والدجال عند الكعبة

مسیح اور دجال کا ذکر کعبہ کے ضمن میں

٢٥٢٣۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلاً آدَمَ، كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئاً عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْعَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيْلَ: هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰي، كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ لِي: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ)).

[الصحيحة: ٣٩٨٣]

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں کعبہ کے پاس دیکھا' میں نے ایک گندمی رنگ کا آدمی دیکھا تھا' اس رنگ میں وہ انتہائی خوبصورت آدمی تھا' اس کی بہت خوبصورت زلفیں تھیں' اس نے کنگھی کر رکھی تھی اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے دو آدمیوں یا دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگا رکھی تھی اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ مسیح بن مریم (علیہ السلام) ہیں۔ پھر اچانک میں نے ایک اور آدمی دیکھا جو چھوٹے گھونگھریالے بالوں والا تھا' اس کی دائیں آنکھ کانی تھی اور وہ خوشۂ انگور میں ابھرے ہوئے دانے کی طرح لگتی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

تخریج: الصحیحة ٣٩٨٣۔ مالك فی الموطا (٢/ ٩٢٠)' بخاری (٥٩٠٢'٦٩٩٩)' مسلم (١٦٩)' ابو عوانة (١/ ١٣٩)۔

٢٥٢٤۔ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّشْفَعَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: اَنَا فَاعِلٌ ۔ قَالَ۔ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((اُطْلُبْنِي اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِي عَلٰى صِرَاطٍ. قَالَ: فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: اُطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ. قَالَ: فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ

نضر بن انس بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ وہ قیامت والے دن میرے حق میں سفارش کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کروں گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں ملوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔'' میں نے کہا: اگر آپ مجھے پل صراط پر نہ ملیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔'' میں نے

الْحَوْضِ،فَإِنِّي لَا أُخْطِيءُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنِ)). [الصحيحة:٢٦٣٠]

کہا: اگر میزان کے پاس بھی ملاقات نہ ہو سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو مجھے حوض پر تلاش کرنا' میں ان تین مقامات سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

تخریج: الصحیحۃ ٢٦٣٠۔ ترمذی (٢٤٣٣)' احمد (٣/ ١٧٨)' الضیاء فی المختارۃ (٢٦٩١)۔

باب:من انجى الناس عند الفتنة

فتنوں کے وقت کون نجات پائے گا

٢٥٢٥ ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ قَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ مِنْهَا صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِن رِسْلِ غَنَمِهِ، اَوْرَجُلٌ مِّن وَرَاءِ الدُّرُوْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَأْكُلُ مِنْ فِي سَيْفِهِ)). [الصحيحة:١٤٧٨]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب تم پر اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے ٹوٹ پڑیں گے تو ان سے زیادہ نجات حاصل کرنے والے (دو قسم کے لوگ ہوں گے:) (١) (پہاڑوں کی) بلند و بالا چوٹیوں پر نکل جانے والا آدمی جو بکریوں کے ذریعے روزی کمائے گا اور (٢) وہ آدمی جو شاہراہِ حیات سے ہٹ کر اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر (کسی سرحد پر فروکش ہو کر) اپنی تلوار کے (مالِ غنیمت کے) ذریعے روزی کمائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ١٤٧٨۔ حاکم (٢/ ٩٢/ ٩٣)' عبدالرزاق (٢٠٧٣١)' موقوفا علی ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

فوائد: فتن کے دور میں بچاؤ کی دو صورتیں ہیں یا بندہ معاشرے سے الگ ہو کر رب کی عبادت میں مشغول ہو جائے یا پھر تلوار لے کر دشمنان اسلام کے خلاف نکل آئے کیونکہ یہ قتال عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک جاری رہے گا۔

باب:افتراق امتى على ثلاث و سبعين فرقة

میری امت کا تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جانا

٢٥٢٦ ـعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً: ((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلَى اِحْدٰى اَوِاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً)). [الصحيحة:٢٠٣]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں اور عیسائی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ٢٠٣۔ ابوداؤد (٤٥٩٦)' ترمذی (٢٦٤٠)' ابن ماجہ (٣٩٩١)' احمد (٢/ ٣٣٢)۔

باب:حرص الدنيا يبعد من اللّٰه

دنیا کا لالچ اللہ سے دور کر دیتا ہے

٢٠٢٧ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا اِلَّا حِرْصًا ، وَلَا يَزْدَادُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا)).

[الصحيحة:١٥١٠]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قریب آ چکی ہے' لیکن لوگوں میں (دن بدن) دنیا کی حرص بڑھے گی اور اللہ تعالی سے دوری میں اضافہ ہوگا۔''

تخریج: الصحیحة ١٥١٠۔ حاکم (٣/ ٣٢٤)' الدولابی فی الکنی (١/ ١٥٥)'ابو نعیم فی الحلیة (٧/ ٢٤٢)۔

باب: اکفاء الایدی عن الفتنة

فتنوں کے دور میں اپنے ہاتھ کو روکنا

٢٠٢٨ـ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَكْسِرُوا قِسِيَّكُمْ ـ يَعْنِي فِي الْفِتْنَةِ ـ ، وَاقْطَعُوا اَوْتَارَكُمْ ، وَالْزَمُوا اَجْوَافَ الْبُيُوْتِ، وَكُوْنُوا فِيْهَا كَالْخَيْرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ)).

[الصحيحة:١٥٢٤]

سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''فتنوں میں اپنی کمانیں توڑ دینا اور ان کی تانتیں کاٹ دینا' اپنے گھروں کے اندر ہی رہنا اور حضرت آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں میں سے نیک بیٹے کی طرح (جنگ وجدل سے دست کش) ہو جانا۔''

تخریج: الصحیحة ١٥٢٤۔ ترمذی (٢٢٠٤)' بیھقی فی الشعب (٥٣٢٢)' ابوداؤد (٤٢٥٩)' ابن ماجه (٣٩٦١) مطولاً بمعناه۔

باب: من این تخرج الفتنة

فتنہ کہاں سے نکلے گا

٢٠٢٩ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: ((اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا [قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا]، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ،[يُشِيْرُ[بِيَدِهِ]اِلَى الْمَشْرِقِ، وَفِي رِوَايَةٍ:الْعِرَاقِ])). [الصحيحة:٢٤٩٤]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! فتنہ یہاں ہے' خبردار! فتنہ یہاں ہے(دو یا تین دفعہ فرمایا) یہاں سے شیطان کے سر کا کنارہ طلوع ہوگا۔'' آپ نے یہ فرماتے ہوئے مشرق یا عراق کی طرف اشارہ کیا۔

تخریج: الصحیحة ٢٤٩٤۔ بخاری (٣١٠٤'٧٠٩٣)' مسلم (٢٩٠٥)' ترمذی (٢٢٦٨)' احمد (٢/ ٩٣'١٨)۔

فوائد: عراق فتن کی سرزمین ہے جیسا کہ متعدد احادیث سے یہ بات ثابت' ہے قرب قیامت اکثر فتن کا ظہور یہیں سے ہوگا۔

تخرج الفتنة من العراق

فتنے عراق سے پیدا ہوں گے

٢٠٣٠ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)). جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، وَاَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ۔ [الصحيحة:٣٠٩٧]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! بیشک فتنہ یہاں ہے' جہاں سے شیطان کے سر کا کنارہ نکلتا ہے۔'' یہ حدیث سیدنا ابن عمر' سیدنا ابومسعود انصاری' سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ٣٠٩٧۔ (١) ابن عمر: بخاری (٣٢٧٩' ٥٢٩٦)' واللفظ له مسلم (٢٩٠٥)۔ (٢) ابو مسعود : بخاری

(۳۳۰۲،۳۴۹۸)' مسلم (۵۱)۔ (۳) ابن عباس: طبرانی فی الکبیر (۱۲۵۵۳)۔ (۴) ابوهريرة ؓ: بخاری (۴۳۸۹)۔

باب: افتراق الملة و الفرقة الناجية وهي الجماعة

اس امت کا افتراق فرقہ ناجیہ جو کہ جماعت ہے

۲۰۳۱۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّهُ قَامَ فِيْنَا، فَقَالَ: اَلَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا، فَقَالَ: ((اَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)).

[الصحيحة:۲۰٤]

سیدنا معاویہ بن ابو سفیان ؓ ہم میں کھڑے ہوئے اور کہا: خبردار! رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم سے پہلے والے اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور اس دین والے تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے۔ ان میں سے بہتر جہنم میں اور ایک' جو جماعت ہوگا' جنت میں جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۴۔ ابوداؤد (۴۵۹۷'۹۴۵۹۷) احمد (۴/ ۱۰۲)' حاکم (۱/ ۱۲۸)' دارمی (۲۵۲۱)۔

باب: فضل الزم البيت

گھر میں ہی رہنے کی فضیلت

۲۰۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى عَمَلٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خِرْلِي۔ فَقَالَ: ((اِلْزَمْ بَيْتَكَ)).

[الصحيحة:۱۵۳۵]

سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کسی کام پر امیر بنایا' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے (کوئی نفع مند چیز) بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر میں ٹھہرے رہنا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۳۵۔ ابن عدی فی الکامل (۶/ ۲۰۴۸)' ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۶۲/ ۱۸۲)۔

باب: دعاؤه ﷺ لمكة و المدينة والشام بالبركة

مکہ' مدینہ اور شام کے لیے رسول اللہ ﷺ کی برکت کی دعا

۲۰۳۳۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَكَّتِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِي عِرَاقِنَا. فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَرَدَّدَهَا ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ ((يَقُوْلُ الرَّجُلُ: فِي

سیدنا عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دعا کی اور فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے مکہ میں ہمارے لئے برکت فرما۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں ہمارے لئے برکت فرما۔ اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت فرما۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں ہمارے لئے برکت فرما۔ اے اللہ! ہمارے مدّ میں ہمارے لئے برکت فرما۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور ہمارے

عِرَاقِنَا، فَيُعرِضُ عَنهُ، فَقَالَ: بِهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَفِيهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

[الصحيحة:٦٤٧]

عراق میں۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے تین دفعہ کہا کہ ہمارے عراق میں۔ آپ ﷺ ہر دفعہ اعراض کرتے رہے۔ پھر فرمایا: ''یہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور یہاں سے شیطان کے سر کا کنارہ ابھرے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۴۶۔ یعقوب الفسوی فی المعرفة (۲/ ۷۴۶،۷۴۷،۷۴۸)، ابو نعیم فی الحلیة (۶/ ۱۳۳)، طبرانی فی الاوسط (۲۱۱۰)، بخاری (۷۰۹۴،۱۰۳۷) بنحوہ۔

فوائد: ایک پیمانے کا نام صاع ہے' جس کا وزن تقریباً 2 کلو 100 گرام ہوتا ہے اور مدّ' صاع کا چوتھا حصہ ہوتا ہے۔

باب: كثير الكافر على وجهه يوم القيامة

قیامت کے دن کافروں کو چہرے کے بل جمع کیا جائے گا

۲۰۳٤۔ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ! يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا!

[الصحيحة:٣٥٠٧]

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا قیامت والے دن کافر کو اس کے چہرے کے بل لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس ذات نے دنیا میں پیروں کے بل چلایا' کیا وہ آخرت میں چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟'' قتادہ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے رب کی عزت کی قسم!

تخریج: الصحیحة ۳۵۰۷۔ بخاری (۴۷۶۰)، مسلم (۲۸۰۶)، نسائی فی الکبری (۱۱۳۶۷)، احمد (۳/ ۲۲۹)۔

باب: الانكار على البلتين الذين لا يسألون الله العافية

اللہ تعالیٰ سے عافیت نہ مانگنے والے مصیبت زدہ لوگوں پر رد کا بیان

۲۰۳٥۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِيْنَ، فَقَالَ: ((أَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُونَ الْعَافِيَةَ؟)) [الصحيحة:٢١٩٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیمار لوگوں کے پاس سے گزرے اور پوچھا: ''آیا یہ لوگ صحت و عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے؟''

تخریج: الصحیحة ۲۱۹۷۔ البزار (الکشف: ۳۱۳۴) و (البحر الزخار: ۶۶۴۳)۔

فوائد: عافیت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ آپ ﷺ بکثرت اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کیا کرتے تھے اور یہ ایک جامع دعا ہے۔

بيان الشفاعة

شفاعت کا بیان

۲۵۳۶۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمَّتِیْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ، عَذَابُهَا فِی الدُّنْیَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْبَرَاكِیْنُ)) [الصحیحة:۹۵۹]

سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت پر رحم کیا گیا ہے، آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہو گا، اس کا عذاب دنیا میں ہی ہے اور وہ فتنوں، زلزلوں اور آتشیں مادہ ابلنے کی صورت میں ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۹۵۹۔ ابو داؤد (۴۲۷۸)، احمد (۴/ ۴۱۰)، حاکم (۴/ ۴۴۴)۔

فوائد: سابقہ انبیاء کی امتیں جس طرح چند افراد چھوڑ کر عذاب کی مستحق ٹھہریں گی، اس کے برعکس امت محمدیہ اللہ کی رحمتوں کی مستحق ہوگی۔ ہاں کچھ افراد اپنی برائیوں کے سبب عذاب سے بھی دو چار ہوں گے جیسا کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے۔

۲۵۳۷۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ یَشْفَعُ لِلرَّجُلَیْنِ وَلِلثَّلَاثَةِ، وَالرَّجُلَ لِلرَّجُلِ)) [الصحیحة:۲۵۰۵]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض آدمی دو دو اور تین تین افراد کے حق میں اور بعض صرف ایک آدمی کے حق میں سفارش کریں گے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۵۔ ابن خزیمة فی التوحید (ص:۳۱۵)، البزار (الکشف: ۳۴۷۳) و(البحر :۶۹۲۱) مختصراً، ابن جریر طبری (۲۹/ ۱۶۷) من طریق آخر عنه۔

باب: ملك امتی یبلغ مشارق الأرض و مضاربها

میری اُمت کی بادشاہت مشرق و مغرب تک پہنچ جائے گی

۲۵۳۸۔ عَنْ شِدَادِ بْنِ اَوْسٍ مَرْفُوْعاً: ((اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ، فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا)) الحدیث۔ [الصحیحة:۲]

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سکیڑا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ جتنی زمین میرے سامنے سکیڑ کر پیش کی گئی، وہاں تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی۔“

تخریج: الصحیحة ۲۔ مسلم (۲۸۸۰)، مطولاً ابو داؤد (۴۲۵۲)، ترمذی (۲۱۷۶)، ابن ماجه (۳۹۵۲)۔

باب: حدیث البطاقة

پرچی (کاغذ کا ٹکڑا) والی حدیث کا بیان

۲۵۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بیشک اللہ تعالی روز قیامت میری امت میں سے ایک آدمی کو تمام مخلوقات کے سامنے لائے گا۔ اس

فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))، فَيَقُوْلُ: أُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ))

[الصحيحة:١٣٥]

کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے (جن میں اس کے گناہوں کا اندراج ہوگا)، ہر رجسٹر تاحدِّ نگاہ ہوگا۔ اللہ تعالی پوچھے گا: کیا تو ان (گناہوں میں سے) کسی گناہ کا انکار کرسکتا ہے (کہ وہ تونے نہ کیا ہو)؟ کیا میرے کاتب اور محافظ فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے ربّ! اللہ تعالی پوچھے گا: آیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے ربّ! اللہ تعالی کہے گا: کیوں نہیں، ہمارے ہاں تیری ایک نیکی محفوظ ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کے لئے ایک پرچہ نکالا جائے گا، جس پر "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" لکھا ہوگا۔ اللہ تعالی اسے کہے گا: میزان والی جگہ پر پہنچ۔ وہ کہے گا: ان رجسٹروں کے سامنے یہ پرچہ کیا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالی کہے گا: آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ترازو کے ایک پلڑے میں (ننانوے) رجسٹر رکھے جائیں اور دوسرے میں وہ پرچہ۔ (نتیجتاً) وہ رجسٹر (کم وزن ہونے کی وجہ سے) اوپر کو اٹھ جائیں گے اور پرچے (والا پلڑا) بھاری ہو جائے گا۔ اللہ تعالی کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۵۔ ترمذی (۲۶۳۹)، ابن ماجہ (۴۳۰۰)، احمد (۲/ ۲۱۳)، حاکم (۱/ ۶، ۵۲۹)۔

باب: يعطى المومن بحسنة فى الدنيا والآخرة

مومن کو اس کی نیکی کا بدلہ دینا اور آخرت میں دیا جاتا ہے

٢٥٤٠ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَتَهُ، يُعْطِيْ بِهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ: يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا)، وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا))

[الصحيحة:٥٣]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالی مومن پر اس کی نیکی کے سلسلے میں ظلم نہیں کرتا، اسے اس کی نیکی کی وجہ سے دنیا میں رزق عطا کرتا ہے اور آخرت میں اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ رہا مسئلہ کافر کا تو اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں چکا دیا جاتا ہے، جب وہ آخرت تک پہنچتا ہے تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی کہ اسے جزا دی جائے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۵۳۔ مسلم (۲۸۰۸۰)' احمد (۳/ ۱۲۵)' ابن حبان (۷۷)۔

باب: یبعث اللّٰہ الریح من الیمن

اللہ ہوا کو یمن سے بھیجے گا

۲۵۴۱۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ' اَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ' فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ)) [الصحیحۃ:۱۶۵۹]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ یمن سے ریشم سے نرم ہوا بھیجے گا' جس کے دل میں بھی دانے برابر ایمان ہوا وہ اسے فوت کردے گی۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۵۹۔ مسلم (۱۱۷)' بخاری فی التاریخ (۵/ ۱۰۹)' حاکم (۴/ ۴۵۵)۔

باب: الوعید علی من لم ینهی عن المنکر

جس نے منکرات سے نہ روکا اس پر سختی ہوگی

۲۵۴۲۔ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى لِيَقُوْلَ: فَمَا مَنَعَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ اَنْ تُنْكِرَهٗ' فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهٗ قَالَ: اَیْ رَبِّ! وَثِقْتُ بِكَ' وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ)) [الصحیحۃ:۹۲۹]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی بندے سے قیامت کے دن سوال کرے گا' حتی کہ یہ بھی پوچھے گا: جب تو نے برائی دیکھی تھی تو اس کا انکار کیوں نہیں کیا تھا؟ جب اللہ تعالی اپنے بندے کو اپنی حجت ذہن نشین کرائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے تجھ پر اعتماد کیا تھا اور لوگوں سے ڈر گیا تھا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۲۹۔ ابن ماجہ (۴۰۱۷)' ابن حبان (۷۳۶۸)' الحمیدی (۷۳۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ قیامت کے روز برائی سے منع نہ کرنے کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ اگر کمزوری یا معقول عذر ہوا تو چھٹکارہ ممکن ہے ورنہ معاملہ خطرناک ہے۔

باب: یشرب الخمر بغیر اسمه

شراب کو اس کا نام تبدیل کر کے پیا جائے گا

۲۵۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَاُ يَعْنِي: الْاِسْلَامَ. كَمَا يُكْفَاُ. يَعْنِي: الْخَمْرَ)) فَقِيْلَ: كَيْفَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِﷺ! وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا)) [الصحیحۃ:۸۹]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی چیز جسے اسلام سے نکال دیا جائے وہ شراب ہے (یعنی اس کے بارے میں اسلام کے حکم کی پروا نہیں کی جائے گی)۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوگا؟ حالانکہ اللہ تعالی نے پوری وضاحت فرما دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کا نام تبدیل کر دیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۹۔ الدارمی (۲۱۰۶)، ابویعلی (۴۷۳۱)، وابن عدی (۶/ ۲۰۵۱) من طریق آخر عنه۔

فوائد: کسی حرام کو حلال کرنے کی غرض سے کسی قسم کی تاویل یا تدبیر کرنا یہ بھی خلاف شرع ہے جیسا کہ صحابہ نے پوچھا کہ شراب کا سرکہ بنا کر استعمال کر لیا جائے تو آپؐ نے سختی سے منع فرما دیا۔

باب: علامات الساعة

علامات قیامت کے بارے میں باب

٢٥٤٤۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ((كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: قَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، رَأَيْنَا النَّاسَ رُكُوْعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَرَكَعْنَا، ثُمَّ مَشَيْنَا، وَصَنَعْنَا مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ، فَمَرَّ رَجُلٌ يَسْرُعُ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَرَجَعْنَا دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهِ، جَلَسْنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَمَا سَمِعْتُمْ رَدَّهُ عَلَى الرَّجُلِ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رُسُلُهُ. أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ فَقَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ. فَسَأَلَهُ حِيْنَ خَرَجَ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ، حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ، وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ)) [الصحيحة:٦٤٧]

طارق بن شہاب کہتے ہیں: ہم سیدنا عبداللہ ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آیا اور کہا: اقامت کہی جا چکی ہے، وہ کھڑے ہوئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ انھوں نے ”اَللّٰهُ اَکْبَر“ کہا اور (صف تک پہنچنے سے پہلے ہی) رکوع کیا، ہم نے بھی رکوع کیا، پھر ہم رکوع کی حالت میں چلے (اور صف میں کھڑے ہو گئے) اور جیسے انھوں نے کیا ہم کرتے رہے۔ ایک آدمی جلدی میں گزرا اور کہا: ابوعبدالرحمن! السلام علیکم۔ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ جب ہم نے نماز پڑھ لی اور واپس آ گئے، وہ اپنے اہل کے پاس چلے گئے۔ ہم بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے: آیا تم لوگوں نے سنا ہے کہ انھوں نے اُس آدمی کو جواب دیتے ہوئے کہا: اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولوں نے (اس کا پیغام) پہنچا دیا؟ تم میں سے کون ہے جو ان سے ان کے کئے کے بارے میں سوال کرے؟ طارق نے کہا: میں سوال کروں گا۔ جب وہ باہر آئے تو انھوں نے سوال کیا۔ جواباً انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے مخصوص لوگوں کو سلام کہا جائے گا اور تجارت عام ہو جائے گی، حتی کہ بیوی تجارتی امور میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی، نیز قطع رحمی، جھوٹی گواہی، سچی شہادت کو چھپانا اور لکھائی پڑھائی (بھی عام ہو جائے گی)۔“

تخریج: الصحیحة ۶۴۷۔ احمد (۱/ ۴۰۷، ۴۰۸)، الادب المفرد (۱۰۴۹)، حاکم (۴/ ۴۴۵، ۴۴۶)۔

باب: بيان ثلاثين كذابا و دجالا

تیس دجال اور کذابوں کا بیان

٢٠٤٥ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْمُخْتَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثِيْنَ دَجَّالًا كَذَّابًا)). [الصحيحة:١٦٨٣]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوفی آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے مختار کے بارے میں آپ کو بتانا شروع کر دیا۔ سیدنا عبداللہ نے کہا: اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تو کہہ رہا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قیامت سے پہلے تیس انتہائی جھوٹے اور کذاب افراد ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۶۸۳۔ احمد (۲/ ۱۱۷،۱۱۸)، ابو یعلی (۵۷۰۶) وسعید بن منصور (۸۵۱) بنحوہ، بخاری (۳۶۰۹) مطولاً مسلم (الفتن: ۸۴/ ۱۵۷) عن ابی ہریرۃ بنحوہ۔

فوائد: مختار کذاب نبوت کا دعویدار تھا۔

باب: من علامات الساعة ودلائل النبوة

قیامت کی نشانیوں اور نبوت کے کچھ دلائل کا بیان

٢٠٤٦ ـ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنِيْنَ خَدَّاعَةً، يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ، وَيَخُوْنُ فِيْهَا الْأَمِيْنُ، وَيَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ. قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيْلَ : الْمَرْءُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ)). [الصحيحة:٢٢٥٣]

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے بڑے دھوکے باز زمانے آئیں گے، ان جھوٹوں کی تصدیق کی جائے گی اور صدیقوں کی تکذیب، خائن کو امین قرار دیا جائے گا اور امانتدار کو خائن اور ''رویبضہ'' قسم کے لوگ (عوام الناس کے مسائل پر) گفتگو کریں گے۔'' کہا گیا کہ ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا گیا: اس سے مراد ذلیل و حقیر آدمی ہے جو عوام کے امور پر گفتگو کرے گا۔

تخریج: الصحیحة ۲۲۵۳۔ البزار (الکشف: ۳۳۷۳) و (البحر: ۲۷۴۰)، طبرانی فی الکبیر (۱۸/ ۶۷)۔

٢٠٤٧ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِي مُوْسٰى، قَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ ، وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ. [قَالَ أَبُو مُوْسٰى] :الْهَرْجُ: الْقَتْلُ [بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ])). [الصحيحة:٣٥٢٢]

سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے قبل ایسے ایام بھی ہوں گے کہ ان میں جہالت عام ہو جائے گی، علم کا فقدان ہو جائے گا اور بکثرت قتل ہوں گے۔'' سیدنا ابوموسی کہتے ہیں: ''ہرج'' حبشی زبان کا لفظ ہے، اس کے معانی ''قتل'' کے ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۲۲۔ بخاری (۷۰۶۲،۷۰۶۶)، مسلم (۲۶۷۲)، ترمذی (۲۲۰۰)، ابن ماجہ (۴۰۵۰، ۴۰۵۱)۔

باب: من اعلام نبوته ﷺ

دلائل نبوت کا بیان

۲۰۴۸۔عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْهَرَجُ، قَالُوْا: وَمَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ، اِنَّهُ لَيْسَ بِقَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلٰكِنْ قَتْلَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا،[حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ، وَيَقْتُلَ اَخَاهُ ، وَيَقْتُلُ عَمَّهُ، وَيَقْتُلُ ابْنَ عَمِّهِ] قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَيُنْتَزَعُ عُقُوْلُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَيَخْلِفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ ،يَحْسِبُ اَكْثَرُهُمْ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ، وَلَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ)). قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجًا اِنْ اَدْرَكَتْنِيْ وَاِيَّاكُمْ ـاِلَّا اَنْ نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا فِيْهَا، لَمْ نُصِبْ مِنْهَا دَمًا وَلَا مَالًا))۔ [الصحيحة:۱۶۸۲]

سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے قبل ”ھرج“ ہوگا۔“ کسی نے پوچھا: ”ھرج“ کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا معنی قتل ہے، نیز اس سے مراد تمھارا مشرکوں کو قتل کرنا نہیں ہے، بلکہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا ہے، (اور بات یہاں تک جا پہنچے گی کہ) آدمی اپنے پڑوسی کو، بھائی کو، چچا کو اور چچا زاد کو قتل کر ڈالے گا۔“ صحابہ نے کہا: کیا اس وقت ہم میں عقل باقی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اُس زمانے والوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی، وہ بیوقوف لوگ ہوں گے ان کی اکثریت اپنے آپ کو بزعم خود کسی حقیقت پر خیال کرے گی، لیکن وہ کسی حقیقت پر نہیں ہوں گے۔“ سیدنا ابوموسی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ایسے ایام ہم کو پا لیں تو ان سے راہِ فرار کا ایک ہی طریقہ ہوگا کہ جیسے ہم داخل ہوئے ایسے ہی وہاں سے نکل آئیں، نہ کسی کا خون بہائیں اور نہ کسی کا مال چھینیں۔

تخريج: الصحيحة ۱۶۸۲۔ احمد (۴/ ۳۹۱،۳۸۲)، ابو يعلى (۷۲۳۴) مختصراً، ابن ماجه (۳۹۵۹)، ابن ابی شيبة (۵/ ۱۰۵،۱۰۶)، (۳۹۵۹) من طريق آخر عنه۔

باب: حشر البهائم والقصاص بينها

روز قیامت جانوروں وغیرہ کا اٹھایا جانا اور ان کے مابین قصاص کا بیان

۲۰۴۹۔ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْجَمَّاءَ لَتُقَصُّ مِنَ الْقَرْنَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:۱۵۸۸]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک روزِ قیامت بے سینگ جانور کو سینگ والے جانور سے قصاص دلایا جائے گا۔“

تخريج: الصحيحة ۱۵۸۸۔ عبدالله بن احمد فی زوائد المسند (۱/ ۷۲)، البزار (البحر: ۳۸۷)۔

فوائد: قیامت کو اس قدر بے مثال عدل ہوگا کہ جانور بھی اس کی زد میں آئیں گے، ان کو قصاص دلا کر مٹا دیا۔

باب: بلد الدجال خراسان

دجال کا علاقہ خراسان ہے

۲۰۵۰۔ عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا: ”مشرقی سرزمین، جسے خراسان کہتے ہیں، سے دجال نمودار گا

أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا: (خُرَاسَانُ)، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)).

[الصحيحة: ١٥٩١]

اس کی پیروی کرنے والے لوگوں کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۹۱۔ ترمذی (۲۲۳۷)، ابن ماجه (۴۰۷۲)، احمد (۱/ ۴)، حاکم (۴/ ۵۲۷)۔

باب: السعيد من جنب الفتن

سعادت مند انسان وہ ہے جسے فتنوں سے بچایا گیا

٢٥٥١۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ)).

[الصحيحة: ٩٧٥]

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سعادت مند انسان وہ ہے جسے فتنوں سے بچا لیا گیا اور وہ جسے ابتلاء وآزمائش میں تو ڈال دیا گیا لیکن اس نے صبر کیا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۹۷۵۔ ابو داؤد (۴۲۶۳)، ابو القسم الحنائی فی الثالث من الفوائد (۸۲/ ۱)، طبرانی (۲۰/ ۲۵۳)۔

باب: من اهوال يوم القيامة والاستغاثه بآدم

قیامت کی ہولناکیوں اور آدم علیہ السلام سے مدد چاہنے کا بیان

٢٥٥٢۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ صَاحِبَ ذٰلِكَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، فَيَقُوْلُ كَذٰلِكَ، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَشْفَعُ بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتّٰى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ، فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ)).

[الصحيحة: ٢٤٦٠]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک سورج قریب ہوگا (اور اتنا قریب ہوگا کہ اس کی حرارت کی وجہ سے) بہنے والا پسینہ آدمی کے کان کے نصف تک پہنچ جائے گا، وہ اسی حالت میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو مدد کے لئے پکاریں گے۔ وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو پکاریں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پھر جب وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دیں گے، تو آپ مخلوق کے لئے سفارش کریں گے، آپ چلیں گے اور جنت کے کڑے کو پکڑ لیں گے، اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر اٹھائیں گے، تمام لوگ آپ کی تعریف کریں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۶۰۔ ابن خزیمة فی التوحید (ص: ۲۴۴)، بخاری (۱۴۷۵)۔

باب: أعظم الفتنة المال

سب سے بڑا فتنہ مال ہے

٢٥٥٣۔ عَنْ كَعْبِ عَيَّاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً،

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے (یعنی

وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ)). [الصحيحة:٥٩٢]

ایسی چیز جس کے ذریعے اس کو آزمایا جاتا ہے) اور میری امت کے لئے فتنہ (یعنی آزمائش) مال ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۵۹۲۔ ترمذی (۲۳۳۶)' بخاری فی التاریخ (۷/ ۲۲۲)' احمد (۴/ ۱۶۰)' حاکم (۴/ ۳۱۸)۔

فوائد: اس امت کے بڑے بڑے فتنوں میں سے ایک مال اور ایک حدیث کے مطابق دوسرا عورت ہے۔

باب: ان للّٰه مأة رحمة

بلاشبہ اللہ کے پاس سو رحمتیں ہیں

٢٥٥٤۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ لِلّٰهِ مِئَةَ رَحْمَةٍ، فَسَّمَ رَحْمَةً [وَاحِدَةً] بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا وَسِعَتْهُمْ اِلٰى آجَالِهِمْ، وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً لِاَوْلِيَائِهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَابِضٌ كُلَّ الرَّحْمَةِ الَّتِي قَسَّمَهَا بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا اِلَى التِّسْعِ وَالتِّسْعِيْنَ، فَيُكَمِّلُهَا مِئَةَ رَحْمَةٍ لِاَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:١٦٣٤]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں' ایک رحمت کو اہل دنیا میں تقسیم کیا' وہ ان کو تا موت کافی ہے' اور ننانوے رحمتیں اپنے اولیاء کے لئے مؤخر کر رکھی ہیں اور جو رحمت اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا میں تقسیم کی تھی' اس کو بھی واپس کر کے اُن ننانوے کے ساتھ ملا دے گا اور اس طرح اپنے دوستوں کے لئے قیامت کے دن سو رحمتیں پوری کر دے گا۔"

تخریج: الصحیحة ۱۶۳۴۔ احمد (۲/ ۵۱۴)' حاکم (۱/ ۵۶' ۴/ ۲۴۸)' بخاری (۶۰۰۰)' مسلم (۲۷۵۲) من طریق آخر عنه بمعناه۔

باب: صفة الحوض

حوض کوثر کا بیان

٢٥٥٥۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ لِي حَوْضًا مَابَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ، اَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُوْمِ، وَاِنِّي لَاَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحيحة:٣٩٤٩]

سیدنا ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض کی وسعت کی مسافت کعبہ سے بیت المقدس کی مسافت جتنی ہے' اس کا پانی دودھ کی طرح سفید ہے' اس کے آبخورے ستاروں کی تعداد کے بقدر ہیں اور قیامت والے دن میرے پیروکار سب انبیاء کے امتیوں سے زیادہ ہوں گے۔"

تخریج: الصحیحة ۳۹۴۹۔ ابن ماجه (۴۳۰۱)' ابن ابی شیبة (۱۳/ ۱۴۶)' ابن ابی عاصم فی السنة (۷۲۳)۔

باب: الماء والنار مع الدجال

آگ اور پانی دجال کے ساتھ ہوگا

٢٥٥٦۔ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: اَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟! قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَاَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ اَنَّهَا النَّارُ، فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَاَمَّا الَّذِي يَرَى

ربعی بن حراش کہتے ہیں: سیدنا عقبہ بن عمرو ﷺ نے سیدنا حذیفہ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں گے؟! انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "بیشک جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے' جو چیز لوگوں کو آگ کی صورت میں نظر آئے گی وہ

النَّاسُ اَنَّهٗ مَاءٌ بَارِدٌ، فَنَارٌ تَحْرِقُ، فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يُرٰى اِنَّهَا نَارٌ، فَاِنَّهٗ عَذْبٌ بَارِدٌ)). فَقَالَ:عُقْبَةُ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ، تَصْدِيْقًا لِحُذَيْفَةَ۔ [الصحيحة:٢٥٤٢]

درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگی اور لوگ جس چیز کو ٹھنڈا پانی تصور کریں گے وہ حقیقت میں جلانے والی آگ ہوگی۔ اگر تم لوگ دجال کو پا لو تو اس میں گرنا جو تمھیں آگ کے روپ میں نظر آئے گی، کیونکہ وہ دراصل میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔'' سیدنا عقبہ نے سیدنا حذیفہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: میں نے بھی یہ حدیث سنی تھی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۴۲۔ بخاری (۳۴۵۰، ۷۱۳۰)، مسلم (۲۹۳۴)، احمد (۵/ ۳۹۵)۔

فوائد: معلوم ہوا دنیا میں پائی جانے والی بیشتر چیزوں کی حقیقت ظاہر کے برعکس ہوتی ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کی مثال سے واضح ہے جب ان کے لیے آگ گلزار بن گئی۔

باب: من اشراط الساعة ان يسلم الرجل بالمعرفة

قیامت کی علامات میں سے معرفت کی بنا پر سلام کرنا بھی ہے

٢٥٥٧۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْنَا نَمْشِي مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمَّا رَكَعَ النَّاسُ، رَكَعَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَكَعْنَا مَعَهٗ وَنَحْنُ نَمْشِي، فَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ ! فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ رَاكِعٌ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ فَلَمَّا انْصَرَفَ سَاَلَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ: لِمَ قُلْتَ حِيْنَ سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِذَا كَانَتِ التَّحِيَّةُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ. وَفِي رِوَايَةٍ :اَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ))۔ [الصحيحة:٦٤٨]

اسود بن یزید کہتے ہیں: مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی، ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے، لوگ رکوع کی حالت میں تھے، سیدنا عبداللہ نے (صف تک پہنچنے سے قبل ہی) رکوع کر لیا اور ہم بھی رکوع کے لیے جھک گئے اور رکوع کی حالت میں چل کر (صف میں کھڑے ہو گئے)۔ ایک آدمی سیدنا عبداللہ کے سامنے سے گزرا، اس نے کہا: ابو عبد الرحمٰن! السلام علیکم۔ سیدنا عبداللہ نے رکوع کی حالت میں ہی کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو بعض افراد نے سوال کیا: جب اُس آدمی نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے یہ کیوں کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا؟ انھوں نے جوابًا کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''یہ چیز بھی علامات قیامت میں سے ہے کہ سلام (عام نہیں بلکہ) معرفت کی بنا پر ہوگا۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ایک آدمی دوسرے کو سلام تو کہے گا، لیکن معرفت کی بنا پر کہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۴۸۔ احمد (۱/ ۳۸۷)، طبرانی فی الکبیر (۹۴۹۱)، طحاوی فی شرح المشکل (۲/ ۴۰۵/ ۳۸۵)۔

باب: من اعلام نبوته ﷺ

باب: نبوت کی نشانیوں کا بیان

۲۵۵۸ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفِيْضَ الْمَالُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ، [وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ])).

[الصحيحة:۲۷٦٧]

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیز علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ مال پھیل جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، فتنے ابھر پڑیں گے، تجارت عام ہو جائے گی اور علم (یعنی پڑھائی لکھائی) عام ہو گی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۷۔ نسائی (۴۴۶۱)، حاکم (۲/ ۷)، واللفظ له ابو داؤد الطیالسی (۱۱۷۱)۔

باب: من اشراط الساعة التماس العلم عند الأصاغير

ذلیل لوگوں کے پاس سے علم تلاش کرنا قیامت کی علامات میں سے ہے

۲۵۵۹ـ عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْجُمَحِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ))۔ [الصحيحة:٦٩٥]

سیدنا ابو امیہ جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیز علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ حقیر و ذلیل لوگوں کے پاس علم تلاش کیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۶۹۵۔ ابن المبارك فی الزهد (۶۱)، ابو عمرو الدانی فی الفتن (۶۲/ ۲) اللالکائی فی شرح اصول السنة (۱۰۲)

عدم اهمية الصلاة عند الساعة

قیامت کے قریب نماز کی اہمیت کا نہ رہنا

۲۵٦٠ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعاً: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ)).

[الصحيحة:٦٤٩]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیز بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ آدمی دو رکعت نماز پڑھے بغیر مسجد سے گزر جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۶۴۹۔ ابن خزیمة (۱۳۲۹)، طبرانی (۹۴۸۸، ۹۴۸۹)۔

فوائد: جیسا کہ لوگ نماز، جماعت کے دوران مسجد میں آتے ہیں اور پیشاب پاخانہ کر کے یا پانی پی کر چل دیتے ہیں۔ یہ انتہائی شرمناک اور قبیح حرکت ہے جو کہ کسی مسلم کو زیبا نہیں۔

۲۵٦١ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِيْعَةُ الْاَرْحَامِ، وَاِءْ تِمَانُ الْخَائِنِ. اَحْسِبُهُ قَالَ: وَتَخْوِيْنُ الْاَمِيْنِ)). [الصحيحة: ٢٢٣٨]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدزبانی، فحش گوئی، قطع رحمی، خائن کو امین اور امانتدار کو خائن سمجھنا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۸۔ البزار (الکشف: ۳۴۱۳) و (البحر: ۷۵۱۸)، طبرانی فی الاوسط (۱۳۷۸)، الضیاء فی المختارة (۲۱۹۱)

صفة الدجال

دجال کا بیان

٢٥٦٢- عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ، وَاِنَّ رَاْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حبك حبك حبك. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: لَسْتَ رَبَّنَا، لٰكِنْ رَبُّنَا اللّٰهُ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا، وَاِلَيْهِ اَنَبْنَا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ، لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ)). [الصحيحة:٢٨٠٨]

ابوقلابہ کہتے ہیں: میں نے مدینہ میں ایک آدمی دیکھا‘ لوگ اس کے اردگرد چکر لگا رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ آدمی صحابیٔ رسول تھا اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا: ”تمھارے بعد انتہائی جھوٹا اور گمراہ کن آدمی پیدا ہوگا‘ اس کے سر کے بال گھونگھریالے (یا بل دیئے ہوئے) ہوں گے‘ وہ کہے گا: میں تمھارا ربّ ہوں۔ جو آدمی اسے یوں جواب دے: تو ہمارا ربّ نہیں ہے‘ ہمارا ربّ تو اللہ ہے‘ ہم نے اس پر توکل کیا‘ اسی کی طرف رجوع کیا اور ہم تیرے شرّ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ تو اس پر اس کا کوئی بس نہیں چلے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۸۰۸۔ احمد (۵/ ۳۷۲)‘ احمد (۴/ ۲۰)‘ عبدالرزاق (۲۰۸۲۸)‘ حاکم (۴/ ۵۰۸)‘ عن ھشام بن عامر رضی اللہ عنہ بنحوہ

باب: اجر المتمسك بالسنة

سنت پر جمے رہنے والوں کے اجر کا بیان

٢٥٦٣- عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ اَخِي بَنِي مَازِنِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَوْمِنْهُمْ؟ قَالَ: بَلْ مِنْكُمْ)). [الصحيحة: ٤٩٤]

بنو مازن بن صعصعہ کے بھائی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے بعد والا زمانہ صبر آزما ہوگا‘ اس وقت (حق کو) تھامنے والے کو تمھارے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا ان میں سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ تم میں سے ہوگا۔“

تخریج: الصحیحة ۴۹۴۔ ابن نصر فی السنة (۳۲)‘ طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۱۱۷) وفی الاوسط (۳۱۴۵)‘ ابوداؤد (۴۳۴۱)‘ ترمذی (۳۰۵۸)‘ ابن ماجه (۴۰۱۴)‘ عن ابی ثعلبة رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

فوائد: فتن کا ایسا دور مراد ہے کہ جب لوگ اسلام کو ظاہر کرتے شرمندگی محسوس کریں گے اور دین پر عمل انتہائی کٹھن ہوجائے گا تو اس وقت عمل کرنا صحابہ کے دور کے پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ہوگا۔

باب: يبعث الميت في ثيابه

مردہ اپنے انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جو وفات کے وقت پہنے ہوں گے

٢٥٦٤- عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ:

جب سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انھوں نے جدید کپڑے منگوا کر زیب تن کئے اور کہا: میں نے رسول اللہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا)).

[الصحيحة:١٦٧١]

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بیشک میت کو ان کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ فوت ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۶۷۱۔ ابو داؤد (۳۱۱۴)، ابن حبان (۷۳۱۶)، حاکم (۱/ ۳۴۰)، بیہقی (۳/ ۳۸۴)۔

باب: قصة يأجوج ومأجوج ونقبهم السد آخر الزمان

٢٥٦٥۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((اِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ ، حَتّٰى اِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: اِرْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا، فَيُعِيدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَا كَانَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا، حَتّٰى اِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: اِرْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَاسْتَثْنَوْا، فَيَعُودُونَ اِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، فَيُنْشِفُونَ الْمَاءَ، وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ، فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اِجْفَظَّ، فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِي اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُونَ بِهَا.)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ)). [الصحيحة:١٧٣٥]

باب: یاجوج و ماجوج کا قصہ اور آخری زمانے میں ان کے دیوار میں نقب لگانے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک یاجوج ماجوج ہر روز (بڑے بند کو) کھودتے ہیں، جب وہ (غروب ہوتے ہوئے) سورج کی کرنوں کو دیکھتے ہیں تو ان کا سردار انھیں کہتا ہے: اب چلے جاؤ، کل (اس کو مکمل) کھود لیں گے۔ لیکن اللہ تعالی اسے پہلے سے سخت حالت میں لوٹا دیتا ہے (یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا) حتی کہ ان کا (وہاں ٹھہرنے کا) وقت پورا ہو جائے گا اور اللہ تعالی ارادہ کر لے گا کہ اب ان کو لوگوں پر بھیج دیا جائے، وہ کھودنا شروع کریں گے، یہاں تک کہ (ڈوبتے) سورج کی کرنیں انھیں نظر آئیں گی، ان کا سردار ان کو کہے گا: اب چلے جاؤ، ہم ان شاء اللہ کل اس کی کھدائی مکمل کر لیں گے، (اس سے پہلے انھوں نے ان شاء اللہ نہیں کہا تھا، صرف اب کی بار کہا) جب وہ (صبح کو) آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے جس میں چھوڑ کر گئے تھے، وہ اسے مکمل طور پر کھود لیں گے اور لوگوں پر نکل پڑیں گے، پانی خشک کر دیں گے، لوگ مضبوط قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے، ایسا کرنے کے بعد وہ کہیں گے: ہم نے اہل زمین کو زیر کر لیا ہے اور اور اہل آسمان کو بھی مغلوب کر لیا ہے۔ (بالآخر) اللہ تعالی ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، جس کی وجہ سے وہ مر جائیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانور

ان کا گوشت کھا کر موٹے تازے ہوں گے اور (اللہ تعالیٰ کا) شکریہ ادا کریں گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۳۵۔ ترمذی (۳۱۵۳)' ابن ماجہ (۴۰۸۰)' احمد (۲/ ۵۱۰'۵۱۱)' حاکم (۴/ ۴۸۸)۔

فوائد: "ان شاء اللہ" انتہائی بابرکت کلمہ ہے اس کا التزام بہت سی برکات کا موجب بن سکتا ہے۔

باب: إسراع الساعة

قیامت کے جلد آنے کا بیان

۲۵۶۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ۔يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ۔ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ ، فَعَسٰى أَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ)). وَثَبَتَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ۔ أَيْضًا۔ [الصحيحة:٣٤٩٧]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب برپا ہو گی؟ اس وقت آپ ﷺ کے پاس محمد نامی انصاری بچہ موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: "اگر یہ بچہ زندہ رہا تو ممکن ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے۔" یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۹۷۔ مسلم (۲۹۵۳)' احمد (۳/ ۲۲۸)' والبخاری (۶۱۶۷) عن انس رضی اللہ عنہ بمعناہ مسلم (۲۹۵۲)' ابن ابی شیبۃ (۱۵/ ۱۶۸)' عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمعناہ۔

باب: الإنذار من الدجال

دجال سے ڈرانے کا بیان

۲۵۶۷۔عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّوْسِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ عِنْدَنَا مُصَدَّقًا۔ قَالَ: نَعَمْ ، قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ، أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ، أُنْذِرُكُمْ أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ مِنْهُ، وَإِنَّهُ فِيْكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ، وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَمُ، مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، وَإِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، وَإِنَّ مَعَهُ نَهَرَ مَاءٍ وَجَبَلَ خُبْزٍ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيْهَا، لَا

جنادہ بن ابو امیہ دوسی کہتے ہیں: میں اور میرا دوست ایک صحابیٔ رسول کے پاس گئے اور کہا: ہمیں ایسی حدیث بیان کرو' جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو' کسی اور سے نہیں' اگرچہ وہ ہمارے ہاں صادق ہو۔ انھوں نے کہا: جی ہاں' رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: "میں تمھیں دجال سے ڈراتا ہوں' میں تمھیں دجال سے ڈراتا ہوں' میں تمھیں دجال سے ڈراتا ہوں' کیونکہ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے آگاہ کیا۔ اے میری امت! وہ تم میں نکلے گا۔ وہ گھونگھریالے بالوں والا اور گندمی رنگ کا ہو گا' اس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہو گی' اس کے پاس جنت اور جہنم ہو گی۔ (درحقیقت) اس کی جہنم' جنت ہو گی اور اس کی جنت' جہنم ہو گی۔ اس کے پاس پانی کی نہر اور روٹیوں کا پہاڑ ہو گا۔ (اسے اتنی قدرت دی جائے گی کہ) ایک جان کو قتل کر کے اسے

يُسَلَّطُ عَلٰى غَيْرِهَا، وَاِنَّهُ يُمْطِرُ السَّمَاءُ وَلَا تَنْبُتُ الْاَرْضُ، اَنَّهُ يَلْبَثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا حَتّٰى يَبْلُغَ مِنْهَا كُلَّ مِنْهَلٍ، وَاَنَّهُ لَا يَقْرُبُ اَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الرَّسُوْلِ، وَمَسْجِدَ الْمَقْدَسِ وَالطُّوْرَ، وَمَاشَبَّهَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَشْيَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ (مَرَّتَيْنِ))). [الصحيحة:٢٩٣٤]

زندہ کر سکے گا' مزید اس قسم کا تسلط نہیں دیا جائے گا' وہ آسمان سے بارش برسائے گا' لیکن زمین سے کوئی چیز نہیں اگے گی۔ وہ زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا' لیکن ہر جگہ پر پہنچے گا۔ وہ چار مساجد کے قریب نہیں آ سکے گا: مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد مقدس اور کوہِ طور۔ اگر کچھ اختیارات کی وجہ سے تم پر (اس کی اللہ تعالی سے) مشابہت پڑنے لگے تو ذہن میں رکھنا کہ اللہ تعالی کانا نہیں ہے۔" یہ بات دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۳۴۔ ابن ابی شیبة (۱۵/ ۱۴۷'۱۴۸)' احمد (۵/ ۴۳۵)' وعبدالله بن احمد السنة (۱۰۱۶)۔

فوائد: دجال اس قدر زبردست صفات سے متصف ہوگا کہ ایک علم رکھنے والا ایمان دار بندہ بھی اس کے کرتب دیکھ کر ڈول جائے گا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے کہا کہ اللہ کانا نہیں یہ یاد رکھنا۔

باب: معيت الأمين عند الفتنة

فتنے کے وقت امانت دار کے ساتھ رہنا

٢٥٦٨۔ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي اَبُوْ حَبِيْبَةَ: اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا، وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا. اَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً)). فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ : فَمَنْ لَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْنِ وَاَصْحَابِهِ، وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ)). [الصحيحة:٣١٨٨]

موسی بن عقبہ کہتے ہیں: مجھے میرے نانا ابو حبیبہ نے بیان کیا کہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر' جس میں وہ محصور تھے' داخل ہوئے' انھوں نے دیکھا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان سے کچھ باتیں کرنے کے لئے اجازت طلب کی۔ انھوں نے اجازت دے دی' وہ کھڑے ہوئے' اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کی اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "تم لوگ میرے بعد فتنے اور اختلاف میں پڑ جاؤ گے۔" کسی کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس وقت (کون سا قائد) ہمارے حق میں بہتر ہو گا؟ آپ ﷺ نے سیدنا عثمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اس امین اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا۔"

تخریج: الصحیحة ۳۱۸۸۔ احمد (۲/ ۳۴۵)' حاکم (۳/ ۹۹'۴/ ۴۳۳)' ابن ابی شیبة (۱۲/ ۵۰)۔

باب: مقدمة الغم يوم الساعة

روز قیامت منہ کا بند ہونا

٢٥٦٩۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ[مُعَاوِيَةَ بْنِ حِيْدَةَ] مَرْفُوْعًا: ((اِنَّكُمْ مَدْعُوْوْنَ[يَوْمَ الْقِيَامَةِ] مُفَدَّمَةً اَفْوَاهُكُمْ

بہز بن حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک تم سب کو روزِ قیامت اس حال میں بلایا جائے گا کہ

بِالْفِدَامِ، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَايُبِيْنُ (وَقَالَ مَرَّةً: يَتَرَجَّمُ، وَفِي رِوَايَةٍ: يَعْرِبُ) عَنْ أَحَدِكُمْ لَفَخِذُهُ وَكَفُّهُ)). [الصحيحة:۲۷۱۳]

تمھارے منہ' منہ بند کے ذریعے بند کر دیئے جائیں گے' پہلی چیز جو تمھاری طرف سے وضاحت یا ترجمانی کرے گی وہ تمھاری ران اور ہتھیلی ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۱۳۔ نسائی فی الکبری (۱۱۴۲۹)' احمد (۵/ ۵'۴) والسیاق له ' حاکم (۴/ ۶۰۰)' عبدالرزاق (۲۰۱۱۵)۔

باب: هل هذا زمانه؟

کیا یہ وہی زمانہ ہے

۲۵۷۰۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي زَمَانٍ كَثِيْرٍ عُلَمَاؤُهُ، قَلِيْلٌ خُطَبَاؤُهُ مَنْ تَرَكَ عُشْرَ مَايَعْرِفُ فَقَدْ هَوٰى، وَيَاتِي مِنْ بَعْدُ زَمَانٌ كَثِيْرٌ خُطَبَاءُهُ ، قَلِيْلٌ عُلَمَاؤُهُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِعُشْرِ مَايَعْرِفُ فَقَدْ نَجَا)).[الصحيحة: ۲۵۱۰]

سیدنا ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تمھارے زمانے میں علماء زیادہ ہیں اور خطباء کم' ایسے میں اگر کسی نے اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل نہ کیا تو وہ گمراہ ہو جائے گا اور بعد میں ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس میں خطباء زیادہ ہوں گے اور علماء کم' اگر اُس زمانے میں کسی نے اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لیا تو وہ نجات پا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۱۰۔ الحروی فی ذم الکلام (۱۰۰)' بخاری فی التاریخ (۲/ ۳۷۴)' احمد (۵/ ۱۵۵)' من طریق آخر عنه۔

باب: عدم اهمية المشرك

شرک کی اہمیت کا نہ ہونا

۲۵۷۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيَاتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَايَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)). وَقَالَ: اِقْرَؤُوْا: ﴿فَلَانُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ [الْكَهْفُ:۱۰۵]

[الصحيحة:۳۵۸۱]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً قیامت والے دن موٹا تازہ بڑا آدمی آئے گا' اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہوگا' اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔﴾ (سورۂ کہف: ۱۰۵)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۸۱۔ بخاری (۴۷۲۹)' مسلم (۲۷۸۵)' بغوی فی شرح السنۃ (۴۳۲۷)۔

باب: الورود على الحوض

حوض کوثر پر وارد ہونے کا بیان

۲۵۷۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ، وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِّنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ

زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے غلام عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں' وہ کہتی ہیں: میں لوگوں کو حوض کا تذکرہ کرتے ہوئے سنتی رہتی تھی' نبی کریم ﷺ سے اس موضوع پر کوئی حدیث براہِ راست نہیں سنی تھی' ایک دن میری لونڈی میری کنگھی

تَمَشِّطُنِي ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَاخِرِي عَنِّي، قَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ ، وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ!، فَقُلْتُ: اِنِّي مِنَ النَّاسِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ ، فَاِيَّايَ! لَا يَاتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، فَاَقُوْلُ: فِيْمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ؟! فَاَقُوْلُ: سُحْقًا)). [الصحيحة:٣٩٤٤]

کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''لوگو!'' میں نے لونڈی سے کہا: پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس نے کہا: آپ ﷺ نے مردوں کو بلایا ہے، نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا: (آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا ہے اور) میں بھی ان میں سے ہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم لوگوں کا پیش رو ہوں گا۔ میری اطاعت کرتے رہنا! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم وہاں میرے پاس پہنچو اور تمھیں بھٹکے ہوئے اونٹ کی طرح (مجھ سے دور) دھتکار دیا جائے۔ میں پوچھوں: ایسے کیوں ہو رہا ہے؟ مجھے جوابًا کہا جائے: آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کون کون سی بدعات رائج کر دی تھیں۔ (یہ سن کر) میں کہوں گا: دور ہو جاؤ''۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۴۴۔ مسلم (۲۲۹۵)، نسائی فی الکبری (۱۱۴۶۰)، احمد ۶/ ۲۹۷۔

فوائد: بدعت کی تباہ کاریوں کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کس طرح نمازوں اور سب نیکیوں کو برباد کرے گی۔

٢٥٧٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَتَقَاحَمُوْنَ فِيْهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ، وَيُوْشِكُ اَنْ اُرْسِلَ حُجَزَكُمْ،وَاَنَا فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَتَرِدُوْنَ عَلَيَّ مَعًا وَاَشْتَاتًا، يَقُوْلُ: جَمِيْعًا، فَاَعْرِفُكُمْ بِاَسْمَائِكُمْ وَبِسِيْمَاكُمْ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الْغَرِيْبَةَ مِنَ الْاِبِلِ فِي اِبِلِهِ، فَيُذْهَبُ بِكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، وَاُنَاشِدُ فِيْكُمْ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اُمَّتِي. فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَاتَدْرِي مَااَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، اِنَّهُمْ كَانُوْا يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى بَعْدَكَ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ شَاةً لَهَا ثُغَاءٌ يُنَادِي :يَا مُحَمَّدُ ، يَامُحَمَّدُ! فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَا

سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ، سیدنا عمر بن خطاب ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم لوگوں کو آگ سے بچانے کے لئے تمھیں کمروں سے پکڑ رہا ہوں، لیکن تم پتنگوں اور اچھلی اڑتی ٹڈیوں کی طرح اس میں زبردستی گھسنا چاہتے ہو، ممکن ہے کہ میں تمھاری کمروں کو چھوڑ دوں۔ (یاد رکھو کہ) میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا، تم میرے پاس متحد ہو کر اور منتشر ہو کر (دونوں صورتوں میں) آؤ گے، میں تمھیں تمھارے ناموں اور علامتوں سے ایسے پہچان لوں گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹوں میں گھسنے والے اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے۔ لیکن تمھیں بائیں طرف دھتکار دیا جائے گا اور میں تمھارے لئے جہانوں کے پالنہار سے اپیل کرتے ہوئے کہوں گا: اے میرے ربّ! میری امت (کو بچاؤ)۔ جوابًا کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمھارے بعد کون کون سی بدعات رائج کر دی تھیں، تیرے بعد انھوں نے الٹے پاؤں چلنا شروع کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس نے ممیاتی ہوئی بکری اٹھا رکھی ہو

اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ ، يَامُحَمَّدُ! فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ فَرَسًا لَهُ حَمْحَمَةٌ...... قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ قَشْعًا مِنْ اَدَمٍ يُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ ، يَا مُحَمَّدُ! فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ)).

[الصحيحة: ٢٨٦٥]

اور یہ آواز دے رہا ہو: اے محمد! اے محمد! (میری معاونت کرو) اور میں کہوں گا: میں تیرے لئے اللہ تعالی سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں نے تو (تیرے تک) پیغام پہنچا دیا تھا۔ میں کسی کو اس حال میں نہ پہچانوں کہ اس نے بلبلاتا ہوا اونٹ اٹھا رکھا ہو اور آواز دے رہا ہو: اے محمد! اے محمد! (میرا سہارا بنو)۔ میں کہوں گا: میں تیرے لئے اللہ تعالی سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا (کہ ایسا نہ کرنا)۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کسی نے روزِ قیامت ہنہناتا ہوا گھوڑا اٹھا رکھا ہو اور آواز دے رہا ہو: اے محمد! اے محمد! میں جواباً کہوں: میں تیرے لئے اللہ تعالی سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو قیامت والے دن اس حالت میں نہ دیکھوں کہ پرانی کھال کا ٹکڑا اٹھا رکھا ہو اور پکار رہا ہو: اے محمد! اے محمد! اور میں کہہ دوں: میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں نے تو (اللہ کا پیغام) تیرے تک پہنچا دیا تھا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۶۵۔ البزار (الکشف: ۹۰۰) و (البحر: ۳۰۴)، الرامھرمزی فی الامثال (۲۱، ۲۲)، یعقوب بن شبۃ فی مسند عمر (ص: ۸۴، ۸۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ کسی کا حق غصب نہیں کرنا چاہئے، وگرنہ وہ عار و شنار اور ذلت و رسوائی کا سبب ٹھہرے گا، اگر کسی نے بندگانِ خدا کے حقوق میں کم و کاست کر رکھی ہے تو وہ جلدی جلدی تصفیہ کر لے۔

باب: اول آية الساعة

قیامت کی پہلی نشانی کا بیان

٢٥٧٤۔عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَوَّلُ الْاٰيَاتِ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

[الصحيحة: ٣٣٠٥]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کی بڑی بڑی علامات میں) سب سے پہلی نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۰۵۔ طبرانی فی الکبیر (۸۰۲۲)، خطیب فی التاریخ (۲/ ۱۵۶، ۵/ ۲۴)، ابن عدی فی الکامل (۲/ ۲۰۴۷)۔

باب: فضل من يغز و على مدينة قيصر

جو قیصر کے شہر پر حملہ کریں گے ان کی فضیلت کا بیان

٢٥٧٥۔عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ اَتٰى عُبَادَةَ بْنَ

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ عمیر بن اسود عنسی نے ان کو بیان کیا کہ وہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اس وقت

الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصٍ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَّهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا)). قَالَتْ: أُمُّ حَرَامٍ : قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا فِيهِمْ ؟ قَالَ: ((أَنْتِ فِيهِمْ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ)). فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا)).

[الصحيحة:۲٦۸]

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سمیت حمص کے ساحل میں فروکش تھے۔ عمیر کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ام حرام نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سمندری جہاد کرنے والا میری امت کا پہلا لشکر (اپنے حق میں جنت کو) واجب کر لے گا۔'' سیدہ ام حرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! آیا میں بھی ان لوگوں میں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان میں ہوگی۔'' پھر فرمایا: ''قیصر کے شہر والوں سے جہاد کرنے والا میری امت کا پہلا لشکر مغفور (یعنی بخشا ہوا) ہوگا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آیا میں ان میں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲٦۸۔ بخاری (۲۹۲۴)' ابو نعیم فی الحلیة (۲/ ٦۲)۔

فوائد: سمندر کے غزوے کی اہمیت کے پیش نظر ان لوگوں کو معافی کے سرٹیفکیٹ عطاء کر دیے گئے کیونکہ نبی ﷺ سمندر کی اہمیت سے آگاہ تھے کہ جس کا سمندروں پر تسلط ہوگا وہی غالب ہوگا جیسا کہ حالات گواہ ہیں۔

باب: اول من يدعىٰ يوم القيامة آدم

قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو بلایا جائے گا

۲۵۷٦۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: آدَمُ، فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ، فَيُقَالُ: هٰذَا أَبُوْكُمْ آدَمُ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! فَيَقُوْلُ: أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُوْلُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِئَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَ أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِئَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ)).

[الصحيحة:۳۳۰۷]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن سب سے پہلے حضرت آدم (علیہ السلام) کو بلایا جائے گا' وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ انھیں بتلایا جائے گا کہ یہ تمھارے باپ آدم (علیہ السلام) ہیں۔ (اللہ تعالیٰ حضرت آدم کو آواز دیں گے)۔ وہ کہیں گے: میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنی اولاد میں سے جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں کو علیحدہ کر دو۔'' وہ پوچھیں گے: اے میرے ربّ! کتنوں کو علیحدہ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ایک سو کی نفری میں سے ننانوے کو (جہنم کے لئے علیحدہ کر دو)۔'' صحابۂ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہمارے سو میں سے ننانوے کو (دوزخ کے لئے) پکڑ لیا جائے گا' تو پیچھے بچے گا کیا؟ آپ ﷺ نے (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا: ''بقیہ امتوں میں میری امت کی تعداد سیاہ رنگ کے بیل کی پشت پر سفید بالوں جتنی ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۰۷۔ بخاری (۶۵۲۹)' احمد (۲/ ۳۷۸)۔

باب: من اعلام نبوته ﷺ الغيبية

باب: غیب کی خبر دینا نبوت کی نشانیوں میں سے ہے

٢٥٧٧ـ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ لِيَزِيْدِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اُمَيَّةَ)).

[الصحيحة:١٧٤٩]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابوسفیان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے پہلے میری سنت کو بدلنے والا فرد بنوامیہ میں سے ہوگا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۴۹۔ ابن عاصم فی الاوئل (۶۳)' ابن ابی شیبۃ (۱۴/ ۱۰۲)' بیہقی فی الدلائل (۶/ ۴۶۷)' مطولاً وقال: وفی ھذا الاسناد ارسال بین ابی العالیۃ وابو ذر۔

فوائد: اس حدیث میں سنت سے مراد نظامِ خلافت ہے۔

باب: أول من يكس ابراهيم

سب سے پہلے ابراہیم کو (روزِ محشر) لباس پہنایا جائے گا

٢٥٧٨ـ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى خَلِيْلُ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ)).

[الصحيحة:١١٢٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(روزِ محشر) سب سے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کو لباس پہنایا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۲۹۔ البزار (الکشف: ۳۳۴۸)' ابن عساکر (۶/ ۲۳۳)' عن عائشۃ رضی اللہ عنہا' بخاری (۶۵۲۶)' مسلم (۲۸۶۰)' مطولاً عن ابی عباس رضی اللہ عنہما۔

فوائد: یہ نمرود کی آگ میں ان کے کپڑے جلنے کا بدلہ ہوگا۔

باب: حديث الحوأب

قصہ حواب کی حدیث

٢٥٧٩ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ: اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا اَتَتِ الْحَوْاَبَ، سَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، فَقَالَتْ: مَا اَظُنُّنِي اِلَّا رَاجِعَةً، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ)). فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ: تَرْجِعِيْنَ! عَسَى اللّٰهُ ـ عَزَّوَجَلَّ ـ اَنْ يُصْلِحَ بِكِ بَيْنَ النَّاسِ. [الصحيحة: ٤٧٤]

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حوأب مقام پر آئیں تو کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں اور کہا: میں تو سمجھتی ہوں کہ مجھے واپس لوٹ جانا چاہئے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''تم میں سے وہ کون ہے جس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔'' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوٹتی ہیں! ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے لوگوں میں صلح کروا دے۔

تخریج: الصحیحۃ ۴۷۴۔ احمد (۶/ ۵۲'۹۷)' ابن حبان (۱۸۳۲)' ابو یعلی (۴۸۶۸)' حاکم (۳/ ۱۲۰)۔

باب: اسراع الفتنة الساعة

قیامت کے فتنوں کے جلدی جلدی آنے کا بیان

۲۵۸۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْآيَاتُ خُرُزَاتٌ مَنْظُوْمَاتٌ فِي سِلْكٍ فَإِنْ يُقْطَعُ السِّلْكُ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا)) [الصحيحة:۱۷۶۲]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علاماتِ قیامت تو ایک لڑی میں پروئے ہوئے منکوں کی طرح ہیں' اگر لڑی ٹوٹ جائے تو (منکے) لگاتار گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۶۲۔ احمد (۲/ ۲۱۹)' حاکم (۴/ ۴۷۳'۴۷۴)' حاکم (۴/ ۵۴۶) عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: یعنی جب قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں کا آغاز ہوگا تو وہ یکے بعد دیگرے مسلسل نمودار ہونا شروع ہو جائیں گی۔

باب: التغنية بالقرآن للخطاب من علامات الساعة

خطاب کے لیے قرآن کو گا گا کر پڑھنا علاماتِ قیامت سے ہے

۲۵۸۱۔ عَنْ عَلِيْمٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَابِسٍ الْغِفَارِيِّ عَلٰى سَطْحٍ ، فَرَاٰى قَوْمًا يَتَحَمَّلُوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ: مَا لِهٰؤُلَاءِ يَتَحَمَّلُوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ؟! يَا طَاعُوْنُ! خُذْنِي إِلَيْكَ (مَرَّتَيْنِ)۔ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ ذُوْصُحْبَةٍ: لِمَ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ، [وَلَا يُرَدُّ فَيَسْتَعْتِبُ])) ؟ فَقَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ خِصَالًا سِتًّا: اِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرْطِ، وَقَطِيْعَةَ الرَّحِمِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيْرَ، يُقَدِّمُوْنَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِاَفْقَهِهِمْ وَلَا اَعْلَمِهِمْ، مَايُقَدِّمُوْنَهُ اِلَّا لِيُغَنِّيَهُمْ)). [الصحيحة:۹۷۹]

علیم کہتے ہیں: میں عابس غفاری کے پاس چھت پر بیٹھا ہوا تھا' انھوں نے کچھ لوگوں کو طاعون میں مبتلا دیکھا اور کہا: یہ لوگ طاعون میں مبتلا کیوں ہیں؟ اے طاعون! مجھ پر طاری ہو جا۔ (انھوں نے یہ بات دو دفعہ کی)۔ ان کے چچازاد' جو صحابی تھے' نے انھیں کہا: آپ موت کی تمنا کیوں کرتے ہیں' حالانکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت اعمال کے سلسلے کو منقطع کر دینے والی چیز ہے' کسی کو (موت کے بعد اللہ کو) راضی کرنے کے لئے دوبارہ نہیں موقع نہیں دیا جائے گا۔'' نیز فرمایا: ''ان چھ امور سے پہلے پہلے اعمال کرلو: بیوقوفوں کی حکومت' پولیس کی کثرت' قطع رحمی' عہدوں اور فیصلوں کی خرید و فروخت' انسانی خون کی ارزانی' کیف و سرور والے لوگ جو قرآن مجید کو سریلی آواز میں پڑھنے کا اہتمام کریں گے' وہ ایسے آدمی کو مقدم کریں گے جو فقیہ ہوگا نہ عالم' صرف وجہ یہ ہوگی کہ وہ انھیں قرآن مجید گا گا کر سنائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۷۹۔ احمد (۳/ ۴۹۴)' ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۸۰'۸۱)' طبرانی (۱۸/ ۳۶)۔

مبادرة الاعمال من قبل الفتن

فتنوں کے آنے سے پہلے پہلے اعمال میں جلدی کرنا

٢٥٨٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَخُوَيْصَةَ أَحَدِكُمْ، أَمْرَ الْعَامَّةِ)).

[الصحيحة:٧٥٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِن چھ امور سے پہلے پہلے اعمال کر لو: مغرب سے سورج کا طلوع ہونا' دجال' دھواں' زمین کا چوپایہ' تجارت وصنعت اور عوام الناس کے امور (یعنی عام لوگوں کی بدحالی و پریشانی)۔''

تخریج: الصحیحة ۷۵۹۔ مسلم (۷/ ۲۹۴۷)' احمد (۲/ ۳۲۴'۴۰۷)۔

فوائد: دھواں کے تعین کے بارے میں دو اقوال ہیں: (۱) قیامت کے قریب آنے کی علامت ہے' ابھی تک ظہور پذیر نہیں ہوئی' اس کی ہیئت وحقیقت کا اللہ تعالی کو علم ہے۔ (۲) نبی کریم ﷺ کے دور میں نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ نے اہل مکہ کے معاندانہ رویے سے تنگ آ کر ان کے لئے قحط سالی کی بددعا کی' نتیجۃً ان پر قحط کا عذاب نازل کر دیا گیا' حتی کہ وہ ہڈیاں' کھالیں اور مردار وغیرہ کھاتے تھے' جب آسمان کی طرف دیکھتے تو بھوک اور کمزوری کی شدت کی وجہ سے انھیں دھواں سا نظر آتا تھا۔ زمین کا یہ چوپایہ قرب قیامت کی علامت ہے' یہ لوگوں سے کلام کرے گا۔

٢٥٨٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِيْ كَافِرًا، أَوْيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). [الصحيحة:٧٦٨]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اندھیری رات کی طرح چھا جانے والے فتنوں سے پہلے پہلے عمل کر لو' اُس وقت آدمی بوقتِ صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر یا بوقتِ شام مومن ہو گا اور صبح کو کافر' وہ اپنے دین کو دنیوی ساز و سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۷۵۸۔ مسلم (۱۱۸)' ترمذی (۲۱۹۵)' احمد (۲/ ۳۰۴'۵۲۳)۔

باب: بحسب اصحابي القتل

میرے صحابہؓ کے قتل ہونے کا فتنہ ہی کافی ہے

٢٥٨٤۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقِ[بْنِ أَشْيَمِ]، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ)).

[الصحيحة:١٣٤٦]

ابو مالک اشجعی سعد بن طارق بن اشیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے لئے قتل ہونے کا فتنہ ہی کافی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۳۴۶۔ احمد (۳/ ۴۷۲)' ابن ابی شیبة (۱۵/ ۹۲)' طبرانی فی الکبیر (۸۱۹۵)' البزار (۳۲۶۳)۔

بعثة الرسول في نسم الساعة

رسولؐ کی بعثت قیامت کے قریب ہوتی ہے

٢٥٨٥۔ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((بُعِثْتُ فِي نَسَمِ السَّاعَةِ)). [الصحيحة:٨٠٨]

سیدنا ابوجبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قیامت کے قریب مبعوث کیا گیا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۰۸۔ الدولابی فی الکنی (۱/ ۲۳)' ابن منده فی المعرفة (۲/ ۲۳۴/ ۲)' ابو نعیم فی المعرفة (۶۷۲۱)' واخرجه ابن ابی عمر فی مسنده من طریق قیس عن ابی جبیرة عن شیخة من الانصار انھم سمعوه یعنی النبی ﷺ (المطالب العالیه المسندة: ۴۵۰۳/ ۱)۔

۲۵۸۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ . وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰي وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ. وَقَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ إِلَّا كَفَرَسَي رِهَانٍ ثُمَّ قَالَ: مَامَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ إِلَّا كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمٌ طَلِيْعَةً فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسْبَقَ ، أَلَاحَ بِثَوْبِهِ: أُتِيْتُمْ أُتِيْتُمْ؟ إِنَّا ذَاكَ، إِنَّا ذَاكَ)).

[الصحيحة: ٣٢٢٠]

سیدنا سہل بن سعد ساعدی ﷺ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجا گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے (تمثیل پیش کرتے ہوئے) شہادت والی اور بڑی انگلی کو آپس میں ملا دیا' نیز فرمایا: ''میری اور قیامت کی مثال مقابلے میں بھاگنے والے دو گھوڑوں کی طرح ہے (جو ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں)۔'' پھر فرمایا: ''میری اور قیامت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے' جسے لوگوں نے بطورِ جاسوس آگے بھیج دیا' اسے اندیشہ ہوا کہ دشمن تو مجھ سے پہلے پہنچ جائے گا تو اس نے کپڑا ہلایا اور کہا: تم دشمنوں کے سامنے آ گئے' تم دشمنوں کے سامنے آ گئے' میں یہ ہوں' میں یہ ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۲۰۔ ابن جریر الطبری فی تاریخه (۱/ ۸)' احمد(۵/ ۳۳۱)' بیهقی فی الشعب (۱۰۳۳۷)' بخاری (۴۹۳۶) و مسلم (۲۹۵۰) مختصراً بالطف الاول فقط۔

باب: ومن الساعة تقاتلون قومًا نعالهم الشعر

قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے کہ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے

۲۵۸۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَهُوَ هٰذَاالْبَارِزُ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ))

جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، وَأَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ۔ [الصحيحة: ٣٦٠٩]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے قبل تم ایسے لوگوں سے قتال کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہی لوگ ہیں جو اسلام کے خلاف خروج کریں گے۔'' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا عمرو بن تغلب اور سیدنا ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۰۹۔ (۱) ابو ھریرة: بخاری (۳۵۹۱'۲۹۲۹)' مسلم (۲۹۱۲)' ابو داؤد (۴۳۰۴)۔ (۲) عمرو بن تغلب: بخاری (۳۵۹۲'۲۹۲۷)' ابن ماجه (۴۰۹۸)۔ (۳) ابو سعید الخدری ﷺ: احمد (۳/ ۳۱)' ابن ماجه (۴۰۹۹)۔

باب: من علامات الساعة المسخ والخسف

چہروں کا مسخ ہونا اور زمین کا دھنسنا علامات قیامت میں سے ہے

٢٥٨٨- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ، وَخَسْفٌ، وَقَذْفٌ)). [الصحيحة:١٧٨٧]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے قبل (لوگوں کی) شکلیں بگڑیں گی، انھیں دھنسایا جائے گا اور ان پر سنگ باری کی جائے گی۔''

تخریج: الصحیحة ۱۷۸۷- ابن ماجه (۴۰۵۹)، ابو نعیم فی الحلیة (۷/ ۱۲۱)، ترمذی (۲۱۸۵) عن عائشة رضی اللہ عنہا۔

باب: من علامات الساعة ظهور الربا والزنی والخمر

زنا، سود اور شراب کا عام ہونا علامات قیامت میں سے ہے

٢٥٨٩- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنٰى، وَالْخَمْرُ)). [الصحيحة: ٣٤١٥]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے سود، زنا اور شراب عام ہو جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۴۱۵/ ۲- طبرانی فی الاوسط (۷۶۹۱، ۸۱۵۴)۔

٢٥٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي يَدِي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوْحِيَ إِلَيَّ: أَنْ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا: الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)). [الصحيحة: ٣٦١١]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے، میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے، وہ مجھ پر گراں گزرے اور انھوں نے مجھے مغموم و بے چین کر دیا، میری طرف وحی کی گئی کہ پھونک مارو، میں نے پھونک ماری، وہ دونوں (میرے ہاتھ سے) ہٹ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تاویل کی کہ ان سے مراد دو جھوٹے ہیں، کہ میں جن کے درمیان ہوں، (۱) صاحب صنعاء (یعنی اسود عنسی) اور (۲) صاحب یمامہ (یعنی مسیلمہ کذاب)۔''

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۱- بخاری (۴۳۷۵، ۴۳۷۴، ۷۰۳۴)، مسلم (۲۲۷۴)، ابن ماجه (۳۹۲۲)، احمد (۲/ ۳۱۹)، واللفظ له۔

فوائد: اسود عنسی اور مسیلمہ جھوٹے مدعیان نبوت تھے۔

باب: لا تقوم الساعة وعلى الارض مؤمن

ایک بھی مومن کے زندہ ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی

٢٥٩١- عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَجِيءُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، تُقْبَضُ فِيهَا أَرْوَاحُ كُلِّ

سیدنا عیاش بن ابو ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی اور وہ ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔''

مُؤْمِنٍ)). [الصحيحة: ۱۷۸۰

تخریج: الصحیحة ۱۷۸۰۔ احمد (۳/ ۴۲۰)' حاکم (۴/ ۴۸۹)' عبدالرزاق (۲۰۸۰۲)۔

باب: بيان خروج الدابة

چوپائے کے نکلنے کا بیان

۲۵۹۲۔ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ، فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ، ثُمَّ يُعَمَّرُوْنَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِي الرَّجُلُ الْبَعِيرَ، فَيَقُولُ: مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَيَقُوْلُ: اِشْتَرَيْتُهُ مِنْ اَحَدِ الْمُخَطَّمِيْنَ)). [الصحيحة: ۳۲۲]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چوپایہ نکلے گا' وہ لوگوں کی ناک پر ایک علامت لگائے گا اور وہ لمبی عمریں پائیں گے' حتی کہ ایک آدمی اونٹ خریدے گا۔ جب کوئی دوسرا اس سے پوچھے گا کہ تو نے یہ اونٹ کس سے خریدا ہے تو وہ جواب دے گا: میں نے یہ نشان زدہ لوگوں میں سے ایک آدمی سے خریدا تھا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۲۔ احمد (۵/ ۲۶۸)' بخاری فی التاریخ (۶/ ۱۷۲)' بغوی فی الجعدیات (۲۹۱۹)۔

باب: اقامة الدين بسبعين عامًا

دین کا ستر سال تک قائم رہنا

۲۵۹۳۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ بَعْدَ خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، اَوْسِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ، اَوْسَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا. قُلْتُ: (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عُمَرُ): يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ مِمَّا مَضَى)) [الصحيحة: ۹۷۶]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی چکی پینتس یا چھتیس یا سینتیس سالوں کے بعد گھومے گی (یعنی پوری آب وتاب کے ساتھ موجود رہے گا)' اگر پھر بھی کوئی (گمراہ رہ کر) ہلاک ہوا تو وہ پہلے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہوگا اور اگر دین قائم رہا تو وہ ستر سال تک قائم رہے گا۔'' میں نے کہا اور ایک روایت کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! مستقبل میں ستر سال یا ماضی سمیت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ماضی سمیت۔''

تخریج: الصحیحة ۹۷۶۔ ابوداؤد (۵/ ۲۶۸)' احمد (۱/ ۳۹۳)' حاکم (۴/ ۵۲۱)' ابو یعلی (۱۵۲۷۸)۔

فوائد: اسلام کی چکی 35 سال تک گھومنا یہ خلافت کے اختتام کی طرف اشارہ ہے اور اس کے بعد جو 70 سال دین قائم رہا یہ شرق ملوکیت بنوامیہ کے خاتمے کا دور ہے یعنی اختتام خلافت سے لے کر اس وقت تک۔

باب: ذهاب الخير

اچھے لوگوں کے جانے کا بیان

۲۵۹۴۔ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔: اَنَّهُ قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَمْرٌ اَوْرُطَبٌ، فَاَكَلُوْا مِنْهُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَوْا شَيْئًا اِلَّا نَوَاةً

سیدنا رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خشک یا تر کھجوریں رسول اللہ ﷺ (اور صحابہ) کے سامنے پیش کی گئی۔ انھوں نے کھائیں اور گٹھلیوں اور ردی کھجوروں کے علاوہ کوئی چیز

وَمَا لَاخَيْرَ فِيهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟ تَذْهَبُوْنَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا . وَاَشَارَ اِلٰى نَوَاةٍ. وَمَا لَا خَيْرَ فِيْهِ)) [الصحيحة:١٧٨١]

باقی نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ تم یعنی نیک اور محسن لوگ یکے بعد دیگرے فوت ہوتے رہیں گے‘ حتی کہ ان گٹھلیوں کی طرح کے ردّی اور چھٹے ہوئے لوگ باقی رہ جائیں گے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۸۱۔ بخاری فی التاریخ (۳/ ۳۰۹)‘ ابن حبان (۲۲۵۷)‘ حاکم (۴/ ۴۳۴)‘ طبرانی (۴۴۹۲)۔

باب: مكتوب ك. ف. ر بين عين الدجال

دجال کی آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر۔لکھا ہوگا

٢٥٩٥ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ (يَعْنِي : الدَّجَّالَ): ((تَعَلَّمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاَنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ [ك ف ر] يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ)). [الصحيحة:٢٨٦٢]

عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں کہ مجھے ایک صحابیٔ رسول نے بیان کیا کہ ایک دن نبی ﷺ نے انھیں دجال سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: ”جان لو کہ کوئی بھی اپنے ربّ کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا اور اس دجال کی آنکھوں کے درمیان [ک ف ر] لکھا ہوگا‘ اس کے عمل کو ناپسند کرنے والا ہر شخص یہ الفاظ پڑھ لے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۶۲۔ مسلم (الفتن:۷۳۵۶/ ۱۶۹)‘ ترمذی (۲۲۳۶)‘ ابن مندہ فی المعرفۃ (۲/ ۲۸۷/ ۲)۔

باب: تعوذ من رأس السبعين و إمارة الصبيان

ستر سال کے بعد کے دور اور بچوں کی حکمت سے پناہ مانگنے کا بیان

٢٥٩٦ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِيْنَ، وَاَمَارَةِ الصِّبْيَانِ)).

[الصحيحة:١٣٩١]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ستر سال کے بعد والے دور سے اور لڑکوں کی حکومت سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۹۱۔ احمد (۲/ ۳۲۶‘۳۵۵)‘ ابن ابی شیبۃ (۵/ ۴۹)‘ البزار (الکشف: ۳۳۵۸)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ امارت بڑی عمر کے لوگوں سونپنی چاہیے جو کہ تحمل اور بردباری سے کاروبار حکومت چلا سکیں کیونکہ نوجوان جوش میں حکمت کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔

باب: تقئ الأرض افلا ذ كبدها

زمین اپنے خزانے اگل دے گی

٢٥٩٧ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهِ ﷺ: ((تَقِيُّ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحْمِي، وَيَجِي، السَّارِقُ، فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ، فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)). [الصحيحة: ٣٦١٩]

''زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں (یعنی خزانوں) کو اگل دے گی' وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں پڑے ہوں گے۔ قاتل آ کر کہے گا: اس کی خاطر میں نے قتل کیا تھا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اس کی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی تھی۔ چور آ کر کہے گا: اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا' پھر وہ (ان خزانوں کو) چھوڑ دیں گے اور کچھ بھی نہیں لیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۹۔ مسلم (۱۰۱۳)' ترمذی (۲۲۰۸)' بغوی فی شرح السنة (۴۲۴۱)۔

باب: اسراع الفتنة بين يدى الساعة
قیامت سے قبل فتنوں کے جلدی آنے کا بیان

٢٥٩٨ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِّ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ أَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا)). [الصحيحة: ٨١٠]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے قبل اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے نمودار ہوں گے' آدمی بوقتِ صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر اور بوقتِ شام مومن ہو گا اور صبح کو کافر' لوگ اپنے دین کو دنیوی ساز و سامان کے عوض فروخت کر دیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۱۰۔ ترمذی (۲۱۸۷)' ابن ابی شیبة فی الایمان (۶۴)' حاکم (۴/ ۴۳۸' ۴۳۹)۔

باب: اى الناس خير عندالفتنة
فتنوں کے وقت میں کون سے لوگ بہتر ہیں؟

٢٥٩٩ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ السُّدِّي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِنِّي لَبِالْكُوْفَةِ فِي دَارِي، إِذْ سَمِعْتُ عَلَى بَابِ الدَّارِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَلِجُ؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، فَلْجَ۔ فَلَمَّا دَخَلَ إِذَا هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَيَّةَ سَاعَةِ زِيَارَةُ هٰذِهِ؟ وَذٰلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرْتُ مَنِ أَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأُحَدِّثُهُ۔ قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَكُوْنُ

عمرو بن وابصہ اسدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا' اچانک مجھے گھر کے دروازے سے آواز آئی: السلام علیکم' میں اندر آ جاؤں؟ میں نے کہا: وعلیکم السلام' آ جاؤ۔ جب وہ اندر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! آیا یہ ملاقات کا وقت ہے؟ یہ سخت دوپہر کا وقت تھا۔ انھوں نے کہا: دن نہیں گزر رہا تھا' مجھے خیال آیا کہ چلو گفتگو کر لیتے ہیں۔ پھر انھوں نے ایک دوسرے کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنا شروع کر دیں' انھوں نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنوں کا (ایسا زمانہ شروع ہو گا کہ) اس میں سونے والے لیٹنے

فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِّنَ الرَّاكِبِ وَالرَّاكِبُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُجرى، قَتْلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ. قُلْتُ: وَمَتٰى أَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِيْنَ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ. قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: اُكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ، وَادْخُلْ دَارَكَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَارِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ، وَاصْنَعْ هٰكَذَا. وَقَبَضَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى الْكُوْعِ. وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، حَتّٰى تَمُوْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[الصحيحة: ٣٢٥٤]

والے سے بہتر ہوگا' لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا' بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا' کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا' چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان کے سارے کے سارے مقتولین جہنم میں جائیں گے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل و غارت گری کے ایام میں ایسے ہوگا۔'' میں نے کہا: قتل کے ایام کب ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے ہم نشیں سے خوفزدہ ہوگا۔ میں نے کہا: اگر میں ایسا زمانہ پالوں تو آپ میرے حق میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھنا اور اپنے گھر کے اندر رہنا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی (فتنے باز) میرے گھر کے اندر بھی گھس آیا تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تو اپنے کمرے میں داخل ہو جانا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میرے کمرے میں گھس آئے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی سجدہ گاہ میں داخل ہو جانا اور اس طرح کر لینا۔ پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے کلائی کو پکڑ لیا۔ اور کہنا: میرا رب اللہ ہے (اسی حالت پر برقرار رہنا) حتی کہ تو مر جائے۔''

تخريج: الصحيحة ٣٢٥٣۔ عبدالرزاق (٢٠٧٢٧)' احمد (١/ ٤٤٨)' حاكم (٤/ ٤٢٦' ٤٢٧)۔

باب: دعاة الضلالة

باب: گمراہی کی طرف بلانے والوں کا بیان

٢٦٠٠ـ عَنْ سُبَيْعٍ، قَالَ: أَرْسَلُوْنِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوْفَةِ أَشْتَرِي الدَّوَابَّ، فَأَتَيْنَا الْكُنَاسَةَ، فَإِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْخَيْرِ، وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ ((السَّيْفُ))، أَحْسِبُ: قَالَ:

سُبیع کہتے ہیں: لوگوں نے مجھے کچھ جانور خریدنے کے لئے پانی کے گھاٹ سے کوفہ کی طرف بھیجا' ہم ایک کوڑا خانہ کے پاس سے گزرے' ہم نے ایک آدمی دیکھا' اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے' میرا دوست جانوروں کی طرف چلا گیا اور میں اس آدمی کے پاس آ گیا' میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سیدنا حذیفہ ﷺ تھے' وہ کہہ رہے تھے: صحابۂ کرام' رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ میں نے کہا: اے

قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، ثُمَّ تَكُوْنُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَالْزِمْهُ، وَإِنْ اَنْهَكَ جِسْمَكَ، وَاَخَذَ مَالَكَ، فَإِن لَّمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْاَرْضِ، وَلَوْ اَنْ تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَاضٍ بِجَذْلِ شَجَرَةٍ)). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ......)) الحديث۔

[الصحيحة: ١٧٩١]

اللہ کے رسول! کیا اس خیر (یعنی اسلام) کے بعد پھر وہی شر منظرِ عام پر آئے گی جو اس سے پہلے تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' میں نے کہا: اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر باطن لڑائی کے باوجود ظاہری صلح ہوگی' اس کے بعد ضلالت و گمراہی کی طرف پکارنے والے منظرِ عام پر آئیں گے' اگر ان دنوں میں تجھے کوئی خلیفہ نظر آ جائے تو اسے لازم پکڑ لینا' اگرچہ وہ تیرے جسم کو اذیت پہنچائے اور تیرا مال سلب کر لے اور اگر کوئی خلیفہ نظر نہ آئے تو زمین (کے کسی گوشہ کی طرف) بھاگ جانا' اگرچہ تجھے اس حال میں موت آ جائے کہ تو درخت کے تنے کے ساتھ چمٹا ہوا ہو۔'' میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دجال نمودار ہوگا ....''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۹۱۔ ابو داؤد (۴۲۴۷)' احمد (۵/ ۴۰۳)' ابن ابی شیبۃ (۸۱۰)' الطیالسی (۴۳)۔

باب: ثلاث اذا خرجن لا ينفع الايمان

تین چیزوں کے نکلنے کے بعد ایمان فائدہ نہیں دے گا

٢٦٠١۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ، ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ اَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾[الانعام: ١٥٨]: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ)).

[الصحيحة: ٣٦٢٠]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(جب قیامت کی) تین علامتیں نمودار ہوں گی تو ﴿کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔﴾ (سورۂ انعام: ۱۵۸) (وہ تین نشانیاں یہ ہیں:) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دجال اور زمین کا چوپایہ۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۲۰۔ مسلم (۱۵۸)' ترمذی (۳۰۷۲)' ابو عوانۃ (۱/ ۱۰۷)' احمد (۲/ ۴۴۵)۔

باب: كم المدينة حرم

مدینہ کی کتنی جگہ حرم ہے

٢٦٠٢۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: ((حَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بَرِيْدًا

سیدنا عدی بن حاتم ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو اس کی چہار اطراف سے ایک ایک برید (12 ہاشمی میل)

بَرِيْدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ، إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ)). [الصحيحة:٣٢٣٤]

تک اس بات سے ممنوع قرار دیا کہ وہاں کے درختوں کے پتے (ڈنڈے وغیرہ کے ذریعے) جھاڑے جائیں یا انہیں کاٹا جائے' ہاں اونٹوں کو ہانکنے کے لئے (کوئی چھڑی وغیرہ) کاٹی جا سکتی ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۳۴۔ ابو داؤد (۲۰۳۶)' طبرانی (۱۷/ ۱۱۱)۔

فوائد: ایک برید=12 ہاشمی میل= 17 میل (پاکستانی) اور 1580 گز (یعنی: 28.803 کلومیٹر تقریبًا)

باب: بيان الحوض ومن يرد عليه

حوض کوثر کا بیان اور جوان پر وارد ہوں گے

٢٦٠٣۔عَنْ ثَوْبَانَ مَرْفُوعًا: ((حَوْضِي مَابَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَّانَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًامِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْثَرُ النَّاسِ وَرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، الشُّعْثُ رُؤُوسًا، الدُّنُسُ ثِيَابًا، الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السُّدَدِ، الَّذِي يُعْطُوْنَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطُوْنَ الَّذِيْ لَهُمْ)). [الصحيحة:١٠٧٢]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض (کی وسعت) عدن سے عمان تک ہے' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' وہاں آنے والوں میں اکثریت مہاجرین کی ہوگی' جو اب پراگندہ بالوں والے اور میلے کپڑے والے ہیں' وہ آسودہ حال عورتوں سے شادی نہیں کرتے' بند دروازے ان کے لئے نہیں کھولے جاتے اور وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں' لیکن ان کے حقوق پورے نہیں کئے جاتے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۷۲۔ طبرانی فی الکبیر (۱۴۳۷)' ترمذی (۲۴۴۴)' ابن ماجہ (۴۳۰۳)' احمد (۵/ ۲۷۴۲۷۵)' من طریق آخر عنہ۔

فوائد: مال ایک فتنہ ہے اس سے وہی بندہ بچ سکتا ہے جس پر اللہ رحم کر دے اسی لیے جنتیوں کی اکثریت فقراء میں سے ہوگی۔

باب: خروج الآيات بعضها على اثر بعض

علامات قیامت کے بعد دیگرے نمودار ہوں گی

٢٦٠٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خُرُوْجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ، يَتَتَابَعْنَ كَمَا تَتَابِعُ الْخَرَزُ فِي النِّظَامِ)). [الصحيحة:٣٢١٠]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جیسے لڑی (ٹوٹنے سے) اس کے منکے پے در پے گرنا شروع ہو جاتے ہیں' ایسے ہی علامات قیامت یکے بعد دیگرے تسلسل کے ساتھ نمودار ہوں گی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۱۰۔ ابن حبان (۶۸۳۳)' طبرانی فی الاوسط (۴۲۸)' ابن الجوزی فی العلل (۲/ ۳۷۱)۔

باب: من صفات الدجال الاكبر

٢٦٠٥-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ، هَجَّانٌ أَزْهَرُ ((وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْمَرُ))، كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصَلَةٌ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ)). [الصحيحة:١١٩٣]

دجال اکبر کی بعض صفات کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کانا ہوگا' اس کا رنگ سفید ہوگا' گویا کہ اس کا سر چھوٹے مہلک سانپ (کے سر) کی طرح (یعنی اس کا سر بہت چھوٹا) ہوگا' لوگوں میں عبد العزی بن قطن اس کے زیادہ مشابہ ہے' (مشابہت میں پڑ کر) ہلاک ہونے والے ہلاک ہوتے رہیں'
بیشک تمھارا ربّ کانا نہیں ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۹۳۔ احمد (۱/ ۲۴۰'۳۱۳)' ابن حبان (۶۷۹۶)' ابوداؤد الطیالسی (۲۶۷۸)' طبرانی (۱۱۷۱۲)۔

باب: الدجال حقيقة وصفة يمينه

٢٦٠٦-عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَرْفُوْعًا: ((الدَّجَّالُ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَالزُّجَاجَةِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). [الصحيحة:١٨٦٣]

باب: دجال کا آنا حقیقت ہے نیز اس کی آنکھ کی خاصیت

سیدنا ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی آنکھ شیشے کی طرح سبز ہوگی اور ہم عذابِ قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۶۳۔ احمد (۵/ ۱۲۳' ۱۲۴)' ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۱/ ۲۹۴'۲۹۵)' وفی الحلیة (۴/ ۲۶۳)' الطیالسی (۵۴۴)۔

باب: من اشراط الساعة

٢٦٠٧-عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَرْفُوْعًا: ((سِتٌّ مِّنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرُّهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَيَتَسَخَّطُهَا، وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّوْمُ فَيَسِيْرُوْنَ فِي ثَمَانِيْنَ بَنْدًا، تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)). [الصحيحة:١٨٨٣]

قیامت کی بعض نشانیوں کا بیان

سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علاماتِ قیامت چھ ہیں: میرا فوت ہونا' بیت المقدس کا فتح ہونا' بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت کا لوگوں کو دبوچنا' ہر مسلمان کے گھر کو متاثر کرنے والے فتنے کا ابھرنا' آدمی کا ہزار دینار کو خاطر میں نہ لانا (یعنی کم سمجھنا) اور روم کا غداری کرنا' وہ اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے چلیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۸۳۔ احمد (۵/ ۲۲۸)' الضیاء فی فضائل الشام (۲/ ۴۴/ ۲)' طبرانی (۲۰/ ۱۲۲)' ابن ابی شیبة

(۱۵/ ۱۰۴، ۱۰۵)۔

باب: الشام ارض المحشر

۲۶۰۸۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا تَامُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). [الصحيحة:٢٧٦٨]

باب: شام (کا علاقہ) حشر کی زمین ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب روزِ قیامت سے قبل بحرِ حضر موت سے آگ نکلے گی، وہ لوگوں کو جمع کرے گی۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! (ایسے وقت کا سامنا کرنے کے لئے) آپ ہمیں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شام کو لازم پکڑنا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۶۸۔ ابن ابی شیبۃ (۱۵/ ۷۸)، احمد (۲/ ۹۹)، ابو یعلی (۵۵۵۱)، ابن حبان (۷۳۰۵)، ترمذی (۲۲۱۷) بنحوہ

باب: ستفتح عليكم الدنيا

۲۶۰۹۔عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا حَتّٰى تُنَجَّدَ الْكَعْبَةُ. قُلْنَا: وَنَحْنُ عَلٰى دِيْنِنَا الْيَوْمَ، قَالَ: وَاَنْتُمْ عَلٰى دِيْنِكُمُ الْيَوْمَ، قُلْنَا: فَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ اَمِ الْيَوْمَ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ)).

[الصحيحة:١٨٨٤]

دنیا تم پر کھول دی جائے گی

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم دنیا کو فتح کر لوگے، حتی کہ کعبہ کو آراستہ کیا جائے گا۔'' ہم نے کہا: ہم تو اس وقت اپنے دین پر قائم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم آج اپنے دین پر قائم ہو۔'' ہم نے کہا: ہم آج بہتر ہیں یا اس وقت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم آج بہتر ہو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۸۴۔ البزار (الکشف :۳۶۷۱)، (البحر:۴۲۲۷)، ابن ابی عاصم فی الزھد (۱/ ۱۸۶،۱۸۹)، طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۱۰۸)۔

باب: من اعلام النبوته ﷺ

۲۶۱۰۔عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّﷺ بِفِضَّةٍ قَالَ: هٰذِهِ مِنْ مَعْدَنٍ لَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّﷺ: ((سَتَكُوْنُ مَعَادِنُ يَحْضُرُهَا شِرَارُ النَّاسِ)). [الصحيحة: ١٨٨٥]

(غیب کی خبر دینا) نبوت کی نشانیوں میں سے ہے

بنو سلیم کا ایک آدمی اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس چاندی لے کر آیا اور کہا: یہ ہماری کان کی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ان کانوں پر بدترین لوگ پہنچیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۸۵۔ احمد (۵/ ۴۳۰)، واخرجہ الطبرانی فی الاوسط (۳۵۵۶)، وفی الصغیر (۱/ ۴۱۳)۔

۲۶۱۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: ((سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ہجرت کے بعد عنقریب ہجرت ہوگی، بہترین

اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ، تَقْذِرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ)). [الصحيحة:٣٢٠٣]

اہل زمین وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑے رکھیں گے' اس وقت زمین میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں' ان کی زمین ان کو پھینک دے گی' اللہ تعالی ان سے نفرت کرے گا' آگ ان لوگوں کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی۔"

تخریج: الصحیحة ٣٢٠٣۔ ابوداؤد (٢۴٨٢)' احمد (٢/ ٨٣'١٩٨)' عبدالرزاق (٢٠٧٩٠)' حاکم (۴/ ۴٨٦'۴٨٧)۔

اخراج النار من المشرق

٢٦١٢۔ عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، لَايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ؟ قَالَ: ((سَلْ)). قَالَ: مَااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ مَايَاْكُلُ مِنْهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ اَيْنَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيْلُ . عَلَيْهِ السَّلَامُ. آنِفًا)). قَالَ: ذٰلِكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ! قَالَ: ((اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، فَنَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَتَحْشُرُ النَّاسَ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ مَايَاْكُلُ مِنْهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، زِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ، وَاَمَّا شِبْهُ الْوَلَدِ اَبَاهُ وَاُمَّهُ، فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ، نَزَعَ اِلَيْهِ الْوَلَدُ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ الرَّجُلَ، نَزَعَ اِلَيْهَا)). قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ، وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِي يُبْهِتُوْنِي عِنْدَكَ، فَاَرْسِلْ اِلَيْهِمْ، فَاسْاَلْهُمْ عَنِّي: اَيُّ رَجُلٍ اِبْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

آگ کا مشرق سے نکلنے کا بیان

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا' صرف نبی کو ان کا علم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "پوچھو۔" انھوں نے کہا: قیامت کی پہلی علامت کون سی ہے؟ جنتی لوگ سب سے پہلے کون سی چیز کھائیں گے؟ اور بچے کی اپنے باپ یا ماں سے مشابہت کیسے ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جبریل علیہ السلام نے مجھے ابھی ابھی یہ باتیں بتلائی ہیں۔" انھوں نے کہا: یہ فرشتہ تو یہودیوں کا دشمن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی پہلی علامت یہ ہو گی کہ مشرق سے آگ نکلے گی' وہ لوگوں کو مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی' جنتی لوگ سب سے پہلے مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ کھائیں گے اور رہا مسئلہ بچے کا اپنے باپ یا ماں سے مشابہ ہونا تو جب مرد کا مادۂ منویہ عورت کے پانی سے سبقت لے جاتا ہے تو بچے کی اس سے مشابہت ہو جاتی ہے اور جب عورت کا مادۂ منویہ مرد کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو اس سے مشابہت ہو جاتی ہے۔" سیدنا عبد اللہ بن سلام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ مزید کہا: اے اللہ کے رسول! بیشک یہودی لوگ الزام تراش ہیں' جب انھیں میرے اسلام کا پتہ چلے

سَلَامٍ فِيكُمْ؟)) قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَعَالِمُنَا وَابْنُ عَالِمِنَا، وَأَفْقَهُنَا۔ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ تُسْلِمُونَ؟)). قَالُوا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ! قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ سَلَامٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔ قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَجَاهِلُنَا وَابْنُ جَاهِلِنَا۔ فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ، هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَتَخَوَّفُ مِنْهُ!

[الصحيحة:٣٤٩٣]

گا تو وہ مجھ پر جھوٹے الزامات دھریں گے۔ آپ اس طرح کریں کہ ان کو بلائیں اور میرے بارے میں یوں پوچھیں: تم میں یہ ابن سلام کون اور کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور پوچھا: ''تم میں یہ عبداللہ بن سلام کون اور کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: وہ بہترین فرد ہے اور بہترین باپ کا بیٹا ہے اور وہ عالم ہے اور عالم باپ کا بیٹا ہے اور وہ بہت عظیم فقیہ ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''اگر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالی اسے اس طرح کرنے سے بچائے رکھے۔ اتنے میں سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سن کر وہ کہنے لگ گئے: یہ بدترین آدمی ہے اور بدترین باپ کا بیٹا ہے اور جاہل ہے اور جاہل باپ کا بیٹا ہے۔ ابن سلام نے کہا: یہی بات ہے جس کا مجھے اندیشہ تھا۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۹۳۔ احمد (۳/ ۱۰۸)، بخاری (۳۳۲۹، ۳۹۳۸)، نسائی فی الکبری (۹۰۷۴) من طریق آخری عنه۔

باب: الیس هذا زمانه؟

کیا یہ وہی زمانہ نہیں ہے؟

٢٦١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ. قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ، يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ)). [الصحيحة:١٨٨٧]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر عنقریب فریبی و مکاری والا زمانہ آئے گا، اس میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا اور خائن کو امین اور امانتدار کو خائن قرار دیا جائے گا اور ''رویبضہ'' قسم کے لوگ (عامۃ الناس کے امور) میں گفتگو کریں گے۔'' پوچھا گیا کہ ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''معمولی اور کم عقل لوگ جو لوگوں کے امور پر بحث و مباحثہ کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۸۷۔ ابن ماجه (۴۰۴۲)، احمد (۲/ ۲۹۱)، حاکم (۴/ ۴۶۵، ۵۱۲)۔

فوائد: علامات قیامت میں سے ہے کہ کم عقل لوگ حکمران بن کر لوگوں کے معاملات طے کریں گے جس کی مثال موجودہ جمہوری نظام سے بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ جن کو بولنے کا سلیقہ نہیں ہوتا وہ دولت کے بل پر حکمران بن کر عوام کے لیے قانون سازی شروع کر دیتے ہیں۔

باب: سيصيب امتی داء الأمم

میری امت کو بھی دوسری امتوں والی بیماری لگے گی

٢٦١٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيُصِيْبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ: اَلْأَشَرُ، وَالْبَطَرُ، وَالتَّكَاثُرُ، وَالتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا، وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَغْيُ)). [الصحيحة: ٦٨٠]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”عنقریب میری امت کو بھی سابقہ امتوں کی بیماری لگ جائے گی۔“ صحابہ نے کہا: امتوں کی بیماری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اترانا‘ تکبر کرنا‘ مال و دولت کی بہتات‘ دنیا میں مبالغہ و فریب‘ بغض کرنا‘ حسد کرنا اور بغاوت و ظلم۔“

تخریج: الصحیحۃ ۶۸۰۔ حاکم (۴/ ۱۶۸)‘ ابن ابی حاتم فی العلل (۲/ ۳۴۰)‘ طبرانی فی الاوسط (۹۰۱۲)۔

باب: من اعلام نبوته ﷺ

باب: نبوت کی نشانیوں کا بیان

٢٦١٥۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلٰى سُرُوْجٍ كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، اِلْعَنُوْهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ، لَوْ كَانَتْ وَرَائَكُمْ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ لَخَدَمَهُنَّ نِسَاؤُكُمْ، كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ)). [الصحيحة: ٢٦٨٣]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”میری امت کے آخری زمانے میں لوگ کجاووں کی طرح کی زینوں پر سوار ہوں‘ وہ مساجد کے دروازوں پر اتریں گے‘ ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی‘ ان کے سر کمزور بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتیں ملعون ہیں‘ ان پر لعنت کرنا۔ اگر تمھارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تمھاری عورتیں اس کی خدمت کرتیں جیسا کہ تم سے پہلے والی امتوں کی عورتوں نے تمھاری خدمت کی ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۸۳۔ احمد (۲/ ۲۲۳)‘ ابن حبان (۵۷۵۳)‘ طبرانی الصغیر (۲/ ۱۲۸)‘ والاوسط (۹۳۳۷)‘ مختصراً۔

باب: اجتناب مجالس علماء السوء

علماء سوء کی مجالس سے اجتناب کرنے کا بیان

٢٦١٦۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجْلِسُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ حَلَقًا حَلَقًا، أَمَامَهُمُ الدُّنْيَا فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ)) [الصحيحة: ١١٦٣]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب پچھلے زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقوں کی صورت میں بیٹھیں گے‘ ان کی سب سے بڑی فکر دنیا ہو گی‘ ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا‘ اللہ تعالی کو ایسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۶۳۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۴۵۲)‘ ابو اسحاق المزکی فی الفوائد (۱/ ۱۳۹/ ۲)‘ الا جری فی الشریعتہ (۲۳۹)

فوائد: آج جس طرح لوگوں کی حالت ہے کہ ان کا مقصد حیات صرف دنیاوی خوشحالی رہ گئی ہے علماء سے وظیفہ بھی پوچھا جاتا ہے تو یہ کہ بتائیں رزق میں اضافے کے لیے کیا وظیفہ پڑھوں۔ (العیاذ باللہ)

باب: ایقاد الناس سبع سنين من قسي يأجوج و ماجوج

یاجوج و ماجوج کے کمانوں (وغیرہ) سے سات سال تک لوگوں کا ایندھن جلانا

٢٦١٧۔ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ مَرْفُوعًا: ((سَيُوْقِدُ النَّاسُ مِنْ قِسِيِّ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ وَنِشَابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ)).

[الصحيحة: ١٩٤٠]

سیدنا نواس بن سمعان ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو جلا کر سات سال تک (ایندھن حاصل کرتے رہیں گے)۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۴۰۔ ابن ماجه (۴۰۷۶)، ترمذی (۲۲۴۰)، مطولاً واصله فی صحیح مسلم (۲۹۳۷)، مطولاً۔

باب: صنفان من امتی لن تنالهما شفاعتی

میری امت کے دو قسم کے افراد کو میری شفاعت نہیں ملے گی

٢٦١٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَنْ تَنَالَهُمَا شِفَاعَتِي: إِمَامٌ ظَلُومٌ غَشُومٌ وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ)).

[الصحيحة: ٤٧٠]

سیدنا ابوامامہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو قسم کے افراد کے حق میں میری شفاعت قبول نہیں ہو گی: انتہائی ظالم حکمران اور غلوّ کرتے کرتے دائرۂ مذہب سے خارج ہو جانے والا۔''

تخریج: الصحیحة ۴۷۰۔ ابو اسحاق العربی فی غریب الحدیث (۵/ ۱۲۰/ ۲)، الجرجانی فی الفوائد (۱۱۲/ ۱)، طبرانی فی الکبیر (۸۰۷۹)، والا وسط (۶۴۳)، من طریق آخر عنه۔

باب: صنفان من امتی لا یردان علی الحوض

میری امت کے دو قسم کے افراد حوض پر وارد نہیں ہوں گے

٢٦١٩۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مَرْفُوْعًا: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضَ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ)).

[الصحيحة: ٢٧٤٨]

محمد بن عبد الرحمن بن ابو لیلی اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو قسم کے افراد حوض پر نہیں آ سکیں گے: قدریہ اور مرجئہ۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۴۸۔ ابن ابی عاصم فی السنة (۹۴۹)، اللالکائی فی شرح السنة (۱۱۵۷/۹)، طبری فی التهذیب (۱۴۷۲)۔

فوائد: قدریہ: تقدیر خداوندی کا منکر ایک فرقہ جو بندے کو اپنے افعال کا خالق مانتا ہے۔ مرجئہ: ایک فرقہ جو کسی مسلمان پر کوئی

حکم نہیں لگاتا بلکہ اسے قیامت تک کے لئے مؤخر کرتا ہے۔اس کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ معصیت کا کوئی نقصان نہیں' جیسا کہ کفر کے ساتھ نیکی کا کوئی فائدہ نہیں۔

باب: الوان الاتربة التي خلق منها آدم

مٹی کے مختلف رنگوں کا بیان جن سے آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی

٢٦٢٠۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَاالصُّوْرُ؟ قَالَ: ((اَلصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ)).

[الصحيحة:١٥٨٠]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: صور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ١٥٨٠- ابن سعد (١/ ٣٤)' ابن عساکر فی تاریخ دمشق (٧/ ٤٢٩)۔

باب:ما جسم الكافر يوم القيامة

کافر کا جسم قیامت کے دن کیسا ہوگا

٢٦٢١۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ ((اُحُدٍ))، وَعَرْضُ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَعَضُدُهُ مِثْلَ ((الْبَيْضَاءِ))، وَفَخِذُهُ مِثْلَ ((وَرْقَانٍ))، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَابَيْنِي وَبَيْنَ ((الرَّبَذَةِ)) [الصحيحة:١١٠٥]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کی مانند ہو جائے گی' اس کا چمڑا ستر (٧٠) ہاتھ چوڑا ہو جائے گا' اس کا بازو بیضاء پہاڑ کی مانند اور ران ورقان پہاڑ کی مانند ہوگی اور ان کی مقعد یہاں سے ربذہ تک بڑی ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ١١٠٥- احمد (٢/ ٣٢٨)' حاکم (٤/ ٥٩٥)' ترمذی (٢٥٧٨)' من طریق آخر عنہ۔

باب:يكون في هذه الامت خسف

اس امت میں خسف ہوگا

٢٦٢٢۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاشَانُكَ؟ قَالَ: ((طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُخْسَفُ بِهِمْ، يُبْعَثُوْنَ اِلَى رَجُلٍ، فَيَاتِي مَكَّةَ، فَيَمْنَعُهُ اللّٰهُ مِنْهُمْ ، وَيَخْسِفُ بِهِمْ، مَصْرَعُهُمْ وَاحِدٌ، وَمَصَادِرُهُمْ شَتّٰى، اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يُكْرَهُ، فَيَجِيْءُ مُكْرَهًا)). [الصحيحة:١٩٢٤]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' کہتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک گروہ کو دھنسایا جا رہا ہے' وہ ایک آدمی کی قیادت میں چلیں گے' وہ (ان کو لے کر) مکہ پر چڑھائی کر دے گا' اللہ تعالی مکہ کی حفاظت کرے گا اور ان سب کو زمین میں دھنسا دے گا' ان کی ہلاکت کی جگہ تو ایک ہی ہوگی اور (زمین سے دوبارہ)

نکلنے کے مقامات مختلف ہوں گے‘ کیونکہ ان میں کچھ لوگ (اپنی رضامندی سے نہیں بلکہ) مجبور ہو کر آئے تھے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۹۲۴۔ احمد(۶/ ۲۵۹‘۳۱۷)‘ ابو یعلی (۷/ ۶۹۳۴)۔

فوائد: دورِ حاضر میں اس کی مثال کفار کی افواج سے بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ جیسے ان میں ان ملکوں کے مسلمان باشندے فوج میں بھرتی جاتی ہیں۔ اب وہ فوج اگر کسی اسلامی مقدس مقام کی طرف پیش قدمی کرتی ہے تو اوّل تو انہیں ایسے لشکر سے الگ ہو جانا چاہیے ورنہ وہ اس حدیث کے مطابق مجبوری سے آئیں بھی تو ان سے یہ سلوک ہوگا۔

باب: طیب العیش بعد نزول عیسی علیه السلام

۲۶۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((طُوْبٰى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيْحِ، طُوْبٰى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيْحِ، يُؤْذَنُ لِلسَّمَاءِ فِي الْقَطْرِ، وَيُؤْذَنُ لِلْأَرْضِ فِي النَّبَاتِ، فَلَوْ بَذَرْتَ حَبَّكَ عَلَى الصَّفَا لَنَبَتَ، وَلَا تَشَاحَّ وَلَا تَحَاسُدَ وَلَا تَبَاغُضَ، حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْأَسَدِ وَلَا يَضُرُّهُ، وَيَطَأُ عَلَى الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرُّهُ، وَلَا تَشَاحَّ وَلَا تَحَاسُدَ وَلَا تَبَاغُضَ)).

[الصحیحة:۱۹۲۶]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد والی زندگی خوشگوار و پرآسائش ہوگی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد والی زندگی کے لئے خوشخبری ہے‘ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد والی زندگی کے لئے خوشخبری ہے‘ آسمان کو برسنے کی اور زمین کو کھیتیاں اگانے کی (کھلی) اجازت دی جائے گی۔ اگر تم اس وقت پتھر پر بھی بیج کاشت کرو گے تو وہ اگ آئے گا۔ (لوگوں میں) ایک دوسرے سے فوقیت و برتری لے جانے کی کوئی تمنا نہیں ہوگی‘ حسد و بغض ختم ہو جائے گا اور (اتنا امن ہوگا کہ) آدمی شیر کے پاس سے گزر جائے گا‘ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور آدمی سانپ کے اوپر گزر جائے گا‘ وہ اسے کوئی تکلیف نہیں دے گا۔ لوگوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوئی تڑپ باقی نہیں رہے گی اور نہ کوئی حسد و بغض ہوگا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۹۲۶۔ ابو بکر الا نباری فی حدیثه (ج۱‘ ق ۲/ ۲۱)‘ دیلمی (۳۹۴۳)‘ ابن المحب فی صفات رب العالمین (۲۲۴/ ۱)۔

باب: الساعة فی یوم الجمعة

۲۶۲۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَيَّامُ، فَعُرِضَ عَلَيَّ فِيْهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا هِيَ كَمِرْآةٍ بَيْضَاءَ، وَإِذَا فِي

قیامت جمعہ کے دن واقع ہوگی

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر دنوں کو (ان کی مخصوص صورتوں میں) پیش کیا گیا‘ ان میں جمعہ کا دن بھی تھا‘ وہ سفید شیشے کی طرح تھا اور اس کے

وَسطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَقُلْتُ: مَاهٰذِهٖ؟ قِيْلَ السَّاعَةُ))۔ [الصحيحة:۱۹۳۳]

وسط میں کالا نکتہ تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ مجھے کہا گیا کہ یہ قیامت ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۳۳- طبرانی فی الاوسط (۷۳۰۳)' ابن ابی شیبۃ کما فی المطالب العالیۃ المسندۃ (۲۹۱)' ابو نعیم فی الحلیتہ (۳/ ۷۳)۔

عقوبة هذه الأمة بالسيف

اس امت کی سزا تلوار ہے

۲۶۲۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُقُوْبَةُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالسَّيْفِ))۔ [الصحيحة:۱۳۴۷]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس امت کی سزا تلوار ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۴۷- خطیب فی التاریخ (۱/ ۳۱۷)' ابو یعلی (المطلاب العالیہ: ۳۱۸۱) ابو یعلی (المطالب العلیہ :۳۱۸۱) والطبرانی (المجمع :۷/ ۲۲۵) عن رجل من المھاجرین۔

فوائد: اللہ اس قوم کو عذاب کے ذریعے ہلاک نہیں کرے گا لیکن جب یہ امت نافرمانیاں کرے گی تو تلوار کے ذریعے اسے سزا دی جائے گی یعنی اگر یہ کفار کے ساتھ نہ لڑ رہے ہوں تو آپس میں لڑنا شروع کر دیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے۔

باب: من اشراط الساعة

بعض علامات قیامت کا بیان

۲۶۲۶۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: ((﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ﴾[الاعراف: ۱۸۷]، وَلٰكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيْطِهَا، وَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْهَا: إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةً وَهَرَجًا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَالْهَرَجُ مَاهُوَ؟ قَالَ: بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: الْقَتْلُ، وَيُلْقٰى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا))۔[الصحيحة: ۲۷۷۱]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ نے جوابا یہ آیت پڑھی: ﴿اس کا علم میرے ربّ ہی کے پاس ہے' اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔﴾ (سورۂ اعراف: ۱۸۷) پھر فرمایا: "البتہ میں تمھارے لئے اس کی علامتوں اور اس سے پہلے امور کی نشاندہی کر دیتا ہوں۔ اس سے پہلے فتنہ اور ہرج ہو گا۔" صحابہ نے کہا: ہمیں فتنے کے مفہوم کا تو علم ہے' ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ حبشی زبان کا لفظ ہے' اس کے معنی "قتل" کے ہیں' اور (قیامت سے پہلے) لوگوں میں اجنبیت پائی جائے گی' کوئی کسی کو نہیں پہچانے گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۷۱- احمد (۵/ ۳۸۹)' طبرانی (المجمع :۷/ ۳۲۳)۔

باب :من ينجى من الفتن

فتنوں سے نجات کون پائے گا؟

۲۶۲۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((غَشِيَتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، أَنْجَى النَّاسِ فِيْهِ رَجُلٌ صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ، أَوْرَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ مِنْ وَرَاءِ الدُّرَبِ يَأْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ)).

[الصحيحة:١٩٨٨]

''اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تمھیں فتنے ڈھانپ لیں گے، نجات پانے والا آدمی وہ ہو گا جو (پہاڑوں وغیرہ کی) بلندو بالا چوٹیوں پر فروکش ہو کر بکریوں کے دودھ پر گزارا کرتا رہے گا یا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر شاہراہِ حیات سے پرے (مصروفِ جہاد ہو گا) اور اپنی تلوار (کی غنیموں) سے کھائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۸۸۔ حاکم (۴/ ۵۱۴)، وقد تقدم (۲۵۲۵)۔

باب: فتح اليوم من ردم ياجوج و ماجوج مثل هذه

یاجوج و ماجوج کا سوراخ اتنا سا کھل چکا ہے

٢٦٢٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهِ. وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِيْنَ[وَضَمَّهُمَا])).

[الصحيحة:٣٠١٥]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کے بڑے بند میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔'' وہیب نے (بات کو واضح کرتے ہوئے) نوے (۹۰) کی گرہ لگائی اور انگلی کو ملا دیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۱۵۔ بخاری (۷۱۳۶)، مسلم (۲۸۸۱)، احمد (۲/ ۳۵۱)۔

فوائد: عربوں کے ہاں نوے (۹۰) کی گرہ یہ ہے: انگشتِ شہادت کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں (کہ اندر گول دائرے کا سوراخ بن جائے)۔

باب: ذكر فتنة الأحلاس

احلاس کے فتنہ کا بیان

٢٦٢٩ـ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: ((كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُعُوْدٌ نَذْكُرُ الْفِتَنَ، فَأَكْثَرَ ذِكْرَهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟ قَالَ: ((فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ هِيَ فِتْنَةُ هَرَبٍ وَحَرْبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَلُهَا أَوْدَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے فتنوں کا تذکرہ کر رہے تھے، آپ نے بھی ''فتنۂ احلاس'' سمیت بہت سے فتنوں کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فتنۂ احلاس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فتنۂ احلاس سے مراد جنگ و جدل اور شکست و ریخت کا زمانہ ہے، پھر خوشحالی و آسودگی کا فتنہ ابھرے گا، اس کی ابتداء و انتہاء اور سرپرستی و ذمہ داری ایسے آدمی کے ہاتھ میں ہو گی، جو اپنے گمان کے مطابق مجھ سے ہو گا، حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہو گا، میرے دوست تو پرہیز گار لوگ ہیں، پھر لوگ برقرار نہ رہنے والی صلح کر

الدُّهَيْمَاءُ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيْلَ : اِنْقَطَعَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ، اِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ اَوْغَدٍ)). [الصحيحة:٩٧٤]

لیں گے۔ اس کے بعد بھیانک آفت ومصیبت پر مشتمل فتنہ نمودار ہوگا' وہ اس امت کے ہر فرد کو ہلا کر رکھ دے گا۔ جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے' تو وہ حد سے بڑھ کر سامنے آئے گا۔ بندہ بوقت صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ لوگ دو جماعتوں میں بٹ جائیں گے: ایک جماعت صاحب ایمان ہوگی' اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور دوسری جماعت صاحب نفاق ہوگی' اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا' جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا تو دجال کا انتظار کرنا' وہ اسی دن آ جائے گا' نہیں تو اگلے دن۔''

تخریج: الصحیحة ۹۷۴۔ ابوداؤد (۴۲۴۲)' احمد (۲/ ۱۳۳)' حاکم (۴/ ۴۶۷)۔

باب: من ادعى النبوة بعده صلى الله عليه وسلم

جو رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے

٢٦٣٠۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي اُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ، سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ، وَاِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) [الصحيحة:١٩٩٩]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں ستائیس آدمی انتہائی جھوٹے اور کذاب ہوں گے' ان میں سے چار عورتیں ہوں گی' (یاد رکھنا کہ) میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۹۹۔ احمد (۵/ ۳۹۶)' طحاوی فی المشکل (۴/ ۱۰۴)' طبرانی فی الکبیر (۳۰۲۶)' والاوسط (۵۴۴۶)۔

الزام جماعة المسلمين وامامهم

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنے کا بیان

٢٦٣١۔ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ[فَنَحْنُ فِيْهِ]،[وَجَاءَ بِكَ]، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ [كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟]،[قَالَ: ((يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شرّ کے بارے میں دریافت کرتا تھا تاکہ اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ (ایک دن) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شرّ کا زمانہ گزار رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام' جسے ہم نے قبول کیا' کو اور آپ کو ہماری طرف بھیجا۔ (اب سوال یہ ہے کہ) کیا اس خیر کے بعد پھر شرّ (کا غلبہ ہوگا) جیسا کہ پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا:

كِتَابَ اللّٰهِ، وَاتَّبِعْ مَافِيهِ، (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَبَعْدَ هٰذَاالشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟قَالَ: ((نَعَمْ)). [قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((اَلسَّيْفُ))]، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ (وَفِي طَرِيقٍ: قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَالسَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟) قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيهِ (وَفِي طَرِيقٍ: تَكُوْنُ اِمَارَةٌ (وَفِي لَفْظٍ: جَمَاعَةٌ) عَلٰى اَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى) دَخَنٌ)). قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ (وَفِي طَرِيقٍ اُخْرٰى: يَكُوْنُ بَعْدِي اَئِمَّةٌ [يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَ]، يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ،[وَسَيَقُوْمُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ، فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ])). (وَفِي اُخْرٰى: الْهُدْنَةُ عَلٰى دَخَنٍ مَاهِيَ؟ قَالَ: ((لَاتَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِمِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ،[فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا]دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)). قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا۔قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)). قُلْتُ: [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!]فَمَا تَامُرُنِي اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْتَزِمُ جَمَاعَةَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ،[[تَسْمَعُ وَتُطِيعُ الْاَمِيْرَ، وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَاُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَاَطِعْ])). قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتّٰى

''حذیفہ! اللہ کی کتاب پڑھ اور اس کے احکام پر عمل کر۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اُس شر کے بعد پھر خیر ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہو گی؟ اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تلوار کے بعد خیر کا کوئی حصہ باقی رہے گا؟ (یعنی لڑائی کے بعد اسلام باقی رہے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''امارت (اور جماعت) تو قائم رہے گی' لیکن معمولی چون و چرا اور دلوں میں نفرتیں اور کینے ہوں گے اور ظاہری صلح بباطن لڑائی ہو گی۔'' میں نے کہا: کینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ایک قوم یا مختلف حکمران ہوں گے جو میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور میری سیرت کے علاوہ کوئی اور سیرت اختیار کریں گے' تو ان کے بعض امور کو اچھا سمجھے گا اور بعض کو برا اور ان میں ایسے لوگ بھی منظرِ عام پر آئیں گے جو انسانوں کے قالب میں ہوں گے' لیکن ان کے دل شیطانی ہوں گے۔'' ایک روایت میں ہے: میں نے کہا: ظاہری صلح بباطن لڑائی اور دلوں میں کینہ' ان چیزوں کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے دل (ان خصائل حمیدہ) کی طرف نہیں لوٹیں گے' جن سے وہ پہلے متصف ہوں گے۔'' میں نے کہا: کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں' اندھا دھند فتنہ ہو گا' اور (اس میں ایسے لوگ ہوں گے کہ گویا کہ) وہ جہنم کے دروازوں پر کھڑے داعی ہیں' جو آدمی ان کی بات مانے گا' وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں کی صفات بیان فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہماری نسل کے ہوں گے اور ہماری طرح باتیں کریں گے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ایسا زمانہ مجھے پا لے تو میرے

يُدْرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ)). (وَفِي طَرِيْقٍ): ((فَإِنْ تَمُتْ يَاحُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٍ عَلَى جَذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ)). (وَفِي أُخْرٰى) : ((فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ، فَالْزَمْهُ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَمَالَكَ، فَإِنْ لَمْ تَرَ خَلِيْفَةً فَاهْرَبْ[فِي الْأَرْضِ]حَتّٰى يُدْرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاضٍ عَلَى جَذْلِ شَجَرَةٍ)). [قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ:] ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ)). قَالَ: قُلْتُ: فَبِمَ يَجِيْ؟ قَالَ: ((بِنَهْرٍ . اَوْقَالَ: مَاءٍ وَنَارٍ .فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ اَجْرُهُ، وَوَجَبَ وِزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ اَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ)). [قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ؟ قَالَ: ((عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ)).]. قَالَ: فَقُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((لَوِانْتُجَتْ فَرَسًا لَمْ تُرْكَبْ فُلُوُّهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

[الصحيحة: ٢٧٣٩]

لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران کو لازم پکڑے رکھنا' امیر کی بات سننا اور ماننا۔ اگر چہ تیری پٹائی کر دی جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے پھر بھی ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔'' میں نے کہا: اگر سرے سے مسلمانوں کی جماعت ہو نہ حکمران (تو پھر میں کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جانا' اگرچہ کسی درخت کے تنے کا ساتھ چمٹنا پڑے' یہاں تک کہ تجھے موت پا لے اور تو اسی حالت پر ہو۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''حذیفہ! کسی درخت کے تنے کا ساتھ چمٹ کر مرنا اِن (حکمرانوں) کی اطاعت کرنے سے بہتر ہوگا۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اگر ان دنوں میں تجھے اللہ کی زمین میں کوئی خلیفہ مل جائے تو اس کو لازم پکڑنا' اگرچہ وہ تیری پٹائی کرے اور تیرا مال چھین لے اور اگر تجھے کوئی خلیفہ نظر نہ آئے تو کسی (گوشۂ) زمین میں بھاگ جانا' حتی کہ تجھے موت آ جائے اور تو کسی درخت کے تنے کے ساتھ چمٹا ہوا ہو۔'' میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دجال ظاہر ہوگا۔'' میں نے کہا: وہ کون سی علامت لے کر آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہر یا پانی اور آگ کے ساتھ آئے گا' جو اس کی نہر میں داخل ہوا اس کا اجر ضائع اور گناہ ثابت ہو جائے گا اور جو اس کی آگ میں داخل ہوا اس کا اجر ثابت ہو جائے گا اور اس کا جرم مٹ جائے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دجال کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم۔'' میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس وقت تیری گھوڑی کا بچہ پیدا ہوا تو وہ ابھی تک اس قابل نہیں ہوگا کہ تو اس پر سواری کر سکے' کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۹۔ تقدم برقم: ۱۷۶۹۔

باب: الجهاد ماضٍ إلى يوم القيامة

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

٢٦٣٢ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا النَّاسُ الْخَيْلَ، وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، وَقَالُوْا: لَاجِهَادَ، قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: ((كَذَبُوْا، الْآنَ، الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَلَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ، وَيَزِيْغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ، وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، وَحَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُاللّٰهِ، وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ يُوْحٰى اِلَيَّ: مَقْبُوْضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ، وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنِيْ اَفْنَادًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالشَّامِ)). [الصحيحة: ١٩٣٥]

سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں نے گھوڑوں کو بے قیمت کر دیا ہے اور اسلحہ ترک کر دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے: اب کوئی جہاد نہیں رہا، اب لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''یہ لوگ خلافِ حقیقت بات کر رہے ہیں، اب اور اب قتال شروع ہوا ہے، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا، اللہ تعالی ان کے لئے لوگوں کے دلوں کو ٹیڑھا کرتا رہے گا اور ان سے اپنے بندوں کو (مالِ غنیمت کی صورت میں) رزق مہیا کرتا رہے گا، حتی کہ اللہ تعالی کا وعدہ آ پہنچے گا۔ (یاد رکھو کہ) روزِ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں خیر معلق رہے گی۔ میری طرف یہ وحی کی جا رہی ہے: میں فوت ہونے والا ہوں، ٹھہرنے والا نہیں ہوں، تم لوگ گروہوں کی صورت میں میرے پیچھے چلو گے اور تم ایک دوسرے کا خون کرو گے۔ (یاد رکھنا کہ) شام مومنوں کے گھروں کی اصل ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۳۵۔ نسائی (۳۵۹۱)، احمد (۴/ ۱۰۴)، طبرانی (۶۳۵۷)، ابن سعد (۷/ ۴۲۷، ۴۲۸)۔

باب: مدينة هرقل تفتح اولا

ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا

٢٦٣٣ـ عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ، قَالَ: ((كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسُئِلَ: اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا: الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةُ اَوْرُوْمِيَّةُ؟ فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ بِصَنْدُوْقٍ لَهُ حِلَقٌ، قَالَ: فَاَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَكْتُبُ، اِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا: اَقُسْطُنْطِيْنِيَّةُ اَوْ رُوْمِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ اَوَّلًا))۔ يَعْنِي

ابو قبیل کہتے ہیں: ہم سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ان سے یہ سوال کیا گیا: کون سا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ سیدنا عبداللہ نے صندوق منگوایا، اس کے ساتھ کڑے لگے ہوئے تھے۔ اس سے ایک کتاب نکالی۔ پھر انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے لکھ رہے تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرقل والا شہر (یعنی قسطنطنیہ) پہلے فتح ہو گا۔''

قِسْطَنْطِينِيَّةَ))۔ [الصحيحة:٤]

تخریج: الصحیحۃ ۴۔ احمد (۲/ ۱۷۶)' دارمی (۴۶۳)' ابن ابی شیبۃ (۵/ ۳۲۹)' حاکم (۳/ ۴۲۲)۔

باب: اثم القاتل

٢٦٣٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ! هَلْ لِلْقَاتِلِ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔ كَالْمُتَعَجِّبِ مِنْ شَأْنِهِ۔: مَاذَا تَقُولُ؟! فَأَعَادَ اللَّهُ مَسْأَلَتَهُ، فَقَالَ: لَهُ: مَاذَا تَقُولُ؟! مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا۔ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ؟! سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: ((يَأْتِي الْمَقْتُولُ مُتَعَلِّقًا رَأْسُهُ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ ، مُتَلَبِّبًا قَاتِلَهُ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى،تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ ،حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِ الْعَرْشَ، فَيَقُولُ الْمَقْتُولُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ: هٰذَا قَتَلَنِي: فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَاتِلِ :تَعِسْتَ: وَيُذْهَبُ بِهِ إِلَى النَّارِ))۔ [الصحيحة:٢٦٩٧]

قاتل کا گناہ

سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ سے کسی نے سوال کیا: ابوالعباس! کیا قاتل توبہ کرسکتا ہے؟ سیدنا ابن عباس نے اس سے متعجب ہوکر پوچھا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے اپنا سوال دوہرایا۔ انھوں نے پھر پوچھا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ دوتین دفعہ ایسے ہوا۔ پھر سیدنا ابن عباس نے کہا: اس کی توبہ کیسے قبول ہوگی؟ میں نے تمھارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''(روزِ قیامت) مقتول آئے گا' ایک ہاتھ سے اپنے سر کو سہارا دے رکھا ہوا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑا ہوا ہوگا' مقتول کی رگوں سے خون ابل رہا ہوگا' وہ اس کو عرش کے پاس لے آئے گا اور ربّ العالمین سے کہے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالی قاتل سے کہے گا: تو تو ہلاک ہو گیا ہے' پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۹۷۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۷۴۲)' والاوسط (۴۲۲۹)' ترمذی (۳۰۲۹)' والنسائی (۴۰۱۰)۔

باب: الدعا اذا كثر الناس بالذهب والفضة

٢٦٣٥۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ!إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ قَدِ اكْتَنَزُوْا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، فَأَكْثِرْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ

جب لوگوں کے پاس سونا چاندی (مال ودولت) زیادہ ہوجائے تو دعا کرے

سیدنا شداد بن اوس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''شداد بن اوس! جب تو لوگوں کو سونے اور چاندی کے خزانے جمع کرتے دیکھے تو یہ دعا بکثرت پڑھنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والے اور تیری مغفرت کو لازم کرنے والے امور کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکرادا کرنے اور اچھے انداز میں عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا

مِنْ خَيْرِ مَاتَعْلَمُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ)). [الصحيحة:٣٢٢٨]

ہوں اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے ہر اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے (ان تمام گناہوں کی) بخشش چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں بیشک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔"

تخریج: الصحيحة ٣٢٢٨- طبرانی فی الكبير (٧١٣٥)' ابو نعيم فی الحلية (١/ ٢٦٦)' ابن عساكر (٢٣/ ٣٦٠)۔

فوائد: اس حدیث میں اس دعا کی تعلیم دی گئی ہے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ' وَأَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ' وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ' وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا' وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ' وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ' اِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

باب: الناس يبعثون على نياتهم و اعمالهم

لوگوں کو ان کی نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا

٢٦٣٦۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذَااَنْزَلَ سُطُوْتَهُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِمُ الصَّالِحُوْنَ فَيَهْلِكُوْنَ بِهَلَاكِهِمْ ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سُطُوْتَهُ بِاَهْلِ نَقْمَتِهِ وَفِيْهِمُ الصَّالِحُوْنَ ، فَيُصَابُوْنَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ [وَاَعْمَالِهِمْ])) [الصحيحة:٢٦٩٣]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب اللہ تعالی اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرے گا تو ان میں نیکوکار لوگ بھی ہوں' آیا وہ بھی (برے لوگوں کے ساتھ) ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! جب اللہ تعالی سزا کے مستحق لوگوں پر اپنا عذاب نازل کریں گے اور اگر ان میں نیک لوگ ہوئے تو وہ بھی ان کی طرح اسی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے' پھر انھیں ان کی نیتوں اور عملوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔"

تخریج: الصحيحة ٢٦٩٣- ابن حبان (٧٣١٤)' بیہقی فی الشعب (٧٥٩٩)' بخاری (٢١١٨)' مسلم (٢٨٨٤)من طریق آخر عنه بمعناه

باب: لا يكون الطعام بين يدى الساعة

قیامت کے قریب کھانا نہیں ہوگا

٢٦٣٧۔ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ جُهْدًا شَدِيْدًا يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الدَّجَّالِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَلْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ)). فَقُلْتُ: مَايُجْزِي الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((مَايُجْزِي الْمَلَائِكَةَ ، اَلتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ)). قُلْتُ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے زمانے کی شدید مزاحمتوں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! ان دنوں میں عرب تھوڑے ہوں گے۔" میں نے کہا: اس دن کون سی چیز مومنوں کو کھانے سے کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو فرشتوں کو کفایت کرتی ہے' یعنی: تسبیح'

فَأَيُّ الْمَالِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((غُلَامٌ شَدِيْدٌ يُسْقِي أَهْلَهُ مِنَ الْمَاءِ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا طَعَامَ)).

[الصحيحة:۳۰۸۹]

تکبیر، تحمید اور تہلیل۔'' میں نے کہا: ان دنوں میں کون سا مال بہتر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا خادم جو اپنے آقاؤں کو پانی پلا دے گا' رہا مسئلہ کھانے کا تو وہ تو (سرے سے) نہیں ہوگا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۰۷۹۔ احمد (۶/ ۷۵٬۷۶)' ابو یعلی (۴۶۰۷)۔

باب: ليس امر يعبد من دون الله فيه خير

اللہ کے علاوہ جس کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس میں خیر نہیں ہے

۲۶۳۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَقَدْ عَلِمْتُ آيَةً مِّنَ الْقُرْآنِ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ، فَلَا أَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا؟ أَمْ لَمْ يَفْطِنُوا لَهَا فَيَسْأَلُوا عَنْهَا ؟ ثُمَّ طَفِقَ يُحَدِّثُنَا، فَلَمَّا قَامَ تَلَاوَمْنَا أَنْ لَّا نَكُونَ سَأَلْنَاهُ عَنْهَا! فَقُلْتُ: إِنَّا لَهَا إِذَا رَاحَ غَدًا، فَلَمَّا رَاحَ الْغَدَ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! ذَكَرْتَ أَمْسِ أَنَّ آيَةً مِّنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَسْأَلْكَ عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ، فَلَا تَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا؟ أَمْ لَمْ يُفْطِنُوا لَهَا؟ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَا وَعَنِ اللَّاتِي قَرَأْتَ قَبْلَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فِيْهِ خَيْرٌ. وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ إِنَّ النَّصَارٰى تَعْبُدُ عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، وَمَا تَقُوْلُ فِي مُحَمَّدٍ، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! أَلَسْتَ تَزْعَمُ أَنَّ عِيْسٰى كَانَ نَبِيًّا وَعَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ صَالِحًا؟! فَلَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنَّ آلِهَتَهُمْ لَكَمَا يَقُوْلُوْنَ. (الْأَصْلُ : تَقُوْلُوْنَ!)، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ﴾[الزخرف:۵۷]، قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پر غور وفکر کر کے اسے سمجھا ہے' لیکن اس کے بارے میں کسی نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ اب میں نہیں جانتا کہ آیا لوگ اس آیت کو سمجھ گئے ہیں' اس لئے سوال نہیں کرتے یا سرے سے وہ (استدلال یا مسئلہ) ان کے ذہن میں ہی نہیں آیا کہ اس کے بارے میں پوچھ لیں۔ پھر انھوں نے ہمیں احادیث بیان کرنا شروع کر دیں۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے کہ ہم اس آیت کے بارے میں سوال نہ کر سکے۔ میں نے کہا: جب وہ کل کو آئیں گے تو میں سوال کروں گا۔ جب وہ اگلے دن آئے تو میں نے کہا: ابن عباس! آپ نے کل ایک آیت کے بارے میں کہا تھا کہ اس کی بابت کسی نے آپ سے سوال نہیں کیا اور اب آپ نہیں جانتے کہ آیا لوگ سمجھ چکے ہیں اس لئے سوال نہیں کر رہے یا سرے سے وہ نقطہ ان کی سمجھ میں آ ہی نہ سکا؟ پھر میں نے کہا: اب آپ مجھے وہ آیت اور اس سے پہلے والی آیات بتلا دیں۔ انھوں نے کہا: جی ہاں' رسول اللہ ﷺ نے قریشیوں کو فرمایا: ''اے قریشیوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جاتی ہے' اس میں کوئی خیر نہیں۔ قریشیوں کو علم تھا کہ نصاری حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی عبادت کرتے ہیں اور محمد (ﷺ) پر جرح کرتے ہیں۔ اس لئے انھوں نے کہا: اے محمد! کیا آپ کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نبی

قُلْتُ: مَا (يَصِدُّوْنَ)؟ قَالَ: يَضِجُّوْنَ. ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ﴾[الزُّخْرُف:٦١] قَالَ: هُوَ خُرُوْجُ (وَفِي رِوَايَةٍ: نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ. عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[الصحيحة:٣٢٠٨]

اور بندگانِ خدا میں سے ایک صالح بندے تھے؟ اگر آپ کی بات سچی ہے (کہ اللہ کے علاوہ کسی معبود میں کوئی خیر نہیں) تو (حضرت عیسی علیہ السلام سمیت) ان کے معبودوں میں کوئی خیر نہیں ہو گی؟ اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿اور جب ابن مریم (علیہ السلام) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تیری قوم خوشی سے چیخنے لگی ہے۔﴾ (سورۂ زخرف: ۵۷) میں نے کہا: "يَصِدُّوْنَ" کا معنی شور و غل مچانا ہے ﴿اور یقیناً وہ (یعنی عیسی علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے۔﴾ (سورۂ زخرف: ۶۱) اس سے مراد روزِ قیامت سے پہلے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۰۸۔ احمد (۱/ ۳۱۷، ۳۱۸)، طبرانی (۱۲۷۴۰)، ابن حبان (۲۸۱۷)، مختصراً جداً۔

باب: من يخرب الكعبة

بیت اللہ کو کون لوگ خراب کریں گے؟

٢٦٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَاتَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخْرِبُوْنَهُ خَرَابًا لَايُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ)).

[الصحيحة:٢٧٤٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی۔ بیت اللہ کی حرمتوں کو پامال کرنے والے اسی کے خاندان کے افراد ہوں گے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو پھر عربوں کی ہلاکت و بربادی محتاجِ بیان نہ رہے گی، پھر حبشی لوگ کعبہ کو ویران کر دیں گے اور اس کے بعد اسے آباد نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ اس کے خزانے نکال لیں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۴۳۔ احمد (۲/ ۲۹۱، ۳۱۲)، ابن ابی شیبۃ (۱۵/ ۵۲، ۵۳)، حاکم (۴/ ۴۵۲، ۴۵۳)، الطیالسی (۲۳۷۳)

٢٦٤٠۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوْهُ، فَلَايُسْأَلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخْرِبُوْنَهُ خَرَابًا لَايُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ)). [الصحيحة:٥٧٩]

سعید بن سمعان کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمتوں کو پامال کرنے والے اسی کے خاندان میں سے ہوں گے۔ جب وہ بیت اللہ کی حرمتوں کو پامال کریں گے، تو پھر عربوں کی ہلاکت و بربادی عروج پر ہو گی، پھر حبشی آ کر اسے ویران کر دیں گے، پھر بیت اللہ کو آباد نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ

کعبہ کے خزانے نکالیں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۵۷۹۔ انظر الحدیث السابق۔

باب: بعثة الناس يوم القيامة

قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے جانے کا بیان

٢٦٤١۔عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُبْعَثُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ، وَيَبْلُغُ شَحْمَةَ الْآذُنِ، قَالَتْ: سَوْدَةُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاسَوْءَتَاهُ! يَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلٰى بَعْضٍ؟! قَالَ: شَغَلَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ . وَتَلَا: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ. وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ. وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ. لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾[عبس:٣٤.٣٧])). [الصحيحة:٣٤٦٩]

زوجۂ رسول سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت والے دن) جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور غیر مختون (بغیر ختنے کے) ہوں گے، (ان کا پسینہ) ان کو لگام ڈال لے گا اور وہ ان کانوں کی لو تک پہنچ جائے گا۔" سیدہ سودہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہائے! شرمگاہیں نظر آئیں گی اور لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسا کام کرنے سے لوگ مشغول ہوں گے (یعنی اس وقت کی ہولناکی اور شدت انھیں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی مہلت ہی نہیں دے گی)۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر دامن گیر ہوگی، جو اس کے لئے کافی ہوگی۔﴾ (سورۂ عبس: ۳۴-۳۷)

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۶۹۔ طبرانی (۲۴/ ۳۴)، حاکم (۵۱۴، ۵۱۵)، بغوی فی التفسیر (۴/ ۴۵۰)۔

٢٦٤٢ـ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِي عَلٰى تَلٍّ، وَيَكْسُوْنِي حُلَّةً خَضْرَاءَ ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي، فَاَقُوْلُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْلَ، فَذَاكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ)). [الصحيحة:٢٣٧٠]

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا، میں اور میری امت ایک ٹیلے پر ہوں گے۔ اللہ تعالی مجھے سبز رنگ کی پوشاک پہنائیں گے۔ پھر مجھے اجازت دی جائے گی اور میں کہوں گا جو اللہ تعالی چاہیں گے، یہی مقام محمود ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۷۰۔ احمد (۳/ ۴۵۶)، حاکم (۲/ ۳۶۳)، ابن حبان (۶۴۷۹)، ابن ابی عاصم فی السنۃ (۷۸۵)۔

اتباع اليهود بالدجال و عليهم الطيالسة

یہود کا دجال کی پیروی کرنا، اس حال میں کہ ان پر سبز چادریں ہوں گی

٢٦٤٣ ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)). [الصحيحة: ٣٠٨٠]

فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے لگیں گے (پیروی کریں گے) جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۸۰۔ مسلم (۲۹۴۴)' ابن حبان (۶۷۹۸)' ابن عساکر (۲/ ۹۰)۔

باب: صفة الله الضحك

اللہ تعالیٰ کی صفت ہنسنے کا بیان

٢٦٤٤۔عَنْ اَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَجَلّٰى لَنَا رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَاحِكًا)) [الصحيحة: ٧٥٥]

سیدنا ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن ہمارے ربّ ہنستے ہوئے ہمارے سامنے نمودار ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۵۵۔ احمد (۴/ ۴۰۷'۴۰۸)' مطولاً' ابن خزیمۃ فی التوحید (ص:۲۳۶)' الاجری فی الشریعتہ (ص:۲۸۰)۔

باب: ترك الناس المدينة على خير

لوگوں کا مدینے کو خیر باد کہہ دینے کا بیان

٢٦٤٥۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَاكَانَتْ ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِي (يُرِيْدُ: عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ)، وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدُ اَنَّ الْمَدِيْنَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا)). [الصحيحة: ٦٨٣]

سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''لوگ مدینہ کو خیر آباد کہہ دیں گے' حالانکہ وہ ان کے لئے سب سے بہتر ہوگا' (درندے اور پرندے جیسے) روزی کے متلاشی جانور اس کو اپنی آماجگاہ بنا لیں گے۔ سب سے آخر میں مزینہ قبیلے کے دو چرواہے اپنی بکریوں کو ڈانٹتے للکارتے مدینہ کی طرف آئیں گے' (جب پہنچیں گے تو) اسے اجاڑ اور ویران پائیں گا' حتی کہ جب وہ ثنیۂ وداع تک پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر پڑیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۸۳۔ بخاری (۱۸۷۴)' مسلم (۴۹۹)(۱۳۸۹)' احمد (۲/ ۲۳۴)۔

باب: تفسير الآية و كذالك جعلناكم امة وسطا

آیت: اور ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا کی تفسیر

٢٦٤٦۔عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((يَجِي النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَيَجِي النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَقَلُّ ، فَيُقَالُ لَهُ :هَلْ

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت کوئی نبی دو امتیوں کے ہمراہ آئے گا تو کوئی تین کے ہمراہ اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ یا اس سے کم افراد

بَلَّغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ ، فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ، فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا . فَيُقَالُ: مَنْ شَهِدَ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ، فَتُدْعٰى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ ،فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ.فَيَقُوْلُ: وَمَا عَلَّمَكُمْ بِذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذٰلِكَ اِنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا، فَصَدَّقْنَاهُ، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ. تَعَالٰى.: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾[البقرة:۱۴۳])). [الصحيحة:٢٤٤٨]

ہوں گے۔ نبی کو کہا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم تک پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ پھر اس کی امت کو بلا کر اس سے پوچھا جائے گا: کیا تمھارے نبی نے تمھیں (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ نبی سے کہا جائے گا: تمھارے حق میں گواہی کون دے گا؟ وہ کہے گا: محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ سو حضرت محمد ﷺ کی امت کو بلایا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: کیا اس نبی نے اپنی قوم تک (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گی: جی ہاں۔ اللہ تعالی پوچھے گا: تمھیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہے گی: ہمیں ہمارے نبی نے بتایا تھا کہ تمام رسولوں نے اپنی امتوں تک (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا تھا اور ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ اللہ تعالی کے اس فرمان کا یہی مصداق ہے: ﴿اور ہم نے اسی طرح تمھیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں۔﴾ (سورۂ بقرہ:۱۴۳)۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۴۸۔ ابن ماجہ (۴۲۸۴)، نسائی فی الکبری (۱۱۰۰۷)، احمد (۳/ ۵۸)۔

باب: انتهال حرمة مكة

مکہ کی حرمت کے ٹوٹنے کا بیان

٢٦٤٧ـعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ، وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا)). [الصحيحة:٣٣٩٥]

سیدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو تین حالتوں پر جمع کیا جائے گا: رغبت کرنے والے اور ڈرنے والے، دو دو آدمی ایک اونٹ پر، تین تین آدمی ایک اونٹ پر، چار چار آدمی ایک اونٹ پر اور دس دس آدمی ایک اونٹ پر سوار ہو کر آئیں گے، باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی، جہاں وہ قیلولہ کریں وہ وہاں قیلولہ کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے وہ وہاں رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے وہ وہاں صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ وہاں شام کرے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۹۵۔ بخاری (۶۵۲۲)، مسلم (۲۸۶۱)، نسائی (۲۰۸۷)۔

باب: يحشر الناس على ثلاث طرائق

لوگوں کو تین حالتوں میں جمع کیا جائے گا

٢٦٤٨ ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَتٰى عَبْدُاللّٰهِ

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن

بْنُ عَمْرٍو اِبْنَ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ! إِيَّاكَ وَالْإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، فَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُحِلُّهَا وَيَحِلُّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، لَوْ وُزِنَتْ ذُنُوبُهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَوَزَنَتْهَا)). قَالَ: فَانْظُرْ أَنْ لَاتَكُونَ [أَنْتَ] هُوَ يَا ابْنَ عَمْرٍو! فَإِنَّكَ قَدْ قَرَأْتَ الْكُتُبَ، وَصَحِبْتَ الرَّسُولَ ﷺ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ هٰذَا وَجْهِي إِلَى الشَّامِ مُجَاهِدًا۔ [الصحيحة:٢٤٦٢]

زبیر ؓ کے پاس آئے، وہ حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: ابن زبیر! اللہ کے حرم میں الحاد سے بچو، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قریش کا کوئی آدمی ادھر اترے گا اور اسے حلال کرے گا۔ اگر اس کے گناہوں کا جن وانس کے گناہوں سے وزن کیا جائے تو اس کے گناہ وزنی ہو جائیں گے۔'' اے ابن عمرو! تو غور وفکر کر، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آدمی تو ہی ہو۔ تو نے قرآن مجید پڑھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے۔ انھوں نے کہا: میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرا چہرہ شام کی طرف ہے، میں جہاد کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔

تخريج: الصحيحة ٢٤٦٢۔ احمد (٢/ ١٩٦، ٢١٩)۔

فوائد: عبداللہ بن زبیرؓ نے مکہ میں خلافت کا اعلان کر کے یزید کے خلاف خروج کیا تھا تو مقابلے میں حجاج بن یوسف نے مکہ میں چڑھائی کر دی تھی، اس کی طرف اشارہ ہے۔

باب: المهدى و بركته

مہدی اور اس کی برکات کا بیان

٢٦٤٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ، يُسْقِيهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ، وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا)). يَعْنِي حِجَّةً۔

سیدنا ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری زمانے میں مہدی نکلیں گے، اللہ تعالی بارش نازل کرے گا، زمین کھیتیاں اگائے گی، وہ لوگوں کو بہترین مال عطا کریں گے، مویشی زیادہ ہو جائیں گے، امت کی تعداد بڑھ جائے گی اور وہ سات یا آٹھ سال تک زندہ رہے گی۔''

تخريج: الصحيحة ١١٧١۔ حاكم (٤/ ٥٥٧، ٥٥٨)۔

باب: خروج اثنى عشرة الفًا من عدن ابين

عدن ابین سے بارہ ہزار افراد کے نکلنے کا بیان

٢٦٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ مِنْ (عَدَنُ أَبْيَنَ) اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، يَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ هُمْ خَيْرٌ مَنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ)). [الصحيحة: ٢٧٨٢]

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدن ابین سے بارہ ہزار آدمی نکلیں گے، وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کریں گے، وہ اپنے سے پہلے والی نسلوں سے بہتر ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۷۸۲- احمد (۱/ ۳۲۳)' طبرانی (۱۱۰۲۹)' ابو یعلی (۲۴۱۵)۔

باب: تدارسوا القرآن قبل رفعه

قرآن مجید کو پڑھنا یاد رکھنا قبل اس سے کہ اٹھالیا جائے

۲۶۵۱- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ مَرْفُوْعًا: ((يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَاصِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فِي لَيْلَةٍ، فَلَايَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ: اَلشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْعَجُوْزُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ (لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)، فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا)). قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرٍ لِحُذَيْفَةَ، مَاتُغْنِي (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ! تُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا))۔ [الصحيحة:۸۷]

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑے کے بیل بوٹوں طرح اسلام (آہستہ آہستہ) مٹتا جائے گا' حتی کہ (لوگوں کو) یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ نماز' روزہ' قربانی اور صدقہ (وغیرہ) کسے کہتے ہیں اور ایک رات میں ہی اللہ تعالی کی کتاب (کے حروف) کو مٹا دیا جائے گا' پس زمین میں ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی' اور لوگوں میں سے جو بوڑھے مرد اور بوڑھی خواتین بچیں گی' وہ کہیں گے: ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہتے سنا اور اب ہم بھی کہہ رہے ہیں۔'' صلہ بن زفر نے سیدہ حذیفہ سے کہا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سے آپ کی کیا مراد ہے' حالانکہ وہ نماز' روزے' قربانی اور صدقہ سے تو ناواقف ہوں گے؟ سیدنا حذیفہ نے اس سے منہ پھیر لیا' اس نے تین دفعہ یہی سوال کیا' ہر دفعہ سیدہ حذیفہ اعراض کرتے رہے۔ تیسری دفعہ متوجہ ہوئے اور تین دفعہ کہا: صلہ! یہ کلمہ انھیں جہنم سے نجات دلائے گا۔

تخریج: الصحیحة ۸۷- تدار سوا القرآن قبل رفعه۔

فوائد: شہادتین کے ساتھ نماز' روزے کی ادائیگی بھی لازم ہے ورنہ انسان مسلمان نہیں ہوسکتا اور بخشش اور حصول جنت کے لیے یہ چیزیں لازم ہیں جیسا کہ ابوبکرؓ نے زکوۃ روکنے والوں سے قتال کا اعلان کر دیا تھا لیکن ایسی صورت کہ لوگوں سے دین چھن جائے اور وہ کلمہ کو بمشکل بچا پائیں تو پھر نجات کی امید کی جاسکتی ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

باب: ذهاب الصالحين و بقية صفالة

نیک لوگوں کے جانے اور بے کار لوگوں کے باقی رہنے کا بیان

۲۶۵۲- عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ' ایک ایک کر کے' اٹھ جائیں گے اور جَو یا کھجور

فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً)).

[الصحيحة:٢٩٩٣]

کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالی کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی۔"

تخریج: الصحيحة ۲۹۹۳- بخاری (۶۴۳۴)، وفی التاريخ (۷/ ۴۳۴)، احمد (۴/ ۱۹۳)۔

باب: اولئك هم وقود النار

یہی لوگ آگ کا ایندھن ہیں

٢٦٥٣ـ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَظْهَرُ هٰذَا الدِّيْنُ حَتّٰى يُجَاوِزُ الْبِحَارَ، وَحَتّٰى تُخَاضُ بِالْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَاتِي أَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا قَرَأُوْا قَالُوْا: قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ، فَمَنْ أَقْرَءُ مِنَّا؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا؟! ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِي أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَأُولٰئِكَ مِنْكُمْ، وَأُولٰئِكَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ)). [الصحيحة: ٣٢٣٠]

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ دین منظرِ عام پر آئے گا اور سمندروں سے تجاوز کر جائے گا، حتی کہ اللہ کے راستے میں گھوڑسواروں کی جماعت کو پانی پر لایا جائے گا، پھر ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کی تلاوت کر چکنے کے بعد کہیں گے: ہم نے قرآن مجید پڑھ لیا ہے، ہم سے زیادہ پڑھنے والا کون ہے؟ ہم سے زیادہ علم والا کون ہے؟" پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: تمھارا کیا خیال ہے کہ ان میں کوئی خیر و بھلائی ہوگی؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ تم میں سے ہوں گے، یہ لوگ اس امت میں سے ہوں گے اور یہ لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے۔"

تخریج: الصحيحة ۳۲۳۰- ابن المبارك فی الزهد (۴۵۹)، ابو يعلى (۶۶۹۸)، البزار (الكشف: ۱۷۴)، طبرانی فی الكبير (۲۵/ ۲۷، ۲۸)، عن ام الفضل ؓ -

باب: ذكر الياجوج و ماجوج

یاجوج و ماجوج کا بیان

٢٦٥٤ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُفْتَحُ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ، يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْهُمْ إِلٰى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيَضُمُّوْنَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُوْنَ مِيَاهَ الْأَرْضِ، حَتّٰى أَنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُوْنَ مَافِيْهِ حَتّٰى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ لوگوں پر نکل پڑیں گے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے﴾ (سورۂ انبیاء: ۹۶) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان ان سے بچنے کے لئے اپنے شہروں اور قلعوں میں سمٹ جائیں گے اور اپنے مویشی اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج زمین کا پانی پی جائیں گے، (اور اتنا پانی پئیں گے کہ) ان کے بعض افراد ایک نہر کے پاس سے گزریں گے اور وہ

يَتْرُكُوْهُ يَبَسًا، حَتّٰى إِنَّ مِنْ بَعْدِهِمْ لَيَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهْرِ فَيَقُوْلُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً! حَتّٰى إِذَالَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدٌ فِي حُصْنٍ أَوْمَدِيْنَةٍ قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ ، بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ! قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ أَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ يَرْمِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مُخْتَضِبَةً دَمًا لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دُوْدًا فِي أَعْنَاقِهِمْ كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مَوْتٰى لَا يُسْمَعُ لَهُمْ حِسٌّ. فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: أَلَا رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ فَيَنْظُرُ مَافَعَلَ هٰذَا الْعَدُوُّ،قَالَ: يَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًالِنَفْسِهِ قَدْ أَظُنُّهَا عَلٰى أَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَيَنْزِلُ،فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ، فَيُنَادِي : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ: أَلَا أَبْشِرُوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَيَسْرَحُوْنَ مَوَاشِيَهُمْ، فَمَا يَكُوْنُ لَهَا رَعْيٌ إِلَّا لُحُوْمُهُمْ، فَتَشْكَرُ عَنْهُ كَأَحْسَنِ مَاتَشْكَرُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ أَصَابَتْهُ قَطُّ)).

[الصحيحة:۱۷۹۳]

اس کا سارا پانی پی جائیں اور نہر خشک ہو جائے گی۔ جب ان کے بعد والوں کا وہاں سے گزر ہو گا تو وہ کہیں گے کہ کسی دور میں یہاں پانی ہوتا تھا۔ جب قلعوں یا شہروں میں پناہ گزین لوگوں کے علاوہ کوئی اور انسان نہیں بچے گا (جو انھیں نظر آ سکے) تو وہ کہیں گے: یہ تھے اہل زمین (ان کا قصہ تو تمام ہو چکا) ہم ان سے فارغ ہو گئے ہیں' اب اہل آسمان باقی ہیں۔ (ان پر غلبہ پانے کی سوچنی چاہیے) سو ان کا ایک فرد نیزے کو قدرے زور سے حرکت دے گا اور آسمان کی طرف پھینکے گا' وہ خون آلود لوٹے گا' یہ ان کے لئے ابتلاء و آزمائش اور فتنہ و فساد کا سبب بنے گا۔ وہ اسی حالت پر ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ٹڈی کی طرح کا کیڑا پیدا کر دیں گے' جس کی وجہ سے وہ (سب کے سب) مر جائیں اور ان کی طرف سے کوئی آہٹ سنائی نہیں دے گی۔ مسلمان کہیں گے: کیا کوئی آدمی ایسا ہے جو اپنے حق میں خطرہ مول لے کر دیکھے کہ دشمن کیا کر رہے ہیں؟ ایک آدمی اجر و ثواب کی نیت سے باہر نکلے گا' اس کو اپنے بارے میں یہی گمان ہو گا کہ وہ قتل کر دیا جائے گا۔ وہ (اپنے قلعے یا شہر سے) نیچے اترے گا اور انھیں مرا ہوا پائے گا' ان کے لاشے ایک دوسرے پر پڑیں ہوں گے۔ وہ پکارے گا: مسلمانوں کی جماعت! ذرا غور سے! خوش ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ نے تمھیں دشمنوں سے کفایت کیا ہے۔ وہ اپنے قلعوں اور شہروں سے نکلیں گے' اپنے مویشیوں کو چرائیں گے' ان کے گوشت کے علاوہ ان کا کوئی اور چارہ نہیں ہو گا' وہ گوشت کھا کر اتنے موٹے تازے ہو جائیں گے' جتنا کہ وہ بہترین چارہ کھا کر ہوتے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۹۳۔ ابن ماجہ (۴۰۷۹)' احمد (۳/ ۷۷)' حاکم (۲/ ۲۴۵)' ابن حبان (۶۸۳۰)۔

باب: حشر البهائم والقصاص بينها

جانوروں کو زندہ کرنے اور ان کے مابین قصاص کا بیان

۲٦٥٥ ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُقْتَصُّ الْخَلْقُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، حَتّٰى الْجَمَّاءُ مِنَ الْقَرْنَاءِ، وَحَتّٰى الذَّرَّةُ)).

[الصحيحة:١٩٦٧]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت والے دن) مخلوقات کو ایک دوسرے سے قصاص دلایا جائے گا، حتی کہ بے سینگ جانور کو سینگ والے جانور سے اور چیونٹی کو چیونٹی سے قصاص دلوایا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۹٦۷- احمد (۲/ ۳٦۳)، بهذا اللفظ، مسلم (۲۵۸۲)، ترمذی (۲۴۲۰)، مختصراً من طريق آخر عنه۔

۲٦٥٦ ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((يَقْضِي اللّٰهُ بَيْنَ خَلْقِهِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ، وَإِنَّهُ لَيُقِيْدُ يَوْمَئِذٍ لِجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ تَبْعَةٌ عِنْدَ وَاحِدَةٍ لِأُخْرٰى قَالَ اللّٰهُ: كُوْنُوْا تُرَابًا، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ الْكَافِرُ ﴿يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾[النبا:٤٠])).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات یعنی جن و انس اور چوپائیوں کے مابین فیصلہ کریں گے اور وہ بے سینگ کو سینگ والے جانور سے قصاص دلائے گا، حتی کہ کسی کا کسی پر کوئی مطالبہ باقی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ (حیوانات کو) فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ اس وقت کافر کہے گا: ﴿ہائے کاش! میں (بھی) مٹی ہو جاتا﴾ (سورۂ نبا: ۴۰)۔“

تخریج: الصحيحة ۱۹٦٦- ابن جرير فی تفسيره (۳۰/ ۱۷، ۱۸)۔

باب: الصوت الإلٰهي والايمان به

اللہ تعالیٰ کی آواز اور اس پر ایمان رکھنے کا بیان

۲٦٥٧ ـ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا! وَسَعْدَيْكَ ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ. أُرَاهُ قَالَ: تِسْعَ مِئَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا، وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ، ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ [الحج:٢] فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ يَأْجُوْجَ تِسْعُ مِئَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ. ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت والے دن فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آواز دیں: بیشک اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد میں سے جہنم کے لئے (جہنمی) گروہ کو علیحدہ کر دو۔ وہ پوچھیں گے: اے میرے ربّ! آگ کے گروہ کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ایک ہزار کی نفری میں سے نوسوننانوے (۹۹۹) کو (جہنم کے لئے علیحدہ کر دو)۔ (یہ ہولناک خبر سن کر) حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے اور بچوں پر بڑھاپا چھا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ مدہوش نہ ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔﴾ (سورۂ حج: ۲) یہ بات صحابہ پر اتنی گراں گزری کہ ان کے چہرے بدل گئے۔ نبی ﷺ نے (ان کو حوصلہ دلاتے

الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ،فَكَبَّرْنَا)). [الصحيحة: ۳۲۵۰]

ہوئے) فرمایا: ”(قیامت والے دن تناسب یہ ہے گا کہ) یاجوج ماجوج میں سے نوسوننانوے افراد اور تم میں سے ایک فرد ہوگا' پھر (سابقہ امتوں کے) لوگوں کے مقابلے تمھاری تعداد اتنی ہوگی جتنے کہ سفید رنگ کے بیل کی پشت پر سیاہ بال یا سیاہ رنگ کے بیل کی پشت پر سفید بال ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تم جنت کی آبادی کا چوتھائی حصہ ہوگے۔“ (یہ سن کر) ہم نے اللہ اکبر کہا۔ آپ نے فرمایا: ”(مجھے امید ہے کہ) تم جنت کی آبادی کا تیسرا حصہ ہو گے۔“ ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”جنت کی آدھی آبادی تم لوگ ہوگے۔“ (یہ سن کر) ہم نے اللہ اکبر کہا۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۵۰۔ بخاری (۴۷۴۱'۳۳۴۸)' مسلم (۲۲۲)' احمد (۳/ ۳۳'۳۲)۔

٢٦٥٨ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا)). [الصحيحة:٥٨٣]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ہمارا رب اپنی پنڈلی سے پردہ ہٹائے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اسے سجدہ کریں گے' جو لوگ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کے لئے سجدہ کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے' ان میں سے ہر ایک سجدہ کرنے (کے لئے جھکنے) کی کوشش تو کرے گا' لیکن اس کی کمر ایک تختہ ہو جائے گی۔“

تخریج: الصحیحة ۵۸۳۔ بخاری (۴۹۱۹) بهذا للفظ' بخاری (۷۴۳۹) ومسلم (۱۸۳)' مطولاً۔

باب: الخليفة الذى يحثى المال

اس خلیفہ کا بیان جو لوگوں کو لپیں بھر بھر کر مال دے گا

٢٦٥٩ ـ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، فَقَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ ـ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ـ ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ. قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ـ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ، يَحْثِي الْمَالَ

ابونضرہ کہتے ہیں: ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: قریب ہے کہ اہل عراق کی طرف نہ ماپ والی چیز بھیجی جائے اور نہ تول والی۔ ہم نے کہا: ایسا کن کی طرف سے ہوگا؟ انھوں نے کہا: ایسا عجمیوں کی طرف سے ہوگا' وہ یہ چیزیں روک لیں گے۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کی طرف نہ تول والی چیز بھیجی جائے اور نہ ماپ والی۔ ہم نے کہا: ایسا کن کی طرف سے ہوگا؟ انھوں نے کہا: ایسا رومیوں کی طرف سے ہوگا۔ پھر انھوں نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا:

حَثِيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدًّا)). قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ؟ فَقَالَا: لَا ـ[الصحيحة:٣٠٧٢، ٤٠٠١]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری زمانے میں ایک ایسا خلیفہ پیدا ہوگا' جو شمار کئے بغیر مال کے چلو بھر بھر کے (لوگوں کو) دے گا۔'' میں نے ابونضرہ اور ابو العلاء سے کہا: کیا تم عمر بن عبدالعزیز کو یہی خلیفہ تصور کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۳۰۷۲'۴۰۰۱۔ مسلم (۲۹۱۳)' احمد (۳/ ۳۱۷)' ابن حبان (۶۶۸۲)۔

باب: شرطه آخر الزمان

باب:

٢٦٦٠ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ، يَغْدُوْنَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ، وَيَرُوْحُوْنَ فِي غَضَبِهِ)). [الصحيحة:١٨٩٣]

سیدنا ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ (منظرِ عام پر) آئیں گے کہ ان کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ وہ صبح بھی اللہ تعالی کی ناراضگی میں کریں گے اور شام بھی اس کے غیظ وغضب میں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۹۳۔ احمد (۵/ ۲۵۰)' حاکم (۴/ ۴۳۶)' طبرانی (۸۰۰۰)' ابن الا عرابی فی المعجم (۲۱۴۹)۔

فوائد: اس میں یہ اشارہ ہے کہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا کام احسن انداز سے کیا جانا چاہیے کہ سختی کرکے لوگوں کو اسلام سے بدظن نہ کیا جائے۔

باب: ذكر اثنى عشرة اميرًا من قريش

قریش کے بارہ امراء کا بیان

٢٦٦١ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَرْفُوْعًا: ((يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيْرً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). [الصحيحة: ١٠٧٥]

سیدنا جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ امراء ہوں گے' وہ سارے کے سارے قریش سے ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۷۵۔ ترمذی (۲۲۲۳)' احمد (۵/ ۹۴، ۹۰)' بخاری (۷۲۲۲)' مسلم (۱۸۲۱) من طریق آخر عنه بمعناه۔

فوائد: ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ یہ الفاظ کہہ کر آ جاتے ہیں اور پھر لوگوں کے استفسار پر بتاتے ہیں اس کے بعد قتل و غارت ہوگی جس سے سمجھ آتی ہے کہ ان امراء کے دور میں حق کا بول بالا رہے گا۔

باب: نزول عيسى واجتماعه بالمهدى

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور امام مہدی کے ساتھ اکٹھے ہونا

٢٦٦٢ـ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب

((يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ: تَعَالَ صَلِّ بِنَا، فَيَقُوْلُ لَا، اَنَّ بَعْضَهُمْ اَمِيْرُ بَعْضٍ، تَكْرِمَةُ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ)). [الصحيحة:٢٢٣٦]

حضرت عیسی بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر مہدی انھیں کہیں گے: آئیں اور نماز پڑھائیں۔ وہ کہیں گے: نہیں، تم ہی ایک دوسرے کے امام و امیر بن سکتے ہو، یہ اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کی عزت و آبرو ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۶۔ الحارث بن ابی اسامة فی سنده المنار المنیف لابن القیم: ص۱۴۷، ۱۴۸۔

يخرج الدجال من القراء

قرآن پڑھنے والوں میں سے ہی دجال نکلے گا

٢٦٦٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَنْشَأُ نَشْأٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى يَخْرُجَ فِيْ اَعْرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ)). [الصحيحة:٢٤٥٥]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو قرآن مجید تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی کی ہڈی (یعنی حلق) سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی وہ اس سے متاثر نہیں ہوں گے)، جب ان کی ایک لہر اٹھے گی تو اسے روک دیا جائے گا، (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتی کہ ایسی صفات کے متصف لوگوں میں دجال نمودار ہوگا۔"

باب: تداعي الامم على المسلمين

مسلمانوں کے خلاف لوگوں کے ٹوٹ پڑنے کا بیان

٢٦٦٤ـ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا. فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ. قَالَ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)). [الصحيحة:٩٥٨]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب امتوں کے لوگ تم پر یوں ٹوٹ پڑیں گے، جیسے بسیار خور (کھانے کے) پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔" کہنے والے نے کہا: آیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری بہت زیادہ تعداد ہوگی، لیکن تم سیلاب کے کوڑا کرکٹ کی طرح (ہلکے پھلکے) ہو جاؤ گے اور اللہ تعالی تمھارے دشمنوں کے دلوں سے تمھاری ہیبت نکال دے گا اور تمھارے دلوں میں "وہن" ڈال دے گا۔" کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! "وہن" کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دنیا کی محبت اور موت سے کراہت کو "وہن" کہتے ہیں۔"

باب: بقية المومنين و الماء في الشام

مومنوں اور پانی کا شام میں باقی رہنے کا بیان

٢٦٦٥ـ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ: ((يُوْشِكُ اَنْ تَطْلُبُوْا فِيْ قُرَاكُمْ هٰذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ فَلَا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب ہے کہ تم ان بستیوں میں پانی کا ایک پیالہ تلاش کرو، لیکن کامیاب نہ ہو سکو، یعنی سارے کا سارا

تَجِدُوْنَهُ، يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصَرِهِ، فَيَكُوْنُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَاءُ)). [الصحيحة:۳۰۷۸]

پانی اپنی اصل کی طرف سکڑ جائے گا اور باقی ماندہ مومن اور پانی شام میں ہوگا۔

فوائد: پانی کا شام کی جانب سکڑ جانا اور باقی زمین سے ختم ہو جانا جدید تحقیقات اس کی تصدیق کر رہی ہیں کہ زیر زمین پانی ہر سال گہرا ہو رہا اور اس کو بڑھانے کا کوئی ذریعہ کارگر نہیں ہو رہا۔

باب: يوشك ان يغلب على الدنيا لكع بن لكع

ہوسکتا ہے کہ دنیا پر کوئی کمینہ آدمی غالب آ جائے

۲٦٦٦۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُوْشِكُ اَنْ يَّغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ، وَاَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيْمَيْنِ)). [الصحيحة:۱۵۰۵]

ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ دنیا پر کوئی انتہائی کمینہ آدمی غالب آ جائے۔'' اور لوگوں میں سب سے بہتر دو شریفوں میں سے ایمان والا ہے۔

۲٦٦۷۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ،قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ وَزَّاجٍ قَدِيْمًا لَهُ صُحْبَةٌ، فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُوْشِكُ اَنْ يُؤَمَّرَ عَلَيْهِمُ الرُّوَيْجِلُ، فَيَجْتَمِعَ اِلَيْهِ قَوْمٌ مُحَلَّقَةٌ اَقْفِيَتُهُمْ، بِيْضٌ قُمُصُهُمْ ، فَاِذَا اَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ حَضَرُوْا)). فَشَاءَ رَبُّكَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ وَزَّاجٍ وَلِّيَ عَلَى بَعْضِ الْمُدُنِ، فَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ قَوْمٌ مِّنَ الدَّهَاقِيْنِ مُحَلَّقَةٌ اَقْفِيَتُهُمْ ، بِيْضٌ قُمُصُهُمْ، فَكَانَ اِذَا اَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ حَضَرُوْا، فَيَقُوْلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ!

[الصحيحة:۳٤۲٤]

عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن وزاج رضی اللہ عنہ قدیم صحابی تھے' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ تم پر کسی کم اہمیت آدمی کو امیر بنا دیا جائے اور اس کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں جن کی گدیوں سے بال مونڈے ہوئے ہوں گے' ان کی قمیصیں سفید رنگ کی ہوں گی' جب وہ ان کو کسی چیز کا حکم دینے لگے گا تو وہ حاضر ہو جائیں گے۔'' اللہ کا کرنا کہ سیدنا عبداللہ بن وزاج بعض شہروں کے گورنر بنا دیے گئے' جب ان کے پاس کسان لوگ آتے تھے' جن کی گدیاں مونڈی ہوتیں اور ان کی قمیصیں سفید ہوتیں اور وہ ان کے حکم پر وہ حاضر ہو جاتے۔ تو وہ کہتے تھے: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔

باب: معجزة النبيّ

نبیؐ کے معجزہ کا بیان

۲٦٦٨۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَكَانَ يَجْمَعُ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک والے سال نکلے' آپ نمازیں جمع کر کے ادا کرتے

الصَّلَاةَ، فَصَلَّى الظُّهرَ وَالْعَصرَ جَمِيعًا، وَالْمَغرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهرَ وَالْعَصرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ تَعَالٰى عَيْنَ تَبُوْكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِي النَّهَارَ، فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِي**)). فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ قَالَا: نَعَمْ. فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ لَهُمَا مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ، قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوْا بِأَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، قَالَ: وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ(أَوْقَالَ: غَزِيْرٍ) حَتّٰى اسْتَسْقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: ((**يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَاهٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا**)). [الصحيحة: ۱۲۱۰]

تھے' یعنی ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشاء کی اکٹھی ادا کر لیتے تھے' ایک دن ایسا بھی آیا کہ نماز کو مؤخر کیا' پھر باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں' بعد ازاں اندر چلے گئے اور پھر جب تشریف لائے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں' پھر فرمایا: ''تم ان شاء اللہ کل تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے' لیکن تم دن کے روشن ہونے کے بعد ہی پہنچو گے۔ (یاد رکھنا کہ) جو بھی وہاں پہنچے پانی کو میرے پہنچنے سے پہلے نہ چھوئے۔'' جب ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دو آدمی ہم سے بھی سبقت لے جا چکے تھے۔ (ہم نے دیکھا کہ) تسمے کے بقدر چشمہ تھا اور تھوڑا تھوڑا پانی رس رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا: ''آیا تم نے اس کے پانی کو چھوا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ان کو برا بھلا کہا' پھر صحابہ نے اس چشمے سے چلو بھر کر پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا' پھر اس پانی کو اس چشمے میں انڈیل دیا' چشمے کا پانی زور سے بہنا شروع ہو گیا' حتی کہ لوگوں نے پانی پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! ممکن ہے کہ تیری زندگی لمبی ہو' (اگر ایسے ہوا تو) تو دیکھے گا کہ یہ جگہ باغات سے بھر جائے گی۔''

باب: ذكر الميزان

ترازو کا بیان

۲۶۶۹۔ عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَوْوُزِنَ فِيْهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَتْ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَارَبِّ! لِمَنْ يَزِنُ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ : سُبْحَانَكَ مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ. وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ مِثْلَ حَدِّ**

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن (بڑے بڑے) ترازو رکھے جائیں گے' ان میں زمین و آسمان کا وزن بھی کیا جا سکے گا۔ فرشتے پوچھیں گے: یہ ترازو کس کے لئے وزن کرے گا؟ اللہ تعالی فرمائیں گے: میں اپنی خلقت میں سے جس کے لئے چاہوں گا۔ فرشتے کہیں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے' ہم کما حقہ تیری عبادت نہ کر سکے۔ پھر پل صراط نصب کیا جائے گا' جو استرے کی دھار کی طرح ہو گا۔

الْمُوْسٰى، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: مَنْ تُجِيْزُ عَلٰى هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي . فَيَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَكَ مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ)).

[الصحيحة:٩٤١]

فرشتے پوچھیں گے: (اے اللہ!) تو کس کو یہ عبور کروائے گا؟ اللہ تعالی فرمائیں گے: میں اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہوں گا۔'' وہ کہیں گے: تو پاک ہے' ہم کما حقہ تیری عبادت نہ کر سکے۔''

باب: يوم القيامة كقدر ما بيان الظهر والعصر

قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقت جتنا ہوگا

٢٦٧٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَدْرِ مَابَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ)). [الصحيحة: ٢٤٥٦]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر اور عصر کے درمیانی وقفے جتنا قیامت کا دن ہوگا۔''

فوائد: یعنی قیامت کا دن باوجود اپنی طوالت کے ظہر اور عصر کے درمیانی وقفے جتنا طویل محسوس ہوگا حالانکہ اس کی طوالت پچاس ہزار سال ہوگی۔

باب: كيف هو صاحب القرن

سینگ والے کی حالت کا بیان

٢٦٧١ـ قَالَ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ، وَحَنَّى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ، يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ، فَيَنْفُخُ، قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا. وَرُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا.)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَزَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ [الصحيحة:١٠٧٩]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (دنیوی زندگی میں) کیسے خوش و خرم رہ سکوں' اُدھر صور پھونکنے والا فرشتہ اپنے منہ میں صور لے چکا ہے' اس نے اپنی پیشانی جھکا دی ہے' اپنا کان (اللہ کے حکم کے انتظار میں) لگا دیا ہے۔ اب وہ نفخ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے' (حکم ہوتے ہوئے صور) پھونک دے گا۔ مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم (اس قلق و اضطراب میں) کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہو: اللہ ہمیں کافی ہے' وہ بہترین کارساز ہے' ہم نے اپنے ربّ اللہ پر توکل کیا ہے۔'' یہ حدیث ابوسعید خدری' عبداللہ بن عباس' زید بن ارقم' انس بن مالک' جابر بن عبد اللہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

باب: تفسير الآية يوم يقوم الناس لرب العالمين

جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے کی تفسیر

٢٦٧٢ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾[الْمُطَفِّفِينَ:٦]، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكُمْ إِذَا جَمَعَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِي الْكِنَانَةِ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ؟)) [الصحيحة:٢٨١٧]

ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿جس دن سب لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔﴾ (سورۂ مطففین: ٦) اور فرمایا: ”تمھارا کیا بنے گا جب اللہ تعالیٰ تمھیں ترکش میں تیر جمع کرنے کی طرح پچاس ہزار سال کے لئے (میدانِ محشر میں) جمع کرے گا اور پھر تمھاری طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

باب: عليك بخاصتك في الفتن دون الناس

فتنوں کے دور میں لوگوں کو چھوڑ کر اپنی فکر کرو

٢٦٧٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِذَا بَقِيْتَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ ، وَاخْتَلَفُوْا، فَصَارُوْا هٰكَذَا: وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِخَاصَّتِكَ، وَدَعْ عَنْكَ عَوَامَّهُمْ)) [الصحيحة:٢٠٦]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبد اللہ بن عمرو! اس وقت تیرا کیا بنے گا جب تو گھٹیا اور ادنی درجے کے لوگوں میں باقی رہ جائے گا‘ ان کے عہد و پیمان اور امانت و دیانت میں کھوٹ پیدا ہو جائے گی‘ وہ اختلاف و افتراق میں پڑ جائیں گے اور وہ اس طرح خلط ملط ہو جائیں گے۔“ پھر آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسے حالات میں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی فکر کرنا اور عوام الناس (کے معاملات میں) نہ پڑنا۔“

فوائد: جب ایسے فتن ہوں کہ ایمان بچانا مشکل ہو تو ایسی حالت میں ”امر بالمعروف والنھی عن المنکر“ کا فریضہ ترک کر کے فقط ایمان بچا لیا جائے تو یہی کافی ہے۔

باب: صفت فتنة لفتنة الدجال

تمام فتنے دجال کے فتنے کے لیے ہی بنائے گئے ہیں

٢٦٧٤۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَأَنَا لِفِتْنَةِ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا. صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کی فتنے کی نسبت مجھے خود تمھارے بعض افراد کے فتنوں کا زیادہ ڈر ہے‘ جو آدمی دجال سے پہلے والے فتنوں سے نجات پا گیا وہ اس کے فتنے سے بھی چھٹکارا حاصل کر لے گا اور ابتداءِ دنیا سے جو چھوٹا بڑا فتنہ منظرِ عام

لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ)). [الصحيحة:٣٠٨٢]

پر آیا وہ فتنۂ دجال کی خاطر تھا۔“

٢٦٧٥-عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ لَمَّا رَجَعَ الزُّبَيْرُ عَلَى دَابَّتِهِ يَشُقُّ الصُّفُوفَ ، فَعَرَضَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ،فَقَالَ: مَالَكَ ؟ فَقَالَ : ذَكَرَ لِي عَلِيٌّ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَتُقَاتِلَنَّهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ)). فَلَا أُقَاتِلُهُ قَالَ: وَلِلْقِتَالِ جِئْتَ؟ إِنَّمَا جِئْتَ لِتُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَيُصْلِحَ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ بِكَ۔ قَالَ: قَدْ حَلَفْتُ أَن لَّا أُقَاتِلَ ۔ قَالَ: فَاعْتِقْ غُلَامَكَ جَرْجَسَ، وَقِفْ حَتّٰى تُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: فَاَعْتِقْ غُلَامَهُ جَرْجَسَ، وَوَقَفَ فَاخْتَلَفَ أَمْرُ النَّاسِ فَذَهَبَ عَلٰى فَرَسِهِ۔

[الصحيحة:٢٦٥٩]

ابوحرب بن ابواسود کہتے ہیں: میں سیدنا علی ؓ اور سیدنا زبیر ؓ کے پاس موجود تھا۔ زبیر اپنی سواری پر صفوں کو چیرتے ہوئے واپس جا رہے تھے‘ ان کا بیٹا عبداللہ ؓ ان کے سامنے آیا اور پوچھا: آپ کو کیا ہو گیا؟ انھوں نے کہا: علی ؓ نے مجھے ایسی حدیث بیان کی جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اس سے ضرور لڑے گا اور تو اس کے حق میں ظالم ہو گا۔“ سو میں اس سے قتال نہیں کرتا۔ سیدنا عبداللہ نے کہا: آپ لڑنے کے لئے تھوڑے آئے ہیں؟ آپ تو لوگوں کے مابین صلح کروانے کے لئے آئے ہیں‘ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے اس معاملے کا تصفیہ کر دے۔ انھوں نے کہا: میں نے تو قتال نہ کرنے کی قسم اٹھالی ہے۔ سیدنا عبداللہ نے کہا: (تو بطور کفارہ) جرجس نامی غلام کو آزاد کر دو اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے تک یہیں ٹھہرے رہو۔ سو انھوں نے اپنے غلام جرجس کو آزاد کر دیا اور وہیں ٹھہر گئے‘ لیکن لوگوں کا معاملہ مختلف فیہ ہو گیا (اور صلح نہ ہو سکی) اس لئے وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔

تخریج: الصحیحة ٢٦٥٩- حاکم (٣/ ٣٦٦)‘ ابو یعلی (١/ ١٩١‘١٩٣)‘ احمد بن منیع‘ ابن راھویه کما فی المطالب العالیة (٤٤٠٧‘٤٤٠٨) بطریق عنه۔

باب: لياتين على امتى من العنا والضناء

میری امت پر مشقت اور بیماریاں ضرور آئیں گی؟

٢٦٧٦-عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي زَمَانٌ يَتَمَنَّوْنَ فِيهِ الدَّجَّالَ)). قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي! مِمَّ ذَاكَ؟! قَالَ: ((مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنَ الْعِنَاءِ أَوِ الضَّنَاءِ)).

[الصحيحة:٣٠٩٠]

سیدنا حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت پر ایسا (کٹھن) زمانہ آئے گا کہ وہ دجال کی تمنا کرنے لگ جائیں گے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسے کیوں ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مشقت یا بیماری میں پڑنے کی وجہ سے (ایسی خواہش کرنے لگیں گے)۔“

تخریج: الصحیحة ۳۰۹۰۔ طبرانی فی الاوسط (۴۳۰۱)' البزار (الکشف : ۳۳۹۳) و (البحر :۲۸۴۹)۔

باب:قتل حسینؓ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کا بیان

۲٦٧٧۔ عَنْ عَائِشَةَ اَوْاُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَ حَدِهِمَا: ((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي:اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا: حُسَيْنٌ مَقْتُوْلٌ ، وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. قَالَ: فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ)). [الصحيحة:٨٢٢]

سیدہ عائشہ وسیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کو فرمایا: ''آج گھر میں میرے پاس ایسا فرشتہ آیا' جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا' اس نے مجھے کہا: آپ کا یہ حسین بیٹا قتل ہو جائے گا' اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کے مقتل کی مٹی آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ پھر اس نے سرخ مٹی نکال (کر مجھے دکھائی)۔''

تخریج: الصحیحة ۸۲۲۔ احمد (٦/ ۲۹۴) وفی فضائل الصحابة (۱۵۴۳)' طبرانی فی الکبیر (۲۸۱۵)۔

باب:رویة اللّٰہ المؤمنین یوم القیامة

مومنوں کو اللہ کا دیدار ہوگا قیامت کے دن

۲٦٧٨۔ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ عَنِ الْوُرُوْدِ؟ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ ، فَتُدْعَى الْاُمَمُ بِاَوْثَانِهَا، وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، ثُمَّ يَاْتِيْنَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ :حَتّٰى نَنْظُرَ اِلَيْكَ، فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ، فَيَتْبَعُوْنَهُ)). [الصحيحة:٢٧٥١]

ابوزبیر کہتے ہیں: میں سیدنا جابر سے قیامت کے دن آنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے جواباً مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی: ''ہم روزِ قیامت عام لوگوں سے بلند ایک ٹیلے پر ہوں گے' امتوں کو ان کے بتوں اور معبودوں سمیت پکارا جائے گا' وہ یکے بعد دیگرے آئیں گی' پھر ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہم کہیں گے: ہم اپنے ربّ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ فرمائے گا: میں تمھارا ربّ ہوں۔ ہم کہیں گے: (اپنے سامنے سے پردہ چاک کرو) تاکہ ہم تجھے دیکھ سکیں۔ سو اللہ تعالی ہنستے ہوئے ان کے سامنے ظاہر ہوں گے اور وہ ان کے پیچھے چل پڑیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۱۔ احمد (۳/ ۳۴۵)' الدارمی فی الرد علی الجھمیة (ص:۵۸)' مسلم (۱۹۱)' من طریق آخر عنه۔

باب:نعم المیتة ان یموت الرجل دون حقه

آدمی کی بہترین موت اپنے حق کے حصول کے لیے مرنا ہے

۲٦٧٩۔قَالَ سَعْدٌ : اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نِعْمَ الْمِيْتَةُ اَنْ يَّمُوْتَ الرَّجُلُ دُوْنَ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بہترین موت یہ ہے کہ آدمی اپنا حق وصول کرتا ہوا مارا

حَقِّهِ)). [الصحيحة:٦٩٧]

جائے۔"

تخریج: الصحيحة ٦٩٧- احمد (١/ ١٨٣)، ابو عمرو الدانى فى الفتن (١١٢) و ابو نعيم فى الحلية (٨/ ٢٩٠)-

باب: نعمت الأرض المدينة اذا خرج الدجال

جب دجال نکلے گا تو مدینہ بہترین زمین ثابت ہوگی

٢٦٨٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-، قَالَ: اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَلَقٍ مِّنْ اَفْلَاقِ الْحَرَّةِ وَنَحْنُ مَعَهُ فَقَالَ: ((**نِعْمَتِ الْأَرْضُ الْمَدِيْنَةُ إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا، فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ رَجَفَتِ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، لَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، وَاَكْثَرُ . يَعْنِيْ. مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، وَذٰلِكَ يَوْمُ التَّخْلِيْصِ، وَذٰلِكَ يَوْمٌ تَنْفِي الْمَدِيْنَةُ الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ، يَكُوْنُ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْيَهُوْدِ، عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌ وَسَيْفٌ مُحَلًّى، فَتَضْرِبُ قُبَّتَهُ بِهٰذَا الضَّرْبِ الَّذِي عِنْدَ مُجْتَمَعِ السُّيُوْلِ**)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَاكَانَتْ فِتْنَةٌ. وَتَكُوْنُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. اَكْبَرَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ، وَلَاُخْبِرَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مَااَخْبَرَهُ نَبِيٌّ قَبْلِي**)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ. عَزَّوَجَلَّ. لَيْسَ بِاَعْوَرَ**)).

[الصحيحة:٣٠٨١]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ حرہ کے ایک ٹیلے سے جھانکے اور فرمایا: "جب دجال منظرِ عام پر آئے گا تو مدینہ بہترین سرزمین ثابت ہوگی، اس کی طرف آنے والے ہر راستے پر فرشتہ ہوگا، اس لئے دجال اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب معاملہ یہ ہوگا تو مدینہ تین دفعہ اپنے باشندوں کو جھٹکا دے گا، ہر منافق مرد اور عورت (مدینہ کو خیرباد کہہ کر) دجال کی طرف نکل جائے گا، زیادہ تر جانے والی عورتیں ہوں گی، یہ "یوم التخلیص" ہوگا، اس دن مدینہ اپنے اندر پائی جانے والی خباثت کو نکال دے گا، جیسے دھونکنی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار (70,000) یہودی ہوں گے، ہر ایک نے زرہ زیبِ تن کی ہو گی اور ہر ایک کے پاس آراستہ کی ہوئی ایک تلوار ہوگی، جہاں پانی کے نالے جمع ہوتے ہیں وہاں اس کا ڈیرہ بنایا جائے گا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ (ماضی میں) ایسا فتنہ تھا اور نہ تا قیامت ہوگا، جو دجال کے فتنے سے سنگین ہو۔ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے متنبہ کیا اور میں تمھیں اس کی ایسی علامت بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی۔" پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا اور فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے (اور دجال کانا ہوگا)۔"

تخریج: الصحيحة ٣٠٨١- احمد (٣/ ٢٩٢) طبرانى فى الاوسط (٢١٨٦)، من طريق آخر عنه-

باب: انماط

چادروں کا بیان

۲۶۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكُمْ مِنْ اَنْمَاطٍ؟)) قُلْتُ: وَاَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا الْاَنْمَاطُ؟ ! قَالَ : ((اَمَا اَنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ)). قَالَ جَابِرٌ: فَاِنَا اَقُوْلُ لَهَا۔ يَعْنِي : اِمْرَاَتَهُ۔: اَخِّرِي عَنَّا اَنْمَاطَكِ، فَتَقُوْلُ: اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ؟)). فَاَدَعُهَا! [الصحيحة:٤٠٠٦]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمھارے پاس چادریں (یا غالیچے) ہیں؟“ میں نے کہا: ہمارے پاس چادریں کہاں سے آئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! عنقریب تمھارے پاس ہوں گی۔“ سیدنا جابر کہتے ہیں: جب میں اپنی بیوی کو کہتا تھا کہ ان چادروں کو مجھ سے دور کر دے، تو وہ کہتی تھی: کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ”عنقریب تمھارے پاس چادریں ہوں گی۔“ میں یہ سن کر اس کو چھوڑ دیتا تھا۔

تخریج: الصحیحة ۴۰۰۶۔ بخاری (۳۶۳۱، ۵۱۶۱)، مسلم (۲۰۸۳)، ابو داؤد (۴۱۴۵)، نسائی (۳۳۸۸)، ترمذی (۲۷۷۴)۔

باب: انزال عیسی امام مقسط و حکم عادل

عیسیٰ کا نزول بطور امام منصف اور عادل حکمران کے

۲۶۸۲۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا، وَحَكَمًا عَدْلًا ، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰى قَبْرِي فَقَالَ:يَا مُحَمَّدُ ، لَاَجَبْتُهُ)).

[الصحيحة:٢٧٣٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو القاسم کی جان ہے! حضرت عیسی بن مریم (علیہ السلام) انصاف پسند امام اور عدل پسند حکمران بن کر ضرور نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، تعلقات میں صلح صفائی کریں گے، عداوت ختم ہو جائے گی، ان پر مال پیش کیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے، اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوئے اور کہا: اے محمد! تو میں ان کو جواب دوں گا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۳۔ ابو یعلی (۶۵۷۷)، بخاری (۳۴۴۸)، مسلم (۱۵۵)، مختصر من طریق آخر۔

فوائد: امام البانی کہتے ہیں کہ اس کے آخری لفظ ”لاجبته“ یہ اصل میں ”لأجيبنه“ بدلا ہوا کہ میں اس کا جواب دوں گا لیکن اس میں بھی احتمال ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

باب: التبشير بالتسديد و المقاربة

میانہ روی اور راہ راست پر چلنے سے خوشخبری کا بیان

۲۶۸۳۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ يَضْحَكُوْنَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ صحابہ کے ایک گروہ کے پاس آئے، وہ ہنس رہے تھے اور گپ شپ لگا رہے

قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْتَعْلَمُوْنَ مَاأَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). ثُمَّ انْصَرَفَ ﷺ، وَأَبْكَى الْقَوْمُ، وَأَوْحَى اللّٰهُ۔عَزَّوَجَلَّ۔ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ! لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِيْ؟! فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا، وَسَدِّدُوْا، وَقَارِبُوْا)). [الصحيحة:٣١٩٤]

تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنسنا کم کر دیتے اور بکثرت روتے۔'' پھر آپ ﷺ چلے گئے اور صحابہ نے رونا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی: اے محمد! تم میرے بندوں کو ناامید کیوں کر رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ واپس لوٹے اور کہا: ''خوش ہو جاؤ، راہِ راست پر چلتے رہو اور میانہ روی اختیار کرو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۹۴۔ الادب المفرد (۲۵۵۴)، بیھقی فی الشعب (۱۰۵۸)، ابن حبان (۱۱۳)، بخاری (۶۴۸۵، ۶۶۳۷) مختصراً ببعضه من طریق آخر۔

الرجل يكون الكافر بالسجدة

٢٦٨٤۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِرَجُلٍ سَاجِدٍ۔ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ۔ فَقَضَى الصَّلَاةَ، وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟)). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا۔ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ حَتّٰى أَرْعَدَتْ يَدُهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْقَتَلْتُمُوْهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا)). [الصحيحة:٢٤٩٥]

ایک آدمی سجدہ کرنے کے باوجود کافر ہوتا ہے

سیدنا ابوبکرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے (مسجد کی طرف) جا رہے تھے، راستے میں ایک سجدہ ریز آدمی کے پاس سے گزر ہوا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک سجدے میں پڑا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''کون ہے جو اس کو قتل کر دے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا، آستین چڑھائے، تلوار سونتی اور اسے لہرایا، لیکن کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں ایسے آدمی کو کیسے قتل کروں، جو سجدہ ریز ہے اور گواہی دے رہا ہے کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں؟ لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کون اس کو قتل کرے گا؟'' وہی آدمی کھڑا ہوا، آستین چڑھائے، تلوار سونتی اور اس کو لہرایا، لیکن اس کے ہاتھ پر کپکپی طاری ہوگئی اور وہ کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! میں ایسے آدمی کو کیسے قتل کروں جو سجدہ ریز ہے اور گواہی دے رہا ہے کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو یہ پہلا اور آخری فتنہ ہوتا۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۲۴۹۵۔ احمد (۵/ ۴۲)، ابن ابی عاصم فی السنة (۹۳۸)۔

فوائد: دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خارجی تھا یعنی مستقبل میں جو لوگ خروج کرنے والے تھے۔ اگر اسے قتل کر دیا جاتا تو دنیا میں امت مسلمہ فتنوں کا شکار نہ ہوتی۔

باب: من عجائب اشراط الساعة

٢٦٨٥۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: عَدَّالذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ فَاَخَذَهَا، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَاَقْعَى الذِّئْبُ عَلٰى ذَنَبِهِ، قَالَ: اَلَاتَتَّقِي اللّٰهَ؟! تَنْزَعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيَّ؟! فَقَالَ: يَا عَجَبِي! ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلٰى ذَنَبِهِ يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الْاِنْسِ! فَقَالَ الذِّئْبُ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِيَثْرِبَ، يُخْبِرُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَاقَدْ سَبَقَ! قَالَ: فَاَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَزَوَّاهَا لِي زَاوِيَةً مِّنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ، اَمَرَرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ لِلرَّاعِي: اَخْبِرْهُمْ ـ فَاَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلُ عَذَبَةَ سَوْطِهِ وَشِرَاكَ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا حَدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ)).

[الصحيحة:١٢٢]

قیامت کی عجیب وغریب نشانیاں

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بھیڑیے نے بکری پر حملہ کیا اور اس کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کر کے اپنی دم پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا‘ اللہ نے مجھے جو رزق عطا کیا تھا‘ تو نے وہ چھین لیا ہے؟ چرواہا کہنے لگا: ہائے تعجب! بھیڑیا ہے‘ اپنی دم پر بیٹھا ہے اور انسانوں کی طرح گفتگو کر رہا ہے۔ اتنے میں بھیڑیا پھر بولا اور کہنے لگا: کیا میں تجھے اس سے تعجب انگیز بات نہ بتلاؤں؟ محمد ﷺ یثرب (مدینہ) میں آ چکے ہیں اور ماضی کی خبریں بتاتے ہیں۔ (یہ سن کر) چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتے ہانکتے مدینہ میں داخل ہوا‘ بکریوں کو کسی گوشے میں جمع کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور لوگوں کو جمع کرنے کے لئے ”الصلاة جامعة“ کی صدا بلند کی گئی (لوگ جمع ہو گئے اور) آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور چرواہے کو سارا واقعہ بیان کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا: ’’اس نے سچ کہا‘ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے برپا ہونے سے پہلے درندے لوگوں سے باتیں کریں گے‘ آدمی اپنی لاٹھی کی نوک اور جوتے کے تسمے سے ہم کلام ہوگا اور اس کی ران اسے بتلائے گی کہ اس کی بیوی نے اس کے بعد کیا کچھ کیا۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۲۲۔ احمد (۳/ ۸۳‘۸۴)، ابن حبان (۶۴۹۴)‘ حاکم (۴/ ۴۶۷‘۴۶۸)‘ مفرقاً‘ ترمذی (۲۱۸۱)‘ مختصراً دون

ذکر قصة الذئب۔

۲۶۸۶۔عَنْ اَبِي عَامِرٍ اَوْاَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِي اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ ،يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ،يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِرْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:۹۱]

سیدنا ابو عامر یا سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو جائز وحلال سمجھیں گے، کچھ قومیں بلند پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالیں گی، شام کو چرواہا اپنے مویشی لے کر ان کے پاس کسی حاجت کے لئے آئے گا، لیکن وہ کہیں گے: (آج لوٹ جاؤ) کل آنا۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو ان پر دے مارے گا اور دوسروں کو روزِ قیامت تک بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۹۱۔ بخاری (۵۵۹۰) تعلیقاً، طبرانی (۳۴۱۷)، بیہقی (۱۰/ ۲۲۱) موصولاً، ابوداؤد (۴۰۳۹) من طریق آخر عنه

۲۶۸۷۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ! فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ ، وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيْهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). [الصحيحة:۹۸۷]

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے، آپ گھبرائے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ کی زبان پر یہ کلمات تھے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے، جو قریب آ گئی ہے، آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔“ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں (انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی) سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، جب کہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب برائی عام ہو جائے گی۔“

تخریج: الصحیحة ۹۸۷۔ بخاری (۳۳۴۶)، مسلم (۲۸۸۰)، ابن حبان (۳۲۷)۔

باب: من هي الطائفة الظاهرة المنصورة؟
غالب وکامیاب رہنے والی جماعت کون سی ہے؟

ظهر طائفةٍ من امتي على الحق إلى الساعة
میری امت کے ایک گروہ کا حق پر قیامت تک قائم رہنا

۲۶۸۸۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). [الصحيحة: ۲۷۰]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ تا قیامت حق پر (رہتے ہوئے غالب) رہے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۰۔ الرامهرمزی فی المحدث الفاصل (۲۷)' خطیب فی شرف اصحاب الحدیث (۴۱)' احمد (۵/ ۴۲۹)' ابوداود (۲۴۸۴)' من طریق آخر باختلاف یسیر۔

فوائد: اس سے مراد وہ گروہ جو حق یعنی قرآن و حدیث کو تھامے ہوئے قتال کرتا رہے گا اور یہ کوئی حکومت یا حکمران نہیں بلکہ صالحین کا ایک گروہ ہوگا اور یہ دشمنوں اور مخالفین پر غالب رہیں گے۔

۲۶۸۹۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهُمْ عَلَيْهِمْ ـ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ اِسْمَعْ مَايَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ۔ فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ اَعْلَمُ، وَاَمَّااَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)). فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: اَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ، مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ ،ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔ [الصحيحة: ۱۱۰۸]

عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری کہتے ہیں: میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا' سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی ان کے پاس موجود تھے۔ سیدنا عبداللہ نے کہا: قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی' وہ جاہلیت والے لوگوں سے بھی بدتر ہوں گے' وہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اللہ تعالیٰ ان کی پکار کو مردود قرار دے گا۔ اتنے میں ان کے پاس سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آ گئے' مسلمہ نے ان سے کہا: عقبہ! عبداللہ کی بات پر غور کرو' وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں' میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم کے مطابق قتال کرتا رہے گا' وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور اس کے مخالفین اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ اسی حالت پر ہو گا۔'' یہ سن کر سیدنا عبداللہ نے کہا: جی ہاں' (لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ کستوری کی خوشبو جیسی ہوا بھیجے گا' وہ ریشم کی طرح (نرم نرم) محسوس ہوگی' جس نفس کے دل میں ایک دانے کے برابر ایمان ہوگا' وہ اسے فوت کر دے گی' پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۰۸۔ مسلم (۱۹۲۴)' حاکم (۴/ ۴۵۶' ۴۵۷)۔

باب: السوال الخمس من ابن آدم
پانچ سوال ابن آدم سے ضرور پوچھے جائیں گے

٢٦٩٠۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ؟ وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ؟ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ؟ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ)). [الصحيحة:٩٤٦]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت ابن آدم کے پاؤں اس وقت سے اللہ تعالی کے پاس سے نہیں کھسک سکیں گے، جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے پوچھ گچھ نہ کر لی جائے گی، یعنی: (۱) اس نے اپنی عمر کہاں فنا کی؟ (۲) اس نے اپنی نوجوانی کہاں کھپائی؟ (۳) اس نے مال کہاں سے کمایا؟ (۴) اور کہاں خرچ کیا؟ اور (۵) اس نے اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کیا؟''

تخریج: الصحیحۃ ۹۴۶۔ ترمذی (۲۴۱۶)، ابو یعلی (۵۲۵۸)، طبرانی فی الکبیر (۹۷۷۲)، والصغیر (۱/ ۲۶۹)۔

فوائد: علم، عمل کے بغیر ایسے ہی ہے جیسے کھانا بغیر نمک کے ہو، علم اور عالم کی انتہائی فضیلت ہے مگر یہ تب ہے جب ساتھ عمل ہو ورنہ یہ فائدے کی بجائے خسارے کا باعث بن سکتا ہے۔

باب: تحريم الغزو في المكة إلى يوم القيامة
قیامت تک کے لیے مکہ میں لڑنا حرام ہے

٢٦٩١۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَرْصَاءِ مَرْفُوْعًا: ((لَا تُغْزٰى هٰذِهِ (يَعْنِي: مَكَّةَ) بَعْدَ الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [وَلَا يُقْتَلُ قُرَيْشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ صَبْرًا أَبَدًا])) [الصحيحة:٢٤٢٧]

سیدنا حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے بعد روزِ قیامت تک اس (یعنی مکہ) سے قتال نہیں کیا جائے گا اور کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۲۷۔ ترمذی (۱۶۱۱)، احمد (۳/ ۴۱۲)، حاکم (۳/ ۶۲۷)، ابن سعد (۲/ ۱۴۵)۔

باب: روية امور العظام بين يدى الساعة
قیامت سے پہلے بڑے بڑے امور کے دیکھنے کا بیان

٢٦٩٢۔ عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَزُوْلَ الْجِبَالُ عَنْ أَمَاكِنِهَا، وَتَرَوْنَ الْأُمُوْرَ الْعِظَامَ الَّتِي لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهَا)). [الصحيحة: ٣٠٦١]

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے زائل نہیں ہو جائیں گے اور تم ایسے بڑے بڑے امور نہ دیکھ لو گے جو تم پہلے نہیں دیکھا کرتے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۶۱۔ طبرانی فی الکبیر (۶۵۵۷)، و عبدالرزاق (۲۰۷۸۰)، عن الحسن البصری مرسلاً۔

باب: ان اطول الناس جوعًا يوم
زیادہ کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ

القيامة اكثرهم شبعًا

بھوکے ہوں گے

٢٦٩٣۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: تَجَشَّأْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا أَكَلْتَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ؟!)) فَقُلْتُ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَقَالَ: ((إِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَكْثَرُهُمْ شَبْعًا فِي الدُّنْيَا)). [الصحيحة:٣٣٧٢]

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے پاس ڈکار لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو جحیفہ! تم نے کیا کھایا ہے؟'' میں نے کہا: روٹی اور گوشت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت وہ لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں پیٹ بھر کر رہتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ٣٣٧٢- طبرانی فی الکبیر (٢٢/ ١٣٦)، البزار (البحر: ٤٢٣٧)- طبرانی فی الاوسط (٣٧٥٨)، بیهقی فی الشعب (٥٦٤٣)، من طریق آخر عنه۔

فوائد: پیٹ جس قدر زیادہ بھرا ہو گا عمل میں اسی کے بقدر کوتاہی ہو گی۔ اسی لیے آپ ؐ نے فرمایا: ابن آدم کو پشت سیدھی رکھنے کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں، یعنی صرف اتنا کھانا کہ انسان اپنے واجبات بخوبی ادا کر سکے اسی لیے سمجھ دار جینے کے لیے کھاتا ہے نہ کہ کھانے کے لیے جیتا رہے۔

باب: طروق من قراء امتی من الاسلام

میری امت کے کچھ قرآن پڑھنے والوں کا اسلام سے نکل جانا

٢٦٩٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). [الصحيحة:٢٢٠١]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے بعض لوگ قرآن مجید تو لازماً پڑھیں گے لیکن وہ دین اسلام سے (بیگانے ہو کر) یوں نکلیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ٢٢٠١- ابن ماجه (١٧١)، احمد (١/ ٢٥٦)، ابو یعلی (٢٣٥٤)، ابن ابی شیبة (١٠/ ٥٣٥)۔

باب: متی یکون الخسف فی هذه الامة؟

اس امت میں دھنسائے جانے کے واقعات کب ہوں گے؟

٢٦٩٥۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((لَيَكُوْنَنَّ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ، وَقَذْفٌ، وَمَسْخٌ، وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوْا الْخُمُوْرَ، وَاتَّخَذُوْا الْقَيْنَاتِ، وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ)). [الصحيحة:٢٢٠٣]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں بھی دھنسنے، سنگ باری ہونے اور مسخ ہونے (جیسے امور نمودار ہوں گے) اور یہ اس وقت ہو گا جب لوگ شراب پئیں گے، گانے والیوں کا اہتمام کریں گے اور آلات موسیقی استعمال کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ٢٢٠٣- ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی (ق١٥٣/ ١)۔

باب: تکون فتن کقطع اللیل المظلم

اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے

۲٦۹٦۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: ((لَيَغْشَيَنَّ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ)). [الصحيحة:۱۲٦۷]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے میری امت کو ڈھانپ لیں گے۔ بندہ بوقت صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر اور بوقت شام مومن ہوگا اور صبح کو کافر۔لوگ دنیوی معمولی ساز و سامان کے عوض اپنے دین کو فروخت کر دیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲٦۷۔ حاکم (۴/ ۴۳۸)۔

باب: استحلال طائفة من امتی الخمر بغیر اسمها

میری امت کا ایک گروہ شراب کو اس کا نام بدل کر حلال کرے گا

۲٦۹۷۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَسْتَحِلَّنَّ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ (وَفِي رِوَايَةٍ: يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا)). [الصحيحة:۹۰]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے جائز و حلال سمجھے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۹۰۔ ابن ماجه (۳۳۸۵)' احمد (۳۱۸)' ابن ابی شیبة (۸/ ۱۰۸)' البزار الکشف:۲٦۸۹)۔

باب: تبدیل السیئات بالحسنات

برائیوں کے نیکیوں کے ساتھ تبدیل ہونے کا بیان

۲٦۹۸۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ لَوْ أَكْثَرُوا مِنَ السَّيِّئَاتِ، قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِينَ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ)). [الصحيحة:۲۱۷۷]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس میں) بعض لوگ یہ تمنا کریں گے کہ کاش انھوں نے زیادہ برائیاں کی ہوتیں۔'' صحابہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ایسے کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ (یہ خواہش کریں گے) جن کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۷۔ حاکم (۴/ ۲۵۲)۔

فوائد: گناہوں کی بصورت نیکیاں یہ ہر بندے کے لیے نہیں بلکہ ان افراد کے لیے جن کی کوئی ادا رب رحیم کو پسند آ جائے گی۔ اس لیے زیادہ گناہ کرنے کی بجائے نیکیوں میں رغبت کرنی چاہیے۔

باب: تحريم آلات الطرب

آلات موسیقی کی حرمت کا بیان

۲۶۹۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَبِيْتَنَّ قَوْمٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُوْا قَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ)). [الصحيحة: ١٦٠٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کے بعض افراد کھانے پینے اور لہو ولعب میں رات گزار دیں گے، جب صبح ہوگی تو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۰۴۔ ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۲/ ۱۲۶) وفی الحلیة (۶/ ۲۹۶)، عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند (۵/ ۳۲۹) مطولاً۔

باب: خروج النار من اليمن من جبل الوراق

یمن کے جبل وراق سے آگ کے نکلنے کا بیان

۲۷۰۰۔عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلْنَا (ذَا الْحُلَيْفَةِ)، فَتَعَجَّلَتْ رِجَالٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِتْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ سَالَ عَنْهُمْ ؟ فَقِيْلَ: تَعَجَّلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ فَقَالَ: ((تَعَجَّلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَالنِّسَاءِ ! اَمَا اِنَّهُمْ سَيَدَعُوْنَهَا اَحْسَنَ مَا كَانَتْ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَيْتَ شِعْرِي ! اَمَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوِرَاقِ، تُضِيْءُ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بُرُوْكًا بِبُصْرٰى كَضَوْءِ النَّهَارِ)).

[الصحيحة:٣٠٨٣]

سیدنا ابوذر ؓ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر سے واپس آ رہے) تھے، ہم نے ذوالحلیفہ مقام میں پڑاؤ ڈالا، کچھ لوگوں نے مدینہ کی طرف جانے میں عجلت سے کام لیا، رسول اللہ ﷺ نے وہیں رات گزاری اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہیں)؟ بتلایا گیا کہ انھوں نے مدینہ کی طرف جانے میں جلدی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے مدینہ اور عورتوں کی طرف جانے میں جلدی کی ہے، عنقریب یہ لوگ مدینہ کو چھوڑ جائیں گے، حالانکہ وہ ان کے لئے بہت بہتر ہوگا۔'' پھر فرمایا: ''کاش میں جانتا ہوتا کہ جب یمن کے جبلِ وراق سے آگ نکلے گی، وہ بصری میں بیٹھے ہوئے اونٹوں کی گردنوں کو ایسے روشن کر دے گی، جیسے وہ دن کی روشنی میں نظر آتی ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۸۳۔ احمد (۵/ ۱۴۴)، ابن حبان (۶۸۴۱)، البزار (البحر (۴۰۳۰)۔

باب: من اعلام نبوته ﷺ

نبوت کی نشانیاں

۲۷۰۱۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ان کے دل عجمیوں کے

قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْعَجَمِ۔[قُلْتُ: وَمَا قُلُوبُ الْعَجَمِ؟ قَالَ:]حُبُّ الدُّنْيَا، سُنَّتُهُمْ سُنَّةُ الْأَعْرَابِ، مَاآتَاهُمْ مِنْ رِزْقٍ جَعَلُوْهُ فِي الْحَيْوَانِ، يَرَوْنَ الْجِهَادَ ضَرَرًا، وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا))۔ [الصحیحۃ:۳۳۵۷]

دلوں کی مانند ہو جائیں گے۔'' میں نے کہا: عجمیوں کے دلوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت' ان (یعنی عجمیوں) کا انداز بدووں کی طرح کا ہوگا' ان کو رزق کی جو صورتیں ملیں گی' وہ ان کو جانوروں پر لگا دیں گے' وہ جہاد کو تکلیف اور زکاۃ کو چٹی تصور کرتے ہیں۔''

تخريج: الصحيحة ۳۳۵۷۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳/ ۳۵)' وابو یعلی (المطالب العالية المندة: (۴۴۸۸/ ۱) مرفوعاً الحارث بن ابی اسامة (بغيته الباحث: ۲۸۹) موقوفاً علی عبدالله بن عمرو بن العاص ؓ۔

باب: تبليغ الدين ما بلغ الليل والنهار

جہاں تک رات اور دن ہیں وہاں تک دین پہنچے گا

۲۷۰۲۔ عَنْ جَمْعٍ۔ مِنْهُمْ: الْمِقْدَادُ، وَأَبُوْ ثَعْلَبَةَ، وَتَمِيْمُ الدَّارِيُّ۔ مَرْفُوعًا: ((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ، بِعِزِّ عَزِيْزٍ، أَوْبِذُلِّ ذَلِيْلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذُلًّا يُذِلُّ بِهِ الْكُفْرَ))۔ [الصحیحۃ:۳]

سیدنا مقداد' سیدنا ابو ثعلبہ' سیدنا تمیم داری اور دیگر صحابہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین وہاں تک پہنچے گا' جہاں تک رات اور دن کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالی کوئی شہری اور دیہاتی گھر نہیں چھوڑیں گے' مگر اس میں عزیز کی عزت و آبرو کے ساتھ یا ذلیل کی توہین و ذلالت کے ساتھ اس دین کو پہنچا دیں گے' عزت وہ ہے جو اسلام کے ساتھ ملے اور ذلت وہ ہے جو کفر کے ساتھ ملے۔''

تخريج: الصحيحة ۳۔ ابن حبان (۱۶۹۹) عن المقداد ؓ ابو عروبة فی المنتقى من الطبقات (۲/ ۱۰/ ۱)' احمد (۴/ ۱۰۳)' بیہقی (۹/ ۱۸۱)' حاکم (۴/ ۴۳۰)' عن تمیم الداری ؓ بهذا اللفظ۔

فوائد: اسلام کا پیغام دنیا کے ہر انسان تک پہنچ کر رہے گا کوئی تو اسے عزت سے تسلیم کر لے گا یا پھر انکار کی صورت میں ذلت سے دو چار ہوگا۔

باب: من اشراط الساعة ان ترفع الأشرار

علامات قیامت سے یہ بھی ہے کہ بدترین لوگوں کو اعلی منصب دیے جائیں گے

۲۷۰۳۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْتِرَابُ (وَفِي رِوَايَةٍ: أَشْرَاطُ) السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ، وَتُوْضَعَ الْأَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ، وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، وَيُقْرَأَ بِالْقَوْمِ الْمُثْنَاةُ لَيْسَ فِيْهِمْ أَحَدٌ يُنْكِرُهَا .قِيْلَ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے قریب ہونے کی علامت یہ ہے کہ بدترین لوگوں کو اعلی مناصب دیئے جائیں گے' شریف لوگوں کو ذلیل سمجھا جائے گا' لوگ بڑی بڑی باتیں کریں گے' عمل محدود ہو جائے گا اور لوگوں میں مثناۃ (یعنی لکھائی پڑھائی) عام ہو گی' کوئی بھی اس

وَمَا الْمَثْنَاةُ؟ قَالَ: مَااسْتُكْتِبَ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.)). [الصحيحة:۲۸۲۱]

کا انکار نہیں کر سکے گا۔'' کہا گیا کہ مثناۃ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''جو چیز قرآنی (علوم) کے علاوہ لکھی جائے۔''

تخريج: الصحيحة ۲۸۲۱- حاكم (۴/ ۵۵۴)' بيهقى فى الشعب (۵۱۹۹)' بتمامه۔

فوائد: آخری قطعہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں اخبارات' ڈائجسٹ اور کہانیوں جیسی فضول چیزوں کا عام مطالعہ ہوگا' قرآنی علوم کی طرف توجہ دھرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

باب: قراء السلام على الغائب

غائب کو سلام کہنا

۲۷۰۴- عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ)). [الصحيحة:۲۳۰۸]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو حضرت عیسی بن مریم (علیہ السلام) کو پالے' تو انھیں میرا سلام پہنچائے۔''

تخريج: الصحيحة ۲۳۰۸- حاكم (۴/ ۵۴۵) عن انس و (۴/ ۵۹۵)' عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ۔

باب: ما من عام الا والذى بعده شر

ہر سال کے بعد آنے والا سال برا ہے

۲۷۰۵- عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: قَالَ ﷺ: ((مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ)). [الصحيحة:۱۲۱۸]

زبیر بن عدی کہتے ہیں: ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حجاج کی طرف سے ہونے والی تکلیف کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر سال کے بعد والا سال پہلے سے برا ہوگا' (یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا) حتی کہ تم اپنے رب سے جاملو گے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۲۱۸- ترمذى (۲۲۰۶)' بخارى (۷۰۶۸)' باختلاف يسير۔

باب: فتنة النساء اضر على الرجال

عورتوں کا فتنہ مردوں کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے

۲۷۰۶- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ[وَسَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ]، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) [الصحيحة:۲۷۰۷]

سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے حق میں' عورتوں سے زیادہ خطرناک فتنہ کوئی اور نہیں چھوڑا۔''

تخريج: الصحيحة ۲۷۰۷- بخارى (۵۰۹۶)' مسلم (۲۷۴۱)' ترمذى (۲۷۸۱)' ابن ماجه (۳۹۹۸)۔

فوائد: عورت جس طرح عقل وخرد پر حاوی ہوکر بندے کے اعصاب پر سوار ہوجاتی ہے اور بندے کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے

محروم کر دیتی ہے' دنیا میں کوئی چیز اس قدر خطرناک اور اس کے مساوی نہیں حتی کہ مال کی حرص بھی بندے کو عظیم گناہوں کا مرتکب کر دیتی ہے مگر اس کی ہلاکت آفرینیاں عورت کے مقابلے میں پھر بھی کم ہیں۔

باب: تصریف امتی الوضوء یوم القیامة

قیامت کے دن میری امت کی پہچان وضو ہو گا

۲۷۰۷۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ أُمَّتِي مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي كَثْرَةِ الْخَلَائِقِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ دَخَلْتَ صَيْرَةً فِيْهَا خَيْلٌ دُهْمٌ بُهْمٌ وَفِيْهَا فَرَسٌ أَغَرُّ مُحَجَّلٌ ، أَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهُ مِنْهَا؟ قَالَ: بَلٰى .قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَئِذٍ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ، مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ)).

[الصحیحة:۲۸۳٦]

سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے ہر فرد کو قیامت والے دن پہچان لوں گا۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ انھیں کیسے پہچانیں گے' حالانکہ مخلوقات بکثرت ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو کسی اصطبل میں داخل ہو اور وہاں کالے سیاہ گھوڑے ہوں' لیکن ان میں ایک گھوڑے کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں تو کیا تو اس گھوڑے کو پہچان نہ لو گے؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر سجدہ کرنے کی وجہ سے میری امت کی پیشانی اور وضو کرنے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے (اس امتیازی علامت کی وجہ سے میں انھیں پہچان لوں گا)۔''

تخریج: الصحیحة ۲۸۳٦۔ احمد (۴/ ۱۸۹)' الضیاء فی المختارة (۹/ ۱۰٦) طبرانی فی الاوسط (۴)۔ ترمذی (د۷۰۲)' مختصراً

باب: کل میسر لما خلق له

جس کو جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کو اس کی توفیق بھی دی گئی ہے

۲۷۰۸۔ عَنْ أَبِي أَسْوَدِ الدِّيْلِمِيِّ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْمِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ، شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ، أَوْمَضٰى عَلَيْهِمْ فِي قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ، أَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ ﷺ وَاتَّخَذَتْ عَلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى

ابواسود دیلمی کہتے ہیں: میں ایک صبح کو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' انھوں نے مجھے کہا: ابواسود! پھر یہ حدیث بیان کی کہ جہینہ یا مزینہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور مشقت اٹھا رہے ہیں۔ آیا پہلے ہی ان کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر کا نفوذ ہو چکا ہے یا لوگ از سر نو اپنے نبی کی لائی ہوئی تعلیمات' جن کے ذریعے ان پر حجت قائم کر دی گئی ہے' پر عمل کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ان اعمال کا) پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر کا نفوذ ہو چکا ہے۔''

عَلَيهِمْ - قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُوْنَ إِذًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ . . وَخَلَقَهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ يُهَيِّئُهُ لِعَمَلِهَا، وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عزوجل ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا. فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾[الشَّمْس:٧.٨])).

[الصحيحة:٢٣٣٦]

اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر لوگ عمل کیوں کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے جس فرد کو دو منازل (یعنی جنت و جہنم) میں سے جس منزل کے لئے پیدا کیا' اسے (اس کے مطابق) وہی عمل کرنے کی توفیق دے گا' میری اس حدیث کی تصدیق قرآنِ مجید میں موجود ہے: ﴿قسم ہے نفس اور اسے درست بنانے کی' پھر سمجھ دی اس کو برے کاموں کی اور (ان سے) بچ کر چلنے کی﴾ (سورۂ شمس: ۷-۸)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۶۔ احمد (۴/ ۴۳۸)' ابن جریر فی التفسیر (۳۰/ ۱۳۵)' ابو داؤد الطیالسی (۸۴۲)' مسلم (۲۶۵۰)' باختلاف یسیر۔

فوائد: تقدیر اللہ کی علیمیت کا اظہار ہے نہ کہ بندہ لکھے کے مطابق مجبور ہے بلکہ بندے کو اختیار ہے کہ جو چاہے کر لے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

باب: فضل عشر آیات من اول سورة الكهف

سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات کی فضیلت کا بیان

٢٧٠٩- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ [فِتْنَةِ] الدَّجَّالِ)).

[الصحيحة:٥٨٢]

سیدنا ابودرداء ﷛ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۵۸۲۔ احمد (۶/ ۴۴۹)' مسلم (۸۰۹)' ابو داؤد (۴۳۲۳)۔

باب: ومن علامات الساعة انتفاخ الأهلة

علامات قیامت میں سے چاند کا بڑا ہونا بھی ہے

٢٧١٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ وَأَنْ يُرَى الْهِلَالُ لِلَيْلَةٍ، فَيُقَالُ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ)). [الصحيحة:٢٢٩٢]

سیدنا ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے قریب (ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ) چاند بڑا ہو جائے گا' جب ایک رات کا چاند نظر آئے گا تو کہا جائے گا کہ یہ تو دو راتوں کا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۹۲۔ طبرانی فی الصغیر (۲/ ۲۴۱) والاوسط (۶۸۶۰)' ومسند الشامیین (۳۳۵۶)۔

باب :المهدی من اهل البيت

مہدی اہل بیت میں سے ہوگا

٢٧١١ـ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا: ((اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلِ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِي لَيْلَةٍ)). [الصحيحة:٢٣٧١]

سیدنا علی ﷛ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم یعنی اہل بیت سے ہوگا' اللہ تعالی اسے ایک رات میں درست کر دے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۳۷۱- ابن ماجه (۴۰۸۵)' احمد (۱/ ۸۴)' ابو یعلی (۴۶۵)' ابن ابی شیبة (۱۵/ ۱۹۷)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مہدی پیدائشی امام نہیں ہوگا بلکہ عام گنہگار سید زادہ ہوگا لیکن اللہ ایک ہی رات میں اس کی کایا پلٹ دیں گے اور وہ لوگوں کا امام بن جائے گا۔

باب :المقام المحمود الشفاعة

شفاعت ہی مقام محمود ہے

٢٧١٢ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ:الشَّفَاعَةُ)). [الصحيحة:٢٣٦٩]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شفاعت' مقام محمود ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۳۶۹- احمد (۲/ ۴۷۸)' ترمذی (۳۱۳۷) بنحوه' ابو نعیم فی الحلیة (۸/ ۳۷۲)' ابن ابی عاصم فی السنة (۷۸۴)

باب :من المهدی

مہدی کون ہوگا؟

٢٧١٣ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((مِنَّا الَّذِي يُصَلِّي عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ)). [الصحيحة:٢٢٩٣]

سیدنا ابو سعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پیچھے حضرت عیسی بن مریم (﵇) نماز پڑھیں گے وہ ہم (یعنی اہل بیت) میں سے ہوگا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۹۳- ابو نعیم فی کتاب المهدی کما فی الجامع الکبیر للسیوطی۔

فوائد: آپ کی مراد امام مہدی ہیں۔

باب :و من علامات الساعة

قیامت کی کچھ علامات کا بیان

٢٧١٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ.قِيْلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ:الْقَتْلُ)). [الصحيحة:٢٧٧٢]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب فتنے ظاہر ہوں گے' جھوٹ عام ہو جائے گا' بازار تنگ ہو جائیں گے' وقت جلدی گزرے گا اور ہرج زیادہ ہوگا۔'' کہا گیا: ہرج کے کیا معانی ہیں؟ فرمایا: ''قتل۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۷۲- احمد (۲/ ۵۱۹)' ابن حبان (۶۷۱۸)۔

۲۷۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدُ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا)). [الصحيحة:٦]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت برپا ہوگی جب عربوں کی سر زمین سبزہ زاروں اور نہروں کی صورت اختیار کر لے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۔ مسلم (الزکاۃ: ۶۰/ ۱۵۷)' احمد (۳/ ۴۱۷)'حاکم (۴/ ۴۷۷)۔

۲۷۱۶۔عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوْهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وَيَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ، حَتّٰى يَرْبِطُوْا خُيُوْلَهُمْ بِالنَّخْلِ)). [الصحيحة:٢٤٢٩]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم چھوٹی آنکھوں اور چوڑے چہروں والوں سے قتال نہ کرلو گے' گویا کہ ان کی آنکھیں ٹڈی کی سیاہی کی طرح ہوں گی اور گویا کہ ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے' وہ بالوں کے جوتے پہنیں گے' چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے اور اپنے گھوڑوں کو کھجوروں کے ساتھ باندھیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۲۹۔ احمد (۳/ ۳۱)' ابن ماجہ (۴۰۹۹)' ابن حبان (۶۷۴۷)۔

۲۷۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ)). [الصحيحة:٢٤٣٠]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی' جب تک بیت اللہ کا حج چھوڑ نہ دیا جائے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۳۰۔ ابو یعلی (۹۹۲)' ابن حبان (۶۷۵۰)' حاکم (۴/ ۴۵۳)' وعلقہ البخاری (۱۵۹۳) و بخاری (۱۵۹۳)' بلفظ "لیحجن البیت و لیعتمرن بعد خروج یاجوج و ماجوج۔

۲۷۱۸۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ، حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَأَخَاهُ وَأَبَاهُ)). [الصحيحة:٣١٨٥]

سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک آدمی اپنے پڑوسی' اپنے بھائی اور اپنے باپ کو قتل نہیں کرے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۸۵۔ الادب المفرد (۱۱۸)' دیلمی (۳/ ۱۶۸)۔

۲۷۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ، مَابِهِ حُبُّ لِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.)) [الصحيحة:٥٧٨]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایسا نہ ہو کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا (حالانکہ اسے اللہ سے ملاقات کی چاہت نہیں ہوگی لیکن وہ) کہے گا: کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۵۷۸۔ احمد (۲/ ۵۳۰)۔ مالک فی الموطا (۱/ ۲۴۱)' بخاری (۷۱۱۵)' مسلم (الفتن:۵۳/ ۱۵۷) بنحوہ۔

فوائد: موت کی خواہش دنیاوی فتنوں سے گھبراہٹ کے باعث ہوگی کہ لوگ فوت ہو جانے والوں کو عافیت میں سمجھیں گے اور خود

بھی مرنے کی خواہش کریں گے۔

٢٧٢٠۔ عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًا، وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)).

[الصحيحة:٢٧٧٣]

سیدنا انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسے نہیں ہوگا کہ عام بارش برسے گی لیکن زمین کوئی (کھیتی) نہیں اگائے گی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۷۳۔ احمد (۳/ ۱۴۰)، ابو یعلی (۳۳۴۰)، بخاری فی التاریخ (۷/ ۳۶۲)، تعلیقاً، حاکم (۴/ ۵۱۳)۔

٢٧٢١۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا، لَاتُكِنُّ مِنْهُ بُيُوْتُ الْمَدَرِ، وَلَا تُكِنُّ مِنْهُ اِلَّا بُيُوْتُ الشَّعْرِ)). [الصحيحة: ٣٢٦٦]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسے نہیں ہوگا کہ بارش برسے گی اور کوئی اینٹوں والا اور بالوں والا (یعنی پکا اور کچا) گھر اس سے نہیں بچ سکے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۶۶۔ احمد (۲/ ۲۶۲)، ابن حبان (۶۸۷۰)۔

٢٧٢٢ ۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: ، اللّٰهُ اَللّٰهُ(وَفِي طَرِيْقٍ:لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)).

[الصحيحة:٣٠١٦]

سیدنا انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے انسان پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ، اللہ کہتا ہوگا (اور ایک روایت میں ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه)۔''

تخریج: الصحیحة ۳۰۱۶۔ مسلم (۱۴۸)، ابو عوانة (۱/ ۱۰۱)، احمد (۳/ ۱۶۲)، ترمذی (۲۲۰۷)۔

٢٧٢٣۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوْتًا يُوَشُّوْنَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِلِ)).

[الصحيحة:٢٧٩]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک لوگ اپنے گھروں کو اسٹیج کی طرح مزین نہیں کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۹۔ الادب المفرد (۷۷۷)۔

باب: هل جاء زمانه؟

کیا وہ وقت آن پہنچا ہے؟

٢٧٢٤۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيْقِ تَسَافُدَ الْحَمِيْرِ. قُلْتُ: اِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ:نَعَمْ، لَيَكُوْنَنَّ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ایسے نہیں ہوگا کہ لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں باہم جفتی کریں گے۔'' میں نے کہا: کیا ایسے بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ضرور

[الصحيحة:٤٨١] ہوگا۔“

تخریج: الصحيحة ۴۸۱۔ البزار (الكشف:۳۴۰۸)' ابن حبان (۶۷۶۷)' ابن ابی شیبة (۱۵/ ۶۴)' حاکم (۴/ ۴۵۷)' من طريق آخر موقوفاً عليه۔

باب: غزو الكعبة والخسف بالجيش الغازى

کعبۃ اللہ پر چڑھائی اور آنے والے لشکر کا زمین میں دھنسنا

٢٧٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ، حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِّنْهُمْ)). [الصحيحة:٢٤٣٢]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لشکر بیت اللہ میں جنگ کرنے سے باز نہیں آئیں گے' حتی کہ ان کے ایک لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۴۳۲۔ نسائی (۲۸۸۱)' حاکم (۴/ ۴۳۰)' ابو نعيم فی الحلية (۷/ ۲۴۴)۔

باب: المستقبل للاسلام

آنے والا کل اسلام کا ہی ہے

٢٧٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبة: ٣٣]إِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا۔ قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ)). [الصحيحة:١]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت شب و روز کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا' جب تک لات وعزی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔“ سیدہ عائشہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی: ﴿اسی نے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے دوسرے تمام مذہبوں پر غالب کر دے' اگرچہ مشرک برا مانیں۔﴾ (سورۂ توبہ: ۳۳) تو مجھے گمان ہوا کہ یہ دین اب مکمل رہے گا (اور کوئی خرابی پیدا نہیں ہو گی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا' دین مکمل رہے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۔ مسلم (۲۹۰۷)' حاکم (۱/ ۴۴۶' ۴۴۷)' بیہقی (۹/ ۱۸۱)۔

فوائد: لات اور عزی مشرکین کے بت تھے جو کہ حجاز میں تھے تو پتہ چلا کہ قیامت سے قبل یہ امت دوبارہ شرک کی لعنت میں گرفتار ہو جائے گی۔ ایک روایت میں آپ نے فرمایا: قیامت سے قبل دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ نامی بت کی دوبارہ پوجا کرنے لگیں گی (مفہوم) تو یہ عقیدہ کہ یہ امت دوبارہ شرک نہیں کرے گی' باطل اور کم فہمی پر مبنی ہے۔

باب: من علامات الساعة

قیامت کی بعض نشانیاں

٢٧٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَا يَذْهَبُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ: جَهْجَاهُ)). [الصحيحة:٢٤٤١]

''شب و روز کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا' جب تک جہجاہ نامی غلام بادشاہ نہیں بنے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۴۱۔ مسلم (۲۹۱۱)' ترمذی (۲۲۲۹)' احمد (۲/ ۳۲۹)۔

باب: ذم الشيخ الزاني والعجوز الزانية

بوڑھے زانی اور زانیہ بوڑھی کی مذمت

٢٧٢٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الشَّيْخِ الزَّانِي، وَلَا إِلَى الْعَجُوزِ الزَّانِيَةِ)).

[الصحيحة:٣٣٧٥]

سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی بوڑھے زانی مرد کی طرف دیکھیں گے اور نہ بوڑھی زانیہ عورت کی طرف۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۷۵۔ طبرانی فی الاوسط (۸۳۹۶)۔

فوائد: جوانی میں خواہشات منہ زور ہوتی ہیں' آدمی کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے اس دور میں کیے گئے گناہ پر بندے کو کسی حد تک معذور سمجھا جاسکتا ہے لیکن بڑھاپے میں جب تمام خواہشات ماند پڑ جاتی ہیں اور آدمی ضبط نفس پر قادر ہو جاتا ہے تو اس دور میں کیا گیا زنا انتہائی شنیع فعل ہے۔

باب: الصابر على دينه كالقابض على الجمر

دین پر صبر کرنے والا آگ کے انگارے مٹھی میں پکڑنے والے کی طرح ہوگا

٢٧٢٩۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). [الصحيحة:٩٥٧]

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا دہکتے ہوئے انگارے کو مٹھی میں بند کرنے والے کے مترادف ہو گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۵۷۔ ترمذی (۲۲۶۰)' ابن بطریق الابانۃ (۳۱)' ابن عدی فی الکامل (۵/ ۱۷۱۱)۔

باب: مرج الدين من علامات الساعة

دین کا فساد علامات قیامت میں سے ہے

٢٧٣٠۔ عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرَجَ الدِّينُ، [وَسُفِكَ الدَّمُ، وَظَهَرَتِ الزِّينَةُ، وَشُرِّفَ الْبُنْيَانُ]، وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ، وَاخْتَلَفَتِ

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''جب دین میں فساد آ جائے گی' خونریزی ہوگی' بناؤ سنگھار عام ہوگا' بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کی جائیں گی' دنیا کی رغبت بڑھ جائے گی' بھائیوں میں اختلاف پڑ جائے گا اور بیت عتیق جلا دیا

الْإِخْوَانُ، وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ؟!)) [الصحيحة:٢٧٤٤]

جائے گا تو تمھارا کیا بنے گا؟"

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۴۴۔ ابن ابی شیبۃ (۱۵/ ۴۷) و عنہ الطبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۲۶)' احمد (۶/ ۳۲۳)۔

باب: خروج المهدى حقيقة عند العلماء

امام مہدی کا آنا اہل علم کے نزدیک مسلمہ حقیقت ہے

٢٧٣١۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا: ((لَتُمْلَأَنَّ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَإِذَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا بَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنِّي، اسْمُهُ اِسْمِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا)). [الصحيحة:١٥٢٩]

معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی' جب ایسے ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی بھیجے گا' وہ میرا ہم نام ہوگا' وہ ظلم و ستم کی جگہ پر زمین میں عدل و انصاف عام کر دے گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۲۹۔ البزار (الکشف:۳۳۲۵)و (البحر :۳۳۲۳) ابن عدی (۳/ ۹۶۵) ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۲/ ۱۶۵)۔

باب: من يعجز الله هذه الأمة من نصف يوم

اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے محروم نہیں رکھے گا

٢٧٣٢۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يُعْجِزَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مِّنْ نِصْفِ يَوْمٍ)). [الصحيحة:١٦٤٣]

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس امت کو نصف دن سے محروم نہیں رکھے گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۴۳۔ ابو داؤد (۴۳۴۸)' حاکم (۴/ ۴۲۴)' احمد (۴/ ۱۹۳)۔

فوائد: نصف دن سے مراد پانچ سو سال کا عرصہ ہے جیسے کہ ابو داؤد میں سعدؓ سے اسی معنی کی روایت ہے جس میں وہ نصف دن کو پانچ سو سے بیان کرتے ہیں اور جیسا کہ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ ایک دن کو ہمارے ایک ہزار سال کے برابر قرار دیتے ہیں۔

❀❀❀

(۲۲) فضائل القرآن أدعية والاذكار والرقى

قرآن کے فضائل' دعائیں' اذکار اور دم

اس باب کی اکثر احادیث مبہم نہ ہونے کی وجہ سے محتاجِ وضاحت نہیں ہیں۔ اس باب میں دعا سے متعلقہ مختلف پہلوؤں پر مشتمل احادیث آئیں گی' ان کے مطالعہ کے دوران دعا سے متعلقہ اللہ تعالی کا یہ قانون ذہن نشین رکھیں:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها اثم ولا قطيعة رحم الا اعطاه اله بها احدى ثلاث: اما ان يعجل له دعوته واما ان يدخر له فى الآخرة واما ان يصرف عنه من السوء مثلها۔) قالوا: اذا نكثر۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم: (الله اكثر۔) [مسند احمد] یعنی: جو مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا گناہ اور قطع رحمی سے متعلقہ نہیں ہوتی تو اللہ تعالی اسے (جوابا) تین چیزوں میں سے ایک عطا کرتے ہیں: (۱) جلد ہی اسے (دنیا میں) اس کی دعا کا بدلہ دے دیتے ہیں (۲) اس کے ثواب کو آخرت تک ذخیرہ کر لیتے ہیں (۳) اس دعا کے بقدر کسی مکروہ چیز کو اس سے دور کر دیتے ہیں۔ صحابہ نے کہا: تو پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا فضل اس سے بھی زیادہ ہے۔

باب: الاجتهاد فى الدعاء

دعا میں خوب محنت کرنا

۲۷۳۳۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَتُحِبُّونَ أَنْ تَجْتَهِدُوْافِي الدُّعَاءِ؟ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ! أَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ،وَذِكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)). [الصحيحة: ٧٤٤]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ دعا کرنے میں پوری کوشش کرو؟ (اگر چاہتے ہو تو) کہا کرو: اے اللہ! اپنا شکر کرنے' اپنا ذکر کرنے اور اچھے انداز میں عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔''

تخریج: الصحيحة ۷۴۴۔ احمد (۲/ ۲۹۹)' وعنه ابو نعيم فى الحلية (۹/ ۲۲۳)' حاكم (۱/ ۴۹۹)۔

فوائد: مقصودِ شریعت یہ ہے کہ اللہ تعالی کا شکر ادا کیا جائے' اس کا ذکر کیا جائے اور خوبصورت انداز میں اس کی عبادت کی جائے۔ ان تینوں چیزوں کو اس دعا میں جمع کر دیا گیا:

اَللّٰهُمَّ! أَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ،وَذِكْرِكَ، وَحُسْنُ عِبَادَتِكَ

باب: ليس الحجاب لدعوة المظلوم

مظلوم کی بد دعا کے لیے کوئی پردہ نہیں ہے

۷۷۳٤۔عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ مَرْفُوْعًا:((اتَّقُوْا

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے

دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ،فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)) [الصحيحة:۸۷۰]

فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو' کیونکہ اسے بادلوں پر اٹھا لیا جاتا ہے (یعنی فوراً قبول ہو جاتی ہے)۔ اللہ تعالی کہتے ہیں: میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا' اگرچہ کچھ وقت کے بعد کروں۔''

تخریج: الصحیحة ۸۷۰- بخاری فی التاریخ (۱/ ۱۸۶)' الدالابی فی الکنی (۲/ ۱۲۳)' طبرانی فی الکبیر (۳۷۱۸)۔

فوائد: مظلوم' وہ مسلم ہو یا غیر مسلم' کی پکار شرفِ قبولیت سے ہمکنار ہو کر ہی رہتی ہے' لہٰذا اگر ہم ایسے ''لولے لنگڑے'' بندوں سے اخلاقِ حسنہ والا پہلو اختیار نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے ساتھ ایسا رویہ بھی اختیار نہ کریں کہ ہم ان کی بددعاؤں کے حقدار بن جائیں۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ بے بس' بے آسرا اور لاچار لوگوں کی ضرورتیں پوری کی جائیں' تا کہ وہ اپنے محسنین کے حق میں دعائیں کریں۔

۲۷۳۵۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَأَنَّهَا شِرَارٌ)). [الصحيحة:۸۷۱]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو' یہ تو چنگاریوں کی طرح آسمان کی طرف اٹھتی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۷۱- حاکم (۱/ ۲۹)' دیلمی (۳۰۷)۔

قل هو الله احد ثلث القرآن

قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن ہے

۲۷۳۶۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعاً: ((اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا، فَإِنَّهُ لَيْسَ دُوْنَهَا حِجَابٌ)). [الصحيحة:۷۶۷]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم' اگرچہ وہ کافر ہو' کی بددعا سے بچو' کیونکہ اس کے سامنے کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔''

تخریج: الصحیحة ۷۶۷- احمد (۳/ ۱۵۳)' ابو یعلی (اتحاف الخیرة:۸۳۴۶) الضیاء فی المختارة (۲۶۴۹)۔

۲۷۳۷۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احشدوا، فاني سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أَرَى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ، فَذَالِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ،ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ،أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمع ہو جاؤ' میں تم پر ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرنے لگا ہوں۔ جمع ہونے والے جمع ہو گئے' آپ ﷺ تشریف لائے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کی تلاوت کر کے واپس چلے گئے۔ ہم ایک دوسرے کو کہنے لگے: ایسا لگتا ہے کہ آسمان سے کوئی (نئی) خبر آئی ہے جس نے آپ ﷺ کو گھر میں داخل کر دیا ہے' پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تمھیں کہا تھا کہ میں تم پر ایک تہائی قرآن کی تلاوت کروں گا۔ آگاہ ہو جاؤ! (سورۂ اخلاص)

ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). [الصحيحة: ٣٩٧٨]

ایک تہائی قرآن کے برابر ہے (جس کی تلاوت میں کر چکا ہوں)۔"

تخريج: الصحيحة ۳۹۷۸۔ مسلم (۸۱۲)، ترمذی (۲۹۰۰)، احمد (۲/ ۴۲۹)۔

فوائد: سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کی سب سے بہترین تفسیر یہ ہے:

قرآنِ مجید تین اساسی مقاصد پر مشتمل ہے:

(۱) اوامر و نواہی: اللہ تعالیٰ کے وہ عملی احکام جن میں واجبات، مستحبات، محرمات اور مکروہات کا ذکر ہے۔

(۲) اخبار و قصص: سابقہ انبیاء و رسل اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات اور نیک و بد اعمال کی بنیاد پر وصول ہونے والے ثواب و عتاب کی تفاصیل۔

(۳) علم التوحید: اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء و صفات اور ان کے تقاضوں کی تفصیل۔

سورۂ اخلاص مجمل طور پر تیسری قسم "علم التوحید" پر مشتمل ہے، اس لئے اس کو قرآن کا تہائی حصہ قرار دیا گیا۔

باب: الدعوة باليقين

یقین کے ساتھ دعا کرنے کا بیان

٢٧٣٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اُدْعُوا اللّٰهَ تَعَالَى. وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)).

[الصحيحة: ٥٩٤]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو، اس حال میں کہ تمھیں اس کی قبولیت کا یقین ہو، جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔"

تخريج: الصحيحة ۵۹۴۔ ترمذی (۳۴۷۹)، حاکم (۱/ ۴۹۳)، ابن عدی فی الکامل (۴/ ۱۳۸۰)۔

فوائد: اس حدیث میں دعا کے دو آداب بیان کئے گئے: (۱) اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی جائے، اس کے بارے میں یہ یقین محکم ہو کہ وہ ضرور قبول کرے گا (۲) دعا کو مقصد حیات سمجھ کر اس کے دوران بے پرواہی، بے دلی، سستی، کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ اور عظمت و سطوت کے منافی ہے۔ مکمل توجہ اور انہاک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے اور ایسا کرنا اس وقت تک بہت مشکل ہے، جب تک مسنون دعاؤں کا ترجمہ نہ آتا ہو۔

باب: دعوة الوجع

درد کی دعا

٢٧٣٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، [وَبِاللّٰهِ]، أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا، ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا)).

[الصحيحة: ١٢٦٨]

سیدنا انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ تکلیف والی جگہ پہ رکھ اور یہ دعا پڑھ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف سے، جسے میں محسوس کر رہا ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ اٹھا لے اور یہ عمل طاق (تین یا پانچ یا سات ......) دفعہ کر۔"

تخریج: الصحیحة ۱۲۶۸- ترمذی (۳۵۸۸)' حاکم (۴/ ۲۱۹)' الضیاء فی المختارة (۱۷۶۷)' طبرانی فی الدعاء (۱۱۲۷)۔

۲۷٤۰ـعَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ اَهْلَ بَيْتِهِ فَيَقُوْلُ: ((اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ غَمٌّ اَوْكَرْبٌ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)). [الصحيحة:۲۷۵۵]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور کہتے: ''جب کسی کو کوئی غم و الم اور رنج وملال لاحق تو وہ کہے: اللہ! اللہ میرا رب ہے' میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۵- ابن حبان (۸۶۴)' طبرانی فی الاوسط (۵۲۸۶)۔

فوائد: پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔
اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

باب: دعوة الصبح

صبح کی دعا

۲۷٤۱ـعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَصْبَحْتُمْ وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، [وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ]. وَاِذَا اَمْسَيْتُمْ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)). [الصحيحة: ۲٦۳]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صبح کرو تو کہو: اے اللہ! تیری قدرت سے ہم نے صبح کی اور شام کی' تیری قدرت سے ہی ہم جی رہے ہیں اور تیری قدرت سے ہی مریں گے اور تیری ہی طرف اکٹھے ہونا ہے۔ اور جب تم شام کرو تو کہو: اے اللہ! تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور صبح کی اور تیری قدرت سے ہم جی رہیں اور تیری قدرت سے ہی ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۶۳- ابن ماجه (۳۸۶۸)' ابن انس فی عمل الیوم واللیلة (۳۵)' ترمذی (۳۳۸۱) باختلاف یسیر۔

باب: دعوة اذا اوى إلى الفراش

بستر پر لیٹنے کی دعا

۲۷٤۲ـعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَا اِلَيْهِ اَهَاوِيْلَ يَرَاهَا فِي الْمَنَامِ، قَالَ: ((اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَاَنْ يَحْضُرُوْنَ)). [الصحيحة: ۲٦٤]

سیدنا محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان ہولناکیوں اور گھبراہٹوں کا شکوہ کیا' جو وہ خواب میں دیکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو پڑھا کر: میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کی سزا سے' اس کے بندوں کے شرّ سے شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۶۴- ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۷۴۳)' بن محمد بن المنکدر مرسلاً- ابوداؤد (۳۸۹۳)'

ترمذی (۳۵۲۸)، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۷۶۵)، ابن انس (۷۴۸) عن عبداللہ بن عمرو ﷺ۔

فوائد: اگر برے خوابوں کی وجہ گھبراہٹ ہوتی ہو تو سوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهٖ، وَعِقَابِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

باب: سؤال الإستكثار اذا تمنى

غیر معمولی تمنا کا سوال کرنا

٢٧٤٣۔عَنْ عَائِشَةَ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُسْتَكْثِرْ، فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ۔عَزَّوَجَلَّ۔)). [الصحيحة:١٢٦٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی (اللہ تعالی کے سامنے) اپنی کسی خواہش کا اظہار کرے تو وہ غیر معمولی تمناؤں کا اظہار کرے، کیونکہ وہ اپنے ربّ سے مانگ رہا ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۶۶۔ عبد بن حمید فی المنتخب (۱۴۹۴)، طبرانی فی الاوسط (۲۰۶۱)۔

فوائد: اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی ہر قسم کی خیر و بھلائی کا کثرت سے اور زیادہ سے زیادہ سوال کیا جائے، کیونکہ وہ جو چاہے عطا کر سکتا ہے اور کوئی اسے ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔ آج کل اکثر مساجد میں فرض نمازوں کے بعد اجتماعی صورت میں چند لمحات کے لئے ہاتھ اٹھا کر اور ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ ......“ پڑھ کر یہ سمجھا جاتا ہے کہ دعا کے سارے تقاضے پورے ہو گئے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت بھی نہیں ہے۔ نیز بعض افراد کو دعا کرنے کی سرے سے کوئی رغبت نہیں ہوتی اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ایسی دعائیں پڑھتے ہیں، جن کے بارے میں انھیں علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالی سے کس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جب تک خلوت میں انتہائی توجہ کے ساتھ اور لمبی دعا نہیں کی جاتی، اس وقت تک اس عبادت کی روح اور حلاوت نصیب نہیں ہوتی۔

فضل دعاء الغائب للغائب

پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٤٤۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَعَاالْغَائِبُ لِلْغَائِبِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [الصحيحة:١٣٣٩]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی (اپنے مسلمان بھائی) کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے لئے (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: تیرے لئے بھی اس کی مثل ہو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۳۹۔ ابن عدی فی الکامل (۲/ ۸۳۴)، مسلم (۲۷۳۲)، ابو داؤد (۱۵۳۴)، عن ابی الدرداء ﷺ بمعناہ۔

فوائد: قبولیت دعا کی جتنی صورتیں قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے۔ سیدنا ابو درداء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة، عنده رأسه ملك موكل كلما دعا لأخيه بخير قال الملك الموكل به: آمين، ولك بمثل۔)[مسلم] مسلمان کی اپنے بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں کی گئی دعا مقبول ہوتی ہے، ایسی صورت میں اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر و بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہہ کر (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:) اور تجھے بھی ایسی ہی (خیر و بھلائی) نصیب ہو۔

باب: اذا ذکرتم باللّٰہ فانتھوا

جب تمہیں اللہ کا خوف دلایا جائے تو تم رک جایا کرو

۲۷۴۵۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ رَفَعَهُ: ((إِذَا ذُكِّرْتُمْ بِاللَّهِ فَانْتَهُوْا)). [الصحيحة: ۱۳۱۹]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں اللہ تعالی کے نام پر وعظ ونصیحت کی جائے تو باز آ جاؤ۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۱۹۔ البزار (الکشف (۳۲۱۱) و (البحر: ۸۵۴۲) عن ابی ھریرۃ ﷺ۔

فوائد: اللہ تعالی عظیم اور جلیل ذات والے ہیں، ان کا لحاظ کرنا ان کی شان وعظمت کا اوّلین تقاضا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالی کا واسطہ دے کر ہم سے کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو ہمیں وہ مطالبہ پورا کرنا چاہئے۔

۲۷۴۶۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ)). [الصحيحة: ۱۳۲۵]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اللہ تعالی سے مانگے تو زیادہ سے زیادہ مانگے، کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۲۵۔ ابن حبان (۸۸۹)، وانظر ما تقدم برقم (۲۷۴۳)۔

فوائد: اور اس کا رب زیادہ سے زیادہ اور اعلی سے اعلی دنیوی اور اخروی نعمتیں عطا کرنے پر قادر ہے۔

باب: الحض علی سؤال الفردوس

جنت الفردوس کا سوال کرنے کی رغبت کا بیان

۲۷۴۷۔عن عرباض بن سارية عن رسول الله ﷺ انه قال: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ، فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ سِرُّ الْجَنَّةِ، يَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ لِرَاعِيَةٍ: عَلَيْكَ بِسِرِّ الْوَادِي، فَإِنَّهُ أَمْرَعُهُ وَأَعْشَبُهُ)). [الصحيحة: ۳۹۷۲]

سیدنا عرباض بن ساریہ ﷺ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالی سے سوال کرو، تو جنۃ الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا اعلی وافضل حصہ ہے۔ (دیکھو تو سہی کہ) مالک اپنے چرواہے سے کہتا ہے: (مویشیوں کو) وادی کے اعلی وافضل حصے میں لے جا، کیونکہ وہ زیادہ سرسبز وشاداب اور زیادہ گھاس والا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۷۲۔ بخاری فی التاریخ (۴/ ۱۴۶)، یعقوب الفسوی فی المعرفۃ (۲/ ۳۴۸)، البزار (الکشف: ۳۵۱۲)، طبرانی (۱۸/ ۲۵۴)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ نے محسوس چیز کی مثال دے کر غیر محسوس چیز کو ذہنوں کے قریب کر دیا۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالی سے جنت الفردوس کا سوال کیا کریں۔

باب: ما یقال اذا سمع الدیک باللیل

رات کو مرغ کی آواز سن کر کیا کہا جائے؟

۲۷۴۸۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ [بِاللَّيْلِ]، فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، [وَارْ

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کو مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ تعالی سے اس کے فضل کا سوال کرو اور اس کی طرف راغب ہو جاؤ، کیونکہ وہ فرشتے

غْبُوْالَیْہِ]، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا،وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ[بِاللَّيْلِ]، فَتَعَوَّذُوابِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَانًا)). [الصحيحة:٣١٧٣]

کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور جب تم رات کو گدھے کے ہانکنے کی آواز سنو تو شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو' کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر (رینکتا ہے)۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۷۳۔ بخاری (۳۳۰۳)' مسلم (۲۷۲۹)' ابوداؤد (۱۵۰۵)' ترمذی (۳۴۵۵)۔

فوائد: مرغ کی بانگ سنتے وقت "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" اور گدھے کی رینک سنتے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھا جائے۔

باب:هٰؤلاء الكلمات نجاة من النار

یہ کلمات آگ سے نجات کا ذریعہ ہیں

٢٧٤٩۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَاقَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ أَكْبَرُ،قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. صَدَقَ عَبْدِي،لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنَا،وَأَنَا أَكْبَرُ،وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ:لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ،قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي،وَإِذَاقَالَ:لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ،قَالَ:صَدَقَ عَبْدِي،لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا شَرِيْكَ لِي،وَإِذَا قَالَ:لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي،لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ،وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَاقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ،وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ،قَالَ:صَدَقَ عَبْدِي،لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا،وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي،مَن رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.)) [الصحيحة:١٣٩٠]

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید ﷺ نے رسول اللہ ﷺ پر گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ کہتا ہے: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے' تو اللہ تعالی کہتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا' کیونکہ میں ہی معبودِ برحق ہوں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ' اس حال میں کہ وہ اکیلا ہے' تو اللہ تعالی کہتے ہیں: میرا بندہ سچا ہے' کیونکہ میں ہی معبودِ برحق ہوں' اس حال میں کہ میں اکیلا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالی اور اس کا کوئی شریک نہیں' تو اللہ تعالی کہتے ہیں: میرا بندے نے سچ کہا' کیونکہ میں ہی سچا معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: اللہ ہی سچا معبود ہے' بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کے لئے ہے تو اللہ تعالی کہتے ہیں: میرے بندہ صادق ہے' کیونکہ میں ہی معبودِ برحق ہوں' بادشاہت بھی میری ہے اور تعریف بھی میرے لئے ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: اللہ ہی سچا معبود ہے اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اس کی توفیق سے' تو اللہ تعالی کہتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا' کیونکہ میں ہی سچا معبود ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر میری توفیق سے۔ جس آدمی کو موت کے وقت یہ کلمات کہنے کی توفیق دی گئی' اسے

آگ نہیں چھو سکے گی۔“

تخریج: الصحیحة ١٣٩٠۔ ترمذی (٣٤٣٠)' ابن ماجه (٣٧٩٤)' ابن حبان (٨٥١) حاکم (١/ ٥)۔

فوائد: جہنم سے آزادی کا سبب بننے والے ذکر کی نشاندہی کی گئی ہے۔

باب: استحباب السلمة بقراة الفاتحة

سورۃ الفاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کے استحباب کا بیان

٢٧٥٠۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَاقَرَاْتُمْ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) فَاقْرَءُوْا: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ))، اِنَّهَا اُمُّ الْقُرْآنِ، اُمُّ الْكِتَابِ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي وَ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) اِحْدَاهَا))

[الصحيحة: ١١٨٣]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھو تو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم“ پڑھا کرو' کیونکہ یہ سورت امّ القرآن' امّ الکتاب اور سبعِ مثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات) ہیں اور ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم“ اس کی ایک آیت ہے۔“

تخریج: الصحیحة ١١٨٣۔ دار قطنی (١/ ٣١٢) بیهقی (٢/ ٤٥)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم“ سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے' لیکن نبی کریم ﷺ جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے وقت کبھی بسم اللہ جہراً پڑھتے تھے اور کبھی سرّاً۔

باب: فضل حلق الذكر

ذکر کی مجالس کی فضیلت کا بیان

٢٧٥١۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا. قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ)).

[الصحيحة:٢٥٦٢]

سیدنا انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم لوگ جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو استفادہ کرلیا کرو۔“ کسی نے پوچھا: جنت کے باغیچوں سے کے مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجالسِ ذکرِ (الٰہی)“۔

تخریج: الصحیحة ٢٥٦٢۔ ترمذی (٣٥١٠)' بیهقی فی الشعب (٥٢٩)' احمد (٣/ ١٥٠)۔

فوائد: جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جا رہا ہو' وہاں بیٹھنا روح کے لئے مفید ہے۔ یاد رہے کہ وعظ ونصیحت کی مجلس بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک صورت ہے۔

الدعاء ولنزول المنزل

کسی مقام پر پڑاؤ ڈالنے کی دعا

٢٧٥٢۔عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ ،قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا

مَنْزِلاً، فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)). [الصحيحة: ۳۹۸۰]

پڑھے: میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ تو اسے وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔"

تخریج: الصحيحة ۳۹۸۰۔ مسلم (۲۷۰۸) ترمذی (۳۴۳۷) ابن ماجه (۳۵۴۷)، نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۶۰)۔

فوائد: جب آدمی کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور عصرِ حاضر میں جب آدمی کسی ہوٹل، گیسٹ ہاؤس یا کسی اور جگہ جہاں اس سے کچھ وقت گزارنا ہو، جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

باب: اهمية الرقى و بيان الكتابة

دم کی اہمیت اور کتابت کا بیان

۲۷۵۳۔عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ الْقُرَشِيِّ، اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ خَرَجَتْ بِهِ نَمْلَةٌ، فَدُلَّ عَلٰى اَنَّ الشِّفَاءَ بِنْتَ عَبْدِاللّٰهِ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَجَاءَهَا، فَسَأَلَهَا اَنْ تَرْقِيَهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَارَقَيْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، فَذَهَبَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَتِ الشِّفَاءُ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشِّفَاءَ، فَقَالَ: ((اعْرِضِي عَلَيَّ))، فَعَرَضَتْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((ارْقِيْهِ، وَعَلِّمِيْهَا حَفْصَةَ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَ، وَفِي رِوَايَةٍ: الْكِتَابَةَ)).

[الصحيحة: ۱۷۸]

ابو بکر بن سلیمان بن ابوحثمہ قریشی کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کو (پھنسی نکل آئی) اسے بتلایا گیا کہ سیدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا پھنسی کا جھاڑ پھونک کرتی ہیں۔ وہ ان کے پاس گیا اور مطالبہ کیا کہ اسے دم کریں۔ انھوں نے کہا: بخدا! میں نے جب سے اسلام قبول کیا، کسی کو دم نہیں کیا۔ وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور شفاء کی ساری بات بتلا دی۔ آپ ﷺ نے شفاء کو بلایا اور اسے فرمایا: "اپنا دم مجھ پر پیش کرو۔" انھوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انصاری کو دم کر اور حفصہ کو اس دم کی تعلیم دے، جیسا کہ تو پہلے اسے کتابت سکھلا چکی ہے۔"

تخریج: الصحيحة ۱۷۸۔ حاکم (۴/ ۵۶، ۵۷)، احمد (۶/ ۳۷۲)، ابو داؤد (۳۸۸۷)، نسائی فی الکبری (۷۵۴۳) مختصراً۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کے ایک متن میں ان الفاظ کی زیادتی ہے: (ارقی، مالم یکن شرك بالله عزو جل۔) یعنی: دم کر، جب تک اللہ عز وجل کے ساتھ شرک نہ ہو۔............ اس حدیث میں دو فائدے ہیں: (۱) آدمی کا کسی دوسرے کو دم کرنا مشروع ہے، بشرطیکہ دم کے الفاظ میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن دم کروانا مکروہ ہے، جیسا کہ (**سبقك بها عكاشه**) والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (۲) عورت لکھائی سیکھ سکتی ہے۔ [صحیحہ: ۱۷۸ کے تحت]

معلوم ہوا کہ جو دم قرآن مجید، مسنون دعاؤں، مسنون اذکار اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل ہے، وہ کرنا چاہئے۔

باب: الاستعاذة بالله من شر جار المقام

قیام گاہ کے برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

٢٧٥٤ـعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ،قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ جَارِ الْمَقَامِ،فَاِنَّ جَارَ الْمُسَافِرِ اِذَا شَاءَ اَنْ يُزَايِلَ زَايَلَ)). [الصحيحة: ١٤٤٣]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اپنی مستقل) قیام گاہ کے پڑوسی کے شرّ سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو، کیونکہ اگر آدمی مسافر ہو تو (برے پڑوسی) سے (آسانی سے) جدا ہو سکتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۴۳۔ حاکم (۱/ ۵۳۲)، احمد (۲/ ۳۴۶) الادب المفرد (۱۱۷) ابو یعلی (۶۵۳۶)۔

فوائد: نیک پڑوسی اللہ تعالی کی نعمت عظمی ہے، اس سے نہ صرف آدمی کو ذہنی سکون ملتا ہے، بلکہ اس کی عزتیں محفوظ رہتی ہے، کیونکہ نیک پڑوسی دوسرے پڑوسیوں کا بھی رکھوالا ہوتا ہے، اس کے برعکس برے پڑوسی کے نقصانات اور نحوستیں عیاں ہیں، اس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

امام البانی ؒ نے اس حدیث کے مصداق سیدنا عقبہ بن عامر ﷺ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامِ۔ یعنی: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، بری گھڑی سے، برے ساتھی سے اور مستقل قیام گاہ کے برے پڑوسی سے۔ [صحیحہ: ۱۴۴۳ کے تحت بحوالہ طبرانی]

باب: الاستعاذة باللّٰه من العين

نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگنا

٢٧٥٥ـ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِسْتَعِيْذُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى مِنَ الْعَيْنِ،فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ)). [الصحيحة: ٧٣٧]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدنظری سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو، بلاشبہ نظر حق ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۳۷۔ ابن ماجہ (۳۵۰۸)، حاکم (۴/ ۲۱۵)، الخرائطی فی المکارم (۵۰۳)۔

فوائد: نظرِ بد حق ہے، کئی احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اظہار فرمایا ہے۔ بعض عقل پرست لوگ اس کی حقانیت کو تسلیم نہیں کرتے، اگر ان میں سے کسی کو نظر بد لگے تو وہ بھی تسلیم کر لیں۔

باب: تفسير الآية. غاسق اذا وقب

اس آیت کی تفسیر کا بیان

٢٧٥٦ـعَنْ عَائِشَةَ،اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهَا، فَاَشَارَبِهَا اِلَى الْقَمَرِ،فَقَالَ: ((اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا،فَاِنَّهُ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ)). [الصحيحة: ٣٧٢]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''اس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کر، ﴿غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ﴾ سے یہی مراد ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۷۲۔ ترمذی (۳۳۶۶)، احمد (۶/ ۶۱، ۲۰۶)، حاکم (۲/ ۵۴۰، ۵۴۱)، الطیالسی (۱۴۸۶)۔

الاسم الاعظم فی هذه سور فی القرآن

اسم اعظم قرآن کی ان سورتوں میں ہے

٢٧٥٧۔عَنْ اَبِي اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِي سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثٌ: فِي﴿البقرة﴾،و﴿آل عمران﴾، و﴿طه﴾)).

[الصحيحة:٧٤٦]

سیدنا ابوامامہ ﷛ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم قرآن مجید کی اِن تین سورتوں میں ہے: سورۂ بقرہ' سورۂ آل عمران اور سورۂ طہٰ۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۴۶۔ یحیی بن معین فی التاریخ و العلل (۱۰/ ۱۵۲/ ۳)' ابن ماجہ (۳۸۵۶)' حاکم (۱/ ۵۰۶)۔

فوائد: سورۂ بقرہ کی ﴿والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم﴾ [۱۶۳]' سورۂ آل عمران کی ﴿الم لا الہ الا ھو الحی القیوم﴾ [۱'۲] اور سورۂ طٰہٰ کی ﴿انی انا اللہ إلا الہ إلا انا﴾ [۱۴] والی آیت مراد ہے۔سورۂ بقرہ اور آل عمران کی آیات کی وضاحت ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے۔

اسم اعظم سے مراد کونسا نام ہے؟ اس موضوع پر مختلف اذکار پر مشتمل احادیث موجود ہیں اور سب میں یکسانیت صرف لفظِ جلالہ ''اَللّٰہ'' ہے' باقی الفاظ میں فرق ہے' مذکورہ بالا تین آیات کو ہی دیکھ لیں کہ اشتراک صرف لفظِ جلالہ ''اللہ'' میں ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم سے مراد لفظِ جلالہ ہی ہے اور یہ قول اس لئے بھی زیادہ درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا واحد نام ہے جس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر کیا جاتا ہے' وگرنہ اللہ تعالیٰ کے دیگر اسماء مثلاً سمیع' رحیم' کریم وغیرہ کا اطلاق لفظی طور پر مخلوق پر بھی ہوتا ہے' اگرچہ اس اشتراک میں معنی کی حقیقت کو کوئی دخل نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ بھی سمیع ہے اور بندہ بھی سمیع۔لیکن دونوں کی سماعتوں میں فرق ہے۔ دوسرا قول یہ پیش کیا گیا ہے کہ مکمل خلوص کے ساتھ جس کا نام کا ذکر کیا جائے وہی اسمِ اعظم ہے۔

اس موضوع کی مختلف روایات سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے کہ جس آیت یا حدیث میں اللہ تعالیٰ کو معبودِ برحق ثابت کیا گیا' وہ اسم اعظم ہے۔ واللہ اعلم

باب: لا بأس بالرقية الذى ليس فيه شرك

جس دم میں شرک نہیں ہے اس دم میں کوئی حرج نہیں

٢٧٥٨۔عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ،قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ،فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رِقَاكُمْ،لَابَاسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ)).

[الصحيحة:١٠٦٦]

سیدنا عوف بن مالک اشجعی ﷛ کہتے ہیں: ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ (مسلمان ہونے کے بعد) پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کا ان (دموں) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دم مجھ پر پیش کرو اور (یاد رکھو کہ) اس وقت تک دموں میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ شرک پر مشتمل نہ ہوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۶۶۔ ابن وہب فی الجامع (۱۴/ ۷) وعنہ مسلم (۲۲۰۰) وابوداؤد (۳۸۸۶)۔

فوائد: جو دم قرآن مجید' مسنون دعاؤں' مسنون اذکار یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر مشتمل ہوں' وہ بطور دم استعمال کئے جا سکتے ہیں۔جن دموں کے کلمات میں شرک پایا جاتا ہو' وہ حرام ہیں۔

باب: افضل الذكر والشكر

ذکر اور شکر کا بیان

۲۷۵۹۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ،قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ،وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)). [الصحيحة:١٤٩٧]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سب سے افضل کلمۂ شکر ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۴۹۷۔ والخرائطی فی فضیلة الشکر (۷) بھذا اللفظ واخرجه الترمذی (۳۳۸۳)، وابن ماجه (۳۸۰۰)، وابن حبان (۸۴۶) بلفظ افضل الذکر لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله۔

فوائد: "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کلمۂ توحید ہے، جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صرف اللہ تعالی معبودِ برحق ہے، وہ اس لائق ہے کہ محض اس کی پرستش کی جائے، ماسوائے اللہ تمام قسم کے معبوذ معبودانِ باطلہ ہیں۔ ایمان کے بیشمار شعبوں میں "لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ" کو سب سے بلند مقام حاصل ہے، کیونکہ یہی ذکر ہے جس کا اقرار کرنے سے دائرۂ اسلام میں داخلہ نصیب ہوتا ہے اور جس کے انکار سے ارتداد و کفر کی صف میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کلمۂ شکر ہے، اللہ تعالی ہی منعمِ حقیقی ہے، ہر قسم کے انعامات و احسانات کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے، اسی بناء پر وہ تعریفوں کا مستحق ہے، جب انسان بطورِ تعظیم اللہ تعالی کی تعریف و توصیف اور مدح و ثناء بیان کرتا ہے تو اسے "حمد" کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں کلموں کو اللہ تعالی اور نبی کریم ﷺ کے محبوب ترین کلمات، سب سے ممتاز اور دنیا و مافیہا سے بہتر اذکار قرار دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنے سے ترازو بھر جاتا ہے۔[مسلم]

باب: فضل الحمادين

حمد باری تعالی بیان کرنے والوں کی فضیلت

۲۷۶۰۔عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا: ((اَفْضَلُ عِبَادِاللّٰهِ.تَعَالٰى. يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَمَّادُوْنَ)). [الصحيحة: ١٥٨٤]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے روز (اللہ تعالی کی) بہت زیادہ تعریف کرنے والے سب سے افضل لوگ ہوں گے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۵۸۴۔ طبرانی فی الکبیر (۱۸/ ۱۲۴،۱۲۵) احمد (۴/ ۴۳۴)، موقوفا علیه۔

فوائد: اللہ تعالی اپنی حمد و ثناء، تعریف و توصیف اور مدح و ستائش پسند ہے، اس لئے جو آدمی کثرت سے اللہ تعالی کی حمد بیان کرے گا، وہ اللہ تعالی کا محبوب بندہ بن جائے گا۔ سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (والحمد لله تملأ الميزان۔ [مسلم] یعنی: الحمدللہ کہنے سے ترازو بھر جاتا ہے۔

باب: افضل العبادة الدعاء

دعا کرنا افضل عبادت ہے

۲۷۶۱۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ)). [الصحيحة:١٥٧٩]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا کرنا افضل عبادت ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ١٥٧٩۔ حاکم (١/ ٤٩١)۔

فوائد: کوئی بڑے سے بڑا سرکش اور باغی انسان بھی جب اللہ تعالیٰ کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اسے چاہتے نہ چاہتے ہوئے عاجزی وانکساری کا اظہار بھی کرنا پڑتا ہے اور دعا کے دوران ہی اسے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک ہستی ایسی بھی ہے جس کے سامنے اسے بھی اپنی گردن میں خم لانا پڑ گیا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات بڑی پسند ہے کہ بندہ اس سے مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے وقت جو کیفیت بندے پر طاری ہوتی ہے، شاید وہ کسی دوسری عبادت میں محسوس نہ کی جاتی ہو۔

باب: فضل التهليل عشية عرفة

٢٧٦٢۔ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا: ((اَفْضَلُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)). [الصحيحة:١٥٠٣]

عرفہ کی شام کو لا الہ الا اللہ الخ کہنے کی فضیلت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل کلمہ وہ ہے جو میں نے اور سابقہ انبیاء نے عرفہ کے دن کی شام کو کہا (اور وہ یہ ہے): نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ١٥٠٣۔ عرفہ کی شام کو لا الہ الا اللہ الخ کہنے کی فضیلت۔

باب: نسيان النبيّ

٢٧٦٣۔ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى،عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَغْفَلَ آيَةً، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((فِي الْقَوْمِ اُبَيٌّ؟!)) فَقَالَ اُبَيٌّ: آيَةَ كَذَا نُسِخَتْ اَمْ نَسِيْتَهَا؟ قَالَ:((بَلْ اُنْسِيْتُهَا)). [الصحيحة:٢٥٧٩]

نبیؐ کے بھولنے کا بیان

ابن ابزی اپنے باپ ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ نے ایک آیت کو نظر انداز کر دیا، نماز سے فراغت کے بعد پوچھا: ''آیا لوگوں میں اُبی موجود ہے؟'' سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ مجھے بھلا دی گئی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ٢٥٧٩۔ ابو اسحاق الحربی فی الغریب (٥/ ١٨٤/ ٢)، احمد (٣/ ٤٠٧)، بخاری فی جزء القراءۃ (١٩٣)، نسائی فی الکبری (٨٢٤٠)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ نماز میں مختلف انداز میں کئی دفعہ بھولے ہیں، بعض مثالوں کا تذکرہ "الاذان والصلوۃ" کے باب میں ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے خود یہ وجہ بیان کی ہے کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو، اگر آئندہ ایسا ہو تو مجھے یاد کرا دیا کرو۔

امام البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: قراءت میں التباس کے وقت امام کو لقمہ دینے کی اس حدیث میں واضح دلالت موجود ہے۔ بعض مسلک والوں کا خیال ہے مقتدی امام کو لقمہ دینے سے پہلے قراءت کی نیت کرے، اس رائے کو بیان کر دینا ہی اس کے مردود ہونے کے لئے کافی ہے۔ [صحیحہ: ٢٥٧٩ کے تحت]

باب: نزول السكينة عند تلاوة القرآن

تلاوت قرآن کے وقت سکینت کا نازل ہونا

٢٧٦٤ـ عَنِ الْبَرَاءِ،قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ سُوْرَةَ (الْكَهْفِ)، وَلَهُ دَابَّةٌ مَرْبُوْطَةٌ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تَنْفِرُ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلَى سَحَابَةٍ قَدْ غَشِيَتْهُ اَوْضُبَابَةٍ،فَفَزِعَ، فَذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ،قُلْتُ: سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ ذَاكَ الرَّجُلَ؟قَالَ: نَعَمْ[قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ]،فَقَالَ: ((اِقْرَأْفُلَانُ! فَاِنَّهَا سَكِيْنَةٌ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، اَوْ عِنْدَ الْقُرْآنِ))
[الصحيحة:١٣١٣]

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا' (قریب ہی) اس کا چوپایہ باندھا ہوا تھا' چوپائے نے اچانک بدکنا شروع کر دیا' اس نے دیکھا کہ ایک بدلی اسے ڈھانپنے لگی ہے' وہ گھبرا گیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کا نام لیا تھا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں' تو اس نے (آپ ﷺ کے پاس پہنچ کر) یہ ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''او فلاں! تو پڑھتا رہتا' یہ تو سکینت تھی جو قرآن (کی تلاوت) کے لئے نازل ہوئی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۱۳۔ احمد (۴/ ۲۸۴)' بخاری (۳۶۱۴)' مسلم(۷۹۵)۔

٢٧٦٥ـ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اِقْرَأْالْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ)).
[الصحيحة:٢٥٨١]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو سات لہجوں پر پڑھ سکتا ہے' ہر ایک لہجہ اطمینان بخش اور کفایت بخش ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۸۱۔ ابو اسحاق الحربی فی غریب الحدیث (۵/ ۱۴۲/ ۲)' احمد (۴/ ۱۱۴)' نسائی (۹۴۲) ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۳۳۶)' من طریق حمیدی عن انس عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث اور اس کے شواہد سے معلوم ہوا کہ "سبعۃ احرف" سے مراد سات لغات ہیں' جن کی مدد سے ایک لفظ یا ایک کلمہ کو سات لغات میں بیان کیا جا سکتا ہے' ان لغات میں الفاظ مختلف ہوتے ہیں اور معانی متحد۔ امام طبری نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں اس کی شافی کافی وضاحت کی ہے اور یہ بھی ثابت کیا کہ (عہدِ عثمان رضی اللہ عنہ میں) پوری امت ایک لغت میں متحد ہو گئی اور باقی چھ کو ترک کر دیا اور ایسا کرنے سے قرآن مجید کے کسی حصہ میں کوئی نسخ یا نقصان نہیں ہوا۔ آج قرآن مجید کی قراءت کا جو انداز اپنایا جاتا ہے' یہ وہی ہے جس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا' بہرحال انھوں نے بڑی عمدہ' پائیدار اور مفید بحث کی ہے' اس کا مراجعہ کرنا چاہیے۔ [صحیحہ: ۲۵۸۱ کے تحت]

باب: في كم يختم القرآن

قرآن کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیے

٢٧٦٦ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((اِقْرَاءِ الْقُرْآنَ فِي اَرْبَعِيْنَ،[ثُمَّ فِي شَهْرٍ،ثُمَّ فِي عِشْرِيْنَ،ثُمَّ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ،ثُمَّ فِي عَشْرٍ،ثُمَّ فِي سَبْعٍ، قَالَ: انْتَهٰى اِلَى

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ''چالیس دنوں میں قرآن مجید پڑھا کر' چلو تیس دنوں میں پڑھ لیا کر' چلو بیس دنوں میں سہی' نہیں تو پندرہ ایام میں' نہیں تو دس ایام میں سہی' یا پھر سات دنوں میں۔'' آپ ﷺ نے

سَبْعٍ]))۔ [الصحيحة: ١٥١٢]

سات دنوں پر بات کو بند کر دیا۔

تخریج: الصحیحة ۱۵۱۲۔ ترمذی (۲۹۴۷)، ابو داؤد (۱۳۹۵)، نسائی فی الکبری (۸۰۶۸، ۸۰۶۹، ۸۰۶۹) بنحوہ مطولاً۔

فوائد: تین دنوں سے کم عرصہ میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، آنے والی احادیث میں وضاحت ملے گی۔

باب: حكم من يختم القرآن في اقل من ثلاث

تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے والے کا حکم

٢٧٦٧۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،قَالَ: ((قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فِي كَمْ اَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: اِقْرَاْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ،قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرِ مِّنْ ذٰلِكَ،قَالَ: اِقْرَاْهُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ......اِقْرَاْهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ...... اِقْرَاْهُ فِي سَبْعٍ، لَا يَفْقَهُهُ مَنْ يَقْرَؤُهُ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)).[الصحيحة: ١٥١٣]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کتنے دنوں میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنی چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ میں مکمل قرآن مجید پڑھ لیا کر۔'' میں نے کہا: میں اس سے زیادہ پڑھنے پر قدرت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر پچیس دنوں میں سہی۔'' ......''یا پھر بیس دنوں میں۔'' ......''چلو پندرہ دنوں میں سہی۔'' ......''نہیں تو سات دنوں میں، (اتنی بات ضرور ہے کہ) جس نے تین ایام سے کم عرصہ میں قرآن مجید کو مکمل کر لیا، اس نے سمجھا نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۵۱۳۔ احمد ۲/ ۱۶۵، ۱۸۹ (۱۳۹۰)، ابو داؤد (۱۳۹۰)، الطیالسی (۲۲۵۲)، ابن حبان (۷۵۸)، الروایات مطولة و مختصرة۔

فوائد: جہاں اس حدیث میں قرآن مجید کی تلاوت کی تکمیل کے لئے مدت کا تعین کر دیا ہے، وہاں اشارۃً اس چیز کو بھی واضح کر دیا گیا کہ تلاوتِ قرآن سے مقصود قرآن فہمی ہے۔ موجودہ دور میں فہمِ قرآن کی صلاحیت لوگوں میں شاذ و نادر ہے۔ ہر بندہ خود بھی بغیر سوچے سمجھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے اور اپنی اولاد کو اسی انداز کا عادی بنا رہا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید ایسے سنہری قوانین وضوابط کا مجموعہ ہے، جن کی روشنی میں زندگی کو بہترین سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے اور قوانین کو بغیر سوچے سمجھے پڑھا نہیں جاتا، بلکہ ان کو سمجھ کر ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

باب: القراءة بالمد المتصل

مدِ متصل کے ساتھ قراءت کرنا

٢٧٦٨۔عَنْ مُوْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْكِنْدِيِّ،قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُقْرِئُ الْقُرْآنَ رَجُلًا، فَقَرَاَ الرَّجُلُ: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَا وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ [التَّوْبَة: ٦٠] مُرْسَلَةً، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَاهٰكَذَا اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ،قَالَ: كَيْفَ اَقْرَاَكَهَا يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: ((اَقْرَاَنِيْهَا: ﴿اِنَّمَا

موسیٰ بن یزید کندی کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن مجید پڑھاتے تھے، (ایک دن) اس نے ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ کو خوش اسلوبی سے لیکن تیز تیز پڑھا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا جس طرح تم پڑھ رہے ہو۔ اس نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ ﷺ نے آپ کو کیسے پڑھایا؟ انھوں نے کہا: آپ

الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ فَمَدَّهَا)). [الصحيحة: ۲۲۳۷]

ﷺ نے مجھے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ کھینچ کھینچ کر اور لمبا لمبا کر کے پڑھایا۔

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۷۔ طبرانی فی الکبیر (۸۶۷۷)' ابن الجزری فی النشر فی القراء ات العشر (۱/ ۳۱۳)۔

فوائد: ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ورتل القرآن ترتیلا﴾ [سورۂ مزمل: ۴] یعنی: ''قرآن مجید کو صاف صاف اور عمدہ طریقہ پر پڑھا کرو۔''

لہذا ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے۔ نماز تراویح اور شبینہ کے مواقع پر قرآن مجید کو نبوی انداز کے مطابق نہیں پڑھا جاتا' ہر ایک کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ مکمل قرآن مجید کی تلاوت کا لیبل لگنا چاہیے' قطع نظر اس بات سے کہ جس مبارک ہستی سے ہم نے قرآن مجید وصول کیا' ان کا تلاوت کرنے کا کیا انداز تھا۔ اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت تھوڑی کر لی جائے لیکن احسن طریقے سے پڑھا جائے۔

باب: من فضائل سورة البقرة

سورۂ بقرہ کی فضیلت کا بیان

۲۷۶۹۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوْتِكُمْ،فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُفِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)). [الصحيحة: ۱۵۲۱]

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو' کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے' اس میں شیطان نہیں گھستا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۵۲۱۔ حاکم (۱/ ۵۶۱)' طبرانی (۸۶۴۲)' حاکم (۲/ ۲۶۰)' دارمی (۳۳۷۸)' عن ابی مسعود موقوفا علیہ۔

فوائد: اس میں سورۂ بقرہ کی رحمت و برکت کا ذکر ہے۔

باب: التغني المحض ليس من آداب القرآن

صرف خوبصورت پڑھنا ہی آداب قرآن نہیں ہے

۲۷۷۰۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ،وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ، فَقَالَ: ((اِقْرَؤُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ، وَسَيَجِيْءُ، أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ، يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ)).

[الصحيحة: ۲۵۹]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور ہم میں بدو اور عجمی بھی بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو پڑھو' ہر کوئی درست پڑھ رہا ہے' عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن مجید کی (خوش اسلوبی سے) ادائیگی کو اتنی اہمیت دیں گے جتنی کہ تیر کے سیدھا کرنے کو دی جاتی ہے' لیکن اس کا بدلہ دنیا میں وصول کریں گے اور اس کے (اجر و ثواب کو) آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۹۔ ابو داؤد (۸۳۰)' احمد (۳/ ۳۹۷)' بغوی فی شرح السنۃ (۶۰۹)۔

فوائد: یعنی قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی اور ان کے مخارج کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے گا' پر ترنم اور سریلی آواز میں اور خوب اتار چڑھاؤ کے ساتھ تلاوت کی جائے گی' لیکن مقصود لوگوں کو خوش کر کے ان سے مال و دولت بٹورنا ہو گا۔ عصرِ حاضر میں ایسے لوگوں نے تلاوت قرآن مجید کو پیشہ بنا رکھا ہے۔ ان کی خلوتیں کیا' جلوتوں میں بھی قرآن حکیم کا ان کے وجود پر کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا۔

باب: لكل حرف من القرآن عشر حسنات

قرآن کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں

۲۷۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُوْلُ ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ عَشْرٌ، وَلَامٌ عَشْرٌ، وَمِيْمٌ عَشْرٌ، فَتِلْكَ ثَلَاثُوْنَ)). [الصحيحة: ٦٦٠]

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھا کرو' بلا شبہ تمھیں اجر و ثواب ملے گا۔ آگاہ رہو! میں یہ نہیں کہتا کہ ''الٓمٓ'' ایک حرف ہے' بلکہ ''الف'' کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں' ''با'' کی علیحدہ اور ''میم'' کی علیحدہ' اس طرح ''الٓمٓ'' کی کل تیس نیکیاں ہوئیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۶۰۔ خطیب فی التاریخ (۱/ ۲۸۵)' دیلمی (۳۱۰)' الضیاء فی الجزو فیہ احادیث و حکایات (۹/ ۱)' ترمذی (۲۹۱۰)' بمعناہ۔

فوائد: ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں اور ''الٓمٓ'' میں تین حروف ہیں۔

باب: القرآن يشفع يوم القيامة

قرآن قیامت کے دن سفارش کرے گا

۲۷۷۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَؤُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)). [الصحيحة: ٣٩٩٢]

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''قرآن مجید پڑھا کرو' بلا شبہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے حق میں سفارشی بن کر آئے گا۔ دو خوبصورت سورتیں: بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو' کیونکہ یہ قیامت کے روز اس طرح آئیں گی' گویا کہ وہ دو بدلیاں یا دو سایہ دار چیزیں یا پر پھیلائے پرندوں کے دو غول ہیں' وہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورۂ بقرہ پڑھا کرو' کیونکہ اس کو سیکھنا باعث برکت اور اس کو ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس پر غالب نہیں آ سکتے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۹۲۔ مسلم (۲/ ۱۹۷)' احمد (۵/ ۲۴۹' ۲۵۱)' بیہقی (۲/ ۳۹۵)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن مجید کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کریں، اس کی تلاوت کریں، اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں، تاکہ قرآن مجید بالعموم اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران بالخصوص ہمارے حق میں شہادت دیں۔

پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے، اس میں شیطان نہیں گھستا اور ایسے گھر والوں اور یہ سورت تلاوت کرنے والوں پر باطل پرست اور جادوگر غالب نہیں آسکتے۔ اگر اس سورت سے روگردانی برتی گئی تو دنیا میں بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اور آخرت میں اس کی برکتوں اور سفارشوں سے محرومی ہوگی۔

باب: قرأة القرآن بالائتلاف

قرآن کو مانوس ہونے تک پڑھنے کا بیان

۲۷۷۳۔عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ)).

[الصحيحة:۳۹۹۳]

سیدنا جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمھارے دل اس سے مانوس ہوتے رہیں، جب تمھیں اکتاہٹ محسوس ہو تو کھڑے ہو جائے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۹۳۔ بخاری (۵۰۶۰، ۵۰۶۱)، مسلم (۲۶۶۷)، نسائی فی الکبری (۸۰۹۶)۔

فوائد: قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے، لہذا جب تک اس عبادت میں دل لگا رہے تو تلاوت کی جائے، وگرنہ نہیں۔ لیکن جس آدمی کا تلاوتِ قرآن کی طرف میلان ہی نہیں ہوتا، یا اسے اس کی تلاوت کے دوران کوئی لطف نہ آئے تو وہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔

باب: تحريم الاستكثار من القرآن والأكل به

قرآن کے ذریعہ سے مال اکٹھا کرنے اور کھانے کی حرمت کا بیان

۲۷۷٤۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ، اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ: اِذَا اَتَيْتَ فُسْطَاطِي، فَقُمْ فَاَخْبِرْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ، وَلَا تَاْكُلُوْا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ)).

[الصحيحة:۲٦۰]

سیدنا عبد الرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: جب تم میرے خیمے کے پاس پہنچو گے تو کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث بیان کرنا۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”قرآن مجید پڑھا کرو، نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ، نہ اس کے ذریعے مالِ کثیر جمع کرو، نہ اس کے معاملے میں سنگدل ہو جاؤ اور نہ اس میں غلو اور تشدد کرو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۰۔ احمد (۳/ ۴۲۸، ۴۴۴)، طحاوی (۲/ ۱۰)، طبرانی فی الاوسط (۲۵۹۵)۔

فوائد: قرآن مجید رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کو اسی مقصد کے لئے ہی استعمال کرنا چاہئے۔ سنگدل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو یا قرآن کی آیات کی روشنی میں وعظ و نصیحت کی جا رہی ہو، لیکن سننے والے پر اس کا کوئی اثر نہ ہو رہا ہو۔

قرآن مجید کی تعلیم پر اجرت لینا کیسا ہے؟

اس مسئلہ میں مختلف احادیث منقول ہیں' کچھ یہ ہیں:

(۱) سیدنا عبد اللہ بن عباس ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب اللہ۔) [بخاری] یعنی: سب سے زیادہ جس چیز پر تم اجرت لینے کا حق رکھتے ہو وہ اللہ کی کتاب ہے۔

جب ایک صحابی نے ایک بستی کے سردار کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اس کے عوض بکریوں کا ایک ریوڑ لیا۔ دوسرے صحابہ کرام نے ناپسند کیا اور اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اجرت لی۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو انھوں نے اس کی شکایت کی۔ جواباً آپ ﷺ نے یہ مذکورہ حدیث بیان کی۔

حافظ ابن حجرؒ نے کہا: واستدل منه للجمهور فی جواز الاجرة علی تعلیم القرآن۔ [فتح الباری] یعنی: اس حدیث سے جمہور کے لئے استدلال کیا گیا جو تعلم القرآن پر اجرت کے جواز کے قائل ہیں۔

(۲) بیوی کا حق مہر بیوی پر فرض ہے' اس کی تفصیل یوں کہ سیدنا سہل بن سعد ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا نکاح قرآن مجید کی تعلیم کو حق مہر ٹھہرا کر کر دیا' آپ ﷺ کے الفاظ یہ تھے: (اذهب فقد انکحتها بما معك من القرآن۔) [بخاری' مسلم] یعنی: جا' میں نے اس قرآن کے بدلے جو تیرے پاس ہے تیرے اس عورت کے ساتھ نکاح کر دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے خود قرآن مجید کی تعلیم کی اجرت دلوائی ہے۔ امام مالکؒ نے اس حدیث کا تحت لکھا: اس سے قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا جائز ہوا۔ [فتح الباری]

لیکن درج ذیل حدیث اجرت لینے والوں کے حق میں بہت بڑی وعید ہے:

(۳) سیدنا ابو درداء ﷜ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من اخذ علی تعلیم القرآن قوسا' قلده اللہ قوسا من نار یوم القیامة۔) [صحیحہ: ۲۵۶] یعنی: جس نے قرآن مجید کی تعلیم دے کر کمان لی' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گلے میں آگ کی کمان ڈالے گا۔

مذکورہ بالا تین احادیث میں دو موضوعات بیان کیے گئے' جن میں شدید تناقض اور تعارض پایا جا رہا ہے۔ ان میں جمع و تطبیق کی یہ صورت ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کا اصل مقصود دین حنیف کی نشر و اشاعت اور لوگوں کی اصلاح ہو اور وہ خود بھی قرآنی احکام پر عمل پیرا ہو' اگر ایسی صورت میں لوگ معاوضہ دے دیں تو اس کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں پہلی دو احادیث کا یہی مصداق ہے۔ لیکن اگر کسی آدمی کا قرآن کریم کی تعلیم سے اصل مقصود دنیا کی دولت اکٹھا کرنا ہے' لوگوں کی اصلاح سے اسے کوئی سروکار نہ ہو اور وہ خود قرآنی فرائض و واجبات کے وعظ سے اثر قبول نہ کرنے والا اور ان کی ادائیگی سے غافل ہو تو ایسے شخص کو تیسری حدیثِ مبارکہ کا مصداق بنایا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۷۷۵۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اقْرَءُوْا الْقُرْآنَ، وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَأْكُلُوْا بِهِ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ)).

[الصحيحة: ٣٠٥٧]

سیدنا عبد الرحمن بن شبل ﷜ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو' نہ اس میں غلو اور تشدد کرو' نہ اس کے معاملے میں سخت بنو' نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ اس کے ذریعے مالِ کثیر جمع کرو۔''

تخریج: الصحیحة ۳۰۵۷۔ احمد (۳/ ۴۲۸)' وانظر الحدیث السابق۔

فوائد: سابقہ حدیث میں بحث ہو چکی ہے۔

باب: قراءة المعوذات عقب الفرائض

فرائض کے بعد معوذات کی قراءت کا بیان

٢٧٧٦ـعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَؤُوا الْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ)). [الصحيحة: ١٥١٤]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد معوّذات (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھا کرو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۱۴۔ ابوداؤد (۱۵۲۳)، احمد (۴/ ۱۵۹)، ابن حبان (۲۰۰۴)۔

باب: كثرة الصلاة على النبيّ يوم الجمعة و فضلها

جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ نبیؐ پر درود پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

٢٧٧٧ـعَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ،فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

[الصحيحة:١٤٠٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن اور رات کو کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو، پس جو آدمی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۰۷۔ بیہقی (۳/ ۲۴۹)۔ ابن عدی فی الکامل (۳/ ۹۶۹) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا جہاں آپ ﷺ کے حق میں رحمت و سلامتی کی دعا ہے، وہاں یہ عمل کرنے والے کے لئے بھی سعادت ہے کہ اللہ تعالی اس پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرماتے ہیں۔ نیز اس حدیث میں جمعہ کی ایک خصوصیت کا ذکر ہے کہ اس کی رات اور دن کو نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا چاہئے۔

باب: من فضل الصلاة عليه ﷺ

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

٢٧٧٨ـعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ مَرْفُوْعًا: ((اَكْثِرُوْا الصَّلَاةِ عَلَيَّ: فَاِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي،فَاِذَا صَلّٰى عَلَيَّ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلّٰى عَلَيْكَ السَّاعَةَ)).

[الصحيحة: ١٥٣٠]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ اللہ تعالی نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جب میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر ابھی درود بھیجا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۳۰۔ دیلمی (۱/ ۱/ ۳۱)۔

فوائد: انسان موت کے بعد عالم برزخ میں منتقل ہو جاتا ہے، وہ ایک زندگی کا نام ہے، جو موت سے قیامت کے برپا ہونے تک جاری رہتی ہے۔ اس حدیث میں اسی زندگی کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے، جس کی نوعیت و کیفیت اللہ تعالی ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے حق میں کثرت سے رحمت کی دعا کریں، جسے درود کہا جاتا ہے۔

باب: الاكثار من الصلاة عليه صلى

نبی کریم ﷺ پر درود کی کثرت اور اس کا آپ ﷺ پر

الله عليه وسلم وعرضها عليه

پیش ہونا

۲۷۷۹۔ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ مَرْفُوْعًا: ((اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. قَالُوْا: كَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى. حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ)).

[الصحيحة:۱۵۲۷]

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: آپ پر یہ چیز کیسے پیش کی جائے گی، آپ تو (مٹی میں) فنا ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۲۷۔ ابو اسحاق الحربی فی غریب الحدیث (۵/ ۱۴/ ۲)، ابوداود (۱۰۴۷) نسائی (۱۳۷۵)، ابن ماجه (۱۰۸۵)، احمد (۴/ ۸)، عنه بنحوه۔

فوائد: اس میں انبیاء ورسل کے پاکیزہ اجسام کا قبروں میں محفوظ رہنے کا بیان ہے۔

دوسری طرف سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام بنو اسرائیل کے ساتھ مصر سے چلے تو راستہ بھول گئے۔ .... ایک بڑھیا نے کہا: یہ جگہ کھودو اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکال لو۔ جب انھوں نے ہڈیاں باہر نکالیں تو راستہ دن کی طرح روشن ہو گیا۔ [صحیحہ: ۳۱۳]

امام البانی رحمہ اللہ نے سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ کی یہ تاویل کی ہے کہ ''عظام'' یعنی ہڈیوں سے پورا جسم مراد لیا جاتا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: الا اتخذ لك منبرا يا رسول الله! يجمع او يحمل عظامك؟ کہ کیا میں آپ کے لئے منبر نہ بناؤں جو آپ کی ہڈیوں یعنی آپ کے وجود کو سنبھالے رکھے۔...... اسے ابوداود نے روایت کیا۔ [صحیحہ: ۳۱۳ کے تحت]

باب: كنز من كنوز الجنة

جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا بیان

۲۷۸۰۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهٗ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة:۱۵۲۸]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' (برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے) کا زیادہ سے زیادہ ورد کیا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۲۸۔ احمد (۲/ ۳۳۳)، ترمذی (۳۶۰۱)، نسائی فی علم الیوم واللیلۃ (۱۳)، حاکم (۱/ ۲۱) من طریق آخری عنه۔

فوائد: انسان اس ذکر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے کہ وہ جو نیکیوں والے کام کرتا ہے اور برائیوں سے بچتا ہے، اس میں اس کا ذاتی کوئی کمال نہیں، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق سے ہو رہا ہے۔

فضل التسبيح و التكبير و التحميد

٢٧٨١ـ ((اَلَا اُحَدِّثُكُم بِاَمْرٍ اِنْ اَخَذْتُم بِهِ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَ انَيْهِ. اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمِدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ)).

جَاءَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ،وَاَبِي ذَرٍّ،وَاَبِي هُرَيْرَةَ ـرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَ مْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى،وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي،وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ،وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ؟! قَالَ...... فَذَكَرَهُ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمِدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ،وَالْحَمْدُ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ۔

[الصحيحة:٣٣٠٨]

سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعے تم اپنے سے پہلوں کو پا لو گے، بعد والے تمھارے (مرتبے کو) نہ پہنچ سکیں گے اور تم تمام لوگوں میں بہترین قرار پاؤ گے، مگر وہی شخص جو اسی طرح کا عمل کرے گا۔ (عمل یہ ہے:) تم لوگ ہر نماز کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اللّٰہُ اَکْبَر" تینتیس تینتیس دفعہ کہا کرو۔“ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ، سیدنا ابوذر، سیدنا ابو درداء، سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن عمر ﷺ سے مروی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ ﷺ کی حدیث، جسے ان سے ابو صالح نے روایت کیا ہے، یہ ہے: فقراء لوگ، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تو مالدار لوگ لے گئے، وہ نماز تو ہماری طرح پڑھتے ہیں اور روزہ بھی ہماری طرح رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے مالوں سے حاصل ہونے والی فضیلت زیادہ ہے، وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے:...... (اوپر والی حدیث ذکر کی) (تسبیحات کی تعداد کے بارے میں) ہم اختلاف میں پڑ گئے، کوئی کہتا کہ تینتیس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" تینتیس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور چونتیس دفعہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا ہے (اور کوئی کچھ اور کہتا)۔ میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور (سارا مسئلہ ذکر کیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر" میں سے ہر ایک تینتیس تینتیس بار کہنا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ٣٣٠٨۔ (١) ابو ہریرۃ: بخاری (٨٤٣)، مسلم (٥٩٥)۔ (٢) ابوذر: ابن ماجہ (٩٢٧)، احمد (٥/ ١٥٨)، (٣) ابو الدرداء: نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (١٤٩، ١٥٠)، احمد (٦/ ٤٤٦)، (٤) ابن عباس: ترمذی (٤١٠)، نسائی (١٣٥٤)، ابن عمر ﷺ: البزار (الکشف: ٣٠٩٤)۔

فوائد: اس حدیث میں اللہ کے مخصوص ذکر کا بیان ہے کہ جس کے ذریعے فقراء وغرباء، نیک مالدار لوگوں پر سبقت حاصل کر سکتے ہیں۔

٢٧٨٢ـ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: صدي بْنِ عَجْلَانَ مَرْفُوْعًا: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ اَوْاَكْثَرِ

سیدنا ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے شب و روز کے مسلسل ذکر سے

مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ اَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَافِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَااَحْصٰى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَاءَ كُلَّ شَيْءٍ وَتَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مِثْلَ ذٰلِكَ)). [الصحيحة:٢٥٧٨]

افضل ذکر نہ بتلاؤں؟ تو اس طرح ذکر کیا کر: میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔ میں اللہ کی اتنی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جس سے اس کی مخلوقات بھر جائیں۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو زمین و آسمان میں ہیں۔ میں اللہ کی اتنی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جس سے وہ چیزیں بھر جائیں جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جس سے اس کی مخلوقات بھر جائیں۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی گنتی کے برابر جن کو اس نے اپنی کتاب میں شمار کیا اور میں اللہ کی اتنی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جس سے ہر چیز بھر جائے۔ پھر تو اسی طرح "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے (یعنی دعا میں "سُبْحَانَ اللّٰہ" کی جگہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" لگا کر دعا کو مکمل کر لے)۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۷۸۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۱۶۶)، ابن حبان (۸۳۰)، احمد (۵/ ۲۴۹)، حاکم (۱/ ۵۳۱)۔

باب: افضل القرآن السورة الفاتحة

افضل قرآن سورۃ الفاتحہ ہے

٢٧٨٣ـ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيْرِهِ فَنَزَلَ، وَنَزَلَ رَجُلٌ اِلٰى جَانِبِهِ، قَالَ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ؟ فَتَلَا عَلَيْهِ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾)). [الصحيحة:١٤٩٩]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے، کہیں اترے اور ایک آدمی بھی آپ ﷺ کے پہلو میں اترا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا میں تجھے قرآن کے افضل حصے کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ پھر اس پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تلاوت کی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۹۹۔ حاکم (۱/ ۵۶۰) الضیاء فی المختارۃ (۱۷۱۸)، بیہقی فی الشعب (۲۳۵۸)۔

فوائد: شاید یہی وجہ ہے کہ اس سورت کو ہر نمازی پر ہر نماز کی ہر رکعت میں فرض کر دیا گیا ہے۔

باب: من ادعية الكرب

تکلیف و پریشانی کے اذکار

٢٧٨٤ـ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ كَرْبٌ اَوْبَلَاءٌ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا دَعَا بِهِ يُفَرَّجُ عَنْهُ؟ فَقِيْلَ لَهُ: بَلٰى، فَقَالَ: دُعَاءُ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں ایسی دعا نہ بتلا دوں کہ جب کسی رنج و الم اور ابتلا و آزمائش میں مبتلا آدمی اسے پڑھے تو اس کی تکلیف دور ہو جائے؟" کہا گیا: کیوں نہیں (ضرور بتلائیے)۔

ذِي النُّوْنِ ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانبياء٨٧])).

[الصحيحة: ١٧٤٤]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا ہے' (یعنی:) ﴿نہیں کوئی معبود برحق مگر تو ہی' تو پاک ہے' بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا﴾ (سورۂ انبیاء: ۸۷)۔''

تخریج: الصحیحة ۱۷۴۴۔ حاکم (۱/ ۵۰۵)' ابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدة (۱۳۴)' احمد (۱/ ۱۷۰)۔

فوائد: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی:

﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو سمندر میں تیرنے والی مچھلی کے پیٹ سے باہر نکال دیا تھا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مشکل گھڑیوں میں اس دعا کا ورد کر کے اللہ تعالیٰ کو پکاریں۔

باب: من ابواب الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ لاحول ...... ہے

٢٧٨٥۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَخْدِمُهُ، قَالَ: فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[الصحيحة: ١٧٤٦]

سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا باپ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیلئے مجھے آپ ﷺ کے پاس چھوڑ آیا۔ (ایک دن) نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں نماز پڑھ چکا تھا' آپ ﷺ نے مجھے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ''کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف تیری رہنمائی کروں؟ (اور وہ ہے یہ ذکر) ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' (برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے)۔''

تخریج: الصحیحة ۱۷۴۶۔ ترمذی (۳۵۸۱)' احمد (۳/ ۴۲۲)' حاکم (۴/ ۲۹۰)۔

باب: سيد الاستغفار

بہترین استغفار کا بیان

٢٧٨٦۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ؟ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، [وَابْنُ عَبْدِكَ]، وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے سید الاستغفار بتلا دوں؟ (وہ یہ ہے:) ''اے اللہ! تو میرا رب ہے' تو نے مجھے پیدا کیا' میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد و پیمان پر ہوں' میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جو میں نے

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي،اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ،لَا يَقُوْلُهَا اَحَدٌ حِيْنَ يُمْسِي اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). [الصحيحة:١٧٤٧]

کہ میں اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، بلاشبہ کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا مگر تو ہی۔'' جو آدمی شام کے وقت یہ دعا پڑھے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۴۷۔ ترمذی (۳۳۹۳)، بهذا اللفظ، بخاری (۶۳۲۳)، الادب المفرد (۶۱۷)، نسائی فی الکبری (۹۸۴۷) من طریق آخر عنه۔

فوائد: درج ذیل ذکر کو سید الاستغفار کہتے ہیں، یعنی اللہ تعالی سے بخشش طلب کرنے کے لئے یہ ذکر سب سے بہترین اور افضل ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي،لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ،وَابْنُ عَبْدِكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ،وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي،فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي،اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔

باب: فضل التسبيح والتحميد والتكبير

سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٨٧۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، وَشَكَتِ الْعَمَلَ، فَقَالَ: ((مَا اَلْفَيْتِيْهِ عِنْدَنَا)) اِلَّا اَدُلُّكِ عَلٰى مَاهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ؟! تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمِدِيْنَ ،وَتُكَبِّرِيْنَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَاْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ۔ [الصحيحة:٣٥٩٦]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے کام کاج کا شکوہ کر کے ایک خادم کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے پاس تو خادم نہیں ہے۔ البتہ میں تیری رہنمائی ایسی چیز کی طرف کر دیتا ہوں جو تیری لئے خادم سے بہتر ہو گی؟ جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو تینتیس دفعہ ''سُبْحَانَ اللّٰه'' تینتیس دفعہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' اور چونتیس دفعہ ''اَللّٰهُ اَكْبَر'' کہا کر۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۹۶۔ مسلم (۲۷۲۸)، بغوی فی شرح السنۃ (۱۳۲۱)۔

باب: ورد الفزع بالليل

رات میں گھبراہٹ کا وظیفہ

٢٧٨٨۔عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: كُنْتُ اَفْزَعُ بِاللَّيْلِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اِنِّي اَفْزَعُ بِاللَّيْلِ فَاٰخُذُ سَيْفِي فَلَا اَلْقَى شَيْئًا اِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِي الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ؟قُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ

سیدنا خالد بن ولید ﷺ کہتے ہیں: میں رات کو گھبرا جاتا تھا، سو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مجھے رات کو گھبراہٹ ہوتی ہے میں اپنی تلوار پکڑ لیتا ہوں اور جو چیز میرے سامنے آتی ہے میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے روح امین (جبریل علیہ السلام) نے سکھائے ہیں؟ تو کہا کر: میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات، جن سے

وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا،وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ،وَمِنْ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ،يَا رَحْمَانُ!)). [الصحيحة: ٢٧٣٨]

کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ برا' کی پناہ میں آتا ہوں' ہر اس چیز کے شرّ سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اس میں چڑھتی ہے اور شب و روز کے فتنوں کے شرّ سے اور رات کو آنے والے کے شرّ سے' مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے' اے رحمان!۔"

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۸۔ طبرانی فی الاوسط (۵۴۱۱)' طبرانی فی الکبیر (۳۸۳۸)' والدعاء (۱۰۸۳) من طریق آخر عنه۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ہر قسم کے شرّ سے بچنے کے لئے اللہ تعالی سے یہ دعا کی جائے:

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا،وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ،وَمِنْ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ،يَا رَحْمَانُ!

باب: الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة

جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کی گھڑی کا بیان

٢٧٨٩ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ)).

[الصحيحة:٢٥٨٣]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن جس گھڑی (میں قبولیتِ دعا) کی امید کی جاتی ہے' اسے عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔"

تخریج: الصحیحة ۲۵۸۳۔ ترمذی (۴۸۹)' ابن عدی (۶/ ۲۲۰۳) ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۱/ ۱۷۶'۱۷۷)۔

فوائد: اس گھڑی کو "ساعۃ الاجابۃ" کہتے ہیں۔ یہ دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے' جیسا کہ ابوداود' نسائی اور ترمذی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

باب: الظواب یا ذا الجلال والاکرام

مذکورہ ورد پر مصر رہنے کا بیان

٢٧٩٠ـ قَالَ ﷺ: ((أَلِظُّوا بِـ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)). رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعَةَ ابْنِ عَامِرٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ،وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

[الصحيحة:١٥٣٦]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام" (اے عظمت و اکرام والے!) کا ورد کرنے پر مصرّ رہو۔" یہ حدیث سیدنا ربیعہ بن عامر' سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۵۳۶۔ (۱) ربیعة بن عامر: احمد (۴/ ۱۷۷)' حاکم (۱/ ۴۹۸'۴۹۹)۔ (۲) ابو هریرة: حاکم (۱/ ۴۹۹)۔ (۳) انس رضی اللہ عنہ: ترمذی (۳۵۲۵)۔

باب: من اذکار آخر الصلاۃ العزیزۃ

باب: نماز کے بعد کے بعض اذکار کا بیان

٢٧٩١ـ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ،قَالَ: سَمِعْتُ

ایک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ [مِئَةَ مَرَّةٍ])) [الصحیحة: ۲۶۰۳]

آخر میں (یا اس کے بعد) یہ دعا سو دفعہ پڑھتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! تو مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، بخشنے والا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۶۰۳۔ ابن ابی شیبة فی المسند (۹۴۳) وفی المصنف (۱۰/ ۲۳۵)، احمد (۵/ ۳۷۱)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ بکثرت اللہ تعالی سے مغفرت اور توبہ کا سوال کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نماز کے بعد سو دفعہ یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

باب: اصل فی الدعاء البطل العمر

باب: لمبی عمر پانے کی دعا کی اصل

۲۷۹۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اِنْطَلَقَتْ بِي اُمِّي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خُوَيْدِمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَاَطِلْ عُمْرَهُ، وَاغْفِرْلَهُ))۔ قَالَ: فَكَثُرَ مَالِي، وَطَالَ عُمْرِي حَتّٰى قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ اَهْلِي، وَاَيْنَعَت ثِمَارِيْ وَاَمَّا لِرَابِعَةَ يَعْنِي: الْمَغْفِرَةَ۔ [الصحیحة: ۲۵٤۱]

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں: میری ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں، آپ ﷺ نے یہ دعا دی: ''اے اللہ! اس کا مال اور اس کی اولاد زیادہ کر دے، اس کو لمبی عمر عطا فرما اور اسے بخش دے۔'' سیدنا انس ؓ کہتے ہیں: میرا مال زیادہ ہو گیا، میری عمر اتنی لمبی ہو گئی کہ میں اپنے اہل وعیال سے شرماتا تھا اور میرے پھل پک کر توڑنے کے قابل ہو گئے، اور چوتھی چیز ''مغفرت'' ہے، (اس کا بعد میں پتہ چلے گا)۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۴۱۔ ابو یعلی (۴۲۳۶)، الادب المفرد (۶۵۳)۔ واصله عنه البخاری (۶۳۳۴د۶۳۴۴) و مسلم (۶۶۰، ۲۴۸۰)۔

فوائد: یہ حدیث اعلامِ نبوت میں سے ہے، آپ ﷺ نے چار دعائیں کیں، جن تین کا تعلق دنیا سے تھا، وہ تو پہلی صدی ہجری میں ہی پوری ہو گئی تھیں، مغفرت کا تعلق آخرت سے ہے، جس کی قبولیت کی ہی امید ہے۔

سیدنا انس ؓ نے ایک سو تین (۱۰۳) یا ننانوے (۹۹) سال عمر پائی، اکانوے (۹۱) سن ہجری کو بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی آپؓ ہی تھے۔ ان کی زندگی میں ان کی اولاد کی تعداد سو (۱۰۰) کے لگ بھگ ہو گئی تھی۔ مال و دولت میں بھی اللہ تعالی نے بہت برکت ڈالی تھی۔

باب: دعاؤه ﷺ لانس

نبی کریم ﷺ کی سیدنا انس ؓ کے لیے دعا

۲۷۹۳۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ، تَعْنِي: اَنَسًا۔ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ (میری ماں) ام سلیم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس (انس) کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اس کی اولاد میں اضافہ فرما

رِزْقَتَهُ)). [الصحيحة: ١٤٠]

اور تو نے اسے جو رزق عطا فرمایا اس میں برکت ڈال دے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۴۰۔ ابوداؤد الطیالسی (۱۹۸۷)۔ بخاری (۷۸، ۶۳۷۴)' مسلم (۲۴۸۰) بنحوه۔

باب: الدعاء بإداء الدين

قرض کی ادائیگی کی دعا

٢٧٩٤ـ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي۔ فَقَالَ عَلِيٌّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلَ جَبَلِ صَبِيرٍ دَنَانِيرَ، لَأَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى ـ قَالَ: قُلْ: ((اللّٰهُمَّ! اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)). [الصحيحة: ٢٦٦]

ابو وائل کہتے ہیں ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آ گیا ہوں' آپ میری مدد کریں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھا دوں' جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے؟ اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرضہ وغیرہ بھی ہوا تو اللہ تعالی ادا کر دے گا۔ اس نے کہا: کیوں نہیں' (ضرور سکھائیے)۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دعا پڑھا کر: ''اے اللہ! مجھے حرام مال سے بچا کر اپنے حلال (رزق) سے کفایت کر دے اور اپنے فضل سے مجھے دوسروں سے غنی کر دے''

تخریج: الصحیحة ۲۶۶۔ ترمذی (۳۵۶۳)' احمد (۱/ ۱۵۳)' حاکم (۱/ ۵۳۸)۔

فوائد: مکاتبت: آقا اور غلام کے درمیان معاہدہ جس کے تحت غلام مقررہ رقم کی آخری قسط ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جاتا ہے۔
معلوم ہوا کہ مقروض آدمی کو یہ دعا پڑھنی چاہئے:
اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

باب: دعاء النبي بالبدر

بدر میں آپ ﷺ کی دعا کا بیان

٢٧٩٥ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِئَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ)). ((فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَانْقَلَبُوا حِينَ انْقَلَبُوا، وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ، وَاكْتَسَوْا، وَشَبِعُوا)) [الصحيحة: ١٠٠٣]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ بدر والے دن تین سو پندرہ (فوجی صحابہ) کو لے کر نکلے اور یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! یہ برہنہ پا ہیں' تو ان کو سواریاں دے دے۔ اے اللہ! یہ ننگے ہیں' تو ان کو لباس پہنا دے۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں' تو ان کو سیر کر دے۔'' سو اللہ تعالی نے بدر والے دن فتح نصیب فرمائی' پس وہ لوٹے' جب بھی لوٹے' ہر آدمی ایک یا دو اونٹ لے کر لوٹا' انھیں خلعتیں بھی ملے اور وہ سیر بھی ہوئے۔

تخریج: الصحیحة ۱۰۰۳۔ ابوداؤد (۲۷۴۷)' حاکم (۲/ ۱۳۲، ۱۳۳)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ وسائل و ذرائع کو مدنظر رکھ کر یا نظر انداز کر کے کبھی بھی دعا سے مستغنی نہیں ہونا چاہئے' کیونکہ اللہ تعالی اسباب کا

محتاج نہیں ہے اور جو چاہے وہ کرنے پر قادر ہے۔ بدر کے موقع پر لشکرِ اسلام کی افرادی قوت اور آلات حرب کی قلت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح و نصرت سے سرفراز کیا۔

۲۷۹۶۔عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ،اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَاَلَكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ ، وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا)).

[الصحيحة:۲۷٤۲]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں' وہ جلد ملنے والی ہو یا بدیر اور مجھے اس کا علم ہو یا نہ ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر شرّ سے' وہ جلد طاری ہونے والا ہو یا بدیر اور وہ میرے علم میں ہو یا نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں' جس کا تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے سوال کیا اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شرّ سے' جس سے تیرے بندے اور نبی نے تیری پناہ چاہی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے قول و فعل کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و فعل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ' جو تو میرے بارے میں کرے' اسے میرے حق میں بہتر قرار دے۔''

تخریج: الصحيحة ۲۷۴۲۔ ابن ماجه (۳۸۴۶)' احمد (۶/ ۱۳۴)' ابو يعلى (۴۴۷۳)' ابن حبان (۸۶۹)۔

۲۷۹۷۔عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ،قَالَ: اَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ ضَيْفًا، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَزْوَاجِهِ يَبْتَغِي عِنْدَهُنَّ طَعَامًا،فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ،فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ،فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ)). فَاُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ،وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ)).

[الصحيحة:۱٥٤۳]

سیدنا مرہ بن عبد اللہ ﷺ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا' آپ ﷺ نے کھانا لانے کے لئے ایک آدمی کو اپنی بیویوں کے پاس بھیجا' لیکن کسی کے پاس کھانا نہ ملا' سو آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں' کیونکہ تو ہی اپنی رحمت کا مالک ہے۔'' آپ ﷺ کے پاس (جلد ہی) بھونی ہوئی بکری کا تحفہ لایا گیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے اور ہم اس کی رحمت کا انتظار کر رہے ہیں۔''

تخریج: الصحيحة ۱۵۴۳۔ ابو نعيم فى الحلية (۵/ ۳۶'۷/ ۲۳۹)' من طريق الطبرانى (الكبير:۹/ ۱۰۳۷۹)۔

فوائد: یہ دو جہانوں کے سردار کی معاشی کیفیت ہے' اگر اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و قیمت ہوتی تو یقیناً آپ ﷺ کو بھی وسعت کے ساتھ رزق فراہم کیا جاتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کا مقصد سمجھیں اور وقت کی گراں مایہ گھڑیوں کا جائزہ لیں اور دنیا کی رنگینیوں میں ہی غوطہ زن ہو کر اپنی حیات کی غرض و غایت سے غافل نہ ہو جائیں۔

الدعاء للنجاة من الامور المكروهية

۲۷۹۸۔عَنْ مُصْعَبٍ : كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ،وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ : ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ،وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). وَزَادَ الْبُخَارِيُّ۔ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((فِتْنَةَ الدُّنْيَا)).: يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ۔ [الصحيحة:۳۹۳۷]

ناپسندیدہ امور سے بچنے کی دعاء

مصعب سے روایت ہے کہ سیدنا سعد ﷺ پانچ چیزوں کا حکم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ان کا حکم دیتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے' تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے' اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے ادھیڑ عمر کی طرف لوٹا دیا جائے' تیری پناہ چاہتا ہوں دنیوی فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔“ امام بخاریؒ نے ”دنیوی فتنے“ کے الفاظ کے بعد ”فتنۂ دجال“ کا بھی ذکر کیا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۳۷۔ بخاری (۶۳۶۵' ۶۳۷۰) نسائی (۵۴۸۰'۵۴۸۱)' احمد (۱/ ۱۸۳'۱۸۶)۔

باب: كان من دعائه عليه السلام

۲۷۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ: ((كَانَ مِنْ دُعَائِهٖ ﷺ اَللّٰهُمَّ!إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ،وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ الْمَشِيْبِ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رِبًّا، وَمِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا،وَمِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍعَيْنُهُ تَرَانِي، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي،أَنْ رَاى حَسَنَةً دَفَنَهَا،وَإِذَا رَاى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا)). [الصحيحة:۳۱۱۷]

باب: رسول اللہ ﷺ کی ایک دعاء

سیدنا ابوہریرہ ﷺ کہتے ہیں: آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برے پڑوسی سے اور ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے اور ایسی اولاد سے جو میرا آقا بن بیٹھے اور ایسے مال سے جو میرے لئے باعثِ عذاب بن جائے اور ایسے چالباز دوست سے جس کی آنکھیں میری (مخالفت میں) تدبیر ہی کرتی رہیں اور وہ اس طرح کہ میری نیکی کو دباتا رہے اور برائی کو نشر کرتا رہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۱۷۔ طبرانی فی الدعا (۱۳۳۹)' دیلمی (۱/ ۱/ ۸۳) مختصراً۔

فوائد: جہاں شگفتہ مزاج اور صالح عورت کی وجہ سے خاوند کو سکون نصیب ہوتا ہے اور اس کے گھر میں برکتیں نازل ہوتی ہیں' وہاں بداخلاق' ناشکری' جھگڑالو اور زبان دراز عورت خاوند کی روح و جان پر ایسا برا اثر چھوڑتی ہے کہ وقت سے پہلے اس پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں' وہ ذہنی طور پر گھر کی پریشانیوں سے آزاد ہی نہیں ہوسکتا ہے۔

۲۸۰۰۔عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَرْقَمِ،قَالَ: لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ،كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَمِّ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا زید بن ارقم ﷺ کہتے ہیں: میں وہی بات کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کی' آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بے بسی و لاچارگی اور سستی و کاہلی سے' بزدلی اور بخل سے اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو

اَللّٰهُمَّ! آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)). [الصحيحة: ٤٠٠٥]

تقوی عطا فرما اور اس کو پاک کر دے، تو بہترین ہستی ہے جو اسے پاک کر سکتی ہے، تو ہی اس کا نگرانِ کار اور پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہیں دیتا اور ایسے دل سے جو عاجزی و انکساری نہیں کرتا اور ایسے نفس سے جو سیر و سیراب نہیں ہوتا اور ایسی دعا سے جو قبول نہیں ہوتی۔"

تخریج: الصحیحة ۴۰۰۵۔ مسلم (۲۷۲۲) بغوی فی شرح السنة (۱۳۵۸)، نسائی (۵۴۶۰)، احمد (۴/ ۳۷۱) بنحوہ۔

باب: الدعاء للنجاة من النار

آگ سے بچنے کی دعا

۲۸۰۱۔عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ، وَمِيْكَائِيْلَ، وَرَبَّ اِسْرَافِيْلَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). [الصحيحة: ١٥٤٤]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! جرائیل و میکائیل کے ربّ! اسرافیل کے ربّ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کی تپش اور قبر کے عذاب سے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۵۴۴۔ نسائی (۵۵۲۱)، بیہقی فی اثبات عذاب القبر (۱۸۲)، احمد (۶/ ۶۱)، من طریق آخر عنھا وفیہ قصہ

۲۷۰۲۔((كَانَ يَدْعُوْ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي، وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِي)). رُوِيَ عَنْ جَمْعٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، مِنْهُمْ: اَبُوْهُرَيْرَةَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَائِشَةُ، وَسَعْدُ ابْنُ زِرَارَةَ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ۔

[الصحيحة: ٣١٧٠]

رسول اللہ ﷺ اپنے ربّ سے یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! تو مجھے اپنے کانوں اور آنکھوں سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرما اور تا زندگی ان کو سلامت رکھ اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔" یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ، سیدنا جابر بن عبد اللہ، سیدنا علی بن ابو طالب، سیدہ عائشہ، سیدنا سعد بن زرارہ، سیدنا انس بن مالک، سیدنا عبد اللہ بن شخیر اور دوسرے صحابہ ؓ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۷۰۔ (۱) ابوھریرۃ: ترمذی (۷/ ۳۶۰۴)، حاکم (۱/ ۵۲۳)۔ (۲) جابر: الادب المفرد (۶۴۹)، البزار (الکشف: ۳۱۹۳)۔ (۳) علی: طبرانی فی الدعاء (۱۴۵۳)، حاکم (۱/ ۵۲۷)۔ (۴) عائشة: طبرانی فی الدعاء (۱۴۵۳)، بیہقی فی الشعب (۱۰۷۱)، الترمذی (۳۴۸۰) مختصراً۔ (۵) سعید بن زرارۃ: طبرانی فی الدعاء: (۱۴۴۸)۔ (۶) انس: حاکم (۴/ ۴۲۴)، ابن انس: (۱/ ۵۵۹)۔ (۷) عبداللہ بن الشخیر ؓ البزار (الکشف: ۳۱۹۵)، الضیاء فی المختارۃ (۹/ ۴۸۱)۔

۲۸۰۳۔عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ، وَشَهِدَ اَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ، وَسَهِّلْ عَلَيْهِ

سیدنا فضالہ بن عبید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لایا اور یہ بھی گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو تو اس کے لئے اپنی ملاقات کو محبوب بنا دے اور اس

قَضَاءَ كَ،وَاقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا،وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِكَ،وَيَشْهَدْ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ،فَلَا تُحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ، وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَ كَ ، وَاَكْثِرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا)). [الصحيحة:١٣٣٨]

کے حق میں اپنا فیصلہ آسان کر دے اور دنیا کم کر دے' اور جو تجھ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کے لئے اپنی ملاقات کو محبوب نہ بنا اور نہ اس کے حق میں اپنا فیصلہ آسان کر اور اس کو دنیا سے زیادہ سے زیادہ دے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۳۸۔ ابن حبان (۲۰۸)' طبرانی فی الکبیر (۱۸/ ۳۱۳)۔

فوائد: اس میں اللہ تعالی پر اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان کی فضیلت ہے۔

باب: الدعاء لسهل — آسانی کی دعاء

٢٨٠٤ـعَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا)). [الصحيحة:٢٨٨٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں ہے' مگر جس کو تو آسان کر دے اور تو جب چاہتا ہے مشکل چیز کو بھی آسان کر دیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۸۶۔ ابن حبان (۹۷۴)' ابن السنی (۳۵۱)' الضیاء فی المختارۃ (۱۶۸۳)۔

فوائد: آسانیاں اور مشکلیں بنی آدم کی نگاہ میں آسانیاں اور مشکلیں ہوتی ہیں' نہ کہ اللہ تعالی کے حق میں۔ وہ آسانیوں کو مشکل اور مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ نماز پڑھنا کتنا آسان اور سکون بخش عمل ہے' لیکن بعض لوگوں کے لیے یہ وبالِ جان سے کم نہیں۔ اسی طرح بعض غریب یا کم آمدنی والے لوگ صدقہ و خیرات کرنے کو آسان سمجھتے ہیں' لیکن بعض مالداروں کے لئے ایسا کرنا وبال جان سے کم نہیں ہوتا۔ دراصل بیچ میں پس پردہ اللہ تعالی کے فیصلے ہوتے ہیں۔

٢٨٠٥ـقَالَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ،مَنْ يُرِدُ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ. [الصحيحة:٢٥١٤]

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا: ''اے اللہ! جو تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی مرتبے والے کو اس کا مرتبہ تجھ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے علم شریعت کی مہارت عطا کر دیتا ہے۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ سے اسی منبر پر سنے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۱۴۔ مالک فی الموطا (۲/ ۹۰۰)' احمد (۴/ ۹۲'۹۳)' طحاوی فی المشکل (۲/ ۲۷۸'۲۷۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ نعمتیں عطا کرنا یا سلب کرنا اللہ تعالی کا اختیار ہے' بندے کی کوشش و کاوش کا نتیجہ اللہ تعالی کے سپرد ہے۔ ہمیں چاہئے کہ کسی کو نقصان پہنچانے کی یا حرام اسباب کے ذریعے نفع پہنچانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ فائدہ حاصل کرنے یا فائدہ پہنچانے کے لئے صرف جائز اور حلال ذرائع استعمال کرنے چاہئیں اور ایسے کرنا صرف اس وقت ممکن ہے کہ جب اللہ تعالی کے

بارے میں ہمارا عقیدہ مضبوط ہو کہ وہی کچھ ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ علم شریعت میں مہارت اور فقاہت اللہ تعالیٰ کا ممتاز اور عظیم احسان ہے۔

باب: الترغيب للتحميد

تعریف کرنے کی ترغیب کا بیان

۲۸۰۶۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! امْتَدَحْتُ رَبِّي، فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ)). وَمَا اسْتَزَادَنِي عَلٰى ذٰلِكَ۔ [الصحيحة: ۳۱۷۹]

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہے: میں شاعر تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے ربّ کی تعریف کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! بلاشبہ تمھارا ربّ تعریفوں کو پسند کرتا ہے۔“ آپ ﷺ نے اس سے زیادہ مجھے نہ کچھ نہ کہا۔

تخریج: الصحيحة ۳۱۷۹۔ الادب المفرد (۸۵۹، ۸۶۱)، نسائی فی الکبری (۷۷۴۵)، احمد (۳/ ۴۳۵)، حاکم (۳/ ۶۱۴)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ ہی حقیقت میں حمد و ثناء، تعریف و توصیف اور مدح و ستائش کا مستحق ہے، کیونکہ پوری کائنات میں ظہور پذیر ہونے والے کمالات اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ انسان جن مہارتوں اور ہنرمندیوں سے متصف ہیں، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں۔ وہ اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا سے متصف ہے، اس کی صفت کے جس پہلو کا جائزہ لیا جائے تو بے ساختہ کہنا پڑتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (...... والحمد لله تملأ الميزان......) [مسلم]
یعنی: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنے کے (اجر و ثواب سے روزِ قیامت نصب کئے جانے والے) ترازو کا پلڑا بھر جائے گا۔

باب: دعاء الصبح والمساء

صبح اور شام کی دعا

۲۸۰۷۔ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا اَنْ نَقُوْلَ اِذَا اَصْبَحْنَا، وَاِذَا اَمْسَيْنَا، وَاِذَا اضْطَجَعْنَا عَلٰى فُرُشِنَا: ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، فَاِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَشِرْكِهِ، وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْءًا، اَوْنَجُرَّهُ اِلٰى مُسْلِمٍ)). [الصحيحة: ۲۷٦۳]

سیدنا ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم صبح، شام اور بستر پر لیٹتے وقت کہیں: ”اے اللہ! جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا اور مخفی و ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے، تو ہر چیز کا پروردگار ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ تو ہی معبودِ برحق ہے، ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کے شرّ سے، شیطان کے شرّ سے، اس کی دعوتِ شرک سے اور اس بات سے کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان کو اس میں مبتلا کر دیں۔“

تخریج: الصحيحة ۲۷۶۳۔ ابوداؤد (۵۰۸۳)، طبرانی فی الکبیر (۳۴۵۰)، وفی مسند الشامیین (۱۶۷۲)۔

باب: من رقاه صلى الله عليه وسلم

باب: رسول اللہ ﷺ کا ایک دم

۲۸۰۸۔عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْقِي،يَقُوْلُ: ((اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ،بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا يَكْشِفُ الْكَرْبَ اِلَّا اَنْتَ)). [الصحيحة:١٥٢٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (یہ کلمات پڑھ کر مریض کا) علاج کرتے تھے: ''لوگوں کے ربّ! تکلیف کو دور کر دے، تیرے ہاتھ میں شفا ہے، تو ہی رنج و تکلیف کو ہٹا سکتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۵۲۶۔ احمد (۶/ ۵۰)، بخاری (۵۷۴۴)، مسلم (۴۹/ ۲۱۹۱) من طریق آخر عنها باختلاف۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مریض کے پاس جا کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِبِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا يَكْشِفُ الْكَرْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

باب: احب الكلام الى الله وابغضه اليه

باب: اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ و ناپسندیدہ کلام

۲۸۰۹۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، وَاِنَّ اَبْغَضَ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اتَّقِ اللّٰهَ، فَيَقُوْلُ: عَلَيْكَ نَفْسَكَ)). [الصحيحة:٢٥٩٨، ٢٩٣٩]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے کہ بندہ کہے: اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بابرکت ہے، تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ کلام یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: اللہ سے ڈر جا، اور وہ آگے سے جواب دے: تو اپنی فکر کر۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵۹۸، ۲۹۳۹۔ ابن منده فی التوحید (۱۲۳/ ۲)، الاصبهان فی الترغیب (۷۳۹)، نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۸۴۹)۔

فوائد: جب کسی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تلقین کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ نصیحت قبول کر کے اپنی اصلاح کرے۔ آجکل جب کوئی آدمی کسی کو کسی برائی سے روکتا ہے تو وہ جواباً اس پر برس پڑتا ہے، اسے اس کی برائیوں کے طعنے دیتا ہے، دوسرے مجرموں کا ذکر کر کے اپنی پاکدامنی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی تو کہہ دیتا ہے کہ نیکی و بدی کا معاملہ دل کا معاملہ ہے، بظاہر جو مرضی کرتے رہو، بس دل صاف ہونا چاہیے۔

باب: احسن الناس قراءة

باب: سب سے اچھی قراءت والا انسان

۲۸۱۰۔عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ قِرَاءَةً الَّذِي اِذَا قَرَاَ رَاَيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ)). [الصحيحة: ١٥٧٣]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قراءتِ قرآن کے سلسلے میں وہ آدمی سب سے اچھا ہے، کہ جب وہ تلاوت کر رہا ہو تو آپ سمجھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۷۳۔ ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۲/ ۵۸)۔ الضیاء فی المختارۃ (۱۱/ ۲۲۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ بنحوہ۔

فوائد: بشرطیکہ سننے والے سلیم الفطرت، دنیوی آلائشوں سے پاک اور قرآن و حدیث کے مزاج کو سمجھنے والے ہوں، جو محض قاری کی سریلی آواز پر مست ہو جانے والے نہ ہوں، ایسے لوگوں کے لئے معیار قاری کا تقوی اور للّٰہیت ہے، قراء حضرات کا قدم نیکی و پارسائی میں جس قدر مضبوط ہو گا، سننے والے خدا شناس لوگوں پر ان کی آواز کا اتنا ہی اثر ہو گا۔

یاد رہے کہ قاری کی زبان سے نکلنے والے الفاظ میں اس کے نیک یا بد ہونے کی تاثیر موجود ہوتی ہے، سمجھنے والے ادراک کر لیتے ہیں۔

باب: القراۃ القرآن علی الغیر

دوسروں پر قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان

۲۸۱۱۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَهُ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَعَلَيْكَ الْقُرْآنَ. فَقَرَأَ عَلَيْهِ:﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾[الْبَيِّنَة: ۱]،وَقَرَأَ فِيهَا: ((إِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ، لَا الْيَهُوْدِيَّةُ،وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ،وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ،مَن يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)). وَقَرَأَ عَلَيْهِ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِياً مِّنْ مَالٍ لَّا بْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِياً،وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّابْتَغَى ثَالِثًا......))الخ [قَالَ: ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا])). [الصحيحة:۲۹۰۸]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر قرآن مجید پڑھوں، پھر اس پر ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (سورۂ بینہ: ۱) والی سورت پڑھی اور اس میں یہ آیت بھی تلاوت کی: (ترجمہ) ﴿بیشک یہ دین سیدھا مذہب اور ملتِ اسلام ہے، یہ نہ یہودیہ ہے نہ عیسائیت اور نہ مجوسیت، جو آدمی نیک عمل کرے گا اس کی بے قدری نہیں کی جائے گی﴾ اور یہ آیت بھی پڑھی تھی: (ترجمہ) ﴿اگر ابن کے آدم کے پاس مال کی ایک وادی ہو، تو وہ دوسری کو تلاش کرے گا، اگر اس سے دو وادیاں مل جائیں تو تیسری کے لالچ میں رہے گا ......﴾ [پھر حدیث کا بقیہ حصہ بیان کر کے حدیث کو ختم کر دیا]۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۰۸۔ ترمذی (۳۸۹۸)، احمد (۵/ ۱۳۱، ۱۳۲)، حاکم (۲/ ۲۲۴) الطیالسی (۵۳۹)۔

فوائد: اس حدیث میں جن آیات کا ذکر ہے، ان کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔

باب: دعاء السفر

سفر کی دعا

۲۸۱۲۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ:أَنَّهُ كَانَ رِدْفًا لِعَلِيٍّ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ،فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ(ثَلَاثًا)،وَاللّٰهُ أَكْبَرُ(ثَلَاثًا)، ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ﴾[الزُّخْرُف:۱۳]الاية:ثُمَّ قَالَ: لَاإِلٰهَ إِلَّا

علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ان کی سواری پر ردیف تھا، آپؓ نے جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: ''بِسْمِ اللّٰهِ'' اور جب سواری کی پیٹھ پر اطمینان سے بیٹھ گئے تو کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، (تین دفعہ) اور اللہ سب سے بڑا ہے (تین دفعہ) ﴿اللہ پاک ہے جس نے یہ (سواری) ہمارے لئے مسخر کر دی، وگرنہ ہم تو اس پر قابو پانے والے نہیں تھے۔﴾ (سورۂ

أَنْتَ سُبْحَانَكَ،إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي،إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ مَالَ إِلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ فَضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا يُضْحِكُكَ؟قَالَ: إِنِّي كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ: فَصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا صَنَعْتُ فَسَأَلْتُهُ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**إِنَّ اللّٰهَ لَيَعْجَبُ إِلَى الْعَبْدِ إِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، قَالَ: عَبْدِي عَرَفَ إِنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ**.)) [الصحيحة:١٦٥٣]

زخرف:۱۳) پھر کہا: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی' تو پاک ہے' میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا' تو میرے گناہ بخش دے' بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ پھر ایک جانب جھکے اور ہنس پڑے۔ میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپؓ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کا ردیف تھا' آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا' پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا' جیسے تو نے مجھ سے کیا ہے' تو آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا: ''بلاشبہ اللہ تعالی اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب وہ کہتا ہے: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی' میں نے اپنی جان پہ ظلم کیا' تو میرے گناہ بخش دے' بیشک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ (بندے کے یہ کلمات سن کر) اللہ تعالی کہتا ہے: میرے بندے نے پہچان لیا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اسے بخشتا اور سزا دیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ١٦٥٣- حاکم (٢/ ٩٩،٩٨)' ابوداود (٢٦٠٢)' ترمذی (٣٤٤٦)' احمد (١/ ٩٧) من طريق آخر عنه بنحوه۔

فوائد: معلوم ہوا کہ سواری کی دعا یہ ہے:
بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ﴾ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔
نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے مغفرت طلب کرے۔

باب: رفعة بالقرآن و ضيعة به

قرآن کی وجہ سے بلندی اور ذلت بھی

٢٨١٣۔عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ۔(عسفان)، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِيْ؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزَى۔ قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا۔ قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟اقَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ۔ عَزَّوَجَلَّ۔، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ ۔قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا،وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ**)).

عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث' سیدنا عمرؓ کو عسفان مقام پر ملا۔ آپؓ نے اسے مکہ پر عامل مقرر کیا ہوا تھا۔ اس نے پوچھا: آپ نے اہلِ وادی پر کسی کو عامل مقرر کیا ہے؟ آپؓ نے کہا: ابن ابزی کو۔ اس نے پوچھا: ابن ابزی کون ہے؟ آپؓ نے کہا: ہمارا ایک غلام ہے۔ اس نے کہا: آپ نے غلام کو ان کا خلیفہ بنا دیا ہے؟ آپؓ نے کہا: وہ قرآن مجید کا قاری ہے اور فرائض کو جاننے والا ہے۔ آگاہ ہو جا! تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے کچھ قوموں کو بلند کرتے ہیں اور بعض کو ذلیل کر دیتے ہیں۔''

[الصحيحة:٢٢٣٩]

تخریج: الصحيحة ٢٢٣٩- مسلم (٨١٧)، ابن ماجه (٢١٨)، دارمی (٣٣٦٨)-

فوائد: اسلامی نظام حکومت یا نظامِ خلافت میں جو مقام و مرتبہ اور فضیلت و برتری خلیفۂ رسول سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے، وہ کسی فرد کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔ دین پرستوں یا دنیا پرستوں کے اذہان وقلوب اچھے حکمران اور خلیفہ کی جتنی صفاتِ حمیدہ تصورات میں لا سکتے ہیں، وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ اتم موجود ہوتے ہیں۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ اس عظیم خلیفہ کا معیار دیکھیں کہ غلام کو گورنر اور مسئول مقرر کیا جا رہا ہے، اس بنا پر کہ وہ قاریٔ قرآن اور اللہ تعالی کے فرائض و واجبات کا زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

یہی کتاب جس نے عرب کے بدوؤں کو بنو آدم کی قیادت و سیادت کی لگام تھما دی، اس کتاب کے حاملین کے سامنے روم اور فارس کی عظیم الشان سلطنتوں کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ اگر پندرھویں صدی کے مسلمان بھی اللہ تعالی کی عظیم کتاب کی قیادت و رہنمائی میں چلنا شروع کر دیں تو وہ وقت دور نہیں ہوگا کہ جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

وہ زمانے میں معزز تھے صاحبِ قرآں ہو کر ‏ ‏ ‏ اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

باب: الدعاء للتجديد الإيمان

تجدید ایمان کے لیے دعا کرنا

٢٨١٤ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلَقُ فِي جَوْفِ اَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ، فَاسْأَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِي قُلُوْبِكُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کپڑے کی بوسیدگی کی طرح ایمان بھی تمھارے دل کے اندر بوسیدہ ہو جاتا ہے، اللہ تعالی سے سوال کیا کرو کہ وہ تمھارے دلوں میں ایمان کی تجدید کرتا رہے۔“

[الصحيحة:١٥٨٥]

تخریج: الصحيحة ١٥٨٥- حاكم (١/ ٤) طبرانی فی الكبير (١٣/ ٣٦)-

فوائد: بلاشک وشبہ انسان زمان و مکان کے مختلف حالات وحوادث سے متاثر ہوتا ہے، بالخصوص اس دور میں جہاں خباثتوں اور نجاستوں کے ذرائع رقص کناں ہوں۔ جب مومن حالات سے متاثر ہوتا ہے تو اس کے ایمان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے میں چاہئے کہ مختلف نیکیوں کے ذریعے اور خاص طور پر خلوت اختیار کر کے اللہ تعالی سے ہم کلام ہو کر اس کو راضی کیا جائے اور ماضی کی کوتاہیاں مدنظر رکھ کر مستقبل میں راہِ مستقیم پر گامزن رہنے کا عزمِ مصمم کیا جائے۔

باب: معارضة القرآن

قرآن کا دور کرنے کا بیان

٢٨١٥ ـ عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَاِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا اَرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِي، اِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي، [فَاتَّقِي اللّٰهَ، وَاصْبِرِي،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل (علیہ السلام) مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا ایک دفعہ دور کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا، یہی لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت آ چکا ہے اور تو (فاطمہ) میرے اہلِ بیت کا پہلا فرد ہے جو سب سے پہلے مجھے ملے گی، لہذا اللہ

فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ]))۔ [الصحيحة:٣٥٢٤]

تعالی سے ڈرنا اور صبر کرنا' میں تیرے لئے بہترین میر سامان ہوں گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۲۴- بخاری (۶۲۸۵،۳۶۲۴)' مسلم (۲۴۵۰)' نسائی فی الکبری (۸۳۶۸) ابن ماجہ (۱۶۲۱)۔

فوائد: یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور خاتونِ نبوت میں سب سے پہلے اور آپ ﷺ کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

باب: فضل الذين يذكرون الله بنعمة الله

ان لوگوں کی فضیلت جو اللہ کی نعمتوں کی وجہ سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں

٢٨١٦ـعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَ عِبَادِاللّٰهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْأَظِلَّةَ، لِذِكْرِ اللّٰهِ.عَزَّوَجَلَّ.)) [الصحيحة:٣٤٤٠]

سیدنا ابن ابو اوفی ﷜ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ تعالی کا ذکر کرنے کے لئے سورج' چاند' ستاروں اور سایہ دار چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۴۰- ابن شاہین فی الافراد (ق۵/ ۱)' البزار (الکشف :۳۶۶)' حاکم (۱/ ۵۱)' بیہقی (۱/ ۳۷۹)۔

فوائد: سورج' چاند اور ستارے اللہ تعالی کے وجود اور اس کی کاریگری' ہنرمندی اور قدرت پر دلالت کناں بہت بڑی نشانیاں ہیں' جن کو اپنے اپنے مداروں میں گھومتے گھومتے صدیاں بیت چکی ہیں' لیکن مجال ہے کہ کسی کے نظم و ترتیب میں کوئی فرق آئے۔ دن کو وقت کی نشاندہی کے لئے سورج' رات کو وقت کے تعین کے لئے اور خشکی و بحری سفروں کے دوران سمت معلوم کرنے کے لیے ستارے اور تاریخوں کی نشاندہی کے لئے چاند خادمِ انسانیت کی حیثیت سے موجود ہے۔ جب بصیرت و بصارت والے اس کی قسم کی نشانیوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کو حکمتوں اور کمالات والا ربّ یاد آ جاتا ہے۔

ان من الرقية شرك

بعض دم شرک ہیں

٢٨١٧ـعَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ـرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُـ عَلَى امْرَأَتِهِ فَرَاى عَلَيْهَا حَرْزًا مِّنَ الْحُمْرَةِ، فَقَطَعَهُ قَطْعًا عَنِيْفًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ آلَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الشِّرْكِ أَغْنِيَاءُ ـ وَقَالَ: كَانَ مِمَّا حَفِظْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ،شِرْكٌ))۔

[الصحيحة:٢٩٧٢]

قیس بن سکن اسدی کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷜ نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ اس نے خسرہ کی بیماری کی وجہ سے تعویذ پہنا ہوا تھا' آپؓ نے اسے سختی سے کاٹا اور کہا: عبد اللہ کی آل' شرک سے بیزار ہے' ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بھی یاد کی ہے کہ: "بلاشبہ جھاڑ پھونک' تعویذ اور حب کے اعمال شرک ہیں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۷۲- حاکم (۴/ ۲۱۷)' طبرانی (۸۸۶۳)' من طریق آخر عنہ وانظر الاتی الحدیث۔

فوائد: تعویذات کے مقاصد اور غایات مختلف ہیں، اس لئے ان پر ایک حکم نہیں لگایا جا سکتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) شرک اکبر: وہ تعویذات جو شیاطین اور دوسری مخلوقات سے مدد طلب کرنے پر مشتمل ہوں، وہ بلا شک وشبہ شرک ہیں، کیونکہ مدد کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

(۲) حرام: وہ تعویذات، جو ایسے اسماء پر مشتمل ہوں جنہیں سمجھا نہ جا سکے، حرام ہیں اور یہ شرک اکبر کا مرتکب ہونے کا سبب بن سکتے ہیں۔

(۳) جو تعویذات قرآن کریم کی آیات یا مسنون اذکار و ادعیہ یا اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات پر مشتمل دوسرے بابرکت اور پاکیزہ کلمات پر مشتمل ہوں، ایسے تعویذات کو بھی ترک کر دینا ہی بہتر ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ طریقۂ علاج نہیں اپنایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایسے تعویذات بھی مذکورہ بالا دو صورتوں کی کھینچنے کا سبب بنتے ہیں۔

رہا مسئلہ دم اور جھاڑ پھونک کا، تو جو دم قرآن وسنت یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر مشتمل ہو، وہ مستحب ہے۔ لیکن اس باب میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دم کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ لوگوں کو دم کرے، کیونکہ یہ احسان ہے اور دم کروانے والے کے حق میں دم کا مطالبہ کرنا جائز ہے، افضل نہیں۔ اس فرق کی تفصیل آگے آئے گی۔ اور جس دم میں غیر اللہ کو پکارا جائے اور غیر اللہ سے شفا طلب کی جائے تو یہ شرک اکبر ہوگا۔

۲۸۱۸۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ)). [الصحيحة: ۳۳۱]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''بیشک جھاڑ پھونک، تعویذ اور حب کے اعمال شرک ہیں۔''

تخریج: الصحيحة ۳۳۱۔ ابو داؤد (۳۸۸۳)، ابن ماجه (۳۵۳۰)، احمد (۱/ ۳۸۱) وانظر الحديث السابق۔

فوائد: پچھلی حدیث میں اس حدیث کی تفصیل گزر چکی ہے۔

باب: الدعاء لتطهير القلب
دل کی طہارت کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۸۱۹۔عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: ((اِنَّ فَتًى شَابًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِي بِالزِّنٰى. فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَزَجَرُوْهُ، وَقَالُوْا: مَهْ مَهْ! فَقَالَ: اُدْنُهْ فَدَنَا مِنْهُ قَرِيْبًا. قَالَ: فَجَلَسَ. قَالَ: اَتُحِبُّهُ لِاُمِّكَ؟ قَالَ ((وَاللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِاُمَّهَاتِهِمْ، قَالَ:)) اَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِبَنَاتِهِمْ. قَالَ: اَفَتُحِبُّهُ لِاُخْتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ قَالَ:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اسے ڈانٹ ڈپٹ کی اور کہا: رک جا، رک جا! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا قریب ہو۔'' وہ آپ کے قریب آیا اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اس چیز کو اپنی ماں کے لئے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی ماؤں کے لئے اس (خباثت) کو پسند نہیں کرتے، (اچھا یہ بتاؤ کہ) کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند کرو گے؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر قربان ہوں، نہیں، اللہ کی قسم!

وَلَاالنَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِاَخَوَاتِهِمْ .قَالَ: اَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ قَالَ:وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِعَمَّاتِهِمْ .قَالَ:اَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهُ،جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِخَالَاتِهِمْ .قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ،وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ،وَحَصِّنْ فَرْجَهُ. فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْفَتَىٰ يَلْتَفِتُ اِلَىٰ شَيْءٍ)).

[الصحيحة:۳۷۰]

(نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح لوگ ہیں کہ وہ بھی اپنی بیٹیوں کے لئے اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں' (اچھا یہ بتاؤ کہ) کیا تم اسے اپنی بہن کے لئے پسند کرو گے؟'' اس نے کہا: اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کر دے' نہیں' اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ بھی اس چیز کو اپنے بہنوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں' (اچھا یہ بتاؤ کہ) کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے پسند کرو گے؟'' اس نے کہا: نہیں' اللہ کی قسم! میں آپ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری طرح لوگ بھی اپنے پھوپھیوں کے لیے اسے ناپسند کرتے ہیں' (اچھا یہ بتاؤ کہ) کیا تم اسے اپنی خالہ کے لئے پسند کرو گے؟'' اس نے کہا: میں آپ پر قربان ہوں' نہیں' اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ بھی اس چیز کو اپنی خالاؤں کے لئے ناپسند کرتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور یہ دعا دی: ''اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔'' اس کے بعد وہ نوجوان کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۷۰۔ احمد (۵/ ۲۵۶'۲۵۷)' طبرانی فی الکبیر (۷۶۷۹)' وفی الشامیین (۱۵۲۳)۔ ۱۲۸۷۔ ابن جریر فی تفسیرہ (۱/ ۴۵)' ابو الفضل الرازی فی معانی انزل القرآن علی سبعۃ احرف (ق ۶۸/ ۲)۔

فوائد: چونکہ نبی کریم ﷺ حکمت و دانائی کی صفت سے بدرجۂ اکمل واتم متصف تھے' آپ ﷺ کا ہر آدمی کو سمجھانے کا انداز مختلف تھا' جیسے مسجد میں پیشاب کرنے والے اور نماز میں کلام کرنے والے کو ایسے خوبصورت انداز میں سمجھایا کہ ان کے دلوں میں گھر کر گئے۔ یہ نوجوان جو فطرت سلیمہ کے مسخ ہو جانے کی وجہ سے زنا اور بدکاری کی اجازت طلب کر رہا تھا' آپ ﷺ کے حکیمانہ انداز نے اس کے جنسی ہیجان کو شکست و ریخت سے دوچار کر دیا۔

باب:ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف

بلاشبہ قرآن سات لہجوں میں نازل ہوا ہے

۲۸۲۰۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلَىٰ سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَاُوْاوَلَا حَرَجَ،وَلٰكِنْ لَا تَخْتِمُوْا ذِكْرَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ، وَّلَا ذِكْرَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآن سات لہجوں پر نازل ہوا' اس کی تلاوت کیا کرو' (کسی لہجے میں) کوئی حرج نہیں' (اتنی بات ضرور ہے کہ) رحمت کے ذکر کو عذاب کے ساتھ اور عذاب کے ذکر کو رحمت کے ساتھ ختم نہ

کرو۔"
[الصحيحة:١٢٨٧]

فوائد: قرآن مجید سات لغات پر نازل ہوا' اس کا مطلب یہ تھا کہ آیات کے الفاظ اور کلمات مختلف ہوتے تھے لیکن معنی ایک ہی ہوتا تھا' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کے لئے عظیم مصلحت کی خاطر صرف ایک لغت کو باقی رکھا اور باقی چھ لغات کو ضائع کر دیا۔ اب ہمارے پاس قرآن مجید کی صرف ایک لغت ہے' جو ہم تلاوت کرتے ہیں۔

باب: الذكر مكفرة للذنوب

گناہوں کو ختم کرنے والا ذکر

٢٨٢١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ غُصْنًا فَنَفَضَهُ، فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ، فَانْتَفَضَ، فَقَالَ: ((إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)). [الصحيحة:٣١٦٨]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا' لیکن سارے پتے نہ گرے' پھر ہلایا لیکن سارے پتے نہ گرے' پھر ہلایا تو سارے پتے گر گئے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "بیشک "سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَکْبَرُ" گناہوں کو اس طرح زائل کر دیتے ہیں جس طرح کہ اس درخت (کی شاخ) نے پتوں کو زائل کر دیا ہے۔"

تخریج: الصحيحة ٣١٦٨۔ الادب الفرد (٦٣٤)' احمد (٣/ ١٥٢)' الحارث بن ابى اسامة (بغية الباحث: ١٠٤٤)' ترمذى (٣٥٣٣) من طريق آخر عنه۔

فوائد: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لأن اقول: سبحان الله' والحمد لله' ولا اله الا الله' والله اكبر' احب الى مما طلعت عليه الشمس۔) [مسلم] یعنی: مجھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ' وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' وَاللّٰهُ اَکْبَرُ" کہنا ان تمام چیزوں سے محبوب ہے' جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی ان چار کلمات کی اہمیت پوری دنیا سے زیادہ ہے۔

باب: فضل تغنى بالقرآن

قرآن کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کی فضیلت

٢٨٢٢۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ. أَوِالْأَشْعَرِيَّ. أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)). [الصحيحة:٣٥٣٢]

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک عبداللہ بن قیس یا اشعری کو آل داود کے سُروں میں سے ایک سُر دی گئی ہے۔"

تخریج: الصحيحة ٣٥٣٢۔ مسلم (٧٩٣)' بخارى فى الادب المفرد (٨٠٥)' احمد (٥/ ٣٥١)۔

فوائد: یعنی وہ بڑی سریلی آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

باب: استحباب كثرة الاستغفار

کثرت سے استغفار کرنے کا استحباب

٢٨٢٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ((إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: ((رَبِّ! اغْفِرْلِي

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم شمار کرتے تھے' رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو دفعہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اے

وَتُبْ عَلَيَّ،اِنْ اَنْتَ التَّوَابُ الْغَفُوْرُ)). مِئَةَ مَرَّةٍ)) [الصحيحة:٥٥٦]

میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رجوع فرما' بیشک تو توبہ قبول کرنے' بخشنے والا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۵۵۶۔ احمد (۲/ ۲۱)' ترمذی (۳۴۳۴)' الادب المفرد (۶۱۸)' ابوداؤد (۱۵۱۶)' ابن ماجه (۳۸۱۴)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ اللہ تعالی سے مغفرت اورتوبہ کا بکثرت سوال کرتے تھے۔

باب:فضل البقرة و خروج الشيطان من سماعها

سورۃ البقرۃ کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سن کر گھر سے نکلنے کا بیان

٢٨٢٤۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا وَمَرْفُوْعًا: ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبُقَرَةِ ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ﴿الْبَقَرَةِ﴾)). [الصحيحة:٥٨٨]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷺ موقوفا اور مرفوعا روایت کرتے ہیں: ''ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے اور جب شیطان سورۂ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے تو وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۵۸۸۔ حاکم (۱/ ۵۶۱)۔

فوائد: سورۂ بقرہ حق ہے اور شیطان باطل ہے' جہاں حق کا ظہور اور آمد ہو' باطل وہاں سے دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔

باب:فضل اهل الذكر

ذکر کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

٢٨٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ، فُضُلاً عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ [يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ]،فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا:هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ. فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحْفُوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَيَّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ، وَيَذْكُرُوْنَكَ،فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِي، فَيَقُوْلُوْنَ: (لَا، فَيَقُوْلُ) فَكَيْفَ [لَوْرَاَوْنِي]؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْرَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَتَمْجِيْدًا وَذِكْرًا،فَيَقُوْلُ:فَاَيُّ شَيْءٍ

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ کچھ اور فرشتے بھی ہیں جو اہلِ ذکر کی تلاش میں زمین میں گھومتے رہتے ہیں' جب وہ محو ذکر لوگوں کی جماعت کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو بآواز بلند پکارتے ہیں: اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ سو وہ آتے ہیں اور انھیں آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ (جب یہ فرشتے واپس جاتے ہیں تو) اللہ تعالی پوچھتے ہیں: جب تم نے میرے بندوں کو الوداع کہا تو وہ کیا کر رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کر رہے تھے' تیری بزرگی بیان کر رہے تھے اور تیرا ذکر کر رہے تھے۔ (اللہ تعالی اور فرشتوں کی گفتگو مکالمے کی صورت میں پیش کی جاتی ہے) اللہ تعالی کیا انھوں نے

يَطْلُبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ،فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ : لَا،فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ:لَوْ رَاَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا،وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا،قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ،فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ:لَوْرَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا،وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا،قَالَ: فَيَقُوْلُ:اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ،قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ، لَمْ يُرِدْهُمْ،اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ؟! فَيَقُوْلُ اللّٰهُ:هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)). [الصحيحة: ٣٥٤٠]

مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو (ان کا رویہ کیا ہوگا)؟ فرشتے: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری تعریف کرنے، بزرگی بیان کرنے اور ذکر کرنے میں زیادہ سختی اور پابندی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ: کون سی چیز ہے جو وہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے: وہ جنت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ: کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو؟ فرشتے: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کی حرص اور طلب بڑھ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ: کون سی چیز ہے جس سے وہ پناہ طلب کرتے تھے؟ فرشتے: آگ سے۔ اللہ تعالیٰ: کیا انھوں نے آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ: اگر وہ آگ کو دیکھ لیں تو؟ فرشتے: اگر وہ دیکھ لیں تو اس سے دور بھاگنے میں زیادہ سخت اور اس سے زیادہ ڈریں گے۔ اللہ تعالیٰ: (فرشتو!) میں تمھیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔ فرشتے: ان میں فلاں آدمی تو خطا کار تھا، وہ کسی ضرورت کے لئے آیا تھا، اس کا مقصود ان کے ساتھ بیٹھنا نہیں تھا (تو اسے کیسے بخش دیا)؟ اللہ تعالیٰ: وہ ایسی قوم ہیں کہ ان کا ہم نشین نامراد نہیں ہوتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۴۰۔ بخاری (۶۴۰۸)، مسلم (۲۶۸۹)، احمد (۲/ ۲۵۱، ۲۵۲)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا مانگنے کی اہمیت واضح ہو رہی ہے۔

٢٨٢٦۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِمَّاتَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ: التَّسْبِيْحُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّحْمِيْدُ، يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، تَذْكُرُ بِصَاحِبِهَا،اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ. اَوْلَايَزَالُ لَهُ. مَنْ يُذَكِّرُبِهِ)).

[الصحيحة: ٣٣٥٨]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہ)، تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے جلال کا تذکرہ کرتے ہو تو یہ (اذکار) عرش کے ارد گرد عاجزی کرتے ہیں، شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ان کی آواز ہوتی ہے اور یہ اپنے (ذکر کرنے والے) صاحب کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تو اب کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ تمھارا کوئی ایسا عمل ہو جو (عرش کے پاس) تمھاری یاد دلاتا رہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۵۸۔ ابن ماجہ (۳۸۰۹)' احمد (۴/ ۲۷۱)' طبرانی فی الدعاء (۱۶۹۳)۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب آدمی اللہ تعالی کی تسبیحات' تکبیرات' تہلیلات اور تحمیدات بیان کرتا ہے اور اس کا یہ عمل مخصوص وجود اختیار کر کے عرش کے اردگرد گھومنا شروع کر دیتا ہے اور ذکر کرنے والے کا تذکرہ کرتا ہے۔

باب: القرآن أنزل على سبعة أحرف

قرآن سات لہجوں میں نازل ہوا ہے

٢٨٢٧ـ عَنْ اَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلاً يَقْرَآيَةً مِّنَ الْقُرْآنِ،فَقَالَ: ((مَنْ اَقْرَأَكَهَا؟)) قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ،قَالَ: فَقَدْ اَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا! فَذَهَبَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آيَةَ كَذَاوَكَذَا،ثُمَّ قَرَاهَا،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺهٰكَذَا اُنْزِلَتْ، فَقَالَ الْآخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَرَاهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ فَقَالَ: اَلَيْسَ هٰكَذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هٰكَذَا اُنْزِلَتْ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ ((اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاَيَّ ذٰلِكَ قَرَاْتُمْ اَحْسَنْتُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ: اَصَبْتُمْ)،وَلَا تُمَارُوْافِيْهِ، فَاِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ))

[الصحيحة: ١٥٢٢]

ابوقیس' جو عمرو بن عاص کے غلام تھے' بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص ﷛ نے کسی آدمی کو قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کرتے سنا اور پوچھا: تجھے کس نے یہ آیت پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔ انھوں نے کہا: مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھائی ہے' لیکن کسی اور انداز میں۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں آیت۔ پھر اس نے اس کی تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسے ہی نازل ہوئی (جیسے تو نے پڑھی ہے)۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ کے رسول! ۔ پھر اس نے وہی آیت (دوسرے انداز میں) پڑھی اور کہا:۔ اے اللہ کے رسول! کیا یہ آیت اس طرح نازل نہیں ہوئی (جس طرح میں نے پڑھی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے (حتمی فیصلہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''بلاشبہ یہ قرآن مجید سات لہجوں پر نازل ہوا' جس لہجے پر پڑھو گے' درست پڑھو گے۔ (بس یادرکھو کہ) قرآن مجید کے معاملے میں جھگڑنا نہیں' کیونکہ ایسا جھگڑا کفر ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۲۲۔ احمد (۴/ ۲۰۴'۲۰۵) بیہقی فی الشعب (۲۲۶۶)' ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۳۳۷)۔

فوائد: دونوں صحابہ ایک آیت کے الفاظ کو مختلف انداز میں ادا کر رہے تھے' جبکہ دونوں کا معنی و مفہوم ایک تھا۔ سات لغات کا یہی مفہوم ہے۔ اب صرف ایک لغت باقی ہے' جس میں ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔

باب: السجود فی صٓ

باب: سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کا بیان

٢٨٢٨ـ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّي تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَكَانَ الشَّجَرَةُ تَقْرَاُ ﴿ص﴾ : فَلَمَّا اَتَتْ عَلَى السَّجْدَةِ

سیدنا ابوسعید خدری ﷛ کہتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے ہوں اور درخت سورۂ ص کی تلاوت کر رہا ہے' جب اس نے سجدہ والی آیت پڑھی تو اس نے سجدۂ تلاوت کیا

سَجَدَتْ، فَقَالَتْ فِي سُجُوْدِهَا: ((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا اَجْرًا، وَحُطَّ عَنِّي بِهَاوِزْرًا، وَاَحْدِثْ لِي بِهَا شُكْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ سَجْدَتَهُ)). فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ،فَقَالَ: سَجَدْتَ اَنْتَ يَا اَبَاسَعِيْدٍ؟ فَقُلْتُ: لَا،قَالَ: ((اَنْتَ كُنْتَ اَحَقَّ بِالسُّجُوْدِ مِنَ الشَّجَرَةِ)). فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةَ﴿ص﴾ حَتّٰى اَتٰى عَلَى السَّجْدَةِ،فَقَالَ فِي سُجُوْدِهِ مَاقَالَتِ الشَّجَرَةُفِي سُجُوْدِهَا۔

[الصحيحة: ۲۷۱۰]

اور اس میں یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میرے لئے اس سجدے کی وجہ سے اجر لکھ' اس کے ذریعے مجھ سے گناہ دور کر دے' اس کے ذریعے مجھے شکر کرنے کی از سرِ نو توفیق دے اور یہ سجدہ مجھ سے اس طرح قبول کر' جس طرح کہ تو نے اپنے بندے داود (علیہ السلام) سے قبول کیا تھا' جب انھوں نے سجدہ کیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوسعید! کیا تو نے بھی سجدہ کیا تھا؟'' میں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تو درخت کی نسبت سجدہ کرنے کا زیادہ حقدار تھا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے سورۂ ص کی تلاوت کی' یہاں تک کہ سجدہ والی آیت تک پہنچے (پھر سجدہ کیا اور) اس میں وہی دعا پڑھی جو درخت نے پڑھی تھی۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۱۰۔ابو یعلی (۱۰۶۹)' طبرانی فی الاوسط (۴۷۶۵)' ترمذی (۵۷۹)' ابن ماجه (۱۰۵۳)' عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

فوائد: معلوم ہوا کہ (سورۂ ص کے) سجدۂ تلاوت میں یہ دعا کرنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا اَجْرًا، وَحُطَّ عَنِّي بِهَاوِزْرًا، وَاَحْدِثْ لِيْ بِهَا شُكْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ۔

باب: فضل المعوذتين

معوذتین کی فضیلت کا بیان

۲۸۲۹۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَمِثْلُهُنَّ [قَطُّ]: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾اِلٰى آخِرِ سُوْرَةٍ ،وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ)).

[الصحيحة: ۳٤۹۹]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئیں جو (تعوذ کے باب میں) بے مثال ہیں' اور وہ ہیں: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ سورت کے آخر تک اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾سورت کے آخر تک۔''

تخریج: الصحیحة ۳۴۹۹۔ مسلم (۸۱۴)' طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۷۵)' والاوسط (۳۷۵۲)' بیہقی (۹/ ۱۸۸)۔

فوائد: یہ سورتیں ''باب التعوّذ'' میں بے مثال ہیں۔یعنی شیطانی اثرات وغیرہ سے پناہ طلب کرنے میں۔

باب: متى انزلت صحف السماوى

آسمانی کتابیں کب نازل کی گئیں؟

۲۸۳۰۔عَنْ وَاثِلَةَ مَرْفُوْعًا: ((اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرَاهِيْمَ اَوَّلَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ،وَاُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مِنْ رَمَضَانَ، وَاُنْزِلَ الْاِنْجِيْلُ لِثَلَاثَ

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفے رمضان کی پہلی رات کو' تورات چھ رمضان کو' انجیل رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد

عَشَرَ لَيْلَةً خَلَتْ مِن رَّمَضَانَ، وَاُنْزِلَ الزَّبُوْرُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِن رَّمَضَانَ، وَاُنْزِلَ الْقُرْآنُ لِاَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ خَلَتْ مِن رَّمَضَانَ)).

[الصحيحة:۹٦۱]

(یعنی چودھویں تاریخ) کو زبور اٹھارہ رمضان کو اور قرآن مجید چوبیس دن گزرنے کے بعد (یعنی پچیس) رمضان کو نازل ہوا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۶۱۔ الضعیفۃ: ۱۹۵۷۔

باب: فضل الصلاة على النبيّ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۲۸۳۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالسُّرُوْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَاَنَرى السُّرُوْرَ فِي وَجْهِكَ ـفَقَالَ: ((اِنَّهُ اَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَاَلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟ قَالَ: بَلٰى)). [الصحيحة: ۸۲۹]

عبد اللہ بن ابوطلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرے پر مسرت و فرحت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے کہا: ہم آپ کے چہرے کو پُر مسرت محسوس کر رہے ہیں (کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! کیا یہ بات آپ کو راضی کر دے گی کہ آپ کے ربّ نے کہا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور آپ کی امت کا جو فرد آپ کے لئے سلامتی کی دعا کرے گا میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں' (یعنی میں راضی ہوں)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۲۹۔ نسائی (۱۲۹۶)' دارمی (۲۷۷۶)' احمد (۴/ ۳۰)' حاکم (۲/ ۴۲۰)۔

فوائد: اس میں آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: فضل الاشعريين بقراءة القرآن

قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اشعری قبیلہ کے لوگوں کی فضیلت

۲۸۳۲۔ عَنْ اَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رِفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ، وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا

سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اشعری قبیلہ کے لوگ رات کو قیام اللیل میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو میں ان کی آوازیں پہچان لیتا ہوں' میں نے ان لوگوں کو دن کو گھروں سے نکلتے تو نہیں دیکھا' البتہ رات کو سنی جانے والی آوازوں کی وجہ سے ان کے گھروں کو پہچانتا (ضرور)

بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ: إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ. أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ. قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ إِنْ تَنْظُرُوهُمْ)). [الصحيحة: ٣٣٠١]

ہوں۔ ان میں سے ایک حکیم ہے، جس کا جب (دشمنوں کے) لشکر سے سامنا ہوتا ہے تو انھیں کہتا ہے: میرے ساتھی تمھیں حکم دے رہے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۰۱۔ بخاری (۴۲۳۲)، مسلم (۲۴۹۹)، ابو یعلی (۷۳۱۸)۔

فوائد: اس میں اشعری قبیلے کے لوگوں کی عظمت و منقبت کا بیان ہے۔

باب: ذهب الغضب بالتعوذ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنے سے غصہ ختم ہو جانے کا بیان

٢٨٣٣۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ(١)، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا: لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)). قَالَ: فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَاقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آنِفًا؟ قَالَ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)). فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونًا تَرَانِي؟! [الصحيحة: ٣٣٠٣]

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی باہم گالی گفتار کرنے لگے، ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: "مجھے ایسے کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ آدمی کہے تو جو غصہ محسوس کر رہا ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ کاش یہ کہتا: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔" نبی کریم ﷺ کی یہ بات سننے والا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اسے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ آدمی کہہ دے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، (اور وہ ہے:) أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ آگے سے وہ آدمی کہنے لگا: آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں؟

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۰۳۔ (۱) سلیمان بن صرد: بخاری (۶۰۴۸، ۶۱۱۵)، والادب المفرد (۴۳۴)، مسلم (۲۶۱۰)۔ (۲) معاذ: ابوداؤد (۴۷۸۰)، ترمذی (۳۴۴۸)۔ (۳) ابن مسعود: طبرانی فی الاوسط (۷۰۱۸) والصغیر (۲/ ۹۱)۔ (۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۳۹۱)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ غصہ دور کرنے کے لئے "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پڑھنا چاہیے۔

باب: وصية النبي

نبی ﷺ کی وصیت کا بیان

٢٨٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَقَالَ: سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ، فَقَالَ: ((أُوصِيكَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ میں نے کہا: تو نے مجھ سے وہی مطالبہ کیا ہے جو میں نے تجھ سے قبل رسول اللہ ﷺ سے

بِتَقْوَى اللّٰهِ،فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ،فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ،وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ،فَإِنَّهُ رُوْحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ)). [الصحيحة:۵۵۵]

کیا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ وہ ہر نیکی کی جڑ ہے' نیز جہاد کا اہتمام کر' کیونکہ وہ رہبانیتِ اسلام ہے اور اللہ تعالی کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کا التزام کر' کیونکہ یہ چیزیں آسمانوں میں تیری روح اور زمین میں تیرے تذکروں کا سبب ہیں۔''

تخريج: الصحيحة ۵۵۵۔ احمد۔۳/ ۸۲) ابن المبارك فى الزهد (۸۴۰)' ابن ابى عاصم فى الزهد (۴۳) مختصراً۔ ابو يعلى (۱۰۰۰) من طريق آخر عنه۔

۲۸۳۵۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،قَالَ:جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِي،قَالَ: ((أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ،وَالتَّكْبِيْرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ)). [الصحيحة: ۱۷۳۰]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی' جو سفر کا ارادہ رکھتا تھا' رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھے اللہ تعالی سے ڈرنے اور ہر بلند جگہ پر ''اَللّٰهُ أَكْبَر'' کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔''

تخريج: الصحيحة ۱۷۳۰۔ ترمذى (۳۴۴۵)' ابن ماجه (۲۷۷۱)' احمد (۲/ ۳۲۵)' ابن ابى شيبة (۱۲/ ۵۱۷)۔

باب: من علامات اولياء الله

باب: اولیاء اللہ کی خصوصیات

۲۸۳۶۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ)). [الصحيحة:۱۷۳۳]

سیدنا عبد اللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے اولیا وہ ہیں کہ جنھیں دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۷۳۳۔ المروزى فى زوائد الزهد لا بن المبارك (۲۱۸)' طبرانى (۱۲۳۲۵)' الضياء فى المختارة (۱۰/ ۱۰۹)۔

فوائد: سلیم الفطرت' طاہر القلب' دنیوی آلائشوں سے پاک اور قرآن و حدیث کا مزاج سمجھنے والے لوگ نیک و بد لوگوں کو ان کے چہروں کے خطوط سے پہچان لیتے ہیں۔ دل کے نیک اور پارسا ہونے کے آثار چہروں پر عیاں ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے پابند اور اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین پر عمل پیرا لوگوں کو جو حسن اور نور نصیب ہوتا ہے' اسے عام آدمی پہچاننے سے قاصر ہوتے ہیں۔

باب:من انواع الصدقة

صدقہ کی اقسام کا بیان

۲۸۳۷۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي،وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ

سیدنا ابو ذر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ نبی نے نبی کریم ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسول! اجر تو مالدار لوگ لے گئے (وہ اس طرح کہ) وہ نماز تو ہماری طرح پڑھتے ہیں اور روزے بھی ہماری طرح رکھتے ہیں' لیکن وہ زائد مال کا صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ مَاتَصَدَّقُوْنَ؟ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بِضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوْا: اَيَاْتِي اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنَ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ؟ قَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ، كَانَ لَهُ اَجْرٌ)). [الصحيحة: ٤٥٤]

فرمایا: ''کیا اللہ تعالی نے تمھیں ایسے اسباب نہیں دیئے کہ تم صدقہ کرسکو؟ (بالکل دیئے ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے:) ہر دفعہ ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ ''اَللّٰهُ اَكْبَر'' کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور بیوی سے استفادہ کرنا صدقہ ہے۔'' انھوں نے سوال کیا: ہم میں سے ایک آدمی اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے اور اس میں اس کے لئے اجر ہے، (یہ کیسے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا یہ بتاؤ کہ اگر آدمی اپنے عضوِ (مخصوص) کو حرام کام (زنا) کے لئے استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ملے گا؟ (ضرور ملے گا)۔ اسی طرح اگر وہ اسے حلال کام کے لئے استعمال کرے تو اسے اجر ملے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۵۴۔ مسلم (۱۰۰۶)، الادب المفرد (۳۵)، احمد (۵/ ۱۶۷)۔

فوائد: کوئی ایسا فرد نہیں جس کو جنت میں لے جانے والے اسباب مہیا نہ کئے گئے ہوں، اگر مالدار لوگ صدقہ و خیرات کرتے ہیں تو غریب و نادار لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا ذکر کرنے کی تلقین کی ہے، جس کے ذریعے وہ اجر و ثواب میں اس کے ہم پلہ کے آدمی بن سکتے ہیں۔ غور فرمائیں کہ ازدواجی تعلقات کو نیکی قرار دیا گیا ہے۔

باب: كيف يكسب الف حسنة

ایک ہزار نیکی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

۲۸۳۸۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟! فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟! قَالَ: يُسَبِّحُ مِئَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ، اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ)). [الصحيحة: ٣٦٠٢]

مصعب بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے بے بس آ گئے ہو؟ ہم نشینوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہزار نیکی کرنا کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی سو دفعہ ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہہ دے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار برائیاں معاف کر دی جائیں گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۰۲۔ مسلم (۲۶۹۸)، ترمذی (۳۴۶۳)، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۱۵۲)۔

فوائد: ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے، اس لئے سو (۱۰۰) دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنے والا ہزار (۱۰۰۰) نیکیوں کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

باب: من امور المثقولة فی المیزان

ترازو میں وزنی اعمال کے بارے میں

۲۸۳۹۔عَنْ اَبِي سَلْمٰی مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَخٍّ بَخٍّ.وَاَشَارَ بِيَدِهِ لِخَمْسٍ.مَاأَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ:سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ،وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ أَكْبَرُ،وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ)). [الصحيحة:٤:١٢٠٤]

سیدنا ابو سلمی ﷺ، جو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واہ! واہ! - اپنے ہاتھ سے پانچ کا اشارہ کیا- (یہ اذکار) ترازو میں کتنے بھاری ہوں گے: ''سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر'' (اور پانچویں چیز) فوت ہونے والا کسی کا نیک بیٹا ہے، کہ اس کا باپ اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھ کر صبر کرتا ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۲۰۴- ابن سعد (۷/ ۴۳۳)، ابن حبان (۸۳۳)، حاکم (۱/ ۵۱۱، ۵۱۲)-

فوائد: اس میں ذکر کی اور نیک بیٹے کی وفات پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔صبر کا اولین تقاضا یہ ہے کہ پریشان کن خبر سنتے ہی ''الحمد لله انا لله وانا اليه راجعون'' پڑھا جائے، واویلا نہ کیا جائے، چیخ و پکار سے گریز کیا جائے، گریبان چاک نہ کئے جائیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالی سے اجر و ثواب وصول کرنے کے لئے کیا جائے۔

باب: جواز الدعاء على الكفار

کفار کے لیے بد دعا کرنے کا جواز

۲۸۴۰۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَاَبُوْ جَهْلٍ وَاَصْحَابٌ لَهُ جُلُوْسٌ، وَقَدْ نَحَرْتُ جَزُوْرٌ بِالْاَمْسِ ، فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى سَلَا جَزُوْرِ بَنِي فُلَانٍ فَيَاْخُذُهُ،فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ اِذَاسَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ، فَاَخَذَهُ، فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ، وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ،قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوْا،وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلٰى بَعْضٍ، وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ،لَوْكَانَتْ لِي مَنْعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَايَرْفَعُ رَاْسَهُ،حَتّٰى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَةَ، فَجَاءَتْ -هِيَ جُوَيْرِيَةٌ- فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ،ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ، رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَاعَلَيْهِمْ، وَكَانَ اِذَا دَعَادَعَا ثَلَاثًا، وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا- ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل اور اس کے حواری وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک یوم قبل کچھ اونٹنیاں ذبح کی گئی تھیں۔ ابو جہل نے (موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) کہا: کون ہے جو بنوفلاں کی ذبح شدہ اونٹنیوں کی جیلیاں لائے اور محمد (ﷺ) جب سجدہ کرے تو اس کے اوپر رکھ دے؟ (جوابًا) ایک بدبخت ترین شخص اٹھا، جیلیاں اٹھا کر لایا اور جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اوپر رکھ دیں۔ (یہ دیکھ کر) وہ مضحکہ خیز ہنسی ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے، میں کھڑا (سب کچھ) دیکھ رہا تھا، میں نے کہا: اگر میں صاحب قدرت ہوتا تو آپ ﷺ کی پیٹھ سے ہٹا دیتا۔ نبی کریم ﷺ سجدے میں پڑے رہے اور سر نہ اٹھایا۔ کسی آدمی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جا کر اطلاع دی۔ وہ، جو ابھی تک کم سن ہی تھیں، آئیں، انھیں ہٹایا، پھر ان پر متوجہ ہوئیں اور انھیں برا بھلا کہا۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو باآواز بلند ان کے لئے بد دعائیں کیں، آپ ﷺ جب بد دعا

بِقُرَيْشٍ)) (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)۔ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ،ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ،وَخَافُوا دَعْوَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَّامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ،وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ،وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ))، وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ۔ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًاﷺ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ: قَلِيْبَ بَدْرٍ۔ [الصحيحة:٣٤٧٢]

کرتے تو تین دفعہ کرتے اور اسی طرح جب (اللہ تعالی سے) سوال کرتے تو تین دفعہ کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! قریش کی گرفت کر (یہ بددعا تین دفعہ کی)۔'' جب انھوں نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی رک گئی اور وہ خوفزدہ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو جہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عقبہ' امیہ بن خلف اور عقبہ بن عامر کا مؤاخذہ (اور گرفت) کر۔'' ایک ساتویں آدمی کا نام بھی لیا تھا' مجھے وہ یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں نے ان سب کو بدر والے دن گرا ہوا دیکھا' پھر انھیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۷۲۔ مسلم (۱۷۹۴)' بیہقی فی الدلائل (۲/ ۲۷۸)' بخاری (۲۴۰) مختصراً۔

فوائد: یہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے کا انجام ہے۔ بھلا جس کو اللہ تعالی رفعتیں عطا کرنا چاہے' کون اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سچے محب اور مطیع بن جائیں۔

باب: مشروعية السلام على القارئ

باب: بوقت تلاوت قرآن سلام کہنے کی مشروعیت کا بیان

٢٨٤١۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا فِي الْمَسْجِدِ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا،فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَلَّمُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَاقْتَنُوْهُ، وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ مِنَ الْعُقُلِ)). [الصحيحة: ٣٢٨٥]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم مسجد میں بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' ہم پر سلام کہا' ہم نے آپ ﷺ کے سلام کا جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کرو' اس کو محفوظ رکھو اور ترنم اور غنا کے ساتھ تلاوت کیا کرو' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی سے بھی زیادہ تیزی سے (سینوں سے) نکل جانے والا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۸۵۔ احمد (۴/ ۱۵۰)' الشجری فی الامال (۱/ ۷۳)' طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۲۹۰)۔

فوائد: کتاب اللہ کی تعلیم حاصل کرنے کے تین انداز ہیں: (۱) ناظرہ (۲) حفظ (۳) ترجمہ و تفسیر۔ جو آدمی جس انداز میں تعلیم حاصل کر چکا ہے' اس کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

باب: التعوذ من أمور المكروهة

ناپسندیدہ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنا

۲۸٤۲۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَاَنْ تَظْلِمَ، اَوْ تُظْلَمَ)).

[الصحیحة:۱٤٤٥]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو فقر و فاقہ سے، قلت مال سے، ذلت و رسوائی سے اور اس بات سے کہ تم پر ظلم کیا جائے یا تم ظلم کرو۔''

تخریج: الصحیحة ۱۴۴۵۔ نسائی (۵۴۶۳)، ابن ماجه (۳۸۴۲)، احمد (۲/ ۵۴۰)، حاکم (۱/ ۵۳۱)۔

باب: فتح ابواب السماء بنصف اللیل

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھلنے کا بیان

۲۸٤۳۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى، هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ، فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ، اِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا، اَوْ عَشَّارٌ)). [الصحیحة:۱۰۷۳]

سیدنا عثمان بن ابو عاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا آواز لگاتا ہے: کوئی ہے پکارنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کیا کوئی ہے سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے اور کیا کوئی ہے تکلیف زدہ کہ اس کی تکلیف دور کر دی جائے۔ کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا کہ وہ دعا کرے اور اللہ تعالی اس کی دعا قبول نہ کرے، مگر زانی عورت جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے اور ٹیکس وصول کنندہ۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۷۳۔ طبرانی فی الاوسط (۲۷۹۰)۔ الشجری فی الامال (۱/ ۲۱۷)۔

فوائد: کسی کی رضامندی کے بغیر اس کا مال و دولت نہیں لیا جا سکتا، ٹیکس بھی اسی قسم کی ایک صورت ہے، عصر حاضر میں تو ٹیکسز کی بھرمار کر دی گئی ہے۔ مثلا: چھچھ ٹیکس، ڈریج ٹیکس، انکم ٹیکس، ملبہ ٹیکس، ٹال ٹیکس، ہاؤس ٹیکس، وہیل ٹیکس، وغیرہ وغیرہ۔ حکومت کا عوام الناس کی جائداد میں کوئی حق نہیں ہوتا۔

باب: دعاء النبی لامته

نبی کی دعاء اپنی امت کے لیے

۲۸٤٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ۔عَزَّوَجَلَّ۔فِي اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي﴾ [اِبْرَاهِيْم: ۱٦]، وَقَالَ عِيْسَى۔عَلَيْهِ السَّلَامُ۔: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ ابراہیم کی یہ آیت تلاوت کی: ﴿اے میرے رب! انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا، سو جو میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہو گا۔﴾ (سورۂ ابراہیم: ۱۶) اور حضرت عیسی (علیہ السلام) نے فرمایا: ﴿(اے اللہ!) اگر تو ان کو عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾، [المائدة:١١٨]، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي))، وَبَكَى، فَقَالَ اللّٰهُ ـ عَزَّوَجَلَّ ـ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ ـ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ ـ فَسَلْهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ ـ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ـ فَسَأَلَهُ؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمَا قَالَ ـ وَهُوَ أَعْلَمُ ـ فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ ـ [الصحيحة:٣٥]

بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔﴾ (سورۂ مائدہ: ۱۱۸) پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! میری امت' میری امت۔'' آپ ﷺ رونے لگ گئے۔ (اُدھر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ حالانکہ تیرا رب جانتا ہے۔ کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ اس نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے اسے ساری بات بتائی۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کی طرف جاؤ اور کہو: ہم تجھے تیری امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۔ مسلم (۲۰۲)' نسائی فی الکبری (۱۱۲۶۹)' ابن حبان (۷۲۳۵)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ اپنی امت کے حق میں انتہائی خیرخواہ اور غم خوار تھے' امت کا سکون آپ ﷺ کی مسکراہٹوں کا سبب بنتا تھا اور امت کی تکلیف آپ ﷺ پر گراں گزرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس رحم دلی کا لحاظ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی امت پر بیشمار احسانات کئے ہیں' آپ ﷺ کی امت پر سابقہ امتوں کی طرح عذاب نہیں آئے گا' آپ ﷺ کی امت کے لاکھوں افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے' جنت کی آبادی کا دو تہائی حصہ آپ ﷺ کی امت کے افراد ہوں گے' حشر کے میدان میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی امت کا حساب و کتاب ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

باب: ثلاث دعوات لا ترد

تین دعائیں رد نہیں ہوتیں

٢٨٤٥ ـ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ لَا تُرَدُّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ)). [الصحيحة:١٧٩٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی دعا' روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۹۷۔ بیہقی (۳/ ۳۴۵)' الضیاء فی المتخارۃ (۲۰۵۷)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ جس شخص کو جو موقع عطا فرمائے' اسے اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے سفر کی صعوبتوں کو مختلف وسائل کے ذریعے بہت آسان کر دیا ہے' ہمیں چاہئے تھا کہ ان آسانیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اور ہم پر اکتاہٹ اور بوریت چھا گئی' اب ہم دورانِ سفر اپنی بوریت کو دور کرنے اور وقت گزارنے کے لئے وی سی آر' سی ڈی پلیئر' ٹیپ ریکارڈر جیسے مختلف شیطانی ساز و سامان استعمال کرتے ہیں۔ یہ تو بنو اسرائیل والی ناشکری لگتی ہے۔

باب: نوع آخر من ثلاث

تین افراد کی ایک اور قسم کا بیان

۲۸٤٦۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُرَدُّ دُعَاؤُهُمْ: الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيْرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطِ)).

[الصحيحة:۱۲۱۱]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین افراد کی دعائیں ردّ نہیں ہوتیں: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے (کی دعا)' مظلوم کی دعا اور انصاف پرور امیر کی دعا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۱۱۔ بیہقی فی الشعب (۵۸۸)۔

باب: دعا الحفاظة من الشيطان و من كل شر

شیطان جنوں اور ہر قسم کے شر سے بچنے کی دعاء

۲۸٤٧۔عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ خُنْبُشٍ: كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ؟ قَالَ: ((جَاءَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَوْدِيَةِ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ، وَفِيْهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةٌ مِنْ نَارٍ، يُرِيْدُ اَنْ يُحَرِّقَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَرُعِبَ، قَالَ جَعْفَرٌ: اَحْسِبُهُ قَالَ: جَعَلَ يَتَاَخَّرُ، قَالَ: وَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْ قَالَ: مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْ: ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ!)). فَطَفِئَتْ نَارُ الشَّيَاطِيْنِ، وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)).

[الصحيحة:۲۹۵۵]

ابو تیاح سے روایت ہے' ایک آدمی نے سیدنا عبد الرحمٰن بن خنبش رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: جب شیاطین' رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے' تو آپ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ انھوں نے کہا: شیاطین پہاڑوں سے نیچے اتر کر وادیوں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے' ان میں ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا' وہ رسول اللہ ﷺ کو اس کے ذریعے تکلیف دینا چاہتا تھا۔ لیکن وہ مرعوب ہو گیا اور (خود بخود) پیچھے ہٹنے لگ گیا۔ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کہو۔ آپ ﷺ نے پوچھا: میں کیا کہوں؟ انھوں نے کہا: کہو: ''میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ (جن میں کوئی نقص نہیں اور) جن سے نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ بد' کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شرّ سے جسے اس نے پیدا کیا اور اس چیز کے شرّ سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اس چیز کے شرّ سے جو آسمان میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شرّ سے جسے اس نے زمین میں پیدا کیا اور اس چیز کے شرّ سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شرّ سے اور رات کو آنے والے کے شرّ سے الا یہ کہ وہ خیر کے ساتھ آئے' اے رحمٰن!'' (یہ دعا پڑھنے سے) شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دے دی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۹۵۵۔ احمد (۳/ ۴۱۹)' ابو یعلی (۶۸۴۴)' ابن السنی (۶۳۱) بیہقی فی الدلائل (۷/ ۹۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ شیاطین وغیرہ کے شر و فساد سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَاذَرَأَ فِي الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ!

باب: حسن الصوت زينة القرآن

اچھی آواز قرآن کی زینت ہے

۲۸۴۸۔عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ حُسْنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُرْسِلُ اِلَيَّ فَاَقْرَأُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَكُنْتُ اِذَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَتِي قَالَ: زِدْنَا مِنْ هٰذَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((حُسْنُ الصَّوْتِ زِيْنَةُ الْقُرْآنِ)). [الصحيحة:۱۸۱۵]

علقمہ بن قیس کہتے ہیں: میں ایسا آدمی تھا جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کے سلسلہ میں حسنِ صوت سے نوازا تھا' سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری طرف پیغام بھیجتے' پھر میں ان کے سامنے تلاوت کرتا تھا۔ جب میں (معینہ) قراءت سے فارغ ہوتا تو وہ کہتے: مزید سناؤ' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''حسنِ صوت' قرآن مجید کی زینت ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۸۱۵۔ ابو نعيم فى الاربعين الصوفية (۶۲/ ۱)' طبرانى فى الكبير (۱۰۰۲۳)۔ ابن عدى فى الكامل (۶/ ۲۰۶۸)۔

فوائد: بلاشبہ خوبصورت آواز سے قرآن مجید کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے اور تلاوت کرنے والوں اور سننے والوں میں مزید مزید تلاوت کرنے اور سننے کی تمنا پیدا ہوتی ہے۔ حدیث نمبر ۲۸۵۳ ملاحظہ فرمائیے۔

۲۸۴۹۔عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: ((خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُوْنِي اَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَاقَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً، وَاِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهُ ذُؤَابَتَانِ؟!)). [الصحيحة:۳۰۲۷]

ابو وائل کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا' اس میں کہا: جب میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے تہتر چوہتر سورتیں پڑھیں' تو تم مجھے کیسے کہتے ہو کہ میں زید بن ثابت کی قراءت اختیار کروں' حالانکہ اس وقت زید لڑکوں کے ساتھ ہوتا تھا اور اس کی بالوں کی دو لٹیں بھی تھیں؟

تخريج: الصحيحة ۳۰۲۷۔ نسائى (۵۰۶۷)' احمد(۱/ ۴۱۱)' ابن حبان (۷۰۶۳)۔ اصله عند البخارى (۵۰۰۰) و مسلم (۲۴۶۲)۔

فوائد: قرآن مجید چونکہ سات لغات پر نازل ہوا' اس لئے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں کی قراءتیں درست تھیں۔ فرزندانِ امت کو نزاع و اختلاف سے بچانے کے لئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لغت' جس پر اب قرآن مجید مشتمل ہے کے علاوہ باقی لغات ضائع کردی تھیں۔

باب: فضل تعلم القرآن و تعليمه

قرآن کو سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

۲۸۵۰۔عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ

مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مَرْفُوْعًا: ((خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). [الصحيحة: ۱۱۷۲]

ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۷۲۔ ابن ماجه (۲۱۳)، دارمی (۳۳۴۲)، ابو یعلی (۸۱۴)، البزار (البحر الزخار: (۱۱۵۷)۔

فوائد: جہاں اللہ تعالی نے قرآن مجید کی حفاظت کی ضمانت دی، وہاں اس کو سرچشمۂ ہدایت و رشد بھی قرار دیا۔ اللہ تعالی نے ان دو عظیم اور عظیم تر امور کو سرانجام دینے کے لئے قرآن مجید کے معلمین اور متعلمین کا انتخاب کیا۔ چودہ سو اٹھائیس (۱۴۲۸) برس پہلے قرآن مجید کے نزول کی تکمیل ہو چکی تھی، لیکن کیا مجال کہ قرآن کریم کی درس و تدریس کرنے والوں نے اس کتابِ عظیم کی زیر زبر میں بھی فرق آنے دیا ہو۔

قرآن مجید کی حفاظت اور وضاحت دنیا و آخرت کے مبارک و مقدس شعبے ہیں، جن کو حافظینِ کرام نے ٹاٹوں اور فرشوں پر ٹخنے رگڑ رگڑ کر سرانجام دیا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد تک اور ان کے بعد برسہا برس تک قرآن مجید کی بقا کے لئے وہ سعادت مند کام آئیں گے جو آج معاشرے میں گھٹیا مقام وصول کر کے اور روٹی کے خشک ٹکڑوں پر پل کر قرآن حکیم کی تعلیم کے حصول میں مگن ہیں اور کل اگلی نسلوں کو اپنا علم منتقل کر کے اس کتاب کے مالک کے پاس بطور میزبان پہنچ جائیں گے۔ سچ فرمایا صادق و امین ﷺ نے کہ مقام و مرتبہ اور شرف و منزلت ان لوگوں کو سزاوار ہے جو قرآن مجید پڑھنے یا پڑھانے میں مصروف ہیں۔

۲۸۵۱۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). [الصحيحة:۱۱۷۳]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۷۳۔ بخاری (۵۰۲۸)، ابو داؤد (۱۴۵۲)، ترمذی (۲۹۰۷)، ابن ماجه (۲۱۱)۔

فوائد: قرآن مجید وہ کلام ہے جسے جہانوں کے پالنہار نے ترتیب دیا، سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے سید البشر محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا۔ جیسے اللہ تعالی کی ہستی ذات و صفات میں یکتا و یگانہ ہے، ایسے ہی اس کا کلام لاثانی، عدیم النظیر اور بے مثال ہے۔ یہ ربّ کریم کا وہ عظیم معجزہ ہے کہ گزشتہ سوا چودہ صدیوں میں کوئی بھی اس کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ جن بد باطن ہرزوں نے ناکام کوشش کی، انہوں نے اپنے منہ پر تھوکا اور ان کے اِس بدنامِ زمانہ کردار سے قرآن پاک کے مقام و مرتبہ میں اضافہ ہو گیا۔

اس اعتبار سے یہ منفرد کلام ہے کہ جس کی تلاوت کرنے سے دلوں کو راحت و سکون نصیب ہوتا ہے، یہ اللہ تعالی کا سب سے افضل ذکر ہے، انسانیت کی رشد و ہدایت کیلئے اللہ تعالی کی طرف سے بشریت کے نام آخری اور لازوال پیغام ہے، اس کی موافقت کرنے والا دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوتا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والا دونوں جہانوں میں رسوا و خوار ہوتا ہے۔

اِس کلامِ مقدس کے لفظ ''الٓمٓ'' کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات پر) چڑھتا جا، اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں پڑھتا تھا، تیرا مقام وہاں ہوگا، جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔'' [ابوداود، ترمذی]

آیئے! ہم بھی اس مقدس کلام کی تعلیم و تعلّم کا سبب بنیں، ہدایت و نجات کا یہی واحد ذریعہ ہے، یہ بھی یاد رہے کہ صرف اور

صرف اس مبارک کلام کو یاد کر لینا مقصودِ الٰہی نہیں ہے، بلکہ حفظ کرنے کے بعد اسے سمجھنا اور سمجھ کر عمل کرنا اشد ضروری ہے، جو لوگ اسے یاد نہیں کر سکتے وہ اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

٢٨٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُعَلِّمًا)) [الصحيحة: ٢٧٩٧]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''دنیا بھی ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ تعالی کے ذکر اور اس پر کاربند رہنے والوں کے یا عالم ومتعلم کے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۹۷۔ ترمذی (۲۳۲۳)، ابن ماجه (۴۱۱۲)۔

فوائد: دنیا میں جتنے علوم و معارف اور قسم قسما کی مخلوقات پائی جاتی ہیں، وہ سب کی سب فنا ہو جائیں گے، اگر کوئی چیز انسانیت کے ساتھ باقی رہے گی تو وہ اس کے اعمال ہوں گے۔ برے اعمال میں کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں۔ صرف نیک اعمال ہیں، جن کو دنیا میں قابل تعریف قرار دیا جا سکتا ہے اور یہی ہیں جو آخرت میں بھی انسان کے لئے باعثِ رحمت بنیں گے۔ اعمال صالحہ میں ذکر الٰہی اور شرعی علوم کی درس و تدریس کو بلند مقام حاصل ہیں، جن کا اس حدیث میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

باب: أهمية حسن الصوت بالقرآن

قرآن اچھی آواز سے پڑھنے کی اہمیت

٢٨٥٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا)). [الصحيحة: ٧٧١]

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو، بیشک خوبصورت آواز اس کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۷۷۱۔ تمام الرازی فی الفوائد (۱۰۷۱)، حاکم (۱/ ۵۷۵)، ابوداؤد (۱۴۶۸)، نسائی (۱۰۱۶) و ابن ماجه (۱۳۴۲)، مختصراً۔

فوائد: معلوم ہوا کہ خوش الحانی اور خوبصورت آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔

باب: من الباقيات الصالحات

باقی رہنے والی نیکیوں کا بیان

٢٨٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ)). [الصحيحة: ٣٢٦٤]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۶۴۔ ابن جریر فی تفسیرہ (۱۵/ ۱۶۶)، نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۸۴۸)، حاکم (۱/ ۵۴۱) من طریق آخر عنه مطولاً۔

باب: فضل التحميد والتسبيح والتكبير والتهليل

سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت

٢٨٥٥۔عَنْ أُمِّ هَانِي بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ: مَرَّبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ۔ اَوْكَمَاقَالَتْ: مُرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ وَاَنَا جَالِسَةٌ۔قَالَ: ((سَبِّحِي اللّٰهَ مِئَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِئَةَ رَقَبَةٍ تَعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاحْمِدِي اللّٰهَ مِئَةَ تَحْمِيْدَةٍ تَعْدِلُ لَكِ مِئَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَبِّرِي اللّٰهَ مِئَةَ تَكْبِيْرَةٍ،فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِئَةَ بُدْنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مَتَقَبَّلَةٍ، وَهَلِّلِي اللّٰهَ مِئَةَ تَهْلِيْلَةٍ. قَالَ ابْنُ خَلْفٍ : اَحْسِبُهُ قَالَ. تَمْلَاُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، وَقَالَ لَا يَرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ، اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ بِمِثْلِ مَااَتَيْتِ بِهِ)). [الصحيحة :١٣١٦]

سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو میں بیٹھ کر کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰه" کہا کر، یہ ذکر تیرے لئے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد کے ان سو غلاموں سے بہتر ہے جنھیں تو آزاد کرے۔ سو دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہا کر، یہ ذکر تیرے لئے ان سو زین شدہ اور لگام شدہ گھوڑوں سے بہتر ہے، جن کا تو اللہ کے راستے میں صدقہ کرے۔ سو دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہا کر، یہ ذکر تیرے لئے قلادے والی اللہ تعالی کے ہاں مقبول ان سو اونٹیوں سے بہتر ہے جنھیں مکہ میں ذبح کیا جائے۔ سو دفعہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہا کر، یہ ذکر آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو (ثواب) سے بھر دے گا اور اس دن (اس عمل کے مقابلے) میں کوئی عمل نہیں ہوگا جو آسمان کی طرف بلند ہو، سوائے اس آدمی کے عمل کے جو تیری طرح کا عمل کرے۔''

تخریج: الصحیحة ١٣١٦۔ احمد (٦/ ٣٤٤)، بیہقی فی الشعب (٦٢١)، نسائی فی الکبری (١٠٦٨٠)، ابن ماجه (٣٨١٠) مختصراً

فوائد: اس میں اللہ تعالی کے ذکر کی فضیلت ہے۔

باب: فضل الذکر

ذکر کرنے کی فضیلت

٢٨٦٥۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنِ (الْمُفَرِّدُوْنَ)؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْنَ يُهْتَرُوْنَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ.عَزَّوَجَلَّ.)) [الصحيحة:١٣١٧]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مفردون سبقت لے گئے ہیں۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالی کا ذکر کرنے کے دلدادہ ہوتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ١٣١٧۔ احمد (٢/ ٣٢٣)، حاکم (١/ ٤٩٥، ٤٩٦) بیہقی فی الشعب (٥٠٥)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بکثرت اللہ تعالی کا ذکر کریں۔

باب: الشح لابن آدم

ابن آدم کے حرص و لالچ کا بیان

۲۸۵۷۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ: ((لَوْاَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَ ذَهَبٍ لَابْتَغَى اِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْاُعْطِيَ ثَانِيًا لَابْتَغَى اِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ......)) الحديث۔ [الصحيحة: ۲۹۱۱]

عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ﴿اگر ابن آدم کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو وہ دوسری کی تلاش شروع کر دے گا اور اگر دوسری بھی مل جائے تو وہ تیسری کو تلاش کرے گا۔ بس مٹی ہی ہے جو ابن آدم کا پیٹ بھر سکتی ہے ......﴾ آخر حدیث تک۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۱۱۔ طحاوی فی المشکل (۲/ ۴۱۹)، البزار (الکشف: ۳۶۳۴) و (البحر: ۴۴۴۳)۔

فوائد: ان آیات کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔ البتہ ان آیات میں جو مضمون بیان کیا گیا، وہ آپ ﷺ کی احادیث میں موجود ہے کہ مال کی کثرت سے انسان غنی نہیں ہوتا بلکہ اس کی حرص میں اضافہ ہوتا ہے۔

باب: فضل سورة الملك هي المانعة من عذاب القبر

سورۃ الملک کی فضیلت کہ وہ عذاب قبر سے مانع ہے

۲۸۵۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ [بْنِ مَسْعُودٍ] مَرْفُوعًا: ((سورة تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). [الصحيحة: ۱۱۴۰]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "﴿تَبَارَكَ الَّذِي﴾ یعنی سورۂ ملک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۴۰۔ ابو الشیخ فی الطبقات (۷۸۲)۔ حاکم (۲/ ۴۹۸)، موقوفا علیہ۔ ترمذی (۲۸۹۰)، عن ابن عباس مطولاً۔

فوائد: اس میں سورۂ ملک کی فضیلت ہے، آپ ﷺ رات کو سونے سے پہلے سورۂ ملک کی تلاوت کرتے تھے۔

باب: ذم الرياء بالقرآن

قرآن کو دکھلاوے کے لیے پڑھنے کی مذمت

۲۸۵۹۔ عَنْ عُقْبَةَ مَرْفُوعًا: ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْقُرْآنَ كَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ)) [الصحيحة: ۱۷۷۶]

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب میری امت میں ایسے لوگ بھی نکلیں گے جو پانی پینے کی طرح قرآن مجید کے گھونٹ بھریں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۸۲۔ الفریابی فی فضائل القرآن (۱۰۹)، المستغفری فی فضائل القرآن (۸) طبرانی (۱۷/ ۲۹۸)، الرویانی فی مسندہ (۲۴۹)، وعندھم "اللبن" دون "الماء" واللہ اعلم!

فوائد: قرآن مجید کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ اس کو سمجھ کر اس کے قوانین کو زندگی میں عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ لیکن بعض لوگ قرآن مجید کی آیات کو اپنی زبانوں کا "چسکا" سمجھتے ہیں۔ ان کا مقصود قرآن مجید کی عوام کے ہاں مطلوبہ انداز میں تلاوت کر کے لوگوں کو خوش

کرنا' ان سے داد وصول کرنا اور دنیوی مال و دولت بٹورنا ہوتا ہے۔

باب: تشييب الواقعة والهود

سورۃ الواقعہ اور ھود کا بوڑھے کر دینے کا بیان

٢٨٦٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ؟ قَالَ: ((شَيَّبَتْنِي ﴿هُوْدٌ﴾، ﴿الْوَاقِعَةُ﴾، ﴿الْمُرْسَلَاتُ﴾، وَ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ﴾،وَ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾)). [الصحيحة:٩٥٥]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ (جلدی) بوڑھے ہو گئے ہیں (کیا وجہ ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ہود' سورۂ واقعہ' سورۂ مرسلات' سورۂ نبا ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ﴾ اور سورۂ تکویر ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔''

تخريج: الصحيحة ٩٥٥- ترمذی (٣٢٩٧)' ابن سعد (١/ ٤٣٥)' حاکم (٢/ ٣٤٤)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ نے ان سورتوں میں سابقہ انبیاء کا تذکرہ' ان کی امتوں کا انجام' علامات قیامت' قیامت کی ہولناکیوں کے جو مناظر بیان کیے ہیں' انھوں نے نبی کریم ﷺ کو مغموم کر دیا' یہی وجہ ہے آپ ﷺ عام عمر سے پہلے ہی بوڑھا ہونا شروع ہو گئے' کیونکہ پریشانیوں کی وجہ سے بڑھاپا جلدی طاری ہو جاتا ہے۔

نیز معلوم ہوا تلاوت قرآن کی روح یہ ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے۔ لیکن صد افسوس! ہمارے معاشرے میں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والے افراد عنقا ہو چکے ہیں۔ ہر کوئی بلا سمجھے تلاوت کر کے یہی خیال کرتا ہے کہ اس نے قرآن مجید کے تمام حقوق ادا کر دیے ہیں۔ حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

باب: آية الكرسي حفظ من كل شر

آیۃ الکرسی ہر شر سے حفاظت کا ذریعہ ہے

٢٨٦١- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أُبَيٍّ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرِنٌ فِيْهِ تَمْرٌ، وَكَانَ أُبَيٌّ يَتَعَاهَدُهُ، فَوَجَدَهُ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهُ ، فَإِذَا هُوَبِدَابَّةٍ تُشْبِهُ الْغُلَامَ الْمُحْتَلِمَ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ،فَرَدَّ السَّلَامَ ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ أَجِنٌّ أَمْ إِنْسٌ؟ قَالَ: جِنٌّ! قَالَ: فَنَاوِلْنِي يَدَكَ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ، فَإِذَا هِيَ يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ قَالَ: هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ؟ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ مَا فِيْهِمْ أَشَدُّ مِنِّي قَالَ لَهُ أُبَيٌّ: مَاحَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَأَحْبَبْنَا أَنْ نُصِيْبَ مِنْ طَعَامِكَ۔ قَالَ: أُبَيٌّ : فَمَا

یحییٰ بن ابو کثیر کہتے ہیں: مجھے ابن ابی نے بیان کیا کہ اس کے باپ نے اسے بتلایا کہ ان کی کھجوریں کھلیان میں اکٹھی پڑی تھیں' وہ ان کی دیکھ بھال کرتے تھے' آپ نے دیکھا کہ ان میں کمی واقع ہو رہی ہے' اس لئے پہرہ دینا شروع کر دیا۔ اچانک ایک جاندار نظر آیا جو بالغ ہونے والے لڑکے کی طرح لگتا تھا۔ آپ نے اسے سلام کہا' اس نے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے کہا: تو کون ہے' جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا: میں جن ہوں۔ آپ نے کہا: مجھے اپنا ہاتھ پکڑاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ پکڑا دیا' وہ تو کتے کے ہاتھ اور بالوں کی طرح تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: کیا جنوں کی خلقت اس طرح ہے؟ اس نے کہا: جنوں کو علم ہے کہ ان میں مجھ سے زیادہ قبیح ہیں۔ آپ نے کہا: (کھجوریں اٹھانے پر)

يُجِيْرُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ: هٰذِهِ الآية: آية ﴿الكرسي﴾۔ ثُمَّ عَدَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((صَدَقَ الْخَبِيْثُ))

[الصحيحة:٣٢٤٥]

تجھے کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی کہ تجھے صدقہ کرنا پسند ہے اس لئے ہم نے چاہا کہ تمہارے غلے سے کچھ لے جائیں۔ آپ نے کہا: ہم کس طرح تم سے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ اس نے کہا: اس آیت یعنی آیۃ الکرسی کے ذریعے۔ دوسرے دن والد صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبیث نے سچ کہا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۴۵۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۹۶۰)، ابن حبان (۷۸۴)، بیہقی فی الدلائل (۷/ ۱۰۸، ۱۰۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی کے ذریعے جنوں اور شیطانوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ گھروں میں بالعموم اور رات کو سوتے وقت بالخصوص اس کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے۔

باب: ترغيب الصلاة على الانبياء

نبیوں پر درود بھیجنے کی ترغیب کا بیان

٢٨٦٢ ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((صَلُّوْا عَلَى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ)). [الصحيحة: ٢٩٦٣]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے تمام انبیاء ورسل پر درود بھیجا کرو، کیونکہ اللہ نے ان کو میری طرح ہی مبعوث فرمایا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۶۳۔ عبدالرزاق (۳۱۱۸)، بیہقی فی الشعب (۱۳۱)۔

فوائد: اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ پر اور آپ ﷺ نے دوسرے انبیاء ورسل پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا ہمیں ان دونوں احکام کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ہمارے ہاں عام طور پر سابقہ انبیاء کے لئے ''علیہ السلام'' کہا جاتا ہے۔ لیکن اس جملے میں صرف سلام کی دعا کی گئی ہے، جبکہ آپ ﷺ نے رحمت اور سلام دونوں کا حکم دیا ہے، اس لئے سابقہ انبیاء کے لئے بھی ''صلی اللہ علیہ وسلم'' یا اس کا مفہوم ادا کرنے والا جملہ کہنا چاہئے۔ یاد رہے کہ درود کا معانی رحمت کے ہیں۔

باب: فضل الصلاة على النبي ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

٢٨٦٣ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ، وَسَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)).

[الصحيحة:٣٢٦٨]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمھارے لئے باعث برکت ہے اور میرے لئے اللہ تعالی سے وسیلہ کا بھی سوال کیا کرو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۶۸۔ نسائی الکبری (۷۶۳۱)، ابن ابی شیبۃ (۱۱/ ۷۸)، احمد (۵/ ۲۱۴، ۲۱۵)۔

فوائد: جنت میں ایک مقام کا نام ''وسیلہ'' ہے، جس کا ذکر اذان کے بعد والی دعا میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو (وہی کلمات دوہرایا کرو) اس کا جواب دیا کرو، پھر مجھ پر

درود بھیجا کرو' جو آدمی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا' اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا' پھر میرے لئے ''وسیلہ'' کا سوال کیا کرو۔ جنت میں ایک منزل کا نام وسیلہ ہے' وہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کا ٹھکانہ بنے گی اور مجھے امید ہے کہ میں وہی ہوں۔ جس نے میرے لئے وسیلے کا سوال کیا' اس کے لئے میری سفارش واجب ہو جائے گی۔ [مسلم]

باب: فی فضل الذکر وانه خیر العمل

باب: ذکر کی فضیلت کا بیان اور یہ بہترین عمل ہے

٢٨٦٤ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيَّانِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ)). وَقَالَ الْآخَرُ: أَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((خَيْرُ الْعَمَلِ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)). [الصحيحة:١٨٣٦]

سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو بدو' رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے' ان میں سے ایک نے کہا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سعادت (اور خوشخبری) ہے اس آدمی کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔'' دوسرے نے کہا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین عمل یہ ہے کہ جب تو دنیا سے رخصت ہو تو تیری زبان اللہ تعالی کے ذکر سے تر ہو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۳۶۔ ابو نعیم فی الحلیۃ (۶/ ۱۱۱'۱۱۲)' بغوی فی شرح السنۃ (۱۲۱۵)' ترمذی (۲۳۲۹' ۳۳۷۵) و ابن ماجہ (۳۷۹۳)' مختصراً۔

فوائد: اس میں خیرات و حسنات پر مشتمل لمبی عمر اور ذکر کی فضیلت کا بیان ہے' ہمیں چاہئے کہ ذکرِ الٰہی جیسے اعمال کر کے اپنی زندگیوں کو برکت والا بنا لیں۔

باب: غنیمة مجالس الذکر الجنة

مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے

٢٨٦٥ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاغَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: ((غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، الْجَنَّةُ)). [الصحيحة:٣٣٣٥]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجالسِ ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۳۵۔ احمد (۲/ ۱۷۷' ۱۹۰)' طبرانی فی الکبیر (۱۳/ ۱۵)۔

فوائد: یعنی اللہ تعالی کے ذکر اذکار کی مجالس میں بیٹھا جائے تو غنیمت میں جنت ملتی ہے۔

٢٨٦٦ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.: يَا ابْنَ آدَمَ! إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا، ذَكَرْتُكَ خَالِيًا وَإِذَا ذَكَرْتَنِي

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو مجھے خلوت میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے خلوت میں یاد کروں گا اور جب تو کسی

فِي مَلَأٍ،ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ كَثِيرٍ مِّنَ الَّذِينَ تَذْكُرُنِي فِيهِمْ)). [الصحيحة:٢٠١١]

گروہ میں میرا تذکرہ کرے گا تو میں بھی تیرا تذکرہ ایسی جماعت میں کروں گا' جو اس گروہ سے بہتر ہو گی جس میں تو میرا تذکرہ کرے گا۔"

تخریج: الصحیحة ۲۰۱۱۔ (البزار (الکشف :۳۰۶۵)' و (البحر الزخار :۵۱۳۸) بیهقی فی الشعب (۵۵۱)۔

فوائد: ہم جس انداز میں اللہ تعالی کا ذکر کریں گے' اسی انداز میں وہ ہمارا ذکر کرے گا۔ غور فرمائیں کہ ہمارا اللہ تعالی کو یاد کرنا بھی ہمارے لئے سعادت ہے اور اللہ تعالی کا ہمیں یاد کرنا اس سے بڑی سعادت ہے۔

باب: فضل التوحيد والاستغفار

باب: توحید باری تعالیٰ اور استغفار کی فضیلت

٢٨٦٧۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي، غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)). [الصحيحة:١٢٧]

سیدنا انس بن مالک ﷛ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالی نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا اور مجھ سے پر امید رہے گا تو میں تجھے بخشتا رہوں گا' جو بھی گناہ ہوں گے اور کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں' پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں پرواہ کئے بغیر تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین کے لگ بھگ گناہ لے کر میرے پاس آئے اور اس حال میں مجھے ملے کہ میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے (ان گناہوں کے) بقدر بخشش عطا کروں گا۔"

تخریج: الصحیحة ۱۲۷۔ ترمذی (۳۵۴۰)' احمد (۵/ ۱۷۲) عن ابی ذر ﷛۔

فوائد: عوام الناس اس حدیث سے گناہوں میں لتھڑی ہوئی زندگی پر برقرار رہنے کا استدلال کرتے ہیں' یہ محض ان کی خام خیالی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا مقصود ہمیں گناہ کرنے پر ابھارنا اور آمادہ کرنا نہیں۔ اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ توبہ کی جائے اور ایسا کرنے میں قطعی طور پر دیر نہ کی جائے' وگرنہ کوئی انسان ہزار کوشش کے باوجود بتقاضۂ بشریت گناہوں سے معصوم نہیں رہ سکتا۔ جبکہ آخرت میں کامیابی و کامرانی کے لئے خطاؤں سے پاک وجود چاہئے' جس کا حل صرف یہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کر کے اپنی خطائیں معاف کروالی جائیں۔ اس حدیث میں یہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

باب: فضل التحميد

الحمد للہ کہنے کی فضیلت

٢٨٦٨۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ رَجُلٌ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، فَأَعْظَمَهَا الْمَلَكُ أَنْ يَكْتُبَهَا، وَرَاجَعَ فِيهَا رَبَّهُ

سیدنا سلمان ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا" (تمام تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے' بہت زیادہ تعریف) کہا' اس کلمے کو لکھنا فرشتے پر گراں

عَزَّوَجَلَّ، فَقِيْلَ لَهُ: اُكْتُبْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ كَثِيْرًا)). [الصحيحة:۳٤٥۲]

گزرا' اس نے اللہ تعالی سے مراجعہ کیا' اسے کہا گیا کہ جس طرح میرے بندے نے لفظ "کَثِیْرًا" کہا ہے تو اسی طرح لکھ لے۔"

تخریج: الصحیحة ۳۴۵۲۔ طبرانی فی الاوسط (۲۰۸۲)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کَثِیْرًا" کا کلمہ بے شمار اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔

باب: التوبة خير من كل شيء

توبہ ہر چیز سے بہتر نعمت ہے

۲۸٦۹۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ! قَالَ: وَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ .فَدَعَا، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَاُعَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ لَهُمْ (الصَّفَا) ذَهَبًا،فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ، عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَاُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ،وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ:قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ)).

[الصحيحة: ۳۳۸۸]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قریشیوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: آپ اپنے ربّ سے دعا کریں کہ صفا کا پہاڑ سونا بن جائے' (اگر ایسا ہوا تو) ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (واقعی) تم ایسا کرو گے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دعا کی' حضرت جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور کہا: آپ کا ربّ آپ کو سلام دے رہا تھا' نیز فرمایا: اگر آپ کی چاہت ہو تو ان کے لئے صفا پہاڑی' سونا بن جائے گی' لیکن (اس معجزے) کے بعد جس نے کفر کیا' اسے ایسا عذاب دوں گا' جو جہانوں میں کسی کو نہیں دیا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھلا رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے' اس معجزہ کی بجائے) توبہ اور رحمت کا دروازہ چاہیے۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۸۸۔ حاکم (۱/ ۵۳' ۴/ ۲۴۰)' بیہقی فی الدلائل (۲/ ۲۷۲)' احمد (۱/ ۲۴۲' ۳۴۵)۔

فوائد: جب لوگوں کے مطالبات کے مطابق عظیم اور عیاں معجزات ظاہر کر دیئے جائیں اور ان کے ظہور کے بعد بھی لوگ بغاوتوں پر ڈٹے رہیں تو ان کے حق میں توبہ اور رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے قریشیوں کا مطالبہ نظر انداز کر دیا اور قیامت کے در و بام تک اپنی امت کے لئے اللہ تعالی کی رحمت کا دروازہ کھلے رہنے دیا' جس سے آج بھی فرزندانِ امت مستفید ہو رہے ہیں۔

باب: الدعاء من جمع الدنيا و الآخرة

دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا

۲۸۷۰۔ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ[طَارِقِ بْنِ اَشْيَمٍ]، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ

ابو مالک اشجعی اپنے باپ سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیا کہوں؟

أَسَالُ رَبِّي؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي. وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ.فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)). [الصحيحة:١٣١٨]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح کہا کر: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں بند کیں سوائے انگوٹھے کے۔ (اور فرمایا:) یہ کلمات تیرے لئے تیری دنیا و آخرت کو جمع کر دیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۳۱۸۔ مسلم (۲۶۹۷)، ابن ماجه (۳۸۴۵)، احمد (۳/ ۴۷۲)۔

فوائد: درج ذیل دعا میں دنیا و آخرت کے خزینے پنہاں ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔

بخشش اور رحمت کا اصل تعلق آخرت سے ہے، رزق کا تعلق دنیا سے ہے جس کے پس منظر میں آخرت بھی سنور جاتی ہے اور عافیت کا تعلق دنیا و آخرت دونوں جہانوں سے ہے۔

باب: دعاء الصبح و المساء و اخذ المضجع

صبح و شام اور بستر پر لیٹنے کی دعا

٢٨٧١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ((قُلْ: ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)). قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)). [الصحيحة: ٢٧٥٣]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا کا حکم دیں، جسے میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہا کر: اے اللہ! غائب و حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شرّ سے اور شیطان کے شرّ اور اس کے شرک سے۔'' جب تو صبح کرے اور شام کرے اور اپنے بستر پر لیٹے تو یہ دعا پڑھا کر۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۳۔ ابوداؤد (۵۰۶۷)، ترمذی (۳۳۹۲)، نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۷۹۵)، الادب المفرد (۱۲۰۲)۔

باب: الكلم السبع من الخير

خیر والے سات کلمات

٢٨٧٢ـ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي خَيْرًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ: ((قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بدوی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کسی بہترین چیز کی تعلیم دیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اس طرح کہا کرو: اللہ

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. فَعَقَدَ الْاَعْرَابِيُّ عَلٰى يَدِهٖ،وَمَضٰى وَتَفَكَّرَ ثُمَّ رَجَعَ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ،قَالَ: تَفَكَّرَ الْبَائِسُ. فَجَاءَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَالِلّٰهِ،فَمَا لِي؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: يَا اَعْرَابِيُّ! اِذَا قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقْتَ، وَاِذَا قُلْتَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ،قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ،وَاِذَا قُلْتَ: لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ اللّٰهُ:صَدَقْتَ، وَاِذَا قُلْتَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ اللّٰهُ:صَدَقْتَ وَاِذَا قُلْتَ:اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، قَالَ اللّٰهُ:قَدْ فَعَلْتُ، اِذَا قُلْتَ:اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْنِي، قَالَ اللّٰهُ:[قَدْ]فَعَلْتُ، وَاِذَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْنِي، قَالَ اللّٰهُ: قَدْ فَعَلْتُ.فَعَقَدَ الْاَعْرَابِيُّ عَلٰى سَبْعٍ فِي يَدِهٖ،ثُمَّ وَلّٰى)).

[الصحيحة:۳۳۳٦]

پاک ہے، ساری تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔" بدو نے (ان چار چیزوں کو) اپنی انگلیوں پر شمار کیا اور چل دیا، لیکن کچھ سوچنے کے بعد پھر واپس آ گیا۔ نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمایا: "خستہ حال بدو سوچنے لگ گیا ہے۔" اس نے واپس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ پاک ہے، ساری تعریف اللہ کے ہے، اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ سارے (تعریفی) کلمات اللہ تعالی کے لئے ہیں، میرے لئے کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: "بدو! جب تو "سُبْحَانَ اللّٰہ" کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: "صَدَقْتَ" (تو نے سچ کہا)۔ جب تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: "صَدَقْتَ"۔ جب تو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: "صَدَقْتَ"۔ جب تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: "صَدَقْتَ" اور جب تو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" (اے اللہ! مجھے بخش دے) کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: میں نے بخش دیا۔ جب تو "اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ" (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما) کہے گا تو اللہ تعالی کہے گا: میں نے رحم کر دیا اور جب تو "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ" (اے اللہ! مجھے رزق دے) تو اللہ تعالی کہے گا: میں نے رزق دینے کا فیصلہ کر دیا۔ بدو نے اپنے ہاتھ پر یہ سات کلمات شمار کئے اور چل دیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۳٦۔ بیہقی فی الشعب (٦١٩)، الضیاء فی المختارۃ (١٦١٣)۔

فوائد: اس حدیث سے یہ دعا ثابت ہوئی:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ۔

باب: الدعاء حفظ من كل جن و شيطان

شیطان اور جنوں سے محفوظ رہنے کی دعا

۲۸۷۳۔عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَنْبَشٍ التَّمِيْمِيِّ ـ وَكَانَ [شَيْخًا] كَبِيْرًا ـ: اَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟قَالَ:

ابو تیاح کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن خنبش تمیمی، جو کہ عمر رسیدہ تھے، سے پوچھا: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ

نَعَمْ ـقَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ؟ فَقَالَ: إِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَحَدَّرَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ لْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، وَفِيْهِمْ شَيْطَانٌ بِيَدِهِ شُعْلَةٌ مِنْ نَارٍيُرِيْدُ اَنْ يُّحْرِقَ بِهَا وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،فَهَبَطَ اِلَيْهِ جِبْرِيْلُ ـعَلَيْهِ السَّلَامُ ـ فَقَالَ:((يَا مُحَمَّدُ! قُلْ .قُلْتُ: وَمَا اَقُوْلُ؟ قَالَ قُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ، وَذَرَاَ،وَبَرَاَ، وَمِنْ شَرِّ مَايَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَاذَرَاَفِي الْاَرْضِ وَبَرَاَ، وَمِنْ شَرِّ مَايَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّكُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ)).((قَالَ: فَطَفِئَتْ نَارُهُمْ ، وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.)). [الصحيحة: ٨٤٠]

ﷺ نے اس رات کو کیا کیا تھا جس رات شیاطین آپ ﷺ کے قریب آئے تھے؟ انھوں نے کہا: اس رات کو شیاطین مختلف وادیوں اور گھاٹیوں سے نبی ﷺ پر ٹوٹ پڑے' ان میں ایک ایسا شیطان بھی تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو جلانا چاہتا تھا۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام آگئے اور کہا: اے محمد! کہیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا کہوں؟ انھوں نے کہا: یہ دعا پڑھیں: میں اللہ کے مکمل کلمات...... جن سے کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے نہ بد...... کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شرّ سے جسے اس نے پیدا کیا اور اس چیز کے شرّ سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کے شرّ سے جو آسمان میں چڑھ جاتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پیدا کیا' اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے' اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والے کے شرّ سے' الا یہ کہ وہ خیر کے ساتھ آئے' اے رحمٰن!'' (نتیجہ یہ نکلا کہ) ان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں شکست دے دی۔

تخریج: الصحیحة ۸۴۰۔ تقدم تخریجه برقم (۲۸۴۷)۔

فوائد: اس حدیث میں شیاطین کے شرّ وفساد سے محفوظ رکھنے والی دعا کا بیان ہے۔

باب: فضل سورة الكافرون

سورۃ الکافرون کی فضیلت کا بیان

٢٨٧٤ـعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)). [الصحيحة:٥٨٦]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ یعنی سورۂ کافرون' قرآن مجید کے ایک چوتھائی حصے کے برابر ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۵۸۶۔ حاکم (التلخیص: ۱/ ۵۶۶ واتحاف المهرة :۸/ ۲۹۱)' ابن عدی (۲/ ۵۶۷)' مطولاً' ولیس فیه "عن نافع"۔

باب: دعاء ليلة القدر

لیلۃ القدر کی دعا

٢٨٧٥ ـ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَااَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: ((قُوْلِيْ (وَفِي رِوَايَةٍ: تَقُوْلِيْنَ):

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ذرا بتایئے کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ شب قدر فلاں رات ہے تو میں اس میں کون سی دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي)). [الصحيحة:۳۳۳۷]

’’(یہ دعا پڑھا کر) :اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے‘ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے‘ سو مجھے معاف فرما دے۔‘‘

تخریج: الصحيحة ۳۳۳۷۔ ترمذی (۲۵۰۸)‘ نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۸۷۲)‘ ابن ماجه (۳۸۵۰)‘ احمد (۶/ ۱۷۰)۔

فوائد: شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں واقع ہوتی ہے۔ یہ رات امت کی خیر و بھلائی پر مشتمل ہے۔ اس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قدر والی رات کا اللہ تعالی کی مغفرت اور معافی کے ساتھ گہرا تعلق ہے کہ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالی سے معافی طلب کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

باب: القرآن قائد منجح

قرآن نجات دلانے والا رہنما ہے

۲۸۷۶۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ، قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، سَاقَهُ اِلَى النَّارِ)). [الصحيحة:۲۰۱۹]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش مانی جائے گی‘ یہ (اپنے پڑھنے والوں کے حق میں) بحث کرے گا اور اس کی تصدیق کی جائے گی‘ جس نے اس کو اپنے سامنے رکھا‘ یہ اس کی رہنمائی جنت کی طرف کرے گا اور جس نے اس کو اپنی پیٹھ پیچھے رکھا‘ یہ اسے ہانک کر جہنم میں لے جائے گا۔‘‘

تخریج: الصحيحة ۲۰۱۹۔ ابن حبان (۱۲۴)‘ البزار (الكشف :۱۲۲)‘ طبرانی (۱۰۴۵۰)‘ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ بنحوه۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ قرآن مجید کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور کوئی کام کرنے سے پہلے قرآنی تعلیمات سے اس کا اچھا یا برا ہونا معلوم کریں۔ کسی کی رہنمائی میں چلنے کا یہی معنی ہوتا ہے کہ اس کی ہر بات کو تسلیم کیا جائے۔

باب: القصاص ثلاثة

بیان کرنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں

۲۸۷۷۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةٌ: اَمِيْرٌ، اَوْ مَاْمُوْرٌ، اَوْ مُخْتَالٌ)). [الصحيحة:۲۰۲۰]

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’قصص بیان کرنے والے (واعظ وخطیب) تین اقسام کے ہوتے ہیں: (۱) امیر‘ (۲) مامور اور (۳) متکبر۔‘‘

تخریج: الصحيحة ۲۰۲۰۔ ابن وهب فی الجامع (۵۶۵) بخاری فی التاريخ (۳/ ۲۴۴۳۲۴۳)‘ احمد (۶/ ۲۳‘ ۲۸)۔

باب: اهمية دعاء الصالحين

نیک لوگوں کی دعاء کی اہمیت کا بیان

۲۸۷۸۔ عَنْ اَنَسٍ: ((كَانَ اِذَ اجْتَهَدَ لِاَحَدٍ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ قَوْمٍ اَبْرَارٍ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ، لَيْسُوْا بِاَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ)). [الصحيحة:۱۸۱۰]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کے لئے دعا کرنے میں مبالغہ کرتے تو فرماتے: اللہ تعالی تمہیں نیک لوگوں کی دعائیں نصیب فرمائے‘ جو رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتے ہیں اور وہ گنہگار ہوں نہ بدکار۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۸۱۰۔ عبد بن حمید فی المنتخب (۱۳۵۸) الضیاء فی المختارة (۱۷۰۰)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔

باب: الدعاء عند النوم

سوتے وقت کی دعاء

۲۸۷۹۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَاأَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))۔ وَرَدَ۔اَيْضًا۔ مِنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ [الصحيحة: ۲۷۵٤]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سوتے تو اپنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا' اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔" یہ حدیث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۴۔ (۱) البراء بن عازب (الادب المفرد (۱۲۱۵)' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۷۵۳)' ترمذی (۳۳۹۹) بنحوہ۔ (۲) حذیفة: ترمذی (۳۳۹۸)' احمد (۵/ ۳۸۲)۔ (۳) حفصة بنت عمر رضی اللہ عنہا: ابو داؤد (۵۰۴۵)' احمد (۶/ ۲۸۷)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ رات کو سوتے وقت دائیں پہلو پر لیٹا جائے اور دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ کر کے یہ دعا پڑھی جائے۔

باب: ماذا يفعل الجنب من قبل النوم والأكل

جنبی آدمی نیند اور کھانے سے پہلے کیا کرے

۲۸۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ، تَوَضَّاَ، وَإِذَاأَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ[وَهُوَ جُنُبٌ]، غَسَلَ يَدَيْهِ))۔ [الصحيحة: ۳۹۰]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو کر لیتے اور اگر اس حالت میں کھانا کھانا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۳۹۰۔ نسائی (۲۵۷)' احمد (۶/ ۱۱۹۱۱۸)' ابن حبان (۱۲۱۸)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جنابت والے آدمی کو وضو کر کے سونا چاہیے' لیکن ایسا کرنا مستحب ہے' جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا کوئی آدمی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نعم' ويتوضأ ان شاء۔) [ابن خزیمہ' ابن حبان] یعنی: جی ہاں' اور اگر وہ چاہتا ہے تو وضو کر لے۔

باب: الدعاء قبل دخول القرية

بستی میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

۲۸۸۱۔ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ إِذَاأَرَادَ دُخُوْلَ قَرْيَةٍ لَمْ يَدْخُلْهَا حَتّٰى يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ

سیدنا ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہونا چاہتے تو اس میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے: "اے اللہ! سات آسمانوں اور ان کے

السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ ،وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا اَذْرَتْ ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، اِنِّي اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا مَافِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيْهَا)). [الصحيحة:٢٧٥٩]

نیچے بسنے والی مخلوقات کے ربّ! سات زمینوں اور ان پر بسنے والی مخلوقات کے ربّ' ہواؤں اور اس میں اڑنے والی چیزوں کے ربّ' شیطانوں اور ان کی وجہ سے گمراہ ہونی والی مخلوقات کے ربّ! میں تجھ سے اس بستی کی خیر اور جو کچھ اس میں ہے' اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہے' اس بستی کے شرّ سے اور جو کچھ اس میں ہے' اس کے شرّ سے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۹۔ طبرانی فی الاوسط (۷۵۱۲)' ابن خزیمة :(۲۵۶۵) وابن حبان (۲۷۰۹)' عن صھیب ﷺ نحوہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ کسی بستی میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے:
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ ،وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا اَذْرَتْ ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، اِنِّي اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَافِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيْهَا۔

باب:الدعاء اذا اشتدت الريح

سخت ہوا چلنے کے وقت کی دعا

٢٨٨٢۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: ((كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيْحُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَقِحًا عَقِيْمًا)). [الصحيحة: ٢٠٥٨]

سیدنا سلمہ بن اکوع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب سخت ہوا چلتی تو فرماتے: "اے اللہ! یہ ہوائیں مفید (یعنی نر اور مادہ درختوں کو باردار کرنے والی اور بارش برسانے والی) ہوں نہ کہ عدمِ افادیت والی۔"

تخریج: الصحیحة ۲۰۵۸۔ الادب المفرد (۷۱۸)' طبرانی فی الکبیر (۶۲۹۶)' والاوسط (۲۸۵۷)' حاکم (۴/ ۲۸۶)۔

باب:دعاء الصبح والمساء

صبح اور شام کی دعا

٢٨٨٣۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، اِلَيْكَ النُّشُوْرُ. وَاِذَا اَمْسٰى، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ! بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)). [الصحيحة:٢٦٢]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بوقتِ صبح یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور (مرنے کے بعد) تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔" اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتے: "اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے ساتھ) شام کی اور تیرے (ہی نام کے ساتھ) ہم نے صبح کی اور تیرے (ہی نام کے) ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (ہی نام کے ساتھ) ہم مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۶۲۔ الادب المفرد (۱۱۹۹)' ابوداؤد (۵۰۶۸)' ابن حبان (۹۶۴)' احمد (۲/ ۳۵۴)۔

باب: دعاء الفراش للنوم

۲۸۸٤۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : كَانَ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ،لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ ﷺ: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). [الصحيحة: ۲۸۸۹]

سونے کے لیے لیٹتے وقت کی دعا

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا، اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا، اپنا کام تیرے سپرد کر دیا، اپنی پشت تیری طرف جھکائی، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری ہی طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔“ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی یہ کلمات کہے اور اسی رات کو مر جائے تو وہ فطرتِ اسلام پر مرے گا۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۹۔ بخاری (۶۳۱۵) والادب المفرد (۱۲۱۳) بغوی فی شرح السنة (۱۳۱۶)، مسلم (۲۷۱۰)، من قوله علیه الصلوة والسلام۔

فوائد: رات کو سوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، اگر کوئی آدمی یہ دعا پڑھنے کے بعد رات کو فوت ہو جاتا ہے تو وہ فطرتِ اسلام پر فوت ہوگا:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ،لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔

باب: الدعاء الأمر الحازب

۲۸۸۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ، قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)). [الصحيحة: ۳۱۸۲]

سنگین معاملہ کی دعا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی سنگین معاملہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: اے زندہ رہنے والے! اپنے بل پر قائم رہ کر اپنے ماسوا چیزوں کی حفاظت کرنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے تجھے مدد کے لئے پکارتا ہوں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۱۸۲۔ ترمذی (۳۵۲۴) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۳۷) واللفظ له۔ حاکم (۱/ ۵۰۹)، بیهقی فی الدعوات (۱۷۰) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

باب: من هديه ﷺ في دعاء الاستسقاء

۲۸۸٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا دَعَا (يَعْنِيْ: فِي الْإِسْتِسْقَاءِ) جَعَلَ ظَاهِرَ كَفَّيْهِ مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ)). [الصحيحة: ۲٤۹۱]

باب: دعاء استسقاء (طلب باران) کا مسنون طریقہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب (نمازِ استسقاء میں) دعا کرتے تو ہتھیلیوں کی پشت چہرے کی طرف کرتے۔

تخریج: الصحيحة ۲۴۹۱۔ ابو يعلى (۳۵۴۴) وا حمد (۳/ ۱۲۳) بهذا للفظ، مسلم (۸۹۶)، احمد (۳/ ۱۵۳)، من طريق آخر عنه بمعناه۔

فوائد: ایسے موقع پر سیدھے ہاتھ اٹھا کر بھی دعا مانگنا درست ہے، جیسا کہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

باب: ما يقال عند رؤية ما يحب وما يكره

پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کیا کہا جائے

۲۸۸۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (كَانَ إِذَا رَاى مَايُحِبُّ، قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔))، وَإِذَا رَاى مَايَكْرَهُهُ، قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)). [الصحيحة: ۲٦٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: ''ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمتوں سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔'' اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: ''ساری تعریف اللہ کے لئے ہے ہر حال میں (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔''

تخریج: الصحيحة ۲۶۵۔ ابن ماجه (۳۸۰۳۔ ابن السنی (۳۷۷)، حاكم (۱/ ۴۹۹)۔

فوائد: جب کوئی پسندیدہ چیز نظر آئے تو یہ دعا پڑھی جائے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.

اور جب کوئی ناپسندیدہ اور مکروہ چیز نظر آئے تو یہ دعا پڑھی جائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

باب: ورد روية الهلال

باب: نیا چاند دیکھنے کی دعاء

۲۸۸۸۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ،قَالَ: ((كَانَ إِذَا رَاىْ الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ)). [الصحيحة: ۱۸۱٦]

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اے اللہ! تو اسے ہم پر طلوع کر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۸۱۶۔ ترمذی (۳۴۵۱)، حاكم (۴/ ۲۸۵)، احمد (۱/ ۱۶۲)، دارمی (۱۶۹۵)۔

فوائد: اس میں نئے چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا ہے۔

باب: ما يقول اذا راعه شئ

آپ کو جب کوئی چیز گھبراہٹ میں ڈال دیتی تو کیا کہتے؟

۲۸۸۹۔ عَنْ ثَوْبَان، اَنَّ النَّبِيَّ: ((كَانَ إِذَا رَاعَهُ شَيْءٌ قَالَ: هُوَ اللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)). [الصحيحة: ۲۰۸۰]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کوئی چیز گھبرا دیتی تو فرماتے: ''وہ اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۸۰۔ نسائی عمل الیوم واللیلۃ (۶۵۷)، ابن السنی (۳۳۵)، طبرانی فی الدعاء (۱۰۳۱)۔

باب: ما یقول عند السحر

سحری کے وقت کیا کہا جائے

۲۸۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، فَأَسْحَرَ يَقُولُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

[الصحیحۃ:۲٦۳۸]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو فرماتے: ”سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ہم پر اس کی حسنِ نعمت کی تشہیر کی، اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا، ہم پر مہربانی فرما، اس حال میں کہ میں آگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہا ہوں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۳۸۔ مسلم (۲۷۱۸)، ابوداؤد (۵۰۸۶)، نسائی فی الکبری (۸۸۲۸)۔

باب: الدعاء اذا هجت ريح شديدة

سخت ہوا چلنے کے وقت کی دعا

۲۸۹۱۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا هَجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَاأُرْسِلَتْ بِهِ)).

[الصحیحۃ:۲۷۵۷]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تند و تیز ہوا چلتی تو آپ ﷺ فرماتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شرّ سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۵۷۔ الادب المفرد (۷۱۷) طحاوی فی مشکل الآثار (۱/ ۴۰۰)، ابو یعلی (۲۹۰۷)۔

باب: آداب توديع الجيش

باب: لشکر کو الوداع کرنے کے آداب

۲۸۹۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْخَطْمِيِّ، قَالَ: ((كَانَا إِذَ أَوْدَعَ الْجَيْشَ قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ ،وَأَمَانَتَكُمْ ، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ)).

[الصحیحۃ: ١٦٠٥]

سیدنا عبد اللہ بن زید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کرتے تو فرماتے: ”میں تمھارے دین، تمھاری امانت اور تمھارے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۰۵۔ المحاصل فی الدعاء (......) وقد تقدم برقم (د۲۰۴۴)۔

باب: اکثر دعاء رسول ﷺ

رسول ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی

۲۸۹۳۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَاكَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے

اللّٰهِ ﷺ اِذَاكَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: ((كَانَ اَكْثَرُدُعَائِهِ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ . فَقِيْلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ، فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ)) [الصحيحة:۲۰۹۱]

تو کون سی دعا کثرت سے پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ زیادہ تر یہ دعا کرتے تھے: ''اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔'' جب آپ ﷺ سے اس دعا کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''ہر آدمی کا دل اللہ تعالی کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے' وہ جس کو چاہے (ہدایت پر) ثابت رکھے اور جس کو چاہے گمراہ کر دے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۹۱- ترمذی (۳۵۱۷)- ابن ابی شیبۃ فی الایمان (۵۶)' احمد (۶/ ۳۰۲'۳۱۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ضلالت اور گمراہی سے بچنے کے لئے ہر وقت اللہ تعالی سے ثابت قدمی اور دین پر استقامت کی دعا کرنی چاہئے۔اس دعا کو یاد کرنا اور سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔مختصر اور آسان سی دعا ہے۔ہمیں چاہیے کہ اس کو اپنا معمول بنا لیں۔
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

باب: سحر اليهود للنبى ﷺ ونزول المعوذتين

باب: یہودیوں کا نبی کریم ﷺ پر جادو کرنا اور جواباً معوذتین کا نازل ہونا

۲۸۹۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ [مِنَ الْيَهُوْدِ] يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ' [وَكَانَ يَامَنُهُ]' فَعَقَدَ لَهُ عَقَدًا' فَوَضَعَهُ فِي بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ،[فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا،ﷺ وَفِي حَدِيْثِ عَائِشَةَ: سِتَّةَ اَشْهُرٍ]، فَاَتَاهُ مَلَكَانِ يَعُوْدَانِهِ، وَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَتَدْرِيْ مَا وَجَعُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ الَّذِيْ[كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقَدَلَهُ عُقَدًا، فَاَلْقَا فِي بِئْرِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ، فَلَوْاَرْسَلَ[اِلَيْهِ] رَجُلًا، وَاَخَذَ [مِنْهُ] الْعُقَدَ لَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اَصْفَرَ .[فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ .(الْمُعَوِّذَتَيْنِ)، وَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ، وَالسِّحْرُ فِي بِئْرِ فُلَانٍ، قَالَ]فَبَعَثَ رَجُلًا (وَفِي طَرِيْقٍ اُخْرٰى:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی' نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا' آپ ﷺ اس پر اعتماد کرتے تھے' اس نے (آپ ﷺ پر جادو کرنے کے لئے) گرہیں لگائیں اور اس عمل کو ایک انصاری کے کنویں میں رکھ دیا۔اس وجہ سے آپ ﷺ کچھ دن (سیدہ عائشہ کی حدیث کے مطابق چھ مہینے) بیمار رہے۔آپ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لئے دو فرشتے آئے' ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس اور دوسرا ٹانگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا تجھے علم ہے کہ آپ ﷺ کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں (یہودی)' جو آپ ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا' نے گرہیں لگائیں اور فلاں انصاری کے کنویں میں اپنا عمل رکھ دیا' اگر وہ گرہیں لانے کے لیے کسی آدمی کو وہاں بھیجا جائے تو وہ کنویں کے پانی کو زرد پائے گا۔حضرت جبریل (علیہ السلام) آپ ﷺ کے پاس معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) لے کر تشریف لائے اور کہا: فلاں یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا عمل

فَبَعَثَ عَلِيًّا. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.) [فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اِصْفَرَّ]فَاَخَذَ الْعُقَدَ [فَجَاءَ بِهَا]، [فَاَمَرَهُ اَنْ يَحِلَّ الْعُقَدَ وَيَقْرَأَ آيَةً]،فَحَلَّهَا، [فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَيَحِلُّ]، [فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عُقْدَةً وَجَدَ لِذٰلِكَ خِفَّةً]فَبَرَأَ، (وَفِي الطَّرِيْقِ الْاُخْرٰى: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ)، وَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا، وَلَمْ يُعَاتِبْهُ [قَطُّ حَتّٰى مَاتَ]))۔

[الصحيحة:٢٧٦١]

فلاں کنویں میں ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی (ایک روایت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کو بھیجا' انھوں نے دیکھا کہ پانی زرد ہو چکا تھا' وہ گرہیں لے کر واپس آ گئے۔ حضرت جبریل (علیہ السلام) نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے جائیں' آپ ﷺ نے ایک گرہ کھولی' پھر ایک ایک آیت پڑھ کر گرہیں کھولتے گئے' جونہی گرہ کھلتی تھی' آپ ﷺ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے تھے' بالآخر صحت یاب ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ایسے کھڑے ہوئے' گویا کہ (رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے) اور رسیاں کھول کر آزاد کر دیا ہو۔ وہی (یہودی جادوگر) اس وقوعہ کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا' لیکن آپ ﷺ نے اس کے سامنے کسی چیز کا ذکر نہیں کیا اور نہ اسے کبھی ڈانٹ ڈپٹ کی' یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۱۔ طبرانی فی الکبیر (۵۰۱۱)' والسیاق له ' حاکم (۴/ ۳۶۰'۳۶۱) نسائی (۴۰۸۵) مختصرا احمد (۴/ ۳۶۷)۔

فوائد: جادو کا اثر برحق ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم پر جادو ہو گیا تھا۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے ذریعے اس کے اثر کو باطل کر دیا گیا۔ نیز نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ ترین اخلاق کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اپنی جان کے دشمن کے مکر و فریب کو بھی اس پر ظاہر نہیں کیا نہ اسے شرمندہ کیا۔ اللھم صلی علی محمد۔

باب: اکثر دعائه فی آخر امره

آپ ﷺ کی آخری عمر میں یہ دعا اکثر ہوتی تھی

٢٨٩٥ ـ قَالَتْ: عَائِشَةُ: ((كَانَ ﷺ فِيْ آخِرِ اَمْرِهِ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ،[قَالَتْ عَائِشَةُ:] فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِي اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ؟! قَالَ: اَنَّ رَبِّيْ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَارٰى عَلَامَةً فِيْ اُمَّتِيْ، وَاَمَرَنِيْ. اِذَا رَاَيْتَ تِلْكَ الْعَلَامَةَ. اَنْ اُسَبِّحَ بِحَمْدِهِ وَاَسْتَغْفِرُهُ، وَقَدْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے: نبی کریم ﷺ اپنی زندگی کے آخر میں یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے: ''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ' میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' میں نے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کثرت کے ساتھ پڑھتے ہیں: ''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ' میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ربّ نے مجھے خبر دی تھی کہ میں عنقریب اپنی امت میں کوئی علامت دیکھوں گا اور یہ حکم

رَاَيْتَهَا ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ . وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. [فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا]﴾ [النصر:١-٣))] [الصحيحة:٣١٥٧]

بھی دیا کہ جب وہ علامت نظر آ جائے تو کثرت سے تعریفوں سمیت میری تسبیح بیان کرنا اور مجھ سے بخشش طلب کرنا۔ پس تحقیق میں وہ علامت دیکھ چکا ہوں (اور وہ ہے یہ سورۂ نصر:) ﴿جب اللہ کی نصرت اور فتح آ پہنچے گی اور آپ دیکھ لیں گے کہ لوگ فوج درفوج دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی تعریفوں سمیت اس کی تسبیح بیان کرنا اور اس سے بخشش طلب کرنا' بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔﴾" (سورۂ نصر:۱-۳)

تخریج: الصحیحة ۳۱۵۷۔ احمد (۶/ ۳۵) الحسین المروزی فی زوائد الزھد (۱۱۳۰)' مسلم (۲۲۰/ ۴۸۴)' والبخاری (۴۹۶۷)' مختصراً۔

فوائد: سورۂ نصر درحقیقت آپ ﷺ کی وفات کے قریب ہونے کا اعلان تھی' جیسا کہ بعض صحابہ کرام بھی سمجھ گئے تھے۔ اسی سورت میں آپ ﷺ کو اپنے ربّ کی تسبیحات و تعریفات بیان کرنے اور اس سے بخشش طلب کرنے کا حکم دیا گیا اور وفات سے پہلے یہی امور زیب دیتے ہیں۔

باب: انزل القرآن علی سبعة احرف

قرآن سات لہجوں میں داخل ہوا ہے

٢٨٩٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). [الصحيحة:٥٨٧]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلی کتابیں ایک دروازے سے ایک لہجے پر نازل ہوتی تھیں اور قرآن مجید سات دروازوں سے سات لہجوں پر نازل ہوا۔"

تخریج: الصحیحة ۵۸۷۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۴/ ۱۸۴'۱۸۵) حاکم (۱/ ۵۵۳)' ابن حبان (۷۴۵)۔

فوائد: قرآن مجید سات لہجوں یعنی سات لغات پر نازل ہوا' ان لغات کے الفاظ میں فرق ہوتا تھا' لیکن معنی و مفہوم ایک ہوتا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرزندانِ امت کو نزاع و اختلاف سے محفوظ کرنے کے لئے صرف ایک لغت کو باقی رہنے دیا۔

باب: دعاء رسول اللہ

رسول اللہ کی دعا کا بیان

٢٨٩٧ ـ فَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((كَانَ مِنْ دُعَائِهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَآاِلٰهَ اِلَّا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے یعنی میرے آگے کئے ہوئے اور پیچھے کئے ہوئے (گناہوں کو)' اور (ان گناہوں کو بھی بخش دے جو) میں نے مخفی طور پر اور اعلانیہ کئے اور (ان گناہوں

أَنْتَ)). [الصحيحة: ۲۹٤٤]

کو) جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ بیشک تو آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے اور نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۴۴۔ الادب المفرد (٦٧٣)، احمد (۲/ ۲۹۱، ۵۱۴)، طبرانی فی الدعاء (۱۷۹۶)۔

باب: ختم القرآن في اقل من ثلاث خلاف السنة

باب: تین راتوں سے کم میں ختم قرآن کرنا خلاف سنت ہے

۲۸۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) [الصحيحة: ۲٤٦٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین دنوں سے کم میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل نہیں کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۲۴۶۶۔ ابن سعد (۱/ ۳۷۶)۔ ابو شیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص:۲۸۰، ۲۸۱)۔ ومن طریقه البغوی فی الانوار (٦١٨)، وفیه "کان یقرأ القرآن فی اقل من ثلاث" محرف۔

فوائد: پہلے بھی اس مفہوم کی احادیث گزر چکی ہیں کہ تین دن سے کم وقت میں قرآن مجید ختم نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اس کی وجہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث۔) [ابوداود، ترمذی، نسائی] یعنی: جس نے قرآن کی تلاوت تین دنوں سے کم مدت میں مکمل کر لی وہ قرآن مجید کو سمجھ ہی نہ سکا۔

قرآن مجید کو تین ایام سے کم مدت میں ختم کرنے سے اس لئے روکا گیا کہ قاری بغیر سمجھے تلاوت کرتا جائے گا، لیکن افسوس کہ ہم تین نہیں، تیس یا تین سو دنوں میں بھی ختم کر لیں، پھر بھی ہمیں سمجھ نہیں آتا۔

۲۸۹۹۔ عَنْ جَابِرٍ: ((كَانَ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةَ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾)) [الصحيحة: ٥٨٥]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک سورۂ سجدہ ﴿الٓمٓ o تَنْزِيْلُ﴾ اور سورۂ ملک ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ کی تلاوت نہ کر لیتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۵۸۵۔ ترمذی (۲۸۹۲) دارمی (۳۴۱۱)، احمد (۳/ ۳۴۰)، الادب المفرد (۱۲۰۹)۔

فوائد: ہمیں اس سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے سونے سے پہلے سورۂ ملک اور سورۂ سجدہ کی تلاوت کرنی چاہئے۔

باب: قرأته قبل النوم

نیند سے پہلے آپ کی قرأت کا بیان

۲۹۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ ﴿الزُّمَرَ﴾ وَ﴿بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ﴾)). [الصحيحة: ٦٤١]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے، اس وقت تک سوتے نہیں تھے۔

تخریج: الصحیحة ٦۴۱۔ ترمذی (۲۹۲۰)، احمد (٦/ ٦٨)، ابن خزیمة (۱۱٦۳)، حاکم (۲/ ۴۳۴)۔

فوائد: سورہ زمر آٹھ اور سورۂ بنی اسرائیل بارہ رکوعات پر مشتمل ہے، ہمارے لئے یہ ایک مشکل عمل ہے، لیکن پارسا ہستیوں کو نیک

اعمال آسان محسوس ہوتے ہیں' اگر چہ وہ مشکل ہی ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ روزانہ نہیں تو بسا اوقات اس سنت میں رسول اللہ ﷺ کی موافقت اختیار کر لیں۔

۲۹۰۱ ۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)). [الصحيحة:۲۷۰۳]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: "اے میرے ربّ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا' اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۰۳۔ ترمذی فی الشمائل (۲۵۲)' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۷۵۵)' احمد (۴/ ۳۰۰)' ترمذی فی السنن (۳۳۹۹) نحوہ۔

باب: من ادعية ﷺ

باب: نبی اکرم ﷺ کی ایک دعاء

۲۹۰۲ ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ: ((كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِيَ عَدُوًّا حَاسِدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ)). [الصحيحة:۱۵٤۰]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: "اے اللہ! قیام کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور بیٹھک کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور نیند کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما۔ میری تکلیف سے میرے حاسد دشمن کو خوش نہ کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شرّ سے جس کے خزانے تیرے پاس ہیں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۴۰۔ حاکم (۱/ ۵۲۵)' وابن حبان (۹۳۴) من طریق آخر عن ھاشم بن عبداللہ بن الزبیر مرسلاً مطولاً۔

۲۹۰۳ ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) [الصحيحة:۱۵٤۱]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غلبۂ قرض سے' غلبۂ دشمن سے اور میری مصیبت پر دشمنوں کے خوش ہونے سے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۴۱۔ نسائی (۵۴۷۷)' حاکم (۱/ ۱۰۴)' احمد (۲/ ۱۷۳)۔

۲۹۰٤ ۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ)). [الصحيحة:٤٠٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۴۰۶۔ مسلم (۳۷۳)' ابو داؤد (۱۸)' ترمذی (۳۳۸۴)' ابن ماجہ (۳۰۲)۔

فوائد: بندگانِ خدا کی سعادت اس میں ہے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی زندہ اور مردہ کی مثال ہے، یہ ذکرِ الٰہی ہی ہے جس سے زندگی اپنے اصلی قالب میں ڈھلتی ہے، اگر اپنے آپ کو اس سعادت سے محروم رکھا جائے تو نبیٔ کریم ﷺ فرماتے ہیں: (من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة۔) [ابوداود] یعنی: جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (جگہ اور مجلس) اللہ کی طرف سے اس پر نقصان کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جس میں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ لیٹنا اس پر اللہ کی طرف سے نقصان کا باعث ہوگا۔

۲۹۰۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَی، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ [يُعَلِّمُنَا] إِذَا اَصْبَحَ [اَحَدُنَا اَنْ] يَّقُولَ: اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَمِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا [مُسْلِمًا] وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)). [الصحيحة:۲۹۸۹]

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تعلیم دی: ''ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین، اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام)، جو یکسو مسلمان تھے، نہ کہ مشرک، کی ملت پر صبح کی۔''

تخریج: الصحيحة ۲۹۸۹۔ نسائی فی عمل اليوم والليلة (۱۳۳/ ۱) ابن السنی (۳۲)، احمد (۳/ ۴۰۷)۔ ابن ابی شيبة (۹/ ۷۱)۔

باب: من تعويذه ﷺ للمريض

باب: مریض کے لیے مسنون دعاء

۲۹۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ: (([اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ] اَذْهِبِ الْبَاْسَ، وَاشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)). فَلَمَّا ثَقُلَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ اَمْسَحُهُ [بِهَا] وَاَقُوْلُهَا، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِيْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی)) قَالَتْ: فَكَانَ هٰذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ ﷺ۔ [الصحيحة:۲۷۷۵]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے: ''اے اللہ! لوگوں کے رب! بیماری کو ختم کر دے اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں، ایسی شفا (دے) جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔'' جب آپ ﷺ کا مرض الموت شدت اختیار کر گیا تو میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ پر پھیرنے اور یہ دعا پڑھنے لگی۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور یہ پڑھنے لگ گئے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیقِ اعلیٰ میں پہنچا دے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہ آخری کلمات تھے جو میں نے آپ ﷺ سے سنے۔

تخریج: الصحيحة ۲۷۷۵۔ ابن ابی شيبة (۷/ ۴۰۳-۴۰۴)، مسلم (۲۱۹۱)، ابن ماجه (۱۶۱۹)، بنحوه، بخاری (۵۷۴۳، ۵۷۵۰) مختصراً۔

فوائد: معلوم ہوا کہ یہ کلمات پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ، وَاشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۲۹۰۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿اَنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾)). [الصحیحة:۲۸۰۹]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ یہ آیت (یوں) پڑھتے تھے: ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾

تخریج: الصحیحة ۲۸۰۹۔ بخاری فی التاریخ :(۱/ ۲۸۶،۲۸۷)' حاکم (۲/ ۲۴۱)۔ ابوداؤد (۳۹۸۲)' ترمذی (۳۱۱۲)' عن ام سلمة ؓ۔

فوائد: جبکہ متداول قرآن مجید میں ﴿اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ ہے' معلوم ہوا کہ اس جملے میں دو لہجے ہیں۔ پہلے قرآن مجید کے سات لغات پر نازل ہونے کا ذکر ہو چکا ہے' اس کی ایک مثال اس حدیث میں پیش کی گئی ہے کہ الفاظ مختلف ہیں لیکن معنی ایک ہے۔

باب: الدعاء عند ارادة النوم

نیند کا ارادہ کرتے وقت کی دعا

۲۹۰۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنَامَ : اَللّٰهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ! رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ! وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ! اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ اِثْمًا، اَوْاَرُدَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ)). [الصحیحة:۳۴۴۳]

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ''اے اللہ! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! غائب و حاضر کو جاننے والے! ہر چیز کے رب! ہر چیز کے معبودِ برحق! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبودِ برحق ہے' تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' اور یہ کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں اور اس بات پر فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے شرک سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا کسی مسلمان سے برائی کروں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۴۴۳۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳/ ۴۰) وفی الدعاء (۲۹۳)' احمد (۲/ ۱۷۱) باختلاف یسیر۔

باب: الذکر بعد السلام قبل ان یرفع

سلام پھیرنے کے بعد اٹھنے سے پہلے کا ورد

۲۹۰۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اِذَا اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ، يَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، [وَ]لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْكَرِهَ

سیدنا عبداللہ بن زبیر ؓ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بآواز بلند یہ دعا پڑھتے: ''نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کے لئے ہے' تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اسی کی توفیق سے' وہی معبودِ برحق ہے' ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی' نعمت اسی کیلئے ہے' فضل اسی کے لئے ہے' ثناءِ حسن اسی کیلئے ہے' نہیں کوئی معبود مگر وہی' ہم اسی کے لئے

الْكَافِرُوْنَ)) [الصحيحة: ٣١٦٠]

بندگی کو خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کافر لوگ ناپسند کریں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۶۰۔ طبرانی فی الدعاء (۶۸۱)، مسلم (۵۹۴)، ابو عوانہ (۲/ ۲۴۵)، بنحوہ۔

فوائد: آجکل لوگوں نے نماز باجماعت کے بعد اجتماعی طور پر کوئی ایک دعا خاص کی ہوئی اور مسنون اذکار ترک کر دیئے ہیں۔ ایک ذکر اس حدیث میں پیش کیا گیا ہے۔ غیر مسنون اذکار کی بجائے سنت نبوی ﷺ سے ثابت شدہ اذکار کرنے چاہئیں۔

باب: الدعاء التعويذ من جار السوء

برے پڑوسی سے پناہ مانگنے کی دعا

٢٩١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ((كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ)). [الصحيحة: ٣٩٤٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میں اپنی مستقل رہائش کے برے پڑوسی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کیونکہ خیمہ نشیں کا پڑوسی تو (اِدھر اُدھر) منتقل ہو جاتا ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۴۳۔ الادب المفرد (۱۱۷)، ابن حبان (۱۰۳۳)، حاکم (۱/ ۵۳۲)، طبرانی فی الدعاء (۱۳۴۰)۔

فوائد: گھر کے سربراہ کے بعد اس کا پڑوسی ہی اس کی عزتوں کا محافظ ہوتا ہے۔ بدکردار، جھگڑالو اور برے پڑوسی کے مفاسد ہر کوئی جانتا ہے۔ اس لئے آپ ﷺ برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

باب: سجدة النجم

سورۂ النجم کے سجدہ کا بیان

٢٩١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ((كُتِبَتْ عِنْدَهُ سُوْرَةُ ﴿النَّجْمِ﴾، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ سَجَدَ، وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَسَجَدَتِ الدَّوَاةُ وَالْقَلَمُ)) [الصحيحة: ٣٠٣٥]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سورۂ نجم لکھی گئی، جب سجدہ والی آیت تک پہنچے تو آپ ﷺ نے اور ہم نے سجدہ کیا اور دوات اور قلم نے بھی سجدہ کیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۳۵۔ البزار (الکشف: ۷۵۳)، طحاوی (۱/ ۲۰۸)، دارقطنی (۱/ ۴۰۹) مختصراً۔

فوائد: کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتی اور اس کی تسبیح و تعریف بیان کرتی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ولله يسجد ما في السموات وما في الارض﴾ [سورۂ نحل: ۴۹] یعنی: "آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے۔"

مزید ارشاد فرمایا: ﴿وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم﴾ [سورۂ اسراء: ۴۴] یعنی: "ہر چیز اس کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتی ہے، لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ پاتے۔"

انسان کے سامنے جتنی مخلوقات ہیں، وہ ان کی بندگی کا انداز نہیں جان سکتا، بسا اوقات اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر دکھا دیتے ہیں، جیسا کہ اس حدیث میں قلم اور دوات کے سجدہ کرنے کا ذکر ہے۔

باب: حبل الله هو كتاب الله

اللہ کی رسی اللہ کی کتاب ہے

٢٩١٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كِتَابُ اللّٰهِ، هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مِّنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ)).

[الصحيحة:٢٠٢٤]

فرمایا: ”اللہ کی کتاب‘ اس کی رسی ہے جسے آسمان سے زمین کی طرف لٹکایا گیا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۲۴۔ ترمذی (۳۷۸۸)‘ احمد (۳/ ۱۴‘ ۱۷)‘ ابویعلی (۱۰۲۷)‘ ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۵۵۴)۔

فوائد: اب جو اس رسی کو مضبوطی سے پکڑ لے گا‘ وہ آسمانوں کی طرف چڑھ جائے گا اور جس نے غفلت کی‘ رفعتیں اس کے نصیبے میں نہ آسکیں گے۔ یاد رہے کہ مرنے کے بعد نیک آدمی کی روح آسمانوں میں چڑھ جاتی ہے‘ لیکن بد آدمی کے روح کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے ہی نہیں جاتے۔

باب: كل دعاء محجوب بغير صلاة النبيّ

نبی ﷺ پر درود بغیر کوئی دعاء قبول نہیں ہوتی

٢٩١٣- عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا: ((كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)).

[الصحيحة:٢٠٣٥]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی جب تک نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجا جائے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۳۵۔ ابن مخلد فی المنتقی من حدیثه (۱/۷۶) اصبھانی فی الترغیب (ق۱۷۱/ ۲)‘ طبرانی فی الاوسط (۷۲۵) موقوفاً علیه۔

باب: كل شيء لغو الا أربع

چار چیزوں کے سوا ہر چیز بے کار ہے

٢٩١٤- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَجَابِرَ بْنَ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِ يَيْنَ يَرْتَمِيَانِ، فَمَلَّ أَحَدُهُمَا فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ: كَسِلْتَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَهُوَ [لَغْوٌ وَ]لَهْوٌ أَوْ سَهْوٌ، إِلَّا أَرْبَعَ خِصَالٍ: مَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ، وَتَأْدِيْبُهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ، وَتَعَلُّمُ السِّبَاحَةِ)). [الصحيحة:٣١٥]

عطاء بن ابو رباح کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری اور سیدنا جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کو تیراندازی میں مقابلہ کرتے دیکھا‘ ایک اکتا کر بیٹھ گیا‘ دوسرے نے اسے کہا: تو سست پڑ گیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”ذکرِ الٰہی کے علاوہ ہر چیز بے کار اور فضول ہے‘ ماسوائے ان چار چیزوں کے: (۱) آدمی کا دونوں مقاصد (دنیا و آخرت) کے درمیان چلنا‘ (۲) گھوڑے کو سدھانا‘ (۳) بیوی کے ساتھ کھیلنا (اور خوش طبعی کرنا) اور (۴) تیرا کی سیکھنا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۵۔ نسائی فی الکبری (۸۹۳۸)‘ طبرانی فی الکبیر (۱۷۸۵) و الاوسط (۸۱۴۳)۔

٢٩١٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلِمَاتُ الْفَرَجِ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات ہیں‘ جن سے کشادگی ہوتی ہے: نہیں کوئی معبود

الْكَرِيمُ، لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)). [الصحيحة:٢٠٤٥]

برحق مگر اللہ تعالیٰ، وہ بردبار اور مہربان ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ، وہ بلند و بالا اور عظمت والا ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ، جو ساتوں آسمانوں کا ربّ اور عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۴۵۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدۃ (۴۸) الخرائطی فی مغارم الاخلاق (۴۹۴)، احمد (۱/ ...) من فعلہ ﷺ، واصل الحدیث متفق علیہ بخاری (۶۳۴۵)، مسلم (۲۷۳۰)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ غم والم کی کیفیت ٹالنے اور آرام وسکون کی کیفیت حاصل کرنے کے لئے یہ ذکر کیا جائے:
لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

باب: فضل ذكر الله تعالى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

٢٩١٦ ـ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى. مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِّنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً)). [الصحيحة:٢٩١٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نمازِ فجر سے لے کر طلوعِ آفتاب تک ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۱۶۔ ابوداؤد (۳۶۶۷)، طبرانی فی الدعاء (۱۸۷۸) بیھقی فی الشعب (۵۶۱، ۵۶۲)۔

فوائد: اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت ہے۔ یاد رہے کہ حدیث کے مطابق مومن ایک غلام آزاد کرنے سے جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

باب: ذكر من الاسم الاعظم

اسمِ اعظم کا بیان

٢٩١٧ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيكَ لَكَ، الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِاسْمِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ: الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى)).

[الصحيحة:٣٤١١]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا: اے اللہ! ساری تعریف تیرے لئے ہے، تو ہی معبودِ برحق ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو محسن (اور انعام نواز) ہے، تو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اے جلال واکرام والے! ۔ نبیٔ کریم ﷺ نے (یہ دعا سن کر) فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے، کہ جس کا واسطہ دے کر پکارا جائے تو وہ جواب دیتا ہے اور جس کے واسطہ

ے اس سے (کسی چیز کا) سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۱۱۔ ابن ابی شیبه (۱۰/ ۲۷۲)' احمد (۳/ ۱۲۰)' ابن ماجه (۳۸۵۸)۔

فوائد: اس باب کے اوائل میں اللہ تعالی کے اسمِ اعظم پر بحث ہو چکی ہے۔

باب: استحباب مردود لآيات القرآن

قرآن کی آیات کا جواب دینے کا استحباب

۲۹۱۸۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ ((سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ)) مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى آخِرِهَا ، فَسَكَتُوْا، فَقَالَ: ((لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَكَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ ، كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهِ﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾، قَالُوْا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ)). [الصحیحة: ۱۲۵۰]

سیدنا جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے مکمل سورۂ رحمٰن کی تلاوت کی' وہ خاموشی (سے سنتے رہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہی سورت جنوں والی رات کو ان پر تلاوت کی تھی' وہ تمھاری نسبت اچھا جواب دینے والے تھے' وہ اس طرح کہ جب میں ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے) والی آیت پڑھتا تو وہ کہتے: اے ہمارے رب! ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۵۰۔ ترمذی (۳۲۹۱) حاکم (۲/ ۴۷۳) المستعفری فی فضائل القرآن (۹۳۴)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ تلاوت کے دوران آیات کے جوابات دینا درست ہے۔

باب: أجر أربع كلمات

چار کلمات کے ثواب کا بیان

۲۹۱۹۔عَنْ جُوَيْرِيَةَ: اِنَّ النَّبِيَّﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ ، فَقَالَ: ((مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)). قَالَتْ: نَعَمْ۔ قَالَ النَّبِيُّﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ .سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).[الصحیحة: ۱۲۵۶]

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح سویرے ہی صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے' جب کہ ابھی وہ اپنی جائے نماز میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ پھر آپ ﷺ چاشت کا وقت ہو جانے کے بعد واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم اسی حالت میں ہو جس پر میں تمھیں چھوڑ کر گیا تھا؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے' اگر ان کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تم شروع دن سے کہہ رہی ہو' تو وہ ان پر وزن میں بھاری ہوں گے۔ (اور وہ یہ ہیں:) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ

عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔" (ہم اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی تعریفوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کے نفس کی رضامندی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی سیاہی یا کثرت کے برابر)۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۶ا۔ مسلم (۲۷۲۶) ابوداؤد (۱۵۰۳)، نسائی (۱۳۵۴)، ترمذی (۳۵۵۵)، ابن ماجہ (۳۸۰۸)۔

فوائد: اس حدیث میں ان کلمات کی فضیلت کا بیان ہے:
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ
اگر یہ کلمات تین دفعہ کہے جائیں تو ان کا ثواب نماز فجر سے اشراق کے وقت تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

باب: نسخ آيات القرآن
قرآن کی آیات کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۹۲۰۔عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔، قَالَ: ((لَقَدْ كُنَّا نَقْرَأُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ لَابْتَغٰى إِلَيْهِمَا آخَرَ، وَلَا يَمْلَأُ بَطْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). [الصحيحة: ۲۹۱۰]

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہ آیت بھی پڑھتے تھے: اگر ابن آدم کے پاس سونے اور چاندی کی دو وادیاں ہوں تو وہ ایک اور تلاش کرے گا، مٹی ہی ہے جو آدم کے بیٹے کا پیٹ بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۱۰۔ احمد (۴/ ۳۶۸)، والسیاق لہ، البزار (الکشف :۳۶۳۹)، طبرانی فی الکبیر (۵۰۳۲)۔

فوائد: ان آیات کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، لیکن احادیث میں ان کا مفہوم موجود ہے۔

باب: غراسة الجنة
جنت میں درخت لگانے کا بیان

۲۹۲۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِقْرَأْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ، غِرَاسُهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ [وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ])). [الصحيحة: ۱۰۵]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میری ملاقات حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے ہوئی، انھوں نے کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پیش کرنا اور انھیں بتلا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور عمدہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہنا وہاں درخت لگانا ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۵۔ ترمذی (۳۴۶۲)۔ احمد (۵/ ۴۱۸)، عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ۔

فوائد: درج ذیل ذکر کرنے سے جنت میں ذکر کرنے والے کے لئے درخت لگائے جاتے ہیں:
سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب: هموم الدنيا والآخرة ليس بنفاق

فکر دنیا اور آخرت منافقت نہیں ہے

٢٩٢٢ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: غَدَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكْنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ـ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)). قَالُوْا: النِّفَاقُ النِّفَاقُ!! قَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)). قَالُوْا: بَلٰى ـ قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ النِّفَاقُ)). ثُمَّ عَاوَدُوْهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكْنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ـ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: النِّفَاقُ النِّفَاقُ ـ قَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى ـ قَالَ :((لَيْسَ ذَاكَ بِنِفَاقٍ)). ثُمَّ عَاوَدُوْاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ بِنِفَاقٍ))، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا اَذَا كُنَّا عِنْدَكَ كُنَّا عَلٰى حَالٍ، وَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ هَمَّتْنَا الدُّنْيَا وَاَهْلُوْنَا ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِيْ تَكُوْنُوْنَ عَلٰى مِثْلِ الْحَالِ الَّتِيْ تَكُوْنُوْنَ عَلَيْهَا عِنْدِيْ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ)).

[الصحيحة: ٢٢٣٥]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ربِ کعبہ کی قسم! ہم تو ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیسے؟“ انھوں نے کہا: ہمیں نفاق و منافقت کا اندیشہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ تعالی کے معبودِ برحق ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی نہیں دیتے؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نفاق تو نہیں ہے۔“ انھوں نے بات کو لوٹاتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! ربّ کعبہ کی قسم! ہم ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیسے؟“ انھوں نے کہا: ہمیں نفاق کا خطرہ ہے، نفاق کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اللہ تعالی کے معبودِ برحق ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت نہیں دیتے؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو نفاق نہیں ہے۔“ انھوں نے تیسری دفعہ یہی بات دہرائی اور آپ ﷺ نے بھی وہی جواب دیا کہ ”یہ نفاق تو نہیں ہے۔“ انھوں نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو مخصوص (مذہبی) حالت پر ہوتے ہیں، لیکن جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو دنیا اور اہلِ دنیا ہم کو مغموم و فکرمند کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میرے پاس سے نکل کر بھی اسی (ایمان) حالت پر برقرار رہتے جس پر میری مجلس میں ہوتے ہو تو مدینہ کے راستے میں فرشتے تم سے مصافحہ کرتے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۵۔ الاسماعیل فی المعجم (ص:۴۱۹)، ابو یعلی (۳۳۰۴)، ومن طریقه الضیاء فی المختارۃ (۱۶۷۳)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس اتنی بابرکت ہوتی تھی کہ صحابہ کرام کے ایمان وایقان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نیک لوگوں کی مجالس کا آپ ﷺ کی مجلس سے موازنہ نہیں کیا جاتا' لیکن احادیث کا تقاضا یہی ہے کہ نیک اور پارسا لوگوں کی صحبت میں کچھ وقت گزارنا چاہئے۔

باب: عدم احتراق القرآن فی أهاب

چمڑے میں قرآن کے نہ جلنے کا بیان

٢٩٢٣ ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، مَا احْتَرَقَ)). [الصحيحة:٣٥٦٢]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھ کر آگ میں پھینک دیا جائے تو وہ جلے گا نہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۵۶۲۔ دارمی (۳۳۱۳)' احمد (۴/ ۱۵۱)' ابو یعلی (۱۷۴۵)' بیھقی فی الشعب (۲۶۹۹)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: مناوی نے ''فیض القدیر'' میں اس حدیث کو مفہوم واضح کرنے کے لئے لمبی اور بے فائدہ بحث کی۔ ظاہری معنی وہی ہے جو امام بیہقی جیسے محدثین نے مراد لیا' وہ ''شعب الایمان'' میں ابو عبداللہ بوشنجی کے حوالے سے کہتے ہیں: "یعنی ان من حمل القرآن وقرأه لم تمسه النار۔" جس نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر اس کو پڑھتا رہا تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ نے کہا' جیسا کہ "الأسماء" میں نقل کیا گیا ہے: ''وان مما لا شك فیه: ان المراد حامل القرآن وحافظه وتالیه لوجه الله تبارك وتعالیٰ' لایبتغی علیه جزاء ولا شكورا الا من الله عزوجل والا كان كما قال ابو عبدالرحمن -وهو عبد الله بن یزید المقریء- كما فی "مسند ابی یعلی": ((تفسیره: ان من جمع القرآن ثم دخل النار فهو شر من خنزیر۔''

یعنی: بلاشک وشبہ اس کا مرادی معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کا حافظ ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے پڑھتا ہو' صرف اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر اور قدردانی کا امیدوار ہے۔ وگرنہ وہ ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے قول کا مصداق بنے گا' جو ''مسند ابویعلیٰ'' میں ہے کہ ''جس نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر جہنم میں داخل ہوا وہ تو خنزیر سے بھی بدتر ہے۔'' [صحیحہ: ۳۵۶۲ کے تحت]

باب: سبب نهی المرأة ان تصوم النافلة الا باذن الزوج

باب: شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے نفلی روزے کی ممانعت کا سبب

٢٩٢٤ ۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ زَوْجِيْ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ إِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِيْ إِذَا صُمْتُ، وَلَايُصَلِّيْ صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَّا قَوْلُهَا:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن معطل کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھتی ہوں تو میرا خاوند صفوان مجھے مارتا ہے اور جب روزہ رکھتی ہوں تو افطار کروا دیتا ہے اور وہ نماز فجر بھی طلوع آفتاب کے بعد پڑھتا ہے۔ خود صفوان وہاں موجود تھا۔ جب آپ ﷺ نے اس سے اس کی بیوی کی شکایات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: یہ جو کہہ رہی ہے کہ میں اسے نماز پڑھنے پر مارتا

((يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ))، فَإِنَّهَا تَقْرَأُ سُوْرَتَيْنِ، فَقَدْ نَهَيْتُهَا عَنْهَا ، قَالَ: فَقَالَ: ((لَوْكَانَتْ سُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ)). وَأَمَّا قَوْلُهَا : ((يُفْطِرُنِي)). فَإِنَّهَا تَصُوْمُ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَاأَصْبِرُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ: ((لَا تَصُوْمَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّابِإِذْنِ زَوْجِهَا)). قَالَ: وَأَمَّا قَوْلُهَا: ((بِأَنِّي لَا أُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ))، فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ، لَانَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ: ((فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ)). [الصحيحة:۲۱۷۲]

ہوں' دراصل بات یہ ہے کہ یہ دوسورتوں کی تلاوت کرتی ہے اور میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ایک ہی سورت ہوتی تو وہ بھی تمام لوگوں کو کفایت کر جاتی۔'' خاوند نے کہا: رہا مسئلہ افطاری کرانے کا' تو حقیقت حال یہ ہے کہ میں نوجوان آدمی ہوں اور میں (ازدواجی تعلق سے) صبر نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آئندہ کوئی عورت' اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔'' خاوند نے کہا: اس نے یہ شکایت بھی کی ہے کہ میں نمازِ فجر طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھتا ہوں' تو ہمارے خاندان کے بارے میں یہ چیز معروف ہے' ہم طلوعِ آفتاب سے قبل اٹھ ہی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو جاگے تو نماز پڑھ لیا کر۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۲۔

فوائد: اس حدیث سے دواہم مسئلے معلوم ہوئے:

(۱) بیوی کو خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

(۲) اگر کوئی آدمی کسی معقول عذر کی بنا پر نماز کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو جب اس کی آنکھ کھلے وہ نماز پڑھ لے۔

باب: صبر یوسف

یوسف علیہ السلام کے صبر کا بیان

۲۹۲۵۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ:﴿اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَابَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ﴾ [یوسف:۵۰] قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَوْكُنْتُ أَنَا لَأَسْرَعْتُ الْإِجَابَةَ، وَمَا ابْتَغَيْتُ الْعُذْرَ)). [الصحيحة:۳۱۵۰]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿تو اپنے بادشاہ کے پاس لوٹ جا اور اس سے دریافت کر کہ ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کا کیا معاملہ ہے' بیشک میرا ربّ ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔﴾ (سورۂ یوسف: ۵۰) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو جلدی قبول کر لیتا اور عذر تلاش نہ کرتا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۱۵۰۔ احمد (۲/ ۳۸۹٬۳۴۶)' ابن جریر فی تفسیرہ (۱۲/ ۱۳۹)' حاکم (۲/ ۳۴۶٬ ۳۴۷)۔

فوائد: جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ بادشاہ اب مائل بہ کرم ہے' تو انہوں نے اس طرح محض عنایت خسروانہ سے جیل سے نکلنے کو پسند نہیں فرمایا' بلکہ اپنے کردار کی رفعت اور پاک دامنی کے اثبات کو ترجیح دی تاکہ دنیا کے سامنے آپ کے کردار کا حسن اور اس کی بلندی واضح ہو جائے۔ کیونکہ داعی الی اللہ کے لئے یہ عفت و پاک بازی اور رفعت کردار بہت ضروری ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنی عاجزی کا اظہار کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر کی تعریف کی۔

باب: خير الناس من طال عمره و حسن عمله

لوگوں میں سب سے بہترین وہ ہے کہ جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو

۲۹۲۶۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ: اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْلَمُوْا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ يَكْفِنِيْهِمْ ؟)) قَالَ طَلْحَةُ: اَنَا۔قَالَ: فَكَانُوْا عِنْدَ طَلْحَةَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِمْ آخَرُ فَاسْتُشْهِدَ، قَالَ: ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ، قَالَ طَلْحَةُ: فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ اَمَامَهُمْ، وَرَاَيْتُ الَّذِيْ اُسْتُشْهِدَ اَخِيْرًا يَلِيْهِ، وَرَاَيْتُ الَّذِيْ اُسْتُشْهِدَ اَوَّلَهُمْ آخِرَ هُمْ،قَالَ: فَدَ خَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ ، لِتَسْبِيْحِهٖ، وَتَكْبِيْرِهٖ، وَتَهْلِيْلِهٖ)). [الصحيحة:٦٥٤]

سیدنا عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عذرہ کے چند لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کو کفایت کرے گا؟'' طلحہؓ نے کہا: میں۔ وہ طلحہؓ کے پاس ٹھہرے رہے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا' ان میں سے بھی ایک آدمی شریک ہوا اور شہید ہو گیا۔ (کچھ عرصے کے بعد) آپ ﷺ نے دوسرا لشکر بھیجا' ان میں سے بھی ایک دوسرا آدمی شریک ہوا اور وہ بھی شہید ہو گیا' پھر (کچھ عرصہ کے بعد) تیسرا آدمی اپنے بستر پر طبعی موت مر گیا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں ان تینوں کو جنت میں دیکھا' کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے بستر پر طبعی موت مرنے والا سب سے آگے ہے' اس کے پیچھے دوسرے نمبر پر شہید ہونے والا ہے اور آخر میں سب سے پہلے شہید ہونے والا ہے۔ مجھے (ان مراتب سے) بڑی تشویش ہوئی' میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور انھیں یہ خواب بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کو اس سے کیوں تعجب ہوا؟ وہ مومن سب سے افضل ہے' جسے اسلام کی زندگی نصیب ہوتی ہے' کیونکہ وہ (اپنی عمر میں) "سُبْحَانَ اللّٰه' اَلْحَمْدُ لِلّٰه' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہتا رہتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۵۴۔ احمد (۱/ ۱۶۳)' الضیاء فی المختارۃ (۸۳۰)' عبد بن حمید (۱۰۴) نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۸۳۸)۔

فوائد: غور فرمائیں کہ بنو عذرہ کے تین آدمی مسلمان ہوئے' جو سب سے پہلے شہید ہوا وہ جنت میں ان تینوں میں سب سے پیچھے ہے' اس کے بعد شہید ہونے والا دوسرے نمبر آیا اور سب سے آخر میں طبعی موت مرنے والا جنت میں سب سے آگے ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے آخر میں فوت ہونے والے نے اپنی زندگی سے استفادہ کیا اور ذکرِ الٰہی سمیت نیک اعمال کئے اور جو سب سے پہلے شہید ہوا اسے اعمالِ صالحہ کرنے کا موقع کم ملا تھا۔ معلوم ہوا کہ مومن کی زندگی کا لحہ لحہ قیمتی ہے' اس سے

استفادہ کرنا چاہئے۔

باب: الاستجار من النار سبع مرات

سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگنے کا بیان

۲۹۲۷۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِّنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِيْ يَوْمٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ: يَارَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا قَدِ اسْتَجَارَكَ مِنِّيْ فَأَجِرْهُ، وَلَا يَسْأَلُ اللّٰهَ عَبْدٌ الْجَنَّةَ فِيْ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ، إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَارَبِّ! إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا سَأَلَنِيْ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)). [الصحيحة:٢٥٠٦]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ آگ سے بچنے کے لئے ایک دن میں سات دفعہ پناہ نہیں مانگتا مگر آگ کہتی ہے: اے میرے ربّ! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے تیری پناہ طلب کی ہے، تو اسے پناہ دے دے۔ اسی طرح جب آدمی ایک دن میں اللہ تعالی سے سات دفعہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے میرے ربّ! تیرے فلاں بندے نے تجھ سے میرا سوال کیا ہے، تو اسے جنت میں داخل کر دے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۰۶۔ ابو یعلی (۶۱۹۲) الضیاء فی صفۃ الجنۃ (۳/ ۸۹/ ۱) البزار (الکشف: ۳۱۷۵)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ دن میں صبح، شام یا کسی نماز کے بعد ایک وقت کا تعین کر لیں جس میں سات دفعہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے اور سات دفعہ جنت کا سوال کیا جائے۔

باب: دعاء النجاة من آفات الدنيا

دنیا کی مشکلات سے نجات کی دعاء

۲۹۲۸ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْعَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، أَوْأَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، أَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجِلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ، إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا. قَالَ:فَقِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَتَعَلَّمُهَا؟ فَقَالَ: بَلٰى، يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَّتَعَلَّمَهَا)). [الصحيحة:١٩٩]

سیدنا عبد اللہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی کسی کو کوئی فکر و غم اور رنج و ملال لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔ تو اللہ تعالی اس کے فکر و غم اور رنج و ملال کو دور کر کے اس کے بدلے وسعت اور کشادگی عطا کرے گا۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ کلمات سیکھ نہ لیں؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، ہر سننے والے کو یاد کر لینے چاہئیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۹۔ احمد (۱/ ۳۹۱)، ابو یعلی (۵۲۹۷)، ابن حبان (۲۷۲۹)، حاکم (۱/ ۵۰۹، ۵۱۰)۔

فوائد: درج ذیل دعا میں ہر قسم کی پریشانی کا حل ہے:

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، اَوْعَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوْاَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ۔

أهمية الإستغفار

بخشش طلب کرنے کی اہمیت کا بیان

۲۹۲۹۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ: ((مَا اَصْبَحْتُ غَدَاةً قَطُّ اِلَّا اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ فِيْهَا مِئَةَ مَرَّةٍ)).

[الصحيحة: ۱٦۰۰]

سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی میں صبح کرتا ہوں، اللہ تعالی سے سو دفعہ بخشش طلب کرتا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۶۰۰۔ عقیلی فی الضعفاء (۴/ ۱۷۵)، مسلم (۲۷۰۲)، ترمذی (۳۵۹۳)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ کی عفت و عصمت کسی سے پنہاں نہیں ہے، آپ ﷺ کو ''قد غفر الله ما تقدم من ذنبك و ماتاخر'' کا لقب ملا۔ لیکن اس کے باوجود ہر صبح کو سو سو دفعہ اللہ تعالی سے بخشش اور مغفرت کا سوال کرنے والے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ رواجی سستی اور کاہلی کو ترک کر کے اپنی آخرت کی فکر کریں۔

باب: افضل الكلام سبحان الله و بحمده

سبحان اللہ وبحمدہ افضل کلام ہے

۲۹۳۰۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)).

[الصحيحة: ۱٤۹۸]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام (ذکر) افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے جس کا انتخاب اپنے بندوں کے لئے کیا، یعنی: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.''

فوائد: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' میں اللہ تعالی کی تسبیح و تحمید کا بیان ہے، نبی کریم ﷺ نے اس کلمے کو اللہ کا سب سے زیادہ پسندیدہ کلام قرار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ'' آسمانوں اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیتا ہے۔'' [مسلم] ہم کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالی کی وسیع رحمت سے فیضیاب ہوتے ہوئے ان اذکار کا بکثرت اہتمام کریں۔

باب: ما من مجلس لم يذكر الله فيه

نہیں ہے کوئی مجلس کہ جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو

إلا ترة عليهم

مگر ان پر نقصان ہوگی

٢٩٣١ ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا، فَلَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ، اِلاَّكَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مَشٰى طَرِيْقًا فَلَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ . اِلاَّكَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، وَمَا مِنْ رَجُلٍ آوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ، اِلاَّ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً)). [الصحيحة:٧٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی قوم ایسی مجلس میں نہیں بیٹھتی جس میں انھوں نے اللہ تعالی کو یاد نہ کیا ہومگر وہ ان پر نقصان کا باعث ہوگا‘ جو آدمی جو کسی رستے میں چل رہا ہو اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے باعثِ تکلیف ہوگا اور جو آدمی اپنے بستر پر سونے لگے اور اللہ تعالی کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے گھبراہٹ کا باعث ہوگا۔‘‘

تخریج: الصحیحۃ ۷۹۔ احمد (۲/ ۴۳۲)‘ابن السنی (۷۴۶)‘ حاکم (۱/ ۵۵۰)۔

فوائد: اللہ تعالی کی تسبیحات‘ تہلیلات‘ تکبیرات اور تحمیدات بیان کر کے اس کا ذکر کرنا جہاں باعثِ اجرِ عظیم ہے‘ وہاں اس سے غفلت برتنا باعثِ حسرت و ندامت ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے جسم کی مختلف حالتوں یعنی چلنے‘ کھڑا ہونے‘ بیٹھنے اور لیٹنے کے دوران اللہ تعالی کو کسی نہ کسی انداز میں یاد کرتا رہے۔

٢٩٣٢ ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا للّٰهَ فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ ، اِلاَّ كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ)). [الصحيحة:٧٤]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی قوم ایسی مجلس میں نہیں بیٹھی جس میں انھوں نے اللہ کو یاد کیا نہ اپنے نبی پر درود بھیجا‘ مگر وہ ان پر نقصان کا باعث ہوگی‘ پھر اگر اللہ تعالی چاہے تو انھیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انھیں بخش دے۔‘‘

تخریج: الصحیحۃ ۷۴۔ ترمذی (۳۳۸۰) حاکم (۱/ ۴۹۶)‘ احمد (۲/ ۴۴۶)‘ ابن السنی (۴۴۳)۔

فوائد: یعنی کسی مجلس میں اللہ تعالی کا ذکر نہ کرنا یا نبیٔ کریم ﷺ کے لیے رحمت و سلامتی کی دعا نہ کرنا اللہ تعالی کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالی کی مرضی ہے کہ وہ اس غفلت کو معاف کر دے یا اس کی وجہ سے مؤاخذہ کرے۔

باب: وجوب ذكر الله والصلاة على النبي ﷺ في كل مجلس

باب: ہر مجلس و محفل میں ذکر الٰہی اور درود پڑھنا لازمی ہے

٢٩٣٣ ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ، اِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)). [الصحيحة:٧٥]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی قوم ایسی مجلس میں نہیں بیٹھی جس میں وہ اللہ تعالی کا ذکر کر رہے ہوں مگر انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں‘ ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے‘ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالی ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔‘‘

تخریج: الصحیحۃ ۷۵۔ مسلم (۲۷۰۰)‘ ترمذی (۳۳۷۸)‘ ابن ماجہ (۳۷۹۱)‘ والسیاق لہ۔

باب: فضل الاجتماع للذكر والعلم

باب: ذکر اور علم کے لیے اجتماع کی فضیلت

٢٩٣٤۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ . اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ)). [الصحيحة: ٢٢١٠]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بھی اللہ تعالی کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں، ایک منادی کرنے والا انھیں آسمان سے آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، تمھیں بخش دیا گیا ہے اور تمھاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۲۱۰۔ طبرانی فی الاوسط (۱۷۵۹)، احمد (۳/ ۱۴۳)، ابو یعلی (۴۱۴۱)، البزار (الکشف :۳۰۶۱)۔

فوائد: سبحان اللہ! یہ اللہ تعالی کو یاد کرنے کی برکتیں ہیں۔

٢٩٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَاقَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوافِيهِ اللّٰهَ .عَزَّوَجَلَّ، وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)). [الصحيحة:٧٦]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، تو یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت ہوگی، اگر چہ وہ (دوسرے اعمال کے) اجر و ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔“

تخریج: الصحیحة ۷۶۔ احمد (۲/ ۴۶۳)، ابن حبان (۵۹۱)، حاکم (۱/ ۴۹۲)۔

فوائد: کافر تو روز قیامت اپنی بداعمالیوں پر افسوس کریں گے ہی لیکن ایمان والے بھی حسرت کا شکار ہوں گے کہ کاش وہ لمحہ جو ہم نے غفلت میں گزار دیا، اس میں اللہ کا ذکر کیا ہوتا۔ تو آج ہمارے درجات مزید بلند ہوتے۔ اس کا واحد حل یہی ہے کہ ہر وقت اللہ کا ذکر کیا جائے۔

باب: من حياته صلى الله عليه وسلم في البرزخ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برزخی زندگی کا بیان

٢٩٣٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّارَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ)). [الصحيحة:٢٢٦٦]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں ہے کوئی آدمی جو میرے لئے سلامتی کی دعا کرتا ہو، مگر اللہ تعالی میری روح مجھ پر لوٹاتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“

تخریج: الصحیحة ۲۲۶۶۔ ابو داؤد (۲۰۴۱)، احمد (۲/ ۲۲۷)، بیہقی (۵/ ۲۴۵)، طبرانی الاوسط (۳۱۱۶)۔

فوائد: انسان کی وفات سے قبر سے دوبارہ اٹھنے تک کے وقت کو عالم برزخ کہتے ہیں، جو ایک مخصوص زندگی کا نام ہے اور احادیث میں بیان کی گئی جس کی مختلف کیفیتوں کا تعلق علم غیب سے ہے۔ ایک کیفیت کو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ جب فرزندانِ امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو لوٹاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سلامتیوں کا جواب دیتے ہیں۔

ہمارے ایمان و ایقان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس صورت کو من وعن تسلیم کریں اور اپنے حق میں سعادت سمجھ کر آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ سلام بھیجیں تا کہ ہمیں بھی آپ ﷺ کی دعاؤں کا شرف حاصل ہو سکے۔

اس موقع پر اس قسم کے نکات اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ بار بار روح لوٹانے اور نکالنے سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہو گی یا مسلمانان عالم دن کی ہر گھڑی میں درود و سلام بھیج رہے ہیں تو آپ ﷺ کس کس کا اور کیسے جواب دے سکتے ہیں یا اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ دنیا والی زندگی کی طرح زندہ ہیں اور ہماری حرکات وسکنات آپ ﷺ کے سامنے ہیں۔ اس قسم کے تمام سوالات کم فہمی اور ذہنی کجی کی پیداوار ہیں۔

باب: أفضل الدعاء
افضل دعا کا بیان

۲۹۳۷۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). [الصحيحة: ۱۱۳۸]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کی کوئی دعا اس دعا سے افضل نہیں ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں خیریت و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۳۸۔ ابن ماجہ (۳۸۵۱)، ابو نعیم فی الحلیۃ (۲/ ۲۴۷)، عن معاذ ؓ۔

فوائد: یہ دعا پڑھنا ثابت ہوا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(اے اللہ! میں دنیا و آخرت میں تجھ سے خیریت و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔)

اگر انسان کو زندگی میں صحت و عافیت نصیب ہو جائے اور آخرت میں خیر و بھلائی، تو اس کے مطالبات و خواہشات کی تکمیل ہو جاتی ہے، اس دعا کی حقیقت کو سمجھ کر اسے اپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیے۔

باب: أهمية الذكر في مجلس
مجلس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت

۲۹۳۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ،قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا فِي مَجْلِسٍ، فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ، اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ۲۵۵۷]

سیدنا عبد اللہ بن مغفل ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی قوم ایسی نہیں جو کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر منتشر ہو گئی ہو مگر یہ مجلس اس کے لئے قیامت کے روز باعثِ حسرت ہو گی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۵۷۔ طبرانی فی الاوسط (۳۷۵۶)، بیہقی فی الشعب (۵۳۳)۔

۲۹۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((مَامِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ، اِلَّا رَاَوْهُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ۸۰]

سیدنا ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ہے کوئی قوم جو کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو مگر وہ اس بیٹھک کو قیامت کے روز حسرت تصور کرے گی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۸۰۔ احمد (۲/ ۱۲۴)۔

۲۹٤۰۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَايَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ، اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [الصحیحۃ: ۷۷]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی قوم کسی ایسی مجلس سے اٹھتی ہے جس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ مردار گدھے جیسی چیز سے اٹھتی ہے اور وہ مجلس قیامت کے روز ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۷۔ ابوداؤد (۴۸۵۵)' طحاوی (۲/ ۳٦۷)' احمد (۲/ ۳۸۹)' حاکم (۱/ ۴۹۲)۔

باب: فضل ذكر الله تعالٰى بالوضوء

باوضوء ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۲۹٤۱۔ عَنْ مُعَاذٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرِ [اللّٰهِ] طَاهِرًا، فَيَتَعَارَ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ [اَمْرِ] الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)).

[الصحیحۃ: ۳۲۸۸]

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان باوضو ہو کر اور اللہ تعالی کا ذکر کر کے رات کو سو جاتا ہے' وہ رات کے کسی حصے میں اٹھ کر جب بھی اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے دے دیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۸۸۔ ابوداؤد الطیالسی (۵٦۳)' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۸۰۵)' ابوداؤد (۵۰۴۲)' احمد (۵/ ۲۳۴)۔

باب: من اذكار الصباح والمساء

باب: صبح و شام کے اذکار

۲۹٤۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ: ((مَايَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِيْ مَا اُوْصِيْكِ [بِهِ]؟ [اَنْ] تَقُوْلِيْ اِذَا اَصْبَحْتِ وَاِذَا اَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ! يَاقَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا)). [الصحیحۃ: ۲۲۷]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: ''کون سا مانع ہے جو تجھے میری وصیت نہیں سننے دیتا؟ تو صبح و شام یہ دعا پڑھا کر: ''اے زندہ رہنے والے! اپنے بل بوتے پر قائم رہ کر اپنے ما سوا چیزوں کی حفاظت کرنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے تجھے مدد کے لئے پکارتا ہوں' تو میرے تمام معاملات کو سنوار دے اور مجھے لحہ بھر کے لئے بھی میرے سپرد نہ کر۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۷۔ ابن السنی (۴۸)' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۵۷۰)' البزار (الکشف: ۳۱۰۷)' الضیاء فی لمختارۃ (۲۳۱۹)۔

باب: التسلم على النساء

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۲۹٤۱۔ عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: ((مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس سے

نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ)). [الصحيحة:٢١٣٩]

گزرے اور انھیں سلام کہا۔

تخریج: الصحیحة ۲۱۳۹۔ احمد (۴/ ۳۵۷، ۳۶۳، ۳۶۴)، ابن السنی (۲۲۱)، طبرانی فی الکبیر (۲۴۸۶)، ابو یعلی (۷۴۰۶)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی سلام کہنا چاہیے۔

باب: من اذكار لا يخيب قائلهن

کچھ اذکار کہ جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا

٢٩٤٤۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيرَةً)). [الصحيحة:١٠٢]

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر فرضی نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ہیں کہ ان کو کہنے والا یا کرنے والے نامراد نہیں ہوتا اور وہ تینتیس دفعہ ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' تینتیس دفعہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' اور چونتیس دفعہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۲۔ مسلم (۵۹۶)، ابو عوانة (۲/ ۲۴۷، ۲۴۸)، نسائی (۱۳۵۰)، ترمذی (۳۴۱۲)۔

فوائد: آجکل لوگ فرضی نمازوں کے بعد اجتماعی کیفیت میں مختصر سی مروجہ دعا پر عمل پیرا ہیں، جونہی دعا ختم ہوتی ہے تو ہر نمازی مسنون اذکار کو ترک کر کے کھڑے ہو کر سنتیں ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ رواجی امور سے باز آ کر سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

باب: الإستغفار من اذكار السرورة

کثرت استغفار خوش کرنے والے اُذکار میں سے ہے

٢٩٤٥۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ، فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ)). [الصحيحة: ٢٢٩٩]

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کرے تو وہ کثرت سے استغفار کیا کرے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۹۹۔ الضیاء فی المختارة (۸۹۲)، طبرانی فی الاوسط (۸۴۳)۔

فوائد: حقیقی خوشی وہی ہے جو حشر کے میدان میں نامۂ اعمال وصول کرتے وقت ہوگی، اس خوشی میں اضافہ کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔

باب: مسابقة للأعمال و فضل ابن مسعود

ابن مسعودؓ کی فضیلت اور اعمال میں مقابلہ بازی کا بیان

٢٩٤٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ((دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُوَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّي، وَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ (النِّسَاءَ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے، (آپ ﷺ کیا دیکھتے ہیں کہ) ابن مسعود نماز پڑھ رہا تھا،

)، فَانْتَهَى إِلَى رَأْسِ الْمِئَةِ، فَجَعَلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَدْعُوْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ ، فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: اِسْأَلْ تُعْطَهُ، اِسْئَلْ تُعْطَهُ، ثُمَّ قَالَ:((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاءَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاهُ عَلٰى قِرَاءَ ةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)) فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ .رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. لِيُبَشِّرَهُ ، وَقَالَ لَهُ : مَاسَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًالَا يَرْتَدُّ ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ فِيْ اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ، فَقِيْلَ لَهُ:اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَدْ سَبَقَ! قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ مَاسَبَقْتُهُ اِلٰى خَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ.)) [الصحيحة: ٢٣٠١]

وہ سورۂ نساء کی تلاوت کر رہا تھا، سو (۱۰۰) آیت کی تلاوت کے بعد وہ نماز میں ہی قیام کی حالت میں دعا کرنے لگا۔ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''سوال کر، تجھے دیا جائے گا، سوال کر، تجھے دیا جائے گا۔'' پھر فرمایا: ''جو چاہتا ہے کہ وہ قرآنِ مجید کو تروتازہ پڑھے جیسے وہ نازل ہوا، تو ابن ام عبد (یعنی ابن مسعود) کی قراءت پر پڑھے، جب صبح ہوئی تو سیدنا ابوبکر ؓ ابن مسعود کو خوشخبری دینے کے لئے گئے اور ان سے پوچھا کہ آپ نے گزشتہ رات کو کون سی دعا کی تھی؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! میں تجھ سے ارتداد سے پاک ایمان، ختم نہ ہونے والی نعمت اور ہمیشہ والی جنت کے اعلیٰ مقام میں محمد (ﷺ) کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ جب سیدنا عمر ؓ بشارت دینے کے لئے آئے تو انھیں کہا گیا کہ ابوبکر آپ سے سبقت لے چکے ہیں۔ یہ سن کر انھوں نے کہا: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، میں جب بھی ان سے خیر و بھلائی میں مقابلہ کرتا ہوں تو وہ مجھ سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۰۱۔ ابن ماجه (۱۳۸)، احمد (۱/ ۷، ۴۴۵)، ابن حبان (۷۰۶۶)، البزار (۱۳۱۲)، الروایات مطوله و مختصرة

فوائد: معلوم ہوا کہ نماز میں قیام کے دوران دعا مانگی جا سکتی ہے، نیز سیدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ کی قراءت کی افضلیت اور سیدنا عمر ؓ کے بیان کے مطابق سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی عظمت کا بیان ہے۔

باب :من العالم

عالم کون ہے؟

٢٩٤٧ ـ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ اَخَذَالسَّبْعَ الْاُوَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَهُوَ حَبْرٌ)). [الصحيحة:٢٣٠٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کی پہلی سات سورتیں سیکھ لیں وہ عالم ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۰۵۔ احمد (۶/ ۷۳، ۷۴)، طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۱۵۳، ۱۵۴)، حاکم (۱/ ۵۶۴)۔

فوائد: قرآن مجید میں جتنے احکام و مسائل بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے بیشتر پہلی سات سورتوں میں پائے جاتے ہیں۔

باب :اثم الأخذ المال علی تعلیم القرآن

قرآن کی تعلیم پر مال لینے کا گناہ

۲۹۴۸۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:۔ ((مَنْ اَخَذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ قَوْساً، قَلَّدَهُ اللّٰهُ قَوْسًا مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:۲۵٦]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کی تعلیم دے کر کمان لی، اللہ تعالی قیامت کے روز اس کے گلے میں آگ کی کمان ڈالے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵٦۔ ابو محمد المخلدی فی الفوائد (ق:۲٦۸/۱)، ابن عساکر فی التاریخ (۷/ ۱۹۱، ۸/ ۳۰۹)، بیہقی (٦/ ۱۲٦)، مختصراً المرفوع منه و ذکر عن دصیم قال: حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ النبی ﷺ من تقلد قوسا علی تعلیم القرآن، لیس له اصل۔

فوائد: یہ تعلیم القرآن پر اجرت لینے کے بارے میں سخت وعید ہے، اس باب کے اوائل میں اس مسئلہ پر مکمل بحث ہو چکی ہے۔

باب: استحباب الرقية لكل من فعلها
جو دم کر سکتا ہو اس کے لیے دم کرنے کا استحباب

۲۹۴۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: ((اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو)) قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:(لَدَغَتْ رَجُلاً مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْقِي؟ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ)). [الصحيحة:۴۷۲]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عمرو کو سانپ سے دم کرنے کی رخصت دی۔ ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ ایک بچھو نے ایک آدمی کو ڈس لیا اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اسے دم کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ پہنچائے۔''

تخریج: الصحیحة ۴۷۲۔ مسلم (۲۱۹۹)، احمد (۳/ ۳۸۲)، الخرائطی فی مکارم الاخلاق (۵۰۹)۔

فوائد: جس انداز میں کسی کے ساتھ بھلائی کرنا ممکن ہو، کرنی چاہئے۔

۲۹۵۰۔ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)) [الصحيحة:۲۴۴]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی توکل سے بری ہو گیا جس نے اپنے بدن پر داغ لگایا یا دم کرنے کو کہا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۴۴۔ ترمذی (۲۰۵۵)، ابن ماجه (۳۴۸۹)، احمد (۴/ ۲۴۹)، حاکم (۴/ ۴۱۵)۔

فوائد: بلاشک وشبہ دم کروانا اور بدن پر داغ لگوانا جائز و مباح ہے۔ اس حدیث میں توکل کی اعلی قسم سے متصف لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ہر بیماری من جانب اللہ سمجھ کر اس کے علاج کو اسی اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دم کا مطالبہ کرنا یا داغ لگانا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کوئی آدمی کسی ایسے بندے کو تکلیف میں دیکھ کر خود دم کر دے تو یہ اس کے توکل کے منافی نہیں ہوگا۔ امام البانی کہتے ہیں: اس حدیث سے پتہ چلا کہ داغ لگوانا اور دم کا مطالبہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اول الذکر میں آگ کا عذاب پایا جاتا ہے اور مؤخر الذکر میں دوسرے کا محتاج بننا پڑتا ہے، جس کا فائدہ مظنون اور غیر راجح ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ بغیر حساب و کتاب کے

جنت میں داخل ہوں گے، بخاری و مسلم میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان کی صفات یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دم کا مطالبہ نہیں کرتے، بدن پر داغ نہیں لگواتے، بدفال نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔[صحیحہ: ۲۴۴ کے تحت]

باب: من أذكار بعد الوضوء

وضوء کے بعد کے اذکار کا بیان

۲۹۵۱۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، كُتِبَ فِيْ رِقٍّ، ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ، فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ۲۳۳۳]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا اور کہا: تو پاک ہے، اے اللہ! اپنی تعریفوں کے ساتھ، نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو ان کلمات کو ایک کاغذ میں لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر روزِ قیامت تک اسے پھاڑا نہیں جا سکتا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۳۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۸۱)، حاکم (۱/ ۵۶۴)، طبرانی فی الاوسط (۱۴۷۸)۔

فوائد: وضوء کے بعد کی عام دعا ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ......“ کے بعد یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

باب: فضل الدعاء بدخول السوق

بازار میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت

۲۹۵۲۔ عَنْ عُمَرَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ دَخَلَ سُوْقًا مِّنَ الْاَسْوَاقِ فَقَالَ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفَ سَيِّئَةٍ)). [الصحيحة: ۳۱۳۹]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس آدمی نے بازار میں داخل ہوتے وقت کہا: صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۳۹۔ طبرانی فی الدعاء (۷۹۳)، عبداللہ بن احمد فی زوائد الزهد (ص:۲۱۴)، یا سقاط فی السند ترمذی (۳۴۲۹)، ابن ماجہ (۲۲۳۵) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: اللہ تعالیٰ رحمت کے لامتناہی خزینوں کا مالک ہے، یوں سمجھئے کہ جہاں لوگوں کے مطالبات اور خواہشات کی انتہا ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی دین کی ابتدا بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اس حدیث میں جو اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے، اس پر کسی کو کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ بازار میں داخل ہوتے رغبت کے ساتھ یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

باب:اثم الذى لا يصل على النبى ﷺ

اس شخص کا گناہ کہ جو آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے

۲۹۵۳۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، خَطِىَ بِهِ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ۲۳۳۷]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی تو جنت کا راستہ بھٹک گیا جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۷۔

فوائد: جہاں کہیں بھی نبی کریم ﷺ کا تذکرہ سنا جائے، آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا چاہیے۔

باب:من رأى مبتلى فليقل

جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھا تو وہ کہے

۲۹۵۴۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاٰى مُبْتَلًى ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ)). [الصحيحة: ۶۰۲]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر کہا: ساری تعریف اُس اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھے اس بیماری سے نجات دلائی جس میں تو مبتلا ہے اور اپنی کثیر مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ تو اسے یہ مصیبت لاحق نہیں ہوگی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۶۰۲۔ ترمذی (۳۴۳۲)، طبرانی فی الاوسط (۴۷۲۱)۔ ابو نعیم فی الحلیۃ (۵/ ۱۳)، وفی اخبار اصبھان (۱/ ۲۷۱)، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

فوائد: کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ بھی ادا ہو جائے اور اس بیماری سے نجات بھی مل جائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

باب:فضل التسبيح والتكبير والتحميد بعد الصلاة

نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کی فضیلت کا بیان

۲۹۵۵۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِئَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ ”سُبْحَانَ اللّٰہ“ تینتیس دفعہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ اور تینتیس دفعہ ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہا، یہ کل ننانوے (۹۹) کلمات ہو گئے۔ ۱۰۰ ویں دفعہ کہا: اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے ساری تعریف اس کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اسے

غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَإِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [الصحیحۃ:۱۰۱]

کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۱۔ مسلم (۵۹۷)' ابو عوانۃ (۲/ ۲۴۷)' احمد (۲/ ۳۷۳)۔

فوائد: فرض نمازوں کے بعد اس ذکر کا اہتمام کرنا چاہئے:

تینتیس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" تینتیس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور تینتیس دفعہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" سوویں دفعہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْكُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"۔

باب: فضل القراءۃ فی المصحف

باب: ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

۲۹۵۶۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ[بْنِ مَسْعُوْدٍ]مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَرَّہُ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ فَلْیَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ)). [الصحیحۃ:۲۳۴۲]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا پسند کرتا ہے' اسے قرآن مجید کی تلاوت "مصحف" سے دیکھ کر کرنی چاہئے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۴۲۔ ابن شاہین فی الترغیب (ق:۲۸۸/ ۱)' ابن عدی (۲/ ۸۵۵)' ابو نعیم فی الحلیۃ (۷/ ۲۰۹)۔

فوائد: جب آدمی دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرے گا تو غلطی کا امکان کم ہوگا اور دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے جہاں اس کی زبان تلاوت کرنے میں مصروف ہوگی' دل و دماغ اس کے معانی و مفاہیم سمجھنے میں لگے ہوں گے' وہاں اس کی نگاہ قرآن مجید کے الفاظ پر پڑ رہی ہوگی۔ واللہ اعلم۔

باب: الدعاء فی الرخاء نجاۃ فی الشدائد

خوشحالی میں دعا کرنا سختیوں میں نجات کا ذریعہ ہے

۲۹۵۷۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ، فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)). [الصحیحۃ:۵۹۳]

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور پریشانیوں میں اس کی دعائیں قبول کرے' اسے چاہئے کہ وہ فراخی و خوشحالی میں بکثرت دعا کرے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۵۹۳۔ ترمذی (۳۳۸۲)' ابن عدی (۵/ ۱۹۹۰)' عبدالغنی المقدسی فی الدعاء (۱۴۴'۱۴۵)۔

فوائد: زندگی کی خوشحالیاں اور تنگدستیاں ڈھلتی چھاؤں کی مانند ہیں' ہر انسان اپنی پوری زندگی میں خوشحال رہتا ہے نہ بدحال' بلکہ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگیوں کی خوشحال گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو کبھی بھی اس سے مستغنی نہ سمجھیں' تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں تنگیوں اور پریشانیوں میں بے یار و مددگار نہ چھوڑ دے۔

۲۹۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہُ رَاْيَ الْعَیْنِ ،

سیدنا عبد اللہ بن عمر ﷛ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی روزِ قیامت کو حقیقی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے وہ ﴿إِذَا

فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾، وَ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾، وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾)). [الصحيحة:١٠٨١]

الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ یعنی سورۂ تکویر﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ یعنی سورۂ انشقاق اور ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾یعنی سورۂ انفطار کی تلاوت کر لے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۸۱۔ ترمذی (۳۳۳۳)' ابن نصر المروزی فی قیام اللیل (۵۸)' حاکم (۴/ ۵۷۶)' احمد (۲/ ۲۷)۔

فوائد: ان سورتوں روزِ قیامت کے مناظر کو انتہائی واشگاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

باب: فضل الصلاة على النبيﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

٢٩٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ)).

[الصحيحة:٣٣٥٩]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔''

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کے لئے دعائے رحمت کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

٢٩٦٠۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ)).

[الصحيحة: ٣٣٦٠]

سعید بن عُمیر انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو امتی خلوصِ نیت سے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' اس کے دس درجے بلند کرتا ہے' اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس برائیاں مٹا دیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۶۰۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۶۴)۔ نسائی (۶۰)' بخاری فی التاریخ (۳/ ۵۰۲)' البزار (الکشف: ۳۱۶۰)' عن ابی بردۃ بن بیار رضی اللہ عنہ۔

فوائد: محمد رسول اللہ ﷺ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ اگر ان کے حق میں درود و سلام' صلاۃ وتسلیم اور رحمت و برکت کی دعا کی جائے تو دعا کرنے والے پر اللہ تعالی کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں' دس درجے بلند ہوتے ہیں' دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں معاف ہوتی ہیں۔

باب إثم تميمة

تعویذ کے گناہ کا بیان

٢٩٦١۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَهْطٌ، فَبَايَعَ تِسْعَةً، وَأَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! بَايَعْتَ تِسْعَةً

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت (بیعت کرنے کے لئے) نبی ﷺ کے پاس آئی' آپ ﷺ نے نو (۹) افراد سے بیعت لے لی اور ایک سے نہ لی۔ انھوں نے کہا: اے

وَتَرَكْتَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّ عَلَيْهِ تَمِيْمَةً، فَأَدْخَلَ يَدَهُ، فَقَطَعَهَا ، فَبَايَعَهُ وَقَالَ: ((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً، فَقَدْ أَشْرَكَ)). [الصحيحة:٤٩٢]

اللہ کے رسول! آپ نے نو (۹) افراد سے بیعت لے لی اور ایک کو ترک کر دیا (کیا وجہ ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تعویذ لٹکایا ہوا ہے۔'' اس نے اپنا ہاتھ داخل کیا اور تعویذ کاٹ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بیعت لی اور فرمایا: ''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۹۲۔ احمد (۴/ ۱۵۶)، الحارث بن ابی اسامۃ (بغیۃ الباحث:۵۶۳)، حاکم (۴/ ۲۱۹)، طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۳۲۰)، مختصراً۔

فوائد: تعویذات کی جائز و ناجائز صورتوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ جو تعویذ شیاطین یا دوسری مخلوقات سے مدد لینے پر مشتمل ہو وہ شرک اکبر ہے اور جو تعویذ غیر مفہمہ کلمات پر مشتمل ہو، وہ حرام ہے۔ اس حدیث کا مصداق تعویذات کی یہی دو صورتیں ہیں۔

تعویذات کی تیسری قسم وہ ہے جو قرآنی آیات، مسنون اذکار یا اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بلا شک و شبہ یہ قسم شرک اور حرام امور میں داخل نہیں ہے، کیونکہ یہ اجتہادی مسائل میں داخل ہے، بہر حال اس کو ترک کرنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: اجر بتعليم كتاب الله

اللہ کی کتاب کی تعلیم کے ثواب کا بیان

٢٩٦٢۔ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ[طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ]، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، كَانَ لَهُ ثَوَابُهَا مَا تُلِيَتْ)).

ابو مالک اشجعی اپنے باپ طارق بن اشیم ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو قرآن مجید کی ایک آیت کی تعلیم دی، تو جب تک اس کی تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۳۵۔ ابو سہل القطان فی حدیثہ عن شیوخہ (۴/ ۲۴۳/ ۲)۔

فوائد: اس میں قرآن مجید کے مدرسین کو بہت بڑی بشارت سنائی گئی ہے، اللہ تعالی اس شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کو خلوص عطا فرمائے۔ آمین۔

باب: من اذكار الصباح

باب: صبح کے اذکار

٢٩٦٣۔ عَنِ الْمُنْذِرِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ يَكُوْنُ ۔(أَفْرِيْقِيَّةَ) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا))، فَأَنَا الزَّعِيْمُ، لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتّٰى أُدْخِلَهُ

صحابی رسول سیدنا منذر ؓ، جو افریقہ میں تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس آدمی نے بوقتِ صبح یہ دعا پڑھی: میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔ تو میں اس بات کا ضامن و کفیل ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں گا، یہاں تک کہ اسے جنت

الْجَنَّةَ)). [الصحيحة:٢٦٨٦]

میں داخل کر دوں گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۶۸۶- طبرانی (۲۰/ ۳۵۵)؛ ومن طريقه ابو نعيم فى المعرفة (۵۷۰۷، ۶۱۰۷)۔

فوائد: سبحان اللہ! نبی کریم ﷺ نے حشر کے میدان اپنی رفاقت حاصل کرنے کے تمام اسباب ہمیں عطا کر دیئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم صبح کے وقت یہ دعا پڑھنے کا اہتمام کریں:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

٢٩٦٤- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنَجِّيَنِيْ مِنَ النَّارِ، فَقَدْ حَمِدَ اللّٰهَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ)). [الصحيحة:٣٤٤٤]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھی: ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو مجھے کافی ہو گیا اور جگہ دی، ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور ساری تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھ پر احسان کیا اور مہربانی کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری عزت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے نجات دے دے۔ تو اس نے تمام مخلوقات کی بیان کردہ اللہ تعالی کی تعریفات کہہ ڈالیں۔“

تخریج: الصحيحة ۳۴۴۴- حاكم (۱/ ۵۴۵، ۵۴۶)؛ ابن السنی (۷۱۴)؛ بیھقی فی الشعب (۴۳۸۲)۔

فوائد: اللہ تعالی کو اپنی تعریف و توصیف اور حمد و ثنا بہت پسند ہے اور در حقیقت وہی سبحان ہستی ہے جو تمام کمالات و جمالات کو محور ہے، اگر کسی انسان، فرشتے، جن یا کسی دوسری مخلوق میں کوئی کمال نظر آتا ہے تو وہ اُسی کی عطا ہے۔ اس حدیث میں جس دعا کی تعلیم دی گئی ہے اس میں اللہ تعالی کی تعریف اور بندے کی عاجزی کا انتہائی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

باب: فضل الإستغفار

بخشش طلب کرنے کی فضیلت کا بیان

٢٩٦٥- قَالَ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، ثَلَاثًا غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ، وَاِنْ كَانَ فَارًّا مِّنَ الزَّحْفِ)). جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَزَيْدٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ [الصحيحة:٢٧٢٧]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین دفعہ یہ دعا پڑھی: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے فرار ہونے والے (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔“ یہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود، مولائے رسول سیدنا زید، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا انس بن مالک اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۲۷۔ (۱) ابن مسعود :حاکم (۱/ ۵۱۱)۔ (۲) زید مولی النبی ﷺ: ابوداؤد (۱۵۱۷)، ترمذی (۳۵۷۷)۔ (۳) ابوبکرالصدیق: ابن عدی فی الکامل (۵/ ۲۰۱۴)۔ (۴) ابو ہریرۃ: ابو نعیم اخبار اصبہان (۲/ ۳۰۳)۔ (۵) ابو سعید: طبرانی فی الدعاء (۱۷۸۴)، ابن عساکر (۵۴/ ۶۸)۔ (۶) انس: ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۵۴/ ۸۷)، ابن عدی (۵/ ۲۰۱۴)۔ (۷) البراء رضی اللہ عنہ: ابن السنی (۱۳۴)۔

فوائد: اس میں استغفار اور توبہ کی برکتوں کا بیان ہے۔

باب: من أفضل الأذكار

فضیلت والے اذکار کا بیان

۲۹۶۶۔ عَنْ سَلْمَان الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَاُشْهِدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ: اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، وَحْدَكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ. مَنْ قَالَهَا مَرَّةً، اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَيْهِ مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا، اَعْتَقَ اللّٰهُ كُلَّهُ مِنَ النَّارِ)).

[الصحیحۃ:۲٦۷]

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے فرشتوں اور (بالخصوص) حاملینِ عرش کو گواہ بناتا ہوں اور آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو گواہ بناتا ہوں کہ تو معبود ہے، تو ہی معبودِ برحق ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ جس نے یہ دعا ایک دفعہ پڑھی، اللہ تعالی اس کے وجود کے تیسرے حصے کو آگ سے آزاد کر دیں گے، جس نے دو دفعہ پڑھی، اللہ تعالی اس کے وجود کے دو تہائی حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا اور جس نے تین دفعہ پڑھی اللہ تعالی اس کے تمام وجود کو آگ سے آزاد کر دے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۷۔ حاکم (۱/ ۵۲۳)۔

۲۹٦۷۔ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ، وَرَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُنَّ لَهُ مَسْلَحَةً مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اِلٰى آخِرِهِ، وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُ هُنَّ ، فَاِنْ قَالَهَا

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کے دس دفعہ یہ دعا پڑھی: اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، ساری تعریف اسی کے لئے ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالی ہر ایک بار کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، دس برائیاں معاف کرے گا، دس درجے بلند کرے گا، یہ کلمات اس کے لئے دس غلاموں کو آزاد کرنے (کے ثواب) کے برابر ہوں گے، نیز اس کی صبح سے شام تک حفاظت کریں گے اور اس دن اس آدمی کا کوئی عمل، اس عمل پر غالب نہیں

حِيْنَ يُمْسِيْ، فَكَذٰلِكَ))۔

آ سکے گا۔ اگر بوقتِ شام یہ ذکر کیا تو یہی ثواب ملے گا۔"

تخریج: الصحیحة ۳۵۶۳٬۱۱۴۔ احمد (۵/ ۴۲۰)٬ طبرانی (۳۸۸۳)۔

۲۹۶۸۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ، رَسُوْلاً ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے٬ رسول اللہﷺ نے فرمایا: "جس نے یہ کہا: میں اللہ کے ربّ ہونے٬ اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔ تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔"

تخریج: الصحیحة ۳۳۴۔ ابو داؤد (۱۰۲۹) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵)۔ ۶۴۔ ابن ابی شیبة (۱۰/ ۲۹۰)٬ ترمذی (۳۳۶۴)٬ ابن حبان (۸۳۶)٬ حاکم (۱/ ۵۰۱٬۵۰۲)۔

باب: من فضل التسبيح

باب: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۲۹۶۹۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ))۔ [الصحيحة:٦٤]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے٬ نبیﷺ نے فرمایا: "جس نے یہ کلمہ پڑھا: اللہ پاک ہے٬ جو عظمتوں والا ہے٬ اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ تو اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جائے گا۔"

فوائد: آیئے اپنے جنتی محل میں زیادہ سے زیادہ کھجوروں کے درخت لگواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں لے جانے والے اسباب جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

باب: كفارة المجلس

باب: مجلس کی کوتاہیوں کا کفارہ

۲۹۷۰۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. فَقَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ، كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةٌ لَهُ))۔ [الصحيحة:٨١]

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے٬ نبیﷺ نے فرمایا: "جس نے یہ کہا: اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ٬ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ٬ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبودِ برحق ہے٬ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ جس نے یہ کلمات محفلِ ذکر کے بعد کہے تو یہ اس ذکر پر لگائی جانے والی مہر ثابت ہوں گے اور جس نے بیہودہ اور فضول مجلس کے بعد کہے تو یہ اس مجلس کا کفارہ بن جائیں گے۔"

تخریج: الصحیحة ۸۱۔ طبرانی (۱۵۸۶)٬ حاکم (۱/ ۵۳۷)٬ نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۴۲۴)۔

فوائد: اس ذکر کو کفارۂ مجلس کی دعا کہتے ہیں٬ ہمیں چاہیے کہ ہر مجلس کے اختتام پر اس دعا کا اہتمام کریں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

باب: سبحان الله والحمدلله شجرة

سبحان اللہ٬ الحمدللہ جنت کے درخت ہیں

فی الجنة

۲۹۷۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، غَرَسَ اللّٰهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة: ۲۸۸۰]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کہا: اللہ پاک ہے، ساری تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر کلمے کے عوض جنت میں درخت لگائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۸۰۔ طبرانی فی الاوسط (۸۴۷۰)، والدعاء (۱۶۸۶)۔

باب: التهليل مائة بعد الفجر

باب: نمازِ فجر کے بعد سو مرتبہ لا الہ الا اللہ الخ کہنے کا بیان

۲۹۷۲۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: ((لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)). مِائَةَ مَرَّةٍ، وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ، كَانَ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَمَلًا اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ)).

[الصحيحة: ۲٦٦٤]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بعد از نمازِ فجر سو (۱۰۰) دفعہ یہ کلمہ کہا، اس حال میں اس کے پاؤں مڑے ہوئے ہوں: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، ساری تعریف اسی کے لئے ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو وہ عمل کے لحاظ سے اہلِ زمین میں سب سے زیادہ افضل ہوگا، ہاں وہ آدمی جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ عمل کیا (تو اس کا مقام زیادہ ہوگا)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۶۴۔ طبرانی فی الکبیر (۸۰۷۵)، وفی الاوسط (۷۱۹۶)، ابن السنی (۱۴۳)۔

فوائد: ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ایک دن نمازِ فجر کے بعد یہ کلمہ اتنی کثرت سے کہے کہ اسے یہ ظن غالب ہو جائے کہ اس نے اس دن تمام اہلِ زمین کی بہ نسبت اس کلمے کا سب سے زیادہ ورد کیا ہے۔

۲۹۷۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ[عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو]، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ قَالَ: ((مَن قَالَ فِيْ يَوْمٍ مِئَتَيْ مَرَّةٍ[مِئَةً اِذَا اَصْبَحَ، وَمِئَةً اِذَا اَمْسٰى]: ((لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کو سو (۱۰۰) دفعہ اور شام کو سو (۱۰۰) دفعہ، یعنی کل دو سو (۲۰۰) دفعہ یہ کلمہ پڑھا: اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، ساری تعریف اسی کے

عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)). لَمْ يَسْبِقْهُ اَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَا يُدْرِكُهُ اَحَدٌ كَانَ بَعْدَهُ، اِلَّا مَنْ عَمِلَ اَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ)). [الصحيحة:٢٧٦٢]

لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔تو (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے)اس سے پہلے والے اس سے سبقت لے سکیں گے نہ بعد والے اس کے (مقام تک) رسائی حاصل کرسکیں گے' ہاں وہ آدمی جو اس سے زیادہ عمل کرے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۲۔ نسائی فی عمل الیوم اللیلة (۵۷۶'۵۷۷)' ابن السنی (۷۳)' احمد (۲/ ۱۸۵)' حاکم (۱/ ۵۰۰)۔

٢٩٧٤۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَمَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَالَ: لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَنْجَتْهُ يَوْمٌ مِّنْ دَهْرِهِ، اَصَابَهُ ذٰلِكَ مَااَصَابَهُ)). [الصحيحة:١٩٣٢]

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:''جس نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کہا' تو ایک دن یہ کلمہ اسے آفات ومصائب سے نجات دلائے گا' اس سے پہلے جو ہو چکا' وہ ہو چکا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۳۲۔ ابن الاعرابی فی معجمه (۹۰۶)' ابو نعیم فی الحلیة (۵/ ۴۶)' بیہقی فی الشعب (۹۸)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ کلمۂ توحید کا ورد بھی کیا کریں اور اس کے تقاضے بھی پورے کریں' تا کہ موت کے بعد فوراً حسنِ انجام سے ہم کنار ہوسکیں۔

باب: فضيلة التهليل عشر عقب الصبح والمغرب

باب: صبح ومغرب کی نماز کے بعد لا الہ الا اللہ الخ کہنے کی فضیلت

٢٩٧٥۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ،وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، بَعْدَ مَا يُصَلِّي الْغَدَاةَ عَشَرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ . لَهُ عَشَرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشَرَ دَرَجَاتٍ ، وَكُنَّ لَهُ بِعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَتَيْنِ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، فَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ، كَانَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَكُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ)). [الصحيحة: ١١٣]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بعد از نمازِ فجر دس دفعہ یہ کلمہ پڑھا: کوئی معبودِ برحق نہیں ہے مگر اللہ' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کی ہے' ساری تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا' دس برائیاں معاف کرے گا' اس کے دس درجے بلند کرے گا اور ان کلمات کا ثواب حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا۔ اگر شام کو بھی اسی طرح پڑھے تو یہی اجر و ثواب ملے گا' نیز یہ کلمات صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۳۔ الحسن بن عرفة فی جزئه (۱۸) و من طریقه الخطیب فی تاریخه (۱۲/ ۳۸۹)۔

باب: فضل الحروف من كتاب الله

اللہ کی کتاب کے حروف کی فضیلت کا بیان

٢٩٧٦۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، لَااَقُوْلُ: ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ)).

فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا' اسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ ﴿الٓمٓ﴾ ایک حرف ہے' بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۲۷۔ بخاری فی التاریخ: (۱/ ۲۱۶)' ترمذی (۲۹۱۰)۔

فوائد: ''الٓمٓ'' کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ جب تک قرآن مجید کی تلاوت ہماری زندگی کا معمول نہیں بنتی' اس وقت تک ہم اس کی خیر و برکت سے کما حقہ مستفید نہیں ہو سکتے۔ جن احادیث میں صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے چالیس دنوں میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے کی تلقین کی ہے' اس کی روشنی میں اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں:

ولا نحب للرجل ان یاتی علیه اکثر من اربعین یوما ولم یقرأ القرآن بهذ الحدیث۔

ہم اس حدیث کی روشنی میں کسی آدمی کے لئے یہ پسند نہیں کرتے کہ چالیس دن گزر جائیں اور اس نے مکمل قرآن مجید کی تلاوت نہ کی ہو۔ [ترمذی]

ہمیں بھی چاہئے کہ آپ ﷺ کے ناصحانہ حکم پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ چالیس دنوں میں قرآن مجید کی تلاوت کی تکمیل کریں۔

باب: فضل سورة الكهف

سورۃ الکھف کی فضیلت کا بیان

۲۹۷۷۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَاَ ﴿سُوْرَةَ الْكَهْفِ﴾ [كَمَا اُنْزِلَتْ] كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِهَا. ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [اَشْهَدُ اَنْ] لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، كُتِبَ فِيْ رِقٍّ، ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابِعٍ، فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ٢٦٥١]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی تلاوت کی' جس طرح کہ وہ نازل ہوئی' تو یہ پڑھنے والے کے لئے روزِ قیامت اس کی اقامت گاہ سے مکہ تک نور کا سبب بنے گی اور جس نے اس سورت کی آخری دس آیات پڑھیں اور پھر دجال نکل آیا تو اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور جس نے وضو کر کے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ' میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبودِ برحق ہے' میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو یہ کلمات ایک ورق میں لکھ کر مہر شدہ (حفاظت گاہ) میں رکھ دیئے جاتے ہیں' جسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جا سکتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۵۱۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۸۱'۹۵۳)' طبرانی فی الاوسط (۸/ ۱۴۷۸)' حاکم (۱/ ۵۶۴)۔

فوائد: اس میں سورۂ کہف کی مکمل اور آخری دس آیات کی تلاوت اور وضو کے بعد ایک دعا کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: ذم الذی یسأل الناس بقرأة القرآن

اس شخص کی مذمت کہ جو لوگوں سے قرآن کی قرأت کے بدلے سوال کرتا ہے

٢٩٧٨۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ مَرَّعَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ، ثُمَّ سَأَلَ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَالْقُرْآنَ ، فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)). [الصحيحة:٢٥٧]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک قاری قرآن کے پاس سے گزرے، وہ تلاوت کر کے لوگوں سے سوال کرتا۔ انھوں نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو قرآن مجید پڑھے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالی سے سوال کرے۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن مجید تو پڑھیں گے لیکن اس پر لوگوں سے سوال کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ٢٥٧۔ ترمذی (٢٩١٧)' احمد (٤/ ٤٣٣'٤٣٢'٤٣٣)' ابن ابی شیبة (١٠/ ٤٨٠)' بیهقی فی الشعب (٢٦٢٨)۔

فوائد: قرآن کی تعلیم پر اجرت لی جا سکتی ہے یا نہیں؟ پہلے اس پر مکمل بحث ہو چکی ہے۔

باب: فضل قرأة الاخلاص عشر مرات

سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھنے کی فضیلت

٢٩٧٩۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشَرَ مَرَّاتٍ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ)). فَقَالَ عُمَرُ: إِذَنْ نَسْتَكْثِرُ قُصُوْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ)). [الصحيحة:٥٨٩]

سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یعنی سورۂ اخلاص آخر تک دس مرتبہ پڑھے گا' اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر تو ہم بہت سے محلات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ عطا کرنے والا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ٥٨٩۔ احمد (٣/ ٤٣٧)' ابن السنی (٦٩٧) مختصراً عقیل فی الضعفاء (٢/ ٩٦)۔

فوائد: اس میں سورۂ اخلاص کی فضیلت وعظمت اور اللہ تعالی کی رحمت کی وسعت کا بیان ہے۔ اللہ تعالی نے جنت میں لے جانے والے تمام اسباب کی نشاندہی فرما دی ہے۔ دیکھئے! ہم اللہ تعالی کی رحمت سے کس قدر مستفید ہوتے ہیں۔

باب: ذم المجلس الذی لم یذکر اللّٰه فیه

جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کی مذمت کا بیان

٢٩٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ

تِرَةً، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً)). [الصحيحة:٧٨]

(جگہ اور مجلس) اللہ کی طرف سے اس پر نقصان کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جس میں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ اس پر اللہ کی طرف سے نقصان کا باعث ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۸۔ ابو داؤد (۴۸۵۶٬۵۰۵۹)' الحمیدی (۱۱۵۸)' ابن السنی (۷۴۷)۔

فوائد: یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کا نتیجہ ہے۔ ہمارے جسم کو لیٹنے' بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی صلاحیت حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے' جس پر وہ ہم سے اپنے ذکر کا مطالبہ کرتا ہے۔

باب: من لم يدع الله يغضب عليه

جو اللہ سے دعا نہ کرے اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے

٢٩٨١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ، يَغْضَبْ عَلَيْهِ)). [الصحيحة:٢٦٥٤]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ناراض ہوتا ہے جو اس سے دعا نہیں کرتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۵۴۔ الادب المفرد (۶۵۸)' ترمذی (۳۳۷۳)' ابن ماجہ (۳۸۲۷)' احمد (۲/ ۴۴۲)۔

فوائد: یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ جس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتی ہے اور نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتی ہے۔

باب: من معجزاته ﷺ في حلب العنز

باب: بکری کا دودھ دوہنے میں نبی کریم ﷺ کا معجزہ

٢٩٨٢ـ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: نَزَلَ بِنَا ضَيْفٌ بَدَوِيٌّ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَامَ بُيُوتِهِ ، فَجَعَلَ يَسْأَلُهُ عَنِ النَّاسِ كَيْفَ هُمْ بِالْإِسْلَامِ؟ وَكَيْفَ حَدَبُهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ؟ فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالَّذِي يَسُرُّهُ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَضِرًا، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَحَانَ أَكْلُ الطَّعَامِ دَعَانِي مُسْتَخْفِيًا لَا يَأْلُو : أَنِ ائْتِ عَائِشَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ضَيْفًا، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ مَا أَصْبَحَ فِي يَدِي شَيْءٌ يَأْكُلُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، فَرَدَّنِي إِلٰى نِسَائِهِ ، كُلُّهُنَّ يَعْتَذِرْنَ بِمَا اعْتَذَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ، فَرَأَيْتُ لَوْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَسِيفًا، فَقَالَ الْبَدَوِيُّ: إِنَّا أَهْلُ الْبَادِيَةِ مُعَانُونَ عَلٰى زَمَانِنَا، لَسْنَا

مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک بدوی مہمان آیا' رسول اللہ ﷺ اپنے گھروں کے سامنے بیٹھ گئے اور اس سے سوال کرنے لگے کہ لوگ قبولیتِ اسلام پر کس قدر خوش ہیں؟ نماز کا کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ جواباً وہ آدمی خوش کن معروضات ذکر کرتا رہا یہاں تک آپ ﷺ کا چہرہ بارونق اور تروتازہ نظر آنے لگا۔ جب نصف دن گزر گیا اور کھانے کا وقت ہو گیا تو چپکے سے مجھے بلا کر فرمایا اور کوئی کوتاہی نہیں کی: عائشہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے مہمان کے بارے میں بتلاؤ (تا کہ وہ کھانا بھیجیں)۔...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میرے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ (میں آپ ﷺ کی طرف لوٹا اور حقیقتِ حال سے آگاہ کیا۔) آپ ﷺ نے مجھے تمام بیویوں کے پاس بھیجا لیکن ہر ایک نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والا عذر پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا رنگ ماند پڑ گیا۔ بدوی

بِأَهْلِ الْحَاضِرِ، فَإِنَّمَا يَكْفِي الْقَبْضَةُ مِنَ التَّمْرِيُشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ اللَّبَنِ وَالْمَاءِ، فَذٰلِكَ الْخَصَبُ! فَمَرَّتْ عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْزٌلَنَا قَدْ أُحْتِلِبَتْ، لَنَا نُسَمِّيهَا (ثَمْرٌثَمْرٌ)، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاسْمِهَا(ثَمْرٌ ثَمْرٌ) فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ تُحَمْحِمُ، فَأَخَذَ بِرِجْلِهَا بِاسْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ اعْتَقَلَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَسَحَ سُرَّتَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ،فَحَفَلَتِ (اَلْاَصْلُ: فَحَطَّتْ) فَدَعَانِيْ بِمِحْلَبٍ،فَأَتَيْتُهُ بِهِ، فَحَلَبَ بِاسْمِ اللّٰهِ، فَمَلَأَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى الضَّيْفِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ شُرْبَةً ضَخْمَةً، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَّضَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُلَّ)). ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَّضَعَهُ،فَقَالَ لَهُ: ((عل))، فَكَرَّرَهُ عَلَيْهِ ،حَتّٰى امْتَلَأَ وَشَرِبَ مَاشَاءَ ، ثُمَّ حَلَبَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَمَلَأَهُ وَقَالَ: ((**أَبْلِغْ عَائِشَةَ هٰذَا**))، فَشَرِبَتْ مِنْهُ مَا بَدَالَهَا، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَحَلَبَ فِيْهِ بِاسْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ بِهِ إِلٰى نِسَائِهِ كُلَّمَا شَرِبَ مِنْهُ رَدَدْتُهُ إِلَيْهِ، فَحَلَبَ بِاسْمِ اللّٰهِ فَمَلَأَ، ثُمَّ قَالَ: ((**اُدْفَعْهُ إِلَى الضَّيْفِ**)) فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَشَرِبَ مِنْهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَعْطَانِيْ، فَلَمْ آلُ أَنْ أَضَعَ شَفَتَيَّ عَلٰى دَرْجِ شَفَتِهِ، فَشَرِبْتُ شَرَاباً أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِهَا فِيْهَا**)). [الصحيحة:١٩٧٧]

نے کہا: ہم جنگل میں بسنے والے اور سختیاں جھیلنے والے ہیں، ہم شہری نہیں ہیں، بس ایک لپ کھجوریں کافی ہیں اور ان کے بعد پانی اور دودھ مل جائے، اسی کو ہم فراخی و خوشحالی کہتے ہیں۔ اتنے میں ہماری ایک بکری، جسے ہم ''ثمر ثمر'' کہہ کر پکارتے تھے، گزری اور وہ دوہی جا چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ''ثمر ثمر'' کہہ کر بلایا، وہ ممیاتی ہوئی آپ ﷺ کی طرف آئی، آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر اس کی ٹانگ پکڑی، بسم اللہ پڑھ کر اسے باندھا، پھر بسم اللہ پڑھ کر اس کے ناف کو چھوا، بکری کے تھنوں میں (از سر نو) دودھ جمع ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے برتن سمیت بلایا، میں برتن لے کر آیا، آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر دودھ دوہا، برتن بھر گیا، مہمان کو پکڑایا، اس نے خوب سیر ہو کر پیا۔ جب اس نے برتن رکھنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور پیو۔'' پھر اس نے برتن رکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور پیو۔'' آپ ﷺ نے اسے بار بار ایسے ہی فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا اور جتنا چاہا پیا، پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر دودھ دوہا اور فرمایا: ''عائشہ کو دے آؤ۔'' انھوں نے جتنا مناسب سمجھا پیا۔ میں آپ ﷺ کی طرف لوٹا، آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر پھر دودھ دوہا اور مجھے اپنی بیویوں کے پاس بھیجنا شروع کر دیا، جب بھی وہ پی لیتیں تو میں آپ ﷺ کے پاس واپس آ جاتا اور آپ ﷺ بسم اللہ پڑھ کر دودھ دوہتے۔ (جب آپ ﷺ کی بیویوں سے فراغت ہوئی تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان کو دو۔'' میں نے اسے دیا، اس نے بسم اللہ پڑھ کر اپنی چاہت کے مطابق پیا، پھر آپ ﷺ نے (خود پینے کے بعد) مجھے دیا، جہاں آپ ﷺ نے اپنے ہونٹ رکھے، میں نے بھی اپنے ہونٹ بالکل وہیں رکھے اور شہد سے میٹھا اور کستوری سے زیادہ مہک دار مشروب پیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس بکری والوں کے لئے اس میں برکت فرما۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۷۷۔ بخشل فی تاریخ و اسط (ص:۵۴،۵۵)۔
فوائد: اس حدیث کے ترجمہ سے ہی کئی اسباق حاصل ہو رہے ہیں۔

باب: حرص ابن آدم

انسان کے لالچی ہونے کا بیان

٢٩٨٣ ـ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: نَزَلَتْ سُوْرَةٌ فَرُفِعَتْ، وَحَفِظْتُ مِنْهَا: ((لَوْأَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا،......)) الحديث۔ [الصحيحة: ٢٩١٢]

سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سورت نازل ہوئی، پھر منسوخ ہوئی، مجھے اس سے یہ آیت یاد ہے: ﴿اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کو تلاش کرے گا......﴾

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۱۲۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۴۱۸،۴۱۹)، ابو عبید فی فضائل القرآن (ص:۱۹۲)، مسلم (۱۰۵۰)، مطولاً بمعناہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جس سورت میں یہ آیت تھی، اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔

باب: القرآن انزل علی سبعۃ احرف

قرآن سات لہجوں میں نازل کیا گیا ہے

٢٩٨٤ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: مَاحَاكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي، فَقُلْتُ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ صَاحِبِي: أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ـ وَقَالَ صَاحِبِي: أَقْرَأْتَنِيهَا كَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ، فَجَلَسَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي، وَجَلَسَ مِيكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ: اِقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ مِيكَائِيْلُ: اسْتَزِدْهُ فَقَالَ: اِقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ .[قَالَ: اِسْتَزِدْهُ]. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، [قَالَ:] وَكُلٌّ كَافٍ شَافٍ)). [الصحيحة: ٨٤٣]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: قبولیتِ اسلام کے بعد میرے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوا، لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے ایک آیت پڑھی اور ایک دوسرے آدمی نے وہی آیت کسی اور لہجے میں پڑھی۔ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی۔ اس آدمی نے کہا: مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے سکھائی۔ ہم دونوں آپ ﷺ کے پاس گئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے فلاں آیت اس لہجے میں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ دوسرے آدمی نے کہا: کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس لہجے میں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، دراصل بات یہ ہے کہ میرے پاس جبریل اور میکائیل آئے، جبریل میری دائیں طرف اور میکائیل بائیں جانب بیٹھ گیا۔ جبریل نے مجھے کہا: قرآن مجید کی تلاوت ایک لہجے پر کرو۔ میکائیل نے کہا: اضافہ کرو۔ اس نے کہا: چلو دو لہجوں پر پڑھا کرو۔ اس نے کہا: اور اضافہ کرو (یہ سلسلہ جاری رہا) یہاں تک کہ بات سات لہجوں تک

جا پہنچی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک لہجہ کفایت کرنے والا اور مطمئن کرنے والا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۸۴۳۔ نسائی (۹۴۲)، احمد (۵/ ۱۱۴، ۱۲۲)، طحاوی فی المشکل ۴/ ۱۸۹)، ابوداؤد (۱۴۷۷، ۱۴۷۸)، من طریق آخر عنه۔

فوائد: قرآن مجید سات لغات پر نازل ہوا تھا، اس کی مثالیں پہلے گزر چکی ہیں، اب صرف ایک لغت موجود ہے۔

باب: دعاء الأمن من الخوف

خوف سے مامون ہونے کی دعاء

۲۹۸۵ ـ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ،قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ قَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ، قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتَنَا، وَآمِنْ رَّوْعَاتِنَا)). قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ ـعَزَّوَجَلَّ ـ وُجُوْهَ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ۔ [الصحيحة:٢٠١٨]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے خندق والے دن کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ذکر جو ہم (اپنی بے چینی دور کرنے کے لئے) کریں، کلیجے تو منہ کو آ گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں، کہو: اے اللہ! میری خامیوں پر پردہ ڈال اور میری گھبراہٹوں کو امن دے۔“ اللہ تعالی نے دشمنوں پر (سخت اور تند و تیز) ہوا چلائی اور انھیں ہوا کے ذریعے شکست دے دی۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۱۸۔ احمد (۳/ ۳)، البزار (الکشف:۳۱۱۹)، طبرانی فی الکبیر (۳۷۱۰)، عن ضباب الخزاعی رضی اللہ عنہ۔

فوائد: سخت گھبراہٹوں کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتَنَا، وَآمِنْ رَّوْعَاتِنَا۔

باب: من صفات الاولياء

باب: اولیاء اللہ کی صفات کا بیان

۲۹۸۶ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿اَلَا إِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ قَالَ: ((هُمُ الَّذِيْنَ يُذْكَرُ اللّٰهُ لِرُؤْيَتِهِمْ)) [الصحيحة:١٦٤٦]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿خبردار! بیشک اللہ کے اولیا پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے﴾ کے بارے میں فرمایا: ”اللہ کے اولیا وہ لوگ ہیں، جنھیں دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۶۴۶۔ ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۱/ ۲۳۱)، ابن صاعد فی زوائد الزهد لا بن المبارک (۲۱۸) وقد تقدم برقم (۲۸۳۶)۔

فوائد: سلیم الفطرت، طاہر القلب، دنیوی آلائشوں سے پاک اور قرآن و حدیث کا مزاج سمجھنے والے لوگ دوسرے لوگوں کے چہروں کے خطوط اور خدو خال سے ہی ان کے نیک یا بد ہونے کی پہچان کر لیتے ہیں۔ متقی اور پارسا لوگوں کے چہروں پر تقوی و پارسائی کا مخصوص نور ہوتا ہے، جس کا ظاہری حسن و جمال اور وضع قطع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

باب: النهي عن النشرة

غیر شرعی تعویذات سے ممانعت کا بیان

۲۹۸۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ؟ فَقَالَ: (هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)۔ [الصحيحة: ۲۷٦۰]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سے بیمار یا آسیب زدہ کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شیطانی عمل ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۶۰۔ احمد (۳/ ۲۹۴)' ابو داؤد (۳۸۶۸)' بیہقی (۹/ ۳۵۱)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ نے لکھا: اس سے مراد غیر شرعی تعویذات ہیں' جو قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں پر مشتمل نہیں ہوتے' یہی تعویذات ہیں جن کو دوسری احادیث میں علی الاطلاق شرک کہا گیا' بعض ایسی احادیث گزر چکی ہیں۔ بعض تعویذات مجہول المعنی کلمات اور بعض رموز کی شکل میں حروف مقطعات پر مشتمل ہوتے ہیں' جیسا کہ بعض دجال اور اور کذاب لوگوں کے تعویذوں میں دیکھا گیا ہے' ایسے تعویذات میں شرک مضمر ہوتا ہے۔ [صحیحہ: ۲۷۶۰ کے تحت]

باب: الوسيلة اعظم درجة عندالله

وسیلہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ کا نام ہے

۲۹۸۸۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَسِيْلَةُ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ، لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ، فَسَلُوْا اللّٰهَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ الْوَسِيْلَةَ)). [الصحيحة: ۳۵۷۱]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وسیلہ اللہ کے ہاں (جنت کا سب سے اعلیٰ) درجہ ہے' اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں' تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے اس وسیلے کا سوال کیا کرو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۷۱۔ احمد (۳/ ۸۳)' طبرانی فی الاوسط (۲۴۳)۔

فوائد: اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا میں اسی وسیلہ مقام کا ذکر ہے۔

باب: المجادلة فى القرآن كفر

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے

۲۹۸۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((لَا تُجَادِلُوْا فِي الْقُرْآنِ، فَإِنَّ جِدَالًا فِيْهِ كُفْرٌ)). [الصحيحة: ۲٤۱۹]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن میں مت جھگڑو' ایسا کرنا کفر ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۱۹۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۲۸۶)' بیہقی فی الشعب (۲۲۵۷)' ابن ابی شیبۃ (۱۰/ ۵۲۸)' الآجری فی الشریعتہ (۱۴۴)' من طریق آخر عنه۔

باب: الدعاء من الريح

ہوا کی دعا

۲۹۹۰۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَرْفُوْعًا: ((لَا تَسُبُّوْا الرِّيْحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ،

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو برا بھلا مت کہو' پس جب تم ایسی (آندھی) دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو' تو یہ دعاء پڑھو: اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس

وَخَيْرَ مَافِيْهَا، وَخَيْرَ مَاأُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَشَرِّ مَافِيْهَا، وَشَرِّمَاأُمِرَتْ بِهِ)). [الصحيحة:۲۷۵٦]

بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، تجھ سے سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۵۶۔ ترمذی (۲۲۵۳)، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۹۳۴)۔

فوائد: ہوائیں اور آندھیاں محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہیں، لہذا ان کو برا بھلا کہنا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہواؤں میں کوئی شرّ یا خیر مضمر ہو، اس لئے خیر کا سوال کیا جائے اور شرّ سے پناہ طلب کی جائے۔

باب: الكراهية من سب الشيطان

شیطان کو گالی دینے کی کراہت کا بیان

۲۹۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَاتَسُبُّوْا الشَّيْطَانَ، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ)) [الصحيحة:۲٤۲۲]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم شیطان کو برا بھلا مت کہو، بس اس کے شرّ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۲۲۔ ابو طاہر المخلص (۹/ ۱۹۶/ ۲)، دیلمی (۴/ ۱۴۸)، تمام الرازی فی الفوائد (۷۷۸)۔

فوائد: شیطان مسلمان کا سب سے بڑا دشمن ہے، جس کی کاوش و کوشش یہ ہے کہ مومن کو دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں ناکام و نامراد بدبختوں کی صفوں میں کھڑا کیا جائے۔ لیکن شریعت کا مزاج دیکھیں کہ ایسے دشمن پر بھی سب وشتم کرنے سے منع کیا گیا، کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ مومن کے لئے فحش گوئی اور بدگوئی ناپسند کی گئی ہے، اگرچہ وہ شیطان کے حق میں ہی ہو۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ایسے دشمن سے پناہ مانگی جائے۔

باب: الدعاء يرد القضاء

دعا تقدیر کو رد (تبدیل) کر دیتی ہے

۲۹۹۲۔ عَنْ سَلْمَانَ مَرْفُوْعًا: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَايَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) [الصحيحة: ١٥٤]

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو ردّ نہیں کر سکتی اور نیکی ہی ہے جو عمر میں اضافہ کر سکتی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۴۔ ترمذی (۲۱۳۹)، طحاوی فی المشکل (۴/ ۱۶۹)، عبدالغنی المقدسی فی الدعاء (۱۴۳،۱۷۳)۔

فوائد: اگر قضا اور تقدیر سے مراد مکروہ چیز ہے، تو معاملہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو دعا کرنے کی توفیق دی اور پھر اس دعا کی وجہ کسی مکروہ چیز کو ٹال دیا۔ اور یہ دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا مکروہ چیز کو ٹال دینا بھی تقدیر ہی ہے۔

عمر میں اضافہ ہونے کے دو مفاہیم ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ تقدیر کی بعض صورتوں کو معلق رکھتے ہیں، جیسے اگر یہ بندہ نیک ہوا تو اس کی عمر اتنی ہوگی اور برا ہونے کی صورت میں اتنی، جبکہ اللہ تعالیٰ کو اس بندے کے نیک و بد ہونے کا علم ہے۔ (۲) جب عمر نیکیوں پر

مشتمل ہونے کی وجہ سے ضائع نہیں ہوتی تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ عمر ہی لمبی ہوگئی ہے۔

بہر حال اس حدیث سے دعا اور نیکیوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

باب: امتحان من لم تبلغه الدعوة يوم القيامة

٢٩٩٣۔ قَالَ ﷺ: ((يُؤْتَى بِأَرْبَعَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِالْمَوْلُوْدِ، وَبِالْمَعْتُوْهِ، وَبِمَنْ مَاتَ فِي الْفِتْرَةِ، وَالشَّيْخِ الْفَانِي، كُلُّهُمْ يَتَكَلَّمُ بِحُجَّتِهِ. فَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعُنُقٍ مِّنَ النَّارِ: اُبْرُزْ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: إِنِّي كُنْتُ أَبْعَثُ إِلَى عِبَادِي رُسُلاً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ، وَإِنِّي رَسُوْلُ نَفْسِي إِلَيْكُمْ، اُدْخُلُوْا هَذِهِ فَيَقُوْلُ مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ الشَّقَاءُ: يَارَبِّ! أَيْنَ نَدْخُلُهَا وَمِنْهَا كُنَّا نَفِرُّ؟ قَالَ: وَمَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ السَّعَادَةُ يَمْضِي فَيَقْتَحِمُ فِيْهَا مُسْرِعًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنْتُمْ لِرُسُلِي أَشَدُّ تَكْذِيْبًا وَمَعْصِيَةً، فَيُدْخِلُ هَؤُلَاءِ الْجَنَّةَ، وَهَؤُلَاءِ النَّارَ)). رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

[الصحيحة:٢٤٦٨]

باب: جنہیں اسلام کی دعوت نہیں پہنچی قیامت کے دن ان کا امتحان لیا جائے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اِن چار افراد کو لایا جائے گا: بچہ، مجنون، دو رسولوں کے درمیانی وقفے میں مرنے والا اور بہت بوڑھا۔ ان میں سے ہر کوئی اپنی اپنی دلیلیں پیش کرے گا، اللہ تعالیٰ آگ کی گردن (یعنی لپٹ) سے فرمائے گا: نمایاں ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنے بندوں میں سے ان کی طرف رسول بھیجتا رہا اور اب میں اپنا قاصد خود ہوں اور کہتا ہوں کہ (اب سب کے سب) اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ بد بخت لوگ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! ہم اس میں کیسے داخل ہوں، ہم تو اس سے دور بھاگتے تھے؟ سعادت مند لوگ (اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے) چل پڑیں گے اور اس میں جلدی جلدی اور زبردستی گھسیں گے۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (آگ میں داخل نہ ہونے والے بد بخت) لوگ میرے رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی نافرمانی کرنے میں بڑے دلیر تھے۔ اب یہ جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آگ میں۔'' یہ حدیث سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابو سعید خدری، سیدنا معاذ بن جبل، سیدنا اسود بن سریع اور سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۴۶۸۔ (۱) انس: ابو یعلی (۴۲۲۴) البزار (الکشف: ۲۱۷۷)۔ (۲) ابو سعید: بغوی فی حدیث علی بن الجعد (۲۰۳۸)، البزار (الکشف: ۲۱۷۶)۔ (۳) معاذ: طبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۸۳)، والاوسط (۷۹۵۱)۔ (۴) اسود بن سریع: احمد (۴/ ۲۴)، ابن حبان (۷۳۵۷)، وقد تقدم برقم (۹۳۵)۔ (۵) ابوهریرة ﷺ: احمد (۴/ ۲۴)، ابن ابی عاصم فی السنة (۴۰۴۰)۔

باب: من الاذكار بعد الفريضة

٢٩٩٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُوْذَرٍّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ،

باب: فرض نماز کے بعد کے اذکار

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ذر ﷺ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اجر و ثواب تو مالدار لے گئے ہیں، (وہ اس طرح

يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟ تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتختمها ب: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [الصحيحة:۱۰۰]

کہ) وہ نماز تو ہماری طرح پڑھتے ہیں اور روزہ بھی ہماری طرح رکھتے ہیں، لیکن ان کے پاس زائد مال ہیں، وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں کہ ہم صدقہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جن کے ذریعے تو سبقت لے جانے والے پہلے لوگوں کو پا لے گا اور بعد میں آنے والوں میں سے کوئی بھی تیرے مقام کو نہیں پہنچ سکے گا، البتہ وہ شخص جو تیری طرح عمل کرے گا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" تینتیس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور تینتیس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" اور آخر میں یہ کلمہ پڑھے: نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، ساری تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو آدمی یہ عمل کرے گا، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۰۔ ابو داؤد (۱۵۰۴)، احمد (۲/ ۲۳۸)، ابن حبان (۲۰۱۵)۔

باب: ومن افضل الاذكار المعوذتان

معوذتین افضل اذکار میں سے ہے

۲۹۹۵۔ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا ابْنَ عَابِسٍ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا تَعَوَّذَ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ)). [الصحيحة:۱۱۰٤]

سیدنا ابن عائش جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''ابن عابس! کیا میں تجھے وہ افضل (ذکر) نہ بتاؤں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دو سورتیں ہیں: سورۂ فلق ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور سورۂ ناس ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۰۴۔ نسائی (۵۴۳۴)، ابن سعد (۲/ ۲۱۲)، احمد (۴/ ۱۵۳)۔

فوائد: اس باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ "باب التعوذ" یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینے کے سلسلے میں یہ دو سورتیں بے مثال اور لاثانی ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ پر جادو ہوا تھا تو ان ہی دو سورتوں کے ذریعے آپ ﷺ کا علاج کیا گیا تھا۔

باب: فضل التسبيح والتكبير

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

۲۹۹۶۔ عَنْ أُمِّ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا

سیدہ ام رافع رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے

قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَا جِرُنِيْ۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((يَاأُمَّ رَافِعٍ! إِذَا قُمْتِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَهَلِّلِيْهِ عَشْرًا، وَاحْمِدِيْهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيْهِ عَشْرًا، وَاسْتَغْفِرِيْهِ عَشْرًا، فَإِنَّكَ إِذَا سَبَّحْتِ عَشْرًا قَالَ: هٰذَا لِيْ، وَإِذَا هَلَّلْتِ قَالَ: هٰذَا لِيَّ، وَإِذَا حَمِدْتِ قَالَ: هٰذَالِيَّ، وَإِذَ اكَبَّرْتِ قَالَ: هٰذَ لِيْ، وَإِذَ اسْتَغْفَرْتِ قَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكِ)). [الصحيحة: ٣٣٣٨]

رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اللہ تعالی مجھے اس پر اجر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ام رافع! جب تو نماز کے لئے کھڑی ہو تو دس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰه" دس دفعہ "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" دس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" دس دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور دس دفعہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰه" کہہ۔ جب تو دس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰه" کہے گی تو اللہ تعالی کہے گا: یہ ذکر تو میرے لئے ہے' جب تو "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہے گی تو اللہ تعالی کہے گا: یہ ذکر تو میرے لئے ہے۔ جب تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہے گی تو وہ کہے گا: یہ ذکر میرے لئے ہے۔ جب تو "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہے گی تو اللہ تعالی کہے گا: یہ ذکر تو میرے لئے ہے۔ اور جب تو "اَسْتَغْفِرُ اللّٰه" (میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں) کہے گی تو اللہ تعالی کہے گا: میں نے تجھے بخش دیا ہے۔"

تخریج: الصحيحة ٣٣٣٨- ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (١٠٥)' ديلمى (٣/ ٣١١)' الحافظ ابن حجر فى نتائج الافكار (١/ ٣٨٩'٣٩٠)۔

فوائد: اس حدیث سے یہ دعائے استفتاح ثابت ہوئی:

سُبْحَانَ اللّٰهِ (دس مرتبہ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دس مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (دس مرتبہ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (دس مرتبہ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (دس مرتبہ)

باب: الكراهية من لبس الحرير

ریشم کے پہننے کی کراہت کا بیان

٢٩٩٧- عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّتَانِ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَا ضَمْرَةُ! أَتَرٰى ثَوْبَيْكَ مُدْخِلَيْكَ الْجَنَّةَ؟)) فَقَالَ: لَئِنِ اسْتَغْفَرْتَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا أَقْعُدُ حَتّٰى أَنْزَعَهُمَا عَنِّيْ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ)). ((فَانْطَلَقَ سَرِيْعًا حَتّٰى نَزَعَهُمَا عَنْهُ)). [الصحيحة: ٣٠١٨]

سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دو عمدہ یمنی پوشاکیں پہن کر نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ضمرہ! تیرا کیا خیال ہے کہ یہ کپڑے تجھے جنت میں داخل کرنے والے ہیں؟" میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ میرے لئے بخشش طلب کریں تو بیٹھنے سے پہلے اتار دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ضمرہ بن ثعلبہ کو بخش دے۔" (یہ دعا سنتے ہی) اس نے جلدی سے کپڑے اتار دیے۔

تخریج: الصحيحة ٣٠١٨- بخارى فى التاريخ (٤/ ٣٣٦'٣٣٧)' احمد (٤/ ٣٣٨'٣٣٩)' البزار (الكشف: ٢٧٤٠)' طبرانى (٨١٥٨)۔

فوائد: ممکن ہے کہ ان پوشاکوں میں ریشم ہو یا وہ اتنی عمدہ ہوں کہ ان کی بنا پر پہننے والے کے بارے میں یہ خطرہ ہو کہ وہ فخر اور ریاکاری میں مبتلا ہو جائے گا۔

باب: قراءة (قل هو الله احد) والمعوذتين في كل ليلة

۲۹۹۸/م- عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا-، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ: حَدِّثِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِيْهِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَكَتْ وَقَالَتْ: قَامَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ لِرَبِّي)). قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ، وَأُحِبُّ مَا يَسُرُّكَ، قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ، ثُمَّ بَكٰى، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ الْأَرْضَ، وَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا، لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَاتٌ، وَيْلٌ لِّمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ......﴾ الآية [آل عمران:۱۹۰])).

[الصحيحة:٦٨]

باب: سورۂ قل ھو اللہ احد، سورۂ فلق اور سورۂ الناس کی ہر رات کو تلاوت کرنا

عطاء کہتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، عبد اللہ بن عمیر نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا کوئی تعجب انگیز عمل، جو آپ نے دیکھا ہو، بیان کریں۔ وہ رونے لگ گئیں اور کہا: آپ ﷺ ایک رات کو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''عائشہ! مجھے اپنے ربّ کی عبادت کرنے دو۔'' میں نے کہا: بخدا! میں آپ کی قربت کو پسند کرتی ہوں، لیکن وہ چیز بھی پسند ہے جو آپ کو خوش کرے۔ آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا اور پھر نماز پڑھنا شروع کر دیا، آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی گود بھیگ گئی، پھر روئے اور روتے رہے حتی کہ زمین تر ہو گئی۔ اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نمازِ فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے، جب انھوں نے آپ ﷺ کو روتا پایا تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بن جاؤں، آج مجھ پر چند ایسی آیات نازل ہوئیں کہ اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے ان کو پڑھا لیکن غور و فکر نہ کیا، آیات یہ ہیں: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ......﴾ (سورۂ آل عمران: ۱۹۰ تا ۲۰۰)۔''

تخریج: الصحیحة ٦٨- أبی الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص:۲۰۰،۲۰۱)، ابن حبان (٦٢٠)، ابو العباس المستغفری فی فضائل القرآن (۴۹۱)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ ثابت کرنے کے لیے اس قدر محنت کرتے تھے، کہ راتوں کے بیشتر حصے قیام کرتے اور روتے روتے گزر جاتے تھے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت اور آپ کی خشیت و خوف کا بیان ہے۔ پوری آیت اس طرح ہے: ﴿ان فی خلق السماوات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب٥﴾ [سورۂ آل عمران: ۱۹۰] یعنی: ''بیشک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔''

سورۂ آل عمران کی (۱۹۰) اور بعد والی آیات میں غور و فکر کرنے والوں کے عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔

۲۹۹۸۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ! صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)). قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ! اَمْلِكْ لِسَانَكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ)). قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ۔ ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهُنَّ، لَا يَاْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ اِلَّا قَرَاْتَهُنَّ فِيْهَا، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)). [الصحيحة: ۲۸۶۱]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عقبہ بن عامر! جو تجھ سے قطع رحمی کرے، اس سے صلہ رحمی کر۔ جو تجھے محروم کرے، تو اسے عطا کر۔ جو تجھ پر ظلم کرے، تو اسے معاف کر۔'' میں پھر ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ بن عامر! اپنی زبان کو قابو میں رکھ، اپنی غلطیوں پر رو اور تیرا گھر تجھے اپنے اندر سما لے (ضرورت کے بغیر گھر سے نہ نکل)۔'' بعد میں جب (تیسری دفعہ) ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ بن عامر! کیا میں تجھے ایسی سورتوں کی تعلیم دوں کہ ان جیسی سورتیں نہ تورات میں نازل ہوئیں، نہ زبور میں، نہ انجیل میں اور نہ قرآن مجید (کے بقیہ حصے) میں، ہر رات ان کی تلاوت ضرور کیا کر، وہ سورتیں یہ ہیں: سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سورۂ فلق ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور سورۂ ناس ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔''

تخریج: الصحيحة ۲۸۶۱۔ احمد (۴/ ۱۵۸)۔

فوائد: حدیث کے پہلے نصف میں رسول اللہ ﷺ کی بیش قیمت چھ مفید نصائح ہیں اور دوسرے نصف میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے۔

باب: اكثر الدعاء بالعافية

عافیت کی اکثر دعا کرنا

۲۹۹۹۔ عَنْ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: (يَا عَمِّ! اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ) [الصحيحة: ۱۵۲۳]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے میرے چچا جان! عافیت کی دعا بکثرت کیا کرو۔''

تخریج: الصحيحة ۱۵۲۳۔ طبرانی (۱۱۹۰۸)، حاکم (۱/ ۵۲۹)، الضياء فی المختارة (۱۲/ ۲۹۹)۔

فوائد: صحت و عافیت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، بلکہ تمام دنیوی نعمتوں سے مستفید ہونے کا اور اخروی کامیابی و کامرانی کا انحصار تندرستی پر ہے۔

باب: الدعاء بتثبيت القلب على الاسلام

اسلام پر دل کی ثابت قدمی کی دعاء

۳۰۰۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَاَهْلِهِ، ثَبِّتْنِي بِهِ حَتّٰى اَلْقَاكَ)). [الصحيحة:۱۸۲۳]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسلام کے پاسبان! اے اسلام کے ضامن! میرے دل کو ثابت قدم رکھ، حتی کہ تجھ سے ملاقات ہو جائے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۲۳۔ طبرانی فی الاوسط (۲۲۹۰)، وعنہ الضیاء فی المختارۃ (۲۲۹۰)، ابو یعلی (اتحاف الخیرۃ: ۸۴۲۲)

فوائد: اس میں دین پر استقامت اور ثابت قدمی کا سوال کیا گیا ہے، جو تمام خصائل حمیدہ کی بنیاد ہے۔

۳۰۰۱۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَاَهْلِهِ، مَسِّكْنِي الْإِسْلَامَ حَتّٰى اَلْقَاكَ عَلَيْهِ)) [الصحيحة:۱٤۷٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: ''اے اسلام کے پاسبان! اے اسلام کے ذمہ دار! مجھے توفیق دے کہ اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھوں، حتی کہ تجھے جا ملوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۷۶۔ السلفی فی الفوائد المنتقاۃ: (۲/ ۱۶۵/ ۱)، خطیب فی التاریخ (۱۱/ ۱۶۰) وانظر الحدیث السابق۔

باب: فضل صاحب القرآن و والديه

صاحب قرآن اور اس کے والدین کی فضیلت کا بیان

۳۰۰۲۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ اَنَا الَّذِي كُنْتُ اُسْهِرُ لَيْلَكَ، وَاُظْمِي هَوَا جِرَكَ، وَاِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِّنْ وَّرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَاَنَا لَكَ الْيَوْمَ مِنْ وَّرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسٰى وَالِدَهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، فَيَقُوْلَانِ: يَا رَبِّ! اَنّٰى لَنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِتَعْلِيْمِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. وَاِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اِقْرَاْ وَارْقَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ مَعَكَ)). [الصحيحة:۲۸۲۹]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآنِ مجید روزِ قیامت اجنبی آدمی کے روپ میں آئے گا اور صاحب قرآن سے پوچھے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ (پھر قرآن مجید اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہے گا:) میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار اور دوپہروں کو پیاسا رکھتا تھا۔ اور یقیناً ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا تھا اور میں آج ہر تاجر کو چھوڑ کر تیرے لیے ہوں پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہیشگی دی جائے گی، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی، وہ اس قدر بیش بہا ہوں گی کہ دنیا ومافیہا (کی قیمت) ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! یہ پوشاکیں کہاں سے؟ جواباً کہا جائے گا: بیٹے کو قرآن مجید سکھانے کی وجہ سے۔ صاحب قرآن کو روزِ قیامت کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس تیرا مقام وہ ہو گا جہاں تیری آخری آیت (کی تلاوت ختم ہو گی)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۲۹۔ طبرانی فی الاوسط (۵۷۶۰)، ابن ابی شیبۃ (۱۰/ ۴۹۲، ۴۹۳)، عن بریدۃ رضی اللہ عنہ۔

فوائد: اس میں صاحبِ قرآن کی فضیلت کا بیان ہے۔ عموماً صرف حافظِ قرآن کو ان احادیث کا اولین مصداق ٹھہرایا جاتا ہے، قطع نظر اس سے کہ آیا وہ قرآن مجید سمجھتا ہے یا نہیں یا اس کا اس کتابِ قانون پر عمل بھی ہے یا نہیں۔

خود اس حدیث میں صاحبِ قرآن کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ رات کے قیام کو نیند پر ترجیح دیتا ہے اور اس کے احکام کے مطابق عمل کرتا ہے، جس کی صرف ایک مثال روزہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

باب: فضل حافظ القرآن

باب: حافظ قرآن کی فضیلت

۳۰۰۳۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ [كُنْتَ] تَقْرَأُبِهَا)). [الصحيحة: ٢٢٤٠]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صاحبِ قرآن کو (روزِ قیامت) کہا جائے گا: پڑھتا جا اور جنت کے درجات چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر، جیسا کہ تو دنیا میں کرتا تھا، پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۴۰۔ ابو داود (۱۴۶۴)، ترمذی (۲۹۱۵)، احمد (۲/ ۱۹۲)، حاکم (۱/ ۵۵۲، ۵۵۳)۔

فوائد: اس حدیث میں قرآن اور صاحبِ قرآن کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہئے۔

امام خطابی کہتے ہیں: بعض آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ جنت کے درجات کی تعداد قرآن مجید کی آیتوں کے برابر ہے۔ قاری سے کہا جائے گا کہ جتنا قرآن آپ پڑھتے تھے، اتنے درجات چڑھ جاؤ۔ جو مکمل قرآن مجید کا قاری ہوگا وہ جنت کے منتہی درجے تک پہنچ جائے گا۔ [تحفۃ الاحوذی] اللہ تعالی ہمیں قرآن مجید کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❀......❀......❀

(۲۳) اللباس والزينة [واللهو] والصور

لباس اور زینت اور کھیل کود اور تصویریں

۳۰۰٤۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ. عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَدْخُلَ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي أَنْتَ فِيْهِ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ يُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ يُقْطَعُ (وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِي الْحَائِطِ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَاقْطَعُوْا رُؤُوْسَهَا، فَاجْعَلُوْهَا بِسَاطاً أَوْ وَسَائِدَ فَأَوْطِئُوْهُ، فَإِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتاً فِيْهِ تَمَاثِيْلُ) فَيُجْعَلُ مِنْهُ وِسَادَتَانِ تُوْطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرِبُ، فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَإِذَا الْكَلْبُ جرو كَانَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. تَحْتَ نضد لَهُمَا. قَالَ: وَمَازَالَ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَوْ رَأَيْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.)) [الصحيحة: ۳۵٦]

ابوہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے جبریلؑ نے آ کر بتایا کہ میں رات کو آپ کے پاس آیا تھا تو جس گھر میں آپ تھے مجھے ادھر داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی مگر یہ کہ آپ کے گھر میں کسی آدمی کی تصویر تھی اور گھر میں ایک پردے کی چادر تھی جس میں تصویریں تھیں تو آپ حکم دیجیے کہ تصویروں کے سر کاٹ دیے جائیں اور وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کو کاٹنے کا کہہ دیجیے (ایک روایت میں ہے) گھر میں دیوار پر پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں تو آپؐ ان کے سر کاٹ دیجیے اور ان کے گدے اور تکیے بنا لیجیے اور انہیں روندیے۔ کیونکہ ہم کسی تصویر والے گھر داخل نہیں ہوتے تو اس کے دو روندنے کے لیے تکیے بنا لیے جائیں اور کتے کے بارے میں کہیے کہ اسے نکال دیا جائے تو رسول اللہؐ نے ایسا ہی کیا وہاں حسن و حسین کا ایک پلہ تھا ان کے تخت کے نیچے۔ کہتے ہیں: وہ مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق وصیت کرتا رہا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا یا میں نے سمجھا کہ وہ اسے وارث بنا ڈالے گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵٦۔ احمد (۲/ ۳۰۵،۳۰۸،۴۷۸)، والسیاق لہ، ابوداؤد (۴۱۵۸)، ترمذی (۲۸۰٦)، ابن حبان (۵۸۵۴)۔

فوائد: تصویر بنانا بنوانا دونوں ہی حرام ہے ہاں بے جان اشیاء کی تصویر میں کوحرج نہیں یہ کبیرہ گناہ ہے ایسے گھر جہاں تصویر ہو رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا اس لیے ایسے گھر میں نحوست اور شیاطین کا بسیرا رہتا ہے۔

۳۰۰۵۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو

ابوہریرہؓ کہتے ہیں: ابوالقاسمؐ نے کہا: دونوں کو اکٹھا ...

الْقَاسِمِ ﷺ: ((أَحْفِهِمَا جَمِيعاً، أَوْ أَنْعِلْهِمَا جَمِيعاً، فَإِذَا لَبِسْتَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرٰى)). [الصحيحة:۱۱۱۷]

اکٹھا پہن۔ جب تو پہنے تو دائیں سے شروع کر اور جب اتارے تو بائیں سے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۱۷۔ احمد (۲/ ۴۰۹، ۴۳۰)، ابن راھویہ (۷۳، ۷۴)، ابن حبان (۵۴۶۱)، بھذا للفظ بخاری (۵۸۵۵، ۵۸۵۶)، مسلم (۲۰۹۷)، بمعناہ۔

فوائد: ایک جوتا پہن کر چلنا ممنوع ہے کیونکہ ایک حدیث کے مطابق یہ شیطان کا چلنا ہے مزید یہ خرابی چال کا بھی باعث ہے۔

باب: كراهية الترك ببعض شعر

کچھ بالوں کو چھوڑنے کی کراہت کا بیان

۳۰۰۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ، وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((احْلِقُوْهُ كُلَّهُ، أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ)) [الصحيحة: ۱۱۲۳]

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے کوئی بچہ دیکھا کہ اس کے کچھ بال مونڈھے ہوئے ہیں اور بعض چھوڑے ہوئے تو آپؐ نے اس سے روک دیا اور کہا: سارے مونڈھ ڈالو یا سارے چھوڑ دو۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۲۳۔ احمد (۲/ ۸۸)، ابوداود (۴۱۹۵)، نسائی (۵۰۵۱)، مسلم (۲۱۲۰)، ولم یق لفظہ۔

فوائد: بال ترشوانے کی کوئی صورت ہو جس میں بعض بال مونڈھ کر بعض کو چھوڑ دیا گیا ہو یہ حرام ہے۔ کیونکہ آپؐ نے اس سے روکا ہے۔

باب: استحباب الوتر بالاكتحال

سرمہ طاق ڈالنے کا استحباب

۳۰۰۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اكْتَحَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْتَحِلْ وِتْراً، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَتْراً)).

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہؐ نے فرمایا: جب کوئی سرمہ ڈالے تو وتر (طاق) ڈالے اور جب استنجاء کرے تو وتر ڈھیلہ استعمال کرے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۶۰۔ احمد (۲/ ۳۵۱، ۳۵۶)۔

باب: من الآداب المهجورة في الانتعال

باب:

۳۰۰۸۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً: ((إِذَا لَبِسْتَ نَعْلَيْكَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا خلعت فَابْدَأْ بِالْيُسْرٰى، وَلْيَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَ مَا تَنْتَعِلُ، وَالْيُسْرٰى آخِرَ مَا تَحْفِيْ، وَلَاتَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ، اِخْلَعْهُمَا جَمِيْعاً، أَوِ الْبِسْهُمَا جَمِيْعاً)). [الصحيحة: ۲۵۷۰]

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے جب تو جوتا پہنے تو دائیں سے شروع کر اور جب اتارے تو بائیں سے اور لازم ہے کہ پہننے میں دایاں اور اتارنے میں بایاں پہلے ہو اور ایک جوتے میں مت چل، ان دونوں کو اکٹھا اتار دو یا اکٹھے پہنو۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۷۰۔ ابو عمر بن مندہ فی المنتخب من الفوائد (۲۶۵/ ۲)' احمد (۲/ ۲۴۵)' موقوفاً علی ابی ہریرۃ الحمیدی (۱۱۳۵)' مرفوعا' بخاری (۵۸۵۵'۵۸۵۲)' مسلم (۲۰۹۷) مختصراً۔

باب: الامر برفع الازار من الكعبين

ٹخنوں سے اوپر تہبند اٹھانے کا حکم

۳۰۰۹۔عَنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَبْعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ، أَوْ هَرْوَلَ فَقَالَ: ((ارْفَعْ إِزَارَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ)) قَالَ: إني أحنف تصطك ركبتاى، فقال: ((ارْفَعْ إِزَارَكَ فإن كل خَلْقَ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ. حَسَنٌ)) فَمَا رُؤِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعْدَ إِلَّا إِزَارُهُ يُصِيبُ أَنْصَافَ سَاقَيْهِ أَوْ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔

[الصحيحة:١٤٤١]

شرید کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تہہ بند گھسیٹنے والے پر لعنت کی' تو یہ جلدی سے اس کی طرف لپکے یا بھاگے اور کہا: اللہ سے ڈر اور اپنی چادر اوپر کر' وہ کہنے لگا: تو انہوں نے کہا: اپنی چادر اٹھا' یقیناً اللہ کی ساری مخلوق ہی اچھی ہے' پھر یہ آدمی نظر نہیں آیا مگر اس کا ازار (تہہ بند) آدھی پنڈلی تک ہوتا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۴۱۔ احمد (۴/ ۳۹۰)' طحاوی فی شرح المشکل (۲/ ۲۸۷)' الجزی فی غریب الحدیث (۵/ ۵۷/ ۲)۔

فوائد: ازار (چادر) یا شلوار' پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے اونچا رکھنا فرض ہے۔ جو شخص اس میں کوتاہی کرتا ہے اس کے لیے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا: کہ جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہوگا جہنم میں جائے گا۔

باب: اكرام الشعر

بالوں کے خیال کرنے کا باب

۳۰۱۰۔عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَكْرِمُوا الشَّعْرَ)). [الصحيحة:]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: بالوں کی عزت کرو۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۶۔ ابن عدی (۳/ ۸۷۸)' ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۲/ ۲۱۴)' البزار (الکشف: ۲۹۷۴)۔

فوائد: بالوں کے اکرام سے مراد بالوں کا خیال رکھنا ان میں تیل لگانا اور کنگھا کرنا وغیرہ ہے۔

باب: ما يقول لمن لبس ثوبا جديدًا

باب: نیا کپڑا پہننے والے کے لیے دعاء

۳۰۱۱۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ثَوْبًا أَبْيَضَ، فَقَالَ: أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ هٰذَا أَمْ غَسِيلٌ؟ فَقَالَ: بَلْ غَسِيلٌ (وَفِي رِوَايَةٍ: جَدِيدًا) فَقَالَ:((الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبیؐ نے عمرؓ پر سفید کپڑا دیکھا' تو کہا: کیا یہ نیا کپڑا ہے یا دھویا جا چکا ہے؟ تو وہ کہنے لگے: نہیں دھویا جا چکا ہے' (ایک روایت میں نئے کے لفظ ہیں) تو آپؐ نے کہا: ''نیا کپڑا پہن اور قابل تعریف زندگی گزار اور شہادت کی موت پا''۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۲۔ ابن ماجہ (۳۵۵۸)' ابن السنی (۲۶۲)' احمد (۲/ ۸۸)۔

باب: استحباب اکرام الشعر
بالوں کا خیال کرنے کا استحباب

۳۰۱۲۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِیْ قَتَادَۃَ: ((إِنِ اتَّخَذْتَ شَعْرًا فَأَکْرِمْهُ)). [الصحیحۃ:۲۲۵۲]

سعید بن عبد الرحمٰن جحشی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کہا: اگر تو بال رکھے تو ان کی عزت کرنا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۵۲۔ عبدالرزاق (۲۰۵۱۶)' بیہقی فی الشعب (۶۴۵۷)' نسائی (۵۲۳۹) عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ۔

باب: تفسیر الشیب بغیر السواد
باب: سفید بالوں کو خضاب لگانا لیکن کالے رنگ کے علاوہ

۳۰۱۳۔ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّیْبُ، اَلْحِنَاءُ وَالْکَتَمُ)) [الصحیحۃ: ۱۵۰۹]

ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے بڑھاپے (سفید بال) کو بدلا جائے مہندی اور کتم (بوٹی) ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۰۹۔ ابوداؤد (۴۲۰۵)' نسائی (۵۰۹۵)' ترمذی (۱۷۵۳)' ابن ماجہ (۳۶۲۲)' احمد (۵/ ۱۴۷'۱۵۰)۔

فوائد: بڑھاپے کے سفید بالوں کو رنگنا مستحب ہے۔ آپ ﷺ اس کا حکم دیتے اور اسے پسند فرماتے۔

باب: استحباب الرؤیۃ بنعمۃ اللہ علیہ
بندے پر اللہ کی نعمت کے دیکھے جانے کا استحباب

۳۰۱۴۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَنْعَمَ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً، یُحِبُّ أَنْ یَرٰی أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰی عَبْدِهِ)). [الصحیحۃ:۱۲۹۰]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے یقیناً جب اللہ کسی بندے پر انعام کرے تو اس نعمت کے اثرات اپنے بندے پر دیکھنا چاہتا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۹۰۔ ابن سعد (۴/ ۲۹۱)' احمد (۴/ ۴۳۸)' طحاوی فی المشکل (۴/ ۱۵۱)' بیہقی فی الشعب (۶۲۰۰)۔

فوائد: اگرچہ سادگی بھی ایمان کی علامت ہے مگر ساتھ ساتھ اللہ کی عطاء کردہ فراوانی کے آثار بھی بندے پر نظر آنے چاہئیں تاکہ معلوم ہو یہ کہ نعمت کا قدر دان ہے اور مستحق ہے۔

۳۰۱۵۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ. عَزَّوَجَلَّ. إِذَا أَنْعَمَ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً، یُحِبُّ أَنْ یَرٰی أَثَرَ النِّعْمَةِ عَلَیْهِ، وَیَکْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ، وَیُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ، وَیُحِبُّ الْحَیِيَّ الْعَفِیْفَ الْمُتَعَفِّفَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو اس پر اس نعمت کے آثار دیکھنا پسند کرتا ہے اور وہ اس کے اظہار کو ناپسند کرتا ہے اور اصرار کرنے والے سوالی سے نفرت کرتا ہے اور پاک دامن بچنے والے شرمیلے آدمی سے محبت کرتا ہے۔

[الصحيحة:٥٣٢٠]

تخریج: الصحیحة ۵۳۲۰۔ بیهقی فی الشعب (۶۲۰۲)' السهمی فی تاریخ جرجان (ص:۱۰۱)۔ ابو نعیم فی اخبار اصبهان احمد (۲/ ۳۱۱)' مختصراً بالشطر الاول۔

باب:ذم سبل الازار

چادر لٹکانے والے کی مذمت کا بیان

٣٠١٦۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ إِلٰى مُسْبِلِ الْإِزَارِ)).

[الصحيحة:١٦٥٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ چادر (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۵۶۔ نسائی (۵۳۳۴)' احمد (۱/ ۳۲۲)' ابن ابی شیبة (۸/ ۳۸۸)' طبرانی (۱۲۴۱۴)۔

باب: النهي عن لباس الكفار

باب: کفار کا لباس پہننے کی ممانعت

٣٠١٧۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَاتَلْبَسْهَا)).

[الصحيحة:١٧٠٤]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر دو عصفر (بوٹی) سے رنگے کپڑے دیکھے تو کہا: یہ کفار کے کپڑے ہیں انہیں نہ پہنا کرو۔

تخریج: الصحیحة ۱۷۰۴۔ مسلم (۲۰۷۷)' احمد (۲/ ۱۶۲'۲۰۷)' ابن سعد (۴/ ۲۶۵)۔

فوائد: اسلام میں صرف عصفر بوٹی سے رنگے کپڑے جو مالٹا رنگ کے ہوتے ہیں' ممنوع ہیں۔اس کے علاوہ ہر رنگ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ رنگ ویسے بھی ہندو پنڈتوں کا مذہبی لباس ہے۔

باب:لبس الخاتم المنقش

نقش ونگار والی انگوٹھی پہننے کا بیان

٣٠١٨۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَماً وَّنَقَّشَ عَلَيْهِ نَقْشاً قَالَ: ((إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَماً، وَّنَقَّشْنَا فِيْهِ نَقْشاً، فَلَايَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ)). ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ: فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِهِ فِيْ يَدِهِ۔ [الصحيحة:٢٥٥١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ایک نقش بنا ہوا تھا۔ کہتے ہیں: میں نے ایک انگوٹھی لی ہے اور اس میں ایک نقش بنوایا ہے تو کوئی بھی اس جیسا نقش نہ بنوائے۔ پھر انس کہتے ہیں: گویا میں اس کی چمک آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۵۱۔ بخاری (۵۸۷۴)' نسائی فی الکبری (۹۵۱۰'۹۵۱۱)' ابن ماجه (۳۶۴۰)' مسلم (۲۰۹۲) مختصراً۔

باب:السوال عند الطعام

کھانے کے وقت سوال کرنے کا بیان

٣٠١٩۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ قَالَتْ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سودہؓ پردے کی فرضیت کے بعد اپنے

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا۔ وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَاتُخْفٰی عَلٰی مَنْ يَّعْرِفُهَا۔ فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَاسَوْدَةُ! أَمَا وَاللّٰهِ! مَاتَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ؟! فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ، فَقَالَ لِيْ عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ۔ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِيْ يَدِهِ مَاوَضَعَهُ۔ فَقَالَ: ((**إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: لِحَوَائِجِكُنَّ**)). [الصحيحة:٣١٤٨]

کسی کام کے لیے نکلیں اور وہ بڑے جسم والی عورت تھیں۔ کسی پہچاننے والے پر چھپ نہیں سکتیں تھیں تو عمر بن خطاب ؓ نے انہیں دیکھا' تو کہنے لگے: اے سودة! خبردار اللہ کی قسم! آپ ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ دیکھو تو آپ کیسے نکل رہی ہو؟ وہ واپس پلٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھے' اور آپ شام کا کھانا تناول کر رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں گوشت والی ہڈی تھی۔ وہ آئیں اور کہنے لگیں' اے اللہ کے رسول! میں اپنے کسی کام کے لیے نکلی تھی تو مجھے عمرؓ نے اس اس طرح کہا ہے۔ کہتی ہیں پھر اللہ نے آپ کی طرف وحی کی پھر وہ (وحی والی حالت) ختم ہوگئی اور ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ کہا: یقیناً تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضرورت کے لیے نکل سکتی ہو۔

تخریج: الصحيحة ۳۱۴۸۔ بخاری (۴۷۹۵٬۱۴۷)' مسلم (۲۱۷۰)' احمد (۶/ ۵۶)۔

فوائد: پردے کا حکم ان احکام میں سے ہے جن میں عمر ؓ کی بارگاہ رب العالمین سے موافقت کی گئی یعنی عمرؓ نے خواہش کی تو یہ حکم اتر آیا۔ سودہ ؓ پردہ کرکے نکلیں مگر حضرت عمرؓ نے چاہا کہ ایسے بھی عورتیں نہ نکلیں اس لیے انہوں نے ان کو بات کی لیکن عورتوں کو اس کی اجازت مل گئی۔

باب: توفير اللحى و تقصير سبال

ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں چھوٹی کروانے کا بیان

۳۰۲۰۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَجُوْسُ، فَقَالَ: ((**إِنَّهُمْ يُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ، وَيُحْلِقُوْنَ لُحَاهُمْ، فَخَالِفُوْهُمْ**)). ((فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يجز سباله كَمَا تجز الشَّاةُ أَوِ الْبَعِيْرُ))۔ [الصحيحة:٢٨٣٤]

ابن عمر ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ کو مجوس (آتش پرست) کے بارے میں بتایا گیا تو آپؐ نے کہا: یقیناً وہ مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی مونڈھتے ہیں تو تم ان کی مخالفت کرو تو ابن عمرؓ اپنی مونچھ اس طرح کاٹتے تھے جس طرح بکری یا اونٹ کے بال کاٹے جاتے۔

تخریج: الصحيحة ۲۸۳۴۔ ابن حبان (۵۴۷۷)' بیہقی (۱/ ۱۵۱)' وفی الشعب (۶۴۴۸) ابو حامد الضرمی فی حدیثه (ق ۲/ ۲)۔ وفعل ابن عمر ؓ اخرجه ایضاً ابن ابی شیبة فی المصنف (۸/ ۵۶۶)۔

فوائد: مونچھ رکھنا اور داڑھی مونڈھنا یہ مجوسیوں کا فعل ہے ایسے شخص کی طرف نبیؐ نے دیکھنا گوارا نہیں کیا بلکہ اس سے منہ پھیر لیا تو ایسے بندے کی آپؐ کیسے سفارش کریں گے اور عذاب سے چھڑوائیں گے۔

كراهية التنعم

نزاکت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان

۳۰۲۱۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ! فَإِنَّ عِبَادَاللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ)). [الصحيحة:۳۵۳]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی جانب بھیجا تو فرمایا: نزاکت سے بچو! یقیناً اللہ کے بندے نازک نہیں ہوتے۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۳۔ احمد (۵/ ۲۴۳'۲۴۴) ابو نعیم فی الحلیة (۵/ ۱۵۵) طبرانی فی مسند الشامیین (۱۳۹۵)۔

فوائد: اسلام مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سخت جان' مصائب کو جھیلنے اور تنگیاں برداشت کرنے والا ہو' تا کہ دین اسلام کی سر بلندی کے لیے جب لڑائی کی نوبت آئے تو کفار کو ناکوں چنے چبوا سکے نہ کہ عورتوں کی طرح چھپ جائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: المؤمن القوی خیر المؤمن الضعیف یعنی طاقتور مومن کمزور سے بہتر ہے۔

باب: حكم الباروكة

وگ لگانے کا حکم

۳۰۲۲۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ مَرْفُوْعاً: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ فِيْ شَعْرِهَا مِنْ شَعْرٍ غَيْرِهَا فَإِنَّمَا تدخل زُوراً)). [الصحيحة:۱۰۰۸]

امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: جس بھی عورت نے اپنے بالوں میں دوسرے بال داخل کیے تو وہ فقط جھوٹ کو داخل کر رہی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۰۰۸۔ احمد(۴/ ۱۰۱) طبرانی (۲۰/ ۳۴۲) الحافظ ابن حجر فی تغلیق التعلیق (۴/ ۴۸۱)۔ ۱۷۶۵۔ احمد (۳/ ۱۴۰'۲۴۹) بیہقی فی الشعب (۶۱۳۶) الضیاء فی المختارة (۲۰۰۳)۔

باب: منتهى الازار

ازار (تہبند' شلوار) کی آخری حد

۳۰۲۳۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعاً: ((اَلْإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَلَمَّا رَأَى شِدَّةَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: إِلَى الْكَعْبَيْنِ، لَاخَيْرَفِيْمَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ)). [الصحيحة: ۱۷٦٥]

انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ (نبی ﷺ نے فرمایا) تہہ بند نصف پنڈلی تک ہے' تو جب آپ کو یہ مسلمانوں پر سخت محسوس ہوا' تو کہا: ٹخنوں تک' اس سے نیچے کوئی بھلائی نہیں۔

باب: من عاقبة الخيلاء والتكبر

غرور وتکبر کا انجام

۳۰۲٤۔عَنْ كُرَيْبٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ زِقَاقِ أَبِيْ لَهَبٍ، وَّذٰلِكَ بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ

کریب کہتے ہیں: میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ابی لہب کی گلیوں میں رہنمائی کیا کرتا تھا' اور یہ ان کی نظر ختم ہو جانے کے بعد کی بات ہے' تو وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَما رَجُلٌ فِيْ حُلَّةٍ لَّهُ، وَهُوَ يَنْظُرُ فِيْ عِطْفَيْهِ إِذَا خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:١٥٠٧]

سے سنا وہ کہہ رہے تھے: کوئی آدمی لباس پہنے اس کے کناروں کو (تکبر سے) دیکھ رہا تھا کہ اللہ نے اچانک اسے دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا ہی رہے گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۰۷۔ البزار (الکشف: ۲۹۴۹)، ابو یعلی (۶۶۹۹)، باختلاف فی المتن و (البحر: ۱۲۹۰)۔

باب: البذاذة من الايمان

سادگی ایمان کی علامت ہے

٣٠٢٥۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيْمَانِ، يَعْنِيْ: التَّقَشُّفُ)). [الصحيحة: ٣٤١]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خستہ حالی ایمان سے ہے، وہ بدحالی مراد لیتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۱۔ ابن ماجہ (۴۱۱۸)، طبرانی فی الکبیر (۱/ ۲۷۲)، طحاوی فی المشکل (۱/ ۴۷۸)، ابو داؤد (۴۱۶۱) بنحوہ

فوائد: صفائی، ستھرائی نعمتوں کا اظہار اگرچہ مطلوب افعال ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی کبھی کبھار میلا کچیلا رہنا عوام کی حالت کو اپنانا یہ بھی شریعت کا مقصود ہے تاکہ تکبر اور کسی کی حقارت سے بچا جا سکے۔

باب: ثلاثة لا تقربهم الملائكة

تین قسم کے افراد کے قریب فرشتے نہیں آتے

٣٠٢٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ)).

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے تین بندوں کے قریب نہیں پھٹکتے: جنبی، نشئی اور خلوق (خوشبو) لگائے ہوئے کے پاس۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۰۴۔ البزار (الکشف: ۲۹۳۰)، بخاری فی التاریخ (۵/ ۷۴)۔

باب: رجلای المرأة من العورة

عورت کے پاؤں بھی پردہ والے امور میں سے ہیں

٣٠٢٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَالَ فِيْ جَرِّ الذَّيْلِ مَاقَالَ: قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِنَا؟ قَالَ: ((جُرِّيْهِ شِبْرًا۔ فَقَالَتْ (أُمُّ سَلَمَةَ): إِذًا تَنْكَشِفُ الْقَدَمَانِ، قَالَ: فَجُرِّيْهِ ذِرَاعًا۔ [الصحيحة: ٤٦٠]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (چادر کا) پلو لٹکانے کے بارے میں جو کہنا تھا کہہ لیا: تو کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کیسے کریں؟ فرمایا: ایک بالشت لٹکاؤ۔ اُم سلمہ کہنے لگیں۔ تب بھی قدم ننگے ہوں تو فرمایا: ایک ہاتھ (درمیانی انگلی سے کہنی تک) لٹکاؤ۔

تخریج: الصحیحۃ ۴۶۰۔ ابو یعلی (۶۸۸۵)، نسائی (۵۳۳۸)، ابو داؤد (۴۱۱۷) و احمد (۶/ ۲۹۵) بنحوہ۔

باب: الحمام حرام على النساء

حمام عورتوں پر حرام ہے

٣٠٢٨۔عَنْ سَبِيْعَةِ الْأَسْلَمِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مِمَّنْ أَنْتُنَّ؟ فَقُلْنَ: مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ: فَقَالَتْ: صَوَاحِبِ الْحَمَّامَاتِ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلٰى نِسَاءِ أُمَّتِيْ)) قَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: فَلِيَ بَنَاتٌ أُمَشِّطُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرَابِ؟ قَالَتْ: بِأَيِّ الشَّرَابِ؟ فَقَالَتْ: اَلْخَمْرِ! فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ أَفَكُنْتِ۔ طَيِّبَةُ النَّفْسِ أَنْ تَمْتَشِطِيْ بِدَمِ خِنْزِيْرٍ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَتْ: فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔ [الصحيحة:٣٤٣٩]

سبیعہ اسلمیہ کہتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شام کی عورتیں آئیں تو عائشہؓ نے کہا: تم کس قبیلے کی ہو؟ تو انہوں نے کہا: اہل حمص سے کہتی ہیں: حمام والی؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرماتے تھے: حمام میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا: میری لڑکیاں ہیں۔ میں شراب سے (سر دھو کر) ان کے کنگھی کرتی ہوں؟ کہنے لگیں: کون سی شراب؟ کہتی ہیں: خمر (شراب) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تو خوش ہوگی کہ تو خنزیر کے خون سے کنگھی کرے؟ اس نے کہا نہیں' تو فرمایا: یہ بھی اس کی طرح ہی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۳۹۔ حاکم (۴/ ۲۸۹)۔

فوائد: حمام میں لوگ کپڑے اتار کر پسینہ لیتے تھے جس سے جسم کی فاسد رطوبات نکل آتیں اور پھر لوگ غسل کر کے باہر آ جاتے اس میں چونکہ بے پردگی ہوتی تھی۔ اس لیے عورتوں کو روک دیا گیا۔ دور جدید میں بیوٹی پارلرز میں ایسے کام کیے جاتے ہیں۔ یہ سراسر شریعت کی مخالفت ہے۔

باب: قدما المرأة عورة

باب: عورت کے پاؤں پردہ ہیں

٣٠٢٩۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَيْلُ الْمَرْأَةِ شِبْرٌ. قُلْتُ: إِذَنْ تَخْرُجُ قَدَمَاهَا؟ قَالَ: فَذِرَاعٌ، لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)).

[الصحيحة:١٨٦٤]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں' آپؐ نے فرمایا: عورت کا دامن ایک بالشت ہے۔ میں نے کہا: تب تو اس کے قدم نکل آئیں گے؟ کہا: پھر ایک ہاتھ (کہنی تک) اس سے زیادہ نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۶۴۔ دارمی (۲۶۴۷)' احمد (۶/ ۲۹۵)' واخرجه ابوداؤد (۴۱۱۷)' والنسائی (۵۳۳۹)' فانظر الحدیث المتقدم (۳۰۲۷)۔ بنحوه۔

باب: حرمة الذهب والحرير للذكور والحلة على النساء

سونا اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے

٣٠٣٠۔عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَرْفُوْعاً: ((اَلذَّهَبُ

زید بن ارقم سے مرفوعا مروی ہے: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سو

وَالْحَرِيْرُ حَلَالٌ لِّإِنَاثِ أُمَّتِيْ، حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِهَا)). [الصحيحة:١٨٦٥]

اور ریشم میری امت کی خوشوں پر حلال اور اس کے مردوں پر حرام ہے۔

تخريج: الصحيحة ١٨٦٥- سمويه فى الفوائد (٣٥/ ١)' طحاوى فى شرح المعانى (٢/ ٢٤٥)' طبرانى (٥١٢٥)-

باب: كيف يؤتزر

تہبند کیسے باندھی جائے گی

٣٠٣١-عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا تَزَرَ أَرْخٰى مُقَدَّمَ إِزَارِهِ حَتّٰى تَقَعَ حَاشِيَتَاهُ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ، وَيَرْفَعُ الْإِزَارَ مِمَّا وَرَاءَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَأْتَزِرُ هٰكَذَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ)). [الصحيحة:١٢٣٨]

عکرمہ، ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا جب وہ تہہ بند باندھتے تو اس کا اگلا حصہ لٹکاتے یہاں تک کہ اس کے کنارے ان کے قدموں کی پشت پر پڑتے اور پیچھے سے ازار کو اٹھا لیتے' کہتے ہیں میں نے انہیں کہا: آپ ایسے کیوں ازار باندھتے ہیں؟ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس طرح ازار باندھتے۔

تخريج: الصحيحة ١٢٣٨- ابن سعد (١/ ٤٥٩)' بيهقى فى الشعب (٦١٤٧)-

باب: سيد ريحان اهل الجنة الحناء

جنتی خوشبوں کی سردار مہندی ہے

٣٠٣٢-عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعاً: ((سَيِّدُ رَيْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، الْحَنَّاءُ))

[الصحيحة:١٤٢٠]

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنتی خوشبوؤں کی سردار مہندی ہے۔

تخريج: الصحيحة ١٤٢٠- طبرانى فى الكبير (المعجم :٥/ ١٥٧)' عبدالغنى المقدسى فى السنن (١٨٤/ ٢)- ابوالشيخ فى الطبقات (١١٦) خطيب فى التاريخ (٥/ ٥٦)'من طريق آخر عنه-

باب: كراهية لبس الخاتم

انگوٹھی پہننے کی کراہت کا بیان

٣٠٣٣-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ اتَّخَذَ خَاتَماً فَلَبِسَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ رَمٰى بِهِ)). [الصحيحة:١١٩٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یقیناً نبی ﷺ نے ایک انگوٹھی لے کر پہنی۔ پھر فرمایا: مجھے اس دن سے اس نے تم سے مصروف کر دیا کہ ایک نظر تمہاری اور ایک اس کی طرف ہوتی ہے' پھر آپ نے اسے پھینک دیا۔

تخريج: الصحيحة ١١٩٢- نسائى (٥٢٩١)' بيهقى فى الشعب (٦٣٨٨)-

باب: فضل الشيب

سفید بالوں کی فضیلت کا بیان

٣٠٣٤-عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَرْفُوْعاً:

فضالہ بن عبید سے مرفوعاً روایت ہے: (کہ نبی ﷺ نے فرمایا)

((اَلشَّيْبُ نُوْرٌ فِيْ وَجْهِ الْمُسْلِمِ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْتِفْ نُوْرَهُ)). [الصحيحة:۱۲٤٤]

سفید بال مسلمان کے چہرے کا نور ہے' تو جو چاہے اس نور کو اکھاڑ دے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۴۳۔ بیہقی فی الشعب (٦٣٧٨)۔

فوائد: سفید بال یہ اللہ کا نور ہیں ان کو اکھیڑنا مکروہ جبکہ ان کو رنگنا مستحب ہے۔

۳۰۳۵۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّيْبُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ لَا يَشِيْبُ رَجُلٌ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ شَيْبَةٍ حَسَنَةٌ، وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بال مومن کا نور ہے۔ مومن کا جو بھی بال اسلام میں سفید ہوتا ہے اس کے ہر بال بدلے ایک نیکی ہوتی اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۴۲۔ بیہقی فی الشعب (٦٣٧٨)۔

باب: الصورة رأس
تصویر سر کا نام ہے

۳۰۳٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصُّوْرَةُ الرَّأْسُ، فَإِذَا قُطِعَ الرَّأْسُ، فَلَا صُوْرَةٌ)). [الصحيحة:۱۹۲۱]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تصویر سر (کا نام) ہے' تو جب سر کاٹ دیا جائے تو تصویر (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۲۱۔ الاسماعیل فی المعجم (۲/ ٦٦۲)۔

فوائد: جاندار کی تصویر حرام ہے ایسی جگہ پر رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے لیکن اگر تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تو تصویر کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔

باب: اثم الحرير
ریشم پہننے کا گناہ

۳۰۳۷۔عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ جُبَّةً مُجِيبَةً بِحَرِيْرٍ، فَقَالَ: ((طُوْقٌ مِنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:۲٦٨٤]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک جبہ دیکا جس کا گریبان ریشم کا تھا' آپ نے فرمایا: قیامت کے دن آگ کا طوق ہوگا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲٦۸۴۔ البزار (الکشف :۲۹۹۹)و (البحر (۲٦۵۹)' طبرانی فی الاوسط (۷۹۹٦)' طبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۱۱۸'۱۱۹) من طریق آخر عنه۔

باب: اهمية الاثمد
اثمد سرمہ کی اہمیت کا بیان

۳۰۳۸۔عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنِيْفَةِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ [عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ]مَرْفُوْعاً: ((عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ مُنْبِتَةٌ لِلشَّعْرِ، مُذْهِبَةٌ

عون بن محمد ابن حنفیہ اپنے باپ' وہ اپنے دادا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں مرفوعاً یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اثمد (سرمہ) کو لازم پکڑو یہ بال اگانے والا' تنکا نکالنے والا اور آنکھ کو صاف

لِّلْقَذٰی، مُصَفَّاۃٌ لِّلْبَصَرِ)). [الصحیحۃ:۲٦٤٢] کرنے والا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۴۲۔ بخاری فی التاریخ (۸/ ۴۱۲)' ابو نعیم فی الحلیۃ (۳/ ۱۷۸)' طبرانی فی الکبیر (۱۸۳)' والاوسط (۱۰۶۸)۔

فوائد: اثمد انتہائی اعلیٰ درجے کا سرمہ ہے جو کہ آنکھ کی جملہ تکالیف کے لیے انتہائی مفید ہے۔

باب: اھمیۃ السواك — مسواک کی اہمیت کا بیان

۳۰۳۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَیْکُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهٗ مَطْبَةٌ لِّلْفَمِ، وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ)). [الصحیحۃ:۲٥١٧]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: مسواک کو لازم پکڑو کیونکہ یہ منہ کی صفائی اور رب کی رضا مندی کی باعث ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۱۷۔ احمد (۲/ ۱۰۸) طبرانی فی الاوسط (۳۱۳۷)' ابن عساکر (۷/ ۴۱)۔

باب: استحباب تغییر الشیب — سفید بالوں کو تبدیل کرنے کا استحباب

۳۰٤۰۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوعاً: ((غَیِّرُوْا الشَّیْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی)). [الصحیحۃ: ٨٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: سفید بال تبدیل کرو اور یہود ونصاریٰ کی مشابہت مت کرو۔

تخریج: الصحیحۃ ۸۳۶۔ احمد (۲/ ۲۶۱٬۴۹۹)' ابن سعد (۱/ ۴۳۹)' ترمذی (۱۷۵۲) مختصراً۔

باب: ویل للمصورین — تصویر بنانے والوں کے لیے ہلاکت ہے

۳۰٤١۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ، فَرَأٰی صُوَراً، قَالَ: فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأَتَیْتُهٗ بِهٖ، فَجَعَلَ یَمْحُوْهَا وَیَقُوْلُ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا یُّصَوِّرُوْنَ مَالَا یَخْلُقُوْنَ)) [الصحیحۃ:٩٩٦]

اسامہ ابن زید کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کعبہ میں آیا۔ آپ نے وہاں تصویریں دیکھیں' کہتے ہیں: آپ نے پانی کا ڈول منگوایا' میں اسے لایا' تو آپ ان کو مٹانے لگے اور کہتے: اللہ ایسی قوم کو قتل کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

تخریج: الصحیحۃ ۹۹۶۔ الضیاء فی المختارۃ (۱۳۳۶)' ابو داؤد الطیالسی (۶۲۳)' طبرانی فی الکبیر (۴۰۷)۔

باب: استحباب الخضرۃ — سبز رنگ کے استحباب کا بیان

۳۰٤٢۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((کَانَ أَحَبُّ الْأَلْوَانِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْخُضْرَةَ)) [الصحیحۃ:٣٠٥٤]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو رنگوں میں سے سب سے زیادہ سبز رنگ پسند تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۵۴۔ البزار (الکشف:۲۹۴۳) و (البحر :۷۲۳۴)' طرانی فی الاوسط (۵۷۲۷)' بیہقی فی الشعب (۶۳۲۸)۔

فوائد: سبز رنگ آپ ﷺ کا پسندیدہ رنگ تھا چنانچہ اس کو پسند کرنا اور اپنانا مستحب ہے لیکن اسے علامت بنا لینا' ضروری ٹھہرا لینا بدعت ہے جو کہ قابل ستائش نہیں۔

باب:سدل الصحامة بين كتفين

کندھوں کے درمیان پگڑی کا پلو لٹکانے کا بیان

۳۰۴۳ـعَنِ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عَمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ)). [الصحيحة:۷۱۷]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جب آپ ﷺ عمامہ باندھتے تو اسے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔

تخریج: الصحیحۃ ۷۱۷۔ ترمذی (۱۷۳۶) عقیل فی الضعفاء (۳/ ۲۱)۔

باب من شمائله

آپ ﷺ کے خصائل کا بیان

۳۰۴۴ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَإِذَا ادَّهَنَ وَمَشَّطَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَاللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا: بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُسْتَدِيْراً، قَالَ: وَرَأَيْتُ خَاتَمَهُ، عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَّامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ)). [الصحيحة: ۳۰۰۵]

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی اور سر کا اگلا حصہ سیاہ سفید ہو گیا جب آپ تیل لگا کر کنگھی کرتے تو وہ (بال) واضح نہ ہوتے' اور جب آپ کا سر پراگندہ ہوتا تو واضح ہوتے اور آپ کے سر اور داڑھی کے بال گھنے تھے۔ کسی آدمی نے کہا: آپ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ کہا: نہیں' بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا' کہتے ہیں: اور میں نے آپ کی مہر دیکھی آپ کے کندھے کے پاس کبوتری کے انڈے کی مانند جو کہ جسم کی طرح تھی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۰۵۔ مسلم (۲۳۴۴)' احمد (۵/ ۱۰۴)۔

باب شيبه

آپ ﷺ سفید بالوں کا بیان

۳۰۴۵ـعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعاً: ((كَانَ شَيْبُهُ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً)) [الصحيحة:۲۰۹۶]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے: آپ ﷺ کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۹۶۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۳۱۳)' احمد (۲/ ۳۲۸)' ابن سعد (۱/ ۴۱۴)' بیہقی (۱/ ۱۸۱)۔

باب:الأمر بمحو صور

تصویروں کو مٹانے کا حکم دینا

۳۰۴۶ـ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ((كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ، فَأَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوْهَا، فَبَلَّ عُمَرُ ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ، فَدَخَلَهَا ﷺ وَمَا

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کعبہ میں تصویریں تھیں' تو آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کو مٹا دیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا گیلا کر کے ان کو مٹا دیا۔ آپ اس میں ایسے داخل ہوئے کہ اس میں کچھ باقی نہ تھا۔

فِيهَا مِنْ شَيْءٍ)). [الصحيحة:٣١١٥]

تخريج: الصحيحة ٣١١٥- احمد (٣/ ٣٩٦)' بيهقى فى الادئل (٥/ ٧٣)' ابوعوانة (اتحاف المهرة:٣/ ٤٣٦)' ابوداؤد (٤١٥٦)' من طريق آخر عنه بنحوه۔

فوائد: آپ مکہ میں تیرہ سال رہے۔ کعبہ 'mu' بت' تصویریں سبھی کچھ موجود رہا۔ آپؐ نے انہیں کچھ نہ کہا لیکن جونہی اللہ نے آپ کو غلبہ عطا کیا' کلمہ کی حکمرانی دی تو آپؐ نے پہلا کام کعبے کی صفائی کا کیا تو اس سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ دعوت میں حکمت کو اپناتے ہوئے ایک مناسب وقت کے انتظار تک شرک اور کفر کے غلبے پر صبر کیا جاسکتا ہے۔

باب دهن شعره

آپ ﷺ کا بالوں کو تیل لگانے کا بیان

٣٠٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَذَكَرَ شَيْبَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِي [مِفْرَقِ] رَأْسِهِ شَعَرَاتٌ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا لَمْ يَدْهِنْهُ تَبَيَّنَ)). [الصحيحة:٣٠٠٤]

جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سفید بالوں کا تذکرہ کیا۔ فرمایا: آپ کے سر کی مانگ میں کچھ (سفید) بال تھے جب آپؐ تیل لگاتے تو پتہ نہ چلتا اور جب تیل نہ لگا ہوتا تو پتہ چلتا۔

تخريج: الصحيحة ٣٠٠٤- ابوداؤد الطيالسى (٧٦٢)' مسلم (٢٣٤٤)' ترمذى فى الشمائل (٣٧)' نسائى (٥١١٧)۔

باب: جواز من لبس الثوب مصبوغة بالورس والزعفران

ورس اور زعفران سے رنگے کپڑے کو پہننے کا جواز

٣٠٤٨- عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ لَهُ مِلْحَفَةٌ مَصْبُوغَةٌ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ،يَدُورُبِهَا عَلَى نِسَائِهِ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ هٰذِهِ رشتها بِالْمَاءِ، وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ هٰذِهِ رشتها، بِالْمَاءِ، وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ هٰذِهِ رشتها بِالْمَاءِ.))

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کی ورس و زعفران (بوٹی) سے رنگی ایک چادر تھی۔ آپؐ اسے لے کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے جب اس کی رات ہوتی تو وہ اسے پانی سے تر کرتی' اور جب اس کی رات (کی باری) ہوتی تو یہ تر کرتی' اور جب اس کی ہوتی تو وہ تر کرتی۔

تخريج: الصحيحة ٢١٠١- خطيب فى تاريخه (١٣/ ٣٢٠)' ابو الشيخ فى اخلاق النبى ﷺ (ص:١٦٩)' بغوى فى الانوار (٨٣٨)من طريق آخر عنه بنحوه۔

باب وسادته

آپ ﷺ کے تکیہ مبارک کا بیان

٣٠٤٩-عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ وِسَادَتُهُ الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ)). [الصحيحة: ٢١٠٣]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ جس تکیے پر رات کو سوتے' وہ چمڑے کا تھا اور اس کی بھرائی (کھجور کے) پتوں سے ہوئی تھی۔

تخريج: الصحيحة ٢١٠٣- ابوداؤد (٤١٤٦)' ترمذى (١٧٦١)' وفى الشمائل (١٣٢٢)' احمد (٦/ ٤٨)' بخارى (٦٤٥٦) و مسلم

(۲۰۸۳) مختصراً۔

باب: امر کریم متروك فی بعض البلاد

باب: اہم معاملے کو بعض شہروں میں ترک کر دینا

۳۰۵۰۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدٍ : ((كَانَ ﷺ يَأْمُرُ بِتَغْيِيرِ الشَّيْبِ مُخَالَفَةً لِلْأَعَاجِمِ))

عقبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: آپ ﷺ عجمیوں کی مخالفت میں سفید بالوں کو (رنگ کر) تبدیل کرنے کا حکم دیتے۔

[الصحيحة:٢١١٤]

تخریج: الصحيحة ۲۱۱۴۔ طبرانی (۱۷/ ۱۲۹)' عبدالغنی المقدسی فی السنن (۱۷۷/ ۱)۔

باب: رخصة الخفين للنساء

عورتوں کے لیے خفین پہننے کی رخصت کا بیان

۳۰۵۱۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو موزے پہننے کی رخصت دیتے تھے۔

[الصحيحة:٢٠٦٥]

تخریج: الصحيحة ۲۰۶۵۔ احمد (۶/ ۳۵)' ابن خزیمة (۲۶۸۶)' ابو داؤد (۱۸۳۱)۔

باب: استحباب الإكتحال ثلاثا

تین سلائیاں سرمہ لگانے کا استحباب

۳۰۵۲۔عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ ﷺ يَكْتَحِلُ فِي عَيْنِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْيُسْرَى مَرَّتَيْنِ)). [الصحيحة: ٦٣٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: آپ ﷺ اپنی دائیں آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے اور بائیں میں دو۔

تخریج: الصحيحة ۶۳۳۔ ابن سعد (۱/ ۴۸۴)' مرسلاً ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص:۱۸۳)۔ بغوی فی شرح السنة (۳۰۲۵)' وفی الانوار (۱۰۹۵)' موصولاً۔

۳۰۵۳۔عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ يَكْتَحِلُ وِتْرًا)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ ﷺ طاق سرمہ ڈالتے۔

[الصحيحة:٢٧٤٦]

تخریج: الصحيحة ۲۷۴۶۔ البزار (الكشف:۲۹۸۲) و (البحر :۷۵-۶۴)' بیهقی فی الشعب (۶۴۲۸) الضیاء فی المختارة (۲۱۱۰)۔

۳۰۵٤۔ عَنْ سهل بْنِ سَعْدٍ: ((كَانَ ﷺ يُكْثِرُ دهن رَأْسَهُ، وَيُسَرِّحُ لِحْيَتَهُ بِالْمَاءِ))

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سر کو اکثر تیل لگاتے اور داڑھی کو پانی کے ساتھ سلجھاتے۔

[الصحيحة:٧٢٠]

تخریج: الصحيحة ۷۲۰۔ ابن الاعرابی فی المعجم :۶۱۲)' بیهقی فی الشعب (۶۴۶۵)۔

۳۰۵۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ ﷺ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ)) [الصحيحة:۱۲۷۹]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' آپ ﷺ عید والے دن سرخ چادر زیب تن کرتے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۷۹۔ طبرانی فی الاوسط (۷۶۰۵)' ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص:۱۲۰)' بغوی فی الانوار (۷۷)۔

باب: کراهية الحليلة والحرير

ریشم اور زیور پہننے کی کراہت کا بیان

۳۰۵۶۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَاتَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا)). [الصحيحة:۳۳۸]

عقبۃ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور کہتے: اگر تم جنت کا زیور اور ریشم چاہتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۸۔ نسائی (۵۱۳۹)' ابن حبان (۵۴۸۶)' حاکم (۴/ ۱۹۱)' احمد (۴/ ۱۴۵)۔

فوائد: پیچھے ہم حدیث میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ نے ریشم اور سونے کو اس امت کی عورتوں پر حلال قرار دیا ہے تو اس میں جو آپ اپنی بیویوں کو مخاطب ہیں یہ ان کے لیے خاص ہے عام عورتوں کو یہ حکم نہیں۔ واللہ اعلم۔

باب: کراهية الترجل في كل يوم

ہر روز کنگھی کرنے کی کراہت کا بیان

۳۰۵۷۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:كَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَامِلًا بِمِصْرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مشعان، قَالَ: مَالِيَ أَرَاكَ مشعانا وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ قَالَ: ((كَانَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ، قُلْنَا: وَمَا الْإِرْفَاهُ؟ اَلتَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ)) [الصحيحة:۵۰۲]

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: نبیؐ کے صحابہ میں سے ایک آدمی مصر کا گورنر تھا' اس کے پاس اس کے ساتھیوں میں سے کوئی آدمی اس وقت آیا جب وہ پراگندہ سر تھا۔ اس نے کہا: کیا بات ہے میں تمہیں امیر ہونے کے باوجود پراگندہ سر والا دیکھ رہا ہوں؟ کہا: آپ ﷺ نے ہمیں ارفاہ سے روکا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا ارفاہ کیا ہے؟ کہا: روزانہ کنگھی کرنا۔

تخریج: الصحیحۃ ۵۰۲۔ نسائی (۵۰۶۱)'احمد (۶/ ۲۲)' ابوداؤد (۴۱۶۰)' عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

باب: تحريم اطالة الثوب تحت الكعبين

ٹخنوں سے نیچے لمبے کپڑے (لباس) کی حرمت

۳۰۵۸۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ جَاوَزَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ)). [الصحيحة:۲۰۳۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازار بند کی جو بھی چیز ٹخنوں سے تجاوز کر جائے وہ آگ میں جائے گی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۳۷۔طبرانی (۱۱۸۷۸)' (۱۲۰۶۴)۔

باب: النساء الملعونة

لعنتی عورتوں کا بیان

۳۰۵۹۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعاً: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ الْمُسْتَوْشِمَاتِ، [وَالْوَاصِلَاتِ] وَالنَّامِصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ)). [الصحيحة:۲۷۹۲]

ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے: اللہ نے گودنے والی، گودوانے والی (بال) ملانے والی اور اکھاڑنے والی اور حسن کے لیے (دانت) کشادہ کروانے والی، اور اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی پر لعنت کی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۹۲۔ بخاری (۴۸۸۶، ۵۹۳۹)، مسلم (۲۱۲۵)، ابوداود (۴۱۶۹)، ترمذی (۲۷۸۲)، ابن ماجه (۱۹۸۹)۔

فوائد: سوئی کے ذریعے جسم میں سرمہ وغیرہ بھرنا اور بالوں کے ساتھ وگ یا پراندہ وغیرہ استعمال کرنا اور چہرے سے بال اکھاڑنا اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا یہ سب ملعون، رب کی رحمت سے دوری والے کام ہیں۔

۳۰۶۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّسِمَ فِي الْوَجْهِ)). [الصحيحة:۲۱٤۹]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر داغنے والے پر لعنت کی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۱۴۹۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۹۲۶)، واصله عند مسلم (۲۱۱۸)۔

باب: ذم تنزيع الثوب من غير بيتها

عورت کا اپنے گھر کے علاوہ کپڑے اتارنے کی مذمت

۳۰۶۱۔ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لقيها يوماً، فَقَالَ: ((مِنْ أَيْنَ جِئْتِ يَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ؟)) قَالَتْ: مِنَ الْحَمَّامِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ اِمْرَأَةٍ تَنْزِعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا، إِلَّا هُتِكَتْ مَا بَيْنَهَا وَمَا بَيْنَ اللّٰهِ مِنْ سِتْرٍ)) [الصحيحة:۳٤٤۲]

ام درداء کہتی ہیں کہ ایک دن اسے رسول اللہ ﷺ ملے اور کہنے لگے: اُم درداء کہاں سے آ رہی ہو؟ کہتی ہیں: حمام سے، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں کہا: جو بھی عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں کپڑے اتارتی ہے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان پردے کو تار تار کر دیتی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۴۲۔ احمد (۶/ ۳۶۲)، الدولابی فی الکنی (۲/ ۱۳۴)، طبرانی (۲۴/ ۲۵۵)۔

باب: فضل التواضع في اللباس

لباس میں عاجزی کی فضیلت کا بیان

۳۰۶۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعاً لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبِسُهَا)). [الصحيحة:۷۱۸]

معاذ بن انس جہنی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے عاجزی کی وجہ سے لباس چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس (خوبصورت) لباس پر قادر بھی تھا، تو اللہ قیامت والے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا حتیٰ کہ اسے اختیار دیا جائے گا کہ ایمان کا جو حلہ چاہے پہن لے۔

تخریج: الصحیحة ۷۱۸۔ ترمذی (۲۴۸۱)، حاکم (۴/ ۱۸۳)، احمد (۳/ ۴۳۹)، ابو نعیم فی الحلية (۸/ ۴۸)۔

باب اکرام الشعر

بالوں کا خیال کرنے کا بیان

٣٠٦٣۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بال ہوں وہ لازماً ان کی عزت کرے۔

تخریج: الصحیحۃ ۵۰۰۔ ابوداؤد (۴۱۶۳)' طحاوی فی المشکل (۴/ ۳۲۱)' بیھقی فی الشعب (۶۴۵۵)۔

فوائد: اکرام کا مطلب ہے کہ اگر بال رکھے جائیں تو ان میں تیل لگایا جائے کنگھی کی جائے لیکن وقفے کے ساتھ۔ ہاں بال بڑے ہوں تو روزانہ کرنے کی اجازت بھی ملتی ہے جیسا کہ ایک صحابی کو آپ ﷺ نے اجازت مراحمت فرمائی تھی۔

باب: تحريم الحرير وآنية الذهب والفضة

ریشم اور سونے چاندی کے برتنوں کی حرمت

٣٠٦٤۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَشَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَآنِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة:٣٨٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا' وہ آخرت میں نہیں پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ ان میں آخرت میں نہیں پیے گا' پھر فرمایا: اہل جنت کا لباس' شراب اور ان کے برتن۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۸۴۔ حاکم (۴/ ۱۴۱)' ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۵۶/ ۱۱۲)۔

٣٠٦٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((من لي بخالد بن نبيح؟)) رجل من هذيل، وهو يومئذ قبل (عرفة) ب (عرنه) قال عبدالله بن أنيس: أنا يارسول الله ﷺ! انعته لي،قال: ((إذا رأيته هبته)) قال: يارسول الله ﷺ! والذي بعثك بالحق ماهبت شيئاً قط۔ قال: فخرج عبدالله بن أنيس حتى أتى جبال (عرفة) قبل

محمد بن کعب' عبد اللہ بن انیس جہنی سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خالد بن نبیح جو کہ ہذیل کا آدمی تھا' کے بالمقابل کون میرا مددگار ہوگا؟ اور وہ ان دنوں پھٹے پاؤں والے جانور کے ساتھ عرفہ کی جانب رواں دواں تھا۔ عبد اللہ بن انیس کہنے لگے: میں' اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی نشانی بتا دیجیے۔ کہا: جب تو اسے دیکھے گا تو ڈر جائے گا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی کسی شئی سے خوفزدہ نہیں ہوا۔ کہتے ہیں: عبد اللہ نکلے

أن تغيب الشمس، قال عبدالله: فلقيت رجلاً فرعبت منه حين رأيته، فعرفت حين رعبت منه أنه ماقال رسول اللهﷺ، فقال لي: من الرجل؟ فقلت: باغي حاجة هل من مبيت؟ قال: نعم فالحق، فرحت في أثره فصليت العصر ركعتين خفيفتين، وأشفقت أن يراني، ثم لحقته، فضربته بالسيف، ثم خرجت، فأتيت رسول اللهﷺ ،فأخبرته، قال محمد بن كعب: فأعطاه رسول اللهﷺ مخصرة،فقال: **((تخصر بهذه حتى تلقاني، وأقل الناس المتخصرون))** قال محمد بن كعب: فلما توفي عبدالله بن أنيس أمربها فوضعت علي بطنه و كفنه، ودفن ودفنت معه۔

حتیٰ کہ عرفہ کے پہاڑ کے پاس آئے قبل اس کے کہ سورج غروب ہو۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں ایک آدمی کو ملا۔ میں نے جب اسے دیکھا تو خوفزدہ ہوگیا۔ جب میں ڈرا تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا' اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا: ضرورت کی تلاش میں ہوں۔ کیا کوئی رات گزارنے کا ٹھکانہ مل جائے گا؟ کہا: ہاں' ساتھ مل جاؤ' تو میں اس کے پیچھے ہولیا۔ اور عصر کی دو ہلکی سی رکعتیں ادا کیں اور مجھے ڈر بھی تھا کہ کہیں مجھے دیکھ ہی نہ لے۔ پھر میں اس کے ساتھ مل گیا' اور اسے تلوار دے ماری۔ پھر میں نکل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ محمد بن کعب کہتے ہیں: آپؐ نے اسے لاٹھی عطا کی اور فرمایا: مجھے ملنے تک اس لاٹھی کو استعمال کر اور کم لوگ ہی لاٹھی استعمال کرتے ہیں۔ محمد بن کعب نے کہا: جب ابن انیس فوت ہوئے تو انہوں نے اس کا حکم دیا تو وہ ان کے پیٹ اور کفن پر رکھ دی گئی اور انہیں اس کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۸۱۔ ابو نعیم فی الحلیۃ (۲/ ۵'۶) واخبار اصبھان (۱/ ۱۸۹'۱۹۰)' طبرانی فی الکبیر (۱۳/ ۹۶'۹۷)۔

باب: وجوب رفع الازار الى ما فوق الكعبين

ٹخنوں سے اوپر تک تہبند' شلوار رکھنا واجب ہے

۳۰۶۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّﷺ وَعَلَيَّ إِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ، فَقَالَ: **((مَنْ هٰذَا؟))** قُلْتُ: عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ: **((إِنْ كُنْتَ عَبْدَاللهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ))** فَرَفَعْتُ إِزَارِيْ إِلٰى نِصْفِ السَّاقَيْنِ، فَلَمْ تَزَلْ إِزْرَتُهُ حَتّٰى مَاتَ۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں: نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میرا تہہ بند اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: عبد اللہ بن عمرؓ۔ کہتے ہیں: اگر تو عبد اللہ ہے تو اپنا تہہ بند اوپر اٹھا لے۔ میں نے اپنا ازار نصف پنڈلی تک اٹھا لیا' چنانچہ ان کا ازار فوت ہونے تک ایسے ہی رہا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۶۸۔ احمد (۲/ ۱۴۱)' عبدالرزاق (۱۹۹۸۰)' طبرانی فی الاوسط (۷/ ۴۳۳۴)۔

۳۰۶۷۔عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوْعاً: **((مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلٰى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلِيَّةِ، فَإِنْ أَبَيْتَ**

حذیفہؓ سے مرفوعا روایت ہے: ازار کی جگہ نصف پنڈلی تک ہے' اگر تو انکار کرے تو پنڈلی سے نیچے تک اور ٹخنوں میں ازار کا کوئی

فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ، وَلَاحِقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْأَزَارِ)) — حق نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۶۶۔ ترمذی (۱۷۸۳)' نسائی (۵۳۳۱)' ابن ماجه (۳۵۷۲)' احمد (۵/ ۳۸۲'۳۹۲)۔

باب: کراهة ستر الجدر وزخرفها — دیواروں پر پردے لٹکانے اوران کی تزئین و آرائش کی ممانعت

۳۰٦۸۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ مُرْسَلاً: ((نَهٰیﷺ أَنْ تُسْتَرَ الْجُدُرَ)) — علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیواروں پر پردے ڈالنے سے روکا۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۸۴۔ بیهقی (۷/ ۲۷۲) عن علی بن الحسین مرسلاً بیهقی و ابوداؤد (۱۴۸۵)و عقیلی فی الضعفاء (۱/ ۱۷۹)' عن ابن عباس رضی اللہ عنہما' مسلم (۲۱۰۷)' عن عائشة رضی اللہ عنہا بمعناہ۔

فوائد: دیوار کی زیب و زینت کی غرض سے ان پر پردے لٹکا دینا تاکہ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوں' ممنوع ہے۔ لہٰذا اسراف کی بجائے جائز ضرورتوں پر پیسہ خرچ کرنا چاہیے۔

باب: النهی عن الانتقال قائمًا — کھڑے ہوکر جوتا پہننے کی ممانعت

۳۰٦۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((نَهٰیﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً)). [الصحیحة:۷۸۹] — ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو روکا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۷۸۹۔ ابن ماجه (۳٦۱۸) و ترمذی (۱۷۷۵) من طریق آخر عنه' ابوداؤد (۴۱۳۵)' عن جابر ترمذی ۱۷۷٦)' عن انس و ابن ماجه (۳٦۱۹)' عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

باب: النهی عن الترجل فی کل یوم — ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۰۷۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: ((نَهٰیﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا)). [الصحیحة:۵۰۱] — عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے روکا۔

تخریج: الصحیحة ۵۰۱۔ ابوداؤد (۴۱۵۹)' ترمذی (۱۷۵٦)' نسائی (۵۰۵۸)' احمد (۴/ ۸٦)۔

باب: النهی عن الخاتم الذهب والحدید — سونے اور لوہے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۳۰۷۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ((نَهٰیﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ خَاتَمِ الْحَدِيدِ)). [الصحیحة: ۱۲۴۲] — عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۴۲۔ بیھقی فی الشعب (۶۳۴۹)، الادب المفرد (۱۰۲۱) واحمد (۲/ ۱۶۳) بنحوہ۔

باب: النهي عن مجلسين و ملبسين

دو مجلسوں اور دولباسوں کی ممانعت کا بیان

۳۰۷۲۔ عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه رضي الله عنه ((نَهَى ﷺ عَنْ مَجْلَسَيْنِ وَمَلْبَسَيْنِ، فَأَمَّا الْمَجْلَسَانِ: فَجُلُوسٌ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ، وَالْمَجْلَسُ الْآخَرُ: أَنْ تَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ يُفْضِي إِلَى عَوْرَتِكَ، وَالْمَلْبَسَانِ: أَحَدُهُمَا: أَ تُصَلِّيَ فِي ثَوْبٍ وَلَا تَوَشَّحَ بِهِ. وَالْآخِرَةُ: أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ لَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ)). [الصحيحة: ۲۹۰۵]

عبداللہ بن بریدۃ اپنے باپ (بریدہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دو مجلسوں اور دو لباسوں سے روکا، بہرحال دو مجلسیں سائے اور دھوپ میں بیٹھنا اور دوسری مجلس یہ کہ تو گوٹھ مار کر کپڑے میں بیٹھے جو کہ تیری شرمگاہ تک پہنچ رہا ہو اور دو لباس ان میں سے ایک یہ کہ تو ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس کو تو نے کندھے پر نہ لیا ہو اور دوسرا یہ کہ تو شلوار میں نماز پڑھے اور تم پر کوئی چادر نہ ہو۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۰۵۔ حاکم (۴/ ۲۷۲)، ابن عدی فی الکامل (۴/ ۱۶۳۶، ۱۶۳۷)۔

باب: النهي عن الثوب المشبع حمرة

باب: گہرے سرخ رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت

۳۰۷۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((نَهَى ﷺ عَنِ الْمِفْدَمِ)) [الصحيحة: ۲۳۹۵]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آپ ﷺ نے گہرے سرخ رنگ کے کپڑے سے روکا۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۹۵۔ ابن ماجه (۳۶۰۱)، احمد (۲/ ۹۹)، ابن ابی شیبة (۸/ ۱۸۲)، مطولاً۔

فوائد: پیچھے حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپؐ عید پر سرخ چادر زیب تن کرتے تھے جبکہ اس حدیث میں آپؐ نے روکا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ احتیاط بہتر ہے ہاں اگر سرخ رنگ پہن لیا جائے تو جواز ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۷۴۔ عَنْ عِمْرَانَ بِنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعاً: ((نَهَى عَنْ ميثرة الْأُرجوان)). [الصحيحة: ۲۳۹۶]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کے گدیلوں سے منع کیا۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۹۶۔ ترمذی (۲۷۸۸) بھذا اللفظ ابوداؤد (۴۰۴۸)، احمد (۴/ ۴۴۲)، بالفاظ معناہ۔

باب: وجوب ستر العورة

ستر پوشی کے وجوب کا بیان

۳۰۷۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: ((نُهِيتُ عَنِ التَّعَرِّي)). ((وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ النُّبُوَّةَ)). [الصحيحة: ۲۳۷۸]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے: مجھے ننگا ہونے سے روک دیا گیا۔ یہ آپ پر نبوت نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۷۸۔ ابوداؤد الطیالسی (۲۶۵۹)، حاکم (۴/ ۱۷۹)، مطولاً من طریق آخر بمعناہ البزار (الکشف: ۱۱۵۸، ۱۱۵۹)، مطولاً من طریق ابن عباس عن العابس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نحوہ۔

باب: من اللباس المحرم

حرام وممنوع لباس کا بیان

۳۰۷۶۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: ((وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْ كَرَبَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا)) قَالَ: نَعَمْ۔ [الصحيحة: ١٠١١]

خالد بن معدان کہتے ہیں: مقدام بن معدی کربؓ معاویہؓ کے پاس وفد لے کر گئے' اور اسے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی کھال پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں'

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۱۱۔ ابو داؤد (۴۱۳۱)' نسائی (۴۳۶۰)' طحاوی فی مشکل الآثار (۴/ ۲۶۴)۔

فوائد: اس سے چونکہ تکبر پیدا ہوتا ہے اس لیے اس سے روک دیا گیا۔

۳۰۷۷۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِيْضٍ لِحَاهُمْ، فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، حَمِّرُوْا وَصَفِّرُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّوْنَ عَثَانِيْنَهُمْ، وَيُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ، وَقَصِّرُوْا سِبَالَكُمْ، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَّفُوْنَ وَلَا يَنْتَعِلُوْنَ، فَقَالَ: ((انْتَعِلُوْا وَتَخَفَّفُوْا، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ)).

[الصحيحة: ١٢٤٥]

ابو امامہ ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سفید داڑھی والے انصار کے کچھ لوگوں کے پاس گئے اور کہا: اے انصار کی جماعت سرخ اور زرد رنگ اپناؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ انہوں نے کہا: اے رسول اللہ! یقیناً اہل کتاب اپنی داڑھیاں کاٹتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو' اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: جوتے اور موزے دونوں پہنو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۴۵۔ احمد (۵/ ۲۶۴)' بیہقی فی الشعب (۶۴۰۵)' طبرانی فی الکبیر (۷۹۲۴)۔

باب: امتناعه صلى الله عليه وسلم من دخول البيت المزين

نبی ﷺ کا زیب و آرائش والے گھر میں داخل نہ ہونے کا بیان

۳۰۷۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَجَدَ عَلٰى بَابِهَا سِتْراً، فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ: وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ

عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، فاطمہ ؓ کے پاس آئے' ان کے دروازے پر پردہ لٹکا دیکھا تو آپؐ داخل نہ ہوئے۔ کہتے ہیں: آپؐ کم ہی آتے مگر ان سے ابتداء کرتے۔

إِلَّا بَدَأَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ: مَالَكِ؟ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ إِلَيَّ، فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ فَاطِمَةَ اِشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا؟ قَالَ: ((وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا الرَّقْمُ؟)) فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ، فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: قُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَايَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: ((قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ)). [الصحيحة: ۲۴۲۱، ۳۱۴۰]

علیؓ آئے تو انہوں نے ان کو پریشان دیکھا' تو پوچھا: کیا ہوا؟ کہتی ہیں: نبی ﷺ میری طرف آئے تھے مگر اندر نہیں آئے' تو علیؓ آپ کے پاس چلے آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! فاطمہؓ کو یہ بات بڑی گراں گزری ہے کہ آپؐ اس کے پاس آئے مگر اندر داخل نہ ہوئے؟ کہا: میں اور دنیا اکٹھے نہیں ہوسکتے یا میں اور نقش و نگار دھاری دار کپڑا۔ تو وہ فاطمہؓ کی طرف گئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی بات سے آگاہ کیا' تو وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھے کہ وہ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اسے کہنا کہ اسے فلاں شخص کی اولاد کی جانب بھیج دے۔

تخریج: الصحیحة ۲۴۲۱'۳۱۴۰۔ ابوداؤد (۴۱۴۹)' احمد (۲/ ۲۱)' ابن ابی شیبة (۱۳/ ۲۳۹)' ابن حبان (۶۳۵۳)۔

باب: ويل للنساء من الأحمرين

دو سرخ چیزوں کی وجہ سے عورتوں کیلئے ہلاکت ہے

۳۰۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَحْمَرَيْنِ: الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ)). [الصحيحة: ۳۳۹]

ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپؐ نے فرمایا: دو چیزوں کی وجہ سے عورتوں کے لیے ہلاکت ہے: سونا اور معصفر بوٹی سے رنگا کپڑا۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۹۔ ابن حبان (۵۹۶۸)' بیہقی فی الشعب (۶۱۹۰)۔

فوائد: یعنی سونا اور شوخ لباس ہی عورت کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہوتے ہیں۔ یہی شوق عورت کو دین سے دور کر دیتا ہے اور ایسے تکلفات میں الجھ کر خواتین اپنی آخرت برباد کر بیٹھتی ہیں۔ اس لیے زیورات اور نمود و نمائش میں مقابلہ بازی سے گریز کرنا چاہیے۔

باب: تحريم الخاتم من الذهب

سونے کی انگوٹھی کی حرمت کا بیان

۳۰۸۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ يَوْمًا خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاضْطَرَبَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ فَرَمَى بِهِ وَقَالَ: ((لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)). [الصحيحة: ۲۹۷۵]

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن سونے کی انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنا لیں تو آپؐ نے اسے پھینک دیا' اور کہا: میں آئندہ اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۷۵۔ ابن حبان (۵۴۹۲)' بھذا للفظ۔ مسلم (۲۰۹۳)' ابو عوانة (۵/ ۴۹۰)' احمد (۳/ ۲۰۶)' باختلاف یسیر۔

ذم المسبل

چادر لٹکانے کی مذمت کا بیان

۳۰۸۱۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مَرْفُوعاً: ((يَاسُفْيَانُ بْنُ سَهْلٍ! لَاتُسْبِلْ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ)). [الصحيحة:٤٠٠٤]

مغیرة بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: اے سفیان بن سہل! چادر کو (ٹخنوں سے نیچے) نہ لٹکاؤ' کیونکہ اللہ چادر لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تخریج: الصحیحة ۴۰۰۴۔ ابن ابی شیبة (۸/ ۳۹۵)' ابن ماجه (۳۵۷۴)' احمد (۴/ ۲۵۰،۲۴۶)' ابن حبان (۵۴۴۲)۔

۳۰۸۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: بَيْنَا هُوَ يَمْشِي قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، إِذْ لَحِقَهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَدْ أَخَذَ بِنَاصِيَةِ نَفْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ)) قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَيْنِ۔ فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ. يَاعَمْرُو! وَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ بِأَرْبَعِ أَصَابِعَ مِنْ كَفِّهِ الْيُمْنٰى تَحْتَ رُكْبَةِ عَمْرٍو فَقَالَ: وَهٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، ثُمَّ رَفَعَهَا، [ثُمَّ ضَرَبَ بِأَرْبَعِ أَصَابِعَ تَحْتَ الْأَرْبَعِ الْأُولٰى ثُمَّ قَالَ: يَاعَمْرُو! هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ]ثُمَّ رَفَعَهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا تَحْتَ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ: يَاعَمْرُو! هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ)).

[الصحيحة:٢٦٨٢]

عمرو بن فلاں انصاری کہتے ہیں کہ وہ چلا جارہا تھا کہ اس کا ازار لٹک گیا' جب اسے رسول اللہ ﷺ ملے اور انہوں نے اپنی پیشانی پکڑی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے: اللہ! تیرا بندہ تیرے بندے اور بندی کا بندہ' عمرو کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں پنڈلیوں والا آدمی ہوں' تو آپؐ نے کہا: اے عمرو! بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کی تخلیق اچھی کی ہے۔ اے عمرو! آپؐ نے اپنے دائیں ہاتھ کی چار انگلیاں عمرو کے گھٹنے کے نیچے رکھیں پھر فرمایا: یہ ازار بند کی جگہ ہے' پھر انہیں اٹھا لیا اور دوبارہ چار انگلیاں پہلی چار کے نیچے رکھیں' پھر کہا: اے عمرو! یہ ازار بند کا مقام ہے' پھر انہیں اٹھا کر' دوسری چار کے نیچے انگلیاں رکھیں' پھر کہا: اے عمرو! یہ ازار کا مقام ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۶۸۲۔ احمد (۴/ ۲۰۰)۔ طبرانی فی الکبیر (۷۹۰۹)' وابو نعیم فی المعرفة (۵۱۴۲)' عن ابی امامة رضی اللہ عنہ و فیه اسم الصحابی عمرو بن زرارة۔

باب: حرمة الذهب للنساء اهل البيت

اہل بیت کی عورتوں کے لیے سونے کی حرمت کا بیان

۳۰۸۳۔ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ (خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ) فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَأَتَتْ فَاطِمَةُ تَشْكُو إِلَيْهَا۔ قَالَ ثَوْبَانُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَاطِمَةَ وَأَنَا مَعَهُ وَقَدْ أَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا

ثوبان کہتے ہیں: بنت ہبیرة نبی ﷺ کی جانب آئی اور اس کے ہاتھ میں سونے کا فتخ سونے کی (بڑی بڑی انگوٹھیاں) تھیں' تو آپؐ نے اس کے ہاتھ پر مارنا شروع کردیا تو وہ فاطمہؓ کے پاس آکر شکوہ کرنے لگی۔ ثوبانؓ کہتے ہیں: نبیؐ فاطمہ کے پاس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا' اور اس نے اپنی گردن سے سونے

سَلْسَلَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: هٰذَا أَهْدٰى لِیْ أَبُوْ حَسَنٍ وَّفِیْ یَدِھَا السِّلْسَلَةُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((یَافَاطِمَةُ! أَیَسُرُّكِ أَنْ یَّقُوْلَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فِیْ یَدِھَا سَلْسَلَةٌ مِّنْ نَارٍ؟!)) فَخَرَجَ وَلَمْ یَقْعُدْ، فَعَمَدَتْ، فَاطِمَةُ إِلَی السِّلْسَلَةِ فَبَاعَتْھَا، فَاشْتَرَتْ بِھَا نَسَمَةً فَأَعْتَقَتْھَا، فَبَلَغَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ)). [الصحیحة:۴۱۱]

کی زنجیر اتاری ہوئی تھی، کہتی ہیں: مجھے یہ ابوالحسن نے تحفے میں دی تھی اور اس کے ہاتھ میں زنجیر پکڑی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ لوگ کہیں فاطمہ بنت محمدؐ کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے؟ تو بیٹھے بغیر ہی نکل پڑے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے زنجیر کو بیچ ڈالا، اور اس سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا، نبیؐ تک یہ بات پہنچی، تو آپؐ نے فرمایا: ساری تعریفات اس ذات کی، جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات دی۔

تخریج: الصحیحة ۴۱۱۔ نسائی (۵۱۴۳)، ابو الشیخ فی العظمة (۳۴۹)، دارقطنی فی الغرائب (ق:۲۲۴/ ۱)۔

فوائد: پیچھے حدیث کے تحت گزر چکا ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں کے لیے سونے کا استعمال حرام تھا۔ آپؐ نے ان کو سو استعمال کرنے سے روک دیا۔

(۲۴) المبتدا والانبياء وعجائب المخلوقات

آغاز تخلیق' انبیاء علیہم السلام اور مخلوقات کے عجیب حالات

٣٠٨٤۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ خُضْرٍ مُّعَلَّقٌ بِهِ الدُّرُّ)). [الصحيحة: ٣٤٨٥]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل (علیہ السلام) میرے پاس ہرے رنگ کے لباس میں آئے' اس کے ساتھ موتی ٹانکے ہوئے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۸۵۔ احمد (۱/ ۴۰۷) ابو الشیخ فی العظمۃ (۳۴۹)' دارقطنی فی الغرائب (ق:۲۲۴/ ۱)۔

باب بكثرة الملائكة

فرشتوں کی کثرت کا بیان

٣٠٨٥۔ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَصْحَابِهٖ اِذْ قَالَ لَهُمْ: ((اَتَسْمَعُوْنَ مَا اَسْمَعُ؟ قَالُوْا: مَانَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: اِنِّيْ لَاَسْمَعُ اَطِيْطَ السَّمَاءِ، وَمَا تُلَامُ اَنْ تَئِطَّ، وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ اَوْقَائِمٌ)). [الصحيحة:٨٥٢]

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سن رہے ہو جو کچھ میں سن رہا ہوں؟'' انھوں نے کہا: ہم تو کوئی چیز نہیں سن رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تو آسمان کے چرچرانے کی آواز سن رہا ہوں اور اسے چرچرانے پر ملامت بھی نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ وہاں تو ایک بالشت کے بقدر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدہ یا قیام نہ کر رہا ہو۔

تخریج: الصحیحۃ ۸۵۲۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۴۳)' طبرانی فی الکبیر (۳۱۲۲)۔

فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کا معجزہ تھا کہ آسمانوں کی چرچراہٹ سن لیتے تھے' نیز اس میں اللہ تعالی کے عبادت گزار فرشتوں کی کثرت کا بیان ہے۔

باب الاسراء

واقعہ معراج کا بیان

٣٠٨٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ.وَهُوَ دَابَّةٌ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سفید رنگ کا لمبا سا جانور براق لایا گیا' (اس کی

اَبْيَضُ طَوِيْلٌ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرَفِهٖ. فَلَمْ نزايل ظَهْرَهُ اَنَا وَجِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَفُتِحَتْ لَنَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَرَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)). قَالَ حُذَيْفَةُ: مَااسْمُكَ يَا اَصْلَعُ! فَاِنِّي اَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا اَعْرِفُ اِسْمَكَ؟ فَقُلْتُ: اَنَا زِرُّبْنُ حُبَيْشٍ ـ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهُ قَدْ صَلّٰى؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَقُوْلُ اللّٰهُ ـ عَزَّوَجَلَّ ـ: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ ـ[الاسراء:۱]قَالَ : فَهَلْ تَجِدُهُ صَلّٰى؟ لَوْ صَلّٰى لَصَلَّيْتُمْ فِيْهِ كَمَا تُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: قَالَ زِرٌّ: وَرَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ ـ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ـ، قَالَ حُذَيْفَةُ: اَوَكَانَ يَخَافُ اَنْ تَذْهَبَ مِنْهُ وَقَدْ اَتَاهُ اللّٰهُ بِهَا؟!)).

[الصحيحة:٨٧٤]

سبک رفتاری کا یہ عالم تھا کہ) وہ اپنا قدم اپنی منتہائے نگاہ تک رکھتا تھا۔ میں اور جبریل اس پر سوار ہوئے، حتی کہ بیت المقدس پہنچ گئے۔ ہمارے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور میں نے جنت اور جہنم دونوں دیکھیں۔" حذیفہ بن یمان نے کہا کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز ادا نہیں کی، زرن کہا: میں نے انھیں کہا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے تو نماز پڑھی تھی۔ حذیفہ نے کہا: گنجے! تیرا نام کیا ہے؟ میں تیرا چہرہ تو پہچانتا ہوں، لیکن مجھے تیرے نام کا علم نہیں ہے۔ میں نے کہا: میں زر بن حبیش ہوں۔ انھوں نے کہا: تجھے کیسے پتہ چلا کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: ارشاد باری تعالی ہے: "پاک ہے وہ اللہ تعالی جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دی رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالی ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔" (سورۂ اسراء:۱) انھوں نے کہا: کیا اس میں تجھے کوئی نماز پڑھنے کا تذکرہ ملتا ہے؟ اگر آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگ بھی نماز پڑھتے، جیسا کہ مسجد حرام میں پڑھتے ہو۔ زر کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی سواری اس کڑے کے ساتھ باندھ دی، جس کے ساتھ دوسرے انبیاء علیہم السلام باندھتے تھے۔ حذیفہ نے پوچھا: (آیا باندھنے کی وجہ یہ ہے کہ) آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ وہ کہیں بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالی اسے آپ ﷺ کے پاس لائے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۸۷۴۔ احمد (۵/ ۳۹۲، ۳۹۴)، ابو داؤد الطیالسی (۴۱۱)، بیہقی فی الدلائل (۲/ ۳۶۴)، ترمذی (۳۱۴۷) بنحوہ

فوائد: سفرِ معراج کا ابتدائی مرحلہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ دوسری احادیث میں وضاحت ہے کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی۔

باب: احتجاج آدم و موسٰی فی القدر

معاملہ تقدیر میں موسیٰ اور آدم علیہما السلام کے جھگڑے کا بیان

۳۰۸۷۔ عَنْ اَنَسٍ عَنْ جُنْدُبٍ اَوْغَیْرِہٖ مِنَ الصَّحَابَۃِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِحْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰی، فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی)).

[الصحیحۃ:۹۰۹]

سیدنا انس بن جندب یا کوئی اور صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسی علیہم السلام نے ایک دوسرے پر اعتراض کیا، حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

تخریج: الصحیحۃ ۹۰۹۔ خطیب فی تاریخہ (۴/ ۳۱۹) بھذا اللفظ، احمد (۲/ ۴۶۴)،

فوائد: اس مباحثے کی تفصیل یہ ہے: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسی علیہ السلام نے کہا: اے میرے ربّ! مجھے آدم دکھاؤ، جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال دیا۔ اللہ تعالی نے ان کو آدم دکھائے۔ انھوں نے کہا: آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالی نے اپنی روح پھونکی، سارے کے سارے اسماء سکھلائے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا: سوکس چیز نے آپ کو اس بات پر اکسایا کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: میں موسی ہوں۔ انھوں نے پھر پوچھا: آپ بنی اسرائیل کے وہی رسول ہیں، جن سے اللہ تعالے نے کسی قاصد کے بغیر (براہِ راست) پردے کے پیچھے سے کلام کی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا آپ کو (تورات میں) یہ بات نہیں ملی کہ میری پیدائش سے پہلے اللہ تعالی کی کتاب میں (میرا جنت سے نکلنا) لکھا جا چکا تھا۔ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر کہا: اللہ تعالی کا جو فیصلہ مجھ سے پہلے میرے بارے میں سبقت لے جا چکا ہے، کیا آپ مجھے اس پر ملامت کرتے ہیں؟'' یہ بات بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' (ابوداود، یہ حدیث بخاری و مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اختصار کے ساتھ مروی ہے۔)

باب اتیان الوحی و اشدھا

وحی کے آنے اور اس کی مشکل ترین حالت کا بیان

۳۰۸۸۔ عَنْ عَائِشَۃَ: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ ھِشَّامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْۃُ؟ فَقَالَ: ((اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ فِیْ مِثْلِ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ، وَھُوَ اَشَدُّ عَلَیَّ، ثُمَّ یُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعِیْتُہٗ، وَاَحْیَانٌ مَلِکٌ فِیْ مِثْلِ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ ، فَاَعِیْ مَایَقُوْلُ)). [الصحیحۃ:۳۹۵۸]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس وحی کے آنے کیا کیفیت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی تو وہ گھنٹی کی گونج کی طرح آتی ہے اور یہ کیفیت مجھ پر بڑی گراں گزرتی ہے، جب یہ کیفیت چھٹتی ہے تو میں وہ وحی یاد کر چکا ہوتا ہوں اور بسا اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ میرے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آتا، پھر جو کچھ وہ کہتا ہے، میں یاد کر لیتا ہوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۵۸۔ بخاری (۲/ ۳۲۱۵)، مسلم (۲۳۳۳)، ترمذی (۳۶۳۴)، نسائی (۹۳۵)۔

باب: اخراج الذریۃ من ظھر آدم

سیدنا آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے ان کی اولاد نکالنے کا بیان

۳۰۸۹۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَخَذَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ (نُعْمَانَ). يَعْنِيْ عَرَفَةَ. فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاهَا، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ. اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ [الاعراف:۱۷۲،۱۷۳])). [الصحيحة:۱۶۲۳]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالی نے نعمان یعنی عرفہ مقام پر حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد و پیمان لیا (جس کی عملی صورت یہ تھی کہ) اللہ تعالی نے حضرت آدم کی پیٹھ سے ان کی تمام نسل کو نکالا اور اسے اپنے سامنے چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں بکھیر دیا، پھر ان سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم تو اس چیز کی گواہی دیتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم روزِ قیامت یہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے غافل تھے یا یہ کہہ دو کہ ہمارے آباء ہم سے پہلے شرک کر چکے تھے اور ہم ان کی اولاد تھے (لہذا ہمیں ان کی ہی پیروی کرنا تھی) پس کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟“ (سورۂ اعراف:۱۷۲،۱۷۳)۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۲۳۔ احمد(۱/ ۲۷۲)، ابن جریر فی التفسیر (۹/ ۱۱۰)، ابن ابی عاصم فی السنۃ (۲۰۲)، حاکم (۲/ ۵۴۴)۔

باب جسم الملائكة

فرشتوں کے جسم کا بیان

۳۰۹۰۔عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَّلَائِكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى. مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِئَةِ سَنَةٍ)). [الصحيحة:۱۵۱]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملینِ عرش فرشتوں میں ایک فرشتے کی (جسامت) یہ بیان کروں کہ اس کی کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال مسافت کا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۱۔ ابوداؤد (۴۷۲۷)، طبرانی فی الاوسط (۱۷۳۰، ۴۴۱۸)، ابن عساکر (۳۶/ ۴۲)۔

فوائد: یہ اللہ تعالی کی قدرت کے مناظر ہیں۔ جس فرشتے کی کان کی لو اور اس کے کندھے کا درمیان کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہو، اس کا وجود کتنا بڑا ہوگا۔ اللہ ہی ہے جو تعریف و توصیف اور حمد و ثنا کا مستحق ہے۔

باب :من الجنة و النار

جنت اور جہنم کہاں ہے؟

۳۰۹۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَرَاَيْتَ ﴿جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضُ﴾ فَاَيْنَ النَّارُ؟ قَالَ: ((اَرَاَيْتَ هٰذَا اللَّيْلُ الَّذِيْ قَدْ كَانَ الْبَسَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے کہ ”جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔“ (اگر بات ایسے ہی ہے تو) جہنم کہاں ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا

عَلَيْكَ كُلَّ شَيْءٍ أَيْنَ جَعَلَ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ۔ [الصحيحة:۲۸۹۲]

اس بارے میں کیا خیال ہے کہ رات، جو اپنے دورانیے میں تجھ پر ہر چیز خلط ملط کر دیتی ہے، اسے (دن کے وقت) کہاں رکھ دیا جاتا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی جو چاہتا ہے، وہ کر لیتا ہے، (لہذا اس موضوع پر سوچنے کی ضرورت ہی نہیں کہ جہنم کہاں ہوگی)۔''

تخریج: الصحيحة ۲۸۹۲۔ اسحاق بن راهويه في مسنده (۷/۳۴)، ابن حبان (۱۰۳)، البزار (الكشف :۲۱۹۶)۔

فوائد: ماحصل یہ ہے کہ جس چیز کی حقانیت قرآن و حدیث کے مطابق ثابت ہو جائے، وہ ہمارے عقلی تقاضوں سے موافقت کرتی ہو یا مخالفت، اسے بہر صورت تسلیم کرنا اور نوعیت و کیفیت کو اللہ تعالی کے سپرد کرنا مومن کے ایمان کا تقاضا ہے۔

باب شدة تحريق النار

جہنم کی آگ کے جلانے کی شدت کا بیان

۳۰۹۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ: أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ، فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ، وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ))۔ [الصحيحة:۱۴۵۷]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جہنم نے اپنے ربّ سے یہ شکوہ کیا کہ (شدت کی وجہ سے) میرا بعض، بعض کو کھا رہا ہے، تو اللہ تعالی نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی۔ ایک سانس موسم سرما میں اور ایک موسم گرما میں۔ سو موسم سرما کی سردی کی شدت وہی سانس ہے اور گرمیوں کے موسم میں گرمی کی شدت بھی اسی سانس کا اثر ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۴۵۷۔ ترمذی (۲۵۹۲) والسياق ابن ماجه (۴۳۱۹) بهذا اللفظ، بخاری (۵۳۷)، و مسلم (۶۱۷) من طريق آخر عنه بمنعاه۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جہنم میں دو قسم کے عذاب ہیں: گرمی کا عذاب اور سردی کا عذاب۔ ہم جو گرمی یا سردی محسوس کرتے ہیں، یہ جہنم کے سانس کے اثر کی وجہ سے ہوتی ہے۔

باب خبر مطعون علي رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارے جانے کی خبر کا بیان

۳۰۹۳۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ (مُرْسَلًا): ((أَشْقَى الْأَوَّلِينَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَأَشْقَى الْآخِرِينَ الَّذِي يُطْعِنُكَ يَا عَلِيُّ. وَأَشَارَ إِلَى حَيْثُ يُطْعَنُ))۔ [الصحيحة: ۱۰۸۸]

عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ مرسلاً بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ تھا جس نے (حضرت صالح کے معجزہ) کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی تھیں اور اے علی! پچھلے لوگوں میں بد بخت ترین وہ ہوگا جو تجھ پر نیزے کا وار کرے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے نیزے والی جگہ کی طرف اشارہ بھی کیا۔

تخریج: الصحيحة ١٠٨٨- ابن سعد (٣/ ٣٥) مرسلاً، طبرانى فى الكبير (١٧٣)، حاكم (٣/ ١١٣)، عن على ﷺ بعناه احمد (٤/ ٢٦٣) عن عمار ﷺ۔

فوائد: سیدنا علی ﷺ کا قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم تھا۔

باب: ضوء الطريق بعظام يوسف بالليل

رات کو راستے کا یوسف علیہ السلام کی ہڈیوں کی وجہ سے روشن ہو جانے کا بیان

٣٠٩٤- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: اَتَى النَّبِيُّ ﷺ اَعْرَابِيًّا فَكَرَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((اِئْتِنَا)) فَاَتَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَهَّدَنَا اِئْتِنَا)). فَاَتَاهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:) ((سَلْ حَاجَتَكَ)). فَقَالَ: نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا واعنزا يَحْلُبُهَا اَهْلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عُجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ؟[فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا عُجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟]قَالَ: اِنَّ مُوْسٰى لَمَّا سَارَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ مِّصْرَ، ضَلُّوا الطَّرِيْقَ؟،فَقَالَ: مَاهٰذَا؟ فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ[نَحْنُ نُحَدِّثُكَ:]اِنَّ يُوْسُفَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِّصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَاهُ .قَالَ: فَمَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهِ؟[وا: مَانَدْرِيْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا]عَجُوْزٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، فَبَعَثَ اِلَيْهَا، فَاَتَتْهُ، فَقَالَ: دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ .قَالَتْ[لَاوَاللّٰهِ، لَا اَفْعَلُ]حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ حُكْمِيْ .قَالَ:وَمَا حُكْمُكِ؟ قَالَ:اَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ .فَكَرِهَ اَنْ يُعْطِيَهَا ذٰلِكَ، فَاَوْحٰى

سیدنا ابو موسی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک بدو کے پاس گئے، اس نے آپ ﷺ کی بڑی عزت کی۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم بھی ہمارے پاس آنا۔'' چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بدو کے پاس ٹھہرے، اس نے آپ ﷺ کی بڑی آؤ بھگت کی۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم نے ہماری بڑی دیکھ بھال کی ہے، ہمارے پاس بھی آنا۔'' چنانچہ وہ بدو ایک دن آپ ﷺ کے پاس آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اپنی کسی ضرورت کا اظہار کرو (تاکہ میں اسے پورا کر دوں)۔'' اس نے کہا: کجاوہ سمیت ایک اونٹنی چاہئے اور کچھ بکریاں، تاکہ گھر والے دودھ دوہ سکیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ بنو اسرائیل کی بڑھیا کی طرح (بھی مطالبہ پیش کرنے سے) عاجز آگئے ہو؟'' صحابہ نے عرض: اے اللہ کے رسول! یہ بنو اسرائیل کی بڑھیا (کا کیا واقعہ) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب حضرت موسی علیہ السلام بنو اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوئے تو وہ راستہ بھول گئے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: یہ کیا ہو گیا ہے؟ ان کے علماء نے کہا: ہم بتاتے ہیں، جب حضرت یوسف علیہ السلام کی موت کا وقت آ پہنچا تو انھوں نے اللہ تعالی کا واسطہ دے کر ہم سے یہ عہد و پیمان لیا کہ اس وقت تک مصر سے نہ نکلنا، جب تک میری ہڈیاں بھی یہاں سے منتقل نہ کر دو۔ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر ان کی قبر کے بارے کون جانتا ہے؟ علماء نے کہا: ہمیں تو حضرت

اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَعْطِهَا حُكْمَهَا ، وَانْطَلَقَتْ بِهِمْ اِلٰى بَحِيْرَةَ، مَوْضِعَ مستقع ما، فَقَالَتْ: انضبوا هٰذَا لْمَاءِ فَانْضَبُوْا .قَالَتْ: اِحْفِرُوا وَاسْتَخْرِجُوْا عِظَامَ يُوْسُفَ.فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا اِلَى الْاَرْضِ، اِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ)). [الصحيحة:٣١٣]

یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم نہیں ہے، ہاں بنو اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کو اس کا علم ہو سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور وہ آ گئی۔ اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بتلاؤں گی، جب تک آپ میرا مطالبہ پورا نہیں کرتے۔ آپ نے پوچھا: تیرا مطالبہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتی ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ناگوار گزرا کہ اس کو یہ ضمانت دے دی جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اس بڑھیا کو اس کا مطالبہ ادا کر دو۔ تب وہ ان کو ایک بحیرہ کی طرف لے کر گئی، جہاں ایک جوہڑ تھا اور کہا: اس سے سارا پانی نکال دو۔ انھوں نے تمام پانی وہاں سے خشک کر دیا۔ پھر اس نے کہا: اب اس کو کھودو اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکال لو۔ (ایسے ہی کیا گیا) جب انھوں نے ان ہڈیوں کو اٹھایا تو راستہ دن کی طرح روشن ہو گیا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۱۳۔ ابو یعلی (۷۲۵۰)، حاکم (۲/ ۴۰۴، ۴۰۵)۔

باب حسن یوسف

یوسف علیہ السلام کے حسن کا بیان

۳۰۹۵۔عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اُعْطِيَ يُوْسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ)). [الصحيحة:١٤٨١]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت یوسف علیہ السلام کو نصف حسن عطا کیا گیا تھا۔

تخریج: الصحیحة ۱۴۸۱۔ ابن ابی شیبة (۴/ ۳۹۲)، احمد (۳/ ۲۸۶)، حاکم (۲/ ۵۷۰)۔

فوائد: حضرت یوسف حسن میں اپنی مثال آپ تھے۔ عزیز مصر کی بیوی ان کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے جن عورتوں کو دعوت دی تھی، جب حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کی نگاہ پڑی تو ان کی جلوہ آرائی دیکھ کر ایک تو ان کی عظمت و جلال کا اعتراف کیا اور دوسرے ان پر بے خودی اور وارفتگی کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ بجائے پھل کاٹنے کے چھریاں اپنے ہی ہاتھوں پر چلا دیں۔

باب:افتراق امة علی ثلث و سبعین فرقة

امت کا تہتر فرقوں میں بٹ جانے کا بیان

۳۰۹۶۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَبْعِيْنَ فِي النَّارِ،

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، ان میں سے ایک جنت میں داخل ہوا اور باقی ستر جہنم میں۔ نصاریٰ بہتر فرقوں میں تقسیم

وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلَى اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقُنَّ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌفِي الْجَنَّةِ ، وَثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِي النَّارِ، قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ :هُمُ الْجَمَاعَةُ)). [الصحيحة: ۱۴۹۲]

ہو گئے' ان میں سے ایک جنت میں داخل ہوا اور باقی بہتر آتشِ دوزخ میں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (اے میری امت!) تم لوگ تہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے' ان میں ایک جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ (جنت میں داخل ہونے والے) کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو جماعت کی شکل میں ہوں گے۔

تخریج: الصحیحة ۱۴۹۲- ابن ماجه (۳۹۹۲)' ابن ابی عاصم فی السنة (۶۳)' الالکائی فی شرح السنة (۱۴۹)۔

فوائد: عبد القاہر تمیمی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا: اربابِ علم جانتے ہیں کہ مذموم فرق سے آپ ﷺ کی مراد حلال وحرام کے حوالے سے فقہ کی فروعات میں اختلاف کرنے والے لوگ مراد نہیں ہیں' انھوں نے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کو فاسق اور کافر نہیں کہا۔ آپ ﷺ نے ان افراد کی مذمت کی' جنہوں نے اصولِ توحید' خیر وشرّ کی تقدیر' نبوت ورسالت کی شروط اور صحابہ کرام کے موالات جیسے اعتقادی مسائل میں اہل حق کی مخالفت کی' یہ افراد مختلف فرقوں میں بٹ کر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے۔ اس حدیث کا موضوع یہی لوگ ہیں۔ عہد صحابہ کے آخر میں ہی قدریوں کا معبد جہنی اور اس کے پیروکاروں سے اختلاف شروع ہو گیا تھا' پھر نزاع وخلاف میں اضافہ ہوتا رہا' حتی کہ بہتر فرقے پورے ہو گئے اور تہترواں فرقہ اہل السنة والجماعة ہے' جو کہ فرقۂ ناجیہ ہے۔ [تحفة الاحوذی] اگرچہ عصر حاضر میں مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے' کوئی باظم جماعت موجود نہیں۔ ایسے میں اللہ تعالی سے مسلمان سلطنت کا سوال کیا جائے اور قرآن وحدیث پر براہ راست عمل کیا جائے۔

باب :هعيئة ابراهيم و موسٰى

ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی صورتوں کا بیان

۳۰۹۷۔عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ فَذَكَرُوْا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ : قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: ((اَمَّا اِبْرَاهِيْمَ ، فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ ، وَاَمَّا مُوْسٰى، فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ)). [الصحيحة:۳۴۹۲]

امام مجاہد کہتے ہیں: ہم سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگ دجال کا تذکرہ کرنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا: اس کی پیشانی پر لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا۔ ابن عباس نے کہا: میں نے تو آپ ﷺ سے یہ بات نہیں سنی' البتہ یہ سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اگر تم) حضرت ابراہیم علیہ السلام (کی شکل و صورت کا اندازہ لگانا چاہتے تو) تو اپنے ساتھی (یعنی محمد ﷺ) کو دیکھ لو اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں رنگ کے تھے' ان کے بال گھونگھریالے تھے' جو منظر مجھے دکھایا گیا اس میں وہ سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھے' جسے کھجور کے درخت کی رسّی کی لگام ڈالی گئی تھی اور وہ تلبیہ کہتے ہوئے وادی میں اتر رہے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۹۲۔ بخاری (۵۵، ۳۳۵۵، ۵۹۱۳) مسلم (۲۷۰/ ۱۶۶)، احمد (۱/ ۲۷۷)۔

باب: الوان الاتربة التی خلق منها آدم

تخلیق آدم علیہ السلام والی مٹی کے مختلف رنگوں کا بیان

۳۰۹۸۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ آدَمَ خُلِقَ مِنْ ثَلَاثِ تُرُبَاتٍ : سَوْدَاءُ ، وَبَيْضَاءُ، وَخُضْرَاءُ)). [الصحيحة: ١٥٨٠]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک حضرت آدم علیہ السلام تین قسم کی مٹی سے پیدا کئے گئے: کالی، سفید، سبز۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۸۰۔ ابن سعد (۱/ ۳۴)، ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۷/ ۲۶۹) وقد تقدم برقم (۲۶۲۰)۔

فوائد: اس حدیث کی مزید وضاحت یہ ہے: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ان اللہ خلق آدم من قبضة قبضها من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض، منھم الاحمر والابیض والاسود و بین ذالك والسھل والحزن والخبیث والطیب۔) [ابوداود، ترمذی] یعنی: بیشک اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی (مٹی) سے پیدا کیا، جو اس نے زمین (کے مختلف حصوں سے) جمع کی۔ بنو آدم زمین کے (مختلف حصوں کے) مطابق پیدا ہوئے۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید، کوئی سیاہ ہے تو کوئی ملے جلے رنگ کا، کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت مزاج اور کوئی خبیث ہے تو کوئی طیب۔

باب: الضبان لعله من التی مسخت من بنی اسرائیل

سانڈ ہوسکتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے مسخ شدہ افراد میں سے ہو

۳۰۹۹۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَاَصَبْنَا ضِبَابًا، فَكَانَتِ الْقُدُوْرُ تَغْلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ، وَاَنَا اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ :يَعْنِي: الضِّبَابَ)) قَالَ: ((فَاَكْفَاْنَا ها وَاِنَّا لَجِيَاعٌ)). [الصحيحة: ٢٩٧٠]

سیدنا عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، سانڈے ہمارے ہاتھ لگ گئے، (ان کو پکانا شروع کیا گیا اور) ہنڈیاں ابل رہی تھیں، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کی ایک امت کی شکلیں مسخ ہوگئی تھیں اور مجھے خدشہ ہے کہ یہ جانور وہی نہ ہو۔'' یہ سن کر ہم نے ہنڈیاں انڈیل دیں، حالانکہ ہم بھوکے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۷۰۔ ابن ابی شیبة (۸/ ۲۶۶)، احمد (۴/ ۱۹۶)، ابن حبان (۵۲۶۶) ابو یعلی (۹۳۱)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے جتنے متون نقل کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور حلال ہے، بوجوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا۔ ایک متن یہ ہے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: ہمارے ہاں سانڈے پائے جاتے ہیں اور وہی ہمارے اہل و عیال کا عام کھانا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے اسے کہا: پھر سوال کرو۔ سو اس نے

دوبارہ سوال کیا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، جب اس نے تیسری دفعہ سوال دوہرایا تو آپ ﷺ نے اسے آواز دی اور فرمایا: (یا اعرابی! ان اللہ لعن او غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسختھم دواب یدبون فی الارض، فلا ادری لعل ھذا منھا، فلست آکلھا ولا انھی عنھا۔) [مسلم] یعنی: بدو! بیشک اللہ تعالی نے بنو اسرائیل کے ایک خاندان پر لعنت کی یا غصہ کیا اور ان کو زمین پر رینگنے والوں جانوروں کی صورت میں مسخ کر دیا، اب میں یہ نہیں جانتا کہ شاید یہ سانڈا ان میں سے ہو۔ لہذا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔

باب: أمر القتل بالوزغ

چھپکلی کے قتل کرنے کا حکم

۳۱۰۰۔ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةٍ لِلْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ، فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا تَصْفِينَ بِهٰذَا الرُّمْحِ؟ قَالَ: نَقْتُلُ بِهِ الْأَوْزَاغَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَنَا: ((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ. عَلَيْهِ السَّلَامُ. حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، لَمْ تَكُنْ دَابَّةٌ إِلَّا تُطْفِئُ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ)). ((فَأَمَرَ . عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ . بقتله)). [الصحيحة: ۱۵۸۱]

امام نافع، فاکہ بن مغیرہ کی لونڈی سائبہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور ان کے گھر میں ایک نیزہ دیکھ کر پوچھا: اے ام المومنین! اس نیزے کو کیا کرتی ہو؟ انھوں نے کہا: ہم اس سے چھپکلیوں کو مارتی ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ہر جانور نے اس آگ کو بجھانے (کے لئے کوشش) کی، سوائے اس چھپکلی کے، کہ یہ (آگ کو بھڑکانے کے لئے) پھونک مارتی تھی۔'' اس لئے آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

فوائد: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من قتل وزغا فی اول ضربه کتبت له مائة حسنة وفی الثانية دون ذالك وفی الثالثة دون ذالك۔) [مسلم] یعنی: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار دیا اسے سو نیکیاں ملیں گی، دو ضربوں سے مارنے والے کو اس سے کم اور تین ضربوں سے مارنے والے کو دوسرے سے بھی کم نیکیاں ملتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سنت پر عمل کرنے کے لئے ایک نیزہ رکھا ہوا تھا۔

باب الديك العجيب

عجیب وغریب مرغ کا بیان

۳۱۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ دِيكٍ قَدْ مَرَقَتْ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، وَعُنُقُهُ منش تَحْتَ الْعَرْشِ، وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَكَ رَبَّنَا! فَيَرُدُّ عَلَيْهِ: مَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ بِي كَاذِبًا)). [الصحيحة: ۱۵۰]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں ایک مرغے کی (ساخت) بیان کروں، جس کی ٹانگیں زمین میں گڑی ہوئی ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے: اے ہمارے ربّ! تو پاک ہے، تو کتنا عظیم ہے۔ اللہ تعالی اسے جوابًا کہتے ہیں: وہ آدمی میری اس حقیقت کو نہیں جانتا جو میری جھوٹی قسم

اٹھاتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۰۔ طبرانی فی الاوسط (۷۳۲۰)' ابوالشیخ فی العظمۃ (۵۲۴)' ابو یعلی (۲۶۱۹)۔

فوائد: قدرت والا ہی اپنی قدرتوں کے مظاہر کے حقائق کو جانتا ہے۔

باب القدر

تقدیر کا بیان

۳۱۰۲۔ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ، قَالَ: مَرِضَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِﷺ فَدَخَلَ عَلَیْہِ اَصْحَابُہٗ یَعُوْدُوْنَہٗ ، فَبَکٰی ، فَقِیْلَ لَہٗ: مَا یُبْکِیْكَ یَا عَبْدَاللّٰہِ؟ اَلَمْ یَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِﷺ: ((خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّہٗ حَتّٰی تَلْقَانِیْ؟)) قَالَ: بَلٰی، وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَبَضَ قَبْضَۃً بِیَمِیْنِہٖ، فَقَالَ: ھٰذِہٖ لِھٰذِہٖ وَلَا اُبَالِیْ، وَقَبَضَ قَبْضَۃً اُخْرٰی یَعْنِیْ: بِیَدِہِ الْاُخْرٰی، فَقَالَ: ھٰذِہٖ لِھٰذِہٖ وَلَا اُبَالِیْ)). فَلَا اَدْرِیْ فِیْ اَیِّ الْقَبْضَتَیْنِ اَنَا۔ [الصحیحۃ: ۵۰]

ابونضرہ کہتے ہیں: ایک صحابی بیمار ہو گئے' اس کے ساتھی اس کی تیماری داری کرنے کے لئے اس کے پاس گئے' وہ رونے لگ گیا۔ اس سے پوچھا گیا: اللہ کے بندے! کیوں رو رہے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تجھے یہ نہیں کہا تھا کہ ''اپنی مونچھیں کاٹ دو اور پھر اسی چیز پر برقرار رہنا' یہاں تک کہ مجھے آملو۔''؟ اس نے کہا: کیوں نہیں' (آپ ﷺ نے واقعی یہ بشارت مجھے دی تھی) لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ ''بیشک اللہ تبارک وتعالی نے دائیں ہاتھ سے (اپنے بندوں کی) ایک مٹھی بھری اور فرمایا کہ اس مٹھی والے (جنت) کے لئے ہیں اور مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں ہے' پھر دوسرے ہاتھ سے دوسری مٹھی بھری اور فرمایا کہ اس مٹھی والے (جہنم) کے لئے ہیں اور میں کسی کی کوئی پروا نہیں کرتا۔'' (میرے رونے کی وجہ یہ فکر ہے کہ) میں یہ نہیں جانتا کہ میں کس مٹھی میں ہوں گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۵۰۔ احمد (۵/ ۶۸)' البزار (الکشف :۲۱۴۳)' عن ابی موسی رضی اللہ عنہ ابو یعلی (۳۴۲۲) عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: اللہ تعالی کے علم کو تقدیر کہتے ہیں' ازل سے اسے علم ہے کہ فلاں فلاں جنت میں جائے گا اور فلاں فلاں جہنم میں۔ لیکن اس سے قطعاً یہ لازم نہیں آتا کہ ہم عمل کرنے سے غفلت برتیں' کیونکہ جو ہستی مستقبل کے تمام امور سے بخوبی آگاہ ہے' اسی نے اعمال صالحہ کرنے کا حکم دیا ہے اور انسان کو اچھے یا برے اعمال کرنے کے اختیارات سونپے ہیں۔

باب رحمۃ اللّٰہ

اللہ کی رحمت کا بیان

۳۱۰۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰہَ حِیْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ کَتَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی نَفْسِہٖ: اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ)). [الصحیحۃ: ۱۶۲۹]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالی نے مخلوقات کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے بارے میں لکھا کہ بیشک میری رحمت' میرے غضب پر غالب آ جاتی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۲۹۔ ترمذی (۳۵۴۳) واللفظ له' ابن ماجه (۴۲۹۵)' احمد (۲/ ۴۳۲)۔

فوائد: جنت اللہ تعالی کی رحمت کا سب سے بڑا شاہکار ہے۔ جو آدمی' وہ نیک ہو یا برا' جنت میں داخل ہوگا' وہ محض اللہ تعالی کی رحمت کی بنا پر داخل ہوگا۔

باب: تخليق آدم على صورته اياه

آدم علیہ السلام کو بس اسی (آدم) کی صورت پر ہی پیدا کیا گیا ہے

٣١٠٤۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا)). [الصحيحة: ١٠٧٧]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۷۷۔ احمد (۲/ ۳۲۳)' عبد بن حمید (۱۴۲۷)' ابن خزیمة فی التوحید (۱/ ۹۲/ ۹۳)' بخاری (۳۳۲۶)و مسلم (۲۸۴۱)' من طريق آخر عنه و یاتی برقم (۳۱۵۳)۔

تخليق آدم فى التربة المختلفة

آدم کی تخلیق مختلف مٹیوں سے ہوئی

٣١٠٥۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ ، فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ،جَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَ بْيَضُ وَالْاَ سْوَدُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسهل والحزن، وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ)).

[الصحيحة: ١٦٣٠]

سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے ساری زمین سے ایک مٹھی بھری اور اس سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' یہی وجہ ہے کہ اولادِ آدم زمین کی مٹی کی نوعیت کے مطابق پیدا ہوئے ہیں' یعنی کوئی سرخ ہے' کوئی سفید ہے' کوئی سیاہ ہے اور کسی کی رنگتیں ان کے درمیان درمیان ہیں اور کوئی نرم ہے تو کوئی سخت اور کوئی خبیث ہے تو کوئی طیب۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۳۰۔ ابن سعد فی الطبقات (۱/ ۲۶)' الواحدی فی الوسط (۱/ ۱۱۴'۱۱۵)' احمد (۴/ ۴۰۶)' ابوداؤد (۴۶۹۳)' ترمذی (۲۹۵۵) بنحوه۔

باب: الهدىٰ و الضلالة من القدر

ہدایت اور ضلالت' تقدیر کی وجہ سے ہے

٣١٠٦۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ وَّاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُوْرِهٖ ، فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اِهْتَدٰى بِهٖ، وَمَنْ اَخْطَاهُ ضَلَّ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جُفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا اور پھر اس پر اپنا نور ڈالا' جس کو وہ نور نصیب ہوا وہ ہدایت پا گیا اور جس سے تجاوز کر گیا' وہ گمراہ ہو گیا۔'' سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ہونے والا ہے' قلم اسے

كَائِنٌ۔ [الصحيحة:١٠٧٦]

لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

تخریج: الصحیحہ ۱۰۷۶۔ الاجری فی الشریعتہ (۳۳۷)' ابن حبان (۶۱۲۹)' احمد (۲/ ۱۷۶)' ترمذی (۲۶۴۲) بنحوہ من طریق آخر

باب: دخول الجنة والنار من القدر

جنت اور جہنم میں داخلہ تقدیر کی وجہ سے

۳۱۰۷۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ قَتَادَةَ اَسْلَمِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ اللّٰهَ. عَزَّوَجَلَّ. خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ اَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهِ ، وَقَالَ: وَهٰؤُلَاءِ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ ، وَهٰؤُلَاءِ اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ ،فَقَالَ قَائِلٌ :يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ؟ قَالَ:عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدْرِ)). [الصحيحة:٤٨]

سیدنا عبد الرحمٰن بن قتادہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' پھر ان کی پیٹھ سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: یہ جنت کے لئے ہیں اور میں بے پروا ہوں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور میں کوئی پروا نہیں کرتا۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کس چیز کے مطابق عمل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تقدیر کے مطابق۔''

تخریج: الصحیحہ ۴۸۔ ابو لیلی (۳۴۲۲)' الدولابی فی الکنی (۲/ ۴۸)'عقیلی فی الضعفاء (۱/ ۲۰۷)۔

فوائد: بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کو نیکی و بدی کرنے کے اختیارات سونپ رکھے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿انا هدينه السبيل اما شاكرا واما كفورا○﴾ [سورۂ دہر:۳] یعنی: ''ہم نے اسے راہ دکھائی' اب خواہ وہ شکر گزار بنے' خواہ ناشکرا۔'' لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم ہے کہ کون کیا عمل کرے گا اور کس کا کیا انجام ہوگا' پھر اس کو قلمی شکل دے دی' اس کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر یا اس کا علم کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کے طرز حیات اور ان کے انجام کی پیشین گوئی کی جو حق ثابت ہوئی۔ اب کوئی انسان مجبور ہو کر نیک یا برے اعمال نہیں کر رہا' بلکہ اسے اختیار ہے' اس نے خود انتخاب کرنا ہے' یہ بات علیحدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے انتخاب کا علم ہے۔ اب انسان کے عمل اور اللہ تعالیٰ کے علم میں من وعن موافقت ہے' اسی کو کہتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق عمل کر رہا ہے۔

۳۱۰۸۔ عَنْ اَنَسٍ مَّرْفُوْعًا: ((اِنَّ اللّٰهَ.عَزَّوَجَلَّ. قَبَضَ قَبْضَةً، فَقَالَ: فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِيْ وَقَبَضَ قَبْضَةً، فَقَالَ: فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ)). [الصحيحة:٤٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی بھری اور فرمایا: یہ میری رحمت سے جنت میں ہوں گے اور دوسری مٹھی بھری اور فرمایا: یہ جہنم میں ہوں گے اور میں کوئی پروا نہیں کرتا۔''

فوائد: اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان ہے۔

باب ضحك السحاب و نطقه

بادلوں کے ہنسنے اور بولنے کا بیان

۳۱۰۹۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا جَنْبَ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَرَّ شَيْخٌ جَمِيْلٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ، وَفِيْ اُذُنَيْهِ صمم اَوْ قَالَ: وَقْرٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ حُمَيْدٌ،

ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بتایا کہ وہ حمید بن عبد الرحمٰن کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اتنے میں وہاں سے بنو غفار کے ایک خوبصورت بزرگ' جو کچھ بہرے تھے' کا گزر ہوا۔ حمید نے انھیں بلوا بھیجا' جب وہ آئے تو حمید نے میرے باپ

فَلَمَّا اَقْبَلَ، قَالَ: يَا بْنَ اَخِي اَوْسِعْ لَهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ: هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: الشَّيْخُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ فَيَنْطِقُ اَحْسَنَ النُّطْقِ، وَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضِّحْكِ)).

[الصحيحة: ١٦٦٥]

سے کہا: میرے اور اپنے درمیان اس بزرگ کے بیٹھنے کے لئے وسعت پیدا کرو کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں۔ وہ آئے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ گئے۔ حمید نے انھیں کہا: وہ حدیث کون سی ہے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے مجھے بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''بیشک اللہ تعالی بادل پیدا کرتے ہیں' پھر وہ بادل حسین انداز میں بولتے ہیں اور خوبصورت انداز میں ہنستے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۶۵۔ احمد (۵/ ۴۳۵)' ابن مندہ فی المعرفۃ (۲/ ۲۷۹/ ۱) الاجری فی الشریعۃ (۶۳۸)' بیہقی فی الاسماء (ص:۴۷۳)۔

فوائد: کائنات کی ہر مخلوق کا اللہ تعالی کے ساتھ مخصوص انداز میں تعلق ہوتا ہے' عام انسان اس تعلق کو نہیں سمجھ پاتے۔ کیونکہ ان کی عقل بھی محدود ہے اور علم بھی۔

باب: اول مخلوق

سب سے پہلے پیدا ہونے والی چیز کا بیان

۳۱۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقَلَمَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَكْتُبَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُوْنُ)). [الصحيحة:١٣٣]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے (مستقبل میں) ہونے والی ہر چیز کے لکھنے کا حکم دیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۳۔ ابویعلی (۲۳۲۹)' بیہقی فی الاسماء والصفات (ص:۲۷۱)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: کئی لوگوں کے دلوں میں یہ عقیدہ مضبوط ہو چکا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ ﷺ کا نور پیدا کیا' لیکن یہ عقیدہ بے بنیاد ہے اور عبدالرزاق کی حدیث کی سند معروف نہیں ہے۔...... نیز اس حدیث میں ان لوگوں کا بھی ردّ ہے جو اللہ تعالی کے عرش کو پہلی مخلوق تصور کرتے ہیں' لیکن اس مسئلہ میں آپ ﷺ سے کوئی معتبر نص منقول نہیں ہے۔ ......۔[صحیحہ:۱۳۳ کے تحت]

باب: اول من عبد الاصنام وغير دين اسماعيل عليه السلام

سب سے پہلے بتوں کی عبادت اور دین اسماعیل علیہ السلام کو تبدیل کرنے والے کا بیان

۳۱۱۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اَوَّلَ من سيب السوائب وَعَبْدُ الْاَصْنَامَ اَبُوْ خُزَاعَةَ عَمْرُو بْنُ ، وَإِنِّي رَاَيْتُهُ يَجُرُّ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے اونٹنیوں کو غیر اللہ کی منت کی وجہ سے آزاد چھوڑنے والا اور بتوں کی عبادت کرنے والا ابو خزاعہ عمرو بن

أَمْعَاءَهُ فِي النَّارِ)). [الصحيحة:١٦٧٧]

عامر ہے، میں نے اسے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔"

تخریج: الصحیحة ١٦٧٧- احمد (١/ ٤٤٦)، بخاری (٣٥٢١، ٤٦٢٣)، مسلم (٢٨٥٦)، عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ بنحوه ولیس فیه "وعبدالاصنام"۔

باب الخوف من الله

٣١١٢- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ ابَنِي اِسْرَائِيْلَ اسْتَخْلَفُوْا خَلِيْفَةً عَلَيْهِمْ بَعْدَ مُوْسٰى ﷺ فَقَامَ يُصَلِّي لَيْلَةً فَوْقَ بَيْتَ الْمَقْدَسِ فِي الْقَمَرِ، فَذَكَرَ اُمُوْرٌ كَانَ صَنَعَهَا،فَخَرَجَ، فتدلى بِسَبَبٍ،فَاَصْبَحَ السبب مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ذَهَبَ :قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قَوْمًا عَلٰى شط الْبَحْرِ، فَوَجَدَهُمْ يَضْرِبُوْنَ لَبِنًا، اَوْ يَصْنَعُوْنَ لَبِنًا، فَسَاَلَهُمْ :كَيْفَ تَاْخُذُوْنَ عَلٰى هٰذَا اللَّبِنِ؟ قَالَ: فَاَخْبَرُوْهُ، فلبن مَعَهُمْ، فَكَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، فَاِذَا كَانَ حِيْنَ الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّيْ ، فَرَفَعَ ذٰلِكَ الْعُمَّالُ اِلٰى دَهْقَانِهِمْ، اِنَّ فِيْنَارَجُلًا يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَبٰى اَنْ يَّاْتِيَهُ،ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَنَّهُ جَاءَ يَسِيْرُ عَلٰى دَابَّتِهِ، فَلَمَّا رَاٰهُ فَرَّ، فَاتَّبَعَهُ فَسَبَقَهُ، فَقَالَ: اَنْظِرْنِيْ اُكَلِّمْكَ، قَالَ: فَقَامَ حَتّٰى كَلَّمَهُ،فَاَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَلِكًا، وَاَنَّهُ فَرَّمِنْ رَهْبَةِ رَبِّهِ، قَالَ: اِنِّيْ لَاَظُنُّنِيْ لَاحِقٌ بِكَ، قَالَ: فَاتَّبَعَهُ، فَعَبَدَا اللّٰهَ، حَتّٰى مَاتَا بِرُمَيْلَةَ)) مِصْرَ،قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : لَوْ اَنِّيْ كُنْتُ ثَمَّ لَا هُتَدَيْتُ اِلٰى قَبْرِهِمَا بِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ وَصَفَ لَنَا ۔ [الصحيحة:٢٨٣٣]

اللہ سے ڈرنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام کے بعد اپنے لئے ایک خلیفہ مقرر کیا، ایک دن وہ چاندنی رات کو بیت المقدس کے اوپر نماز پڑھنے لگ گیا اور وہ امور یاد کئے جو اس نے سرانجام دیئے تھے۔ پھر وہ وہاں سے نکلا اور رسی کے ساتھ لٹکا۔ اب مسجد میں رسی لٹکی رہی اور وہ وہاں سے چلا گیا اور سمندر کے کنارے پر ایسے لوگوں کے پاس پہنچ گیا جو کچی اینٹیں بنا رہے تھے۔ ان سے پوچھا کہ تم لوگ یہ اینٹیں بنانے کی کتنی اجرت لیتے ہو؟ انھوں نے (ساری صورتحال) بتائی۔ نتیجتاً اس نے بھی اینٹیں بنانا شروع کر دیں اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے گزر بسر کرنے لگ گیا۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو وہ نماز پڑھتا تھا۔ عُمّال نے یہ بات اپنے سردار تک پہنچادی کہ ایک آدمی ایسے ایسے کرتا ہے۔ اُس نے اِس کو بلایا، لیکن اِس نے اُس کے پاس جانے سے انکار کر دیا، ایسے تین دفعہ ہوا، بالآخر وہ سواری پر سوار ہو کر آیا، جب اس نے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو بھاگنا شروع کر دیا، اس نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے سبقت لے گیا اور کہا: مجھے اتنی مہلت دو کہ میں تمھارے ساتھ بات کر سکوں۔ چنانچہ وہ ٹھہر گیا، اس نے اُس سے بات کی، اس نے ساری صورتحال واضح کی اور کہا کہ میں بھی ایک بادشاہ تھا، لیکن اپنے ربّ کے ڈر کی وجہ سے بھاگ آیا ہوں۔ اس نے یہ سن کر کہا: مجھے گمان ہے کہ میں بھی تمھارے ساتھ مل جاؤں گا، پھر وہ اس کے پیچھے چلا گیا اور وہ دونوں اللہ

تعالی کی عبادت کرنے لگے، حتی کہ مصر کے رمیلہ مقام پر فوت ہو گئے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر میں وہاں ہوتا تو ان کی قبروں کو ان صفات کی بنا پر پہچان لیتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھیں۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۳۳- البزار (الکشف:۳۶۸۹) و (البحر :۱۹۹۰)، احمد (۱/ ۴۵۱)، ابو یعلی (۵۰۱۵، ۵۳۸۳)، طبرانی فی الکبیر(۱۰۳۷۰)، من طریق آخر عنه بمنعاه۔

باب: لقد كان قصصهم عبرة لاولي الالباب

باب: پہلی قوموں کے قصے باعث عبرت ہے

۳۱۱۳۔ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ[اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ] مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَتَبُوْا كِتَابًا فَاتَّبَعُوْهُ وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ)).

[الصحيحة:۲۸۳۲]

ابو بردہ اپنے باپ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک بنو اسرائیل نے خود ایک کتاب لکھی اور اس کی پیروی کرنے لگ گئے اور تورات کو ترک کر دیا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۸۳۲- طبرانی فی الاوسط (۵۵۴۴)۔

فوائد: اللہ تعالی نے بھی ان کی اس قبیح خصلت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل للهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون۝﴾ [سورۂ بقرہ: ۷۹] یعنی: ''ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں کی لکھائی پر اور ان کی کمائی پر ہلاکت اور افسوس ہے۔'' شریعت سازی کرنا اور زمان و مکاں سے متاثر ہو کر فتووں میں تبدیلی لانا بنواسرائیل کے علمائے سوء کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

باب: هل اصابنا ما اصابهم

باب:

۳۱۱٤۔ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، مَاسَمِعْنَا حَدِيْثًا هُوَاَحْسَنُ مِنْهُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ وَرِوَايَةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا طَالَ الْاَمَدُ وَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ اِخْتَرَعُوْا كِتَابًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ ، اِسْتَهْوَتْهُ قُلُوْبُهُمْ ، وَاسْتَحَلَتْهُ اَلْسِنَتُهُمْ ، وَكَانَ الْحَقُّ يَحُوْلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ كَثِيْرٍ مِّنْ شَهَوَاتِهِمْ ،حَتّٰى نَبَذُوْا كِتَابَ اللّٰهِ

ربیع بن عمیلہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں اتنی بہترین حدیث بیان کی، کہ ہم نے اسے قرآن مجید کے بعد حسین پایا، وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بنو اسرائیل کی مدت دراز ہوئی اور ان کے دل سخت ہو گئے تو انھوں نے خود ایک ایسی کتاب ترتیب دی، جو ان کے دلوں کو پسند اور زبانوں کو میٹھی لگتی تھی اور اس وقت حق بھی وہی ہوتا تھا جو ان کی شہوات کے اردگرد منڈلاتا تھا۔ انھوں نے اللہ تعالی کی کتاب

وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ، فَقَالُوْا: (الْأَصْلُ: فَقَالَ)اعْرِضُوْا هٰذَا لْكِتَابَ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَإِنْ تَابَعُوْكُمْ عَلَيْهِ، فَاتْرُكُوْهُمْ ، وَإِنْ خَالَفُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ،قَالَ: لَا، بَلْ ابْعَثُوْا إِلٰى فُلَانٍ.رَجُلٌ مِّنْ عُلَمَائِهِمْ. فَإِنْ تَابَعَكُمْ فَلَنْ يَّخْتَلِفَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَحَدٌ. فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ فَدَعَوْهُ، فَأَخَذَ وَرَقَةً فَكَتَبَ فِيْهَا كِتَابَ اللّٰهِ، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِيْ قَرْنٍ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ، ثُمَّ لَبِسَ عَلَيْهَا الثِّيَابَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ،فَعَرَضُوْا عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَقَالُوْا: تُؤْمِنُ بِهٰذَا؟ فَأَشَارَإِلٰى صَدْرِهِ. يَعْنِيْ الْكِتَابَ الَّذِيْ فِيْ الْقَرْنِ.فَقَالَ: آمَنْتُ بِهٰذَا ، وَمَا لِيَ لَا أُوْمِنُ بِهٰذَا؟ فَخَلَّوْا سَبِيْلَهُ. قَالَ: وَكَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَغْشَوْنَهُ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَتَوْهُ، فَلَمَّا نَزَعُوْا ثِيَابَهُ وَجَدُوْا الْقَرْنَ فِيْ جَوْفِهِ الْكِتَابُ، فَقَالُوْا: أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى قَوْلِهِ: آمَنْتُ بِهٰذَا، وَمَا لِيَ لَا أُوْمِنُ بِهٰذَا، فَإِنَّمَا عَنٰى.(هٰذَا) هٰذَا لْكِتَابَ الَّذِيْ فِيْ الْقَرْنِ قَالَ: فَاخْتَلَفَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى بِضْعٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، خَيْرُ مِلَلِهِمْ أَصْحَابُ أَبِي الْقَرْنِ)).

[الصحيحة:٢٦٩٤]

کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا' ایسے لگتا تھا کہ یہ لوگ کچھ بھی نہیں جانتے۔ پھر (ایک وقت ایسا بھی آیا کہ) انھوں نے کہا کہ یہ (خود ساختہ) کتاب بنو اسرائیل پر پیش کرو' اگر وہ تمھاری پیروی کرنے لگیں تو انھیں کچھ نہ کہو اور اگر مخالفت کریں تو ان کو قتل کر دو۔ لیکن اس نے کہا: نہیں' بلکہ یوں کرو کہ فلاں عالم کے پاس پیغام بھیجو' اگر اس نے تمھاری پیروی کی تو اس کے بعد کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ انھوں نے اس کی طرف کسی کو بھیج کر اسے بلایا۔ اس نے ایک ورق لیا' اس میں اللہ تعالی کی کتاب لکھی' پھر اسے ایک سینگ میں ڈال کر اپنی گردن میں لٹکا لیا اور اس کے اوپر کپڑے زیب تن کر لئے اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ انھوں نے اس پر (اپنی من گھڑت) کتاب پیش کی اور کہا: کیا تو اس پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے جوابًا اپنے سینے کی طرف یعنی سینگ کے اندر موجودہ کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور میں بھلا اس پر ایمان کیوں نہ لاؤں۔ (اس کا مقصد سینگ میں پنہاں کتاب تھی' نہ کہ ان کی خود ساختہ کتاب' لیکن یہ لوگ اس کی بات سمجھ نہیں پا رہے تھے) بہرحال انھوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے کچھ ساتھی تھے' جو اس کی مجلس میں بیٹھتے تھے' جب وہ فوت ہو گیا تو وہ آئے اور اس کے کپڑے اتارے' وہاں انھیں ایک سینگ نظر آیا جس کے اندر اصل کتاب تھی۔ اب (وہ اصل حقیقت سمجھے اور) کہا: جب اس بندے نے یہ کہا تھا کہ ''میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں اور ایمان کیوں نہ لاؤں'' تو اس کی مراد یہ کتاب تھی جو سینگ میں موجود ہے (جو کہ حق ہے)۔ سو بنو اسرائیل تہتر چوہتر فرقوں میں بٹ گئے' ان میں سب سے بہتر فرقے والے وہ لوگ ہیں جو اس سینگ والے کے ساتھی اور پیروکار تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۹۴۔ بیہقی فی الشعب (۷۵۸۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مجبوری کے وقت بظاہر باطل پرستوں کی موافقت کرنا جائز ہے' ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ومن كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان ولكن من شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب من الله ولهم عذاب عظيمO﴾ [سورۂ نحل: ۱۰۶] یعنی: ''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ تعالی سے کفر کرے' بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو' مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں ان پر اللہ تعالی کا غضب اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔'' امام قرطبیؒ نے کہا: اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے وہ جان بچانے کے لئے قولاً یا فعلاً کفر کا ارتکاب کر لے' جب کہ اس کا دل مطمئن ہو' تو وہ کافر نہیں ہوگا' نہ اس کی بیوی اس سے جدا ہوگی اور نہ اس پر دیگر احکام کفر لاگو ہوں گے۔ [فتح القدیر]

باب: ذم الذى لا يشكر بنعم الله — اس شخص کی مذمت کہ جو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے

۳۱۱۵۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ: اَبْرَصَ، وَاَقْرَعُ، وَاَعْمٰى، فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَاَتَى الْاَبْرَصَ، فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَيُذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْقَذَرَنِي النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ، قَالَ: اَلْاِبِلُ: اَوْقَالَ: اَلْبَقَرُ، شَكَّ اِسْحَاقُ، ان الْاَبْرَصُ اَوِالْاَقْرَعُ قَالَ اَحَدُهُمَا: اَلْاِبِلُ، اَوْقَالَ: الْآخَرُ: قَالَ: فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَقْرَعَ، فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ، اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيُذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَذَرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ، وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيَّ؟ قَالَ: اَلْبَقَرُ، فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا! قَالَ: فَاَتَى الْاَعْمٰى، فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے' ایک برص (سفید داغوں) کے مرض میں مبتلا تھا' دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ تعالی نے ان کو آزمانے کا ارادہ فرمایا' پس ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا' فرشتہ (پہلے) برص والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا' تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا' اچھا رنگ' خوبصورت جسم' نیز یہ کہ مجھ سے (برص کی یہ بیماری) دور ہو جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا' جس سے (اللہ کے حکم سے) اس کی گھن کھانے والی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت رنگ دے دیا گیا' فرشتے نے اس سے پھر پوچھا' تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا کہا: گائے۔ (اس کی بابت اسحاق راوی کو شک ہوا' (اللہ کے حکم سے) اس کی گھن کھانے والی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت رنگ دے دیا گیا' فرشتے نے اس سے پھر پوچھا' تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا کہا: گائے۔ (اس کی بابت اسحاق راوی کو شک ہوا' لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کا ذکر کیا اور ایک نے گائے کا)۔ چنانچہ اسے آٹھ دس مہینے

يَرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ، فَاَبْصُرُبِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ، فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْغَنَمُ، فَاَعْطٰي شَاةً وَالِدًا، فَانْتِجَ هٰذَانِ ، وَوَلَّدَ هٰذَا، قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ . قَالَ: ثُمَّ اَنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَيهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سِرِّيْ، فَلَا بَلَاغَ لِّيْ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، اَسْاَلُكَ. بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ ، وَالْمَالَ. بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ، اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصُ يَقْذَرُكَ النَّاسُ؟! فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟! فَقَالَ: اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا لُمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ! فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَاكُنْتَ .قَالَ: وَاَتَى الْاَقْرَ فِيْ صُوْرَتِهِ ،فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَاقَالَ لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَاكُنْتَ ! قَالَ: وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ، وَابْنُ سَبِيْلٍ، اِنْقَطَعَتِ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ، فَلَا بَلَاغَ لِّيْ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، اَسْاَلُكَ. بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ. شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ . فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى، فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ ، فَخُذْ مَاشِئْتَ، وَدَعْ مَاشِئْتَ، فَوَاللّٰهِ! لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ اللّٰهِ! فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ ، فَاِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ ، فَقَدْ رَضِيَ [اللّٰهُ]

کی گابھن اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا فرمائے۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا: تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال' نیز یہ کہ میرا یہ (گنجا پن) ختم ہو جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں' فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا' جس سے اس کا گنجا پن دور ہوگیا اور اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) خوبصورت بال عطا کر دیئے گئے۔ فرشتے نے اس سے پوچھا' تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا فرمائے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا' اس سے پوچھا' تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے' پس میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا' پس اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی بحال کر دی' فرشتے نے اس سے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ چنانچہ اسے بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی۔ اسی طرح سابقہ دونوں (برص والے اور گنجے) کے ہاں بھی دونوں جانوروں (اونٹنی اور گائے) کی نسل خوب بڑھی اور اس نابینا کے ہاں بھی بکری نے بچے دیئے۔ سو (برص والے کے ہاں) ایک وادی اونٹوں کی' گنجے کے ہاں ایک وادی گائیوں کی اور اس اندھے کے ہاں ایک وادی بکریوں کی ہوگئی۔ اب پھر فرشتہ برص والے کے پاس گیا' اس کی صورت اور ہیئت میں آیا اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں' سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں' آج میرے وطن پہنچنے کا کوئی وسیلہ اللہ تعالیٰ کے اور پھر تیرے علاوہ کوئی نہیں' اس لئے میں تجھ سے اس ذات کے نام سے جس نے تجھے اچھا رنگ' خوبصورت جسم اور مال عطا کیا ہے' ایک اونٹ

عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)).

[الصحيحة:۳۵۲۳]

کا سوال کرتا ہوں، جس کے ذریعے میں اپنے سفر میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا: (میرے ذمے پہلے ہی) بہت سے حقوق ہیں، یہ سن کر فرشتے نے اس سے کہا: گویا کہ میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو وہی نہیں کہ جس کے جسم پر سفید داغ تھے، لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے، تو فقیر تھا، اللہ تعالیٰ نے تجھے مال سے نواز دیا؟ اس نے کہا: یہ مال تو مجھے باپ دادا سے ورثے میں ملا ہے، فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا۔ اب فرشتہ گنجے کے پاس اس کی پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو (برص والے) کو کہا تھا اور اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو اُس نے دیا تھا، جس پر فرشتے نے اسے بھی بد دعا دی، کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے، جیسا کہ تو پہلے تھا۔ فرشتہ (پھر) اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسکین اور مسافر آدمی ہوں، میرے وسائل سفر میں ختم ہو گئے ہیں، آج میرے لئے وطن پہنچنا، اللہ تعالیٰ کی مدد، پھر تیری مالی اعانت کے بغیر ممکن نہیں، اس لئے میں تجھ سے اس ذات کے نام سے، جس نے تیری بینائی تجھ پر لوٹا دی، ایک بکری کا سوال کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے سے میں اپنے سفر میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤں۔ اندھے نے کہا: بلاشبہ میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے میری بینائی بحال کر دی (تیری سامنے بکریوں کا ریوڑ ہے، ان میں سے) جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کی قسم! آج میں، جو تو اللہ کے لئے لے گا، اس میں تجھ سے جھگڑا نہیں کروں گا، یہ سن کر فرشتے نے اسے کہا: اپنا مال اپنے پاس ہی رکھ، بیشک تمھیں آزمایا گیا ہے (جس میں تو کامیاب رہا) پس اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا (اور تیرے دونوں ساتھی ناکام رہے) ان پر تیرا رب ناراض ہو گیا۔“

تخریج: الصحيحة ۳۵۲۳۔ مسلم (۲۹۶۴)، ابن حبان (۳۱۴)، بیہقی (۷/ ۲۱۹)، بخاری (۳۴۶۴) بنحوه مطولاً۔

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال ودولت کی فراوانی بھی ایک آزمائش ہے۔ اس آزمائش میں کامیاب وہی ہوتا ہے جو مال

کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہیں بھولتا۔ بلکہ وہ اس دولت کو اللہ کی ضرورت مند مخلوق پر خرچ کر کے خوش ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا عملی شکر ادا کرتا ہے اور اس کے برعکس رویہ اختیار کرنے والے ناکام قرار پاتے ہیں، کیونکہ اس رویے کی وجہ سے وہ جھوٹ، بخل اور تکبر کا ارتکاب کرتے ہیں، جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہیں۔

باب: اصل نبع ماء زمزم

باب:

٣١١٦-عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ. عَلَيْهِ السَّلَامُ. حِيْنَ رَكَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ جَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ هَاجِرًا، أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ، لَوْتَرَكَتْهَا كَانَ عَيْنًا مَّعِيْنًا)).

[الصحيحة:١٦٦٩]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب جبریل علیہ السلام نے زمزم پانی نکالنے کے لئے اپنی ایڑھی پر زور دیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں کشادہ وادی (پر بنیری بنا کر) اس کو جمع کرنے لگ گئی۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ امِ اسماعیل ہاجرہ پر رحم فرمائے، اگر وہ اس پانی کو چھوڑ دیتی تو یہ جاری چشمہ ہوتا۔''

تخريج: الصحيحة ١٦٦٩- عبدالله بن احمد فی زوائد المسند (٥/ ١٢١)، ابن حبان (٣٧١٣)، الضياء فی المختارة (١٢١٠)، نسائی فی الکبری (٨٣٧٦)۔

فوائد: ماءِ زمزم انتہائی بابرکت پانی ہے اور حدیثِ نبوی کی رو سے کھانے سے بھی کفایت کر جاتا ہے، اس پانی کی ابتدا کیسے اور کب ہوئی؟ اس حدیث میں اس سوال کا جواب دیا جا رہا ہے۔

باب: شهادة الله على الدين ان لم يكن شهيدًا

اگر کوئی گواہ نہ ہو، تو اللہ کو ہی قرض پر گواہ بنا لینے کا بیان

٣١١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ سَأَلَ رَجُلًا اَنْ يُسْلِفَهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ، فَقَالَ لَهُ: اِئْتِنِي بِشُهَدَاءِ اُشْهِدْهُمْ عَلَيْكَ، فَقَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدٌ. قَالَ: فَأْتِنِي بِكَفِيْلٍ. قَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَدَفَعَ اِلَيْهِ اَلْفَ دِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ، وَقَضٰى حَاجَتَهُ وَجَاءَ الْاَجَلُ الَّذِي اَجَّلَ لَهُ، فَطَلَبَ مَرْكَبًا، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَكَتَبَ صَحِيْفَةً اِلٰى صَاحِبِهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کے آدمی نے کسی دوسرے آدمی سے ایک ہزار دینار ادھار لینے کا سوال کیا۔ اس نے کہا: کوئی گواہ لاؤ، جسے میں تجھ پر گواہ بنا سکوں۔ اس نے کہا: اللہ ہی بطورِ گواہ کافی ہے۔ اس نے کہا: تو پھر کوئی کفیل لاؤ۔ اس نے کہا: اللہ ہی بطورِ کفیل کافی ہے۔ اس نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔ پس اس نے اسے ایک مقررہ وقت تک ایک ہزار دینار قرضہ دے دیا۔ وہ آدمی سمندر کی طرف روانہ ہو گیا، اپنی ضرورت پوری کی اور وہ مقررہ وقت بھی آ پہنچا۔ اس نے کوئی سواری تلاش کی، لیکن نہ مل سکی۔ سو اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں کھدائی کر کے ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ اَتٰى بِهَا الْبَحْرَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ اِنِّي اسْتَسْلَفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِي شُهُوْدًا، وَسَاَلَنِي كَفِيْلًا، فَقُلْتُ: عَلِمْتَ اَنِّي اسْتَسْلَفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِي شُهُوْدًا، وَسَاَلَنِي كَفِيْلًا ،فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا ، فَرَضِيَ بِكَ وَجَهِدْتُّ اَنْ جِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ بِحَقِّهِ ، فَلَمْ اَجِدْ، وَاِنِّي اَسْتَوْدَ عْتُكَهَا، فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ! فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ اَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا يُقَدِّمُ بِمَالِهِ، فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيْهَا الْمَالُ، فَاَخَذَهَا حَطَبًا، فَلَمَّا كَسَّرَ هَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ، فَاَخَذَهَا، فَلَمَّاقَدِمَ الرَّجُلُ قَالَ لَهٗ: اِنِّي لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا يَخْرُجُ، فَقَالَ :اِنَّ اللّٰهَ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ بِهِ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرَفَ بلالف راشد)). [الصحيحة: ٢٨٤٥]

ان کے مالک کی طرف ایک خط لکھا اور (لوہے وغیرہ کے ذریعے اس سوراخ کو) بند کر دیا' پھر وہ لکڑی لے کر سمندر کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ایک ہزار دینا ادھار لیا تھا' جب اس نے مجھ سے گواہ اور ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ ہی بطورِ کفیل کافی ہے۔ وہ (تیری کفالت پر) راضی ہو گیا اور اب میں نے سواری پانے کی کوشش توکی تاکہ اس کا حق اس تک پہنچا دوں' لیکن مجھے سواری نہیں ملی۔ اب میں اس مال کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ پھر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی۔ اُدھر ادھار دینے والا آدمی اس غرض سے نکلا کہ شاید (کوئی سوار) کسی سواری پر سوار ہو کر (میرا قرضہ چکانے کے لئے) میرا مال لے کر آ رہا ہو۔ اچانک (اسے سمندر کے کنارے پر) ایک لکڑی نظر آئی جس میں اس کا مال تھا۔ اس نے ایندھن کا کام لینے کے لئے وہ لکڑی اٹھالی' جب اسے توڑا تو اسے مال اور خط موصول ہوا' اس نے وہ لے لیا۔ جب قرضہ لینے والا آدمی بعد میں (ایک ہزار دینا لے کر) آیا تو اس نے کہا: مجھے کوئی سواری نہیں مل سکی تھی (لہذا اب یہ قرضہ چکانے آیا ہوں)۔ قرضہ دینے والے نے کہا: اللہ تعالی نے مجھ تک وہ چیز پہنچا دی' جو تو نے لکڑی میں بھیجی تھی۔ سو وہ کامیاب ہو کر واپس پلٹ گیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۴۵۔ احمد (۲/ ۳۴۸)' الاصبھانی فی الترغیب (ص:۶۱۰)' بخاری (۲۲۹۱'۲۰۶۳) تعلیق الادب المفرد (۱۱۲۸)' ابن حبان (۶۴۸۷)۔

فوائد: جن لوگوں نے صدقِ دل سے اللہ تعالی کو شاہد اور کفیل بنایا' جواباً اللہ تعالی نے بھی شہادت اور کفالت کا حق ادا کر دیا۔

باب: ذم الخيانة

خیانت کی مذمت کا بیان

٣١١٨۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ عَلٰى بَشَرٍ اِلَّا لِيُوْشَعَ لَيَالِي سَارَ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ (وَفِي رِوَايَةٍ: غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ :لَا يَتَّبِعْنِي

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے: یقیناً سورج کسی بندے کی وجہ سے روکا نہیں گیا سوائے یوشع کے جب وہ بیت المقدس کی جانب چلا' ایک روایت میں ہے نبیوں میں سے ایک نبی لڑائی کے لیے نکلا' تو اپنی قوم سے کہنے لگا: کوئی ایسا شخص میرے پیچھے نہ آئے

وَجُلٌ قَدْ مَلَّكَ بِضْعَ اِمْرَاَةٍ، وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا، وَلَما يبن [بها]، وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا ، وَلَمَّا يَرْفَعُ سُقُفَهَا ، وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خلفات وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وَّاَ دها)قَالَ فخرا ، فَاَدْنٰي لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَقِيَ الْعَدُوَّ عِنْدَ غُيُوْبَةِ الشَّمْسِ)، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ، وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ ! اِحْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا، فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، [فَغَنِمُوْا الْغَنَائِمَ]، قَالَ: فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ، فَاَبَتْ اَنْ تُطْعِمَهُ، [وَكَانُوْ اِذَا غَنِمُوا الْغَنِيْمَةَ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهَا النَّارَ فَاَكَلَتْهَا]، فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ ، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ،فَلَصَقَتْ يَدُرَجُلٍ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ . فَبَايَعَتْهُ. قَالَ: فَلَصَقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْثَلَاثَةٍ[يَدُهٗ]، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ.[قَالَ: اَجَلْ قَدْ غَلَلْنَا صُوْرَةَ وَجْهِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ]، قَالَ: فَاَخْرَ جَوَالَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ ، قَالَ: فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ، فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا.(وَفِي رِوَايَةٍ:فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ : اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَنَا الْغَنَائِمَ رَحْمَةُ اللّٰهِ بِنَا وَتَخْفِيْفًا لِّمَا عَلِمَ مِنْ

جس نے ابھی شادی کی ہو اور اس کا تعلق قائم کرنے کا ارادہ ہو مگر وہ قائم کر نہ سکا ہو اور نہ کوئی دوسرا جس نے کوئی گھر بنانا شروع کیا ہے' لیکن ابھی تک چھت نہیں اٹھائی' وہ بھی ہمارے ساتھ نہ آئے اور جو آدمی بکریاں یا ایسے حاملہ جانور خرید چکا ہے' کہ جن کے بچوں کی ولادت کا اسے انتظار ہے' تو وہ بھی ہمارے ساتھ نہ آئے۔ (یہ اعلان کرنے کے بعد) وہ غزوہ کے لئے روانہ ہو گیا' جب وہ ایک گاؤں کے پاس پہنچا تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا' یا قریب تھا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ کہ غروب آفتاب سے پہلے دشمنوں سے مقابلہ ہوا)۔ اس وقت اس نبی نے سورج سے کہا: تو بھی (اللہ تعالیٰ کا) مامور ہے اور میں بھی (اسی کا) مامور ہوں۔ اے اللہ! تو اس سورج کو میرے لئے کچھ دیر تک روک لے۔ اسے روک دیا گیا' (وہ جہاد میں مگن رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی اور کئی غنیمتیں حاصل ہوئیں۔ اس لشکر والوں نے (اس وقت کے شرعی قانون کے مطابق) غنیموں کا مال جمع کیا' اسے کھانے کے لئے آگ آئی' لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کا اصول یہ تھا کہ جب وہ غنیمت کے اموال حاصل کرتے تو اللہ تعالیٰ آگ بھیجتا جو وہ اموال کھا جاتی۔ اس نبی نے (آگ کے نہ کھانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہا: تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے' لہذا ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی میری بیعت کرے۔ انھوں نے بیعت کی۔ بیعت کے دوران ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا۔ اس وقت انھوں نے کہا: تم میں خیانت ہے۔ اب تیرے قبیلے کا ہر آدمی میرے ساتھ بیعت کرے گا (تاکہ مجرم کا پتہ چل سکے)' انھوں نے بیعت شروع کی' بالآخر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ چپک گئے۔ نبی نے کہا: تم میں خیانت ہے' تم نے خیانت کی ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں' ہم نے گائے کے چہرے کی مانند بنی ہوئی سونے کی ایک

ضُعْفِنَا)). [الصحيحة:٢٠٢]

مورتی کی خیانت کی ہے۔ پھر وہ گائے کے چہرے کی طرح کی بنی ہوئی چیز لے کر آئے اور اسے مٹی کے ساتھ مالِ غنیمت میں رکھ دیا' پھر آگ متوجہ ہوئی اور مالِ غنیمت کھا گئی۔ ہم (امتِ محمد ﷺ) سے پہلے کسی کے لئے بھی مالِ غنیمت حلال نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے دیکھا کہ ہم ضعیف اور بے بس ہیں تو غنیموں کو ہمارے لئے حلال قرار دیا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: ''اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ رحم کرتے ہوئے اور ہماری کمزوری کی بنا پر ہمارے ساتھ تخفیف کرتے ہوئے ہمیں غنیمت کا مال کھانے کی اجازت دے دی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۰۲۔ احمد (۲/ ۳۲۵)' طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۱۰)' خطیب فی تاریخه (۷/ ۳۵،۳۴)' احمد (۲/ ۳۱۸)' عبدالرزاق (۹۴۹۲)' بخاری (۳۱۲۴)' مسلم (۱۷۴۷)' عند هم الروایة الثانیة مطولاً۔

فوائد: نبی کریم ﷺ سے قبل کسی امت کے لئے مالِ غنیمت حلال نہیں تھا' یہ امتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا۔

باب: فضيلة الاستغفار والذكر

استغفار اور ذکر کی فضیلت

٣١١٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أَغْوِي عِبَادَكَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ . فَقَالَ الرَّبُّ .تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي)).[الصحيحة:١٠٤]

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان نے کہا تھا: اے میرے ربّ! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی' میں انھیں گمراہ کرتا رہوں گا اور ربّ تبارک وتعالی نے اس کے جواب میں کہا: مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے تو میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۴۔ حاکم (۴/ ۲۶۱)' بیهقی فی الاسماء (ص:۱۳۴)' احمد (۳/ ۲۹)' بغوی فی شرح السنة (۱۲۹۳)' من طریق آخر نحوه۔

فوائد: ہر انسان یقینی طور پر بتقاضۂ بشریت غلطیوں کا مرتکب ہو گا اور شیطان کے ورغلانے سے ایسا ہو گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے استغفار اور توبہ کا دروازہ موت کا غرغرہ طاری ہونے تک کھلا رکھا ہوا ہے' ہمیں چاہئے کہ شیطان کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں اور بار بار اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے رہیں۔

باب: ان الشيطان قد أيس أن يعبد بأرضكم هذه

شیطان اس زمین میں اپنی عبادت سے مایوس ہو گیا ہے

۳۱۲۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمَا تَحْقِرُوْنَ)).

[الصحيحة: ٤٧١]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ تمہاری سرزمین (جزیرۂ عرب) میں اس کی عبادت ہو سکے، لیکن (جن برائیوں کو) تم لوگ حقیر سمجھتے ہو وہ تم سے ان کا ارتکاب کروا کر ہی راضی ہوتا رہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۷۱۔ احمد (۲/ ۳۶۸)، ابو نعیم فی الحیلۃ (۸/ ۲۵۶)، البزار (الکشف: ۲۸۵۰)، بیہقی فی الشعب (۷۲۶۴)۔

فوائد: جزیرۂ عرب کے باسیوں سے شرک کے وقوع ہونے کے متعلق شیطان ناامید ہو چکا ہے، البتہ شرک کے علاوہ وہ مختلف گناہوں میں مبتلا کر سکے گا۔ چونکہ جزیرۂ عرب میں غیروں کی پوجا پاٹ ہوتی رہی اور اب بھی اس کی بعض صورتیں موجود ہیں، اس صورتحال کو دیکھ کر اس حدیث کے درج ذیل مفاہیم بیان کئے گئے ہیں: (۱) شیطان کسی مومن کو اس قدر گمراہ نہیں کر سکے گا کہ وہ بتوں کی عبادت شروع کر دے۔ (۲) شیطان کی چالبازیاں اس قدر کارگر ثابت نہ ہو سکیں گی کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح آپ ﷺ کی امت کو اتنا گمراہ کر دے کہ وہ نماز بھی پڑھیں اور شیطان کی عبادت بھی کریں۔ (۳) شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ وہ دین اسلام کو ہی مسخ کر دے، شرک و بدعت کا ڈنکا بجا دے اور جزیرۂ عرب اسلام کی آمد سے پہلے کی طرح ہو جائے۔ تیسرا معنی ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔

باب: ذم المشي في النعل الواحدة

ایک ہی جوتے میں چلنے کی مذمت کا بیان

۳۱۲۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِيْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ)).

[الصحيحة: ٣٤٨]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۸۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۱۴۲)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مسلمان کو ایک جوتے میں نہیں چلنا چاہئے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لایمش احدکم فی نعل واحد، لینعلھما جمیعا او لیخلعھما جمیعا۔) [بخاری] یعنی: کوئی آدمی ایک جوتے میں نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔

باب سعة رحمة الله

اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

۳۱۲۲۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ صَاحِبَ

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِي اَوِالْمُسِي ، فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا اَلْقَاهَا وَاِلاَّ كَتَبَ وَاحِدَةً)). [الصحيحة:١٢٠٩]

''بائیں طرف والا فرشتہ (جو برائیاں لکھتا ہے) چھ گھڑیوں تک غلطی کرنے والے مسلمان بندے کی غلطی لکھنے سے اپنا قلم روکے رکھتا ہے' اگر (اس وقت کے اندر اندر ہی ایسا مسلمان) پچھتا کر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرنا شروع کر دے تو قلم رکھ دیتا ہے (یعنی وہ گناہ سرے سے لکھا ہی نہیں جاتا اور اگر اتنے وقت میں بھی اسے ندامت کا موقع نہ ملے تو) وہ ایک برائی لکھ لیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۰۹۔ طبرانی فی الکبیر (۷۷۶۵)' ابو نعیم فی الحلیة (۶/ ۱۲۴)' بیهقی فی الشعب (۷۰۵۱)۔

فوائد: یہ محض اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ چھ گھڑیوں تک گناہ نامۂ اعمال میں لکھا ہی نہیں جاتا۔ لیکن جب بندہ غفلت کرتا ہے اور چھ گھڑیوں تک اپنے کیئے پر کوئی توجہ نہیں کرتا تو وہ ایک گناہ لکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن جب نیکی کی باری آتی ہے تو اس کا ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی لکھ لی جاتی ہے اور عملاً نیکی کرنے پر کم از کم دس گنا ثواب ملتا ہے۔

باب: استعداد صاحب الصور

صور پھونکنے والے فرشتے کی مستعدی کا بیان

٣١٢٣۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّوْرِ مُنْذُ وُكِّلَ بِهِ مُسْتَعِدٌّ يَنْظُرُ نَحْوَ الْعَرْشِ، مَخَافَةَ اَنْ يُؤْمَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْهِ طَرْفُهُ، كَاَنَّ عَيْنَيْهِ كَوْكَبَانِ دُرِّيَّانِ)). [الصحيحة:١٠٧٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سے صور پھونکنے کی ذمہ داری صور پھونکنے والے فرشتے کو سونپی گئی' اس وقت سے اس کی نگاہ پلکوں کی جھپک کے بغیر عرش کی طرف لگی ہوئی ہے' اس ڈر سے کہ کہیں پلکوں کی جھپک کے لوٹنے سے پہلے ہی حکم نہ دے دیا جائے۔ (ہمیشہ سے کھلی رہنے کی وجہ سے) اس کی آنکھیں دو چمکدار ستاروں کی مانند لگتی ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۷۸۔ حاکم (۴/ ۵۵۸'۵۵۹)۔

باب: فضيلة التوبة

توبہ کی فضیلت کا بیان

٣١٢٤۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلاَّ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قلبي : ((ان عبداقتل تسعة وتسعين نفسا، ثم عرضت له التوبة، فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ؟ فَدَلَّ عَلٰى رَجُلٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: رَاهِبٍ) فَاَتَاهُ فَقَالَ :اِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کیا میں تمھیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی' میرے کانوں نے وہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے یاد کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے ننانوے افراد قتل کر دیئے' پھر اسے توبہ کا خیال آیا۔ اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی بابت لوگوں سے پوچھا؟ اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے

نَفْسًا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: بَعْدَ قَتْلِ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا؟! قَالَ: فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ بِهِ، فَأَكْمَلَ بِهِ مِئَةً ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ [عَالِمٍ]، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِئَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟! اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، [فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ]، فَاعْبُدْ رَبَّكَ [مَعَهُمْ فِيهَا]، [وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ]، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، فَعُرِضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي [بَعْضِ الطَّرِيقِ]، [فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا]، قَالَ: فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، قَالَ: فَقَالَ إِبْلِيسُ: أَنَا أَوْلَى بِهِ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ! قَالَ: فَقَالَتْ: مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا [مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ]. فَبَعَثَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا [فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ] فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ. قَالَ: فَقَالَ: اُنْظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَ أَقْرَبَ إِلَيْهِ فَأَلْحِقُوهُ بِأَهْلِهَا، [فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي]، [فَقَاسُوهُ، فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ [بِشِبْرٍ]، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ]، [فَغُفِرَ لَهُ]، قَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا عَرَفَ الْمَوْتَ

پاس پہنچا اور پوچھا کہ وہ ننانوے آدمی قتل کر چکا ہے‘ کیا ایسے فرد کے لئے توبہ ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا ننانوے افراد کے قتل کے بعد؟ (ایسے شخص کے لئے کوئی توبہ نہیں)۔ اس نے تلوار میان سے نکالی اور اسے قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر لی۔ پھر اسے توبہ کا خیال آیا‘ اس نے لوگوں سے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اس کے لئے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی‘ وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں سو افراد قتل کر چکا ہوں‘ کیا میری لئے توبہ (کی کوئی گنجائش) ہے۔ اس نے کہا: تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ لیکن تو اس طرح کر کہ اس خبیث بستی سے نکل کر فلاں فلاں کسی نیک بستی کی طرف چلا جا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں‘ تو بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اپنے علاقے کی طرف مت لوٹنا کیونکہ یہ بری سرزمین ہے۔ وہ نیک بستی کی طرف چل پڑا‘ لیکن راستے میں اسے موت آ گئی‘ وہ اپنے سینے کے سہارے سرک کر پہلی زمین سے دور ہو کر (تھوڑا سا) دوسری طرف ہو گیا۔ (اسے لینے کے لئے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں ہی آ گئے اور ان کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا۔ ابلیس نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں‘ اس نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی تھی۔ لیکن ملائکہ رحمت نے کہا: یہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والا تھا اور ملائکہ عذاب نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ایک آدمی کی شکل میں بھیجا۔ انھوں نے اس کے سامنے یہ جھگڑا پیش کیا۔ اس نے کہا: دیکھو کہ کون سی بستی اس کے قریب ہے‘ اسی بستی والوں سے اس کو ملا دیا جائے۔ اُدھر اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور ارض صالحین کو (جس کی طرف وہ جا رہا تھا) حکم

اِحْتَفَزَ بِنَفْسِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ: نَاءَ بِصَدْرِهِ) فَقَرَّبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ . مِنْهُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيْثَةَ، فَأَلْحَقُوْهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ)). [الصحيحة: ٢٦٤٠]

دیا کہ تو قریب ہو جا۔ جب انھوں نے اس کی پیائش کی تو جس زمین کی طرف وہ جا رہا تھا' اسے (دوسری کی نسبت) ایک بالشت زیادہ قریب پایا۔ پس رحمت کے فرشتے اسے لے گئے اور اسے بخش دیا گیا۔'' حسن راوی کہتے ہیں: جب اسے موت کا علم ہوا تو وہ (نیک بستی کی طرف) سکڑ گیا' اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے سینے کے سہارے (نیک بستی کی طرف) سرک گیا۔ بہرحال اللہ تعالی نے اسے قریۂ صالحہ کے قریب کر دیا اور قریۂ خبیثہ سے دور کر دیا' تو ان فرشتوں نے اسے نیک بستی والے لوگوں میں شامل کر دیا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۶۴۰۔ احمد (۳/ ۲۰'۷۲)' بخاری (۳۴۷۰)' مسلم (۲۷۶۶)' بنحوه مختصراً۔

فوائد: اس سے معلوم ہوا کہ (۱) گناہ گار سے گناہ گار ترین شخص کے لئے بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اللہ تعالی ہر ایک کی توبہ قبول فرماتا ہے' بشرطیکہ خالص توبہ ہو۔ (۲) علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسئلہ بتلاتے وقت' سائل کی نفسیات اور اس کی مشکلات کو سامنے رکھیں اور ایسی حکمتِ عملی اختیار کریں کہ جس سے اللہ کے حکم میں بھی تبدیلی نہ آئے اور سائل بھی اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر گناہوں پر مزید دلیر نہ ہو۔ (۳) نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا باعث برکت ہے اور برے لوگوں کے ساتھ رہنا باعث نحوست ہے اور (۴) بوقت ضرورت فرشتے اللہ تعالی کے حکم سے انسانی صورت میں آتے ہیں۔

باب: أوتد فرعون بأمراته

فرعون نے اپنی بیوی کو میخیں لگائیں

٣١٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا: ((إِنَّ فِرْعَوْنَ أَوْتَدَ لِامْرَأَتِهِ أَرْبَعَةَ أَوْتَادٍ فِي يَدَيْهَا وَرِجْلَيْهَا، فَكَانُوْا إِذَا تَفَرَّقُوْا عَنْهَا ظَلَّلَتْهَا الْمَلَائِكَةُ، فَقَالَتْ: ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ﴾، فَكُشِفَ لَهَا عَنْ بَيْتِهَا فِي الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة: ٢٥٠٨]

سیدنا ابوہریرہ ﷜ کہتے ہیں: فرعون نے اپنی بیوی کے دو ہاتھوں اور دو پاؤں کے لئے چار میخیں گاڑھیں۔ جب وہ (فرعونی) اس سے جدا ہوتے تھے تو فرشتے اس پر سایہ کر لیتے تھے' اس بیوی نے کہا: ﴿اے میرے ربّ! اپنے ہاں میرے لئے جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی چھٹکارا نصیب فرما﴾ سو اللہ تعالی نے جنت میں اس کے گھر سے پردہ ہٹا کر (اسے اس کا گھر دکھا دیا)۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۸۔ الادب المفرد (۷۰۵)' ترمذی (۳۱۱۶)' احمد (۲/ ۳۳۲)' حاکم (۲/ ۴۴۶'۳۴۷)۔

فوائد: بندگانِ خدا پر آزمائشیں ضرور آتی ہیں' لیکن ان آزمائشوں پر صبر کرنے کی وجہ سے جو انہیں رحمتِ خداوندی نصیب ہوتی ہے وہ ان مصائب سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔

باب: فضیلة یوسف

۳۱۲۶۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.، لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَ نِي الدَّاعِيْ لَاُجِبْتُ، اِذْ جَاءَ هُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: ﴿فَاسْأَلْهُ مَابَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ: ﴿لَوْاَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾، فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَ هُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ)). [الصحيحة:۱٦۱۷]

یوسف علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن خلیل رحمٰن ابراہیم' کریم بن کریم بن کریم بن کریم تھے۔ اگر میں (محمد ﷺ) اتنا عرصہ جیل میں ٹھہرتا جتنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے تھے اور میرے پاس بلانے کے لئے داعی آتا تو میں (فوراً) اس کی بات قبول کرتا اور جب ان کے پاس قاصد آیا تو انھوں نے تو کہا: ﴿اس سے پوچھو کہ اب ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے﴾ [سورۂ یوسف: ۵۰] اور اللہ تعالی حضرت لوط علیہ السلام پر رحمت کرے' وہ تو کسی مضبوط آسرے کا سہارا لینا چاہتے تھے۔ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: ﴿ کاش کہ مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا﴾ [سورۂ ہود: ۸۰] سو ان کے بعد جب بھی اللہ تعالی نے کوئی نبی بھیجا تو اسے اس کی قوم کے لوگوں کے انبوہ کثیر میں بھیجا۔''

فوائد: کریم بن کریم ...... کا مطلب یہ ہے کہ یہ چاروں ہستیاں معزز و مکرم بزرگ تھیں۔ حضرت یوسف کا ذکر کر کے آپ ﷺ اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے ان کا صبر بیان کر رہے ہیں۔ ﴿لو ان لی بکم قوة او آوی الی رکن شدید﴾ میں قوت سے اپنے دست و بازو اور اپنے وسائل کی قوت یا اولاد کی قوت مراد ہے اور رکن شدید (مضبوط آسرا) سے خاندان' قبیلہ یا اسی قسم کا کوئی مضبوط سہارا مراد ہے۔ یعنی نہایت بے بسی کے عالم میں آرزو کر رہے ہیں کہ کاش! میرے اپنے پاس کوئی قوت ہوتی یا کسی خاندان اور قبیلے کی پناہ اور مدد مجھے حاصل ہوتی تو آج مجھے مہمانوں کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی نہ ہوتی' میں ان بدقماشوں سے نمٹ لیتا اور مہمانوں کی حفاظت کر لیتا۔

باب: الخمر جماع الإثم

۳۱۲۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَلَسُوْا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرُوْا اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا عِلْمٌ [يَنْتَهُوْنَ اِلَيْهِ]،

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے

سالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے' وہ سب سے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرنے لگے۔ لیکن ان کے پاس کوئی ایسی علمی بات نہ تھی' جس پر موضوع

فَاَرْسَلُوْنِي اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَاَخْبَرَنِيْ: اِنَّ اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ۔ فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَاَنْكَرُوْ ذٰلِكَ ، وَوَ ثَبُوْااِلَيْهِ جَمِيْعًا، [حَتّٰى اَتَوْهُ فِيْ دَارِهِ]فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَلِكًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَ رَجُلًا، فَخَيَّرَهُ بَيْنَ اَنْ يَشْرُبَ الْخَمْرَ، اَوْيَقْتُلَ صَبِيًّا ، اَوْ يَزْنِيْ، اَوْيَاْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ، وايقتلوه ان بي ، فَاخْتَارَ اَنْ يَّشْرِبَ الْخَمْرَ، وَاِنَّهٗ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِّنْ شَيْءٍ اَرَادُوْ مِنْهُ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ قَالَ لَنَا حِيْنَئِذٍ: مَامِنْ اَحَدٍ يَّشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ ليلة ولا يموت وفيحثانبة منها الاخر مت عليه الجنة وان مات فى الاربعين مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً)).[الصحيحة: ٢٦٩٥]

ختم ہو سکے۔ پس انھوں نے مجھ (عبد اللہ) کو سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ کے پاس بھیجا' تا کہ میں ان سے اس کے بارے میں سوال کر سکوں۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور انھیں یہ بات بتلائی' لیکن انھوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور وہ سارے اٹھ کھڑے ہوئے' سیدنا عبد اللہ بن عمرو ؓ کے گھر پہنچے۔ اب کی بار انھوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا اور اسے شراب پینے' بچے کو قتل کرنے' زنا کرنے اور خنزیر کا گوشت کھانے میں اختیار دیتے ہوئے کسی (ایک جرم کا ارتکاب کرنے پر مجبور کیا)' وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس نے شراب پی لی۔ لیکن جب شراب پی تو وہ ان تمام جرائم سے نہ رک سکا جو وہ اس سے چاہتے تھے۔'' اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''جو آدمی شراب پیئے گا' چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو گی' جو آدمی اس حال میں مرے گا کہ اس کے مثانے میں کچھ شراب ہو تو اس پر جنت حرام ہو گی اور اگر وہ (شراب نوشی کے بعد) چالیس دنوں کے اندر اندر مر گیا تو وہ جاہلیت والی موت مرے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۹۵۔ طبرانی فی الاوسط (۳۶۵)' حاکم (۴/ ۱۴۷)۔

فوائد: اس میں شراب کی قباحت اور شراب نوشی کی سنگینی کا بیان ہے۔ جس کی تفصیل "الأضاحی والذبائح والاطعمة والاشربة والعقیقه والرفق بالحیوان" کے باب میں موجود ہے۔

باب: محاججة موسى لآدم

باب: سیدنا موسیٰ کا سیدنا آدم علیہما السلام سے جھگڑنا

٣١٢٨۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مُوْسٰى قَالَ:يَا رَبِّ اَرِنِيْ آدَمَ الَّذِيْ اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَرَهُ اللّٰهُ آدَمَ، فَقَالَ:اَنْتَ اَبُوْنَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهٗ آدَمُ:نَعَمْ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِيْ نَفَخَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ،

سیدنا عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ ؑ نے کہا: اے میرے رب! مجھے آدم دکھاؤ' جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم دکھائے۔ انھوں نے کہا: آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ آدم ؑ نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: آپ وہی

وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْالَكَ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوْسٰى، قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ، لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُوْلًا مِّنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَفَمَا وَجَدْتَّ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَمَا تَلُوْمُنِيْ فِيْ شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى. فِيْهِ الْقَضَاءُ قَبْلِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى، فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى)). [الصحيحة: ۱۷۰۲]

ہیں جن میں اللہ تعالی نے اپنی روح پھونکی، سارے کے سارے اسماء سکھلائے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ موسی علیہ السلام نے کہا: سو کس چیز نے آپ کو اس بات پر اکسایا کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال دیا؟ آدم علیہ السلام نے کہا: آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: میں موسی ہوں۔ انھوں نے پھر پوچھا: آپ بنی اسرائیل کے وہی رسول ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے کسی قاصد کے بغیر (براہِ راست) پردے کے پیچھے سے کلام کی تھی۔ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: کیا آپ کو (تورات میں) یہ بات نہیں ملی کہ میری پیدائش سے پہلے اللہ تعالی کی کتاب میں (میرا جنت سے نکلنا) لکھا جا چکا تھا۔ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے پھر کہا: اللہ تعالی کا جو فیصلہ مجھ سے پہلے میرے بارے میں سبقت لے جا چکا ہے، کیا آپ مجھے اس پر ملامت کرتے ہیں؟'' یہ بات بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام، موسی علیہ السلام پر غالب آ گئے، آدم علیہ السلام، موسی علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۷۰۲- ابو داؤد (۴۷۰۲) وعنه البيهقي في الاسماء (ص:۱۹۳) ابن خزيمة في التوحيد (ص:۹۴)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: علماء نے اس مباحثے اور اعتراض کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں، میرے علم کے مطابق سب سے بہترین توجیہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے درخت (کا پھل) کھانے کی وجہ سے ان کی اولاد مصیبت میں پھنس گئی، اس بنا پر حضرت موسی علیہ السلام نے ان کو ملامت کیا۔ یہ طعن گناہ میں اللہ تعالی کے حق کی بنا پر نہیں تھا، کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس گناہ سے توبہ کر لی تھی اور حضرت موسی علیہ السلام جانتے تھے کہ توبہ اور مغفرت کے بعد کسی کو گناہ کی وجہ سے ملامت نہیں کیا جا سکتا۔ غور فرمائیں کہ حضرت موسی نے یوں اعتراض کیا تھا: ''تجھے کس چیز نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے باہر نکالنے پر آمادہ کیا؟'' سوال یہ نہیں تھا کہ تو نے حکم کی مخالفت کیوں کی ہے؟ اور لوگ اس بات کے مکلف ہیں کہ انہیں جو مصائب لوگوں کے افعال کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے لاحق ہوتے ہیں، وہ تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں .... آپ خود فتاوی ابن تیمیہ کی آٹھویں جلد میں ''کتاب القدر'' اور مرقاۃ المفاتیح وغیرہ کا مطالعہ کر لیں۔ [صحیحہ: ۱۷۰۲ کے تحت]

باب: من صبر الانبياء على الابتلاء
انبیاء علیہم السلام کا آزمائشوں مصیبتوں پر صبر کرنے کا بیان

۳۱۲۹۔عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّوْبَ ﷺ لَبِثَ بِهِ بَلَاؤُهُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ، اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوْحَانِ، فَقَالَ: اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ :تَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوْبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: مُنْذُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةٍ لَمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ فَيَكْشِفُ مَابِهِ. فَلَمَّا رَاحَ اِلٰى اَيُّوْبَ ، لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ اَيُّوْبُ: لَا اَدْرِيْ مَاتَقُوْلَا ن، غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَعْلَمُ اِنِّيْ كُنْ تامر بِالرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ، فَيَذْكُرُ اَنَّ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا، كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّذْكَرِ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ حَقٍّ . قَالَ: وَكَانَ يَخْرُجُ اِلٰى حَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ، اَمْسَكَتْهُ اِمْرَاَتُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، اَبْطَاَ عَلَيْهَا، وَاَوْحٰى اِلٰى اَيُّوْبَ اَنْ ﴿ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ﴾[ص:۴۲]فَاسْتَبْطَاَتْهُ، فَتَلَقَّتْهُ تَنْظُرُ وَقَدْ اَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ مَابِهِ مِنَ الْبَلَاءِ وَهُوَ اَحْسَنُ مَاكَانَ، فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ: اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ! هَلْ رَاَيْتَ نَبِيَّ اله هٰذَاالْمُبْتَلٰى؟ وَاللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ، مَارَاَيْتُ [اَحَدًا] اَشْبَهَ [بِهِ] مِنْكَ اِذَاكَانَ صَحِيْحًا! فَقَالَ: فَاِنِّيْ اَنَا هُوَ: وَكَانَ لَهُ اَنْدَرَانِ (اَيْ: بَيْدَرَانِ): اَنْدَرٌ لِّلْقَمْحِ، وَاَنْدَرٌ لِّلشَّعِيْرِ، فَبَعَثَ اللّٰهُ سَحَابَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتْ اِحْدَاهُمَا عَلٰى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالی کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ قریب و بعید کے تمام رشتہ دار بے رخی کر گئے، البتہ ان کے دو بھائی صبح و شام ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ایک دوسرے کو کہنے لگا: آیا تو جانتا ہے؟ اللہ کی قسم! ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے، جو جہانوں میں سے کسی فرد نے نہیں کیا؟ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کون سا؟ اس نے کہا: (دیکھو) اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، اللہ تعالی نے اِس پر رحم نہیں کیا کہ اس کی بیماری دور کر دے۔ جب وہ بوقتِ شام ایوب کے پاس آئے تو ایک نے بے صبری میں وہ بات ذکر کر دی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے (ان کا الزام سن کر) کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو، اس قسم کی کوئی بات میرے علم میں تو نہیں ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ دو آدمیوں کے پاس سے میرا گزر ہوتا تھا، وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوتے تھے، وہ مجھے اللہ تعالی کا واسطہ دے دیتے اور میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا اور اس وجہ سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا تھا کہ ان دونوں نے ناحق انداز میں اللہ تعالی کا واسطہ نہ دیا ہو۔ حضرت ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے باہر جاتے تھے، جب وہ قضائے حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی ان کو ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیتی تھی، حتی کہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ لیٹ ہو گئے اور (ان کی بیوی ان کے انتظار میں رہی) اور اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی کی: ﴿اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے﴾ [سورۂ ص: ۴۲] اُدھر ان کی بیوی سمجھ رہی تھیں کہ وہ دیر کر رہے ہیں۔ جب وہ واپس پلٹے تو اللہ تعالی ان کی تمام بیماریاں دور کر چکے تھے اور وہ بہت حسین لگ رہے تھے۔ جب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا تو (نہ پہچان سکی اور ان سے) پوچھا: اللہ تعالی تجھ میں برکت پیدا کرے، کیا تو نے اللہ

اَنْدَرِ الْقَمْحِ، اَفْرَغَتْ فِيْهِ الذَّهَبَ حَتّٰى فَاضَ، وَاَفْرَغَتِ الْاُخْرٰى فِيْ اَنْدَرِ الشَّعِيْرِ الْوَرَقَ حَتّٰى فَاضَ)). [الصحيحة:١٧]

تعالی کے نبی، جو بیمار ہیں، کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالی اس بات پر گواہ ہیں کہ جب وہ نبی صحتمند تھے تو تجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں وہی (ایوب) ہوں (اب اللہ تعالی نے مجھے شفا دے دی ہے)۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے، ایک گندم کا تھا اور ایک جو کا۔ اللہ تعالی نے دو بدلیاں بھیجیں، ایک بدلی گندم والے کھلیان پر آ کر سونا برسانے لگی اور دوسری جو والے کھلیان پر آ کر چاندی برسانے لگی، (اس طرح اللہ تعالی نے صحت بھی دے دی اور مالِ کثیر بھی عطا کر دیا)۔"

تخریج: الصحیحة ١٧- ابو یعلی (٣٦١٧)، ابو نعیم فی الحلیة (٣/ ٣٧٥،٣٧٤)، الضیاء فی المختارة (٢٦١٦)، البزار (الکشف :٢٣٥٧)

فوائد: حدیث نبوی ہے: (الصبر ضياء) یعنی: صبر روشنی ہے۔ [مسلم] صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے، حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال بیمار رہے، بہر حال انھوں نے صبر کا دامن نہ چھوڑا، بالآخر اللہ تعالی نے ان کے حق میں دنیا میں بھی خزینوں کے منہ کھول دیئے اور آخرت میں بھی نظر کرم فرمائے گا۔

باب: وصية نوح عليه السلام

سیدنا نوح علیہ السلام کی وصیت

٣١٣٠۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةُ سِيْجَانٍ مَزْرُوْرَةٌ بِالدِّيْبَاجِ ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابْنَ فَارِسٍ۔ قَالَ: يُرِيْدُ اَنْ يَّضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابْنَ فَارِسٍ، وَيَرْفَعُ كُلَّ رَاعٍ ابْنَ رَاعٍ۔ قَالَ: فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ،وَقَالَ: اَلَا اَرٰى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَّا يَعْقِلُ ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نُوْحًا ﷺ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لِابْنِهِ: اِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ: آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ، وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ، آمُرُكَ (لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)، فَاِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ، وَوُضِعَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے، کسی بستی کا باسی سیجان کا جبہ، جس کے بٹن ریشمی تھے، زیبِ تن کر کے آیا اور کہا: خبردار! تمھارے اس ساتھی (محمد ﷺ) نے گھڑسواروں کے مقام کو کم اور چرواہوں کی عزتوں کو بلند کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جبہ کے گریبان سے پکڑا اور فرمایا: "کیا میں تجھ پر ان لوگوں کا لباس نہیں دیکھ رہا، جو بیوقوف ہیں۔" پھر فرمایا: "جب اللہ تعالی کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آ پہنچا تو انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا: میں تیرے سامنے ایک وصیت بیان کرتا ہوں، میں تجھے دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تجھے "لا الہ الا اللہ" کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو (ترازو کے) ایک پلڑے میں اور "لا الہ الا اللہ" کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو "لا الہ الا اللہ" بھاری ہو جائے گا۔

كَفَّةٍ، رَجَحَتْ بِهِنَّ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَوْاَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ كُنَّ حَلَقَةً مُبْهَمَةً، اِلَّا قَصَمَتْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فَاِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ وَّبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ. وَاَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ. قَالَ: قُلْتُ: اَوْ :قِيْلَ. :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَمَا الْكِبْرُ؟ .قَالَ.: اَنْ يَّكُوْنَ لِاَ حَدِنِ نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: هُوَ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَ حَدِنِ اَصْحَابٌ يَجْلِسُوْنَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ: لَا .قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْكِبْرُ؟ سَفَهُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ)). [الصحيحة:١٣٤]

اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک بند کڑے کی شکل اختیار کر لیں تو اس کو بھی "لا الہ الا اللہ" توڑ دے گا' اور (دوسری چیز) "سبحان اللہ وبحمدہ" ہے' یہ کلمات ہر چیز کی نماز ہیں اور ان ہی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے اور میں تجھے شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔'' میں نے یا کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شرک کو تو پہچانتے ہیں' تکبر کسے کہتے ہیں؟ کیا تکبر یہ ہے کہ آدمی کے جوتے اور ان کے تسمے اچھے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' کسی نے کہا: تو کیا تکبر یہ ہے کہ آدمی کے دوست و یار ہوں' جو اس کے پاس بیٹھتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر تکبر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حق کو جھٹلا دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا (تکبر کہلاتا ہے)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۴- الادب المفرد (۵۴۸)' احمد (۲/ ۱۶۹'۱۷۰)' بیھقی فی الاسماء (ص:۱۰۳)' البزار (الکشف:۲۹۹۸)۔

فوائد: اس میں "لاالہ الا اللہ" اور "سبحان اللہ وبحمدہ" کی فضیلت اور شرک وتکبر کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

باب: إنة جذع النخل البقراقة النبيّ

آپ ﷺ کی جدائی میں کھجور کے تنے کا رونا

۳۱۳۱-عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، قَالَ: فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ كَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ۔: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا،فَاٰمُرَهُ اَنْ يَّتَخِذَلَكَ مِنْبَرًاتَخْطُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: :((بَلٰى))، قَالَ: فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ: قَالَ: فَاِنَّ الْجِذْعَ الَّذِيْ كَانَ يَقُوْمُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا بَكٰى، لِمَ اَفَقَ مِنَ الذِّكْرِ)). [الصحيحة:٣٥٤٧]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ ایک انصاری عورت' جس کا غلام بڑھئی تھا' نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا غلام بڑھئی ہے' کیا میں اسے یہ حکم دے دوں کہ وہ آپ کے لئے ایک منبر بنائے' تاکہ آپ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں''؟ پس اس نے منبر بنایا۔ جب جمعہ کا دن آیا اور آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے' تو اس تنے نے بچے کی طرح رونا شروع کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اس تنے نے ذکر (یعنی خطبہ کی باتیں) گم پائیں تو اس نے رونا شروع کر دیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۴۷- بخاری (۲۰۹۵' ۳۵۸۴)' احمد (۳/ ۳۰۰)' والسیاق لہ بیھقی فی الولد کل (۲/ ۵۶۰)۔

فوائد: انسان اور جن کے علاوہ اللہ تعالی کی جتنی مخلوقات ہیں، ان کا بھی اللہ تعالی کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے، وہ اللہ تعالی کے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہیں اور اس کی تسبیح و تعریف بیان کرتی ہیں۔ بسا اوقات ان کا یہ انداز انسان کو بھی دکھا دیا جاتا ہے۔

انا حظكم من الأنبياء

میں تمہارا حصہ ہوں نبیوں میں سے

٣١٣٢۔عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا حَظُّكُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ)). [الصحيحة:٣٢٠٧]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں انبیاء میں سے تمھارا حصہ ہوں اور تم امتوں میں سے میرا حصہ ہو۔''

تخریج: الصحيحة ٣٢٠٧۔ ابن حبان (٧٢١٣) ابن شاهين في الافراد (ق:٤/ ١)، البزار (الكشف:٢٨٤٧)۔ ابو نعيم في اخبار اصبهان (٢/ ٢٢٥،٢٢٤)۔

باب: من خصوصيات الانبياء في النوم

نیند کے معاملے میں انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت

٣١٣٣۔ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا مَعْشَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَنَامُ أَعْيُنُنَا، وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُنَا)) [الصحيحة: ١٧٠٥]

عطاءؒ کہتے ہیں کہ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہم انبیاء کی جماعت کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے۔''

تخریج: الصحيحة ١٧٠٥۔ ابن سعد في الطبقات (١/ ١٧١)، عن عطاء مرسلاً، بخاري (٣٥٧٠، ٧٥١٧)، من حديث انس رضی اللہ عنہ في الاسراء مطولاً بمعناه۔

فوائد: اس میں انبیا کا خاصہ بیان کیا گیا ہے۔

باب: نجح الآخرة بالاعمال لا بالنسب

آخرت کی کامیابی اعمال پر ہے نہ کہ نسب پر

٣١٣٤۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: اِنْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ أَفُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ أَفُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ حَتّٰى عَدَّ تِسْعَةً، فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ؟! قَالَ: أَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ ابْنِ الْإِسْلَامِ ، قَالَ: فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ. إِنْ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو آدمیوں نے اپنا اپنا نسب نامہ بیان کیا۔ ایک نے کہا: میں تو فلاں بن فلاں ہوں، تیری ماں نہ رہے، تو کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں نے حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے میں اپنا اپنا نسب بیان کیا، ایک نے کہا: میں فلاں بن فلاں (نو پشتیں ذکر کردیں) ہوں، تیری ماں نہ رہے تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں۔ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ نسب بیان کرنے والے ان دو

قُلْ لِّهٰذَيْنِ الْمُنْتَسِبَيْنِ: اَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الْمتمي اَوْلِمُنْتَسِبِ اِلٰى تِسْعَةَ فِي النَّارِ، فَاَنْتَ عَاشِرُهُمْ ، وَاَمَّا اَنْتَ يَا هٰذَا الْمُنْتَسِبِ اِلَى اثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، فَاَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة: ۱۲۷۰]

آدمیوں سے کہو: تو' جس نے نو پشتوں تک اپنا نسب بیان کیا ہے' تیری نو پشتیں بھی جہنم میں ہیں اور تو ان کا دسواں ہے۔ اور تو' جس نے دو پشتیں بیان کی ہیں' تیری دونوں پشتیں جنت میں ہیں اور تو ان تیسرا ہے' جو جنت میں جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۷۰۔ احمد (۵/ ۱۲۸) وعنه الضیاء فی المختارة (۱۲۴۱)' بیهقی فی الشعب (۵۱۳۳)۔

فوائد: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ومن ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه۔) [ابوداود' ترمذی' ابن ماجہ] یعنی: جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا' اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جا سکے گا۔

باب: الأمور الثلاث كذب على الله

تین چیزیں اللہ پر جھوٹ ہیں

۳۱۳۵۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَعَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَّنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُمْ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، [قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَاٰى رَبَّهُ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الفرية]، قَالَ: وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنْظِرِيْنِي وَلَا تَعْجَلِيْنِي ، اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ۔عَزَّوَجَلَّ۔ : ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ﴾[التكوير:۲۳]، ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ [النجم:۱۳]؟! فَقَالَتْ: اَنَا اَوَّلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: ((اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ، لَمْ اَرَهُ عَلٰى صُوْرَتِهِ الَّتِي خَلَقَ عَلَيْهَا اِلَّا هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ،رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ ، سَادًا عُظْمُ خَلْقِهِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) . فَقَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ [الانعام:

مسروق کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔ انھوں نے مجھے کہا: اے ابو عائشہ! تین ایسے امور ہیں کہ ان میں سے ایک کا قائل ہونے کا مطلب اللہ تعالی پر جھوٹا الزام لگانا ہوگا۔ میں نے کہا: وہ کون سے امور ہیں؟ انھوں نے کہا: جس آدمی کا یہ خیال ہو کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے اللہ تعالی پر جھوٹ بولا۔ میں ٹیک لگائے ہوئے تھا' یہ سن کر میں بیٹھ گیا اور کہا: اے ام المومنین! ذرا مجھے مہلت دیجئے اور جلدی مت کیجئے' کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ ﴿اور تحقیق اس نے اس کو واضح افق میں دیکھا﴾ [سورۂ تکویر: ۲۳] ﴿اور تحقیق اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا﴾ [سورۂ نجم: ۱۳] (تو ان آیات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے رب تعالی کو دیکھا ہے)؟ سیدہ عائشہؓ نے کہا: اس امت میں میں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ان آیات کے بارے میں سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے مجھے یہ جواب دیا: ''یہ تو جبریل تھا' میں نے اسے اس کی اصلی حالت میں دو مرتبہ دیکھا' میں نے اسے آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا کہ اس کی بڑی جسامت نے آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو بھر رکھا تھا۔'' پھر سیدہؓ نے کہا: کیا آپ

۱۰۳]؟! اَوَلَمْ تَسْمَعْ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الشورى: ۵۱]؟! قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾ [المائدة: ۶۷]قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُخْبِرُ بِمَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ، فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [النمل: ۶۵]۔

[الصحيحة: ۳۵۷۵]

نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿آنکھیں اس اللہ کا ادراک نہیں کر سکتیں لیکن وہ آنکھوں کا ادراک کر لیتا ہے اور وہ تو باریک بین اور باخبر ہے۔﴾ [سورۂ انعام: ۱۰۳] نیز آپ نے یہ ارشادِ باری تعالیٰ نہیں سنا: ﴿اور ناممکن ہے کسی بندے سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو چاہے وحی کرے بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔﴾ [سورۂ شوریٰ: ۵۱] سیدہ نے کہا: اور جس نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے بعض احکام چھپائے ہیں تو اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا الزام دھر دیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں: ﴿اے رسول! جو کچھ تیرے رب کی طرف تیری طرف نازل کیا گیا، اسے آگے پہنچا دو، اگر تم نے ایسے نہ کیا تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا﴾ [سورۂ مائدہ: ۶۷] پھر انھوں نے کہا: اور جس نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ آئندہ کل میں ہونے والے امور کی خبر دیتے ہیں تو اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں: ﴿کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی غیب نہیں جانتا﴾ [سورۂ نمل: ۶۵]

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۸۵۔ مسلم (۱۷۷)، واللفظ لہ احمد (۶/ ۲۳۶/ ۲۴۱)، نسائی فی الکبری (۱۱۵۳۲)، ترمذی (۳۰۶۸)، بخاری (۳۲۳۴،۴۸۵۵) مختصراً۔

فوائد: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے تین باتیں بیان کی ہیں: (۱) آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ (۲) آپ ﷺ نے تبلیغِ رسالت کا حق ادا کیا اور قرآن مجید کا کوئی حصہ مخفی نہیں رکھا۔ (۳) آپ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ اس کے باوجود اپنے باطل عقائد کی خاطر قرآن و سنت میں تحریف کرنے والے اللہ رب العزت پر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ جن آیات سے بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کا اللہ رب العزت کو دیکھنے سے استدلال کرتے ہیں، خود نبی کریم ﷺ ان آیات مصداق جبرائیل علیہ السلام کو ٹھہراتے ہیں۔ اہل تعدف کے نزدیک نبی کریم ﷺ نے اسلام کی بعض تعلیمات کو امت سے مخفی رکھا اور وہ حضرت علی کے سینے میں منتقل کیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا نبی کریم ﷺ پر بہتان اور الزام بھی واضح ہو رہا ہے۔ تیسرا مسئلہ علم غیب سے متعلق ہے۔ وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب نہ ماننے پر اہل حدیث کو گستاخ کہتے ہیں، ذرا سوچیں کہ ان کے اس ''عالی شان

فتوے" کی زد میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آ رہی ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں ہدایت دے۔

باب: رؤية النبی مقعده جزء الجنة

نبی ﷺ کا اپنا جنت کا مقام دیکھنے کا بیان

۳۱۳٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ:((اَنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرًا))۔ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ۔ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ ۔غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرُهُ اِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ! اَلرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى))۔ فَقُلْتُ: اِذَنْ، لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ۔ قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرُ يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: ((اَللّٰهُمَّ! اَلرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى))۔ [الصحيحة: ۳۵۸۰]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ صحتمند تھے تو فرمایا کرتے تھے: "کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں آتی، جب تک اسے اس کا جنت میں ٹھکانہ نہ دکھا دیا جائے اور پھر (موت وحیات میں) اختیار نہ دے دیا جائے۔" جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کا سر میری ران پر تھا، تو آپ پر غشی طاری ہوگئی، پھر افاقہ ہوا اور آپ ﷺ نے چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کر دیا اور یہ کہنے لگ گئے: "اے اللہ! مجھے رفیقِ اعلی تک پہنچا دے۔" اس وقت میں نے کہا: مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے (موت وحیات کے اختیار میں) ہمیں ترجیح نہیں دی، اور میں نے پہچان لیا کہ اب آپ ﷺ اسی حدیث کا مصداق ہیں، جو ہمیں تندرستی کی حالت میں بیان کرتے تھے، آپ ﷺ کا آخری کلمہ یہ تھا: "اے اللہ! رفیقِ اعلی تک پہنچا دے۔"

تخریج: الصحیحة ۳۵۸۰۔ بخاری (۴۴۳۷، ۴۴۶۳، ۴۴۶۳)، واللفظ له مسلم (۸۷/ ۲۴۴۴)، احمد (۶/ ۸۸)۔

فوائد: یہ نبی کا خاصہ ہے کہ اسے موت وحیات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے موت کو ترجیح دی، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے واضح ہو رہا ہے۔

باب: فضيلة المثانی

مثانی کی فضیلت کا بیان

۳۱۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُوْتِيَ مُوْسٰى ۔عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَلْاَلْوَاحَ، وَاُوْتِيْتُ الْمَثَانِيْ))۔ [الصحيحة: ۲۸۱۳]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "حضرت موسی علیہ السلام کو (تورات کی) تختیاں اور مجھے (قرآن کا) مثانی (حصہ) عطا کیا گیا۔"

تخریج: الصحیحة ۲۸۱۳۔ الا سماعیلی فی معجمه (ص: ۲/ ۱۱۴، ۱۱۵)، بهذا اللفظ، سنن ابی داؤد (۱۴۵۹) والنسائی (۹۱۶)، مختصراً موقوفاً علی ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

فوائد: حضرت موسی علیہ السلام کو تورات تختیوں کی صورت میں ملی تھی۔

المثانی: اس سے یا تو قرآن کریم کی شروع کی سات بڑی بڑی سورتیں مراد ہیں یا سورۂ فاتحہ جو سات آیات پر مشتمل ہے۔

باب: نوح اول الرسل

نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں

۳۱۳۸۔ عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَوَّلُ نَبِيٍّ اُرْسِلَ نُوْحٌ)). [الصحيحة:١٢٨٩]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی ہیں، جن کو بھیجا گیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۸۹۔ دیلمی (۱/ ۱/ ۹)، ابن عساکر فی تاریخہ (۶۵/ ۱۸۵)۔

فوائد: حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام وغیرہ گزر چکے تھے، لہٰذا اس حدیث کے یہ مفاہیم بیان کئے جا سکتے ہیں: (۱) حضرت نوح علیہ السلام رسول تھے اور ان سے پہلے والے انبیاء تھے۔ (۲) حضرت نوح علیہ السلام اس اعتبار سے پہلے رسول ہیں کہ جب ان کو مبعوث کیا گیا تو سارے کے سارے لوگ کافر تھے، جب کہ آپ سے پہلے والے انبیا و رسل کا واسطہ مسلم و کافر دونوں سے پڑتا رہا۔ (۳) حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت تمام اہل ارض کی طرف تھی، جبکہ آپ سے پہلے والے انبیا و رسل مخصوص اقوام کی طرف تشریف لاتے رہے۔

باب: ای الخلق اعجب ایماناً

کون سی مخلوق ایمان میں تعجب انگیز ہے؟

۳۱۳۹۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا ؟ قَالُوْا: اَلْمَلَائِكَةُ. قَالَ: اَلْمَلَائِكَةُ كَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟! قَالُوْا: اَلنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: اَلنَّبِيُّوْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِمْ فَكَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟! قَالُوْا: اَلصَّحَابَةُ. قَالَ: اَلصَّحَابَةُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ فَكَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟! وَلٰكِنْ اَعْجَبَ النَّاسِ اِيْمَانًا: قَوْمٌ يَّجِيْئُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ فَيَجِدُوْنَ كِتَابًا مِّنَ الْوَحْيِ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَتَّبِعُوْنَهٗ، فَهُمْ اَعْجَبُ النَّاسِ اِيْمَانًا. اَوَّلُ الْخَلْقِ اِيْمَانًا.))

[الصحيحة:٣٢١٥]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کون سی مخلوق کا ایمان (اعلی و افضل ہونے میں) تعجب انگیز ہے؟'' صحابہ نے کہا: فرشتوں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں (کو کیا ہے کہ وہ) ایمان نہ لائیں، (کیونکہ سارے حقائق ان کے سامنے ہوتے ہیں)۔'' انھوں نے کہا: تو پھر انبیاء ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء کی طرف تو وحی کی جاتی ہے (جس کی وجہ سے ہر چیز ان پر عیاں ہو جاتی ہے) وہ ایمان کیوں نہ لائیں؟'' انھوں نے کہا: تو پھر صحابہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صحابہ تو انبیاء کے ساتھ ہوتے ہیں، (ان کے لئے کوئی شق مبہم نہیں رہتی اس لئے) انھیں ایمان قبول کرنے میں کیا دقت ہے؟ دراصل ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب انگیز لوگ وہ ہیں، جو تمھارے بعد آئیں گے، ان کے ہاں وحی کی صورت ایک کتاب ہوگی، لیکن وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی پیروی کریں، یہ لوگ ہیں جن کا ایمان قابل تعجب ہے، (یعنی کوئی معجزہ یا کوئی علامت دیکھے بغیر ہی مشرف بایمان ہو گئے)۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۱۵۔ ابو داود (۳۳۲۴)، احمد (۲/ ۴۰۶)، ابن حبان (۶۸۱۴، ۶۸۲۱)، حاکم (۲/ ۵۹۵)۔

فوائد: بلاشک وشبہ تمام انبیاء و رسل، تمام فرزندانِ امم سے علی الاطلاق افضل و اعلی ہیں۔ لیکن جزوی طور پر کسی امتی کو کسی خاص

وصف میں انفرادیت ہوسکتی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ایک وصف کی وضاحت کی گئی ہے۔

باب: الأنبياء إخوة لعلات

انبیاء اکرام آپس میں علاتی بھائی ہیں

۳۱۴۰۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا (([اَلْاَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، ودينهم وَاحِدٌ،وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِاَنَّهُ]لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ، رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ، اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ ممصرتين،كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ ، وَاِنْ لَّمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِ سْلَامَ ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ،[وَتَقَعُ الْاَمِنَةُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْاُ سُوْدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَاتَضُرُّ هُمْ]، فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى، فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ)).

[الصحيحة:۲۱۸۲]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، (یعنی ان کا باپ ایک ہے اور) مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور میں حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ (میری امت میں) اترنے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا، وہ درمیانے قد کے ہیں، ان کا رنگ سرخی سفیدی مائل ہے، وہ دو سوتی چادروں میں ملبوس ہوں گے، جب وہ اتریں گے تو ایسے لگیں گے کہ گویا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اگرچہ ان کو گیلا نہیں کیا ہوگا، وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ (کا تصور) ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالی ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ تمام (باطل) مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور مسیح دجال کو بھی ہلاک کر دے گا۔ اور (ان کے زمانے میں) زمین میں اتنا امن ہوگا کہ سانپ اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے، حضرت عیسی علیہ السلام زمین میں چالیس سال قیام کرنے کے بعد فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔''

فوائد: علاتی بھائی ان کو کہتے ہیں جن کی مائیں مختلف ہوں اور باپ ایک۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے دین کی بنیاد، جو توحید ہے، ایک رہی ہے، لیکن شریعت کی عملی فروعات میں اختلاف رہا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔

باب: الانبياء احياء فى قبورهم

انبیاء کرام کا اپنی قبروں میں زندہ ہونے کا بیان

۳۱۴۱۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعاً: ((اَلْاَنْبِيَاءُ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ. اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء ۔صلوات اللہ علیھم۔ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے

يُصَلُّوْنَ)) [الصحيحة: ٦٢١]

ہیں۔"

تخریج: الصحیحة ٦٢١۔ البزار (الکشف: ۲۳۳۹) و (البحر :٦٨٨٨)' ابو یعلی (۳۴۲۵)' تمام الرازی فی الفوائد (۵۸)۔

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں: آپ کو علم ہونا چاہئے کہ اس حدیث میں انبیا کی جس زندگی کو ثابت کیا جا رہا ہے' وہ برزخی زندگی ہے' جس کا دنیوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں' اس لئے جہاں ایسی احادیث پر ایمان لانا واجب ہے' وہاں دنیوی زندگی کو مدنظر رکھ کر عالم برزخ کی مثالیں یا اس کی تکییف وتشبیہ بیان کرنا بھی کسی کو زیب نہیں دیتا۔ بس یہی مؤقف ہے کہ مومن پر جس کو تسلیم کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے: احادیث میں جتنا کچھ بیان ہوا اس پر ایمان لانا اور قیاس ورائے سے گریز کرنا۔ جیسا کہ بعض بدعتیوں کا طریق کار رہا' جنھوں نے بالآخر یہ دعوی کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں (دنیا والی) حقیقی زندگی میں ہیں' کھاتے پیتے ہیں اور اپنی بیویوں سے شب باشی بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ برزخی زندگی ہے جس کی حقیقت اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسراء والی رات کو نبی کریم ﷺ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے دیکھنا بھی اسی حدیث کا شاہد ہے۔ [صحیحہ: ٦٢١ کے تحت]

باب: خير القرون قرني

میرا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہے

٣١٤٢۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى بُعِثْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ)).

[الصحيحة: ٨٠٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اولادِ آدم کے سب سے بہترین زمانے میں مبعوث کیا گیا' زمانہ صدی در صدی گزرتا گیا' حتی کہ وہ صدی آ گئی جس میں مجھے بحیثیت رسول بھیجا گیا۔

تخریج: الصحیحة ۸۰۹۔ بخاری (۳۵۵۷)' احمد (۲/ ۳۷۳'۴۱۷)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا زمانہ بہترین' بابرکت اور خیر و بھلائی کی منتہی صورتوں پر مشتمل تھا۔

باب: جواز الغسل عريانًا

برہنہ ہو کر غسل کرنے کا جواز

٣١٤٣۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَدٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا اَيُّوْبُ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟! قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ! وَلٰكِنْ، لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ)). [الصحيحة: ٣٦١٣]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ حالت میں غسل کر رہے تھے' اسی اثناء میں ان پر سونے کی مکڑیاں گرنے لگیں' وہ ان کو اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنے لگ گئے۔ اللہ تعالی نے ان کو آواز دی: ایوب! کیا میں نے تجھے ان چیزوں سے غنی نہیں کر دیا' جو تجھے نظر آ رہی ہیں؟ انھوں نے جوابًا فرمایا: کیوں نہیں' تیری عزت کی قسم! (تو نے مجھے غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکتوں سے غنی اور بے نیاز نہیں ہو سکتا۔"

تخریج: الصحیحة ۳٦۱۳۔ بخاری (۲۷۹'۳۳۹۱)' نسائی (۴۰۹)' احمد (۲/ ۳۱۴)۔

فوائد: پیچھے حدیث میں گزرا ہے کہ جب اللہ تعالی نے ایوبؑ کو صحت بخشی تو ان کے دو کھیت تھے ایک میں اللہ نے سونے اور

دوسرے میں چاندی کی بارش کر دی تو اسی کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ کیا میں نے مجھے ان چیزوں سے غنی نہیں کر دیا؟

باب: البركة في نواحي الخيل — گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے

۳۱٤٤۔ عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ)).

[الصحيحة: ٣٦١٥]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۳۶۱۵- بخاری (۲۸۵۱، ۲۶۴۵)، مسلم (۱۸۷۴)، نسائی (۳۶۰۱)، احمد (۳/ ۱۱۴)۔

فوائد: پیشانیوں سے مراد گھوڑے ہی ہیں۔ یعنی گھوڑے بابرکت جانور ہیں، کیونکہ جہاد کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے اور جہاد میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پائی جاتی ہیں۔

باب: بيت المعمور في السماء السابقه — ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے

۳۱٤٥۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفُ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

[الصحيحة: ٤٧٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیت معمور ساتویں آسمان میں ہے، ہر روز اس میں ایک ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور قیامت کے قائم ہونے تک ان کی باری دوبارہ نہیں آتی۔“

تخریج: الصحيحة ۴۷۷- احمد (۳/ ۱۵۳)، ابن جرير في التفسير (۲۷/ ۱۱)، حاكم (۲/ ۴۶۸)، تمام الرازی فی الفوائد (۶۸)، بخاری (۳۲۰۷)، و مسلم (۱۶۲، ۱۶۳)، مطولاً فی حديث الاسراء وفيه "سبعون الف"۔

فوائد: بیت معمور ساتویں آسمان پر ایک عبادت خانہ ہے جو ہر وقت فرشتوں سے بھرا رہتا ہے، نیز اس میں فرشتوں کی کثرت کا بیان ہے، نیز یہ کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں اور ایسا کرنے کے حریص بھی ہیں۔

باب: حجة عيسىٰ في هذه الآية. اذ قال الله يا عيسىٰ — اس آیت میں عیسیٰ کی حجت کا بیان ہے

۳۱٤٦۔ عَنْ طَاوٗسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا: ((تَلَقّٰى عِيْسٰى حُجَّتَهُ، فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [المائدة: ١١٦]. ثُمَّ رَفَعَ الْبَاقِيْ، فَقَالَ: قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَلَقَّاهُ اللّٰهُ:

طاوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی حجت (اللہ تعالیٰ سے) سیکھی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں سکھا دی، جس کا ذکر اس آیت میں ہے: ﴿اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود بنا لو﴾ [سورۂ مائدہ: ۱۱۶] پھر آیت کا باقی حصہ روک لیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

﴿سُبْحَانَكَ مَايَكُوْنَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ﴾[المائدة:۱۱۶]،الآیة کلها)).

[الصحیحة: ٢٤٥٤]

نے فرمایا کہ "اللہ تعالی نے (حضرت عیسی علیہ السلام) کو یہ جواب سکھایا: ﴿تو پاک ہے یہ تو مجھے زیب ہی نہیں دیتا کہ میں ایسی بات کروں جو میرے لیے حق نہ ہو اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میرے تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا، تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔﴾ [سورۂ مائدہ: ۱۱۶]۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۵۴۔ ترمذی (۳۰۶۲)، نسائی فی الکبری (۱۱۱۶۲)، موقوفاً علیه الی تمام الآیة الاول ثم رفع الباقی۔

فوائد: یعنی اللہ تعالی روزِ قیامت حضرت عیسی علیہ السلام سے سوال کریں گے اور پھر اس کا جواب بھی ان کو الہام کر دیں گے۔

باب: تفسیر (یسبح الرعد بحمده)

یسبح الرعد بحمده کی تفسیر

٣١٤٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: اَقْبَلَتْ يَهُوْدُاِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ! نَسْأَلُكَ عَنْ اَشْيَاءِ اِنْ اَجَبْتَنَا فِيْهَا اتَّبَعْنَاكَ وَصَدَّقْنَاكَ وَآمَنَّا بِكَ۔ قَالَ: فَاَخَذَ عَلَيْهِمْ مَّا اَخَذَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهِ، قَالُوْا: (اَللّٰهُ عَلٰى مَانَقُوْلُ وَكِيْلٌ)۔ قَالُوْا: اَخْبِرْنَا عَنْ عَلَامَةِ النَّبِيِّ قَالَ: ((تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ)). قَالُوْا: فَاَخْبِرْنَا كَيْفَ تُؤَنَّثُ الْمَرْاَةُ وَكَيْفَ تُذَكَّرُ؟ قَالَ: ((يَلْتَقِي الْمَاءَ انِ ، فَإِنْ عَلَامَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرِّجَالِ اُنِّثَتْ، وَاِنْ عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ ذُكِّرَتْ)). قَالُوْا: صَدَقْتَ، فَاَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَاهُوَ؟ قَالَ:((اَلرَّعْدُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ، [بِيَدَيْهِ اَوْفِيْ يَدِهِ مِخْرَاقٌ مننارىز جَرَّ بِهِ السَّحَابَ]، وَالصَّوْتُ الَّذِيْ يُسْمَعُ مِنْهُ زَجْرُهُ السَّحَابَ اِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اَمَرَهُ)). [الصحیحة:١٨٧٢]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو القاسم! ہم آپ سے کچھ چیزوں کے بارے سوالات کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ نے (درست) جوابات دے دیئے تو ہم آپ کی پیروی کریں گے، آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے ان سے وہ عہد و پیمان لیا جو اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے لئے اختیار کیا تھا۔ انھوں نے کہا: جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں، اللہ تعالی اس پر محافظ و نگران ہے۔ (سوالات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے) انھوں نے کہا: ہمیں نبی کی علامت کے بارے میں بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نبی کی آنکھیں سوتی ہیں، لیکن دل نہیں سوتا۔" انھوں نے کہا: عورت کے بطن سے مذکر و مؤنث کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(مذکر و مؤنث) کے پانی ملتے ہیں، اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو مؤنث پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد کا پانی عورت کے مادہ پر غالب آ جائے تو مرد پیدا ہو جاتا ہے۔" انھوں نے کہا: "رعد" (بادلوں کی گرج یا کڑک) کے بارے میں ہمیں بتاؤ کہ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک فرشتے کا نام "رعد" ہے، بادلوں

کے معاملات اس کے سپرد ہیں' اس کے ہاتھوں میں آگ کی تلوار (یا کوڑا) ہوتا ہے' جس کے ذریعے وہ بادلوں کو اِدھر اُدھر لے جاتا ہے' اور جب وہ بادلوں کو (مخصوص انداز میں ڈانٹ ڈپٹ کر کے) متحرک کرتا ہے' تو اس وقت وہ آواز پیدا ہوتی ہے جو (ہمیں) سنائی دیتی ہے' حتی کہ وہ اس مقام تک ان کو پہنچا دیتا ہے' جہاں کا اس کو حکم ہوتا ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۸۷۲۔ ترمذی (۳۱۱۷)' احمد (۱/ ۲۷۴)' طبرانی فی الکبیر (۱۲۴۲۹)' الضیاء فی المختارة (۱۰/ ۶۷'۷۰)۔

فوائد: آپ ﷺ نے یہودیوں کے تمام سوالات کے جواب دیئے لیکن قوم یہود کی سرشت میں ہی عہد شکنی ہے' اس لیے وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔

باب: تنام عيناى ولا ينام قلبي

میری آنکھیں سوتیں ہیں دل جاگتا ہے

٣١٤٨۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَنَامُ عَيْنَانِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).

[الصحيحة: ٦٩٦]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔"

تخریج: الصحیحة ۶۹۶۔ ابن خزیمة (۴۸)' ابن حبان (۶۳۸۶)' احمد (۲/ ۲۵۱)۔

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔ سابقہ انبیاء بھی اس صفت سے متصف تھے۔

باب في سكرات الموت

موت کی سختی کا بیان

٣١٩٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيْهِمُ الْأَعَاجِيْبُ)). ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ: ((خَرَجَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَتّٰى أَتَوْا مَقْبَرَةً لَهُمْ مِنْ مَقَابِرِهِمْ، فَقَالُوْا: صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، وَدَعَوْنَا لِإِلٰهِ. عَزَّوَجَلَّ. أَنْ يُخْرِجَ لَنَا رَجُلًا مِمَّنْ قَدْ مَاتَ نَسْأَلُهُ عَنِ الْمَوْتِ، قَالَ: فَفَعَلُوْا: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذَا طَلَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ مِنْ قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْمَقَابِرِ، خَلَاسِيٌّ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل سے (ان کی احادیث) بیان کیا کرو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ ان میں بڑے تعجب انگیز واقعات پائے جاتے ہیں۔" پھر آپ ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا: "بنو اسرائیل کے کچھ لوگ نکلے اور کسی مقبرہ تک جا پہنچے۔ وہاں وہ کہنے لگے کہ اگر ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کسی مردہ کو (قبر سے باہر) نکالے' تاکہ ہم اس سے موت کے بابت کچھ دریافت کر سکیں۔ پس انھوں نے ایسے ہی کیا' وہ اسی حالت و کیفیت میں تھے کہ ایک آدمی نے اس قبرستان کی ایک قبر سے سر باہر نکالا' وہ گندم گوں رنگ کا تھا اور اس کی

فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ مَا أَرَدْتُمْ إِلَيَّ؟ فَقَدْ مِتُّ مُنْذُ مِئَةِ سَنَةٍ، فَمَا سَكَنَتْ عَنِّي حَرَارَةُ الْمَوْتِ حَتّٰى كَانَ الْآنَ، فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لِي يُعِيْدُنِي كَمَا كُنْتُ)). [الصحيحة: ٢٩٢٦]

پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا۔ اس نے کہا: اولوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میری موت کے واقعہ کو سو سال بیت چکے ہیں، لیکن ابھی تک موت کی حرارت (کے آثار) ختم نہیں ہوئے، سو تم لوگ اللہ عز وجل سے دعا کرو جس حالت میں میں تھا، مجھے اسی میں لوٹا دے۔''

تخریج: الصحيحة ۲۹۲۶۔ احمد فی الزهد (۸۸) ابن ابی شيبة (۹/ ۶۲)، دون القصة ' البزار (الكشف: ۱۹۲)۔

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے اور ہمارے لئے عبرت کا پیغام ہے کہ سو سال بیت جانے کے بعد بھی موت کی حرارت ٹھنڈی نہ پڑی۔

باب: ما مسخ انقرض

باب: مسخ شدہ قومیں ختم ہو گئیں

٣١٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَيَّاتُ مَسْخُ الْجِنِّ، كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ)).

[الصحيحة: ١٨٢٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سانپ، جنوں کی مسخ شدہ شکلیں ہیں، جیسا کہ بندر اور خنزیر (بعض) بنو اسرائیل کی مسخ شدہ شکلیں ہیں۔''

تخریج: الصحيحة ۱۸۲۴۔ ابن حبان (۵۶۴۰)' طبرانی فی الكبير (۱۱۹۴۶) ابن ابی حاتم (فی العلل (۲/ ۲۹۰) عبدالله بن احمد فی زوائد المسند (۱/ ۳۴۸) مختصراً' احمد (۱/ ۳۴۸) من طريق آخر مطولاً۔

فوائد: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ موجودہ تمام سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکلیں ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے یہودیوں کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کیا گیا' اسی طرح بعض جنوں کو سانپ کی شکلوں میں مسخ کیا گیا تھا۔ صحیح حدیث کے مطابق مسخ شدہ انسانوں یا جنوں کی آگے نسل نہیں چلتی۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مجلس میں یہ بات ہونے لگی کہ بندر اور خنزیر کس کی مسخ شدہ شکلیں ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: (ان الله لم يمسخ شيئا فيدع له نسلا او عاقبة' وقد كانت القردة والخنازير قبل ذالك۔) [مسلم] یعنی: جب اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کو (دوسری مخلوق کی شکل میں) مسخ کرتے ہیں تو اس کی آگے نسل اور اولاد نہیں ہوتی (یعنی اسی مسخ شدہ شکلوں میں وہ ہلاک ہو جاتی ہے) اور بندر اور خنزیر (جن کے بارے میں تم باتیں کر رہے ہو، یہ تو مسخ شدہ قوموں سے) پہلے بھی تھے۔

باب الدواب الفواسق

فاسق جانوروں کا بیان

٣١٥١۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ، وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ، وَالْفَارَّةُ فَاسِقَةٌ، وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ)). [الصحيحة: ١٨٢٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سانپ فاسق (یعنی شرّ پسند) جانور ہے، بچھو فاسق جانور ہے، چوہیا فاسق جانور ہے اور کوا فاسق جانور ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۸۲۵۔ ابن ماجه (۳۲۴۹)' احمد (۶/ ۲۰۹' ۲۳۸)' بيهقى (۹/ ۳۱۶)۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جانور طبعی طور پر فسادی اور نقصان دہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کو حل و حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

باب: حصول الجنة و النار بالقدر

تقدیر کے مطابق جنت اور جہنم کا حاصل ہونا

۳۱۵۲۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا: ((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِيْنَ خَلَقَهُ ، فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى، فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهَا الذَّرُّ، وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى، فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ، كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهِ:اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ، وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى:اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ)). [الصحيحة:٤٩]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کے دائیں کندھے پر ضرب لگائی اور وہاں سے سفید رنگ کی اولاد نکالی، جو چھوٹی چیونٹیوں کی جسامت کی تھی۔ پھر بائیں کندھے پر ضرب لگائے اور کوئلوں کی طرح سیاہ اولاد نکالی۔ پھر دائیں طرف والی اولاد کے بارے میں کہا: یہ جنت میں جائیں گے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اور بائیں کندھے سے نکلنے والی اولاد کے بارے میں کہا: یہ جہنم میں جائیں گے اور میں بے پرواہ ہوں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۴۹۔ احمد و ابنہ فی زوائد المسند (۶/ ۴۴۱)، البزار (الکشف (۲۱۴۴) و (البحر :۴۱۴۳)۔

فوائد: تقدیر کے مسئلہ کی کئی دفعہ وضاحت ہو چکی ہے۔اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ انسان جنت یا جہنم میں داخل ہونے کے سلسلے میں مجبور ہے۔اس حدیث میں اللہ تعالی نے انسانوں کے انجام کے بارے میں پیشین گوئی کی ہے، جو اس کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔

باب: خلق الله آدم على صورته

اللہ نے آدم کو اسی کی صورت پر پیدا کیا

۳۱۵۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ، طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ،قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ،فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتَّى الْآنَ)). [الصحيحة:٤٤٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ جب اللہ تعالی نے ان کی تخلیق کی تو فرمایا: جاؤ اور فرشتوں کی بیٹھی ہوئی اُس جماعت کو سلام کہو اور غور سے سنو کہ وہ آپ کو جواباً کیا کہتے ہیں، کیونکہ یہی (جملے) آپ اور آپ کی اولاد کا سلام ہوں گے۔ (وہ گئے اور) کہا: السلام علیکم۔ انھوں نے جواب میں کہا: السلام علیك ورحمة الله۔ یعنی ”ورحمة الله“ کے الفاظ کی زیادتی کی۔ جب آدمی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت (وجسامت) پر داخل ہوگا۔ لیکن (دنیا میں ولادتِ آدم سے) آج تک قد و قامت میں

کمی آتی رہی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۴۴۹۔ بخاری (۳۳۲۶)، مسلم (۲۸۴۱)، احمد (۲/ ۳۱۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ سلام کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں نے رکھی۔ انسان کا اصل قد ساٹھ ہاتھ ہے، عصر حاضر میں چھ سات فٹ قد کو حسن کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ محض ماحول سے متأثر ہونے کی وجہ سے ہے، وگرنہ اصل انسانی تخلیق کو دیکھا جائے تو موجودہ قد و قامت نقص ہے۔ بہر حال جنت میں داخل ہوتے وقت جنتی لوگ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کے قد آور سانچے میں ڈھل کر داخل ہوں گے اور تمام لوگ اسے حسن و جمال کی علامت سمجھیں گے۔

باب فی ای یوم من الأیام خلقت المخلوقات

کس دن میں کون سی مخلوق پیدا کی گئی

۳۱۵٤۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ،وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرَ الْخَلْقِ، مِنْ آخِرِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "اللہ تعالی نے سنیچر کو مٹی، اتوار کو پہاڑ، سوموار کو درخت، منگل کو مکروہ چیزیں، بدھ کو نور، جمعرات کو چوپائے پیدا کیے اور حضرت آدم علیہ السلام، جو کہ آخری مخلوق تھے، کو جمعہ کے روز بعد از وقتِ عصر پیدا کیا اور یہی جمعہ کی آخری گھڑی تھی، جو عصر سے رات (یعنی غروبِ آفتاب) تک ہوتی ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۳۳۔ ابن معین فی التاریخ والعلل (ق:۹/ ا رقم ۲۱۰)، ابن منده فی التوحید (۵۸)، مسلم (۲۷۸۹) بنحوه۔

باب:تخلیق الملائکة ولابلیس و آدم

فرشتوں، ابلیس اور آدم کی پیدائش کا بیان

۳۱۵۵۔عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ اِبْلِيْسُ مِنْ نَارِ السَّمُوْمِ، وَخُلِقَ آدَمُ .عَلَيْهِ السَّلَامُ. مِمَّا قَدْ وُصِفَ لَكُمْ)). [الصحيحة:٤٥٨]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں کو نور سے، ابلیس کو جلا دینے والی آگ سے پیدا کیا گیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں پہلے وضاحت ہو چکی ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۴۵۸۔ مسلم (۲۹۹۶)، ابن منده فی التوحید (۷۳)، احمد (۶/ ۱۶۸)۔

فوائد: یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔

باب:دفن المیت فی الطین

میت کو مٹی میں دفن کرنے کا بیان

۳۱۵٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ حَبَشِيًّا دُفِنَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دُفِنَ فِي الطِّيْنَةِ الَّتِيْ خُلِقَ مِنْهَا)). [الصحيحة:۱۸۵۸]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ایک حبشی کو مدینہ (کے قبرستان) میں دفن کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مٹی سے اس کو پیدا کیا گیا تھا' اسی میں اس کو دفن کر دیا گیا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۵۷۔ ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۲/ ۳۰۴)' خطیب فی الموضع (۲/ ۱۰۴)' طبرانی فی الکبیر کما فی جامع المسانید (سند ابن عمر: ۲۹۱۳)۔

باب: خير البرية ابراهيم

کائنات میں سب سے بہترین ابراہیم ہیں

۳۱۵۷۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). [الصحيحة: ۳۳٤٤]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے مخلوقات میں سے بہترین؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (وصف تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۴۴۔ مسلم (۲۳۶۹)' ابو داؤد (۴۶۷۲)' ترمذی (۳۳۴۹)' نسائی فی الکبری (۱۱۶۹۲)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ خود افضل الخلق ہیں' اللہ تعالی کے خلیل ہیں' میدانِ حشر میں آپ ہی لوگوں کے سردار ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السلام سمیت تمام لوگ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے محض عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ''خیر البریہ'' کہا ہے۔

باب: الخطباء القوالون

باب: بے عمل خطباء کا انجام

۳۱۵۸۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِّنْ نَّارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: اَلْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ، يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ؟!)). [الصحيحة:۲۹۱]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے اسراء کرایا گیا' میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ آپ کی امت کے خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو تو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں' لیکن خود اپنے نفسوں کو بھلا دیتے ہیں' حالانکہ یہ کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہیں' کیا ایسے لوگ عقل نہیں رکھتے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۹۱۔ ابو یعلی (۴۱۶۰)' ابن حبان (۵۳)' احمد (۳/ ۱۲۰' ۱۸۰) من طریق آخر عنه۔

فوائد: خطباء و مبلغین کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے جن واجبات و فرائض کا تذکرہ کرتے ہیں' ان پر خود عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

باب سدرة المنتهى

سدرۃ المنتہیٰ کا بیان

٣١٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، نبقها مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ، وَوَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيْلَةِ، يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَاهٰذَانِ ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ، فَفِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ)). [الصحيحة:١١٢]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'میرے لئے ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہی کو بلند کیا گیا' اس کے پھل (کی ساخت) ہجر علاقے کے مٹکوں جتنی تھی اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے۔ اس کے تنے سے دو ظاہری اور دو باطنی نہریں پھوٹ رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ دو نہریں کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: باطنی نہریں جنت میں جا رہی ہیں اور ظاہری نہریں دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۲۔ احمد (۳/ ۱۶۴)' حاکم (۱/ ۸۱)' عبدالرزاق فی تفسیرہ (۲/ ۲۵۱'۲۵۲) عن انس رضی اللہ عنہ' بخاری (۳۲۰۷)' مسلم (۱۶۴) من حدیث انس عن مالک بن صعصعۃ رضی اللہ عنہ مطولاً فی حدیث الاسراء

فوائد: جس طرح انسان کی اصل جنت سے ہے' اسی طرح ممکن ہے کہ دریائے نیل اور دریائے فرات کی اصل جنت سے ہو' جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: (فجرت اربعۃ انہار من الجنۃ: الفرات والنیل' والسیحان و جیحان۔) [مسند احمد] یعنی: چار نہریں جنت سے پھوٹتی ہیں: فرات' نیل' سیحان' جیحان۔ لیکن حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ دریا معروف چشموں سے پھوٹ رہے ہیں۔ اس تعارض کو یوں دور کیا جائے گا کہ حدیث کا تعلق غیبی امور سے ہے' جس پر ایمان لانا اور اس کو تسلیم کرنا واجب ہے۔

٣١٦٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرْفُوْعًا: ((الرِّيْحُ تُبْعَثُ عَذَابًا لِقَوْمٍ، وَرَحْمَةً لِآخَرِيْنَ)). [الصحيحة:١٨٧٤]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قسم کی ہوا بھیجی جاتی ہے' لیکن وہ کسی قوم کے لئے عذاب اور کسی کے لئے رحمت بن کر آتی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۷۴۔ دیلمی (۲/ ۱۷۹)' ابو داؤد (۵۰۹۷)' نسائی فی الکبری (۱۰۷۶۷)' ابن ماجہ (۳۷۲۷)' عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

فوائد: اللہ تعالی قادرِ مطلق ہے' نفعوں کو نقصان میں اور نقصانات کو نفع میں تبدیل کرنا اس کے اختیار کی بات ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کا مظاہرہ ہے کہ ہوا ایک ہے' لیکن وہ کسی کے لئے عذاب بن رہی ہے اور کسی کے لئے رحمت۔

باب: في تفسير (اى الاجلين قضيت)

باب: ای الاجلین کی تفسیر

٣١٦١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عليه السلام: اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَكْمَلَهُمَا وَاَتَمَّهُمَا)). [الصحيحة: ١٨٨٠]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جبریل سے سوال کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: اکمل اور اتم مدت پوری کی تھی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۸۰۔ ابو یعلی (۲۴۱۲)' ابن جریر فی تفسیرہ (۲۰/ ۴۴)' حاکم (۲/ ۴۰۷)۔

فوائد: اللہ تعالی کا کرنا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا مکا لگنے سے قبطی مر گیا۔ وہ ایک آدمی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے نکل کر مدین کے ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ وہاں سے ایک شعیب نامی بوڑھے آدمی کے گھر پہنچ گئے' اس آدمی نے ان کو کہا: ﴿قال انی ارید ان انكحك احدى ابنتي هتين على ان تاجرني ثماني حجج فان اتممت عشرا فمن عندك﴾ [سورہ قصص: ۲۷] یعنی: اس نے کہا: میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں' اس (مہر پر) کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں' ہاں اگر آپ دس سال پورے کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے بطورِ احسان کے ہوگا۔" مذکورہ حدیث میں اس مدت کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ مذکورہ "شیخ کبیر" حضرت شعیب علیہ السلام نہیں تھے۔ یہ اور بزرگ تھے۔

باب: ما في الدنيا من انهار الجنة

دنیا میں بہنے والی بعض جنتی نہریں

٣١٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ١١٠]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سیحان' جیحان' فرات اور نیل میں سے ہر ایک جنت کی نہروں میں سے ہے۔"

تخریج: الصحيحة ۱۱۰۔ مسلم (۲۸۳۹)' احمد (۲/ ۲۸۹'۴۴۰)۔

فوائد: ملاحظہ فرمائیے حدیث نمبر ۳۱۵۹ کے فوائد۔

تفسير :اذكرني عند ربك

اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا کی تفسیر کا بیان

٣١٦٣۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((عَجِبْتُ لِصَبْرِ أَخِي يُوْسُفَ وَكَرَمِهِ. وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهُ. حَيْثُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ لِيَسْتَفْتِيْ فِي الرُّوْيَا، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا كَمْ أَفْعَلْ حَتّٰى أَخْرُجَ، وَعَجِبْتُ لِصَبْرِهِ وَكَرَمِهِ. وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهُ. أُتِيَ لِيَخْرُجَ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى أَخْبَرَهُمْ بِعُذْرِهِ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَبَادَرْتُ الْبَابَ، وَلَوْلَا الْكَلِمَةُ لما لَبِثَ فِي السِّجْنِ حَيْثُ يَبْتَغِي الْفَرَجَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، قَوْلُهُ: ﴿اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ﴾ [يوسف:۴۲])). [الصحيحة:١٩٤٥]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ۔اللہ تعالی ان کو معاف فرمائے۔ کے صبر اور کشادہ دلی پر بڑا تعجب ہے' جب ان کی طرف خواب کی تعبیر بیان کرنے کا پیغام بھیجا گیا۔ اگر میں وہاں ہوتا تو تعبیر بیان کرنے سے پہلے (جیل سے) باہر نکل آتا۔ بس ان کے صبر اور فیاضی پر بڑا تعجب ہے اور اللہ تعالی ان کو معاف فرمائے' ان کے پاس آدمی آیا تاکہ وہ باہر نکل آئیں لیکن وہ اس وقت تک نہ نکلے' جب تک ان پر اپنے عذر کی وضاحت نہیں کر دی۔ اگر میں ہوتا تو دروازے کی طرف لپک پڑتا۔ اگر ﴿اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کرنا﴾ [سورۂ یوسف: ۴۲] والی بات نہ ہوتی تو وہ جیل میں نہ ٹھہرتے' جب کہ وہ غیر اللہ سے پریشانی کا ازالہ چاہ رہے تھے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۴۵۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۶۴۰)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ نے عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور کشادہ دلی کی تعریف فرمائی تھی۔

فجرت أربعة الأنهار من الجنة

چار نہریں جنت سے نکلیں ہیں

۳۱۶۴۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((فُجِّرَتْ اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ مِّنَ الْجَنَّةِ : اَلْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ وَالسَّيْحَانَ وَجَيْحَانَ)). [الصحيحة:۱۱۱]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چار نہریں جنت سے پھوٹتی ہیں: فرات' نیل' سیحان اور جیحان۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۱۔ احمد (۲/ ۲۶۱) ابو یعلی (۵۹۲۱)' الحمیدی (۱۱۶۳)۔

باب مالي ار ميكائيل من ضاحكاقط

میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا

۳۱۶۵۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ . عَلَيْهِ السَّلَامُ . :مَالِيَ اَرَ مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ قَالَ مَاضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ)).

[الصحيحة:۲۵۲۲]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میکائیل کبھی مجھے ہنستے دکھائی نہیں دیتے؟ انھوں نے کہا: جب سے (جہنم کی) آگ کو پیدا کیا گیا' اس وقت سے میکائیل نہیں ہنسے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۲۲۔ احمد (۳/ ۲۲۴)' وفی الزھد (۳۵۹)' الاجری فی الشریعتہ (۹۳۲)' ابن ابی الدنیا فی صفۃ النار (۲۱۹)۔

فوائد: میکائیل جہنم کی آگ کی وجہ سے اتنی حراست ودہشت میں کہ ان کے چہرے سے مسکرانے اور ہنسنے کے آثار مٹ گئے۔

باب: ابراهيم أول من ضاف الضيفان

ابراہیم پہلے شخص ہیں کہ جس نے مہمانوں کی میزبانی کی

۳۱۶۶۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((كَانَ اَوَّلُ مِنْ ضَيْفِ الضَّيْفَانِ اِبْرَاهِيْمُ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، وَّاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ)). [الصحيحة:]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے فرد ہیں جنہوں نے مہمانوں کی میزبانی کی اور وہی ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسی (۸۰) سال کے بعد ختنہ کیا اور ختنہ بھی تیشے سے کیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۲۵۔ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۶/ ۲۰۲)۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوائل (۱'۱۰) و ابن ابی عاصم فی الاوائل (۱۹'۱۸)' مفرقاً واخرجہ ابن ابی الدنیا فی قوی الضعیف (۵)' و عنہ البیھقی فی الشعب (۹۶۱۵) مختصراً بالشطر الاول۔

باب: كان داؤد اعبد البشر

داؤد انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے

۳۱۶۷۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ دَاوُدُ اَعْبَدَ الْبَشَرِ)). [الصحيحة:۷۰۷]

''حضرت داود علیہ السلام انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۰۷۔ ترمذی (۳۴۹۰)' حاکم (۲/ ۴۳۳)' بخاری فی التاریخ (۱/ ۸۹)۔

تفسیر :وان امرأة خافت من بعلها نشوزًا

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بے پرواہی کا خوف ہو ......کی تفسیر کا بیان

۳۱۶۸۔عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مكثه عِنْدَنَا، وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا، فَيَدْنُوْ مِنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْ غَيْرِ مَسِيْسٍ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الَّتِيْ هُوَ يَوْمُهَا، فَيَبِيْتُ عِنْدَهَا، وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِيْنَ اَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ اَنْ يُّفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا، وَفِيْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ ـتَعَالٰى ـ وَفِيْ اَشْبَاهِهَا اُرَاهُ قَالَ: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا﴾[النساء: ۱۲۸] [الصحيحة:۱۴۷۹]

عروہؒ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا: میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ ہم (امہات المومنین) کے لئے دنوں کی تقسیم میں کسی کو دوسری پر فضیلت نہیں دیتے تھے' تقریبا ہر روز تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے اور ہر بیوی کے قریب ہوتے تھے' لیکن جماع نہیں کرتے تھے' حتی کہ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کا وہ دن ہوتا تھا اور اس کے پاس رات گزارتے تھے۔ جب سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہوگئیں اور انھیں کہ خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ انھیں داغِ مفارقت نہ دے دیں' تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری باری کا دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ پیشکش قبول کر لی' اسی قسم کے مسائل کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بے پرواہی کا خوف ہو تو وہ......﴾ [سورۂ نساء: ۱۲۸]۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۷۹۔ ابوداؤد (۲۱۳۵)' حاکم (۲/ ۱۸۶)' بیہقی (۷/ ۷۴'۷۵)' احمد (۶/ ۱۰۷)' مختصراً۔

فوائد: پوری آیت یہ ہے: ﴿وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحابينهما صلحا والصلح خيروا حضرت الانفس الشح﴾ [سورۂ نساء: ۱۲۸] یعنی: ''اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دیانتی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں۔ صلح بہتر چیز ہے اور طمع تو ہر ہر نفس میں شامل کر دی گئی ہے۔'' معلوم ہوا کہ اگر خاوند کسی وجہ سے اپنی بیوی کو ناپسند کرے اور اس سے دور رہنا اور اعراض کرنا معمول بنا لے یا ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں کسی کم خوب صورت بیوی سے اعراض کرے تو عورت اپنا کچھ حق چھوڑ کر خاوند سے مصالحت کر لے تو ایسی مصالحت میں خاوند یا بیوی پر کوئی گناہ نہیں' کیونکہ صلح بہر حال بہتر ہے۔

باب: من قصص بنی اسرائیل

باب: بنی اسرائیل کا حصہ

۳۱۷۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ امْرَأَةٌ قَصِيرَةٌ، فَصَنَعَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، فَكَانَتْ تَسِيرُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ قَصِيرَتَيْنِ، وَاتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَحَشَتْ تَحْتَ فِصِّهِ أَطْيَبَ الطِّيبِ: الْمِسْكَ، فَكَانَتْ إِذَا مَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، حَرَّكَتْهُ فَنَفَخَ رِيحُهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَتْ لَهُ غَلْقًا، فَإِذَا مَرَّتْ بِالْمَلَإِ أَوْ بِالْمَجْلِسِ، قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ، فَفَاهُ رِيحُهُ)). [الصحيحة:٤٨٦]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل میں ایک کوتاہ قد عورت تھی' اس نے کھڑاؤں (لکڑی کے جوتے) بنوا لیے۔ اب وہ دو پست قد عورتوں کے درمیان چلتی تھی اور سونے کی ایسی انگوٹھی پہنتی تھی' جس کے نگینے میں بہترین خوشبو کستوری بھر لیتی تھی۔ جب کسی مجلس کے پاس سے گزرتی تو نگینے کو حرکت دیتی' سو خوشبو پھیل جاتی تھی۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اس نے نگینے کا ایک ڈھکن بنوایا ہوا تھا' جب کسی گروہ یا مجلس کے پاس سے گزرتی تو اسے کھول دیتی تھی اور خوشبو پھیل جاتی تھی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۸۶۔ احمد (۳/ ۴۰)' مسلم (۲۲۵۲)' ابن حبان (۵۵۹۲)' نسائی (۵۱۲۲)' مختصراً۔

فوائد: اس حدیث میں واضح اشارہ موجود ہے کہ فاسق اور بدکردار عورتیں ایسے لباس کو ترجیح دیتی ہیں جو لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کرے۔ اونچی ہیل والی جوتی اسی سلسلے کی کڑی ہے اور بعض عورتیں تو جوتے کا تلوا لوہے کا لگواتی ہیں' تاکہ چلتے وقت ''ٹک ٹک'' کی خوب آواز آئے۔ ممکن ہے کہ ایسا کرنا یہودی عورتوں کی ایجاد ہو' جیسا کہ حدیث سے اشارہ مل رہا ہے۔ بہرحال مسلمان عورتوں کو باطنی تقوی وطہارت پر توجہ دینی چاہئے اور اپنے خاوند کی رضا و رغبت کی تلاش میں رہنا چاہیے۔

باب: اثم الذی قتل نفسه

اس شخص کا گناہ کہ جس نے خودکشی کی

۳۱۸۰۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ جَرْحٌ، فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). [الصحیحۃ:١٤٨٥]

سیدنا جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے والے لوگوں میں ایک آدمی زخمی ہو گیا' اس نے بیتابی کا اظہار کرتے ہوئے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا اور خون نہ رکنے کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: میرا بندہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے' (یعنی میری تقدیر پر راضی نہ ہوا اور خود فیصلہ کر دیا) لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۸۵۔ بخاری (۳۴۶۳)' مسلم (۱۱۳)' ابو یعلی فی المقاريد (۳۹)' احمد (۴/ ۳۱۲)۔

فوائد: اس میں جسمانی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان ہے۔

باب: کان امر الخلافة فی حمیر اولا

شروع شروع میں خلافت حمیر قبیلہ میں تھی

۳۱۸۱۔ عَنْ ذِي مُخْبِرٍ مَرْفُوعًا: ((كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ فِي حِمْيَرٍ، فَنَزَعَهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَصَيَّرَهُ فِي

سیدنا ذو مخبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (خلافت و ملوکیت والا) معاملہ حمیر قبیلے میں تھا' اللہ تعالی نے

قُرَيْشٍ)). [الصحيحة : ۲۰۲۲]

ان سے سلب کر کے قریش کے سپرد کر دیا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۲۲- بخاری فی التاریخ (۳/ ۴۴)' احمد (۴/ ۹۱) ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۱۵)' طبرانی (۴۲۲۷)۔

فوائد: قریشی تقریباً ابتدائی چھ صدیوں تک حکومت کرتے رہے' بالآخر دین سے انحراف کرنے کی وجہ سے تاتاریوں نے ان کی سلطنت کو نیست و نابود کر دیا۔

باب :اول شأن النبوة

۳۱۸۲- عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِالسُّلَمِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ- وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَيْفَ كَانَ اَوَّلُ شَاْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنٌ لَهَا فِي بَهْمٍ لَنَا، وَلَمْ نَاْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ: يَا اَخِي! اِذْهَبْ فَاْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ اُمِّنَا، فَانْطَلَقَ اَخِي، وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ ، فَاَقْبَلَ طَائِرَانِ اَبْيَضَانِ كَاَنَّهُمَا نَسْرَانِ ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ. فَاَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي ، فَاَخَذَانِي فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا، فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي، فَشَقَّاهُ فَاَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِئْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ، فَغَسَّلَ بِهِ جَوْفِي، ثُمَّ قَالَ: اِئْتِنِي بِمَاءِ بَرَدٍ، فَغَسَّلَ بِهِ قَلْبِي. ثُمَّ قَالَ: اِئْتِنِي بِالسَّكِيْنَةِ. فَذَرَّهُ فِي قَلْبِي. ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: حُصْهُ. فَحَاصَهُ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاِذَا اَنَ اَنْظُرَ اِلَى الْاَلْفِ فَوْقِي اُشْفِقُ اَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ . فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهِ، لما بهم، ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا، ثُمَّ

نبوت ملنے کی ابتدائی حالت کا بیان

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ' جو اصحاب رسول میں سے تھے' نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے نبوی معاملے کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری دایہ کا تعلق بنو سعد بن بکر قبیلے سے تھا' میں اور اس کا بیٹا بھیڑ بکریاں چرانے کے لئے باہر چلے گئے اور اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لیا۔ میں نے کہا: میرے بھائی! جاؤ اور اپنی ماں سے اشیاءِ خوردنی لے آؤ۔ پس میرا بھائی چلا گیا اور میں بکریوں کے پاس ٹھہرا رہا۔ (میں کیا دیکھتا ہوں کہ) گدھ کی طرح کے دو سفید پرندے متوجہ ہوئے' ایک نے دوسرے سے کہا: کیا یہ آدمی وہی ہے؟ دوسرے نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ لپکتے ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے' مجھے پکڑا اور گدی کے بل لٹا دیا' میرا پیٹ چاک کیا' میرا دل نکالا اور اسے چیرا دیا' اس سے گاڑھے خون کے دو سیاہ ٹکڑے نکالے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: برف والا پانی لاؤ۔ پس اس نے اس پانی سے میرا پیٹ دھویا' پھر کہا: اولوں والا پانی لاؤ۔ اس سے اس نے میرا دل دھویا اور پھر کہا: سکینت لاؤ۔ اس (اطمینان وسکون کو) میرے دل میں چھڑک دیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: ٹانکے لگا دو۔ پس اس نے ٹانکے لگا دیئے اور اس پر مہر نبوّت ثبت کر دی۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس (محمد ﷺ) کو (ترازو کے) ایک پلڑے میں اور دوسرے میں اس کی امت کے ہزار افراد رکھو۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب انھوں نے وزن کرنے کے لئے ترازو اٹھایا تو) میں نے

انْطَلَقْتُ اِلٰی اُمِّي، فَاَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَقِيْتُ، فَاَشْفَقَتْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِي، فَقَالَتْ: اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيْرًا لَّهَا، فَجَعَلَتْنِي عَلَى الرَّحْلِ، وَرَكِبَتْ خَلْفِي حَتّٰى بَلَغْنَا اِلٰی اُمِّي، فَقَالَتْ: اَدَّيْتُ اَمَانَتِي وَذِمَّتِي،وَحَدَّثَتْهَا بِالَّذِي لَقِيْتُ ، فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: اِنِّي رَاَيْتُ حِيْنَ خَرَجَ مِنِّي.يَعْنِي:نُوْرًا.اَضَاءَ تْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)). [الصحيحة:٣٧٣]

دیکھا کہ وہ ہزار آدمی (میرے مقابلے میں کم وزن ہونے کی وجہ سے) اتنے اوپر اٹھ گئے کہ مجھے یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ وہ کہیں مجھ پر گر نہ پڑیں۔ پھر اس نے کہا: اگر ان کا وزن ان کی پوری امت سے کیا جائے تو یہ (محمد ﷺ) وزنی ثابت ہوں گے' پھر وہ چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت میں بہت زیادہ گھبرا گیا' اپنی دایہ کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ اسے سنا دیا' اسے یہ اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ ﷺ کی عقل میں کوئی فتور نہ آ گیا ہو۔ اس نے کہا: میں تجھے اللہ تعالی کی پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر اس نے اونٹ پر کجاوہ رکھا' مجھے کجاوے پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہو گئی اور مجھے میری ماں (آمنہ) کے پاس پہنچا دیا اور میری ماں کو کہا: میں نے اپنی امانت اور ذمہ داری ادا کر دی ہے' پھر اسے وہ سارا واقعہ سنا دیا' جو مجھے پیش آیا تھا۔ لیکن (یہ ماجرا) میری ماں کو نہ گھبرا سکا' بلکہ انھوں نے کہا: جب یہ بچہ (میرے بطن سے) پیدا ہوا تھا تو میں ایک نور دیکھا تھا' جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۷۳۔ دارمی (۱۳)' حاکم (۲/ ۶۱۶' ۶۱۷)' احمد (۴/ ۱۸۴)۔

باب :في صبح موسٰى

موسیٰ علیہ السلام کی صبح کے بارے میں

٣١٧٣۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَرْفُوْعًا: ((كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى. عَلَيْهِ السَّلَامُ.فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ مُحْرِمًا بَيْنَ قَطْوَانِيَتَيْنِ)). [الصحيحة:٢٠٢٣]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گویا کہ میں حضرت موسی علیہ السلام کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں کے احرام میں دیکھ رہا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۰۲۳۔ ابو یعلی (۵۰۹۳)' طبرانی فی الکبیر (۱۰۲۵۵)' والاوسط (۶۴۸۳)' ابو نعیم فی الحلیة (۴/ ۱۸۹)۔

فوائد: ماضی کے جتنے حالات کی نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع دی گئی' ان میں سے ایک کا ذکر اس حدیث میں ہے' جس میں حضرت موسی علیہ السلام کو احرام کی حالت میں پیش کیا گیا۔

٣١٧٤۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ مُنْهَبِطًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گویا کہ میں حضرت موسی بن عمران علیہ السلام کو ہرشی پہاڑی راستے

مُنْتِنَةً هَرْشِي مَاشِيًا)) [الصحيحة:۲۹۵۸]

سے پیدل اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۵۸۔ ابن حبان (۳۷۵۵)۔

باب: تحريم مصافحة النساء

باب: (غیر محرم) عورتوں سے مصافحہ کی حرمت

۳۱۷۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ أَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوِىْ وَتُحَدِّثُ وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْيُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ)). [الصحيحة: ۲۸۰٤]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کے ہر بیٹے نے لامحالہ طور پر زنا کے کچھ حصے کا ارتکاب کرنا ہی ہے، پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، ہاتھ کا زنا چھونا ہے، دل للچاتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۰۴۔ احمد (۲/ ۳۴۹، ۳۵۰)، ابن خزیمۃ (۳۰)، ابن حبان (۴۴۲۲)، بھذا اللفظ، بخاری (۶۲۴۳)، مسلم (۲۶۵۷) من طریق آخر عنہ بمعناہ۔

فوائد: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ غیر محرم مرد و زن کا آپس میں مصافحہ کرنا یا ایک دوسرے کے سر پر یا کندھے پر ہاتھ پھیرنا یا ملاقات کے وقت ایسی عورت کا مرد کو بوسے دینا حرام ہے۔

باب: الأجر و البلاءُ سواءٌ للانبياء

انبیاء کا ثواب اور مشکلات برابر ہوتی ہیں

۳۱۷۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: دَخَلَتْ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتَ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ مَحْمُوْمٌ فَمَسَّتْهُ، فَقَالَتْ: مَاوَجَدْتُ مِثْلَ وَعْكٍ عَلَيْكَ عَلَى أَحَدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ، كَذٰلِكَ يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیدہ ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس مرض الموت میں تشریف لائیں، اس حال میں کہ آپ ﷺ کو بخار تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو چھوا اور کہا: جو (شدید) بخار آپ کو ہے، اتنا بخار تو میری نظر میں کسی کو نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے ہمارے لئے اجر و ثواب کئی گنا بڑھایا جاتا ہے، اسی طرح آزمائشیں بھی کئی گنا ہوتی ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۴۷۔ ابن سعد فی الطبقات (۸/ ۳۱۴)، احمد (۳/ ۹۴)، ابن ماجہ (۴۰۲۴)، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ بمعناہ

فوائد: انبیاء علیہم السلام کو زیادہ تکلیفیں آتی ہیں، جن سے ان کے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔ گویا آلام و مصائب کی زیادتی کمال ایمان کی علامت ہے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی دلیل۔

باب: لم يبعث نبي الا بلسان قومه

نبی کو تو اس کی قوم کی زبان میں ہی بھیجا جاتا ہے

۳۱۷۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَبْعَثْ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا، مگر اس کی قوم کی زبان

میں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۵۶۔ احمد (۵/ ۱۵۸)۔

فوائد: نبی کا مقصد قوم کو سمجھانا ہوتا ہے اور ایسا کرنا صرف اس وقت ممکن ہے جب ان کو ان کی زبان میں سمجھایا جائے۔

باب: آدم خلق لا يتمالك

آدم ایسی مخلوق ہیں کہ جو اپنے آپ پر کنٹرول نہ کر سکیں گے

٣١٧٨۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ. تَبَارَكَ وَتَعَالَى. آدَمَ عليه السلام .تَرَكَهُ، فَعَجَّلَ إِبْلِيْسُ يُطَوِّفُ بِهِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ، قَالَ: ظَفِرْتُ بِهِ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ)) [الصحيحة:٢١٥٨]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تبارک وتعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی تصویر (ڈھانچہ) تیار کیا تو اسے یوں ہی پڑا ہوا چھوڑ دیا۔ ابلیس اس کے اردگرد گھوم کر اسے دیکھنے لگ گیا' جب اس نے دیکھا کہ یہ تو اندر سے خالی ہے تو کہا: میں اس کے مقابلے میں کامیاب ہو جاؤں گا' کیونکہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے آپ پر قابو نہیں پا سکے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۵۸۔ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزھد (۲۶۴)' ابن عساکر (۷/ ۲۷۲)' حاکم (۲/ ۵۴۲)' مسلم (۲۶۱۱)' مختصراً عن طریق آخر عنہ۔

فوائد: ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کے ڈھانچے سے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کو اور اس کی اولاد کو ورغلانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

باب: من قصة موسى مع الخضر عليهما السلام

باب: سیدنا موسی وخضر علیہما السلام کا قصہ

٣١٧٩۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا لَقِيَ مُوْسَى الْخِضَرَ. عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.، جَاءَ طَيْرٌ، فَأَلْقَى مِنْقَارَهُ فِي الْمَاءِ فَقَالَ الْخِضَرُ لِمُوْسَى: تَدْرِي مَا يَقُوْلُ هٰذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: مَاعِلْمُكَ وَعِلْمُ مُوْسَى فِي عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ مِنْقَارِي مِنَ الْمَاءِ)). [الصحيحة: ٢٤٦٧]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب حضرت موسی علیہ السلام کی خضر سے ملاقات ہوئی تو ایک پرندہ آیا اور اس نے پانی سے اپنی چونچ بھر لی۔ خضر نے موسی سے کہا: کیا تجھے علم ہے کہ یہ پرندہ کیا کہنا چاہتا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟ خضر نے کہا: یہ مجھے کہہ رہا ہے کہ تیرا اور موسی کا علم اللہ تعالی کے علم کے مقابلے اتنا ہی ہے جتنا کہ (سمندر کے مقابلے میں) میری چونچ میں پانی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۶۷۔ حاکم (۲/ ۳۶۹)' واصلہ فی قصۃ الخضر و موسی علیہما السلام عند البخاری (۱۲۲) وغیرہ۔

فوائد: حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا مفصل ذکر سورۂ کہف میں موجود ہے۔ اس میں اللہ تعالی کے علم کی

وسعت بیان کی گئی ہے۔

باب :التشميت

چھینک کا جواب دینے کا بیان

۳۱۸۰۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((لَمَّا نَفَخَ اللّٰهُ فِي آدَمَ الرُّوْحَ ، فَبَلَغَ الرُّوْحُ رَاْسَهُ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)). [الصحيحة:۲۱۵۹]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور وہ سر تک پہنچی تو وہ چھینکے اور ”الحمد لله رب العالمين“ کہا۔ اللہ تبارک وتعالی نے جواباً کہا: ”یرحمك الله“ (یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے)۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۵۹۔ ابن حبان (۶۱۶۵)، والضیاء فی المختارۃ (۱۶۶۷)، مرفوعاً حاکم (۴/ ۲۶۳) موقوفاً۔

فوائد: مختلف احادیث میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر عائد ہونے والے حقوق بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے ایک حق کی تفصیل یہ ہے کہ چھینکنے والا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہے، سننے والا ”يَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ کہے اور پھر چھینکنے والا ”يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ“ کہے۔

باب: كل عباد محتاجون إلى رحمة الله

ہر بندہ اللہ کی رحمت کا محتاج ہے

۳۱۸۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ اللّٰهَ يُوَاخِذُنِيْ وَعِيْسٰى بِذُنُوْبِنَا(وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِمَا جَنَتْ هَاتَانِ . يَعْنِيْ: الْإِبْهَامَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا۔)لَعَذَّبَنَا وَلَا (وَفِي الْاُخْرٰى:وَلَمْ)يَظْلِمُنَا شَيْئًا)).

[الصحيحة: ۳۲۰۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالی میرا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا مؤاخذہ ہمارے گناہوں کی بنا پر کرے تو وہ ہمیں عذاب دے گا اور بالکل ظلم نہیں کرے گا۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اگر صرف گناہوں کی وجہ سے مؤاخذہ کرے کہ جن کا ارتکاب انگوٹھے اور شہادت کی انگلی نے کیا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۰۰۔ ابن حبان (۶۵۷، ۶۵۹)، ابو نعیم فی الحلیۃ (۸/ ۱۳۲)، طبرانی فی الاوسط (۲۳۱۵)، والبزار (الکشف: ۳۴۴۸)، من طریق آخر۔

فوائد: یہ اللہ تعالی کی وسیع رحمت ہے، جو لوگوں کی مغفرتوں کا سبب بنے گی، وگرنہ کوئی آدمی صرف اپنے اعمالِ صالحہ کی بنا پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

باب :عجز النبيّ

نبی کی عاجزی کا بیان

۳۱۸۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَ الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهُ ، اِذَا جَاءَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ ﴿ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَابَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ﴾، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں (محمد ﷺ) اتنا عرصہ جیل میں ٹھہرتا جتنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے تھے اور میرے پاس بلانے کے لئے داعی آتا تو میں (فوراً) اس کی بات قبول کرتا اور جب ان کے پاس قاصد آیا تو انھوں نے تو کہا: ﴿اس سے پوچھو کہ اب ان عورتوں کا حقیقی

عَلٰى لُوْطٍ اِنَّ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ﴿لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾، وَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّافِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ)).

[الصحيحة: ١٨٦٧]

واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے' بیشک میرا رب ان کے مکر سے واقف ہے۔﴾ [سورۂ یوسف: ۵۰] اور اللہ تعالی حضرت لوط علیہ السلام پر رحمت کرے' وہ تو کسی مضبوط آسرے کا سہارا لینا چاہتے تھے۔ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: ﴿کاش کہ مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا﴾ [سورۂ ہود: ۸۰] سو ان کے بعد جب بھی اللہ تعالی نے کوئی نبی بھیجا تو اسے اس کی قوم کے لوگوں کے انبوہ کثیر میں بھیجا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۸٦۷۔ احمد (۲/ ۳۳۲)' حاکم (۲/ ۵٦۱)' ابن جریر (۱۲/ ۱۳۹)' بالشطر الثانی فقط' ترمذی (۳۱۱٦)' من طریق آخر عنہ (وقد تقدم برقم (۳۱۳٦)۔

فوائد: حضرت یوسف کا ذکر کر کے آپ ﷺ اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے ان کا صبر بیان کر رہے ہیں۔ ﴿لو ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید﴾ میں قوت سے اپنے دست و بازو اور اپنے وسائل کی قوت یا اولاد کی قوت مراد ہے اور رکن شدید (مضبوط آسرا) سے خاندان' قبیلہ یا اسی قسم کا کوئی مضبوط سہارا مراد ہے۔ یعنی نہایت بے بسی کے عالم میں آرزو کر رہے ہیں کہ کاش! میرے اپنے پاس کوئی قوت ہوتی یا کسی خاندان اور قبیلے کی پناہ اور مدد مجھے حاصل ہوتی تو آج مجھے مہمانوں کی وجہ سے یہ ذلت ورسوائی نہ ہوتی' میں ان بدقماشوں سے نمٹ لیتا اور مہمانوں کی حفاظت کر لیتا۔

حسن جذع النخل بفراقة رسول اللّٰه

رسول اللہ کی جدائیگی کی وجہ سے کھجور کے تنے کا رونا

۳۱۸۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَا: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ،فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَاَتَاهُ وَاحْتَضَنَهٗ، فَسَكَنَ، فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ اَحْتَضِنْهُ، لَحَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ١٢٧٤]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے' جب آپ ﷺ نے منبر کا اہتمام کیا تو وہ تنا رونے لگ گیا' آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے ساتھ چمٹ گئے' پس وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اس کو گلے نہ لگاتا تو یہ روزِ قیامت تک روتا رہتا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۷۴۔ بخاری فی التاریخ (۷/ ۳۲)' دارمی (۳۹)' ابن ماجہ (۱۴۱۵)' احمد (۱/ ۲۴۹)۔

فوائد: پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جب اس تنے نے اللہ تعالی کے ذکر پر مشتمل آپ ﷺ کے خطبے کی آواز کو گم پایا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔

باب :الشفاعة حق

شفاعت حق ہے

۳۱۸۴۔ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ، لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلَ الْحَيَّيْنِ اَوْ مِثْلَ اِحْدَى الْحَيَّيْنِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ)). [الصحيحة: ۲۱۷۸]

سیدنا ابو امامہ ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ''ایک آدمی' جو نبی نہیں ہوگا' کی سفارش سے دو قبیلوں جتنے یا ربیعہ اور مضر میں سے ایک قبیلے جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' ایک آدمی نے کہا: ربیعہ تو مضر قبیلے سے ہی ہے (وہ مستقل قبیلہ تو نہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۸۔ احمد (۵/ ۲۵۷'۲۶۱)' ابن عساکر فی تاریخه (۴۱/ ۸۱)' طبرانی فی الکبیر (۷۶۳۸)' والآجری فی الشریعته (۸۱۷)' مختصراً۔

فوائد: عام نیک لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی اجازت سے سفارش کریں گے' مختلف احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔

باب: من السنة ان يقول ''ما ادری''

باب: ''میں نہیں جانتا'' کہنا مسنون ہے

۳۱۸۵۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَدْرِي تُبَّعٌ اَلَعِيْنًا كَانَ اَمْ لَا؟ وَمَا اَدْرِي ذَالْقَرْنَيْنِ اَنَبِيًّا كَانَ اَمْ لَا؟ وَمَا اَدْرِي الْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ اَمْ لَا؟)). [الصحيحة: ۲۲۱۷]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ تبع ملعون تھا یا کہ نہیں اور مجھے یہ علم بھی نہیں کہ ذو القرنین نبی تھا یا کہ نہیں نیز میں یہ بھی نہیں جانتا کہ حدود (متعلقہ گناہوں کا) کفارہ ہوتی ہیں یا کہ نہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۱۷۔ ابوداؤد (۴۶۷۴)' دون ذکر الحدود حاکم (۱/ ۳۶)' بیهقی (۸/ ۳۲۹)۔

فوائد: دوسری احادیث میں آپ ﷺ نے درج ذیل دو امور کی وضاحت تو کر دی ہے: (۱) سیدنا سہل بن سعد ساعدی' سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لاتسبوا تبعا فانه کان قد اسلم۔) [صحیحہ: ۲۴۲۳] یعنی: تبع کو برا بھلا مت کہو' کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ قرآن مجید میں جس تبع کا ذکر ہے اس سے مراد قوم سبا ہے' سبا میں حمیر قبیلہ تھا' یہ اپنے بادشاہ کو تبع کہتے تھے' تاریخ کا اتفاق ہے کہ بعض تبابعہ کو بڑا عروج حاصل رہا۔ (۲) سیدنا خزیمہ بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من اصاب ذنبا اقیم علیه حد ذلك الذنب' فهو كفارته۔) [صحیحہ: ۲۳۱۷] یعنی: جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اس پر اس گناہ کی حد قائم کر دی گئی تو وہ حد اس کے لئے اس گناہ کا کفارہ ہوگی۔ ذوالقرنین ایک انصاف پسند اور عادل بادشاہ تھا' جس کا زمانہ ۵۳۹ء قبل مسیح ہے۔ اس کے نبی ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ کیا اس کے باوجود نبی کریم ﷺ کے متعلق کہا جائے گا کہ انہیں غیب کا علم تھا؟

باب: وما اهلك الله قومًا بعد نزول التوراة

تورات کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا

۳۱۸۶۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا:

سیدنا ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

((وَمَا اَهْلَكَ اللّٰهُ قَوْمًا، وَّلَا قَرْنًا، وَلَا اُمَّةً، وَلَا اَهْلَ قَرْيَةٍ مُنْذُ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ بِعَذَابٍ مِّنَ السَّمَاءِ، غَيْرِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ مُسِخَتْ قِرَدَةً، اَلَمْ تَرَاِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى. ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾))

[القصص:٤٣] [الصحيحة:٢٢٥٨]

فرمایا: ''اللہ تعالی نے جب تورات نازل کی' اس وقت سے روئے زمین پر بسنے والی کسی قوم' کسی نسل' کسی امت اور کسی بستی والوں کو آسمانی عذاب سے ہلاک نہیں کیا۔ البتہ ایک گاؤں والوں کو بندروں کی شکلوں میں مسخ کر دیا گیا تھا۔ کیا تم اللہ تعالی کے اس فرمان کی طرف نہیں دیکھتے: ﴿اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسی (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لئے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔﴾ [سورۂ قصص: ۴۳]۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۵۸۔ حاکم (۲/ ۴۰۸)' البزار (الکشف:۲۲۴۸)' ثعلبی فی تفسیرہ (۷/ ۲۵۱)۔

فوائد: فرعون' آل فرعون' قوم نوح' قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ کی ہلاکتوں کے بعد حضرت موسی ؑ کو توراۃ دی گئی۔ نزولِ تورات کے بعد صرف ایک بستی دنیا میں ہی اللہ تعالی کے عذاب میں مبتلا ہوئی۔

باب: كل شيء يسبح الله عند طلوع الشمس

سورج کے طلوع ہوتے وقت ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے

٣١٨٧- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَسْتَقِلُّ الشَّمْسُ فَيَبْقٰى شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحِيدَهُ، اِلَّا مَاكَانَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاَعْتٰى بَنِيْ آدَمَ، فَسَاَلْتُ عَنْ اَعْتٰى بَنِيْ آدَمَ؟ فَقَالَ: شِرَارُ الْخَلْقِ، اَوْقَالَ: شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ)).

[الصحيحة: ٢٢٢٤]

سیدنا عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی ہر ایک مخلوق اس کی تسبیح بیان کرتی ہے' لیکن شیطان اور اولادِ آدم میں سے ''اعتی'' قسم کے لوگ نہیں کرتے۔'' میں نے سوال کیا کہ اولادِ آدم میں سے ''اعتی'' لوگوں سے کون مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدترین انسان'' یا فرمایا: ''اللہ تعالی کی مخلوق میں سے بدترین کو (اعتی کہتے ہیں)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۲۴۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۱۳۶) وعنہ الدیلمی (۴/ ۴۶)' وابو نعیم فی الحلیۃ (۶/ ۱۱۱)۔

فوائد: یعنی بد بخت لوگ غافل ہیں' سبق آموز نظام کائنات چل رہا ہے' لیکن وہ اس سے عبرت حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔

باب: ما حبست الشمس إلا يوشع بن نون

یوشع بن نون کے علاوہ کسی کے لیے بھی سورج نہیں روکا گیا

۳۱۸۸۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَاحُبِسَتِ الشَّمْسُ عَلٰى بَشَرٍ قَطُّ، اِلَّا عَلٰى يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيَالِيَ سَارَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ)). [الصحيحة:۲۲۲۶]

سیدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بشر کے لئے کبھی بھی سورج کو نہیں روکا گیا' سوائے یوشع بن نون کے' یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۲۶۔ احمد (۲/ ۳۲۵) خطیب فی تاریخہ (۹/ ۹۹) وعنہ ابن عساکر (۲۳/ ۱۶۲)۔

فوائد: سورج اللہ تعالی کے نظام کے مطابق صدہا صدیوں سے اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے' اس کی آمد و رفت میں ایک لمحہ کا فرق نہیں آیا' صرف یوشع بن نون کے لئے سورج کو روک لیا گیا تھا' جو اللہ تعالی کے حکم سے ہوا۔

باب: من عظمة العرش والكرسي

باب: عرش اور کرسی کی عظمت و وسعت کا بیان

۳۱۸۹۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهُ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّمَا آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَيْكَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ﴿آيَةُ الْكُرْسِيِّ﴾: ((مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلَقَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ، وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ تِلْكَ الْفَلَاةِ عَلٰى تِلْكَ الْحَلَقَةِ)). [الصحيحة:۱۰۹]

سیدنا ابوذر غفاری ﷛ کہتے ہیں: میں مسجد حرام میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو اکیلے دیکھ کر آپ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی آیت افضل ہے' جو آپ پر نازل ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آیۃ الکرسی ہے''۔ (اللہ تعالی کی اس وسیع) کرسی کے مقابلے میں سات آسمان اس طرح ہیں' جیسے بیابان زمین میں کوئی (چھوٹا سا) چھلا پڑا ہوا اور پھر کرسی کے مقابلے میں (اللہ تعالی کے) عرش کی ضخامت اس طرح ہے جیسے اس چھلے کے مقابلے میں بیابان کا وجود ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۹۔ ابن ابی شیبۃ فی کتاب العرش (۵۸)' بیہقی فی الاسماء (ص:۲۹۰)' من طریق آخر ابن جریر فی تفسیرہ (۵/ ۳۹۹)۔

فوائد: وسعت و قدرت والا خود ہی اپنی قدرتوں اور وسعتوں کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

باب: فلينظر الانسان مم خلق؟

باب: انسان کو اپنی تخلیق پر غور کرنا چاہیے

۳۱۹۰۔ عَنْ بُسْرِ بْنِ جَحَّاشٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَصَقَ يَوْمًا عَلٰى كَفِّهِ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ اِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اَنّٰى تُعْجِزُنِيْ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذِهِ، حَتّٰى اِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ بَيْنَ بُرْدَيْنِ وَلِلْاَرْضِ مِنْكَ وئيد فَجَمَعْتَ

سیدنا بسر بن جحاش ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلی میں تھوکا اور اس پر اپنی انگلی رکھی اور فرمایا: ''اللہ تعالی فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! تو مجھے کیسے بے بس کر سکتا ہے' میں نے تو تجھے اس قسم کے مادے سے پیدا کیا' حتی کہ تجھے ٹھیک ٹھاک کیا اور پھر (درست اور) برابر بنایا۔ (جب تو بڑا ہوا تو) تو نے دو چادریں زیب تن کر لیں اور زمین میں خراماں خراماں

وَمَنَعْتَ ،حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهِ. وَاَشَارَاِلٰى حَلْقِهِ. (وَفِيْ رِوَايَةٍ:حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيِ) قُلْتَ: اَتَصَدَّقُ، وَاَنّٰى اَوَانُ التَّصَدُّقِ؟!)). [الصحيحة: ١٠٩٩]

چلنے لگا' پھر مال جمع کیا اور اسے اپنے پاس روکے رکھا' حتی کہ تیرا سانس حلق تک پہنچ گیا اور تو نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب میں صدقہ کرتا ہوں' لیکن اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں؟'' ایک روایت میں ''حلق'' کی بجائے ''ہنسلی کی ہڈی'' کا ذکر ہے۔

تخريج: الصحيحة ١٠٩٩- ابن ماجه (٢٧٠٧)' احمد (٤/ ٢١٠)' ابن سعد (٧/ ٤٢٧)' وانظر ما تقدم ابرقم (١٨٧٨)-

فوائد: انسان کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی بنیاد کیا ہے؟ وہ کیسے پروان چڑھا؟ اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ کس نے اس کو مال و دولت عطا کیا اور اس کی کیا حیثیت ہے؟ اس کی ابتداء وانتہاء کیا ہے؟ اس کا انجام و عاقبت کیا ہے؟ اگر کوئی آدمی ان امور پر مثبت انداز میں غور وفکر کرے تو اپنی اصلاح کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں پائے گا۔ لیکن انسان کے طرزِ حیات کی شہادت تو یہ ہے کہ گویا اللہ تعالی کا اس پر کوئی احسان نہیں' وہ اپنی اصلیت کو بھول چکا ہے اور اگر چند سکے اس کے ہاتھ لگ جائیں تو پھر تو اس کی گردن خم لینے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتی اور وہ ان تمام نعمتوں کو اپنی صلاحیتوں کا نتیجہ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو صحت و عافیت کے زمانے میں صدقہ و خیرات کا انتخاب کرنا چاہئے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ وہ کون سا صدقہ ہے جس کا اجر و ثواب عظیم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو تندرست ہو' مال کی حرص بھی ہے' فقیری کا اندیشہ بھی ہو' امیری کی لالچ بھی ہو تو اس وقت صدقہ کرنا افضل ہے اور صدقہ کرنے میں دیر نہ کر (اور ایسا نہ ہونے پائے کہ) جب تیری روح تیرے حلق تک پہنچے تو تو یہ کہنا شروع کر دے کہ فلاں کے لئے اتنا (مال و دولت) اور فلاں کے لئے اتنا۔ اب تو وہ (تیرے) دوسرے ورثاء کا ہو چکا ہے اور (تیرا اختیار ختم ہو چکا ہے)۔ [بخاری' مسلم] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ موت کا پیغام وصول کرنے سے پہلے صدقہ و خیرات کر لیں۔

باب: من فضل الحجامة

باب: سینگی لگوانے کی فضیلت

٣١٩١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَامَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِمَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا كُلُّهُمْ يَقُوْلُ لِيْ: عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ! بِالْحِجَامَةِ)). [الصحيحة:٢٢٦٣]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اسراء والی رات فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرا' اس نے مجھے یہی کہا کہ اے محمد! سینگی (پچھنے) ضرور لگوانا۔''

تخريج: الصحيحة ٢٢٦٣- ترمذي (٢٠٥٣)' ابن ماجه (٣٤٧٧)' احمد (١/ ٣٥٤)' ابن جرير في التهذيب (٢/ ١٠٣)-

فوائد: سینگی لگوانے سے جسم کا فاسد خون خارج ہو جاتا ہے اور آدمی کی طبیعت بحال ہو جاتی ہے' اس کی مزید وضاحت اور اس سے متعلقہ روایات ''الطب والعيادة'' کے باب میں گزر چکی ہے۔

باب: ما مسخت أمة قط فيكون لها نسل

جس قوم کو بھی مسخ کیا گیا اس کی نسل نہیں ہوئی

٣١٩٢۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: ((مَامُسِخَتْ اُمَّةٌ قَطُّ، فَيَكُوْنُ لَهَا نَسْلٌ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس امت کو بھی (کسی دوسری شکل میں) مسخ کیا گیا' اس کی نسل نہیں ہوئی۔''

تخریج: الصحیحۃ ٢٢٦٤۔ طبرانی فی الاوسط (٢٢٩)' ابو یعلی (٦٩٦٧)' طبرانی فی الکبیر (٢٣/ ٣٢٥) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بمعناہ

فوائد: معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی نبوت سے پہلے جتنی امتوں کو مسخ کیا گیا اب ان کا کوئی نشان باقی نہیں ہے۔ بندر اور خنزیر وغیرہ کی مستقل جنسیں ہیں' کسی انسان کی مسخ شدہ شکلیں نہیں ہیں۔

باب: فضل يحيٰى بن زكريا

یحییٰ بن زکریا کی فضیلت کا بیان

٣١٩٣۔ قَالَ ﷺ: ((مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ وُّلْدِ آدَمَ اِلَّا قَدْ اَخْطَاَ اَوْهَمَّ بِخَطِيْئَةٍ ، لَيْسَ يَحْيَ بْنُ زَكَرِيَّا)). رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَوْ عَبِ اَبِيْهِ عَمْرٍو، وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا، وَيَحْيَ بْنِ جَعْدَةَ مُرْسَلًا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر فرد نے کوئی نہ کوئی خطا کی یا پھر خطا کا ارادہ کیا۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس' سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص یا ان کے باپ سیدنا عمرو' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حسن بصریؒ اور یحییٰ بن جعدہ سے مرسلاً روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ٢٩٨٤۔ (١) ابن عباس: حاکم (٢/ ٥٩١)' بیہقی (١٠/ ١٨٦)' احمد (١/ ٢٥٤)۔ (٢) ابن عمرو: ابن جریر فی تفسیرہ (٣/ ١٧٤)' البزار (الکشف: ٢٣٦٠)' عن ابی عمرو او عن ابیہ۔ (٣) ابو ھریرۃ: ابن ابی حاتم فی تفسیرہ (٢/ ٦٤٤)' طبرانی فی الاوسط (٦٥٥٢)۔

فوائد: اس میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی عفت و پاکدامنی کا بیان ہے۔

باب: اهمية الدعاء عند الركوب

سوار ہوتے وقت دعا کی اہمیت کا بیان

٣١٩٤۔ عَنْ اَبِيْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ: حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِبِلٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِّلْحَجِّ، فَقُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!مَاتَرٰى اَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: ((مَامِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا عَلٰى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ، فَاذْكُرُوا سْمَ اللّٰهِ اِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا اَمَرَكُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ ، فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)).

سیدنا ابو لاس خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کمزور لوگ تھے' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حج کے لئے صدقہ کے اونٹوں پر سوار کیا۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول: آپ کا کیا خیال ہے' کیا آپ ہم کو اس (کوہان) پر سوار کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے' سو جب تم ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ تعالی کا نام لیا کرو' جیسا کہ اس نے تم کو حکم دیا ہے' پھر ان کو اپنے لئے استعمال کرو' بلاشبہ اللہ تعالی ہی سواریاں عطا کرتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ٢٢٧١۔ ابن خزیمۃ (٢٣٧٧) حاکم ١٠/ ٤٤٤) وعنہ البیہقی (٢/ ٢٥٢)' احمد (٤/ ٢٢١)۔

باب: كمية المطر في كل عام واحدة لكن تصريفه يختلف

بارش کی مقدار ہر سال ایک ہی ہے لیکن اس کا تصرف مختلف ہے

۳۱۹۵۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((مَامِنْ عَامٍ بِأَكْثَرَ مَطَرًا مِنْ عَامٍ، وَلٰكِنِ اللّٰهُ يُصَرِّفُهُ بَيْنَ خَلْقِهِ[حَيْثُ يَشَاءُ]، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ [لِيَذَّكَّرُوْا]﴾[الفرقان:۵][الآية)).

[الصحيحة:٢٤٦١]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات نہیں ہے کہ ایک سال کی نسبت دوسرے سال میں بارش زیادہ ہوتی ہے' (ہر سال بارش کی مقدار ایک ہی ہوتی ہے) لیکن اللہ تعالی اپنی مشیت کے مطابق اس کو ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿اور بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں﴾[سورۂ فرقان:۵]۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۶۱۔ ابن جریر فی تفسیرہ (۱۹/ ۱۵)' حاکم (۲/ ۴۰۳)' ابن ابی حاتم (۸/ ۲۷۰۶) موقوفاً۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ہر سال نازل ہونے والی بارش کی مقدار ایک ہی ہوتی ہے' لیکن مقامات میں فرق آتا رہتا ہے۔ اگر ایک سال کسی علاقے میں بارش کی فراوانی ہوتی ہے تو وہاں کسی اگلے سال کے دوران قحط پڑ سکتا ہے' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بارش کی مقدار میں کمی آ گئی ہے۔

باب: انتم شهداء الله على الميت

میت پر تم اللہ کے گواہ ہو

۳۱۹۶۔عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ:((هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟)) قَالُوْا جَنَازَةُ فُلَانِ الْفُلَانِيِّ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَيَسْعٰى فِيهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ))، وَبِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوْا: جَنَازَةُ فُلَانُ الْفُلَانِيِّ كَانَ يَبْغَضُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَعْمَلُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَيَسْعٰى فِيهَا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)). فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْلُكَ فِي الْجَنَازَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهَا: أُثْنِيَ عَلَى الْأَوَّلِ خَيْرٌ، وَعَلَى الْآخِرِ شَرٌّ، فَقُلْتَ: فِيهَا: ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ))؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ يَا أَبَابَكْرٍ! إِنَّ اللّٰهَ مَلَائِكَةً تَنْطِقُ عَلَى أَلْسِنَةِ بَنِي آدَمَ بِمَا فِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' اسی اثناء میں وہاں سے ایک جنازہ گزارا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ جنازہ کس کا ہے؟'' صحابہ نے کہا: یہ فلاں آدمی کا جنازہ ہے' جو اللہ تعالی اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا' اور اللہ تعالی کی اطاعت کرتا تھا اور اس معاملے میں کوشش کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔'' اتنے میں ایک اور جنازہ گزارا گیا' اس کے بارے صحابہ نے کہا: یہ فلاں آدمی کا جنازہ ہے' جو اللہ تعالی اور اس کے رسول سے بغض رکھتا تھا اور اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا تھا اور اس معاملے میں کوشش کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایک جنازے کی تعریف کی گئی اور دوسرے کی مذمت کی گئی' آپ نے دونوں کے بارے میں فرمایا: ''واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب

الْمَرْءِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

[الصحيحة:١٦٩٤]

ہو گئی۔“؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں‘ ابو بکر! بے شک اللہ تعالی کے فرشتے خیر و شرّ کے معاملے میں بنو آدم کی زبانوں کی موافقت کرتے ہوئے بولتے ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ١٦٩٤۔ حاکم (١/ ٣٧٧)‘ دیلمی (١/ ٢/ ٢٥٨)‘ ابن ابی شریح الا نصاری فی جزء بیبی (٩؟؟)

فوائد: نبی کریم ﷺ نے مومنوں کو اللہ تعالی کا گواہ قرار دیا ہے‘ یہ لوگ جس میت کے بارے میں نیک ہونے کے شہادت دیتے ہیں‘ اللہ تعالی کے نزدیک بھی وہ نیک ہی ہوتا ہے۔

باب: النظير من خشية الله

اللہ کے ڈر کی ایک مثال

٣١٩٧۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((مَرَرْتُ بِجِبْرِيْلَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ بَالْمَلَإِ الْأَ عْلٰى وَهُوَ كَالحِلس البالي مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ.)).

[الصحيحة:٢٢٨٩]

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسراء والی رات جبریل کی مصاحبت میں ایک اشرف فرشتے کے پاس سے گزرا‘ وہ اللہ تعالی کی خشیت کی وجہ سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح لگ رہا تھا۔“

تخریج: الصحیحة ٢٢٨٩۔ محمد بن العباس البزار فی حدیثه (١١٦/ ٢)‘ طبرانی فی الاوسط (٤٦٧٦)‘ ابن ابی عاصم فی السنة (٦٢١)‘ من طریق آخر۔

باب: حياة البرزخ

برزخ کی زندگی کا بیان

٣١٩٨۔ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَرَاَيْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهِ[عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ])) [الصحيحة:٢٦٢٧]

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسراء والی رات حضرت موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا‘ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سرخ ٹیلے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔“

تخریج: الصحیحة ٢٦٢٧۔ مسلم(٧/ ٢٣٧٥)‘ نسائی (١٦٣٤)‘ احمد (٣/ ١٢٠)۔

باب: رؤية النبى فى المنام

نبی کو خواب میں دیکھنے کا بیان

٣١٩٩۔ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَّآنِيْ فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقَظَةِ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّتَمَثَّلَ بِيْ)). [الصحيحة:١٠٠٤]

سیدنا ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا‘ گویا کہ اس نے مجھے بیداری کی حالت میں دیکھا‘ کیونکہ شیطان میری صورت دھارنے کی سکت نہیں رکھتا۔“

تخریج: الصحیحة ١٠٠٤۔ ابن ماجه (٣٩٠٤)‘ ابن حبان (٦٠٥٣)‘ابو یعلی (٨٨١)‘ طبرانی (٢٢/ ١١١)۔

فوائد: امام البانی ؒ اس حدیث کے مختلف طرق ذکر کر کے لکھتے ہیں: (١)ان احادیث سے پتہ چلا کہ خواب میں نبی کریم ﷺ کا

دیدار کرنا ممکن ہے اگرچہ دیدار کرنے والا آپ ﷺ کا ہم زمانہ نہ ہو لیکن شرط یہ کہ وہ آپ ﷺ کو اس صورت میں دیکھے جس روپ میں آپ ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں تھے۔ جب کوئی آدمی امام ابن سیرین کے سامنے نبیٔ کریم ﷺ کو دیکھنے کا خواب بیان کرتا تو وہ اسے کہتے: تو نے خواب میں جو شخصیت دیکھی ہے اس کا حلیہ بیان کرو۔ اگر وہ ایسی شکل وصورت بیان کرتا جس کی آپ ﷺ کے حلیہ مبارک سے موافقت نہ ہوتی تو وہ اسے کہتے: تو نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔ جبکہ بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے والا شخص آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھے جس پر آپ ﷺ فوت ہوئے تھے۔ لیکن ایسی شرط میں تنگی اور حرج ہے۔ (۲) ایسا خواب نبیٔ کریم ﷺ کے عہدِ مبارک کے ساتھ خاص ہے اس کا معنی یہ ہوگا کہ جو آدمی آپ ﷺ کو خواب میں دیکھے گا اللہ تعالی اسے ایسے اسباب مہیا کرے گا کہ وہ زندگی میں آپ ﷺ کا دیدار کر لے گا۔ لیکن یہ معنی بعید ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ میں عموم ہے جسے کسی قرینہ کے بغیر کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں کیا جا سکتا ہے۔ [صحیحہ: ۲۷۲۹ کے تحت] حافظ ابن حجرؒ نے طویل بحث کے دوران کہا: اس بحث کا ماحصل چھ اقوال پر مشتمل ہے: (۱) یہ محض تشبیہ وتمثیل ہے۔ (۲) عنقریب وہ آپ ﷺ کا دیدار کرے گا۔ (۳) یہ آپ ﷺ کے عہد کے صحابہ کے ساتھ خاص ہے۔ (۴) وہ آپ ﷺ کو اس آئینے میں دیکھے جو آپ ﷺ استعمال کرتے تھے لیکن یہ بعید تاویل ہے۔ (۵) وہ روزِ قیامت آپ ﷺ کا دیدار عام لوگوں کی بہ نسبت مخصوص انداز میں کرے گا۔ (۶) خواب دیکھنے والا آپ ﷺ کو دنیا میں حقیقت میں دیکھے گا اور آپ کے ساتھ ہم کلام ہوگا۔ [فتح الباری] اس کتاب کا مزید مراجعہ کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ایسے ہوتا کہ اس حدیثِ مبارکہ کے ظاہری مفہوم اور عموم کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جائے کہ خواب دیکھنے والے سے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک اور دوسری عادات واطوار کے بارے میں پوچھا جائے۔ اگر اس کا جواب کتبِ احادیث میں بیان کی گئی صورتِ مبارکہ سے مکمل موافقت رکھتا ہو تو اس خواب کو حقیقت پر محمول کیا جائے اور اس حقیقت کی حقیقت کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیا جائے اور اگر موافقت نہ ہو تو معاملہ واضح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب: فضيلة أبي ذر

ابوذرؓ کی فضیلت کا بیان

۳۲۰۰۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى تَوَاضُعِ عِيْسَى، فَلْيَنْظُرْ اِلَى اَبِي ذَرٍّ)). [الصحيحة: ۲۳٤۳]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو حضرت عیسی علیہ السلام کی تواضع دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے وہ (میرے صحابی) ابوذر کو دیکھ لے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۴۳۔ ابن سعد فی الطبقات (۴/ ۲۲۸)، ابن حبان (۷۱۳۵)، حاکم (۳/ ۳۴۲)، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ نفسه بمعناه

فوائد: اس میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی عاجزی وانکساری کا بیان ہے۔

باب: فضيلة موسى بن عمران

موسیٰ بن عمران کی فضیلت کا بیان

۳۲۰۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ)).

[الصحيحة: ۲۳٦٤]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسی بن عمران علیہ السلام اللہ تعالی کا انتخاب ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۶۴۔ حاکم (۲/ ۵۷۶)، دیلمی (۴/ ۷۵)۔

باب: اصل الحجر الاسود

۳۲۰۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدَ مِنَ الْجَنَّةِ، اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)).

[الصحيحة:٢٦١٨]

باب: حجر اسود کی اصل حقیقت

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حجر اسود جنت سے اترا تھا تو وہ برف سے زیادہ سفید تھا، لیکن بنو آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۱۸۔ ترمذی (۸۷۷)، ابن خزیمۃ (۲۷۳۳)، احمد (۱/ ۳۰۷، ۳۲۹)، نسائی (۲۹۳۴) مختصراً۔

فوائد: اگر جنتی چیزیں بنو آدم کے گناہوں سے متاثر ہو کر اپنی حالت برقرار نہیں رکھ سکتیں تو خود گنہگار انسان کا کیا بنے گا؟

باب: آدم نبی

۳۲۰۳۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، مُعَلَّمٌ مُكَلَّمٌ)). قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: (عَشَرَةَ قُرُوْنٍ))۔قَالَ: كَمْ كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَّاِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: ((عَشَرَةَ قُرُوْنٍ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: ((ثَلَاثَ مِئَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، جَمًّا غَفِيْرًا)).

[الصحيحة:٣٢٨٩]

آدم علیہ السلام نبی ہیں

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، وہ تعلیم دیئے گئے تھے اور ان سے (اللہ تعالی کی طرف سے) کلام بھی کی گئی تھی۔'' اس نے کہا: ان کے اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'دس صدیاں۔'' اس نے کہا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس صدیاں۔'' پھر صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کل کتنے رسل ہو گزرے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو پندرہ، جو کہ ایک جم غفیر ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۸۹۔ حاکم (۲/ ۲۶۲)، طبرانی فی الکبیر (۷۵۴۵)، والاوسط (۴۰۵)۔

باب: عدد الرسل والانبياء

۳۲۰٤۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَبِيًّا كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: (نَعَمْ مُكَلَّمٌ))۔ قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟قَالَ: ((عَشَرَةَ قُرُوْنٍ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ:

باب: انبیاء اور رسولوں کی تعداد

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، ان سے کلام بھی کی گئی تھی۔'' اس نے کہا: ان کے اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس صدیاں۔''

((ثَلَاثُ مِئَةٍ وَخَمْسَةُ عَشَرٍ)).

[الصحيحة:٢٦٦٨]

اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کل کتنے رسول تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو پندرہ۔''

تخریج: الصحیحة ۲۶۶۸۔ ابو جعفر ارزار فی مجلس من الامالی (ق:۱۷۸/۱)، ابن حبان (۶۱۹۰)، وانظر الحدیث السابق۔

باب: غروب الشمس تحت العرش

سورج عرش کے نیچے غروب ہوتا ہے

٣٢٠٥۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ، وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا: فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ تَنْطَلِقُ ، حَتّٰى تَخِرَّ لِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ .سَاجِدَةً تَحْتَ الْعَرْشِ، فَإِذَا حَانَ خُرُوْجُهَا أَذِنَ اللّٰهُ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ ،فَتَطْلُعَ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّطْلِعَهَا حَيْثُ تَغْرُبُ حَبَسَهَا، فَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! إِنَّ مَسِيْرِيْ بَعِيْدٌ، فَيَقُوْلُ لَهَا: اِطْلِعِيْ مِنْ حَيْثُ غِبْتِ، فَذٰلِكَ حِيْنَ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾[الانعام: ١٥٨])). [الصحيحة:٢٤٠٣]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گدھے پر رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا، غروبِ آفتاب کا وقت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالی اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رواں گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے، (اور چلتا رہتا ہے، حتی کہ) عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے ربّ کے سامنے سجدے کی حالت میں گر پڑتا ہے۔ جب اس کے طلوع ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالی اسے طلوع ہونے کی اجازت دیتے ہیں، سو وہ طلوع ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالی کا یہ ارادہ ہوگا کہ سورج (مشرق کی بجائے) مغرب سے طلوع ہو تو وہ اسے روک لے گا۔ سورج کہے گا: اے میرے ربّ! بیشک میری مسافت دور ہے۔ اللہ تعالی کہے گا: تو پھر مغرب سے ہی طلوع ہو جا، اور یہ اس وقت ہوگا جب ﴿کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا﴾ [سورۂ انعام: ۱۵۸]

تخریج: الصحیحة ۲۴۰۳۔ ابو داؤد (۴۰۰۲)، واللفظ احمد (۵/ ۱۶۵)، بخاری (۳۱۹۹)، مسلم ((۱۵۹)، من طریق آخر باختلاف۔

فوائد: انسانی مشاہدے کے مطابق سورج غروب نہیں ہوتا، بلکہ ہر وقت زمین کے کسی نہ کسی حصے پر روشنی دے رہا ہوتا ہے۔ پہلے بھی اس قسم کی احادیث گزر چکی ہیں۔ دراصل مخلوقات کا اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ غیبی امر سے تعلق رکھتا ہے، لہذا ہمیں چاہیے ان احادیث کی صدق و سچائی پر مکمل ایمان رکھیں۔

باب: كثرة الملائكة

فرشتوں کی کثرت کا بیان

٣٢٠٦۔عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَصْحَابِهِ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ إِذْ قَالَ لَهُمْ : ((هَلْ تَسْمَعُوْنَ مَاأَسْمَعُ؟ قَالُوْا: مَانَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: إِنِّي

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ ﷺ یہ پوچھنے لگے: ''جو میں سن رہا ہوں، کیا تم بھی سن رہے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تو آسمان کا

الْآسْمَعُ اَطِيْطَ السَّمَاءِ وَمَا تُلَامُ اَنْ تَئِطَ، وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ ، اَوْقَائِمٌ)). [الصحيحة: ١٠٦٠]

چرچرانا سنائی دے رہا ہے' اوراسے یہی زیب دیتا ہے کہ وہ چرچراتا رہے' کیونکہ اس میں ایک بالشت کے بقدر جگہ بھی ایسی نہیں' جہاں کوئی فرشتہ سجدے یا قیام کی حالت میں نہ ہو۔''

تخريج: الصحيحة ١٠٦٠- ابن نصر في الصلاة (٢٥٠)' وقد تقدم برقم (٣٠٨٥)-

فوائد: نبی کریم ﷺ معجزانہ طور پر آسمانوں سے اٹھنے والی آوازیں سن لیتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کی بہت زیادہ تعداد ہے۔

باب: من تواضعه ﷺ

باب: نبی کریم ﷺ کی تواضع وانکساری

۳۲۰۷- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَلَسَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنظَرَ اِلَى السَّمَاءِ ، فَاِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: هٰذَاالْمَلِكُ مَانَزَلَ مُنْذُخُلِقَ قَبْلَ السَاعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ: يَامُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبُّكَ : اَمَلَكًا اَجْعَلُكَ اَمْ عَبْدًارَّسُوْلًا؟ قَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ : تَوَضَّعْ لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا، بَلْ عَبْدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ))-

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جبریل امین' نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا' (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک فرشتہ اتر رہا تھا۔ پس جبریل نے آپ ﷺ کو بتایا کہ یہ فرشتہ اپنی ولادت سے لے کر آج تک کبھی نہیں اترا۔ جب وہ اتر چکا تو اس نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے' (میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ) میں (یعنی اللہ) آپ کو بادشاہ بناؤں یا بندہ جو رسول ہو؟ جبریل نے آپ ﷺ کو کہا: اے محمد! اپنے رب کے لئے عاجزی کا ثبوت دیجئے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' بلکہ (وہ مجھے) بندہ اور رسول بنا دے۔''

تخريج: الصحيحة ١٠٠٢- احمد (٢/ ٢٣١)' ابن حبان (٦٣٦٥)' ابو يعلى (٦١٠٥)' البزار (الكشف: ٢٤٦٢)-

۳۲۰۸- قَالَ ﷺ :((لَا تَسُبُّوْا تُبَّعًا، فَاِنَّهُ كَانَ قَدْ اَسْلَمَ))۔ رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، مَرْفُوْعًا، وَوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، مُرْسَلًا، ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تُبّع کو گالی نہ دیا کرو' کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔'' یہ حدیث سیدنا سہل بن سعد ساعدی' سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا اور وہب بن منبہ سے مرسلا روایت کی گئی ہے۔

تخريج: الصحيحة ٢٤٢٣- (١) سهل بن سعد: احمد (٥/ ٣٤٠)'طبراني في الكبير (٦٠١٣)- (٢) ابن عباس: طبراني في الكبير (١١٧٩٠)' والاوسط (١٤٤١)- (٣) عائشة رضي الله عنها: حاكم (٢/ ٤٥٠)-

فوائد: قرآن مجید میں جس تبع کا ذکر ہے اس سے مراد قوم سبا ہے' سبا میں حمیر قبیلہ تھا' یہ اپنے بادشاہ کو تبع کہتے تھے' تاریخ کا اتفاق ہے کہ بعض تابعہ کو بڑا عروج حاصل رہا۔

باب: تحريم قتل الجراد الا للاكل

باب: کھانے یا نقصان سے بچنے کے علاوہ ٹڈیوں کا

او دفع الضرر

شکار ممنوع ہے

۳۲۰۹۔ عَنْ اَبِي زُبَيْرِ النُّمَيْرِيّ مَرْفُوعًا: ((لَا تَقْتُلُوا الْجَرَادَ، فَإِنَّهُ جُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ)). [الصحيحة:٢٤٢٨]

سیدنا ابو زبیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹڈیوں کو قتل نہ کیا کرو، کیونکہ یہ اللہ تعالی کا عظیم لشکر ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۴۲۸۔ ابو محمد المخلدی فی الفوائد (ق:۲۸۹/ ۲)' ابن منده فی المعرفه (۳۷/ ۲۰۱/ ۱)' طبرانی فی الاوسط (۹۲۷۳)' ابو نعیم فی المعرفة (۲۸۰۴)۔

فوائد: سانپ' بچھو' کوا' چیل اور چوہیا جیسے فاسق جانوروں کے علاوہ کسی مخلوق کو بلاوجہ قتل نہیں کیا جا سکتا۔

باب: النبی افضل من کل مخلوق

نبی ساری مخلوق سے افضل ہیں

۳۲۱۰۔ عَنْ اَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حِيْنَ استنبت، فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرّ! اَتَانِي مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: هُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ، فوزنته، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِئَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ، قَالَ: فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِاُمَّةٍ لَرَجَحَهَا)).

[الصحيحة:٢٥٢٩]

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب آپ کو تاجِ نبوت پہنایا گیا تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں اس وقت مکہ کی کسی وادی میں تھا' ان میں ایک زمین پر تھا اور دوسرا زمین و آسمان کے مابین۔ ایک نے دوسرے سے کہا: (جس شخصیت کی طرف ہم کو بھیجا گیا ہے) کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو' میرا وزن کیا گیا' لیکن میں بھاری رہا۔ اس نے پھر کہا: دس آدمیوں سے ان کا وزن کرو۔ میرا وزن کیا گیا' لیکن میں ان پر بھی بھاری ثابت ہوا۔ اس نے کہا: سو افراد کے ساتھ وزن کرو۔ میرا وزن کیا گیا' لیکن میرا وزن زیادہ رہا۔ اس نے کہا: ہزار افراد کے ساتھ وزن کرو۔ میرا وزن کیا' لیکن (اب کی بار بھی) میں ہی وزنی رہا اور ان (ہزار آدمیوں کی پلڑا ہلکا ہونے کی وجہ سے) اتنا اوپر اٹھ گیا کہ خفتِ میزان کی وجہ سے مجھ پر گرنے لگ گئے۔ (بالآخر) ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تو ان کا وزن ان کی پوری امت سے کر دے تو یہ سب پر بھاری ثابت ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵۲۹۔ دارمی (۱۴)' البزار (الکشف: ۲۳۷۱)' ابو نعیم فی الدلائل (۱۶۷)' ابن جریر فی تاریخه (۲/ ۳۰۴)۔

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کی شان وعظمت کا بیان ہے۔

باب: کثرة الملائکة

فرشتوں کی کثرت کا بیان

۳۲۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَافِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا مَوْضِعُ قَدَمٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ، اَوْقَائِمٌ، فَذٰلِكَ قَوْلُ الْمَلَائِكَةِ ﴿وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ. وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ﴾ [الصافات:۱۶۴:۱۶۶]))۔

[الصحيحة: ۱۰۵۹]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان دنیا میں ایک قدم کے بقدر جگہ بھی نہیں ہے، کہ جہاں کوئی فرشتہ سجدے یا قیام کی حالت میں نہ ہو، یہی بات فرشتوں کے اس قول کی مصداق ہے: ﴿ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے۔ اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں۔ اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔﴾ [سورۂ صافات:۱۶۴-۱۶۶]

تخريج: الصحيحة ۱۰۵۹۔ ابن نصر المروزى فى الصلاة (۲۵۳)' ابن جرير فى تفسيره (۲۳/ ۷۱)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے' نیز یہ کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۵) المرض والجنائز والقبور

بیماری' جنازے کے مسائل اور قبروں کا بیان

باب: سبب القیام من الجنازة

جنازہ سے کھڑے ہونے کی وجہ کا بیان

۳۲۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ الْجَنَازَةَ الَّتِي قَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ كَانَتْ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اٰذَانِي رِيحُهَا فَقُمْتُ)).

[الصحیحة: ۳۳۴۹]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جس جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے وہ یہودی کا جنازہ تھا اور فرمایا: ''مجھے اس کی بدبو سے تکلیف ہوئی' اس لئے میں کھڑا ہو گیا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۴۹۔ ابن عدی فی الکامل (۱/ ۳۱۴)' طبرانی فی الاوسط (۶۲۲۸)' احمد (۱/ ۲۰۱) من طریق آخر۔

فوائد: اس میں برے آدمی کے لئے وعید ہے کہ قبر میں پہنچنے سے قبل ہی اس کی میت سے بدبو آنا شروع ہو جاتی ہے۔

باب: فضل الوعك

بخار کی فضیلت کا بیان

۳۲۱۳۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّهُ عَادَ مَرِيضًا۔ وَمَعَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ۔ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهِ، فَقَالَ[لَهُ]، رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْشِرْ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا، لِيَكُونَ حِظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ)). [الصحیحة: ۵۵۷]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک مریض' جسے بخار تھا' کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: خوش ہو جاؤ اللہ تعالی فرماتے ہیں: (یہ بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کر دیتا ہوں تاکہ آخرت میں اسے ملنے والے عذاب کا بدل بن جائے

تخریج: الصحیحة ۵۵۷۔ احمد (۲/ ۴۴۰)' ابن ابی شیبة (۱/ ۲۴۵)' ابن ماجه (۳۴۷۰)' ترمذی (۲۰۸۸)۔

فوائد: ہر قسم کی ذہنی اور جسمانی بیماری اور تکلیف مومنوں کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔لیکن اس پر صبر کرنا شرط ہے' کہ جیسا کہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بینا رسول الله قاعد مع اصحابه، اذ ضحك، فقال: الا تسالوني مم اضحك؟ قالوا: يا رسول الله! ومم تضحك؟ قال: عجبت لا مر المومن، ان امره كله خير ان اصابه مايحب، حمدالله و كان له خير، و ان اصابه مايكره فصبر، كان له خير، وليس كل احد امره كله خير الا المومن۔ [صحیحہ: ۱۴۷] یعنی: رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام میں

تشریف فرما تھے، اچانک آپ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: ''کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرتے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مؤمن کے معاملے پر بڑا تعجب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لئے بھلائی ہے، اگر اسے کوئی پسندیدہ چیز نصیب ہو تو وہ اللہ تعالی کی تعریف کرتا ہے اور یہ تعریف کرنا اس کے لیے بہتر ہے اور اگر وہ کسی مکروہ چیز کا سامنا کرتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے، مؤمن کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں کہ اس کے ہر کام میں خیر ہو۔''

باب: ذهب الخطايا بالمرض

بیماری کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہونے کا بیان

٣٢١٤۔ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ، قَالَتْ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: ((أَبْشِرِيْ يَا أُمَّ الْعَلَاءِ! فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خُبْثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)). [الصحيحة: ٧١٤]

سیدہ ام العلا رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں بیمار تھی، رسول اللہ ﷺ میری تیمارداری کرنے کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: ''ام العلا! خوش ہو جا، اللہ تعالی مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۷۱۴۔ ابو داؤد (۳۰۹۲)، عبد بن حمید (۱۵۹۴)، طبرانی (۲۵/ ۱۴۱)۔

فوائد: اگرچہ بیماریوں اور آزمائشوں کو برداشت کرنا دل گردے کا کام ہے، لیکن اللہ تعالی نے خصوصی احسان کرتے ہوئے ان کو ہماری لغزشوں کے آثار کو زائل کرنے کا ایک بہانہ بنا دیا۔ بشرطیکہ ہم اللہ تعالی کے فیصلے پر راضی ہو کر صبر کریں۔

باب: الطاعون شهادة لأمتي

طاعون میری امت کے لیے شہادت ہے

٣٢١٥۔ عَنْ أَبِيْ عُسَيْبٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرْفُوْعًا: ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ بِالْحُمّٰى وَالطَّاعُوْنِ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ، وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ إِلَى الشَّامِ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِيْ وَرَحْمَةٌ لَهُمْ، وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ)).

رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو عسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل بخار اور طاعون لے کر میرے پاس آئے، میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام بھیج دیا۔ (یاد رہے کہ) طاعون کی موت میری امت کے لئے شہادت اور رحمت اور کافروں کے لئے عذاب ہے۔

تخریج: الصحیحة ۷۶۱۔ احمد (۵/ ۸۱)، ابن سعد (۷/ ۶۱)، ابن حبان فی الثقات (۵/ ۳۹۹)، طبرانی (۹۷۴)۔

فوائد: جو مسلمان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے گا، وہ حکماً شہید ہوگا، لیکن اس کے کفن و دفن کے احکام عام میت کی طرح کے ہوں گے۔

طاعون ایک وبائی بیماری کو کہتے ہیں، جس سے جلد میں پھوڑے کی طرح خطرناک ورم ہو جاتا ہے اور متعلقہ مریض مر جاتا ہے۔

باب: وضع الحجر عند القبر للعلامة

علامت کے طور پر قبر کے سرہانے پتھر رکھنے کا بیان

٣٢١٦۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ

مطلب بیان کرتے ہیں: جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت

بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ، فَدُفِنَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا اَنْ يَّأْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ، فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، قَالَ كَثِيْرٌ: قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا، ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ، وَقَالَ: ((اَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ، وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ)). [الصحيحة:٣٠٦٠]

ہوئے تو دفن سے فراغت کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک پتھر لانے کا حکم دیا' لیکن وہ نہ اٹھا سکا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ خود اٹھے، اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹایا، کثیر (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ صحابی رسول کہتے ہیں کہ گویا میں آپ ﷺ کے بازوؤں کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے وہ پتھر اٹھایا اور قبر پر سر والی جانب رکھ دیا اور فرمایا: ''یہ پتھر میرے بھائی کی قبر کی علامت ہے، میں اپنے کنبہ کے افراد اس کے ساتھ دفن کروں گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۶۰۔ ابوداؤد (۳۲۰۶) بیھقی (۳/ ۴۱۲)' ابن شیبۃ فی تاریخ المدینۃ (۱/ ۱۰۲)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ پتھر وغیرہ کے ذریعے قبر پر کوئی نشانی لگائی جا سکتی ہے۔ لیکن قبر پر لکھا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے لکھنے سے منع فرمایا۔

باب: وفاة النبی اعظم مصیبة للامة

نبی کی وفات امت کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے

۳۲۱۷۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ مَرْفُوْعًا مُرْسَلًا: ((اِذَا اُصِيْبَ اَحَدُكُمْ بِمُصِيْبَةٍ فَلْيَتَذَكَّرْ مُصِيْبَتَهُ بِيْ، فَاِنَّهَا اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ)). [الصحيحة:١١٠٦]

عطا بن ابو رباح مرسلاً بیان کرتے ہیں' کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ میری جدائی کی مصیبت کو یاد کر کے (اپنی مصیبت کا غم ہلکا کر لے) کیونکہ (میری امتی کے حق میں) سب سے بڑی مصیبت میری (وفات) ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۰۶۔ ابن سعد (۲/ ۲۷۵)' الدارمی (۸۶)' مرسلاً بیھقی فی الشعب (۱۰۱۵۲)' ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۱/ ۱۵۸)' عن ابن عباس ؓ مرفوعاً۔

فوائد: نبی کریم ﷺ کی وفات امت مسلمہ کے حق میں سب سے بڑی آزمائش ہے' جو آدمی آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی آپس کی محبت سے آگاہ ہوگا' اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہا تھا:

صبت علی المصائب لو انها　　صبت علی الایام صرن لیالیا

مجھ پر اتنے مصائب ٹوٹ پڑے ہیں کہ اگر یہ مصائب　　دنوں پر پڑتے تو وہ راتوں کی سیاہیوں میں تبدیل ہو جاتے

ہمیں چاہئے کہ سب سے پہلے اپنی تکالیف کو اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھیں اور اس آزمائش کا غم ہلکا کرنے کے لئے نبیؐ

معظم کی وفات کا منظر اپنی آنکھوں کے سامنے لائیں۔

باب: تفسیر :یثبت اللّٰہ الذین آمنوا.... اللہ تعالیٰ ایماندار کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ کی تفسیر کا بیان

۳۲۱۸۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَّرْفُوْعًا: ((اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهِ، اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ:﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾[قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ])) (وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى): ((اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ، يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [ابراهيم ۲۷])). [الصحيحة: ۳۹۶۳]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مومن کو قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے اور فرشتے آتے ہیں تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے﴾ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ایک روایت میں ہے: جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ جوابًا گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں، یہ باتِ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مصداق ہے: ﴿ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی۔﴾

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۶۳۔ بخاری (۱۳۶۹،۴۶۹۹)، مسلم (۲۸۷۱)، ابوداؤد (۴۷۵۰)، ترمذی (۳۱۲۰)، ابن ماجہ (۴۲۶۹)۔

فوائد: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں زندگی بسر کرتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ قبر میں بھی ثابت قدم رکھتے ہیں اور وہ توحید و رسالت کی جو گواہی موت سے پہلے دیتا تھا، موت کے بعد بھی اسی پر برقرار رہتا ہے۔

باب: النهي عن الجلوس بالجنازة حتى توضع جب تک جنازہ کو رکھ نہ دیا جائے بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۱۹۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَاتَبِعْتُمْ جَنَازَةً، فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ[فِي الْاَرْضِ])). [الصحيحة:۳۹۶۷]

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم جنازے کے ساتھ چلو تو اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک میت کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۶۷۔ مسلم (۹۵۹)، ابوداؤد (۳۱۷۳)، احمد (۳/ ۳۸،۳۷)، بیہقی (۴/ ۲۶)، والزیادۃ لہ، بخاری (۱۳۱۰)، بنحوہ

فوائد: لیکن یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں ایک جنازے پر حاضر لوگوں کو جنازے کے رکھے جانے کے انتظار میں کھڑے دیکھا تو کہا: (اجلسوا فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا بالجلوس بعد القیام۔) [طحاوی] یعنی: تم بیٹھ جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کا حکم دینے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کھڑے رہتے تھے، جب تک جنازے کو لحد میں نہ رکھ

دیا جاتا، پھر ایک یہودی عالم کا گزر ہوا اور اس نے کہا: هكذا نفعل۔ (ہم بھی اس طرح ہی کرتے ہیں)۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے بیٹھنا شروع کر دیا اور فرمایا: (اجلسوا و خالفوهم۔) [ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ] یعنی: بیٹھ جاؤ اور ان یہودیوں کی مخالفت کرو۔

باب: حضر الملائكة عند المؤمن والكافر للموت

موت کے وقت فرشتوں کا مؤمن اور کافر کے پاس آنے کا بیان

۳۲۲۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ، حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَااَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ جَاءَ تْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ! فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرْحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ، فَيَسْاَلُوْنَهٗ: مَاذَافَعَلَ فُلَانٌ؟ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا، فَاِذَا قَالَ: اَمَّا اَتَاكُمْ؟ قَالُوْا: ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمَسْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَااَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ! حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ)).

[الصحيحة: ۱۳۰۹]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: (اے روح!) اللہ تعالی کی رحمت و مہربانی کی طرف اور ایسے رب کی طرف نکل جو غصے میں نہیں ہے، اس حال میں کہ تو بھی خوش ہے اور تیرا رب تجھ پر خوش ہے۔ جب وہ روح نکلتی ہے تو کستوری کی پاکیزہ ترین خوشبو آتی ہے، فرشتے اسے وصول کر کے ایک دوسرے کو پکڑاتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آسمان کے دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: کتنی پیاری خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ فرشتے اس روح کو مومنوں کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔ اس کی آمد سے انھیں بہت خوشی ہوتی ہے جیسے پردیسی کے آنے سے ہم خوش ہوتے ہیں۔ پہلے سے موجود روحیں اس روح سے سوال کرتی ہیں: فلاں کیسے تھا؟ فلاں کی سنائیں؟ وہ جواب دیتی ہے: اسے چھوڑیے، وہ تو دنیوی رنج و غم میں مبتلا تھا۔ (اور فلاں تو مجھ سے پہلے مر چکا تھا کیا اس کی روح) تمھارے پاس نہیں آئی؟ وہ کہتی ہیں: (نہیں، اور یہاں نہ پہنچنے کا مطلب یہ ہوا کہ) وہ اپنے ٹھکانے ''ہاویہ'' (جہنم) میں پہنچ چکی ہے۔ (مومن کے برعکس) جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب والے فرشتے ایک ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: (اے روح!) اللہ کے عذاب کی طرف نکل، اس حال میں کہ تو بھی ناپسند کر رہی ہے اور تیرا رب بھی تجھ پر ناراض ہے، چنانچہ وہ نکلتی ہے اور اس سے سڑی ہوئی لاش کی طرح کی بدترین بدبو آتی ہے، فرشتے اسے وصول کر

کے زمین کے دروازے پر لے جاتے ہیں اور کفار کی ارواح میں پہنچا دیتے ہیں۔ (راستے میں ملنے والے) فرشتے کہتے ہیں: کتنی بدترین بدبو ہے!''

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۹۔ نسائی (۱۸۳۴)' ابن حبان (۳۰۱۴)' حاکم (۱/ ۳۵۲' ۳۵۳)۔

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے' اس میں نیک اور بدلوگوں کی موت کے واقعات اور بعداز موت ان کے انجام کو واضح کیا گیا ہے۔

باب: اغماض البصر للميت

میت کی آنکھوں کو بند کرنے کا بیان

٣٢٢١ـ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاكُمْ فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ، فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ الرُّوْحَ، وَقُوْلُوْا خَيْرًا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ)). [الصحيحة:١٠٩٢]

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرنے والے آدمی کے پاس موجود ہو تو عالم نزع میں اس کی آنکھیں بند کیا کرو، کیونکہ آنکھ روح کے پیچھے چلتی ہے اور (ایسی صورت میں) خیر و بھلائی والی بات کیا کرو کیونکہ فرشتے گھر والوں (کی دعاؤں یا بددعاؤں) پر آمین کہتے ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۰۹۲۔ ابن ماجه (۱۴۵۵)' احمد (۴/ ۱۲۵)' حاکم (۱/ ۳۵۲)۔

فوائد: جب میت کی روح نکل رہی ہو یا نکل چکی ہو تو نبوی تعلیمات کے مطابق اس میت کے حق میں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اس وقت اس کے حق میں کی گئی دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

باب: تفسيح قبر المؤمن

مومن کی قبر کی کشادگی کا بیان

٣٢٢٢ـ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَى [الْمُؤْمِنُ] مَا فُسِّحَ لَهُ فِي قَبْرِهِ، يَقُوْلُ: دَعُوْنِي أُبَشِّرُ أَهْلِي، فَيُقَالُ لَهُ: اُسْكُنْ)). [الصحيحة:١٣٤٤]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن اپنی قبر کی کشادگی کو دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے: (فرشتو!) مجھے چھوڑ دو، میں گھر والوں کو خوشخبری سنانا چاہتا ہوں۔ لیکن اسے کہا جاتا کہ (اب) آرام کر۔''

تخریج: الصحیحة ۱۳۴۴۔ احمد (۳/ ۳۳۱)' ابو لیلی (۲۳۱۶)' ابن ابی عاصم فی السنة (۸۶۶)۔

باب: صيغة دعاء للمريض المسلم

باب: مسلمان مریض کے لیے دعائیہ الفاظ

٣٢٢٣ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا عَادَ أَحَدُكُمْ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْيَمْشِي لَكَ إِلٰى صَلَاةٍ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مریض کی تیمارداری کرو تو یہ دعا پڑھو: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ تیرے دشمن کو زخمی کرے اور تیرے لئے نماز کی طرف چل کر جائے۔''

[الصحيحة: ١٣٦٥]

تخریج: الصحيحة ١٣٦٥- ابوداؤد (٣١٠٧)، ابن حبان (٢٩٧٤)، حاكم (١/ ٣٤٤)، احمد (٢/ ١٨٢)۔

فوائد: مریض کی تیمارداری کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اللهم اشف عبدك ينكأ لك عدوا، او يمشي لك الى صلاة۔

معلوم ہوا کہ جہاد کرنا اور نماز پڑھنا مومن کی زندگی کے دو اہم مقاصد ہیں۔

باب: فضل عيادة المريض المسلم

باب: مسلمان مریض کی عیادت کی فضیلت

٣٢٢٤۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔:اِنْ كُنْتَ جِئْتَ عَائِدًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا عَادَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشٰى فِيْ خُرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَاِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٌ حَتّٰى يُمْسِيْ، وَاِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٌ حَتّٰى يُصْبِحَ)). [الصحيحة: ١٣٦٧]

عبدالرحمن بن ابولیلی کہتے ہیں: ابوموسیٰ، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کرنے کے لئے آئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تیمارداری کرنے کے لئے آئے ہیں یا مصیبت پر خوش ہونے کے لئے؟ انھوں نے کہا: تیمارداری کرنے کے لئے۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ واقعی تیمارداری کرنے کے لئے آئے ہیں تو سنیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرنے کے لئے جاتا ہے تو وہ جنت کے چنے ہوئے میووں میں چل رہا ہوتا ہے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر یہ صبح کا وقت ہو تو شام تک اور شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

تخریج: الصحيحة ١٣٦٧- احمد (١/ ٨١)، ابوداؤد (٣٠٩٩) ابن ماجه (١٤٤٢)، حاكم (١/ ٣٤٩)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ اپنے و پرائے، ادنیٰ و اعلیٰ، آشنا و ناآشنا، محسن و غیرمحسن اور امیر و غریب کو مدنظر رکھے بغیر اسلام کے رشتے کو سامنے رکھ کر بیماروں کی تیمارداری کیا کریں، کیونکہ ایسا کرنے میں ہی للّٰہیت پائی جاتی ہے۔

باب: السوال اذا قبر الميت

جب میت کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے اس سے سوالوں کا بیان

٣٢٢٥۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ، اَوْ قَالَ: اَحَدُكُمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ، اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: اَلْمُنْكَرُ، وَالْآخَرِ: اَلنَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے اور نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں، ایک کو ”منکر“ اور دوسرے کو ”نکیر“ کہتے ہیں۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں: تو اس

تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا لرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: مَاكَانَ يَقُوْلُ هُوَ: عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَايُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ، حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ. وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ ، فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ: اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ، فَلَايَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ)).

[الصحيحة:١٣٩١]

شخصیت (محمد رسول اللہ ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: جیسے وہ خود کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ جواب سن کر فرشتے کہتے ہیں: ہمیں علم تھا کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر مربع ہاتھ تک وسیع اور منور کر دی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ آگے سے کہتا ہے: میں اپنے کنبے کی طرف لوٹ کر انھیں حقیقتِ حال کی خبر دینا چاہتا ہوں۔ لیکن وہ کہتے ہیں: تو اس دلہن کی نیند سو جا' جسے جگانے والا اس کا محبوب ترین فرد ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی ایسے شخص کو اس کی آرام گاہ سے اٹھائیں گے۔ اگر یہ دفن ہونے والا منافق ہو تو فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہتا ہے: میں لوگوں کی طرح کچھ کہہ تو دیتا تھا لیکن اب مجھے علم نہیں ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں تیرے اس جواب کا علم تھا، سو زمین کو حکم ہوتا ہے کہ اس پر تنگ ہو جا، پس وہ اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں، ایسا شخص اسی عذاب میں مبتلا رہے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام سے اٹھائے گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۹۱۔ ترمذی (۱۰۷۱)' ابن ابی عاصم فی السنۃ (۸۶۴)' ابن حبان (۳۱۱۷)' بیہقی فی اثبات عذاب القبر (۵۶)

فوائد: موت سے میدان حشر تک کی زندگی کو عالم برزخ کہتے ہیں' جس کا تعلق مکمل طور پر عالم غیب سے ہے۔ ہمارا رویہ یہ ہونا چاہئے کہ اس زندگی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جتنی کیفیتیں بیان کیں' ان میں غور وخوض کئے بغیر ان کو من وعن تسلیم کر لیں۔

باب: اذا مات العبد تلقاه اهل الرحمة من عباد الله

جب کوئی انسان فوت ہو جاتا ہے تو اللہ کے نیک بندے اس کا استقبال کرتے ہیں

٣٢٢٦۔ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ مَوْقُوْفًا: ((اِذَا قُبِضَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ تَلَقَّاهُ اَهْلُ الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ كَمَا يَلْقَوْنَ الْبَشِيْرَ فِي الدُّنْيَا، فَيُقْبِلُوْنَ عَلَيْهِ لِيَسْاَلُوْهُ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَنْظُرُوْا

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب (مسلمان) بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو (پہلے فوت ہونے والے) اللہ تعالیٰ کے مرحوم بندے اس کا استقبال کرتے ہیں جیسے دنیا میں لوگ خوشخبری دینے والے کو (خوشی میں) ملتے ہیں، جب وہ بندے اس سے سوال کرنا

أَخَاكُمْ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ، فَإِنَّهُ كَانَ فِيْ كُرْبٍ ، فَيُقْبِلُوْنَ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُوْنَهُ: مَافَعَلَ فُلَانٌ؟ مَافَعَلَتْ فُلَانَةٌ؟هَلْ تَزَوَّجَتْ؟ فَإِذَا سَأَلُوْا عَنِ الرَّجُلِ قَدْ مَاتَ قَبْلَهُ قَالَ لَهُمْ :إِنَّهُ قَدْ هَلَكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، ذُهِبَ بِهِ إِلٰى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، فَبِئْسَتِ الْأُمُّ وَبِئْسَتِ الْمُرَبِّيَةُ: قَالَ: فَيُعْرَضُ عَلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ، فَإِذَا رَأَوْا حَسَنًا فَرِحُوْا وَاسْتَبْشَرُوْا. وَقَالُوْا: هٰذِهِ نِعْمَتُكَ عَلٰى عَبْدِكَ فَأَتِمَّهَا، وَإِذَا رَأَوْا سُوْءً قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ رَاجِعْ بِعَبْدِكَ)) .

[الصحيحة:٢٧٥٨]

چاہتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اپنے بھائی کو آرام کرنے دو، وہ دنیا کی بے چینی و پریشانی میں مبتلا تھا۔ بالآخر وہ پوچھتے ہیں کہ فلاں کیا کر رہا تھا؟ فلاں بہن کی سنائیں؟ آیا اس کی شادی ہو گئی تھی؟ جب وہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو اس سے پہلے مر چکا ہوتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر گیا ہے، تو وہ کہتے ہیں: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، (وہ بندہ یہاں تو نہیں پہنچا) اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے ٹھکانے جہنم میں چلا گیا ہے۔ وہ برا ٹھکانہ ہے اور بری پرورش گاہ ہے۔ اللہ تعالی کے ان بندوں پر ان کے نیک اعمال پیش کئے جاتے ہیں، جب وہ اچھا عمل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیری اپنے بندے پر نعمت ہے' تو اس کو پورا کر دے اور جب وہ برا عمل دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: اے اللہ! اپنے بندے پر رجوع کر۔

تخریج: الصحيحة ٢٧٥٨- ابن المبارك فى الزهد (٤٤٣) موقوفاً طبرانى فى الكبير (٣٨٨٩)' والاوسط (١٤٨)' والشاميين (١٥٤٤) من طريق آخر عنه مرفوعاً۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد نیک فوت شدگان کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے اور وہ دنیا والوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

باب: الموت العبد أرض مختصة

بندے کی موت کے لیے زمین مختص ہے

٣٢٢٧- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَاكَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ ، أَثْبَتَ اللّٰهُ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصٰى أَثَرِهِ تَوَفَّاهُ، فَتَقُوْلُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَارَبِّ هٰذَا مَااسْتَوْدَعْتَنِيْ))۔

[الصحيحة: ١٢٢٢]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی نے زمین کے جس (علاقے) میں مرنا ہوتا ہے اللہ تعالی اس علاقے تک پہنچنے کے لئے کسی حاجت (کا بہانہ) بنا دیتے ہیں۔ جب وہ آدمی اپنی (زندگی) کے آخری نشانات تک پہنچتا ہے تو اسے موت آجاتی ہے۔ قیامت کے دن زمین کہے گی: اے میرے رب! یہ (وہ بندہ) ہے جو تو نے میرے سپرد کیا تھا۔''

تخریج: الصحيحة ١٢٢٢- ابن ماجه (٤٢٦٣)' ابن ابى عاصم فى السنة (٣٤٦)' حاكم (١/ ٤١'٤٢)۔

فوائد: ہر کسی کی موت کے زمان و مکاں کا فیصلہ ہو چکا ہے' ہر کسی کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ بنتا ہے اور وہ اپنی جائے وقوعِ موت تک پہنچ جاتا ہے۔

باب: فضل من مات له ولد فصبر

اس شخص کی فضیلت کہ جس کا بیٹا فوت ہوا اور اس نے صبر کیا

۳۲۲۸۔ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: اَقَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: اَقَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُوَادِهِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَا ذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُوْلُ: اِبْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). [الصحيحة: ۱٤۰۸]

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالی پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل واپس لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ بتلاتے ہیں کہ اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ پس اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام ''بَيْتُ الْحَمْد'' رکھو۔''

تخريج: الصحيحة ۱۴۰۸۔ الثقفی فی الثقفيات (۳/ ۱۵/ ۲)' ترمذی (۱۰۲۱)' ابن حبان (۲۹۴۸)' احمد (۴/ ۴۱۵)' من طريق آخر عنه

فوائد: معلوم ہوا کہ اولاد اور ہر قریبی کی وفات پر صبر کا دامن تھام کر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنا چاہئے۔

باب: دعاء النجاة من الألم

تکلیف سے نجات کی دعا

۳۲۲۹۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ اَلَمًا فَلْيَضَعْ يَدَهُ حَيْثُ يَجِدُ اَلَمَهُ، ثُمَّ لِيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ)). [الصحيحة: ۱٤۱٥]

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی تکلیف محسوس کرے تو اپنے ہاتھ کو تکلیف والی جگہ پر رکھے اور سات دفعہ یہ دعا پڑھے: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ (میں اللہ تعالی کے غلبے اور ہر چیز پر اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شرّ سے جسے میں محسوس کرتا ہوں)۔''

تخريج: الصحيحة ۱۴۱۵۔ احمد (۶/ ۳۹۰)' الخرائطی فی مکارم الاخلاق (۴۹۵)' طبرانی فی الكبير (۱۹/ ۹۲'۹۳)' والدعاء (۱۱۳۴)

باب: اسراع الميت إلى المنتهى

میت کو اس کے مقام کی طرف جلدی لے جانے کا بیان

۳۲۳۰۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: ((لَا

عبد الرحمن بن مہران کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں کہا: مجھ پر خیمہ نصب نہیں کرنا، نہ میری میت کے ساتھ

تَضْرِبُوْا عَلَيَّ فُسْطَاطًا، وَّلَا تَتَّبِعُوْنِي بِمجمر، وَاسْرِعُوْابِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، قَالَ: قَدِّمُوْنِيْ، وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، قَالَ: يَاوَيْلَهُ! اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ؟!))). [الصحيحة: ٤٤٤]

دھونی دان لے کر جانا ہے اور مجھے جلدی دفنانا ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب نیک بندے (کی میت) کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے تو وہ (میت) کہتی ہے: مجھے آگے لے کر جاؤ، مجھے آگے لے کر جاؤ۔ لیکن جب برے آدمی کی (میت) کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ (میت) کہتی ہے: ہائے! مجھے کہاں لے کر جارہے ہو؟''

تخریج: الصحیحۃ ۴۴۴۔ نسائی (۱۹۰۹)، ابن حبان (۳۱۱۱)، احمد (۲/ ۲۹۲، ۵۰۰)، والسیاق لہ۔

فوائد: اس میں میت کو جلدی دفنانے کا بیان ہے، ہمیں چاہئے کہ ان احادیث سے عبرت حاصل کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی وہی میت بن جائیں جسے ندامت وحسرت کے علاوہ کچھ نصیب نہ ہو۔

باب: استحباب احسان الكفن للميت

میت کو اچھا کفن دینے کا استحباب

٣٢٣١ـ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ، فَاِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ فِيْ اَكْفَانِهِمْ، وَيَتَزَاوَرُوْنَ فِيْ اَكْفَانِهِمْ)). [الصحيحة: ١٤٢٥]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دینے کا ذمہ دار بنے تو اچھا کفن دے، کیونکہ مردوں کو اپنے کفنوں میں اٹھایا جائے گا اور اسی لباس وہ ملاقاتیں کریں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۲۵۔ خطیب فی التاریخ (۹/ ۸۰)، مسلم (۹۴۳)، ابوداؤد (۳۱۴۸) و احمد (۳/ ۲۹۵)، من حدیث جابر رضی اللہ عنہ بلفظ: اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ (احکام الجنائز للشیخ ص:۵۸)۔

فوائد: اس حدیث میں گھٹیا اور ناقص کفن سے گریز کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، بہرحال اس معاملے میں زیادہ غلو بھی نہیں ہونا چاہئے۔ متوسط درجے کے کپڑے میں کفن دینا چاہئے۔

باب: اهمية ذكر الموت

موت کو یاد کرنے کی اہمیت کا بیان

٣٢٣٢ـ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((اُذْكُرِ الْمَوْتَ فِيْ صَلَاتِكَ، فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِيْ صَلَاتِهٖ لحري اَنْ يُّحْسِنَ صَلَاتَهُ، وَصَلِّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ اَنَّهُ يُصَلِّيْ صَلَاةً غَيْرَهَا، وَاِيَّاكَ وَكُلَّ اَمْرٍ يُعْتَذَرُ مِنْهُ)). [الصحيحة: ١٤٢١، ٢٨٣٩]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نماز میں موت کو یاد کیا کر، کیونکہ جب آدمی موت کو نماز میں یاد کرتا ہے تو ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنی نماز کو اچھے انداز میں ادا کرے اور اس آدمی کی طرح نماز پڑھ جسے اس موقع کے بعد نماز پڑھنے کا گمان نہیں ہوتا اور ہر ایسے کام سے گریز کر، جس سے معذرت کرنا پڑتی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ٢٨٣٩۔ دیلمی فی مسند فردوس (١/ ٢٦/ ٢)۔الضیاء فی المختارة (٢١٩٩)' مختصراً بلفظ "ایاك و كل امر یعتذر منه" وعنده ابن ابی عاصم عن ابیه عن ابیه عن شبیب بن بشربه۔

فوائد: مقصودِ کلام یہ ہے کہ نماز کو عاجزی' انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کیا جائے اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ آدمی ہر نماز کو اپنی زندگی کی الوداعی نماز سمجھے اور ایسا ممکن بھی ہے' کیونکہ کسی نہ کسی نماز کے بعد اس کو موت کا پیغام وصول کرنا پڑے گا۔

اس حدیث میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ مومن کو سنجیدگی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔کون سا کام اسے زیب دیتا ہے اور کون سا اس کے لیے نامناسب ہے؟ یہ فیصلہ قدم اٹھانے سے پہلے ہی کر لیا جائے' کیونکہ مومن کے یہ شایان شان نہیں کہ جذبات میں آ کر نازیبا حرکتیں کر کے بعد میں لوگوں سے معذرتیں کرنا شروع کر دے۔

باب :مات ابو طالب مشر كا

ابو طالب شرک کی حالت میں فوت ہوا

٣٢٣٣۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ [فَمَنْ يُوَارِيهِ؟]قَالَ: ((اِذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ قَالَ: [لَا اُوَارِيهِ]، [اِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا]. [فَقَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهِ]ثُمَّ لَا تُحَدِّثَنَّ[حَدَثًا]حَتّٰى تَاْتِيَنِي، فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ، وَجِئْتُهُ [وَعَلَيَّ اَثَرُ التُّرَابِ وَالْغُبَارِ]، فَاَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ: وَدَعَا لِي[بِدَعَوَاتٍ مَّا يَسُرُّنِي اَنَّ لِيَ بِهِنَّ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ])). [الصحيحة:١٦١]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کہا کہ آپ کا گمراہ چچا (میرا باپ ابو طالب) مر گیا ہے، اب اسے کون دفن کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ خود جا کر اپنے باپ کو دفن کرو۔ میں نے کہا: میں تو اسے دفن نہیں کروں گا کیونکہ وہ تو شرک کی حالت میں مرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بس آپ جاؤ اور اسے دفن کر کے کسی کو اس چیز کی خبر دیئے بغیر میرے پاس آ جاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گیا، اپنے باپ کو دفن کیا اور فارغ ہو کر آپ ﷺ کے پاس واپس پلٹ آیا۔ آپ ﷺ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا' میں نے غسل کیا اور آپ ﷺ نے میرے حق میں ایسی ایسی (بیش قیمت) دعائیں کیں کہ ان کے مقابلے میں مجھے زمین بھر کے خزانے بھی اچھے نہیں لگتے۔''

تخریج: الصحیحة ١٦١۔ ابوداؤد (٣٢١٤)' نسائی (٢٠٠٨)'ابن سعد (١/ ١٢٣)' احمد (١/ ٩٧)۔

فوائد: اس حدیث سے چار اہم اسباق حاصل ہوتے ہیں:

(١) مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ دار مشرک کو دفنائے۔ ایسا کرنا شرک اور مشرک سے بغض کے منافی نہیں ہے۔

(٢) بیٹوں کا اپنے والدین کو دفن کرنا دنیوی حسنِ صحبت کا آخری مرحلہ ہے' دفنانے کے بعد وہ ان کے حق میں دعا و استغفار نہیں کر سکتا' کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ماكان للنبى والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولى قربى﴾ [سورۂ توبہ:١١٣] یعنی: ''نبی اور مومنوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں' اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔''

(٣) کافر کو غسل دینا' کفن پہنانا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا مشروع نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم نہیں دیا تھا۔

(٤) مشرک کے دوسرے قرابتداروں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کی میت کے ساتھ چلیں' کیونکہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کے ساتھ

بھی ایسے نہیں کیا۔ صرف اتنے لوگ جائیں جو اس کو دفن کر سکیں۔ [ملخص از صحیحہ: ۱۶۱ کے تحت]

باب: أربع من عمل الأحياء يجري للأموات

زندہ افراد کے چار اعمال کا فائدہ مردوں کو بھی پہنچتا رہتا ہے

٣٢٣٤ـ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ مِّنْ عَمَلِ الْاَحْيَاءِ يَجْرِي لِلْاَمْوَاتِ: رَجُلٌ تَرَكَ عَقِبًا صَالِحًا فَيَدْعُوْ، فَيَبْلُغُهُ دُعَاؤُهُمْ . وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَجْرُهَا مَاجَرَتْ. وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُّعْمَلُ بِهٖ مِنْ بَّعْدِهٖ، فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهٖ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ[اَجْرِ]عَمَلِهٖ شَيْءٌ. وَرَجُلٌ مُّرَابِطٌ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ)).

[الصحيحة: ٣٩٨٤]

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''زندوں کے چار اعمال کے ثواب کا سلسلہ مردوں کے لئے بھی جاری رہتا ہے (وہ چار اعمال یہ ہیں:) مردے کے ایسے جانشین جو اس کے لئے دعا کریں، ان کی دعا اسے پہنچتی ہے، مردہ صدقہ جاریہ کر جائے، جب تک (زندوں میں) اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے اسے اجر ملتا رہتا ہے، مردہ آدمی کا ایسا علم سکھا جانا جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا ہو، عمل کرنے والے کے ثواب جتنا اجر اسے بھی ملتا ہے اور عامل کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی اور وہ مردہ جو سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے مرا، قیامت تک اسے اس عمل کا اجر ملتا رہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۸۴۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب العیال (۳۳۳)، والسیاق لہ، طبرانی فی الکبیر (۶۱۸۱)۔

فوائد: یہ دراصل میت کے اپنے اعمال ہیں جو اس نے اپنی زندگی میں شروع کیے تھے، لیکن ان کے اثرات اس کی زندگی کے اختتام کے بعد بھی جاری ہیں۔ سوائے آخری عمل کے کہ وہ اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا، لیکن عظمتِ عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ثواب بھی قیامت تک جاری رکھے گا۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے بچوں پر توجہ دیں اور اچھے نہج پر ان کی تربیت کریں تاکہ والدین کی وفات کے بعد وہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھ سکیں۔

باب: الاستعاذة بالله من عذاب القبر

عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان

٣٢٣٥ـ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ،قَالَتْ: ((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ وَاَنَا فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيْهِ قُبُوْرٌ مِّنْهُمْ قَدْ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ))

سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں بنو نجار کے کسی باغ میں تھی، وہاں جاہلیت میں مرنے والوں کی چند قبریں تھیں، انھیں جو عذاب ہو رہا تھا وہ آپ ﷺ کو سنائی دیا۔ سو آپ وہاں سے یہ فرماتے ہوئے نکلے: ''عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول؟ آیا ان کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! ایسا عذاب ہو رہا ہے جسے جانور بھی سنتے ہیں۔''

[الصحیحة:١٤٤٤]

تخریج: الصحیحة ۱۴۴۴- احمد (۶/ ۳۵۲)' ابن حبان (۳۱۲۵)' ابن ابی شیبة (۳/ ۳۷۴)' ابن عاصم فی السنة (۸۷۵)۔

فوائد: یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا گھوڑا چند قبروں کے پاس سے گزرتے وقت بدکنے لگ گیا۔

باب:تاخير الأصل إلى ستين سنة حجة على العبد

موت کو ساٹھ سال تک مؤخر کرنا۔ بندوں کے خلاف حجت ہے

٣٢٣٦ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اَعْذَرَا للّٰهُ اِلَى امْرِيءٍ، اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً)). [الصحیحة: ١٠٨٩]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا، جس کی موت کو اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۸۹- بخاری (۶۴۱۹)' احمد (۲/ ۲۷۵)' حاکم (۲/ ۴۲۸٬۴۲۷)'من طریق آخر عنہ۔

فوائد: اس حدیث میں ساٹھ سال عمر پانے والے آدمی کو وعید سنائی گئی ہے کہ اسے اتنی لمبی عمر دی گئی کہ اس میں جنت کی تیاری کی جا سکتی ہے۔لیکن اس حدیث سے ساٹھ سال سے کم عمر والے اپنے حق میں کسی قسم کی گنجائش کا استدلال نہیں کر سکتے۔

باب:أعمار امتي ما بيان الستين إلى السبعين

میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں

٣٢٣٧ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَابَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ، وَاَقَلُّهُمْ مَّنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ)). [الصحیحة:٧٥٧]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں، کم ہی لوگ ایسے ہیں جو اس حد سے تجاوز کرتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۷۵۷- ترمذی (۳۵۵۰)' ابن ماجه (۴۲۳۶)' ابن حبان (۲۹۸۰)' حاکم (۲/ ۴۲۷)۔

باب:هلاكة العين

نظر بد کی ہلاکت کا بیان

٣٢٣٨ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَكْثَرُ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْ اُمَّتِيْ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَقَضَائِهِ وَقَدْرِهِ بِالْاَنْفُسِ. [يَعْنِيْ: بِالْعَيْنِ])).

[الصحیحة:٧٤٧]

عبدالرحمن بن جابر اپنے باپ سیدنا جابر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے بعد نظر بد اکثر لوگوں کی موت کا سبب بنتی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۷۴۷- ابوداؤد الطیالسی (۱۷۶۰)' وعنه الطحاوی فی المشکل (۴/ ۷۷) ابن ابی عاصم فی السنة (۳۱۱)

فوائد: نظر بد حق ہے، جیسا کہ سیدنا جابر اور سیدنا ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْعَيْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ)

[صحیحہ: ۱۲۴۹] یعنی: نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نظر بد سے بڑے سے بڑا نقصان ہوسکتا ہے، آدمی مرسکتا ہے اور اونٹ ذبح کے مرحلے تک پہنچ سکتا ہے۔

نظر بد کا تفصیلی ذکر "الطب والعبادۃ" کے باب میں موجود ہے۔ متن میں مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی اموات کے لئے اسباب پیدا کرتے ہیں، نہ کہ یہ نظر بد بذاتِ خود کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

باب: اكيس المؤمنين اكثرهم تلموت ذاكرا

مومنوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے

۳۲۳۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)). فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْيَسُ ؟ قَالَ: ((اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَاَحْسَنُهُمْ لَهُ اِسْتِعْدَادًا، اُولٰئِكَ الْاَكْيَاسُ)).

[الصحيحة: ١٣٨٤]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو۔'' اس نے پھر سوال کیا: کون سا مؤمن ذہین وفہیم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد کرنے والا اور بہترین انداز میں اس کی تیاری کرنے والا ہو، وہی عقلمند ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۸۴۔ بیہقی فی الزھد الکبیر (۴۵۶) ابن عدی فی الکامل (۳/ ۱۲۴۷)، ابن ماجہ (۴۲۵۹) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: احادیثِ مبارکہ میں یہ عقلمندی اور دور اندیشی کا معیار ہے کہ جتنا زیادہ اخروی زندگی کی تیاری میں مگن ہے، وہ اتنا زیادہ عقلمند ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ دنیا سے قطع تعلق کر لی جائے، بال بچوں کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا جائے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بندۂ خدا کی دنیوی زندگی کے تمام معاملات بھی قرآن و حدیث کے تقاضوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔

باب: الانكار على المبتلين الذين لا يسألون الله العافية

باب:

۳۲۴۰۔ عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِيْنَ، فَقَالَ: ((اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُوْنَ الْعَافِيَةَ؟))

[الصحيحة: ٢١٩٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ آزمائش زدہ لوگوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ''کیا یہ لوگ اللہ تعالی سے عافیت و صحت کا سوال نہیں کرتے تھے؟''

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۹۷۔ تقدم برقم (۲۵۳۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ اللہ تعالی سے صحت وعافیت کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

باب: كان النبیّ ارحم بالعيال

نبیؐ سب سے زیادہ اپنے اہل وعیال پر رحم دلی کرنے

والے تھے

۳۲٤۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَارَاَيْتُ اَحَدً كَانَ اَرْحَمُ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْ ضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، وَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ، وَاِنْ لَيُدْخَنُ۔ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا۔ فَيَاْخُذُهُ ، فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ، (قَالَ عَمْرٌو): فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ، وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَاِنَّ لَهُ ظِئْرَيْنِ يُكَمِّلَانِ رَضَاعَتَهُ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ۲٤۹۳]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا آدمی نہیں دیکھا جو نبی کریم ﷺ کی نسبت اپنے اہل و عیال سے زیادہ رحمدلی کرنے والا ہو۔ آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم دودھ پینے کے لئے مدینہ کی کسی بستی میں (ایک دایہ کے حوالے) تھے۔ آپ ﷺ (اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے) جاتے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، گھر میں داخل ہوتے، حالانکہ گھر میں دھواں ہوتا کیونکہ ابراہیم کا پرورش کنندہ باپ لوہار تھا، اپنے بیٹے کو اٹھاتے، اسے بوسے دیتے اور پھر لوٹ آتے۔ عمرو بن سعید کہتے ہیں: جب ابراہیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا بیٹا ابراہیم شیرخواری کی عمر میں فوت تو ہو گیا ہے لیکن جنت میں دو دایاں اس کی مدتِ رضاعت کو پورا کریں گی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۴۹۳۔ احمد (۳/ ۱۱۲)، مسلم (۲۳۱۶)، بیهقی فی الشعب (۱۱۰۱۱)، ابن سعد (۱/ ۱۳۶، ۱۳۹) مفرقاً، ابو یعلی (۴۱۹۵، ۴۱۹۶)۔

باب: ان اشد الناس بلاء الانبياء

لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش انبیاء پر آتی ہے

۳۲٤۲۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ قَالَ: عُدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ، وَاِذَا سُقَاءٌ مُعَلَّقٌ، وَمَاؤُهُ يَقْطُرُ عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَايَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰى، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ فَاَذْهَبَ عَنْكَ هٰذَا، فَقَالَ: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)). [الصحيحة: ۱۱٦٥]

حصین بن عبدالرحمن، ابوعبیدہ بن حذیفہ سے اور وہ اپنی پھوپھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لئے گئی، آپ ﷺ کے پاس چند عورتیں بیٹھی تھیں، بخار کی حرارت کی شدت کی وجہ سے ایک مشکیزے میں سے آپ ﷺ پر پانی ٹپک رہا تھا۔ ہم (عورتوں) نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالی سے دعا کریں تاکہ وہ آپ کی تکلیف دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش انبیا پر آتی ہے پھر ان پر جو (مرتبے میں) ان کے قریب ہوتے اور پھر ان پر جو ان کے قریب ہوتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۱۶۵۔ ابن سعد (۸/ ۳۲۵، ۳۲۶)، حاکم (۴/ ۴۰۴)، وقد تقدم برقم (۸۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جو ہستی تقوی وطہارت اور نیکی و پارسائی میں آگے ہوگی، اس پر اللہ تعالی کی طرف سے اسی قدر آزمائشیں بھی زیادہ آئیں گی۔ نیز یہ سبق بھی ملا کہ کسی آدمی کا بیمار رہنا، اس پر اللہ تعالی کی ناراضگی کی دلیل نہیں۔

باب: فضل الصبر علی الابتلاء

باب: آزمائش ومصیبت میں صبر کی فضیلت

۳۲۴۳۔ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ: اَنَّهُ رَاحَ اِلٰی مَسْجِدِ دِمَشْقَ، وَهَجَّرَ بِالرَّوَاحِ، فَلَقِيَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيُّ مَعَهُ، فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيْدَانِ رَحِمَكُمَا اللّٰهُ؟ فَقَالَ: نُرِيْدُ هٰهُنَا، اِلٰی اَخٍ لَّنَا مَرِيْضٍ نَعُوْدُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی ذٰلِكَ الرَّجُلِ، فَقَالَا لَهُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهِ، فَقَالَ شَدَّادُ: اَبْشِرْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِيْ وَصَبَرَ عَلٰی علی مَاابْتَلَيْتُهُ بِهِ فَاِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ لِلْحَفَظَةِ: اِنِّيْ اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ هٰذَا وَابْتَلَيْتُهُ، فَاَجْرُوْا لَهُ] مِنَ الْاَجْرِ مَاكُنْتُمْ تجرون لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ صَحِيْحٌ)).

[الصحیحۃ: ۲۰۰۹]

ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں: میں مسجد دمشق کی طرف گیا اور اول وقت میں گیا، مجھے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ملے، ان کے ساتھ صنابحی بھی تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے، کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اپنے ایک بھائی کی تیمارداری کرنے کے لئے ادھر جا رہے، (یہ سن کر) میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ ہم اس مریض کے پاس پہنچ گئے۔ ان دونوں نے اس سے پوچھا: حالات کیسے ہیں؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالی کے فضل و کرم سے تندرست ہوں۔ سیدنا شداد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی فرماتے ہیں: جب میں اپنے مؤمن بندے کو آزماتا ہوں اور وہ میری تعریف کرتے ہوئے میری آزمائش پر صبر کرتا ہے تو (شفایاب ہو کر) اپنے بستر سے اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو کر اٹھتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالی اعمال لکھنے والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے اپنے اس بندے کو پابند کر لیا ہے اور اسے آزما رہا ہوں، تم اس کی تندرستی کی حالت میں اس کے (اعمال پر) جو اجر لکھتے تھے اس کو برقرار رکھو (اگرچہ یہ عمل نہیں کر رہا)۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۰۹۔ احمد (۴/ ۱۲۳)، ابو نعیم فی الحلیۃ (۹/ ۳۰۹، ۳۱۰)، طبرانی فی الکبیر (۷۱۳۶)، والاوسط (۴۷۰۶)۔

فوائد: یہ محض اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ اس کا بندہ تو بیماری کی وجہ سے عبادات کا سلسلہ قائم نہیں رکھ سکتا، لیکن وہ اسے مکمل ثواب عطا کر رہا ہے۔

باب: السقم کفارۃ للذنب

بیماریاں گناہوں کا کفارہ ہیں

۳۲۴۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِيْ عَبْدَهُ بِالسُّقْمِ، حَتّٰی يُكَفِّرَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''بلاشبہ اللہ تعالی اپنے بندے کو بیماریوں کے ذریعے آزماتا رہتا ہے، حتی کہ (ان آزمائشوں کو) اس کے تمام گناہوں کا کفار:

[الصحيحة:۳۳۹۳] بنا دیتا ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۳۳۹۳۔ حاکم (۱/ ۳۴۷، ۳۴۸)، طبرانی فی الکبیر (۱۵۴۸)، والاوسط (۸۷۴۰)، عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ۔

فوائد: آزمائشوں کے سلسلے صبر آزما ہوتے ہیں، بہرحال کامیاب وہی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔ بے صبری کی صورت میں تکلیف بھی اٹھانا پڑتی ہے اور اجر و ثواب سے بھی محروم ہونا پڑتا ہے۔

باب: بعضكم علی بعض شهداء

تم ایک دوسرے پر گواہی دینے والے ہو

۳۲٤٥۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا،فَقَالَ: وجبتْ۔ ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ: ((إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ شُهَدَاءُ))۔ [الصحيحة:۲٦٠٠]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس گزرنے والے جنازے کی تعریف کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "(جنت) واجب ہوگئی۔" لوگوں نے اس کے بعد گزرنے والے جنازے کی برائی بیان کی، (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: "(جہنم) واجب ہوگئی۔" اور پھر فرمایا: "تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہی دینے والے ہو۔"

تخریج: الصحیحة ۲۶۰۰۔ ابو داؤد (۳۲۳۳)، نسائی (۱۹۳۵)، احمد (۲/ ۴۶۶، ۴۷۰)، ابو داؤد الطیالسی (۲۳۸۸)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ میت کے اچھا یا برے ہونے کے بارے میں مومنوں کی شہادت اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر ہوتی ہے۔

باب: أسرع البلايا من يحب رسول الله

جو رسولؐ سے محبت کرتا ہے اس پر آزمائش بہت جلد آنے کا بیان

۳۲٤٦۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّكَ، فقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْبَلَايَا أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ))۔ [الصحيحة:١٥٨٦]

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! بخدا! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے محبت کرنے والوں پر آزمائشیں اس طرح ٹوٹ پڑتی ہیں جیسے سیلاب کا بہاؤ (تیزی کے ساتھ) اپنی انتہا کو پہنچتا ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۵۸۶۔ ابن حبان (۲۹۲۲)، ترمذی (۲۳۵۰) و البغوی فی شرح السنة (۴۰۶۷)، مطولاً وفیه "فان الفقر اسرع......"

باب: انتم شهداء الله على الأرض

تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو

۳۲٤٧۔ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ شَجَرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ، فَقَالَ النَّاسُ خَيْرًا، وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَجَاءَ جِبْرَائِيْلُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ

سیدنا یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ نکلے، لوگوں نے اس میت کے بارے میں اچھے کلمات کہے اور اس کی تعریف کی۔ اتنے میں جبرائیل امین آئے اور کہا: یہ

كَمَا ذَكَرُوْا، وَلٰكِنْ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَقَدْ غُفِرَلَهُ مَالَايَعْلَمُوْنَ)).

[الصحيحة:١٣١٢]

آدمی اس طرح تھا تو نہیں جیسے لوگ کہہ رہے ہیں، بہر حال تم زمین میں اللہ تعالی کے گواہ ہو، اس لئے اس نے (تمھاری گواہی کو دیکھ کر) اس کے وہ گناہ بھی معاف کر دیئے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

تخریج: الصحيحة ١٣١٢- ابن منده فى معرفة الصحابة و ابو نعيم فى المعرفة (٦٦٢٩)۔

فوائد: سبحان اللہ! اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی زبانوں کی کتنی لاج رکھی کہ مرنے والا تو تعریف کا مستحق نہیں تھا، لیکن انھوں نے اس کو سراہا، اس لئے وہ رحمتِ خداوندی کا حقدار بن گیا۔

باب: فضل الصبر على البلاء

باب: مصیبت و آزمائش میں صبر کی فضیلت

٣٢٤٨- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةُ، فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ، فَمَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْتَلِيْهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ اِيَّاهَا)).

[الصحيحة:١٥٩٩]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے ہاں ایک آدمی کے بلند مرتبے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے بل بوتے پر وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا، لہذا اللہ تعالی (ایسی) آزمائشوں کے ساتھ آزماتا رہتا ہے جنھیں وہ ناپسند کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے (معینہ) مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔''

تخریج: الصحيحة ١٥٩٩- ابويعلى (٦٠٩٥)، ابن حبان (٢٩٠٨)، حاكم (١/ ٣٤٤)۔

باب: الشفاعة

شفاعت کا بیان

٣٢٤٩- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ يَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ، وَلِلثَّلَاثَةِ، وَالرَّجُلُ لِلرَّجُلِ)).

[الصحيحة:٢٥٠٥]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی دو تین آدمیوں کی سفارش کرے گا تو کوئی صرف ایک کی۔''

تخریج: الصحيحة ٢٥٠٥- تقدم برقم (٢٥٣٧)۔

فوائد: انبیاء، اولیا، شہداء، اتقیاء اور صلحاء سمیت تمام بندگانِ خدا میں سے ہر وہ بندہ سفارش کر سکے گا، جس کو اللہ تعالی کی طرف سے اجازت ملے گی۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ آیۃ الکرسی میں ہے: ﴿من ذا الذی يشفع عنده الا باذنه﴾ یعنی: ''کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش کر سکے۔''

ہمارے ہاں سفارش کو بعض اولیاء کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور دنیا میں ان کے بارے میں یہ عقیدہ قائم کر لیا گیا کہ یہ مخصوص لوگ ہر صورت میں اللہ تعالی کے ہاں سفارش کریں گے۔

اس عقیدے کی بنیاد کسی قرآن کی آیت یا آپ ﷺ کی حدیث پر نہیں ہے۔ قیامت کے روز ہی پتہ چلے گا کہ کون کس کی

موافقت یا مخالفت میں بولے گا۔

باب: فضل الصبر علی البلاء

مشکل پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۲۵۰۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِهَا لَمَمٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَنِيْ، قَالَ. ((اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكِ فَشَفَاكِ، وَاِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ)). [الصحيحة: ۲۵۰۲]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت، جس پر جنونی کیفیت طاری تھی، نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھے شفا عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اللہ تعالی تجھے شفا دے دے گا اور اگر چاہتی ہے تو صبر کر لے، (اس کے نتیجے میں) تجھ پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۰۲۔ ابن حبان (۲۹۰۸)، البزار (الکشف: ۷۷۲)، بغوی فی شرح السنۃ (۱۴۲۳)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ بیماری بھی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخلے کا سبب بن سکتی ہے۔

باب: أنواع الشهداء

شہیدوں کی اقسام کا بیان

۳۲۵۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ اَبِيْ عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ الشُّهَدَاءُ، فَذَكَرُوْا الْمَبْطُوْنَ، وَالْمَطْعُوْنَ، وَالنُّفَسَاءَ، فَغَضِبَ اَبُوْ عِنَبَةَ وَقَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ نَبِيِّنَا عَنْ نَبِيِّنَا ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ شُهَدَاءَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ امناء الله فِي الْاَرْضِ فِيْ خَلْقِهِ، قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا)). [الصحيحة: ۱۹۰۲]

محمد بن زیاد الہانی کہتے ہیں: جب ابوعنبہ خولانی کے پاس شہادت کا (حکم رکھنے والے) لوگوں کا ذکر کیا گیا تو (حاضرین) نے پیٹ کے عارضے سے، طاعون سے مرنے والے لوگوں اور نفاس میں مرنے والی عورت کا ذکر کیا۔ لیکن ابوعنبہ کو غصہ آ گیا، انھوں نے کہا: ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خلقِ خدا کے حق میں دیانتدار لوگ اللہ تعالی کے گواہ ہیں، وہ شہید ہوں یا طبعی موت مریں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۰۲۔ احمد (۴/ ۲۰۰)۔

فوائد: ابوعنبہ نے جو حدیث صحابہ کرام کے واسطے سے بیان کی، اس کا اپنا مستقل مفہوم ہے اور جو بات ان کی مجلس میں بیان کی گئی اس کا مفہوم اور ہے کہ بعض فوت ہونے والے مسلمان شہادت کا حکم رکھتے ہیں، مثلاً: جل کر مرنے والے، دیوار کر نیچے آ کر مر جانے والا، پانی میں غرق ہو جانے والا، طاعون کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا۔

باب: المصائب كفارات

باب: مصیبتیں اور پریشانیاں گناہوں کا کفارہ ہیں

۳۲۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَجَعٌ، يَشْتَكِيْ، وَيَتَقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف لاحق ہو گئی جس کی وجہ سے آپ فریاد کرنے لگے اور

فَقَالَتْ: عَائِشَةُ: لَوْ صَنَعَ هٰذَا بَعْضُنَا لَوَجَدْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الصَّالِحِيْنَ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهٗ لَا يُصِيْبُ مُؤْمِنًا نَكْبَةٌ مِّنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا حُطَّتْ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةٌ، وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ)). [الصحيحة: ١٦١٠]

پانسے پلٹنے لگے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر (تکلیف کی وجہ سے) اس طرح ہم میں سے کوئی کرتا تو آپ محسوس کرتے (لیکن خود کر رہے ہیں)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(بیماریوں کے معاملہ میں) نیکوکار لوگوں پر سختی کی جاتی ہے اور کانٹا چبھنے جیسی تکلیف سے بھی مؤمن کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۱۰۔ احمد (۶/ ۱۶۰)، ابن حبان (۲۹۱۹)، حاکم (۴/ ۳۲۰) مختصراً۔

٣٢٥٣۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرِضَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مَلَائِكَتِهٖ: يَامَلَائِكَتِيْ اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِيْ، فَاِنْ اَقْبِضْهُ اَغْفِرْ لَهٗ، وَاِنْ اُعَافِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يَقْعُدُ وَلَا ذَنْبَ لَهٗ)). [الصحيحة: ١٦١١]

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندے کو اپنی کسی (آزمائش کی) بندھن میں مقید کر لیا ہے، اگر میں نے اس کو فوت کر دیا تو بخش دوں گا اور اگر (اس بیماری سے) عافیت دے دی تو یہ (شفایاب ہو کر) بیٹھے گا اور اس کا کوئی گناہ نہیں ہو گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۱۱۔ طبرانی فی الکبیر (۷۶۹۷)، حاکم (۴/ ۳۱۳)۔

باب: فرق السلام للأحياء و الأموات

زندوں اور مردوں کے لیے سلام کرنے کے فرق کا بیان

٣٢٥٤۔ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ، قَالَ: طَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَجَلَسْتُ، فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ، وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((اِنَّ ((عَلَيْكَ السَّلَامُ)) تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، اِنَّ ((عَلَيْكَ السَّلَامُ)) تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ (ثَلَاثًا)، اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ ہماری قوم کے ایک آدمی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلاش کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا، (بالآخر) میں بیٹھ گیا۔ اچانک لوگوں کی ایک جماعت پر میری نگاہ پڑی، ان میں آپ ﷺ بھی تشریف فرما تھے لیکن میں آپ ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا۔ ایک آدمی ان کے مابین صلح کروا رہا تھا، جب وہ فارغ ہوا تو بعض لوگ اس کے ساتھ چل دیے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دیکھ کر میں آپ ﷺ کو پہچان گیا اور آپ ﷺ کو یوں سلام کہا: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول ...... تین دفعہ کہا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک ''عَلَيْكَ

اللّٰهِ))۔ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)).[الصحيحة:٢٨٤٦]

السَّلَامُ" مردوں کا سلام ہے۔ (آپ ﷺ نے یہ جملہ تین دفعہ ارشاد فرمایا) جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کو سلام کہے تو "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰه (اور تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو...... تین دفعہ فرمایا)۔"

تخريج: الصحيحة ٢٨٤٦۔ ترمذى (٢٧٢١)، نسائى فى عملى اليوم والليلة (٣١٩) مختصراً، ابوداؤد (٤٠٨٤)، (٤/ ١٨٦)، من طريق ابى تميمة عن جابر بن سليم رضی اللہ عنہ نحوه۔

فوائد: اس حدیث میں "عليك السلام" کو مردہ کا سلام کہا جا رہا ہے، جبکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے قبرستان میں داخل ہوتے وقت کہا: "السلام عليكم اهل دار قوم مومنين......۔"

علامہ ابن قیمؒ نے "زاد المعاد" میں بظاہر ان دو متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے کہا: آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق مبتدی کو "السلام عليك ورحمة الله" کہنا چاہیے، نہ کہ "عليك السلام"...... کچھ لوگوں نے مذکورہ بالا حدیث کو مشکل سمجھا اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعارض قرار دیا۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے، جس کا نتیجہ تعارض کی صورت میں نکلا۔ آپ ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ عام شعراء جب اپنے کلام میں مردوں کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں تو وہ "عليك السلام" کہتے ہیں، اس لئے آپ ﷺ نے زندہ لوگوں کے لئے اس انداز کو مکروہ سمجھا۔ [ملخص از تحفۃ الاحوذی]

باب: عظم الجزء مع عظم البلاء

بڑا ثواب بڑی مشکل کی وجہ سے ہے

٣٢٥٥۔ عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ عَظْمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظْمِ الْبَلَاءِ، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ)).

[الصحيحة:١٤٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بدلے میں اضافہ آزمائش میں اضافے کے ساتھ ہے (یعنی آزمائش جتنی عظیم ہوگی، اس کا بدلہ بھی اسی حساب سے عظیم ہوگا) اور اللہ تعالی جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو ان کو آزمائش سے دوچار کر دیتا ہے، پس جو اس میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرتا ہے، اس کے لئے (اللہ کی) رضا ہے اور جو اس کی وجہ سے اللہ سے ناراضی اور برہمی کا اظہار کرتا ہے، اس کے لئے (اللہ کی) ناراضی ہے۔"

تخريج: الصحيحة ١٤٦۔ ترمذى (٢٣٩٦)، ابن ماجه (٤٠٣١)، بيهقى فى الشعب (٩٧٨٢)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ آزمائش چھوٹی ہو یا بڑی، مختصر عرصے کے لئے آئے یا طویل عرصے کے لئے، ہر صورت میں اسے اللہ تعالی کا فیصلہ سمجھ کر اس پر رضامندی کا اظہار کیا جائے۔

باب: ضغطة القبر

باب: قبر کا میت کو بھینچنے کا بیان

۳۲۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، فَلَوْ نَجَا اَوْ سَلِمَ اَحَدٌ مِّنْهَا لَنَجَا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ)). [الصحیحة: ١٦٩٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر ایک دفعہ تو تنگ کرتی ہی ہے، اگر اس کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا یا سالم رہتا تو وہ سعد بن معاذ ہوتے۔“

تخریج: الصحیحة ١٦٩٥۔ بغوی فی حدیث علی بن الجعد (١٥٤٨)، طحاوی فی مشکل الآثار (١/ ١٠٧)، احمد (٦/ ٥٥، ٩٨)، من طریق آخر عنها۔

فوائد: اللہ تعالیٰ ہم پر قبر کا یہ دباؤ آسان کر دے۔ (آمین)

باب: القیام للجنازة

جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

۳۲۵۷۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ شَهِدَ جَنَازَةٍ صَلّٰی عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَذَهَبَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ مَرْوَانَ حَتّٰی جَلَسَا فِي الْمَقْبُرَةِ، فَجَاءَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ لِمَرْوَانَ : اَرِنِيْ يَدَكَ، فَاَعْطَاهُ يَدَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ مَرْوَانُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ: لِمَ اَقَمْتَنِيْ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى جَنَازَةً قَامَ حَتّٰی يَمُرَّ بِهَا، وَقَالَ: ((اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزِعًا)). فَقَالَ: مَرْوَانُ : اَصَدَقَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ: مَامَنَعَكَ اَنْ تُحَدِّثَنِيْ؟ قَالَ: كُنْتَ اِمَامًافَجَلَسْتَ فَجَلَسْتُ۔ [الصحیحة: ٢٨٥٢]

علا بن عبد الرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، مروان نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور سیدنا ابو ہریرہ ؓ اور مروان قبرستان میں جا کر بیٹھ گئے۔ سیدنا ابو سعید خدری ؓ آئے اور مروان سے کہا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔ انھوں نے اپنا ہاتھ انھیں تھما دیا۔ انھوں نے اسے کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر مروان نے ابو سعید سے کہا: آپ نے مجھے کیوں کھڑا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جب رسول اللہ ﷺ جنازہ دیکھتے تو اس کے گزر جانے تک کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ”موت گھبرا دینے والی ہے۔“ مروان نے (تصدیق کرتے ہوئے) کہا: اے ابو ہریرہ! کیا ابو سعید سچ کہہ رہا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ مروان نے کہا: تو آپ نے مجھے یہ حدیث بیان کیوں نہ کی؟ سیدنا ابو ہریرہ ؓ نے جواب دیا: آپ حاکم ہیں، آپ بیٹھ گئے اور آپ کو دیکھ کر میں بھی بیٹھ گیا۔“

تخریج: الصحیحة ٢٨٥٢۔ ابن خزیمة فی حدیث علی بن حجر (ج ٣ رقم ٣٥)، حاکم (١/ ٣٥٦)۔

فوائد: دوسری احادیث میں بھی جنازے کے لئے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جیسا کہ سیدنا علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے میں ہمیں کھڑے ہونے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد آپ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دے دیا۔ [ابوداود، ابن ماجہ]

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں: قام و قعد۔ [نسائی] یعنی: رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے، پھر بیٹھنے لگ گئے تھے۔

باب: خروج الروح من المؤمن

۳۲۵۸۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ وَيُعَايِنُ مَا يُعَايِنُ، فَوَدَّ لَوْخَرَجَتْ. يَعْنِي نَفْسَهُ. وَاللّٰهُ يُحِبُّ لِقَائَهُ ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصْعَدُ بِرُوْحِهِ اِلَى السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَسْتَخْبِرُوْنَهُ عَنْ مَّعَارِفِهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ، فَاِذَا قَالَ: تَرَكْتُ فُلَانًا فِي الدُّنْيَا اَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ ، وَاِذَا قَالَ: اِنَّ فُلَانًا قَدْ مَاتَ، قَالُوْا: مَاجِيْءَ بِهِ اِلَيْنَا وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجْلَسُ فِي قَبْرِهِ فَيُسْاَلُ: مَنْ رَّبُّهُ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ فَيُقَالُ: مَنْ نَّبِيُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَبِيِّ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: فَمَا دِيْنُكَ؟ قَالَ: دِيْنِي الْاِسْلَامُ. فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ فِي قَبْرِهِ فَيَقُوْلُ اَوْيُقَالُ: اُنْظُرْ اِلَى مَجْلِسِكَ ثُمَّ يَرَى الْقَبْرَ، فَكَاَنَّمَا كَانَتْ رَقْدَةً. فَاِذَا كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ وَعَايَنَ مَاعَايَنَ ، فَاِنَّهُ لَا يُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ رُوْحُهُ اَبَدًا، وَاللّٰهُ يُبْغِضُ لِقَائَهُ، فَاِذَا جُلِسَ فِي قَبْرِهِ اَوْ اُجْلِسَ، فَيُقَالُ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي! فَيُقَالُ: لَادَرَيْتَ .فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً تَسْمَعُ كُلُّ دَابَّةٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ كَمَا يَنَامُ الْمَنْهُوْشُ. فَقُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ، مَاالْمَنْهُوْشُ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَنْهَشُهُ الدَّوَابُّ وَالْحَيَّاتُ. ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ)). [الصحيحة: ٢٦٢٨]

مومن کی روح کے نکلنے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن پر عالمِ نزع طاری ہوتا ہے تو وہ مختلف حقائق کا مشاہدہ کر کے یہ پسند کرتا ہے کہ اب میری روح نکل جائے اور اللہ تعالی بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں۔ مومن کی روح آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور (فوت شدگان) مومنوں کی ارواح کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ وہ اس سے اپنے جاننے پہچاننے والوں کے بارے میں دریافت کرتی ہیں۔ جب وہ روح جواب دیتی ہے کہ فلاں تو ابھی تک دنیا میں ہی تھا (یعنی ابھی تک فوت نہیں ہوا) تو وہ خوش ہوتی ہیں اور جب وہ جواب دیتی ہے کہ (جس آدمی کے بارے میں تم پوچھ رہی ہو) وہ تو مر چکا ہے، تو وہ کہتی ہیں: اسے ہمارے پاس نہیں لایا گیا (اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے جہنم میں لے جایا گیا ہے)۔ مومن کو قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے اور اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ پھر سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ (ان سوالات و جوابات کے بعد) اس کی قبر میں ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ۔ وہ اپنی قبر کی طرف دیکھتا ہے، پھر گویا کہ نیند طاری ہو جاتی ہے۔ جب اللہ کے دشمن پر عالمِ نزع طاری ہوتا ہے اور مختلف حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ نہیں چاہتا کہ اس کی روح نکلے اور اللہ تعالی بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ جب اسے قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تو نہیں جانتا۔ اسے کہا جاتا ہے: تو نے جانا ہی نہیں۔ پھر (اس کی قبر میں) جہنم سے دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے ایسی ضرب

لگائی جاتی ہے کہ جن وانس کے علاوہ ہر چوپایہ اس کو سنتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ منہوش کی نیند سو جا"۔ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: منہوش سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: منہوش سے مراد وہ آدمی ہے جسے کیڑے مکوڑے اور سانپ ڈستے اور نوچتے رہتے ہیں۔ "پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۶۲۸۔ البزار (الکشف :۸۷۴)۔

فوائد: جو کچھ اس حدیث میں بیان ہوا وہ عین حق ہے، کسی کو اس مسئلہ میں غور وخوض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالی اول الذکر سعادت مندوں میں ہمارا شمار فرمائے۔ اور ان سزا یافتہ لوگوں میں ہمیں شامل نہ فرمائے۔ (آمین)

باب: الانبياء اشد الناس بلاءً

لوگوں میں انبیاء کرام پر سب سے کڑی مصیبتیں آتی ہیں

۳۲۵۹۔ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ حُذَیْفَةَ، عَنْ عَمَّتِهٖ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعُوْدُهٗ فِیْ نِسَائِهٖ، فَاِذَا سَقَاءٌ مُعَلَّقٌ نَحْوَهٗ، یَقْطُرُ مَائُوْهُ عَلَیْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا یَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰی، قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْدَعَوْتَ اللّٰهَ فَشَفَاكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ)). [الصحیحة:۱٤٥]

ابو عبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی تیمار داری کرنے کے لئے گئیں، آپ ﷺ اپنی بیویوں میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے اوپر ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، بخار کی حرارت کی وجہ سے اس کے قطرے آپ ﷺ پر ٹپک رہے تھے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اللہ تعالی سے شفا کی دعا کریں تو وہ آپ کو شفا دے دے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے انبیاء پر سب سے کڑی آزمائشیں آتی ہیں، پھر ان پر جو مرتبے میں ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر ان پر جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر ان پر جو ان کے قریب ہوتے ہیں۔"

تخریج: الصحیحة ۱۴۵۔ احمد (۶/ ۳۶۹)، الحاملی فی الامال (۳/ ۴۴/ ۲)، وقد تقدم برقم (۸۵)۔

باب: اهمية الحجم

سینگی لگوانے کی اہمیت کا بیان

۳۲۶۰۔ عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ خَیْرَ مَا تُدَاوِیْ بِهِ النَّاسُ، اَلْحَجْمُ)).

[الصحیحة:۱۱۷٦]

سیدہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہترین چیز، جس سے لوگ علاج کرتے ہیں، سینگی لگوانا ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۱۸۶۔ احمد (۵/ ۱۵،۹)، نسائی فی الکبیر (۷۵۹۶)، حاکم (۴/ ۲۰۸)، البزار (الکشف :۳۱۲۶)، تقدم برقم (۲۳۰۸)۔

فوائد: سینگی لگانے سے فاسد خون خارج ہو جاتا ہے اور انسان کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ "الطب والعيادة" کے باب میں کئی احادیث میں سینگی لگانے کا حکم دیا گیا۔

باب: تعذيب الميت ببكاء اهله

میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہونے کا بیان

٣٢٦١ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانَ ابْنَةِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْدُهُ قَائِدٌ، قَالَ: فَاَرَاهُ اَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا، فَاِذَا صَوْتٌ مِّنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَاَرْسَلَهَا عَبْدُاللّٰهِ مُرْسَلَةً۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ لِيْ: اِنْطَلِقْ فَاعْلَمْ مَنْ ذَاكَ؟ فَانْطَلَقْتُ، فَاِذَا وَهُوَ صُهَيْبٌ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ؟ وَاَنَّهُ صُهَيْبٌ فَقَالَ: مُرْهُ فَلْيُلْحِقْ بِنَا۔ فَقُلْتُ: اِنَّ مَعَهُ اَهْلَهُ! قَالَ: وَاِنْ كَانَ مَعَهُ اَهْلُهُ۔ وَرُبَّمَا قَالَ اَيُّوْبُ مَرَّةً: فَلْيُلْحِقْ بِنَا ـ! فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ، لَمْ يَلْبَثْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ اُصِيْبَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ ، فَقَالَ: وَا اَخَاهُ! وَا صَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: اَلَمْ تَعْلَمْ۔ اَوْ لَمْ تَسْمَعْ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ))؟ اَفَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ فَاَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً ، وَاَمَّا عُمَرُ فَقَالَ: ((بِبَعْضِ بُكَا......)). فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ

عبد اللہ بن ابو ملیکہ کہتے ہیں: میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ہم ام ابان بنت عثمان بن عفان کے جنازے کا انتظار کر رہے تھے، عمرو بن عثمان بھی آپ کے پاس تھے، اتنے میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک رہنما کی رہنمائی میں تشریف لے آئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے رہنما نے انھیں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلایا۔ وہ آگے بڑھے اور میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ اب میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان آ گیا۔ گھر سے (رونے کی) آواز آئی، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''میت کو اس پر اس کے اہل و عیال کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب بیدا مقام پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ایک درخت کے سائے میں دیکھا اور مجھے حکم دیا کہ چلو اور دیکھ کر آؤ کہ یہ آدمی کون ہے؟ میں گیا اور دیکھا کہ وہ صہیب ہے، واپس پلٹا اور آپ کو بتلایا کہ وہ صہیب ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے کہو کہ ہمارے ساتھ آ جائے۔ میں نے کہا کہ ان کے ساتھ بیوی بچے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا: بیشک بیوی بچے ہوں، بس اسے ہمارے ساتھ مل جانا چاہیے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو تھوڑے ہی دنوں کے بعد امیر المؤمنین پر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا۔ صہیب آئے اور کہا: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی کہ: ''میت کو اس پر اس کے اہل و عیال کے رونے کی وجہ سے

عَنْهَا۔ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ عُمَرَ؟ فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ! مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ! وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ. عَزَّوَجَلَّ. بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا)) [قَالَتْ]: وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى﴾![فاطر: ۱۸]، قَالَ أَيُّوبُ : وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ، قَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِيْنَ، وَلَا مُكَذَّبِيْنَ، وَلٰكِنِ السَّمْعَ يُخْطِيءُ۔

عذاب ہوتا ہے۔'' (یہ سن کر) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ان کے سامنے رکھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم کی رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کی کہ میت کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ: ''اللہ تعالی کافر کے عذاب میں اس پر اس کے اہل و عیال کے رونے کی وجہ سے اضافہ کرتے ہیں۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہی اللہ ہے جو ہنساتا اور رلاتا ہے ﴿اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔﴾ جبکہ ایوب کی روایت' جو انھوں نے ابن ابوملیکہ سے اور انھوں نے قاسم سے روایت کی' میں ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا پتہ چلا تو انھوں نے کہا: جن صحابہ سے تم مجھے احادیث بیان کررہے ہو یہ نہ جھوٹے تھے اور نہ جھٹلائے گئے ہیں، لیکن سننے میں غلطی لگ سکتی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۱۱۔ بخاری (۱۲۸۷، ۱۲۸۸)' مسلم (۹۲۸، ۹۲۹)' احمد (۱/ ۴۱، ۴۲)' ابن حبان (۳۱۳۶)۔

فوائد: (ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ.) یعنی: بیشک میت کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بھول چوک کا نتیجہ قرار دیا' حالانکہ بات اس طرح نہیں ہے۔ دراصل سیدہ کو اس حدیث کا علم نہیں تھا۔ یہی حدیث اسی مفہوم میں سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر برقرار ہے کہ اس میں میت کا کیا قصور ہے کہ نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے اس کو عذاب مین مبتلا کر دیا جائے۔ قرآن مجید کا بھی قانون ہے کہ نیک یا بد اعمال میں کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اس چیز کو سامنے رکھ کر علمائے اسلام نے اس حدیث کے اشکال کو یوں دور کیا ہے:

مرنے والے کے سامنے اس کے گھر میں مردوں پر نوحہ کیا جاتا ہو اور اس نے اپنے گھر میں اس برے طریقے کو برقرار رکھا ہو اور خود بھی واویلا کر کے اسے رواج دیا ہو یا میت نوحہ کرنے کی وصیت کر گئی ہے۔ ان دو صورتوں میں مردہ واقعی اپنے اوپر کئے جانے والے نوحہ کے جرم کا ذمہ دار ٹھہرے گا' کیونکہ یہ اس کا اپنا فعل تصور ہوگا۔

اگر درج بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو ان شاء اللہ اس کو نوحہ کی وجہ عذاب نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

باب: الصلاة على الميت بعد التدفين
تدفین کے بعد میت پر نماز پڑھنے کا بیان

۳۲۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((صَلّٰى عَلٰى مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ)).

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک میت پر اس کی موت سے تین دن بعد نماز جنازہ پڑھی۔

تخریج: الصحيحة ۳۰۳۱- دار قطنی (۲/ ۷۸)' بیهقی (۴/ ۴٦)' خطيب فی تاریخه (۷/ ۴۵۵)۔

فوائد: دفنانے کے بعد بھی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے' اگر چہ تھوڑے دن گزرے ہوں یا زیادہ اور پہلے نماز جنازہ ادا کی جا چکی ہو یا نہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں پر آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی [بخاری' مسلم] سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی رات کو فوت ہو گیا' صحابہ نے آپ ﷺ کو خبر نہ دی اور اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفنا دیا۔ جب صبح کو آپ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے صحابہ سمیت قبر پر اس کی دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی۔ [بخاری' مسلم] اسی طرح مسجد میں جھاڑو دینے والی خاتون کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں اس کی قبر پر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [بخاری' مسلم]

معلوم ہوا کہ ایک سے زائد دفعہ اور دفنانے کے بعد بھی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

باب: اهمية الاستعاذة من عذاب القبر و من الفتن

فتنوں اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی اہمیت کا بیان

۳۲٦۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ- وَنَحْنُ مَعَهُ-، إِذْ حَادَتْ بِهِ، فَكَادَتْ تُلْقِيهِ، وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ - شَكَّ الْجَرِيرُ-، فَقَالَ: مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا - وَقَالَ: فَمَتَى مَاتَ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ، فَقَالَ:((إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُوْرِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ، قَالَ زَيْدٌ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

سیدنا زید بن ثابت ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنونجار کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار جا رہے تھے، اچانک خچر بدک گیا اور قریب تھا کہ آپ ﷺ گر جائیں۔ راوی حدیث جریر کے شک کے مطابق ادھر چار یا پانچ یا چھ قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ لوگ کب مرے تھے؟'' اس نے کہا: شرک کی حالت میں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(انسانوں کی) امت کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے اور اگر تمہارے دفن نہ کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ تعالی سے دعا کرتا کہ جو عذاب قبر میں سنتا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے۔'' سیدنا زید ؓ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ''اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو عذابِ قبر سے۔'' ہم نے کہا: ہم عذاب قبر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''عذابِ قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دجال کے

فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔" ہم نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں۔

تخريج: الصحيحة ۱۵۹۔ مسلم (۲۸۶۷)' احمد (۵/ ۱۹۰)۔

باب: من الطب النبوى

باب:

٣٢٦٤۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ)). [الصحيحة: ١٠٦٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اس کالے دانے (کلونجی) میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔"

تخريج: الصحيحة ۱۰۶۹۔ ابوداؤد الطيالسى (۲۳۶۰)' احمد (۲/ ۲۶۸' ۵۳۸)' ابن راهويه فى مسنده (۱۲۳)' و قد تقدم من طريق آخر عنه (۲۳۲۱)۔

فوائد: ہمیں چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی حکمت و دانائی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے گھروں میں ایسی مبارک چیزوں کا استعمال مستقل طور پر کریں۔

باب: اشد الناس بلاءً الانبياء ثم الصالحون

سب سے سخت مشکلات انبیاء پر پھر صالح لوگوں پر ہوتی ہیں

٣٢٦٥۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَشَدُّهَا عَلَيْكَ! قَالَ: ((اِنَّا كَذٰلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْاَجْرُ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ، اِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰي بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَايَجِدُ اَحَدُهُمْ اِلَّا الْعَبَاءَةِ الَّتِيْ يَحُوِيْهَا، وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ)). [الصحيحة ١٤٤]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، آپ شدید بخار میں مبتلا تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ پر رکھا، لحاف کے اوپر سے مجھے حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو اتنا سخت بخار ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے حق میں جہاں آزمائش دوگنا ہوتی ہے وہاں اجر بھی دو گنا ہوتا ہے۔" میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کن لوگوں پر آزمائش سب سے سخت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "انبیاء پر اوران کے بعد نیکوکار لوگوں پر، بسا اوقات ان پر فقر و فاقہ کی ایسی کڑی آزمائش پڑتی ہے کہ جسم ڈھانپنے کے لئے ایک چوغہ کے علاوہ کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے، لیکن یہ لوگ ابتلا و امتحان پر اتنے ہی خوش ہوتے ہیں جتنا کہ خوشحالی پر۔"

تخريج: الصحيحة ۱۴۴۔ ابن ماجه (۴۰۲۴)' ابن سعد (۲/ ۲۰۸)' حاكم (۴/ ۳۰۷)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ غربت کو اللہ تعالی کی ناراضگی کی علامت نہ سمجھا جائے' بلکہ یہ ایک کڑی آزمائش ہے' جس میں صبر کرنے والے ہی

کامیاب ہو سکتے ہیں۔

باب: النهي عن الأذى لصاحب القبر

میت کو تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان

٣٢٦٦ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ: ((اَنْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ، لَاتُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ)).

[الصحيحة: ٢٩٦٠]

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر دیکھ کر فرمایا: ''قبر سے نیچے اتر آؤ، اس قبر والے کو تکلیف نہ دو۔''

تخریج: الصحيحة ۲۹۶۰۔ احمد (اطراف المسند :۶۷۹۰ واتحاف المهرة :۱۲/ ۳۶۵)' طحاوی (۱/ ۵۱۵)' ابو نعیم فی المعرفة (۵۲۲۲)' ابن الاثیر فی اسدالغابة (۳/ ۲۱۲)۔

باب: دموع النبی

نبیؐ کے آنسو کا بیان

٣٢٦٧ـ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْكِيْ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ مَايُسْخِطُ الرَّبَّ، وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّابِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ)).

[الصحيحة: ١٧٣٢]

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم فوت ہوئے' اس دن سورج کو گرہن لگ گیا تھا۔ آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ہونے کے باوجود آپ بھی رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو بشر ہی ہوں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، دل عاجزی و انکساری کی کیفیت میں ہے، لیکن ہم کوئی ایسی بات نہیں کریں گے جو ربّ کو ناراض کر دے۔ اے ابراہیم! بخدا! ہم تیرے (بچھڑنے کی) وجہ سے غم زدہ ہیں۔''

تخریج: الصحيحة ۱۷۳۲۔ ابن سعد فی الطبقات (۱/ ۱۴۲)۔

فوائد: رونے اور نوحہ کرنے میں فرق ہے' جس کی وضاحت آپ ﷺ نے خود فرما دی کہ رونے کے دوران زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں کہا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے۔ جب کوئی چیخ و پکار کرتا ہے' اول فول بکتا ہے' واویلا کرتا ہے' بین کرتا ہے وغیرہ وغیرہ تو ایسے انداز کو نوحہ کہتے ہیں۔

باب: المثل الطيب للمؤمن في المرض

بیماری میں مؤمن کی عمدہ مثال کا بیان

٣٢٦٨ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زُهْرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِيْنَ يُصِيْبُهُ الْوَعْكُ اَوِ الْحُمّٰى كَمَثَلِ حَدِيْدَةٍ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن بندے کی مثال، جب وہ بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں پھینک دیا جاتا ہے، جس کی

تُدْخَلُ النَّارَ، فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا، وَيَبْقَى طَيِّبُهَا)).

[الصحيحة:١٧١٤]

وجہ سے اس کا کھوٹ ختم ہو جاتا ہے اور کارآمد حصہ باقی رہ جاتا ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۱۴- حاکم (۱/ ۳۴۸)' البزار (الکشف:۷۵۶)' و البحر (۳۴۵۶)' ابن عساکر (۳۶/ ۱۳۰)۔

باب: شدة المرض كفارة لخطايا

بیماری کی سختی گناہوں کا کفارہ ہے

٣٢٦٩- عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَحْسِبُهَا عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْضًا اِشْتَدَّ مِنْهُ ضَجْرُهُ اَوْ وَجَعُهُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَجْزَعُ اَوْضَجِرَ، لَوْ فَعَلَتْهُ اِمْرَاَةٌ مِنَّا عَجِبْتَ مِنْهَا، قَالَ: ((اَوَ مَاعَلِمْتِ اَنَّ لِمُؤْمِنٍ يُشَدُّ عَلَيْهِ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةً لِّخَطَايَاهُ)).

[الصحيحة:١١٠٣]

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ نبی کریم کی کسی بیوی، غالبًا وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے، اس بیماری سے آپ ﷺ کو شدید گھٹن اور تکلیف ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ گھبرا رہے ہیں اور بے تاب ہو رہے ہیں، اگر میں ایسا کرتی تو آپ مجھ پر تعجب کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے یہ علم نہیں ہے کہ مؤمن پر تکلیف اس لئے سخت ہوتی ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۰۳- ابن سعد فی الطبقات (۲/ ۲۰۷)' ابن ابی فی المرض والکفارات (۲۳۸)'حاکم (۱/ ۳۴۶)' بیہقی فی الشعب (۹۷۸۱)' من طریق آخر عنها بمعناه۔

فوائد: چونکہ آپ ﷺ شدید تکلیف میں مبتلا تھے' اس لئے شدید گھٹن' تنگی اور تکلیف محسوس کر رہے تھے۔

باب: من اشد الناس بلاء؟

باب: سب سے سخت آزمائش والے لوگ کون ہیں

٣٢٧٠- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: فَقَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَدْرِ) دِيْنِهِ، فَاِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا، اِشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ، اُبْتُلِيَ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ، حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)).

[الصحيحة: ١٤٣]

مصعب بن سعد اپنے باپ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کن لوگوں پر آزمائشیں سخت ہوتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "انبیاء پر، ان کے بعد نیکی میں سب سے افضل آدمی پر، ہر آدمی کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ اگر کوئی دین میں مضبوط ہے تو ابتلا و امتحان سخت ہوگا اور اگر دین میں کمزوری ہے تو اسی کے مطابق آزمائش ہوگی۔ آدمی پر آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چل رہا ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۳- ترمذی (۲۳۹۸)' ابن ماجہ (۴۰۲۳)' احمد (۱/ ۱۷۲'۱۷۴)' حاکم (۱/ ۴۰)۔

باب: الدعاء لأهل القبور بالليل

٣٢٧١۔ عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَاَرْسَلْتُ بَرِيْرَةً فِيْ اَثَرِهِ لِتَنْظُرَ اَيْنَ ذَهَبَ، قَالَتْ: فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَى الْبَقِيْعِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَرَجَعَتْ اِلَيَّ بَرِيْرَةُ، فَاَخْبَرَتْنِيْ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَاَلْتُهُ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: ((**بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ**)). [الصحيحة:١٧٧٤]

فوت شدگان کے لیے رات کو دعائیں کرنے کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک رات کو گھر سے نکلے، میں نے بریرہ کو آپ ﷺ کے پیچھے بھیج دیا تا کہ وہ دیکھ سکے کہ آپ ﷺ کہاں جا رہے ہیں۔ اس نے واپس آ کر مجھے یہ خبر دی کہ آپ ﷺ بقیع الغرقد (ایک قبرستان) کی طرف گئے، وہاں بقیع کی نشیبی جگہ میں کھڑے ہو گئے، پھر ہاتھ اٹھا کر (دعا مانگی) اور واپس پلٹ آئے۔ بوقت صبح میں نے خود آپ ﷺ سے پوچھا کہ گزشتہ رات آپ کہاں چلے گئے تھے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ”مجھے بقیع قبرستان والوں کی طرف بھیجا گیا تا کہ ان کے لئے دعائے رحمت کروں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۷۴۔ احمد (۶/ ۹۲)' مالک فی الموطا (۱/ ۲۴۲)' نسائی (۲۰۴۰)' ابن حبان (۳۷۴۸)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ رات کو بھی قبرستان جا کر اہل مقبرہ کے لئے دعائیں کی جا سکتی ہیں۔

باب: ماذا يقول اذا مر بقبر كافر

٣٢٧٢۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اَبِيْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَكَانَ ، وَكَانَ، فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: ((**فِي النَّارِ**)). فَكَاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ اَبُوْكَ؟ قَالَ: ((**حَيْثُمَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ كَافِرٍ، فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ**)). قَالَ: فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَلَّفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَبًا: مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ، اِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ۔ [الصحيحة:١٨]

باب: کسی کافر کی قبر پر سے گزرنے پر کیا کہنا چاہیے؟

عامر بن سعد اپنے باپ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بدو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور وہ ایسا ایسا (یعنی عظیم) آدمی تھا، اب وہ (بعد از موت) کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آتش دوزخ میں ہے۔“ یہ سن کر بدو رنجیدہ ہوا اور یہ سوال کیا کہ آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی تو کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرے تو اسے جہنم کی آگ کی خوشخبری سنا دینا۔“ بعد میں وہ بدو مسلمان ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشقت میں ڈال دیا ہے، اب میں کسی کافر کی قبر کے پاس نہیں گزرتا مگر اسے آگ کی خوشخبری سناتا ہوں۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۔ طبرانی فی الکبیر (۳۲۶)' ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۵۹۵)' الضیاء فی المختارۃ (۱۰۰۵)۔

فوائد: جب کوئی مسلمان کسی کافر یا مشرک کی قبر کے پاس سے گزرے تو اس کو آگ کی بشارت سنائے۔

باب: الحمى حظ المؤمن من النار

بخار مومن کے لیے آگ کا بدل ہے

٣٢٧٣۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَرْفُوْعًا: ((اَلْحُمّٰى حَظُّ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:١٨٢١]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کے لئے بخار قیامت کے دن اس کے حصے کی آگ کا بدل ہے۔''

تخریج: الصحيحة ١٨٢١- ابن ابى الدنيا فى المرض والكفارات (١٦٠)' ابن عساكر فى تاريخ دمشق (٦٢/ ٢١٧)۔

فوائد: یعنی گناہوں کی وجہ سے جو عذاب آخرت میں ہونا تھا وہ اللہ تعالی نے دنیا میں بخار وغیرہ کے ذریعے مومن سے ٹال دیا ہے۔

٣٢٧٤۔ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَلْحُمّٰى كِيْرٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَمَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ)). [الصحيحة:١٨٢٢]

سیدنا ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی دھونکنی ہے، جو مؤمن بھی بیمار ہوگا یہ اس کے حق میں جہنمی حصے کے بدلے میں ہوگا۔''

تخریج: الصحيحة ١٨٢٢- احمد (٥/ ٢٥٢'٢٦٤)' طحاوى فى المشكل (٣/ ٦٨)' بيهقى فى الشعب (٩٨٤٣)۔

باب: من فعل خمسًا فهو من اهل الجنة

جس نے پانچ کام کیے وہ جنتیوں میں سے ہے

٣٢٧٥۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((خَمْسٌ مَّنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَعْتَقَ رَقَبَةً)). [الصحيحة:١٠٢٣]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ایک دن میں پانچ اعمال پر عمل کرے گا اللہ تعالی اسے جنت والوں میں لکھ دے گا، وہ پانچ اعمال یہ ہیں: مریض کی تیمارداری کرنا، جنازہ میں شریک ہونا، دن کا روزہ رکھنا، بروز جمعہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا اور غلام آزاد کرنا۔''

تخریج: الصحيحة ١٠٢٣- ابن حبان (٢٧٧١)' وفى الثقات له (٦/ ٩٩'١٠٠)' ابو يعلى (١٠٤٤)۔

باب: اهمية التعوذ من عذاب القبر

عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی اہمیت کا بیان

٣٢٧٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: ((دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَخْلَ النَبِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رِجَالٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، يُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزِعًا، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))۔ [الصحيحة:٣٩٥٤]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور جاہلیت میں مرنے والے بنونجار کے آدمیوں کی آوازیں سنیں، آپ ﷺ وہاں سے خائف و پریشان ہو کر نکلے اور اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو۔''

تخریج: الصحیحة ۳۹۵۴۔ عبدالرزاق (۶۷۴۲) و من طریقه احمد (۳/ ۲۹۰، ۲۹۲) و کتاب السنة له (۱۴۳۲)۔

فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کو قبر کا عذاب سنائی دیتا تھا' ہمیں چاہئے کہ چونکہ آپ ﷺ نے قبر کے عذاب کی آوازیں سنیں' اس لئے یقین محکم کرلیں کہ قبر میں عذاب ہوگا' جس سے بار بار پناہ مانگنی چاہئے۔

باب: فضيلة الاصحاب المتقدمين

پہلے پہلے ایمان لانے والے صحابہ کی فضیلت کا بیان

۳۲۷۷۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَبَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ، قَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ : تَسْتَطِيْلُوْنَ عَلَيْنَا بِاَيَّامٍ سَبَقْتُمُوْنَا بِهَا؟! فَبَلَغَنَا اَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((دَعُوْا لِيْ اَصْحَابِيْ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَنْفَقْتُمْ مِّثْلَ اُحُدٍ اَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ذَهَبًا مَّا بَلَغْتُمْ اَعْمَالَهُمْ)). [الصحيحة:۱۹۲۳]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ گڑ بڑ تھی، خالد نے عبد الرحمٰن سے کہا: اگر تم ہم سے پہلے ایمان لے آئے ہو تو اس کی وجہ سے ہم پر دست درازی کیوں کرتے ہو؟ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری خاطر میرے صحابہ کو چھوڑ دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ یا پہاڑوں کے بقدر سونا بھی (فی سبیل اللہ) خرچ کر دو تو پھر بھی ان کے اعمال (کے مرتبے) تک رسائی حاصل نہیں کر سکو گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۲۳۔ احمد (۳/ ۲۶۶)' الضیاۃ فی المختارۃ (۲۰۴۶)۔

فوائد: سابقین اولین صحابہ کرام نے جس ابتلاء و آزمائش کے دور میں اسلام کو سہارا دیا' وہ کسی سے مخفی نہیں ہے' اس وقت اسلام قبول کرنا نہایت دل گردے کا کام تھا اور ظالم انسانوں کی دشمنی مول لینے کے مترادف تھا' مشکل ساعتوں میں ان ہستیوں نے اسلام کی خدمت کی اور اسے اگلی نسلوں تک پہنچانے کے لئے عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ بعد والوں کی قربانیوں کا ان کے کردار کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

باب: رش الماء على القبر

قبر پر پانی چھڑکنے کا بیان

۳۲۷۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ـ يَعْنِيْ: ابْنَ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا: ((رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ[الْمَاءَ])). [الصحيحة:۳۰۴۵]

عبداللہ بن محمد یعنی ابن عمر اپنے باپ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا۔

تخریج: الصحیحة ۳۰۴۵۔ ابوداؤد فی المراسیل (۴۲۴)' وعنه البیهقی (۳/ ۴۱۱)' مرسلا طبرانی فی الاوسط (۶۱۴۲)' موصولاً عن عائشة رضی اللہ عنہا۔

فوائد: مٹی جمانے کے لئے قبر پر پانی چھڑکا جا سکتا ہے۔

باب: الشفاء في ثلاثة

شفا تین چیزوں میں ہے

۳۲۷۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَّرْفُوْعًا: ((اَلشِّفَاءُ فِيْ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے

ثَلَاثَةٍ: فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَاَكَيَّةٍ بِنَارٍ، وَاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ)). [الصحيحة:١١٥٤]

فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: سینگی لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۵۴۔ بخاری (۵۶۸۱)، ابن ماجہ (۳۴۹۱)، احمد (۱/ ۲۴۶،۲۴۵)۔

فوائد: سینگی لگوانے سے جسم کا فاسد خون خارج ہو جاتا ہے، قرآن مجید کی شہادت کے مطابق شہد میں کئی بیماریوں کا علاج ہے۔ اپنے زخم کو آگ سے جلانا جائز ہے، لیکن مکروہ ہے۔ دوسری احادیث میں اس کی اجازت دی گئی ہے۔ مزید تفصیل ''الطب والعیادۃ'' کے باب میں موجود ہے۔ اس وقت طب نے ایسی ترقی نہیں کی تھی لیکن دور حاضر میں سرجری میں انسان جس قدر ترقی کر چکا ہے اس کے بعد آگ سے داغنے کی ویسے بھی ضرورت نہیں رہی۔ اس کی جدید شکلیں سامنے آ چکی ہیں۔

باب: صوت مزمار و بل ملعونان

بانسری اور ہلاکت کی آوازیں ملعون ہیں

٣٢٨٠- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ: صَوْتُ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَصَوْتُ وَيْلٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ)). [الصحيحة:٤٢٧]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آوازیں ملعون ہیں: خوشی کے وقت بانسری کی آواز اور مصیبت کے وقت ہلاکت و بربادی کی آواز۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۲۷۔ ابو بکر الشافعی فی الرباعیات (۲/ ۲۲/ ۱)۔ الضیاء فی المختارۃ (۲۲۰۰)، البزار (الکشف: ۷۹۵)، (البحر (۷۵۱۳) من طریق آخر۔

باب: امر المؤمن كله عجيب

مومن کا سارا ہی معاملہ عجیب ہے

٣٢٨١- عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ مَعَ اَصْحَابِهِ، اِذْ ضَحِكَ، فَقَالَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمِمَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: ((عَجِبْتُ لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ، اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ اِنْ اَصَابَهُ مَا يُحِبُّ، حَمِدَ اللّٰهَ وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ، وَاِنْ اَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ، كَانَ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ كُلُّ اَحَدٍ اَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ اِلَّا الْمُؤْمِنُ)). [الصحيحة:١٤٧]

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا: ''کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرتے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے مومن کے معاملے پر بڑا تعجب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لئے بھلائی ہے، اگر اسے کوئی پسندیدہ چیز نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور یہ تعریف کرنا اس کے بہتر ہے اور اگر وہ کسی مکروہ چیز کا سامنا کرتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے، مومن کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں کہ اس کے ہر کام میں خیر ہو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۷۔ دارمی (۲۷۸۰)، احمد (۶/ ۱۶)، مسلم (۲۹۹۹)۔

فوائد: وہ مومن اس حدیث کا مصداق ہے جو اللہ تعالیٰ کے احسانات پر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی آزمائشوں پر صبر کرتا ہے۔

باب: من فضل الصبر على البلاء

مصیبت اور مرض پر صبر کی فضیلت

۳۲۸۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَجَبًا لِّلْمُؤْمِنِ، لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهُ شَيْئًا، إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهُ)). [الصحيحة:١٤٨]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن پر بڑا تعجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو بھی فیصلہ کرتا ہے، اس میں اس کے لئے بہتری ہوتی ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۴۸۔ عبدالله بن احمد فی زوائد المسند (۵/ ۲۴)' ابن حبان (۷۲۸)' احمد (۳/ ۱۷۷)' ابو یعلی (۴۲۱۷)' بيهقی فی الشعب (۹۹۵۱) من طریق آخر عنه۔

فوائد: اگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی نعمت کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ ''الحمد للہ'' کہے اور اس کے حق میں عرش والے کی طرف سے کوئی صبر آزما فیصلہ کیا جاتا ہے تو وہ ''الحمد لله ، انا لله وانا اليه راجعون'' پڑھے اور دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے غفلت نہ برتے۔

باب: فضل عدم شكوة

شکوہ و شکایت نہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۲۸۳۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلَمْ يَشْكُنِي إِلٰى عُوَّادِهِ، أَطْلَقْتُهُ مِنْ أُسَارِي، ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِّنْ لَحْمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهِ، ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ)). [الصحيحة:٢٧٢]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے مؤمن بندے کو آزماتا ہوں اور وہ تیمارداری کرنے والوں کے سامنے میرا شکوہ نہیں کرتا تو اس کو اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں، اس کے پہلے گوشت کے عوض بہترین گوشت عطا کرتا ہوں، اسی طرح اس کے پہلے خون کے بدلے بہترین خون دیتا ہوں اور وہ از سرِ نو عمل کرتا ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۲۷۲۔ حاکم (۱/ ۳۴۹) ومن طریقه بیهقی (۳/ ۳۷۵)۔

باب: جزاء الكريمتين الجنة

نابینا پن کا بدلہ جنت ہے

۳۲۸۴۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ مَرْفُوْعًا: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِذَا قَبَضْتُ مِنْ عَبْدِي كَرِيْمَتَهُ، وَهُوَ بِهَا ضَنِيْنٌ، لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ، إِذَا حَمِدَنِي عَلَيْهَا)). [الصحيحة:٢٠١٠]

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کی دونوں آنکھوں (کی بینائی) سلب کر لیتا ہوں، جبکہ وہ اس کا حریص بھی ہو، تو میں (اس آزمائش کے بدلے) اس کو بطورِ ثواب جنت دیئے بغیر راضی نہیں ہوتا، بشرطیکہ وہ اس آزمائش پر میری تعریف کرے۔''

تخریج: الصحيحة ۲۰۱۰۔ ابو نعیم فی الحلیة (۶/ ۱۰۳)' البزار (الکشف:۷۷۱)' طبرانی فی الکبیر (۱۸/ ۲۵۷)۔

فوائد: بلاشبہ آنکھیں بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن یہ نعمت چھن جانے پر صبر کرنے کی وجہ سے جو صلہ ملتا ہے، وہ ان سے کہیں بیش قیمت ہے۔

باب: کل نفس ذائقة الموت

ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے

۳۲۸۵۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ .تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. لِلنَّفْسِ: اُخْرُجِي، قَالَتْ: لَا اَخْرُجُ اِلَّا وَاَنَا كَارِهَةٌ، [قَالَ: اُخْرُجِي وَاِنْ كَرِهْتِ])). [الصحيحة: ۲۰۱۳]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ روح سے فرماتے ہیں: نکل۔ وہ کہتی ہے: مجھے تو نکلنا ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو نکل اگرچہ تجھے نکلنا ناپسند ہو۔“

تخريج: الصحيحة ۲۰۱۳۔ بخاری فی الادب المفرد (۲۱۹)، والتاريخ (۳/ ۲۵۱) والبزار (الكشف: ۷۸۳)۔

فوائد: روح کے نکلنے کا انحصار کسی کی پسند یا ناپسند پر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کی موت کے جس زمان و مکان کا تعین کر دیا ہے، جونہی وہ نفس اس وقت اور مقام پر پہنچے گا تو اسے پیغامِ اجل وصول کرنا پڑے گا۔

باب: نسخ القيام للجنازة

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا منسوخ ہونا

۳۲۸۶۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٌ: فَقَامَ وَقَالَ: ((قُومُوا!! فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا)). [الصحيحة: ۲۰۱۷]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ! کیونکہ موت میں گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔“

تخريج: الصحيحة ۲۰۱۷۔ ابن ماجه (۱۵۴۳)، احمد (۲/ ۲۸۷، ۳۴۳)۔ ابن ابی شيبة (۳/ ۳۵۷)۔

فوائد: جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا منسوخ ہو چکا ہے، پہلے اس پر بحث ہو چکی ہے۔

باب: التدوى من اشتكاء الرأس والرجل

سر اور ٹانگ کے درد کا علاج

۳۲۸۷۔ عَنْ سَلْمٰى اِمْرَاَةِ اَبِي رَافِعٍ: ((كَانَ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى اَحَدٌ رَاْسَهُ قَالَ: اِذْهَبْ فَاحْتَجِمْ، وَاِذَا شْتَكٰى رِجْلَهُ قَالَ: اِذْهَبْ فَاخْضِبْهَا بِالْحِنَاءِ)). [الصحيحة: ۲۰۵۹]

سیدہ سلمیٰ زوجہ ابو رافع رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کے سر میں تکلیف ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے: ”جاؤ، سینگی لگواؤ۔“ اور ٹانگ میں تکلیف ہوتی تو فرماتے: ”جاؤ، اس پر مہندی لگاؤ۔“

تخريج: الصحيحة ۲۰۵۹۔ احمد (۶/ ۴۶۲)، حاكم (۴/ ۲۰۶)، طبرانی فی الكبير (۲۴/ ۲۹۸) واللفظ له ابوداؤد (۳۸۵۸)، ترمذی (۲۰۵۴)، ابن ماجه (۳۵۰۲)، من طرق آخری عنها۔

فوائد: سینگی لگوانے سے جسم کا فاسد خون خارج ہو جاتا ہے اور مہندی میں درد کھینچنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

باب من رقية جبرائيل

جبرئیل کے دم کا بیان بیماری کے لیے

۳۲۸۸۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَقَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو جبریل امین یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کرتے: اللہ کے

مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ، مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ)).
[الصحيحة: ٢٠٦٠]

نام کے ساتھ جو آپ کو صحت عطا کرتا ہے، وہ آپ کو ہر بیماری سے، ہر حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرے، اور ہر نظرِ بد کے شر سے شفا دے۔"

تخریج: الصحیحة ۲۰۶۰۔ ابن سعد (۲/ ۲۱۳،۲۱۳، ۲۱۴)، مسلم (۲۱۸۵)، احمد (۶/ ۱۶۰) من طریق آخر۔

فوائد: معلوم ہوا کہ یہ دعا پڑھ کر بیمار کو دم کرنا چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ، مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔

باب: من تعويذه ﷺ للمريض

مریض کن کلمات کے ساتھ پناہ مانگے

٣٢٨٩۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ يُعَوِّذُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ: [اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ]أَذْهِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا))۔فَلَمَّا ثَقُلَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهُ[بِهَا] وَأَقُوْلُهَا، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدَيَّ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى))۔ قَالَتْ: فَكَانَ هٰذَا آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ ﷺ۔[الصحيحة: ٢٧٧٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے: "اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما دے، تو شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری ہی شفا، شفا ہے، ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔" جب نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں اضافہ ہو گیا تو میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی اور یہ کلمات پڑھتی تھی، لیکن آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ دعا کرنے لگ گئے: "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیقِ اعلی میں پہنچا دے۔" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ آخری کلمات تھے جو میں نے آپ ﷺ کی زبان سے سنے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۷۵۔ تقدم برقم (۲۹۰۶)۔

فوائد: یہ دعا پڑھ کا مریض کو دم کرنا مسنون عمل ہے:

اللهم رب الناس اذهب الباس، واشف وانت الشافي، لا شفاء الا شفاء ك، شفاء لا يغادر سقما۔

باب: جواز الأمل برقية حق

صحیح دم کر کے کچھ کھا لینے کے جواز کا بیان

٣٢٩٠۔ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ[عِلَاقَةَ بْنِ صِحَارٍ]: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ ، فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ، فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَّعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ، فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً

خارجہ بن صلت اپنے چچا سیدنا علاقہ بن صحار سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے، اس قوم کے لوگ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ تو اس شخصیت (رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و بھلائی لے کر آیا ہے، ہمارے اس آدمی کو دم تو کر دے۔ پھر وہ بیڑیوں میں بندھا ہوا ایک آدمی لائے۔ میرے چچا نے اُم

كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ، فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عُقَالٍ، فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلْ، فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ)).

[الصحيحة:٢٠٢٧]

القُرْآن (سورۂ فاتحہ) پڑھ کر صبح شام تین دفعہ دم کیا، یہ سورت پڑھ کر تھوک جمع کر کے اس پر تھوک دیتے۔ (وہ ایسا شفایاب ہوا کہ) گویا کہ اسے رسیاں کھول کر آزاد کر دیا گیا۔ انھوں نے (اس دم کے عوض) انھیں کچھ دیا۔ میرے چچا آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کھا لے، میری عمر کی قسم! اس آدمی کے بارے میں کچھ کہا جائے گا جو باطل دم کے ذریعے کھائے، تو نے تو حق دم کے ساتھ کھایا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۲۷۔ ابوداود (۳۴۲۰)، (۳۸۹۶)، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۱۰۳۲)، ابن السنی (۶۳۴)، احمد (۵/ ۲۱۰، ۲۱۱)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ بہترین دم ہے، نیز یہ کہ دم کرنے کا معاوضہ لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسے ذریعہ معاش بنانا درست نہیں۔

جواز البكاء من غير صوت

آہ و بکا کے بغیر رونے کا جواز

٣٢٩١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِنْتًا لَهُ تَقْضِي، فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، فَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ، فَقِيلَ: أَتَبْكِي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟! قَالَتْ: أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَسْتُ أَبْكِي، إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ، إِنَّ نَفْسَهُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ)).

[الصحيحة:١٦٣٢]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی، جو عالم نزع میں مبتلا تھی، کو اٹھایا، اسے گود میں لیا اور پھر اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، اتنے میں وہ فوت ہو گئی۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا چیخ و پکار کرنے لگی۔ اسے کہا گیا کہ کیا تو آپ ﷺ کی موجودگی میں روتی ہے؟ وہ آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو روتا ہوا نہیں دیکھ رہی؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: ''میں رو نہیں رہا، یہ تو محض رحمت (کی علامت) ہے، مؤمن ہر حال میں خیر پر ہوتا ہے، اس کا سانس اس کے پہلوؤں سے نکل رہا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالی کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۳۲۔ احمد (۱/ ۲۷۳، ۲۷۴)، الضیاء فی المختارۃ (۱۳/ ۱۶۱، ۱۶۳)، نسائی (۱۸۴۴)، ترمذی فی الشمائل (۳۱۸)۔

فوائد: رونے اور نوحہ کرنے میں فرق ہے، پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ اپنے فرزند سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر رو رہے تھے، لیکن یہ بھی فرما رہے تھے کہ ہم اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں کہیں گے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب بنے۔

باب: لعن اجناس من العصاة

ان نافرمان لوگوں کی اقسام جن پر لعنت ہے

٣٢٩٢۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ

((لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ)). [الصحيحة:۲۱٤۷]

نوچنے والی، گریبان چاک کرنے والی اور ہلاکت و بربادی کو پکارنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۴۷۔ ابن ماجہ (۱۵۸۵)' ابن حبان (۳۱۵۶)' ابن ابی شیبۃ (۳/ ۲۹۰)' طبرانی (۷۵۹۱)۔

فوائد: یہ نوحہ اور واویلا کرنے کا انداز ہے' جس کو اپنانے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

۳۲۹۳۔ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ)). [الصحيحة:۲۱٤۸]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کفن چور مرد اور عورت پر لعنت کی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۴۸۔ بیھقی (۸/ ۲۷۰)' وعقیلی فی الضعفاء (۴/ ۴۰۹) مرفوعاً عبدالرزاق (۱۸۸۸)' موقوفاً۔ ۲۱۵۱۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۴۱۷)۔

فوائد: میرے علم کے مطابق عصرِ حاضر میں اس قسم کے مجرم بہت کم پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی ہر قسم کے جرم کو نا پید ہی کر دے۔

تلقين الموتى بلا اله الا اللّٰه

قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے کا بیان

۳۲۹٤۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَفَعَهُ: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ : لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا، وَنَفْسُ الْكَافِرِ تَخْرُجُ مِنْ شِدْقِهِ كَمَا تَخْرُجُ نَفْسُ الْحِمَارِ)). [الصحيحة: ۲۱۵۱]

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قریب المرگ لوگوں کو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کیا کرو، مؤمن کا نفس پسینے کے ٹپکنے کی طرح نکلتا ہے جبکہ کافر کا نفس گدھے کے سانس لینے کی طرح اس کی باچھوں سے نکلتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۵۱۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۴۱۷)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ قریب المرگ لوگوں کو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرنی چاہئے۔ عوام الناس میں مشہور کر دیا گیا ہے کہ قریب المرگ آدمی کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھنا چاہئے' اسے تلقین نہیں کرنی چاہئے' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تلقین قبول کرنے سے انکار کر دے۔ یہ محض عوامی خیال ہے' جو حدیث سے متصادم ہے۔ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ثابت قدمی اور استقامت نصیب کرتا ہے' حدیث کے واضح الفاظ موجود ہیں کہ ایسے لوگوں کو تلقین کی جائے۔ اگر عوام کا یہ خیال درست ہی سمجھا جائے تو ایسا شخص کلمہ پڑھنے والوں کو یہ بھی تو کہہ سکتا ہے کہ تم لوگوں نے کیا شور برپا کر رکھا ہے' اس صورت میں بھی اس کا انکار کرنا ممکن ہے۔ دراصل اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو ایسی تلقین قبول کرنے کی توفیق سے نوازتے ہیں' ہمیں چاہئے کہ ہم حدیث پر عمل کریں' ان شاء اللہ اس کے عمدہ نتائج برآمد ہوں گے۔

باب: ضمة القبر لا ينجو منها حتى الصبيان

قبر کے دبانے سے کوئی بھی محفوظ نہیں یہاں تک کہ بچے بھی

۳۲۹۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ اَنَّ صَبِيًّا دُفِنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْاَفْلَتَ اَحَدٌ مِّنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ، لَاَفْلَتَ هٰذَا الصَّبِيُّ)). [الصحيحة: ٢١٦٤]

کہ ایک بچے کو دفنایا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کو قبر کے دبوچنے سے چھٹکارا مل سکتا ہوتا تو وہ یہ بچہ ہوتا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۶۴۔ طبرانی فی الکبیر (۳۸۵۸)' طبرانی فی الاوسط (۲۷۷۴)' والضیاء فی المختارۃ (۱۸۲۴)' عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ قبر ایک بار دبوچتی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ (آمین)

جواز شرب البول واللبن من الإبل

اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا جواز

٣٢٩٦۔ عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ الرَّهْطِ العرنيين الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَقَالَ: ((لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى اِبِلِنَا، فَاَصَبْتُمْ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا)). فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا، فَمَالُوْا عَلَى الرِّعَاءِ، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاسْتَاقُوْا الْاِبِلَ، وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ آثَارِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّلَ اَعْيُنَهُمْ، وَتُرِكُوْا بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔[الصحيحة: ٢١٧٠]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلۂ عرنی کے افراد، جنھوں نے مدینہ کی آب و ہوا کو ناموافق پایا، سے فرمایا: ''اگر تم لوگ ہمارے اونٹوں کی طرف نکل جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو اچھا ہوگا)۔'' انھوں نے ایسا ہی کیا، وہ تندرست ہو گئے۔ لیکن تندرست ہونے کے بعد وہ چرواہوں پر ٹوٹ پڑے، انھیں قتل کر دیا، اونٹ لے کر فرار ہو گئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا، انھیں پکڑ کر لایا گیا، ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا، ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور انھیں حرہ میں پھینک دیا، وہیں وہ مر گئے۔

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۰۔ ابو عبید فی الغریب (۲۸/ ۲)' ابن ماجه (۳۵۰۳)' احمد (۳/ ۱۰۷'۲۰۵)' من طرق آخر عنه۔ بخاری (۶۸۰۴)' مسلم (۱۶۷۱)' من طریق آخر بمعناه۔

فوائد: معلوم ہوا کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے' جسے کسی بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے حلال جانوروں کے پیشاب اور گوبر کو پلید اور نجس سمجھا ہے' لیکن وہ دلیل سے خالی ہیں' نیز یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ان کے عمل سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ گوبر پاک ہے' کیونکہ دیہاتوں میں اور شہروں کے بعض گھروں میں خشک گوبر جلایا جاتا ہے' عورت اپنے ہاتھوں سے گوبر توڑ کر آگ پر رکھتی' پھر اسی ہاتھ سے روٹی بنانا شروع کر دیتی ہے' ایسا بیسیوں دفعہ کیا جاتا ہے۔ کیا نجس چیز کے بارے میں ایسا کرنا ممکن ہے؟ نیز آپ ﷺ نے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے' حالانکہ باڑے میں کوئی جگہ بھی بکریوں کے پیشاب وغیرہ سے خالی نہیں ہوتی۔

باب: الجاهليون يسوا من اهل الفترة

باب

٣٢٩٧۔ عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِنَخْلٍ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: ((مَاهٰذَا؟)) قَالُوْا: قَبْرُ رَجُلٍ دُفِنَ الْجَاهِلِيَّةَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْلَا اَنْ لَّا تُدْفِنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ [مِنْ] عَذَابِ الْقَبْرِ [مَااَسْمَعَنِي])). [الصحيحة: ١٥٨]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بنونجار کی کھجوروں کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں اور پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ایک آدمی کی قبر ہے جو جاہلیت میں مرا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ (مردوں کو) دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے کہ عذاب قبر (کی جو آوازیں) میں سنتا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے۔''

تخريج: الصحيحة ١٥٨۔ احمد (٣/ ٢٠١)' ابو يعلى (٣٧٢٧)' ابن الاعرابى فى المعجم (٦٢٩)' مسلم (٢٨٦٨) من طريق آخر عنه۔

باب: من فضائل الحجر الاسود

حجر اسود کی فضیلت

٣٢٩٨۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ: لَوْلَا مَامَسَّهُ مِنْ اَنْجَاسِ الْجَاهِلِيَّةِ، مَامَسَّهُ ذُوْعَاهَةٍ اِلَّا شُفِيَ، وَمَا عَلَى الْاَرْضِ شَيْءٌ مِّنَ الْجَنَّةِ غَيْرُهُ))۔ [الصحيحة: ٣٣٥٥]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس (حجر اسود) کو جاہلیت کی نجاستوں نے نہ چھوا ہوتا تو اسے مس کرنے سے تکلیف والے آدمی کی تکلیف دور ہو جاتی، اس پتھر کے علاوہ زمین میں جنت کی کوئی چیز نہیں ہے۔''

تخريج: الصحيحة ٣٣٥٥۔ تقدم برقم (٢٣٣٨)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جنتی چیزیں بابرکت ہوتی ہے اور ان کو چھونے سے شفا ملتی ہے۔ نیز گناہوں کی نحوست اور بے برکتی دیکھیں کہ جنت سے اتارا جانے والا پتھر بھی متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ معلوم نہیں کہ خطاؤں کی نحوست گنہگاروں سے کیا سلوک کرے گی۔

٣٢٩٩۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ مَرْفُوْعًا: ((لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ، فَاِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَارَبَّنَا! عَبْدُكَ فَلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ: اِخْتِمُوْا لَهُ عَلٰى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتّٰى يَبْرَاَ اَوْيَمُوْتُ)).

[الصحيحة: ٢١٣٩]

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عمل کا اعتبار ہوتا ہے جس پر انسان کا خاتمہ ہوتا ہے، جب مؤمن بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تو نے اپنے فلاں بندے کو (عمل کرنے سے) روک لیا ہے (اب اس کے بارے میں کیا کیا جائے؟) اللہ تعالی جوابًا فرماتے ہیں: اس بندے کے شفایاب ہونے تک یا فوت ہونے تک اسی عمل کا اعتبار کرو جس پر یہ بندہ (بیمار ہونے سے پہلے) تھا۔''

تخريج: الصحيحة ٢١٣٩۔ ابن ابى الدنيا فى المرض والكفارات (١٢)' احمد (٤/ ١٤٦)' طبرانى فى الكبير (١٧/ ٢٨٤)' والاوسط (٣٢٥٧)' نحوه۔

فوائد: کوئی برا عمل کرنے سے قبل سوچنا چاہئے کہ اگر اس کے دوران یا اس سے متصل بعد موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا

بنے گا۔

باب: ود أهل العافية أن جلودهم قرضت بالمقاريض

صحت مند لوگ پسند کریں گے کہ ان کے چمڑوں کو قینچیوں کے ساتھ کاٹ دیا جائے

۳۳۰۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ مَرْفُوعًا: ((لَيَوَدَّنَّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ ، مِمَّ يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ اَهْلِ الْبَلَاءِ)). [الصحيحة:۲۲۰٦]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آزمائش زدہ لوگوں کے ثواب کو دیکھ کر صحت مند لوگ قیامت والے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے چمڑوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔''

تخریج: الصحيحة ۲۲۰۶۔ ترمذی (۲۴۰۲)' خطیب فی تاریخه (۴/ ۴۰۰)' ابن عساکر (۳۷/ ۳۱۲)' ابن ابی الدنیا (فی المرض والکفارات (۱۹۳)۔

باب: فضل الصبر على البلاء اذا لم يستغث بغير الله

جو آدمی مصیبت پر صبر اور غیر اللہ سے مدد بھی نہ مانگے اس کی فضیلت

۳۳۰۰/م۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ بِنْتِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَائِدًا لَّهَا مِنْ شِكْوٰى ، فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اِنِّيْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَعُوْدُهَا مِنْ شِكْوٰي ، فَنَظَرَتْ اِلَيَّ قَرْحَةً فِيْ يَدَيَّ ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَاابْتَلَى اللّٰهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَّهُوَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ يَكْرَهُهَا، اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءَ لَهُ كَفَّارَةً وَّطُهُوْرًا، مَالَمْ يُنْزِلْ مَااَصَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللّٰهِ، اَوْيَدْعُوَ غَيْرَ اللّٰهِ فِيْ كَشْفِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ام عبد اللہ بنت ابو ذباب کو کوئی تکلیف تھی، میں تیمار داری کرنے کے لئے ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا: اے ابوہریرہ! ایک دفعہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جو کہ بیمار تھیں، کی تیمار داری کرنے کے لئے ان کے پاس گئی۔ انھوں نے میرے ہاتھ پر نکلا ہوا پھوڑا دیکھا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب اللہ تعالی بندے کو آزماتا ہے اور وہ اپنی حالت وکیفیت کی بنا پر اسے ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ اور اسے پاک کرنے کا سبب بنا دیتا ہے، جب تک وہ لاحق ہونے والی بیماری (سے شفا حاصل کرنے کے لئے) اسے غیر اللہ کے در پر پیش نہیں کرتا یا اسے دور کرنے کے لئے غیر اللہ کو نہیں پکارتا۔''

تخریج: الصحيحة ۲۵۰۰۔ ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات (۴۳)۔ سند کے راوی ''حکم بن عبداللہ'' کے عدم تعین کی بنا پر شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے بعد میں تحقیق ''حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی'' تعین ہوگیا تو روایت موضوع قرار پائی۔ دیکھئے (الضعیفۃ: ۶/ ۱۱۳۶) واللہ اعلم!

فوائد: انسان بڑی سے بڑی آفت میں مبتلا تو ہوسکتا ہے' لیکن اس کا منصب اس کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے غیروں کے دروازوں پر دستک دینا شروع کردے۔ جس ہستی کی طرف سے آفت آئی ہے' وہی اس کو دور کرنے پہ

قدرت تامہ رکھتی ہے۔ ہاں اگر کچھ عرصہ تک اس کو شفا نہ دے تو وہ صبر کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے در پر دیر ہو سکتی ہے، اندھیر نہیں ہو سکتی۔

باب: اختلاج العرق والعين بذنب

رگ یا آنکھ کا نقصان کسی گناہ کی وجہ سے ہے

۳۳۰۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَرْفُوْعًا: ((مَااخْتُلِجَ عِرْقٌ وَلَا عَيْنٌ اِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا يَدْفَعُ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرُ)). [الصحيحة:۲۲۱۵]

سیدنا براء بن عازب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کسی رگ یا آنکھ کو نقصان پہنچتا ہے تو وہ کسی نہ کسی گناہ کی بنا پر ہوتا ہے، لیکن جو تکالیف اللہ تعالیٰ ویسے ہی ٹالتا رہتا ہے وہ کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۱۵۔ طبرانی فی الصغیر (۲/ ۱۰۳)، ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۲/ ۲۴۷)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ رحمت و رأفت کے وسیع سمندر کے مالک ہیں، وہ ہمیں اپنی رحمت کا مستحق بنا دیں۔ (آمین)

باب: تشفيع أربعين مؤمناً مقبولة

چالیس مومنوں کی شفاعت مقبول ہے

۳۳۰۲۔ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هَلَكَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِيْ: يَا كُرَيْبُ! قُمْ فَانْظُرْ هَلِ اجْتَمَعَ لِابْنِيْ اَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَيْحَكَ كَمْ تَرَاهُمْ...... اَرْبَعِيْنَ؟ قُلْتُ: لَابَلْ اَكْثَرُ قَالَ: فَاخْرِجُوْا بِابْنِيْ، فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ اَرْبَعِيْنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُشَفِّعُوْنَ لِمُؤْمِنٍ، اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)). [الصحيحة:۲۲٦۷]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ کے بیٹے فوت ہو گئے، انھوں نے مجھے کہا: کریب! ذرا اٹھو اور دیکھ کر آؤ کہ کیا میرے بیٹے (کی نماز جنازہ) کے لئے کوئی آیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: او ہو! وہ ہیں کتنے...... چالیس ہیں؟ میں نے کہا: چالیس سے بھی زیادہ ہیں۔ انھوں نے کہا: میرے بیٹے کی میت کو اٹھاؤ، میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اگر چالیس مؤمن کسی مومن (کی مغفرت) کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی یہ سفارش قبول فرما لیتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲٦۷۔ ابن ماجہ (۱۴۸۹)، طبرانی فی الکبیر (۱۲۱۵۸)، مسلم (۹۴۸) من طریق آخر و باختلاف یسیر۔

فوائد: بخشش کی دعا کرنے والے بھی صاحب ایمان ہوں اور مرنے والا بھی ایمان و ایقان سے متصف ہو کر مرا ہو تو توحید کی برکتیں رنگ لاتی ہیں اور بشری تقاضوں کو کالعدم کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید پرستوں کا جنازہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

باب: الا يذاء. مكفرة للذنوب

تکلیفیں گناہوں کا خاتمہ ہیں

۳۳۰۳۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ شَيْءٍ، يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ فِيْ جَسَدِهٖ يُؤْذِيْهِ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جب مؤمن کو کوئی تکلیف دہ چیز لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

سَيِّئَاتِهِ)). [الصحيحة:٢٢٧٤]

تخريج: الصحيحة ۲۲۷۴۔ حاكم (۱/ ۳۴۷)' احمد (۴/ ۹۸)' طبرانی فی الكبير (۱۹/ ۳۵۹)' والاوسط (۵۸۴۳)۔

٣٣٠٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((مَامِنْ عَبْدٍ يُصْرَعُ صُرْعَةً مِنْ مَرَضٍ، إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْهَا طَاهِرًا)). [الصحيحة:٢٢٧٧]

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے کوئی (مؤمن) بندہ جسے بیماریوں کی وجہ سے پچھاڑ دیا گیا ہو مگر قیامت کے دن اللہ تعالی اسے (گناہوں سے) پاک کر کے اٹھائیں گے۔''

تخريج: الصحيحة ۲۲۷۷۔ الرویانی فی مسنده (۱۲۷۰)' وعنه ابن عساكر (۲۲/ ۵۴) ابن ابی الدنیا فی الكفارات (۲۳)' بیهقی فی الشعب (۹۹۲۲)۔

باب: ذم المنكبين على الدنيا

باب:

٣٣٠٥۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ، إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ١٩٥]

محمد بن عمرو بن حزم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو مؤمن اپنے بھائی کی مصیبت پر اس کی تعزیت کرتا ہے، اللہ تعالی اسے قیامت کے دن عزت و شرافت کی عمدہ پوشاک پہنائے گا۔''

تخريج: الصحيحة ۱۹۵۔ ابن حبان (۷۲)' بیهقی (۱۰/ ۱۹۴)۔

فوائد: تعزیت کے معانی تسلی دلانے کے ہیں۔ اپنے مومن بھائیوں کی تکالیف میں ان کا سہارا بننے کے لیے ہر جائز حربہ استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً میت کے کفن و دفن میں تعاون کرنا' اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا' اس کے بچوں کے ساتھ پیار کرنا' اس کے قریبی رشتہ داروں کے چند دن کھانے کا اہتمام کرنا اور نبوی انداز اپناتے ہوئے اس کے لیے دعا کرنا۔ تعزیت کا تعلق صرف کسی کی وفات سے نہیں' بلکہ مومن جب بھی کسی قسم کی آفت میں مبتلا ہو جائے تو اس کی تسلی دلانے کو تعزیت کہتے ہیں۔

باب: فضل من مات له ثلاثه في الولد

اس کی فضیلت کہ جس کے تین بچے فوت ہوئے

٣٣٠٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ابْتَدَرَهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا قِبَلَهُ)). [الصحيحة: ٢٢٦٠]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن مسلمان والدین کے تین بیٹے، جو بالغ نہ ہوئے ہوں، فوت ہو جاتے ہیں' اللہ تعالی ان پر اپنی رحمت کرنے کی وجہ سے ایسے والدین کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور جو مسلمان اپنے مال کا جوڑا اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے، جنت کے دربان اس کی طرف لپک کر آتے ہیں اور اسے اپنی سمت والی نعمتوں کی طرف بلاتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۶۰۔ ابن حبان (۲۹۴۰، ۴۶۴۳، ۳۶۴۳)، ابو عوانۃ (۵/ ۹۹، ۱۰۰)، بیھقی (۹/ ۱۷۱)، احمد (۵/ ۱۵۱، ۱۵۹)۔

فوائد: مسلمانوں کے نابالغ بچے نہ صرف خود جنتی ہیں، بلکہ اپنے مسلمان والدین کو جنت میں داخل کرنے کا بہت بڑا سبب ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے چھوٹے بچوں کی وفات پر صبر و برداشت کا دامن تھام کر رکھا کریں۔

جوڑے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کے پاس گائیں ہیں تو دو گائیں صدقہ کرے اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرے مویشی ہیں تو ان میں سے دو کا صدقہ کرے۔ علی ہذا القیاس۔

باب: البلاء مکفرۃ للذنوب
مصیبتیں گناہوں کو ختم کرنے والی ہیں

۳۳۰۷۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَايَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ، وَوَلَدِهِ، وَمَالِهِ، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيَّةٌ)). [الصحيحة: ٢٢٨٠]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن اپنی جان، اولاد اور مال کے معاملے میں ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات ہوتی ہے تو اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۸۰۔ ترمذی (۲۳۹۹)، حاکم (۱/ ۳۴۶)، احمد (۲/ ۴۵۰)، ابو نعیم فی الحلیۃ (۷/ ۹۱)۔

باب: مثل المؤمن و مثل الموت
موت اور مومن کی مثال کا بیان

۳۳۰۸۔عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْمَوْتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءٍ اَحَدُهُمْ مَالُهُ قَالَ: خُذْ مَاشِئْتَ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَنَا مَعَكَ فَإِذَا مِتَّ اَنْزَلْتُكَ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَنَا مَعَكَ، وَاُخْرِجُ مَعَكَ. فَاَحَدُهُمْ مَالُهُ، وَالْآخِرُ اَهْلُهُ وَوَلَدُهُ وَالْآخِرُ عَمَلُهُ)). [الصحيحة: ٢٤٨١]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں، ان میں سے پہلا دوست کہے: اپنی چاہت کے مطابق لے لے، دوسرا کہے: میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو مر جائے گا تو میں تجھے اتار دوں گا، تیسرا کہے: میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ہی نکلوں گا۔ پہلا دوست مال، دوسرا آل اولاد اور تیسرا عمل ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۸۱۔ البزار (الکشف: ۳۲۲۶) و (البحر: ۳۲۷۲)، حاکم (۱/ ۷۴، ۷۵)، طبرانی فی الاوسط (۷۳۹۲)۔

فوائد: مال کا تعلق سانس کی آمد و رفت تک رہتا ہے، جونہی سانس نکلا، مال پرایا ہو گیا۔ آل اولاد کا تعلق دفنانے تک ہے، جونہی وہ قبر میں اتار کر قبر مکمل کر دیں گے تو سمجھیں گے کہ انھوں نے میت کے حقوق ادا کر دیئے ہیں۔ لیکن عمل کی برکتوں کا تعلق دنیوی زندگی سے بھی ہے اور مرنے کے بعد والی تمام زندگیوں سے بھی۔

باب: فضل من مات له ثلاثة من اولاد وشرطه
جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کی فضیلت اور اس کے حصول کی شرط کا بیان

۳۳۰۹۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ أَثْكَلَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهِ فَاحْتَسِبُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). [الصحيحة:۲۲۹۶]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے تین بیٹے فوت ہو جائیں اور وہ اپنی اولاد کی وفات پر اللہ تعالی سے ثواب کی توقع کرتے ہوئے صبر کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۹۶۔ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۵۴/ ۷۱)، احمد (۴/ ۱۴۴)، طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۳۰۰) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: فوت ہونے والے نابالغ بچوں کی وفات تو والدین کے لئے باعث برکت ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ صبر کے تقاضے پورے کریں۔ اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ انہیں مبارک باد دی جائے یا وہ اس کی تمنا کریں۔ بات صرف اتنی ہے کہ اگر کسی کے ساتھ یہ حادثہ پیش آ جائے تو اس کو صبر کی تلقین کی جائے اور اس طرح کی خوش خبریوں والی احادیث سنا کر اس کی دلجوئی کی جائے تاکہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کر سکے۔

۳۳۱۰۔ عَنْ أَنَسٍ مَّرْفُوْعًا: ((مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَتْ: اِمْرَأَةٌ: أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: أَوِاثْنَانِ)) [الصحيحة:۲۳۰۲]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے تین بیٹوں کے فوت ہو جانے پر ثواب کی امید میں صبر کرتا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔'' ایک عورت نے کہا: آیا دو بیٹوں پر بھی (یہی خوشخبری ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں دو بیٹوں پر بھی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۰۲۔ بخاری فی التاریخ (۶/ ۴۲۱)، نسائی (۱۸۷۳)، ابن حبان (۲۹۴۳)۔

باب: من الطب النبوی

طب نبوی کا بیان

۳۳۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). [الصحيحة: ۲۹۵۶]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ پر گوشت کی چکناہٹ لگی ہے اور اسے اس وجہ سے کسی (جانور کے کاٹنے وغیرہ کی صورت میں) نقصان ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۵۶۔ الادب المفرد (۱۲۱۹)، طبرانی فی الاوسط (۵۰۲)، البزار (الکشف: ۲۸۸۶)۔

فوائد: سبحان اللہ! شریعت نے ان تمام نسخوں کی نشاندہی کر دی ہے، جن میں دنیوی اور اخروی اور جسمانی اور روحانی فائدے پائے جاتے ہیں۔

باب: جواز صلاۃ الجنازۃ فی المسجد والافضل فی المصلی

مسجد میں نماز جنازہ کے جواز کا بیان تاہم جنازہ گاہ میں افضل ہے

٣٣١٢۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ)).
[الصحيحة: ٢٣٥١]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کی اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۵۱۔ ابوداؤد (۳۱۹۱)' ابن ماجہ (۱۵۱۷)' واللفظ له طحاوی (۱/ ۲۸۴)' احمد (۲/ ۴۴۴)۔

فوائد: اس حدیثِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اسے وہ ثواب نہیں ملے گا جو جنازہ گاہ میں ملتا ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: والله لقد صلى رسول الله ﷺ على ابنى بيضاء فى المسجد۔[مسلم] یعنی: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔

باب: فضل الستر على الميت وتكفينه

میت کی عیب پوشی اور تکفین کی فضیلت

٣٣١٣۔ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهُ، سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَمَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا، كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ)).
[الصحيحة: ٢٣٥٣]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا اور جس نے مسلمان کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے باریک ریشمین کپڑے پہنائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۵۳۔ ابن بشران فى الامال الفوائد (۲/ ۱۳۷/ ۱)' طبرانی فى الكبير (۸۰۷۷ بيهقى فى الشعب (۹۲۶۷)

فوائد: اگر میت کو غسل دینے والے کو دورانِ غسل کسی عیب کا پتہ چل جاتا ہے تو وہ اس پر پردہ ڈالتا ہے۔

باب: من مات على شيء بعثه الله عليه

جو شخص جس حال میں فوت ہوگا' اس حالت میں اٹھے گا

٣٣١٤۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَّاتَ عَلٰى شَيْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).
[الصحيحة: ٢٨٣]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی جس حالت میں مرے گا اسے (قیامت کے دن) اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۳۔ حاکم (۴/ ۳۱۳)' ابو یعلی (۲۲۶۹)' احمد (۳/ ۳۳۱)۔

فوائد: اس کی وضاحت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من مات على مرتبه من هذه المراتب' بعث عليها يوم القيامة؛ يعنى الغزو والحهاد۔)[مسند احمد] یعنی: جو ان مراتب میں سے کسی مرتبے پر مرا' وہ روزِ قیامت اسی پر اٹھایا جائے گا' آپ ﷺ کی مراد غزوہ اور جہاد تھا۔

لیکن متن میں مذکورہ حدیث عام ہے کہ جو آدمی جس اچھی یا بری حالت میں مرے گا وہ اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ اللہ

تعالیٰ سے خیر و عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔

باب: المؤمن مكفر

مومن کے گناہ معاف ہیں

۳۳۱۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَرْفُوْعًا: ((اَلْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ)). [الصحيحة:۲۳٦۷]

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مختلف امور) مومن (کے گناہوں کا) کفارہ بنتے رہتے ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۲۳٦۷۔ حاکم (۱/ ۵۸، ۴/ ۲۵۱)، خطابی فی غریب الحدیث (۱۵۱/ ۱)، البزار (الکشف: ۱۹۰۷) و (البحر الزخار: ۱۱۲۹) من طریق آخر عنه۔

۳۳۱٦۔ عَنْ عُقْبَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَلْمَيِّتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، شَهِيْدٌ)). [الصحيحة:۲۳۷۲]

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نمونیا کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۳۷۲۔ احمد (۴/ ۱۵۷)، الرویانی فی مسنده (۱۹۸)، طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۳۱۸)۔

فوائد: ایسی میت حکماً شہید ہوگی، اس کے کفن و دفن کے احکام عام میت والے ہوں گے، نہ کہ شہید فی سبیل اللہ کے۔

باب: عذاب القبر حق

عذاب قبر حق ہے

۳۳۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: ((فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يُصَلِّيْ صَلَاةً بَعْدَ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). [الصحيحة:۱۳۳۷]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور عذابِ قبر کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے عذابِ قبر (کے ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، عذابِ قبر حق ہے۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس (وقوعہ) کے بعد رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں عذابِ قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

تخریج: الصحيحة ۱۳۷۷۔ احمد (٦/ ۱۷۴)، بخاری (۱۳۷۲)، نسائی (۱۳۰۹)۔

باب: شده الحساب يوم القيامة

روز قیامت حساب و کتاب کی سختی کا بیان

۳۳۱۸۔ عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ [الزمر: ۱۰]، قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَايَكُوْنُ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِ الذُّنُوْبِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُرَدَّ اِلٰى كُلِّ ذِيْ

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ یعنی: ”تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔“ نازل ہوئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں مخصوص گناہوں کے ساتھ ساتھ آپس کی دنیوی رنجشوں کے نتائج بھگت لینے کے بعد (آخرت میں) دوبارہ جوابدہی کا سامنا کرنا

حَقٍّ حَقَّهُ)). [الصحيحة: ٣٤٠]

پڑے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمھیں بار بار تکلیف دی جائے گی یہاں تک کہ ہر حقدار کو اس کا پورا پورا حق لوٹا دیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۰۔ ابو یعلی (۶۶۸)' البزار (البحر:۹۶۴)' احمد (۱/ ۱۶۱)' ترمذی (۳۲۳۶) بنحوہ۔

فوائد: اگر زندگی میں حقوق العباد میں کی گئی کم و کاست کا ازالہ مکمل طور پر نہیں کیا جاتا تو اللہ تعالی کی بارگاہِ عالیہ میں اس کا مکمل تصفیہ کیا جائے گا۔

باب: كراهية اتيان النساء بالجنائز

عورتوں کا جنازہ کے ساتھ آنے کی کراہت کا بیان

٣٣١٩۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((اَنْهٰى عَنْ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ ، وَقَالَ: لَيْسَ لَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ اَجْرٌ)). [الصحيحة: ٣٠١٢]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا اور فرمایا: ''اس چیز میں ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۱۲۔ ابن حبان فی الثقات (۶/ ۴۹۳)' عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بیھقی (۴/ ۶۳)' طبرانی فی الاوسط (۸۴۰۵) عن ابن عمر۔

فوائد: لیکن عورتیں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہیں جیسا کہ عباد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو امہات المومنین نے یہ پیغام بھیجا کہ سعد کا جنازہ پہلے مسجد میں لے کر آئیں تاکہ وہ (ازواجِ مطہرات) ان کی نماز جنازہ پڑھ سکیں۔ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ ان کے حجروں پر جنازہ روک لیا گیا اور انھوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ پھر لوگ جنازے کو لے کر مقاعد والے باب الجنائز سے نکل گئے۔ لوگوں نے اس چیز کو معیوب سمجھا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس اعتراض کا علم ہوا تو انھوں نے کہا: لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے عیب نکالنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں۔ اب ہم پر یہ عیب لگایا گیا کہ ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کیوں پڑھی' حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضا کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔ [مسلم]

باب: النهي عن سب الأموات

مردوں کو گالی دینے کی ممانعت کا بیان

٣٣٢٠۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ: اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَبَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ، فَقَامَ اِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، فَقَالَ: يَا مُغِيْرَةُ! اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((نَهٰى عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ؟)) فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَّقَدْ مَاتَ؟! [الصحيحة: ٢٣٩٧]

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: اے مغیرہ! کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا؟ اب تو علی رضی اللہ عنہ پر ان کے فوت ہو چکنے کے بعد سب و شتم کیوں کرتا ہے؟

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۹۷۔ حاکم (۱/ ۳۸۵)' احمد (۴/ ۳۶۹)' ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۲/ ۱۵۳) من طریق آخر۔

فوائد: مرنے والے لوگ اپنے انجام سے ہمکنار ہو جاتے ہیں' اس لئے اگر ان کا تذکرۂ خیر نہیں ہو سکتا تو ان کے معائب و نقائص

بیان کرنے سے باز رہنا چاہئے' بالخصوص صحابہ کرام اور ان میں خاص طور پر اہل بیتِ رسول۔

باب: عذاب النائحة — میت پر بین کرنے والی عورت کا عذاب

۳۳۲۱۔ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرْبٍ)). [الصحيحة:۱۹۵۲]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نوحہ کرنے والی عورت نے موت سے پہلے توبہ نہ کی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر دیا جائے گا اور اس پر ایک کرتا تارکول کا ہوگا اور ایک قمیص خارش کی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۵۲۔ مسلم (۳/ ۴۵)' احمد (۵/ ۳۴۲'۳۴۳'۳۴۴)' حاکم (سدا/ ۳۸۳) نحوہ۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہوا کہ نوحہ کرنا کبیرہ گناہ ہے' کیونکہ علمائے اسلام نے اس گناہ کو کبیرہ شمار کیا ہے جس پر اخروی عذاب کی وعید دی گئی ہو۔

باب التشديد على الدين — قرض پر سختی کا بیان

۳۳۲۲۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ فَقَالَ: ((هَا هُنَا اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ اِنَّ صَاحِبَكُمْ مَحْبُوْسٌ بِبَابِ الْجَنَّةِ بِدَيْنٍ عَلَيْهِ)). [الصحيحة:۳٤۱۵]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھائی اور فرمایا: ''کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے؟ ......تمہارا ساتھی قرضے کی وجہ سے جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۱۵۔ ابوداؤد الطیالسی (۸۹۱)' طبرانی (۶۷۵۰)' حاکم (۲/ ۲۵)' ابوداؤد السجستانی (۳۳۴۱)' نسائی (۴۶۸۹) من طریق آخر عنہ مطولاً۔

فوائد: قرضے کا تعلق حقوق العباد سے ہے' اس لئے یہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا' جب تک قرض خواہ وصول نہیں کر لیتا یا معاف نہیں کر دیتا۔ دیکھیں متن میں مذکورہ میت کے پاس جنت کے تمام اسباب موجود ہیں۔ لیکن قرضہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ ہمیں چاہیے اپنے طرز حیات کا جائزہ لیں اور لوگوں کے حقوق ان کو واپس کریں۔

باب: المرض كفارة للمؤمن الصابر — بیماری صبر کرنے والے مومن کے لیے کفارہ ہے

۳۳۲۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِّخَطَايَاهُ)). [الصحيحة:۲٤۱۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''مؤمن کی تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۱۰۔ ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات (۱۳۲'۵۸)' حاکم (۱/ ۳۴۷)' وعنہ البیہقی فی الشعب (۹۸۳۵)۔

باب: الحمى تذهب الخطايا — بخار گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

۳۳۲۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِيْنَ؟)) قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا .فَقَالَ: ((اَلَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ)). [الصحيحة: ۷۱۵]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام میتب کے پاس آئے اور پوچھا: ''ام سائب! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کانپ رہی ہے۔'' انھوں نے جواب دیا: بخار ہے، اللہ اس کو بے برکتا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا مت کہہ، یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے دھونکنی لوہے کی کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۱۵۔ مسلم (۲۵۷۵)' الادب المفرد (۵۱۶)' بھیقی (۳/ ۳۷۷)۔

فوائد: تمام قسم کی تکالیف اللہ تعالی کی طرف سے ہیں' اس لیے ان کو برا بھلا کہنا دراصل اللہ تعالی پر اعتراض ہے۔ کوئی بھی بیماری ہو' وہ اللہ تعالی کی منظوری کے بعد بندے پر حملہ کرتی ہے' لہٰذا بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ حلال وسائل کے ذریعے علاج کروائے اور صبر کرے۔

باب: لاتكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب
مریضوں تم کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

۳۳۲۵۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ)). رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔ [الصحيحة: ۷۲۷]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو، اللہ تعالی انھیں کھلاتا پلاتا رہتا ہے۔'' یہ حدیث عقبہ بن عامر جہنی، عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن عمر اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۷۲۷۔ (۱) عقبۃ بن عامر: ترمذی (۲۰۴۰)' ابن ماجہ (۳۴۴۴)۔ (۲) عبدالرحمن بن عوف: حاکم (۴/ ۴۱۰)' البزار (الکشف: ۳۰۱۸)۔ (۳) ابن عمر: عقیلی فی الضعفاء (۳/ ۷۴) ابن عدی (۵/ ۱۸۵۰)۔ (۴) جابر رضی اللہ عنہ: ابو نعیم فی الحیلۃ (۱۰/ ۵۰'۵۱)۔

فوائد: اللہ تعالی مریضوں کو کھلاتا اور پلاتا ہے' اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کی ایسی مدد کرتا ہے اور بھوک اور پیاس کی تکلیف پر ایسا صبر عطا کرتا ہے کہ جس سے کھانے پینے کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ دراصل زندگی اور قوت کا مصدر اللہ تعالی کی ذات ہے' نہ کہ ماکول و مشروب اور صحت و عافیت۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ اللہ تعالی مریضوں کو ایسی قوتیں عطا کرتا ہے جو روح کی حفاظت اور جسم کو تقویت دینے میں کھانے پینے کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

اس حدیث کی حقانیت کو یوں سمجھیں کہ ایک مریض دس دن کھانا نہیں کھاتا' لیکن جونہی وہ شفایاب ہوتا ہے تو دو تین دنوں کے اندر اندر اس کی صحت بحال ہو جاتی ہے اور دس دنوں کے وقفے کے آثار نظر ہی نہیں آتے۔ اس کے برعکس اگر کوئی صحت مند آدمی

تین چار دن کھانا پینا بند کر دے تو اس کی قوتیں جواب دے جاتی ہیں' وہ چلنے پھرنے سے قاصر آ جاتا اور اس کے پیٹ کا نظام تباہ ہو جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ مریض کے ساتھ اللہ تعالی کا کوئی خاص تعلق ہوتا ہے۔

باب: الحلف بصفات الله تعالى

اللہ تعالیٰ کی صفات کی قسم کھانا

٣٣٢٦- عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ كَانَ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اَصْبِغُوْهُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيَصْبِغُوْنَهُ فِيْهَا صِبْغَةً، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ اَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَكْرَهُهُ قَطُّ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ النَّاسِ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ: اَصْبِغُوْهُ فِيْهَا صِبْغَةً، فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ، قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ مَارَاَيْتُ خَيْرًا قَطُّ، وَلَا قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ)). [الصحيحة:١١٦٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں سب سے زیادہ آزمائش زدہ شخص، جو جنتی ہوگا، کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالی فرمائے گا: اس کو جنت کا چکر لگواؤ، تو فرشتے اسے جنت کا چکر لگوائیں گے۔ پھر اللہ تعالی پوچھے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے دنیا میں کوئی تنگ حالی یا ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو مجھے ناپسند ہو۔'' پھر دنیا کے سب سے زیادہ خوشحال شخص، جو جہنمی ہوگا، کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالی فرمائے گا: اس کو ایک دفعہ جہنم میں ڈبوؤ۔ پھر اللہ تعالی پوچھے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی یا باعثِ تسکین چیز دیکھی ہے؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! آج تک میں نے کوئی خیر (سکون) اور آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں دیکھی۔''

تخريج: الصحيحة ١١٦٧- احمد (٣/ ٢٥٣)' ابن ابى شيبة (١٣/ ٢٤٨)' ابو يعلى (٣٥٢١) بهذا اللفظ مسلم (٢٨٧٠) بنحوه۔

فوائد: جنت جیسا عشرت کدہ پہلے والی بیماریوں' تنگدستیوں اور پریشانیوں کو بھلا دے گا۔ اس کے برعکس جہنم کی وادی آرام وسکون کی ماضی کی ساری صورتوں کو جہنمی کے ذہن سے نکال دے گی۔

باب ما يفعل في القبر

قبر میں جو کیا کیا جاتا ہے اس کا بیان

٣٣٢٧- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَنَازَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، فَاِذَا الْاِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَكٌ فِيْ يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَاَقْعَدَهُ، قَالَ: مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا، قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اس امت کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے، جب کسی شخص کو دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے، اس کے ہاتھ میں کوٹنے کا آلہ ہوتا ہے، وہ اس شخص کو بٹھا کر پوچھتا ہے: اس آدمی کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ اگر وہ مومن ہو تو جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ

بَابٌ اِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: هٰذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ ، فَاَمَّا اِذَا آمَنْتَ، فَهٰذَا مَنْزِلُكَ، فَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ ،فَيُرِيْدُ اَنْ يَّنْهَضَ اِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: اُسْكُنْ! وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ. وَاِنْ كَانَ كَافِرًا اَوْ مُنَافِقًا، يَقُوْلُ لَهٗ :مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا ، فَيَقُوْلُ: لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَلَا اهْتَدَيْتَ! ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ آمَنْتَ بِرَبِّكَ ، فَاَمَّا اِذْ كَفَرْتَ بِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَبْدَلَكَ بِهٖ هٰذَا، وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى النَّارِ، ثُمَّ يَقْمَعُهٗ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ ، يَسْمَعُهَا خَلْقُ اللّٰهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَحَدٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فِيْ يَدِهٖ مِطْرَاقٌ اِلَّا هُبِلَ عِنْدَ ذٰلِكَ ؟! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [ابراهيم:۲۷])).

[الصحيحة:۳۳۹٤]

کہتا ہے: تو نے سچ کہا۔ پھر جہنم کی طرف سے ایک دروازہ کھول کر کہتا ہے کہ دیکھ اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا۔ اب جبکہ تو ایمان لایا ہے، تیری منزل یہ ہے، سو وہ جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ اب وہ شخص (جنت میں داخل ہونے کے لئے) اٹھنے کا ارادہ کرتا ہے، لیکن فرشتہ کہتا ہے: ٹھیر جا! پھر اس کی قبر کو وسیع کر دیتا ہے۔ اگر دفن کیا جانے والا کافر یا منافق ہو تو فرشتہ پوچھتا ہے کہ تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تو نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا' اسی طرح کہا تو تھا (لیکن اب میرے ذہن میں کوئی جواب نہیں ہے)۔ فرشتہ کہتا ہے: نہ تو نے سوجھ بوجھ حاصل کی، نہ تو نے پڑھا اور نہ تو نے ہدایت پائی۔ پھر فرشتہ جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول کر اسے کہتا ہے کہ یہ تیری منزل ہوتی بشرطیکہ تو اپنے رب پر ایمان لاتا، اب جبکہ تو کافر ہے' اللہ تعالی نے تجھے اس کے بدلے یہ ٹھکانہ دیا ہے اور وہ جہنم کی طرف سے دروازہ کھول دیتا ہے اور اس کے سر پر وہ آلہ (اس زور سے) مارتا ہے کہ جن و انس کے علاوہ ہر کوئی اس کی آواز کو سنتا ہے۔ یہ حدیث سن کر بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو شخص بھی فرشتے کے ہاتھ میں وہ آلہ دیکھے گا وہ تو (دہشت کی وجہ سے) بے شعور سا ہو کر رہ جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواباً یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (سورۂ ابراہیم: ۲۷) یعنی: اللہ تعالی ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۹۴۔ احمد (۳/ ۳) ابن جریر فی تفسیرہ (۱۳/ ۱۴۳) ابن ابی عاصم فی السنة (۸۶۵)۔

فوائد: پہلے اس مفہوم کی احادیث گزر چکی ہیں۔ اس حدیث کے متن کا ترجمہ ہی اس کا مفہوم ادا کرنے کے لئے کافی ہے۔

باب: من كرب الموت
موت کی سختی کا بیان

۳۳۲۸۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَالَتْ فَاطِمَةُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو موت کی تکلیف

ذٰلِكَ، يَعْنِي لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَاوَجَدَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَاهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا بُنَيَّةُ! اَنَّهُ قَدْ حَضَرَ بِاَبِيْكَ مَالَيْسَ اللّٰهُ بِتَارِكٍ مِّنْهُ اَحَدًا لِّمُوَافَاةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:۱۷۳۸]

محسوس ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے تکلیف! رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''میری پیاری بیٹی! تیرے باپ پر (وہ موت) غالب آنے والی ہے کہ قیامت کے دن تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالی ہر کسی کو اس میں مبتلا کرے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۳۸۔ احمد (۳/ ۱۴۱)' ترمذی فی الشمائل (۳۷۹)' ابن ماجہ (۱۶۲۹)' ابو یعلی (۳۴۴۱)۔

فوائد: یعنی یہ تو اللہ تعالی کا فیصلہ ہے' جو ہر کس و ناکس کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جزع و فزع کرنے کچھ بن نہیں پاتا۔

باب: اتباع المیت ثلاثة

تین چیزیں میت کا پیچھا کرتی ہیں

۳۳۲۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ اِلٰى قَبْرِهِ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَعَمَلُهُ،فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ، يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)).

[الصحيحة:۳۳۵۵]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل۔ پس دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال و منال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۹۹۔ احمد (۳/ ۱۱۰)' ابن المبارك فی الزھد (۶۳۶)' الحمیدی (۱۱۸۶) والسیاق له بخاری (۶۵۱۴)' مسلم (۲۹۳۰)۔

فوائد: موجودہ دور میں ظاہر پرستی اور نمائشی طرز حیات پر کچھ زیادہ ہی توجہ دی جانے لگی ہے۔ ہر اعلی و ادنی کے ذہن میں دو چیزیں ہیں: مال و دولت اور یاری و برادری۔ مال و دولت میں اضافہ ہونا چاہئے اور یاری و برادری کا لحاظ کرنا چاہئے۔ لیکن ان دونوں چیزوں کا تعلق انسان کے سانس کی آمد و رفت تک ہے۔ اصل چیز عمل صالح ہے' جس کا اصل تعلق مرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ برادری سے لاپرواہی کا اظہار کیا جائے۔ غرضِ کلام یہ ہے کہ زندگی کا اصل مقصود آخرت کی تیاری اور اعمال صالحہ میں اضافہ ہے۔ اگر خاندان کا لحاظ اور مال و دولت کے حصول کو قرآن و حدیث کے تابع کر لیا جائے تو وہ بھی نیک اعمال کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

❀❀❀

(۲۶) المناقب والمثالب

فضائل ومناقب اور معائب ونقائص

اس باب کی بیشتر احادیث کا مفہوم ان کے متون سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔

باب: فضل النبیؐ بانه أول من يدخل الجنة

نبیؐ کی فضیلت اس وجہ سے کہ آپؐ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے

۳۳۳۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ: فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ)). [الصحيحة: ٧٧٤]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں روز قیامت جنت کے دروازے پر آکر اسے کھولنے کا کہوں گا۔ دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا: میں محمد ہوں۔ (یہ سن کر) وہ کہے گا: آپ کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے قبل کسی کے لئے (جنت کا) دروازہ نہیں کھولنا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۷۷۴۔ مسلم (۱۹۷)، احمد (۳/ ۱۳۶)، ابو عوانۃ (۱/ ۱۵۸،۱۵۹)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ حشر کے میدان میں تمام لوگوں کے سردار ہوں گے اور جد امجد حضرت آدم علیہ السلام سمیت تمام لوگ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اوصاف والا ہی جنت کے دروازے پر دستک دے سکتا ہے۔

باب: دعاء النبیؐ علی احد ليس له باهل طهور له

نبی ﷺ کا کسی کو بد دعا دینا کہ جس کا وہ حق دار نہیں وہ اس کے لیے گناہوں سے پاک ہے

۳۳۳۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ، فَقَالَ: ((آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبُرْتِ لَا كَبُرَ سِنُّكِ.)) فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِيْ، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، جو انس کی ماں تھیں، کے پاس ایک یتیم بچی تھی۔ (ایک دن) آپ ﷺ نے (کہیں) اس بچی کو دیکھا اور پوچھا: ''تو یہاں ہے؟ تیری عمر نہ بڑھنے پائے، تو تو بڑی ہو گئی ہے۔'' یتیمہ یہ سن کر روتی ہوئی ام سلیم کے پاس آئی۔ ام سلیم نے پوچھا: بیٹی! کیا ہوا؟

الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ أَنْ لَّايَكْبُرَ سِنِّيْ أَبَدًا أَوْ قَالَتْ: قَرْنِيْ فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِيْ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟)) قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَّايَكْبُرَ سِنُّهَا وَلَايَكْبُرَ قَرْنُهَا۔ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ أَنِّيْ اِشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِيْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)). [الصحيحة: ٨٤]

بچی نے جواب دیا: اللہ کے نبی نے مجھے بد دعا دی ہے کہ میری عمر بڑی یا میرا زمانہ طویل نہ ہونے پائے۔ ام سلیم نے جلدی جلدی چادر لپیٹی اور نکل پڑی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ام سلیم! تجھے کیا ہوا؟'' اس نے جواب دیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری یتیمہ کو بد دعا دی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کون سی (ذرا تفصیل بتاؤ)؟'' اس نے کہا: میری یتیمہ کہتی ہے کہ آپ نے اسے اس کی عمر بڑی یا اس کا زمانہ لمبا نہ ہونے کی بد دعا دی ہے۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: ''ام سلیم! کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے ربّ سے شرط لگائی کہ میں بشر ہوں، عام دوسرے انسانوں کی طرح راضی بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی۔ سو میں جس امتی پر ایسی بد دعا کر دوں جس کا وہ حقدار نہ ہو تو وہ (اللہ) اس بد دعا کو اس کے حق میں اسے پاک کرنے والی، اس کا تزکیہ کرنے والی اور اسے روزِ قیامت اپنے قریب کر دینے والی بنا دے؟''

تخریج: الصحیحۃ ۸۴۔ مسلم (۲۶۰۳)۔

فوائد: یہ رحمۃ للعالمین کا لقب پانے والے کی عظمت و منقبت ہے کہ آپ ﷺ کی بد دعائیں بھی فرزندانِ امت کے لئے باعثِ تزکیہ بن جاتی ہیں، بشرطیکہ وہ آدمی اُس بد دعا کا مستحق نہ ہو۔

باب: فضيلة حب الانصار
انصار سے محبت کی فضیلت کا بیان

۳۳۳۲: عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا ((آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ)). [الصحيحة: ٦٦٨]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۶۶۸۔ بخاری (۱۷)، مسلم (۷۴)، نسائی (۵۰۲۲)۔

فوائد: انصار نے اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، اپنے شہر کو مرکزِ اسلام قرار دیا، رسول اللہ ﷺ مکہ میں یہ اعلان کرتے تھے کہ قریشیوں نے مجھے تبلیغِ اسلام سے روک رکھا ہے، کون ہے جو مجھے پناہ دے تاکہ میں رب کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکوں؟ انصاریوں نے مال و جان داؤ پر لگا کر اور دوستوں کی دشمنیاں مول کر آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا۔ مہاجرین کو، جو اسلام کا سرمایہ تھے، کو اپنے گھروں اور جائدادوں میں حصہ دار قرار دیا۔ ان نفوسِ قدسیہ کی محبت کو ایمان کی علامت اور ان سے نفرت کو منافقت کی علامت قرار دیا

گیا۔ جو بد بخت اسلام کے سپوتوں اور ستونوں کا پاس لحاظ نہیں کرتا' اسے ایمان وایقان کی نعمت کیسے نصیب ہو گی۔

خلافة أبي بكر حق

۳۳۳۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: إِئْتِنِي بِكَتِفٍ أَوْ لَوْحٍ حَتّٰى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَايُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَقُومَ قَالَ اَبَى اللّٰهُ وَالْمُؤمِنُوْنَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ!))۔

[الصحيحة: ٦٩٠]

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت حق ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ''کوئی تختی یا ہڈی لاؤ' میں ابوبکر کے حق میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس پر کسی کو اختلاف نہ ہو''۔ جب عبدالرحمن کھڑا ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! اللہ تعالی نے اور مؤمنوں نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ تجھ پر اختلاف کیا جائے۔''

تخریج: الصحيحة ٦٩٠- احمد (٦/ ٤٧)' الحسن بن عرفة في جزئه (٣)' ابن سعد (٣/ ١٨٠)' مسلم (٢٣٨٧) من طريق آخر عنها۔

فوائد: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی بیماری کے دوران کہا: (ادعي لي ابابكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا' فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل: انا اولى' ويابى الله والمومنون الا ابا بكر۔) [مسلم] یعنی: اپنے باپ ابوبکر اور بھائی کو بلاؤ' تاکہ میں کچھ لکھ ہی دوں' کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی خواہش مند تمنا کر سکتا ہے اور کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ (خلافت کا) زیادہ حقدار ہے۔ لیکن اللہ تعالی اور مومنین تو ابوبکر کے علاوہ ہر کسی کا انکار کرتے ہیں۔

یہ روایات اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ آپ ﷺ کے خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور عملاً ایسے ہی ہوا کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' ارباب حل وعقد اور پھر تمام مسلمانوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بین ثبوت ہے۔

باب: من خلقه صلى الله عليه وسلم وتواضعه وفضل الموفين

۳۳۳٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِبْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ جَزُوْرًا۔ أَوْ جَزَائِرَ بِوَسْقٍ مِّنْ تَمْرِ الذُّخْرَةِ (وَتَمْرُ الذُّخْرَةِ: الْعَجْوَةُ) فَرَجَعَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَيْتِهِ وَالْتَمَسَ لَهُ التَّمْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ:((يَا عَبْدَاللّٰهِ! إِنَّا قَدِ ابْتَعْنَا مِنْكَ جَزُوْرًا. أَوْ جَزَائِرَ. بِوَسْقٍ مِّنْ تَمْرِ الذُّخْرَةِ، فَالْتَمَسْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْهُ)) قَالَ: فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاغَدْرَاهُ!

آپ ﷺ کے اخلاق اور تواضع کا بیان اور وقت پر ادائیگی کرنے والے کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک وسق ذخرہ یعنی عجوہ کھجور کے عوض میں ایک بدّو سے ایک یا چند اونٹنیاں خریدیں۔ آپ ﷺ گھر کو لوٹے' کھجوریں تلاش کیں لیکن آپ ﷺ کو کچھ نہ ملا۔ آپ ﷺ اس بدّو کے پاس گئے اور فرمایا: ''او اللہ کے بندے! میں نے تجھ سے ایک وسق ذخرہ کھجور کے عوض اونٹنی خریدی' لیکن تلاش کرنے کے باوجود مجھے کھجور نہ مل سکی۔'' اس نے کہا: ہائے عہد شکنی! لوگوں نے اسے برا بھلا کہتے ہوئے کہا: اللہ تجھے ہلاک کرے، کیا رسول اللہ ﷺ عہد شکنی کر سکتے ہیں۔

قَالَتْ: فَهَمَّ النَّاسُ وَقَالُوْا: قَاتَلَكَ اللّٰهُ، أَيُغْدِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا))** ثُمَّ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **((يَا عَبْدَاللّٰهِ إِنَّا ابْتَعْنَا مِنْكَ جَزَائِرَ وَنَحْنُ نَظُنُّ أَنَّ عِنْدَنَا مَا سَمَّيْنَا لَكَ فَالْتَمَسْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْهُ))** فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاغَدْرَاهُ! فَنَهَمَهُ النَّاسُ وَقَالُوْا: قَاتَلَكَ اللّٰهُ، أَيُغْدِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا))** فَرَدَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَآهُ لَا يَفْقَهُ عَنْهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ: اِذْهَبْ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ بْنِ أُمَيَّةَ فَقُلْ لَّهَا: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَكِ: إِنْ كَانَ عِنْدَكِ وَسْقٌ مِنْ تَمْرِ الذُّخْرَةِ فَأَسْلِفِيْنَاهُ حَتّٰى نُؤَدِّيَهُ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَذَهَبَ إِلَيْهَا الرَّجُلُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ عِنْدِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَابْعَثْ مَنْ يَّقْبِضُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلرَّجُلِ: اِذْهَبْ بِهِ فَأَوْفِهِ الَّذِيْ لَهُ، قَالَ: فَذَهَبَ بِهِ فَأَوْفَاهُ الَّذِيْ لَهُ، قَالَتْ: فَمَرَّ الْأَعْرَابِيُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ أَوْفَيْتَ وَأَطْيَبْتَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أُوْلٰئِكَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمُوْفُوْنَ الْمُطَيِّبُوْنَ))**. [الصحيحة: ٢٦٧٧]

آپ ﷺ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو' صاحبِ حق آدمی باتیں کرتا رہتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ پھر لوٹ گئے اور واپس آ کر فرمایا: ''اللہ کے بندے! میں نے تجھ سے اونٹنی خریدی' میرا خیال تھا کہ میرے پاس طے شدہ قیمت ہوگی' لیکن تلاش کے باوجود کچھ نہ ملا۔'' اس بدّو نے کہا: ہائے! یہ تو دھوکہ بازی ہے! لوگوں نے اسے ڈانٹ ڈپٹ کی اور کہا: اللہ تیرا ستیاناس کرے' کیا اللہ کے رسول ﷺ دھوکہ کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو' حقدار آدمی باتیں کرتا رہتا ہے۔'' آپ ﷺ نے دو تین دفعہ ایسے ہی کیا' لیکن کسی کو (اصل مقصد) سمجھ نہ آسکا۔ بالآخر آپ ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''خولہ بنت حکیم بن امیہ کے پاس جاؤ اور اسے میرا پیغام دو کہ اگر تیرے پاس ایک وسق ذخرہ کھجور ہے تو مجھے بطور قرض دے دے' میں بعد میں ان شاء اللہ تجھے واپس کر دوں گا۔'' وہ صحابی گیا اور واپس آ کر کہا کہ خولہ کہتی ہے: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! میرے پاس کھجوریں موجود ہیں' آپ کسی آدمی کو لینے کے لئے بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ ''جاؤ اور اس کا قرضہ ادا کر دو۔'' وہ گیا اور اس کا قرضہ چکا دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ بدّو آپ ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے اور اس نے کہا: اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے' آپ نے قرض چکا دیا ہے اور بہت عمدہ انداز میں ادا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے ہاں روزِ قیامت بہترین بندے وہ ہوں گے جو اچھے انداز میں ادائیگیاں کرتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۷۷۔ احمد (۶/ ۲۶۸، ۲۶۹)' البزار (الکشف: ۱۳۰۹)' عبد بن حمید (۱۴۹۷)' بیہقی (۶/ ۲۰)۔

فوائد: یہ ضروری نہیں کہ اینٹ کا جواب پتھر سے ہی دیا جائے' شرعی قاعدہ یہ ہے جارحانہ باتیں کرنے والے کا سبب دریافت کیا جائے کہ آیا وہ جو کچھ کہہ رہا ہے تو وہ بجا طور پر کہہ رہا ہے یا بے جا طور پر' پھر اس کے مطابق اس کی جوابی کارروائی کی جائے۔

قرضہ دینے والا محسن اور قرضہ لینے والا ممنون اور محتاج ہوتا ہے' لیکن ہمارے ہاں معاملہ بڑا عجیب ہے کہ قرض دینے والا قرضہ دینے کے بعد قرضہ لینے والا کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے' جب وہ اپنی رقم کا مطالبہ کرتا ہے تو جواباً اوٹ پٹانگ باتیں کی جاتی ہیں۔ ایسا کرنا شرعی مزاج کا تقاضا نہیں ہے۔ آپ ﷺ تو ان لوگوں کو تعریف کر رہے ہیں جو اچھے انداز میں قرضے چکاتے ہیں اور ہم سرے سے قرضہ ادا کرنے سے قاصر آ جاتے ہیں۔ قرض خواہ بے چارہ قرض واپس طلب کرنے پر مجرم بن جاتا ہے اور غاصب مقروض مظلوم بن جاتا ہے جو کہ درحقیقت قرض واپس نہ کر کے ظلم کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔

ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع کا وزن دو کلو سو گرام ہوتا ہے۔

باب: دعوة ملوك الكفار إلى الاسلام

کافر حکمرانوں کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

٣٣٣٥: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْأَسْلَمِيِّ بِأَسَانِيدَ لَهُ عَنْ جَمْعٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، قَالَ: دَخَلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِيْ حَدِيْثِ بَعْضٍ، قَالُوْا: وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِيَّ، وَهُوَ أَحَدُ السِّتَّةِ، إِلٰى كِسْرٰى يَدْعُوْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَتَبَ مَعَهُ كِتَابًا: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُرِئَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَمَزَّقَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ مُلْكَهُ، وَكَتَبَ كِسْرٰى إِلٰى بَاذَانَ عَامِلِهِ عَلَى الْيَمَنِ أَنِ ابْعَثْ مِنْ عِنْدِكَ رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ بِالْحِجَازِ، فَلْيَأْتِيَانِيْ بِخَبَرِهِ، فَبَعَثَ بَاذَانُ زَهْرَمَانِهِ وَرَجُلًا آخَرَ وَكَتَبَ مَعَهُمَا كِتَابًا، فَقَدِمَا الْمَدِيْنَةَ، فَدَفَعَا كِتَابَ بَاذَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَاهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَفَرَائِصُهُمَا تَرْعَدُ وَقَالَ: اِرْجِعَا عَنِّيْ يَوْمَكُمَا هٰذَا حَتّٰى تَأْتِيَانِيَ الْغَدَ فَأُخْبِرُكُمَا بِمَا أُرِيْدُ فَجَاءَاهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُمَا: ((أَبْلِغَا صَاحِبَكُمَا أَنَّ رَبِّيْ قَدْ قَتَلَ رَبَّهُ كِسْرٰى فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ)). [الصحيحة: ١٤٢٩]

محمد بن عمر اسلمی اپنی سندوں کے ساتھ چند ایک صحابہ' جن کی احادیث کے الفاظ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو گئے ہیں' سے بیان کرتے ہیں' انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ' جو چھ میں سے ایک تھے' کو کسریٰ کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا اور ایک خط بھی لکھا۔ عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کسریٰ کو رسول اللہ ﷺ کا خط تھما دیا' وہ اس پر پڑھا گیا' اس نے خط پکڑا اور پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس صورتحال کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی بادشاہت کے پرخچے اڑا دے۔'' پھر کسریٰ نے یمن کے گورنر باذان کی طرف خط لکھا کہ تو کوئی دو باہمت آدمی اس حجاز والے شخص (نبی کریم ﷺ) کے پاس بھیج تا کہ وہ ہمیں اس کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ باذان نے اپنا میر منشی اور ایک دوسرا آدمی اپنے خط کے ہمراہ بھیجا۔ یہ دونوں مدینہ میں آئے' باذان کا خط نبی کریم ﷺ کو دیا' آپ ﷺ مسکرائے اور انھیں دعوتِ اسلام دی' اس حال میں کہ ان کے مونڈھوں کا گوشت کانپ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ ''تم دونوں آج چلے جاؤ' کل مجھے ملنا' میں تمھیں اپنے ارادے سے آگاہ کروں گا۔'' جب وہ دوسرے دن آئے تو آپ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''میری بات اپنے لیڈر (باذان) تک پہنچا دو کہ اس

رات میرے ربّ نے اس کے ربّ کسریٰ کو ہلاک کر دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۴۲۹۔ ابن سعد (۱/ ۲۵۹،۲۵۸) بدون السنه' ابن جریر فی تاریخه (۳/ ۱۵۴)' عن یزید بن حبیب مرسلاً' احمد (۵/ ۴۳)' بیهقی فی الدلائل (۴/ ۳۹۰)' عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ مختصراً جداً۔

فوائد: مسلم حکمرانوں کو بھی چاہئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا حق ادا کریں اور کفریہ مملکتوں کے وزراء وسلاطین کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور انجام کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیں۔

باب: فضل هشام و عمرو بن العاص بانهما مومنان

ہشام اور عمرو بن عاص کی فضیلت کہ وہ دونوں مومن ہیں

۳۳۳۶: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهُ: ((اِبْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ: هِشَامٌ وَعَمْرٌو)). [الصحیحة: ۱۵۶]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عاص کے دونوں بیٹے ہشام اور عمرو مؤمن ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۵۶۔ عفان بن مسلم فی حدیثه (ق:۲۳۸/ ۲) وعنه احمد (۲/ ۳۵۴)' ابن سعد (۴/ ۱۹۱)' حاکم (۳/ ۴۵۲)۔

باب: ابوبکر و عمرؓ سید اکھول اهل الجنة

جنتی بزرگوں کے سردار ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں

۳۳۳۷: قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ)) رُوِیَ عَنْ جَمْعٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَأَبُوْ جُحَيْفَةَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ۔

[الصحیحة: ۸۲۴]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر پہلوں اور پچھلوں میں سے جنت میں داخل ہونے والے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔'' یہ حدیث سیدنا علی بن ابو طالب' سیدنا انس بن مالک' سیدنا ابو جحیفہ' سیدنا جابر بن عبد اللہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۸۲۴۔ (۱) علی : ترمذی (۳۶۶۵)' ابن ماجه (۹۵)۔ (۲) انس: ترمذی (۳۶۶۴)' الضیاء فی المختارة (۲۵۱۰)۔ (۳) ابو جحیفة: ابن (۱۰۰)' ابن حبان (۶۹۰۴)۔ (۴) جابر: طبرانی فی الاوسط (۸۸۰۳)۔ (۵) ابو سعید الخدری: طبرانی فی الاوسط (۳۳۲۸)' البزار (الکشف:۲۴۹۲)۔ (۶) ابن عمر رضی اللہ عنہما السهمی فی تاریخ جرجان (۷۷)۔

فوائد: یعنی جو لوگ عمر رسیدگی میں فوت ہو کر جنت میں داخل ہوتے ہیں' وگرنہ جنت میں تو سب جنتیوں کی عمریں' جوانیاں اور قد وقامت وغیرہ برابر ہوگا۔

۳۳۳۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین اسلام میں ابوبکر اور عمر کی اہمیت سر میں کان اور آنکھ

كَمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ)). [الصحيحة: ٨١٥]

کی سی ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۱۵۔ طبرانی فی خطیب فی تاریخه (۸/ ۴۵۹، ۴۶۰) ابن الشاهین فی فضائل العشرة (۷۰)۔

فوائد: سر میں جو اہمیت کان اور آنکھ کی ہے، دین میں وہی اہمیت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ جس دین میں ابوبکر وعمر کی کوئی اہمیت نہ ہو، اس دین کی مثال بھی بہرے اور نابینے آدمی کی مثال ہے۔

باب: فضل أبي سفيان بن حرب

ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کی فضیلت کا بیان

٣٣٣٩: عَنْ أَبِي حِبَّةَ الْبَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ خَيْرُ أَهْلِيْ)). [الصحيحة: ٨٢٠]

سیدنا ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوسفیان بن حارث میرے خاندان کا بہترین فرد ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۲۰۔ طبرانی (۲۲/ ۳۲۷)، وفی الاوسط (۶۵۴۲)، حاکم (۳/ ۲۵۵)۔

باب: من فضائل عمار بن ياسر

باب: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٣٣٤٠: عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- أُتِيَ حُذَيْفَةُ فَقِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ قُتِلَ هٰذَا الرَّجُلُ، وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فَمَا تَقُوْلُ؟ فَقَالَ: أَسْنِدُوْنِيْ، فَأَسْنَدُوْهُ إِلٰى صَدْرِ رَجُلٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَبُوْ الْيَقْظَانِ عَلَى الْفِطْرَةِ، لَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَمُوْتَ، أَوْ يَمَسَّهُ الْهَرَمُ)). [الصحيحة: ٣٢١٦]

بلال بن یحییٰ کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو سیدنا حذیفہ کو خواب آیا، انھیں کہا گیا: اے ابوعبد اللہ! عثمان کو تو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگ اختلاف میں پڑ چکے ہیں، ایسے میں آپ کیا کہیں گے؟ انھوں نے کہا: مجھے سہارا دو۔ انھیں ایک آدمی کے سینے کا سہارا دیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ابو الیقظان فطرتِ (اسلام) پر ہے اور اس کو مرنے تک یا انتہائی بوڑھا ہونے تک نہیں چھوڑے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۱۶۔ البزار (الکشف: ۲۶۸۶) و(البحر: ۲۹۳۵)، ابن سعد (۳/ ۲۶۲، ۲۶۳)، ابن عساکر (۴۶/ ۲۸۱)۔

فوائد: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الیقظان تھی۔ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان ہی کے لشکر میں جنگِ صفین میں شہید ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہادتِ عثمان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

باب: فضل أهل بدر

اہل بدر کی فضیلت کا بیان

٣٣٤١: عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَجَدُّهُ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ- قَالَ: أَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:

معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی اپنے باپ، جو بدری تھے اور ان کے دادا اہل عقبہ میں سے تھے، سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: کہ جبریل، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا: آپ لوگ

مَاتَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: ((مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)) قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ فِيْنَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ. [الصحيحة: ٢٥٢٨]

جنگِ بدر میں شریک ہونے والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے افضل ترین۔'' جبریل نے کہا: اس جنگ میں جو فرشتے شریک ہوئے تھے وہ بھی اسی طرح (افضل ترین شمار کیے جاتے) ہیں۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۲۸۔ ابن ابی خیثمۃ فی التاریخ (۹۹۴)' بخاری (۳۹۹۲'۳۹۹۳)' وقد تقدم برقم (۲۰۲۴)۔

فوائد: اس میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام کا بیان ہے۔

باب: فضل سعد بن معاذ

سعد بن معاذ کی فضیلت کا بیان

٣٣٤٢: عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُكَيْدَرَ الدَّوْمَةَ بَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةَ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ؟ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا)) ثُمَّ أَهْدَاهَا إِلٰى عُمَرَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تَكْرَهُهَا وَأَلْبَسُهَا؟ قَالَ: ((يَاعُمَرُ! إِنَّمَا أَرْسَلْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبْعَثَ بِهَا وَجْهًا، فَتُصِيْبَ بِهَا مَالًا)) وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُّنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ)). [الصحيحة: ٣٣٤٦]

سیدنا انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ریشمی جبہ بھیجا' آپ ﷺ نے زیبِ تن کیا' لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں اس پر تعجب ہوتا ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس جبے سے بہتر ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے وہ جبہ سیدنا عمر کو بطور ہدیہ دے دیا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اسے ناپسند کرتے ہیں تو میں کیسے پہنوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! میں نے تو تیری طرف بھیجا ہے' تاکہ تم کسی کو بیچ کر مال حاصل کرلو۔'' یہ واقعہ ریشم کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۴۶۔ البزار (الکشف: ۲۷۰۲) و (البحر: ۷۲۲۳)' مسلم (۲۴۶۹)' واخرجہ البخاری (۲۶۱۵) من طریق آخر مختصراً۔

فوائد: اس میں سیدنا سعد بن معاذ ﷺ کی منقبت کا بیان ہے۔

باب: فضل أبي بكر و بلال رضي الله عنهما

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

٣٣٤٣: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: ((حُرٌّ وَعَبْدٌ)) قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((طِيْبُ الْكَلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ)) قُلْتُ: مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ)) قَالَ:

سیدنا عمرو بن عبسہ ﷺ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کس کس نے اس دین کے معاملے میں آپ کی تابعداری کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آزاد نے اور غلام نے۔'' میں نے کہا: اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزہ کلام کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا (اسلام ہے)۔'' میں نے

قُلْتُ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ)) قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((خُلُقٌ حَسَنٌ)) قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ.)) قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيْقَ دَمُهُ)) قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ......)). [الصحيحة: ۵۵۱]

کہا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبر کرنا اور نرم روی اختیار کرنا (ایمان ہے)۔'' میں نے کہا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ صاحبِ اسلام سب سے افضل ہے) جس کی زبان اور ہاتھ (کے شرّ) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' میں نے کہا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسنِ اخلاق۔'' میں نے کہا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لمبے قیام والی۔'' میں نے کہا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ربّ کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دینا۔'' میں نے کہا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ مجاہد افضل ہے) جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ کی جاتی ہیں اور جس کا خون بہا دیا جاتا ہے۔'' میں نے کہا: کون سا وقت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کا آخری حصہ (یا آخری رات کا درمیانہ حصہ)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۵۵۱۔ احمد (۴/ ۳۸۵)' عبد بن حمید (۳۰۰)۔

فوائد: آزاد اور غلام سے مراد سیدنا ابوبکر ﷺ اور سیدنا بلال حبشی ﷺ وغیرہما ہیں۔

باب: فضيلة أبي بكر و عمر رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

۳۳۴۴: قَالَ ﷺ: ((اُثْبُتْ حِرَاءُ! فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدٌ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ بْنِ الْحصيبِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حرا! تھم جا' نہیں ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔'' یہ حدیث سیدنا سعید بن زید' سیدنا عثمان بن عفان' سیدنا انس بن مالک' سیدنا بریدہ بن حصیب اور سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۸۷۵۔ (۱) سعید بن زید: ابوداؤد (۴۶۴۸)' ترمذی (۳۷۵۷)' ابن ماجہ (۱۳۴)۔ (۲) عثمان بن عفان: ترمذی (۳۶۹۹)' ابن حبان (۶۹۱۶)۔ (۳) انس: خطیب فی التاریخ (۵/ ۳۶۵) واخرجہ البخاری (۳۶۷۵)' والترمذی (۳۶۹۷) وفیہ۔ (۴) بریدۃ بن الحصیب: احمد (۵/ ۳۴۶)۔ (۵) ابوہریرۃ ﷺ: مسلم (۲۴۱۷)' ترمذی (۳۶۹۶)۔

فوائد: اس میں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی عظمتوں کا بیان ہے' جنھیں بالترتیب صدیق اور شہید کے القاب سے نوازا گیا۔

باب: فضيلة عثمان و حيائه

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کی حیا کا بیان

٣٣٤٥: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ : (زَادَ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ: وَعُثْمَانَ) حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔ قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ)) فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ))**.

[الصحيحة: ١٦٨٧]

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان (جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایت میں ہے) نے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی‘ جبکہ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہن کر اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے‘ آپ ﷺ نے اسی حالت میں ابوبکر کو آنے کی اجازت دے دی‘ انھوں نے اپنا مدّعا بیان کیا اور چل دیئے۔ پھر سیدنا عمر نے اجازت طلب کی‘ آپ ﷺ نے اسی حالت میں اجازت دے دی‘ انھوں نے اپنی ضرورت پوری کی اور چلے گئے۔ سیدنا عثمان کہتے ہیں: ان کے بعد میں نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی‘ آپ ﷺ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا: ”اچھی طرح کپڑے لپیٹ لو۔“ (پھر مجھے اجازت دی) میں نے اپنا کام پورا کیا اور چلا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے ابوبکر اور عمر کے لئے وہ اہتمام نہیں کیا جو عثمان کے لئے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دراصل عثمان شرمیلا اور حیادار آدمی ہے‘ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنی ضرورت کا اظہار نہیں کر سکے گا۔“

تخریج: الصحيحة ١٦٨٧۔ مسلم (٢٤٠٢)‘ الادب المفرد (٦٠٠)‘ احمد (٦/ ١٥٥)۔

فوائد: چونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ انتہائی حیادار تھے‘ ان کی طبیعت میں صفتِ حیا بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی‘ اس لیے آپ ﷺ نے بھی ان کی اس طبیعت کا لحاظ رکھا اور مزید سنجیدگی اختیار کی۔

باب: فضل الصحابة و التابعين و من تبعهم

صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کی فضیلت

٣٣٤٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِـ(الْجَابِيَةِ) فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا مَقَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: **((احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ**

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر ہم سے خطاب کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان میری طرح کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”میرے صحابہ کے بارے میں میرا خیال رکھنا‘ پھر ان لوگوں کے بارے میں بھی جو

يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْا الْكَذِبُ، حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ، وَمَا يُسْتَشْهَدُ، وَيَحْلِفُ وَمَايُسْتَحْلَفُ)). آ[الصحيحة: ١١١٦]

ان کے بعد ہوں گے اور پھر ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا' حتی کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۱۶۔ ابن ماجہ (۲۳۶۳)' نسائی فی الکبری (۹۲۲۰)' احمد (۱/ ۲۶)' ابو داؤد الطیالسی (۳۱)' ابو یعلی (۱۴۳)۔

فوائد: اس میں صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین کے فضائل و مناقب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کی وجہ سے ان پاکیزہ ہستیوں کا خیال رکھا جائے۔ ہمیں چاہئے کہ ان مقدس زمانوں کے لوگوں سے بتقاضۂ بشریت ہونے والی لغزشوں کو نظر انداز کر دیں اور ان پر کسی قسم کی نقطہ چینی نہ کریں۔ ان کی شان و عظمت میں تو کوئی فرق نہیں آئے گا' لیکن ہماری آخرت برباد ہو جائے گی۔

شہادت اور قسم سے مراد جھوٹی شہادتیں اور قسمیں مراد ہیں' جیسا کہ آجکل عدالتوں میں بعض لوگ دنیوی مال و دولت کے عوض جھوٹی گواہیاں دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

باب: ذم المنافقين و عبدالله بن أبي

منافقین اور عبداللہ بن اُبی منافق کی مذمت کا بیان

٣٣٤٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلٰى عَدُوِّاللّٰهِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا؛ كَذَا وَكَذَا؟ يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَتَبَسَّمُ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرْتُ قَالَ: ((أَخِّرْ عَنِّيْ يَاعُمَرُ إِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَقَدْ قِيْلَ[لِيْ] ﴿اِسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْ لَاتَسْتَغْفِرْلَهُمْ وَأَنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ﴾ (التوبہ:۸۰) لَوْ أَعْلَمُ أَنِّيْ لَوْ زِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهُ، لَزِدْتُّ)) قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهُ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ۔ قَالَ: فَعَجَبٌ لِّيْ وَجُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَاكَانَ إِلَّا يَسِيْرًا

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) مرا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ کے لئے بلایا گیا' آپ چلے گئے اور جب نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں گھوم کر آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالی کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ (پڑھنے لگے ہو)' جس نے فلاں فلاں دن ایسے ایسے کہا تھا؟ ان دنوں کو شمار بھی کیا' آپ ﷺ جواباً مسکرا دیئے۔ جب میں نے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! پیچھے ہٹ جاؤ' مجھے اختیار دیا گیا اور میں نے (اس اختیار کو) قبول کر لیا' مجھے (اللہ تعالی کی طرف سے) کہا گیا ہے: ﴿اے محمد! آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں' اگر آپ ستر دفعہ بھی بخشش طلب کریں تو پھر بھی اللہ تعالی ان کو ہرگز معاف نہیں کرے گا﴾ (سورۂ توبہ: ۸۰) اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر سے زائد دفعہ بخشش طلب کرنے سے اسے بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ دفعہ کر دیتا۔'' پھر آپ ﷺ نے نماز

حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ (التوبه:٨٤) قَالَ: فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهُ عَلٰى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

[الصحيحة: ١١٣١]

پڑھائی، اس کی میت کے ساتھ چلے اور فارغ ہونے تک اس کی قبر پر کھڑے رہے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ پر جرأت کرنے پر بڑا تعجب ہوا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کی قسم! تھوڑے وقت کے بعد ہی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ﴿اے محمد! منافقوں میں سے جو بھی مرے، آپ اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں، انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور فسق کی حالت میں مرے ہیں۔﴾ (سورۂ توبہ:۸۴) (ان آیات کے نزول کے بعد) آپ ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۳۱۔ ترمذی (۳۰۹۷)، احمد (۱/ ۱۶)، بخاری (۱۳۶۶، ۴۶۷۱)، نسائی (۱۹۶۸) باختلاف یسیر۔

فوائد: نبی کریم ﷺ رحمۃ للعالمین تھے، اپنے دشمنوں کے حسنِ عاقبت کے بھی حریص تھے۔ بہرحال بعد میں معلوم ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ زیادہ درست تھا۔

معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان مشرک کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھ سکتا ہے، آجکل جو لوگ برادریوں کا پاس و لحاظ کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں، انھیں چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کو سامنے رکھیں کہ جس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ نے مذکورہ بالا واقعہ کے بعد کسی مشرک کی نماز جنازہ پڑھی نہ کسی ایسے فرد کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

باب: وصية الخير بالقبط

قبطیوں کے ساتھ خیر کی وصیت کا بیان

٣٣٤٨: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا افْتَتَحْتُمْ مِصْرَ فَاسْتَوْصُوْا بِالْقِبْطِ خَيْراً، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا))

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مصر کو فتح کر لو گے تو قبطیوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ عہد و پیمان اور رشتہ و قرابت ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۷۴۔ حاکم (۲/ ۵۵۳)، طحاوی فی مشکل الآثار (۳/ ۱۴۴)، طبرانی فی الکبیر (۱۹/ ۶۱) من طریق آخر۔

فوائد: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور ام المومنین ماریہ رضی اللہ عنہا دونوں کا تعلق قبطیوں سے تھا۔

باب: ذم بني أبي العاص

بنو ابو العاص کی مذمت کا بیان

٣٣٤٩: قَالَ ﷺ: ((إِذَا بَلَغَ بَنُوْ أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِيْنَ رَجُلاً، اتَّخَذُوْا دِيْنَ اللّٰهِ دَخَلاً، وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلاً وَمَالَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دُوَلاً))

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب بنو عاص کی تعداد تیس مردوں تک پہنچے گی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دین میں عیب و نقص نکالیں گے، بندگانِ خدا کو غلام بنالیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو آپس میں

وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ۔ [الصحيحة: ٧٤٤]

اول بدل کریں گے۔'' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا ابو سعید خدری' سیدنا ابو ذر غفاری' سیدنا معاویہ بن سفیان اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۷۴۴۔ (۱) ابوھریرۃ: تمام الرازی فی الفوائد (۳۴۷)' بیہقی فی الدلائل (۶/ ۵۰۷)۔ (۲) ابو سعید: احمد (۳/ ۸۰)' طبرانی فی الاوسط (۷۷۸۱)۔ (۳) ابوذر: حاکم (۴/ ۴۷۹' ۴۸۰)۔ (۴) معاویۃ رضی اللہ عنہ: ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۳۹/ ۹۱' ۹۲)' بیہقی فی الدلائل (۶/ ۵۰۸)۔

باب: امرا سکوت بذکر الصحابة

صحابہ اکرامؓ کے تذکرہ میں خاموش رہنے کا حکم

٤٤٥٠: قَالَ: ((إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِيْ فَأَمْسِكُوْا وَإِذَا ذُكِرَ النُّجُوْمُ، فَأَمْسِكُوْا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوْا)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَثَوْبَانَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَطَاؤُسٍ، مُرْسَلًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میرے صحابہ کا تذکرہ ہو تو خاموش رہنا' جب ستاروں کا ذکر ہو تو خاموش رہنا اور جب تقدیر کے مسئلے کا ذکر ہو تو خاموش رہنا۔'' یہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود' سیدنا ثوبانؓ' سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور طاؤس سے مرسلاً روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۔ (۱) ابن مسعود: طبرانی (۱۰۴۴۸)' ابو نعیم فی الحلیۃ (۴/ ۱۰۸)۔ (۲) ثوبان: طبرانی (۱۴۲۷)۔ (۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ: ابن عدی (۶/ ۲۱۷۲)' السہمی فی تاریخ جرجان (۳۱۵)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے معائب ونقائص کو نظر انداز کر دو' علم نجوم میں دلچسپی نہ لو اور تقدیر کے بارے میں زیادہ غور وخوض نہ کرو۔

باب: فساد أهل الشام مصيبة

شام والوں کا فساد ایک مصیبت ہے

٣٣٥١: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيْهِ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ، لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))۔

[الصحيحة: ٤٠٣]

سیدنا معاویہ بن قرہ اپنے باپ قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل شام میں فساد پیدا ہو جائے تو تم میں بھی کوئی خیر و بھلائی باقی نہ رہے گی۔ میری امت کی ایک جماعت کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی' انھیں رسوا کرنے (کی کوشش کرنے) والا قیامت برپا ہونے تک انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۰۳۔ ترمذی (۲۱۹۲)' احمد (۳/ ۴۳۶)' ابوداود الطیالسی (۱۰۷۶)' ابن حبان (۷۳۰۲)۔

فوائد: جب شام میں بگاڑ اور فساد آ جائے تو ان کا وہاں سکونت پذیر ہونا یا اس کی طرف متوجہ ہونے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوگی۔

عجیب حسن اتفاق ہے کہ اس حدیث مبارکہ کا محل متعین کرتے ہوئے ہر دور اور زمانہ نیز ہر طبقہ کے محدثین کرام متفق نظر آتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل' امام بخاری' امام علی بن مدینی' یزید بن ہارون اور متاخرین میں سے خطیب بغدادی وغیرہ کوئی بھی اختلاف کرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ الفاظ اگرچہ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے۔ ایسا زبردست اتفاق شاید ہی کسی حدیث کی توضیح و تعبیر دیکھنے میں آیا ہو۔ بعض لوگ اس

اختصاص پر چیں بچیں ہوتے ہیں اور اہل حدیث کے تذکرہ سے سخت کبیدہ خاطر ہوتے ہیں' مگر انہیں دو باتیں ذہن نشین کر لینی چاہئیں۔ ایک یہ کہ حدیث وسنت کے ساتھ والہانہ شغف' حدیث وسنت کے جملہ علوم کے ساتھ حد درجہ اعتناء وتوجہ' آپ ﷺ کی سیرت واخلاق اور غزوات و سرایا نیز حدیث پڑھنے پڑھانے میں یہ سب لوگوں سے فائق ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ صدر اول کے بعد امت مرحومہ کئی فرقوں میں بٹ گئی' ہر مذہب والوں نے اپنے اصول وفروع مقرر کر لئے اور مسلک کی رو رعایت کرتے ہوئے مخصوص احادیث سے استدلال کرنے لگے اور دوسری طرف نگاہ اٹھانا ہی گوارہ نہ کیا۔ مگر قربان جایئے اہل حدیث پر' ان کے ماتھے کا جھومر اور مانگ کا سیندور ہمیشہ فرمودۂ رسول ﷺ رہا ہے۔ انہوں نے فرمانِ رسول کو ہمیشہ سینے سے لگایا ہے' بشرطیکہ روایت کرنے والا عادل مسلم اور ثقہ ہو۔ اہل حدیث کسی دھڑے بندی اور گروہی تعصب کا شکار نہیں ہوئے۔ حدیثِ رسول ہی ان کا مطمح نظر رہا۔ فللہ الحمد۔

ہم اپنی گفتگو کو حنفی سرخیل عالم مولانا محمد عبدالحئی لکھنوی کی بات پر ختم کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بنظرِ انصاف دیکھے' فقہ واصول کے سمندر میں تنگ نظری کے بغیر غوطہ خوری کرے تو اسے یقین کامل ہو جائے گا کہ اختلافی مسائل' خواہ ان کا تعلق اصول سے ہو یا فروع سے' ان میں محدثین کرام کا مؤقف محفوظ' قوی اور بادلائل ہے۔ میں نے جب اختلافی مسائل میں تحقیق وتدقیق سے کام لیا ہے تو محدثین کی بات ہی کو قرین انصاف پایا ہے۔

بھلا ایسا کیوں نہ ہو' وہ وارثانِ علوم نبوت اور نائبینِ شریعتِ محمدی ہیں۔ مولائے کریم ہمیں ان کی رفاقت کے شرفِ عظیم سے بہرہ ور فرمائیں اور ان کی محبت وکردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (ملخص از صحیحہ: ۲۷۰ کے تحت)

باب فضل ابن مسعودؓ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۳۵۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ لِسَوَادِيْ حَتّٰى أَنْهَاكَ)). [الصحيحة: ۱٤۲۷]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پردہ اٹھا دیا جائے اور تو میرا وجود دیکھ لے تو تجھے اجازت ہوگی' الا یہ کہ میں منع کر دوں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۲۷۔ مسلم (۲۱۶۹)' ابن ماجہ (۱۳۸)' احمد (۱/ ۳۹۴'۴۰۴)۔

فوائد: قرآن وحدیث کے مختلف دلائل کی روشنی میں کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دینے کا ایک مخصوص انداز بتلایا ہے۔

باب: فضل من اصحاب رسول الله

رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

۳۳۵۳: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکر' اللہ تعالیٰ کے احکام کے معاملے سب سے زیادہ سخت عمر' سب سے زیادہ حیا کرنے والے عثمان' اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سب سے زیادہ

بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

[الصحيحة:١٢٢٤]

پڑھنے والے ابی بن کعب، فرائض (یا علمِ میراث) کو سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت اور حلال وحرام کی سب سے زیادہ پہچان رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اِس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔"

تخریج: الصحیحة ۱۲۲۴- ترمذی (۳۷۹۰)، ابن ماجه (۱۵۴)، حاکم (۳/ ۴۲۲)، بخاری (۳۷۴۴)، ومسلم (۲۴۱۹)، مختصراً بذکر ابی عبیدالله بن الجراح رضی اللہ عنہ۔

فوائد: سات صحابہ کرام کی اعلیٰ صفات بیان کی گئی ہیں۔

باب: من فضل عثمان وحيائه

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور حیا کا بیان

٣٣٥٤: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ مَاتَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ سَابِقًا مِنَ اللّٰهِ كَمَا سَبَقَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَهُمْ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَةً فِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَفَعَلَ)).

[الصحيحة: ١٤٤٠]

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے وہ آفات ومصائب دکھا دیئے گئے ہیں جن میں میری امت مبتلا ہو جائے گی، وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبقت کرنے والی چیز ہے، جیسا کہ سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ان (اپنے امتیوں) کے حق میں سفارش کرنے کا موقع دے دینا، اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی۔"

تخریج: الصحیحة ۱۴۴۰- ابن ابی عاصم فی السنة (۸۰۰)، ابن بشرانی فی الدمالی (۲۶/ ۲)، طبرانی فی الکبیر (۲۳/ ۲۲۱)، فی الاوسط (۴۶۴۵)۔

فوائد: تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور کئی فرزندان امت اپنوں یا اپنوں کا لبادہ اوڑھنے والوں کے ہاتھوں تلواروں کا لقمہ بنتے رہے۔

باب: اسامة احب الناس إلى رسول الله

رسول اللہ کو اسامہ سب سے زیادہ محبوب ہیں

٣٣٥٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((أُسَامَةُ أَحَبُّ النَّاسِ، مَاحَاشَا فَاطِمَةَ وَلَا غَيْرَهَا)).

[الصحيحة: ٧٤٥]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اسامہ (بن زید) سب سے زیادہ محبوب ہے، فاطمہ وغیرہ سے بھی زیادہ۔"

تخریج: الصحیحة ۷۴۵- حاکم (۳/ ۵۹۶)، احمد (۲/ ۹۶)، طبرانی فی الکبیر (۲/ ۳۷۲)، الطیالسی (۱۸۱۳)۔

باب: فضل سواد بن غزية و قصة

سواد بن غزیہ کی فضیلت اور اس کے واقعہ کا بیان

٣٣٥٦: عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ

حبان بن واسع بن حبان اپنی قوم کے چند بزرگوں سے روایت

أَشْيَاخٍ مِّنْ قَوْمِهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَعْدِلُ صُفُوْفَ أَصْحَابِهِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَفِيْ يَدِهِ قَدَحٌ يَعْدِلُ بِهِ الْقَوْمَ،فَمَرَّ بِسَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ۔ حَلِيْفِ بَنِيْ عَدِيٍّ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ مُسْتَنْتِلٌ مِنَ الصَّفِّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ بِالْقَدَحِ وَقَالَ: ((اِسْتَوِ يَا سَوَادُ)) فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْجَعْتَنِيْ وَقَدْ بَعَثَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ، فَأَقِدْنِيْ، قَالَ: فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ بَطْنِهِ، وَقَالَ: ((اِسْتَقِدْ)) قَالَ: فَاعْتَنَقَهُ فَقَبَّلَ بَطْنَهُ، فَقَالَ: ((مَاحَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا يَا سَوَادُ؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَضَرَ مَاتَرٰى، فَأَرَدْتُ أَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ الْعَهْدِ بِكَ: أَنْ يَّمَسَّ جِلْدِيْ جِلْدَكَ! فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْرٍ وَقَالَ لَهُ: ((اِسْتَوِ يَا سَوَادُ)). [الصحيحة: ٢٨٣٥]

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر والے دن صحابہ کی صفیں درست کیں، آپ ﷺ کے ہاتھ میں تیر تھا اس کے ذریعے صفیں سیدھی کر رہے تھے۔ آپ بنو عدی بن نجار کے حلیف سواد بن غزیہ کے پاس سے گزرے، وہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اسے تیر کا چکا دیا اور فرمایا: ''سواد! سیدھے ہو جاؤ۔'' سواد نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے تکلیف دی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو حق و عدل کے ساتھ بھیجا ہے، مجھے قصاص لینے دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: ''قصاص لے لے۔'' میں آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گیا اور آپ ﷺ کے پیٹ کو بوسہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سواد! ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو کچھ سامنے ہے آپ دیکھ رہے ہیں، میں نے چاہا کہ (زندگی کے اختتام میں) میری جلد آپ کی جلد کے ساتھ لگے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے خیرو بھلائی کی دعا کی اور فرمایا: ''سواد! سیدھے ہو جاؤ۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۳۵۔ ابن اسحاق فی السیرۃ (ابن ھشام :۲/ ۲۶۲)، ابو نعیم فی المعرفۃ (۳۵۵۶)، ابن الاثیر فی اسدالغابۃ (۲/ ۳۳۲)۔

فوائد: یہ صحابہ کرام کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت تھی کہ موت کے دہانے پر کھڑے ہو کر بھی جس کی یاد ستاتی تھی۔

باب: وصية الخير بالانصار

انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کا بیان

٣٣٥٧: عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَلَغَ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَرِيْفِ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ، فَهَمَّ بِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِسْتَوْصُوْا بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا. أَوْ قَالَ: مَعْرُوْفًا. اِقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ)) فَأَلْقٰى مُصْعَبٌ نَفْسَهُ عَنْ سَرِيْرِهِ، وَأَلْزَقَ خَدَّهُ بِالْبِسَاطِ، وَقَالَ:

علی بن زید کہتے ہیں کہ انصار کے سردار کی طرف سے مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کوئی (قابل اعتراض) بات پہنچی، انھوں نے اسے برا بھلا کہنے کا ارادہ کیا، اتنے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ آ گئے اور ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ''انصاریوں کے ساتھ خیرو بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو نیکی کرنے والوں سے حسنِ سلوک کرو اور غلطی کرنے والوں سے درگزر کرو۔'' (یہ سن کر) سیدنا مصعب نے رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو چارپائی سے نیچے گرا دیا

أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، فَتَرَكَهُ۔ [الصحيحة: ۳۵۰۹]

اور اپنے رخسار کو زمین پر رکھ دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سر آنکھوں پر۔ پھر انصاری کو چھوڑ دیا۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۰۹۔ احمد (۳/ ۲۴۱)' ابن سعد (۲/ ۲۵۳)' ابو یعلی (۳۹۹۸)۔

فوائد: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے بارے میں بالعموم اور انصار کے بارے میں بالخصوص ایک قاعدہ کلیہ پیش کر دیا کہ ان کے نیکوکار افراد سے حسنِ سلوک اور احترام و اکرام والا معاملہ کیا جائے اور اگر کسی میں بتقاضۂ بشریت کوئی عیب نظر آئے تو اس کو موضوعِ بحث نہ بنایا جائے اور اس کے معاملے کو اللہ تعالی کے سپرد کر کے خاموشی اختیار کی جائے' ظن غالب ہے کہ ان کی حسنات و خیرات ان کی لغزشوں پر غالب آ جائیں گی۔

سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی احادیث کے سامنے عاجزی و انکساری کا انداز دیکھیں' ممکن ہے کہ انہی جذبات کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے اپنے دین کو سہارا دینے اور رسول اللہ ﷺ کا دست و بازو بننے کے لئے ان نفوسِ قدسیہ کا انتخاب کیا اور ان کی عیب جوئی کرنے سے منع کر دیا۔

باب: القريش اسرع فناءً من قبائل العرب

عرب قبائل میں سب سے جلدی قریش ہلاک ہونے والے ہیں

۳۳۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ، وَيُوشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالنَّعْلِ فَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ)). [الصحيحة: ۷۳۸]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرب کے قبائل میں سب سے جلدی ہلاک ہونے والا قریش کا قبیلہ ہے' قریب ہے کہ ایک عورت بنجر زمین سے گزرے اور کہے کہ یہ قریشیوں کی زمین ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۷۳۸۔ احمد (۲/ ۳۳۶)' ابو یعلی (۶۲۰۵)' البزار (الکشف: ۲۷۸۸)۔

فوائد: اس کی مزید وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ! میری امت میں سے تیری قوم (قریش) کی سب سے جلدی میرے ساتھ ملاقات ہوگی۔ وہ کہتی ہیں: جب رسول اللہ بیٹھ گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کرے' آپ نے داخل ہوتے ہی ایسی بات کی ہے' جس سے میں گھبرا گئی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا؟ میں نے کہا: آپ کا خیال یہ ہے کہ میری قوم آپ کو سب سے جلدی ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خواہش پرست ہو جائیں گے اور ان کی امت ہی ان پر ٹوٹ پڑے گی۔ میں نے کہا: ان کے بعد یا اس وقت بقیہ لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شہد کی مکھیوں کی طرح ہو جائیں گے اور ان کا طاقت ور کمزور پر ظلم و ستم کرتا رہے گا' یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ [مسند احمد]

باب: فضيلة اسلم و غفار

اسلم اور غفار قبائل کی فضیلت کا بیان

۳۳۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْهَا، وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ. عَزَّوَجَلَّ)). [الصحيحة: ٣٩٨٨]

فرمایا: ''اللہ تعالی ''اسلم'' قبیلے کو سالم رکھے اور ''غفار'' قبیلے کو بخشے۔ خبردار! یہ میری بات نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالی کی ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۳۹۸۸۔ مسلم (۲۵۱۶)' حاکم (۴/ ۸۲)' بخاری (۳۵۱۴) مختصراً من طريق آخر عنه۔

فوائد: اس حدیث میں سالم اور غفار دونوں قبائل کے حق میں دعا کر کے ان کی منقبت کا اظہار کیا گیا ہے۔

باب: عمرو بن العاص مؤمن

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مومن ہیں

٣٣٦٠: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: سَمِعْتُ: رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلَمُ النَّاسِ وَآمَنُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)). [الصحيحة: ١٥٥]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''عمرو بن عاص لوگوں میں سب سے زیادہ سلامتی والا اور امن والا ہے۔''

تخریج: الصحيحة ۱۵۵۔ الروياني في مسنده (۲۱۹'۲۱۲)' احمد (۴/ ۱۵۵)' ترمذی (۳۸۴۴)۔

فضيلة من قبائل العرب

عرب کے کچھ قبیلوں کی فضیلت کا بیان

٣٣٦١: عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ، وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ)). [الصحيحة: ١٤٥٥]

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، اشجع، مزینہ، جہینہ اور بنو کعب کے قبائل دوسرے لوگوں کی نسبت مخلص دوست ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کے دوست ہیں۔''

تخریج: الصحيحة ۱۴۵۵۔ احمد (۵/ ۴۱۸'۴۱۷)' حاکم (۴/ ۸۲)' ترمذی (۳۹۴۰)' مسلم (۲۵۱۹) باختلاف يسير۔

باب: فضل دحية الكلبي

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٣٦٢: عَنِ ابْنِ شُهَابٍ مُرْسَلًا: ((أَشْبَهُ مَارَأَيْتُ بِجِبْرَائِيْلَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ)). [الصحيحة: ١١١١]

ابن شہاب مرسلاً بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دحیہ کلبی کو جبریل کے سب سے زیادہ مشابہ پایا۔''

تخریج: الصحيحة ۱۱۱۱۔ ابن سعد (۴/ ۲۵۰) عن ابن شهاب الزهري مرسلاً' مسلم (۱۶۷)' احمد (۳/ ۳۳۴)' عن جابر رضی اللہ عنہ بمعناه

فوائد: حضرت جبریل علیہ السلام جب انسانی شکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے تو ان کی شکل و صورت صحابیٔ رسول سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی تھی۔

باب: فضيلة قوم يكونون بعد النبي

ایک قوم کی فضیلت جو کہ نبی کے بعد ہوں گے

٣٣٦٣: عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَشَدُّ أُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ أَوْ يَخْرُجُوْنَ بَعْدِیْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أَعْطٰى أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَآنِیْ))۔ [الصحيحة: ١٤١٨]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک چاہے گا کہ مجھے دیکھنے کے لئے اپنے اہل و عیال اور مال ومنال قربان کر دے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۱۸- احمد (۵/ ۱۵۶'۱۷۰)' مسلم (۲۸۳۲)' عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

فوائد: آپ ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے بعض فرزندانِ امت کے قابل قدر جذبات کا اظہار کیا گیا ہے' ہم بھی اس حدیث کا مصداق بن سکتے ہیں' اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

باب: فضل عبدالله بن الأرقم

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ارقم کی فضیلت کا بیان

٣٣٦٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- قَالَ: أَتَی النَّبِیَّ ﷺ كِتَابُ رَجُلٍ فَقَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ: ((أَجِبْ عَنِّیْ)) فَكَتَبَ جَوَابَهُ ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ)) فَلَمَّا وُلِّیَ عُمَرُ كَانَ يُشَاوِرُهُ۔ [الصحيحة: ٢٨٣٨]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک آدمی کا خط موصول ہوا' آپ نے عبداللہ بن ارقم کو حکم دیا کہ: ''میری طرف سے جواب دو۔'' انھوں نے جواب لکھا اور آپ ﷺ کو پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے بہت خوب جواب لکھا ہے' اے اللہ! (عبداللہ) کو توفیق عطا فرما۔'' جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو وہ ان سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۳۸- حاکم (۳/ ۳۳۵)' البزار (الکشف: ۱۸۵) و(البحر: ۲۴۷)۔

فوائد: سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سعادت بھی مسلم ہے' لیکن خلیفۂ رسول سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتخاب کا معیار قابل غور ہے' کہ انھوں نے کس فرد کو مشاورت کے لئے منتخب کیا' جس کی اصابت و درستی کی تعریف کرتے ہوئے جس کی فقاہت میں اضافے کی نبی کریم ﷺ نے دعائیں کیں۔ بس یہی خوبیاں تھیں کہ اسلام نے سیدنا فاروق کو اپنا محسن تسلیم کیا۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ۔

باب: فضل أبي الدحداح

ابو دحداح کی فضیلت کا بیان

٣٣٦٥: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً، وَأَنَا أُقِيْمُ نَخْلِیْ بِهَا، فَمُرْهُ أَنْ يُعْطِيَنِیْ [إِيَّاهَا] [حَتّٰى] أُقِيْمَ حَائِطِیْ بِهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَعْطِهَا إِيَّاهُ بِنَخْلَةٍ فِی الْجَنَّةِ)) فَأَبٰى، وَأَتَاهُ أَبُو الدَّحْدَاحِ فَقَالَ: بِعْنِیْ نَخْلَكَ بِحَائِطِیْ، قَالَ: فَفَعَلَ، قَالَ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! (فلاں مقام پر) فلاں آدمی کی کھجور ہے' میں بھی اس کے ساتھ کھجوریں گاڑ رہا ہوں' آپ اسے کہیں کہ وہ کھجور مجھے دے دے تاکہ میں اپنے باغ کی دیوار بنا سکوں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اسے وہ کھجور دے دے' تجھے بدلے میں جنت میں کھجور ملے گی۔'' لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو

فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدِ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِيْ، فَاجْعَلْهَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَمْ مِنْ عِذْقٍ دَوَّاحٍ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ. مِرَارًا.)) فَأَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ: يَاأُمَّ الدَّحْدَاحِ! اُخْرُجِيْ مِنَ الْحَائِطِ فَإِنِّيْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَتْ: قَدْرَبِحْتَ الْبَيْعَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا۔ [الصحيحة: ٢٩٦٤]

دحداح اس کے پاس پہنچا اور کہا کہ کھجور کا درخت مجھے میرے باغ کے بدلے فروخت کر دے‘ اس نے ایسے ہی کیا۔ ابو دحداح آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے فلاں کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے‘ آپ یہ درخت اُس (ضرورت مند) آدمی کو دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو دحداح کے لئے جنت میں کئی بڑے بڑے اور لمبے لمبے کھجوروں کے گچھے ہیں۔“ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی دفعہ دہرایا۔ ابو دحداح اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: اے ام دحداح! باغ سے نکل جا‘ میں نے اسے جنت کے کھجور کے درخت کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ اس نے کہا: تو نے تو نفع مند تجارت کی ہے۔

تخریج: الصحيحة ۲۹۶۴۔ احمد (۳/ ۱۴۶)‘ ابن حبان (۷۱۵۹)‘ حاكم (۲/ ۲۰)‘ (۳/ ۲۴۹)‘ طبرانی (۲۲/ ۳۰۰)۔

فوائد: سبحان اللہ! ابو دحداح رضی اللہ عنہ کی رغبت اور ام دحداح کی مدح سرائی۔ ایسے جوڑے ہوں تو جنت میں جانا آسان ہو جاتا ہے۔

باب: سعبون الفايد خلون الجنة بغير حساب

ستر ہزار بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے

٣٣٦٦: عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاسْتَزَدْتُّ رَبِّيْ. عَزَّوَجَلَّ. فَزَادَنِيْ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذٰلِكَ آتٍ عَلٰى أَهْلِ الْقُرٰى، وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِيْ۔[الصحيحة: ١٤٨٤]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے‘ ان کے چہرے بدر والی رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک انسان کے دل کی مانند ہوں گے۔ جب میں نے اپنے ربّ سے مزید مطالبہ کیا تو اس نے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد کا اضافہ کر دیا۔“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

تخریج: الصحيحة ۱۴۸۴۔ ابو يعلى (۷۳۳۴)‘ ابن ابی شيبة (۱/ ۲۹۴)‘نسائی (۱۱۶۴)‘ ابن ماجه (۱۸۹۲)‘ احمد (۱/ ۴۰۸)‘ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ولفظ ”ان رسول الله ﷺ علم فواتح الخير و جوامعه و جوامع الخير و فواتحه“ وعند ابن ماجه و النسائی ”وخواتمه“۔

فوائد: اس حدیث کے مطابق چار ارب‘ نوے کروڑ اور ستر ہزار (4,90,00,70,000) افراد حساب کتاب کے بغیر جنت میں

جائیں گے۔ (سبحان اللہ)

باب: اهمية التشهد

تشہد کی اہمیت کا بیان

٣٣٦٧: عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ. عَزَّوَجَلَّ. فَعَلَّمَنَا التَّشَهُّدَ)).

[الصحيحة: ١٣٨٣]

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے انتہائی جامعیت پر دلالت کناں کلمات عطا کیے گئے ہیں۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالی نے آپ کو جو تعلیمات دی ہیں ان میں سے ہمیں بھی کچھ سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں تشہد سکھایا۔

فوائد: نبی کریم ﷺ صاحبِ جوامع الکلم تھے، آپ ﷺ کے مختصر الفاظ میں زیادہ معنویت پائی جاتی تھی، تشہد اس کی بہترین مثال ہے۔

باب: من خواص النبیؐ

نبیؐ کی کچھ خصوصیات کا بیان

١٩٦٨: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُعْطِيْتُ مَالَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاهُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِيْ طَهُوْرًا، وَجُعِلَتْ أُمَّتِيْ خَيْرَ الْأُمَمِ)).

[الصحيحة: ٣٩٣٩]

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایسی چیزیں بھی عطا کی گئیں جو کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگوں پر میرا) رعب (ڈال کر) میری مدد کی گئی، مجھے زمین کی چابیاں عنایت کی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، مٹی کو میرے لئے پاک کرنے والا بنایا گیا اور میری امت کو بہترین امت قرار دیا گیا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۹۳۹۔ احمد (۱/ ۹۸)، بیهقی (۱/ ۲۱۳،۲۱۴)، ابن ابی شیبة (۱۱/ ۴۳۴)۔

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کی خصوصیات کا بیان ہے۔

٣٣٦٩: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ الطِّوَالَ، وَمَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ، وَمَكَانَ الْإِنْجِيْلِ الْمَثَانِيْ، وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ)).

[الصحيحة: ١٤٨٠]

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تورات کی جگہ ''طوالِ سبعہ'' زبور کی جگہ ''مئین'' انجیل کی جگہ ''مثانی'' اور ''مفصل'' سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی۔''

تخریج: الصحیحة ۱۴۸۰۔ ابوداؤد الطیالسی (۱۰۱۲)، وعنه احمد (۴/ ۱۰۷)، طحاوی فی مشکل الآثار (۲/ ۱۵۴) ابن جریر فی التفسیر (۱/ ۴۴)۔

فوائد: طِوَالِ سَبْعَه: سورۂ بقرہ سے لے کر سورۂ توبہ تک سات لمبی سورتیں۔
مِئِین: سورۂ یونس سے لے کر سورۂ صافات تک۔
مَثَانِی: سورۂ صافات سے لے کر سورۂ حجرات تک۔
مُفَصَّل: سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک۔

باب: فضل من آخر البقرة و أعطيتها

سورۂ بقرہ کی آخری آیات فضیلت اور مجھے ہی دی گئی ہیں

۳۳۷۰: عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوعًا: ((أُعْطِيْتُ هٰذِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ، مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِيْ [وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِيْ])) [الصحيحة: ۱٤۸۲]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے عرش کے نیچے ایک خزانے سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات دی گئیں' اس قسم کی آیات نہ مجھ سے قبل کسی نبی کو دی گئیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۸۲۔ احمد (۵/ ۳۸۳)' نسائی فی الکبری (۸۰۲۲)' ابن خزیمۃ (۲۶۴'۲۶۳)' بیہقی (۱/ ۲۱۳)۔

فوائد: ان سے مراد سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ہیں' جو ﴿آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون﴾ سے شروع ہوتی ہیں۔

۳۳۷۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ ﷺ ((أَفْضَلُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)).

[الصحيحة: ۱۵۰۲]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کا دن افضل ترین ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۰۲۔ بیہقی فی الشعب (۳۷۱۰)' ترمذی (۳۳۳۹)' باختلاف۔

باب: امر الإقتداء من اصحاب النبی

نبی کے کچھ صحابہ کی اقتدا کا حکم

۳۳۷۲: قَالَ ﷺ: ((اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

[الصحيحة: ۱۲۳۳]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرنا' عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن مسعود کے عہد کو تھام لینا۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود' سیدنا حذیفہ بن یمان' سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۳۳۔ (۱) ابن مسعود: ترمذی (۳۸۰۵)' حاکم (۳/ ۷۵)۔ (۲) حذیفۃ: ترمذی (۳۶۶۲)' احمد (۵/ ۲۸۵)۔ (۳) انس: ابن عدی فی الکامل (۷/ ۲۶۵۴)۔ (۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما: احمد بن صلیح وضاح دون الشطر الثانی ' ابن عساکر (۳۲/ ۱۵۱)۔ (۵) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ: ابن عساکر (۳۲/ ۱۵۱) من طریق الطبرانی فی مسند الشامیین (۹۱۲)۔

فوائد: دوسری احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام کے ہر اس امر کی اطاعت کی جائے گی' جو بظاہر کسی آیت یا حدیث کے مخالف نہ ہو۔

باب: الامر بکتابه الحدیث النبوی

حدیث نبوی کی کتابت کا حکم

٣٣٧٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُرِيْدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى! فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ إِلٰى فِيْهِ، فَقَالَ: ((اُكْتُبْ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ، إِلَّا حَقٌّ)). [الصحيحة:١٥٣٢]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا' اسے یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا' مجھے قریشیوں نے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور کہا: کیا تو ہر بات لکھ لیتا ہے' جبکہ صورتحال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں' جو ناراضگی اور خوشی میں باتیں کرتے ہیں۔ میں نے لکھنا ترک کر دیا اور جب یہ (قریشیوں والی بات) رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''لکھ' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۳۲۔ ابوداؤد (۳۶۴۶)' دارمی (۴۹۰)' احمد (۲/ ۱۶۲'۱۹۲)' حاکم (۱/ ۱۰۵'۱۰۶)۔

فوائد: حضرت محمد ﷺ رسالت ونبوت کے منصب پر فائز تھے' ہادیٔ عالم تھے' آپ ﷺ کی حرکات وسکنات قرآن مجید کی خاموش تفسیر کی حیثیت رکھتی تھیں' آپ ﷺ کی رضامندی میں اللہ تعالی کی مرضی شامل ہوتی تھی' آپ ﷺ کے فرمودات وارشادات قیامت کے در وبام تک لوگوں کی ہدایت ورشد پر مشتمل ہیں۔ جو ہستی ایسی صفات سے متصف ہو' اس کی مقدس زبان سے صرف حق ہی صادر ہو سکتا ہے۔ قصہ گو واعظین اور سامان اکل وشرب پر پینے والے نبی کریم ﷺ کو نور کہتے ہیں لیکن حضرات صحابہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو بشر قرار دے رہے ہیں اور خود نبی کریم ﷺ نے اس بات کی تردید بھی نہیں فرمائی۔ ورنہ وہ فرما سکتے تھے کہ میں تو نور ہوں بشر نہیں۔

باب: من خير دور الانصار

انصار کے بہترین گھرانوں کا بیان

٣٣٧٤: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ. أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: بَنُوْ النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، بَنُوْ عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنُ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، بَنُوْ سَاعِدَةَ، ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ، فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ، كَالرَّامِيْ بِيَدِهِ. قَالَ: وَفِيْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ)) جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ، وَأَبِيْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَأَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ [الصحيحة: ٣٤٥٩]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھارے لئے انصار کے بہترین گھروں یا بہترین انصاریوں کا تعین نہ کر دوں؟'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنو نجار سب سے بہتر ہیں' ان کے بعد بنو عبد الاشھل' ان کے بعد بنو حارث بن خزرج اور ان کے بعد بنو ساعدہ۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں بند کیں اور کھولیں' جیسے کوئی چیز پھینک رہے ہیں اور فرمایا: ''سب انصاریوں کے گھروں میں خیر ہی خیر ہے۔'' یہ حدیث سیدنا انس' سیدنا ابو اسید ساعدی' سیدنا ابو حمید ساعدی اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۵۹۔ (۱) انس: مسلم (۲۵۱۱'۶۴۲۳)' ترمذی (۳۹۱۰)۔ (۲) ابو اسید الساعدی : بخاری (۳۷۸۹'۳۸۰۷)' مسلم (۲۵۱۱)۔ (۳) ابو حمیدالساعدی : بخاری (۳۷۹۱)' مسلم (الفضائل: ۱۱/ ۱۳۹۲)۔ (۴) ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ مسلم (۲۵۱۲)' نسائی فی الکبری (۸۳۴۳)۔

فوائد: اس حدیث میں انصاریوں کے فضائل ومناقب کا بیان ہے' جن کے گھروں میں خیر ہی خیر ہے۔

باب: إن وضيعتي الانصار

میری میراث اور جاگیر انصار ہیں

۳۳۷۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ تَرِكَةٌ وَضَيْعَةٌ وَإِنَّ تَرِكَتِيْ وَضَيْعَتِيْ الْأَنْصَارُ، فَاحْفَظُوْنِيْ فِيْهِمْ)) [الصحيحة: ۳۵٦۰]

سیدنا انس بن مالک کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ! ہر آدمی کی میراث اور جاگیر ہوتی ہے اور میری میراث اور جاگیر انصاری ہیں' ان کے بارے میں میرا خیال رکھنا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۶۰۔ طبرانی فی الاوسط (۵۳۹۴)۔

فوائد: فرزندانِ امت کی میراث ان کے لواحقین میں تقسیم کر دی جاتی ہے' لیکن امتیوں کے سربراہ ﷺ کی روحانی میراث انصاریوں کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ حدیث انصاریوں کی عظمتوں اور رفعتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

باب: فضيلة الانصار

انصار کی فضیلت کا بیان

۳۳۷٦: عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ: ((أَلَا إِنَّ النَّاسَ دِثَارِيْ، وَالْأَنْصَارَ شِعَارِيْ، لو سلك الناس واديًا' و سلكت الانصار شعبة' لا تبعت شعبة الانصار' وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَمَنْ وَلِيَ أَمْرَ الْأَنْصَارِ، فَلْيُحْسِنْ إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَمَنْ أَفْزَعَهُمْ فَقَدْ أَفْزَعَ هٰذَا الَّذِيْ بَيْنَ هَاتَيْنِ، وَأَشَارَ إِلَى نَفْسِهِ ﷺ)).

[الصحيحة: ۹۱۷]

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر انصاریوں کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عام لوگ فوقانی لباس ہیں اور انصار تحتانی لباس (مخصوص لوگ) ہیں' اگر لوگ ایک وادی میں اور انصار کسی دوسری گھاٹی میں چل رہے ہوں تو میں انصاریوں کی گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصاریوں میں سے ہوتا' جو آدمی انصار کے معاملات کا والی بنے وہ ان کے نیک لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور غلطیاں کرنے والوں سے تجاوز کر جائے' جس نے ان کو خوفزدہ کیا اس نے ان دو پہلوؤں کے درمیان والی چیز کو خوفزدہ کر دیا۔'' آپ ﷺ نے یہ جملہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

تخریج: الصحیحۃ ۹۱۷۔ حاکم (۴/ ۷۹)' احمد (۵/ ۳۰۷)' طبرانی فی الاوسط (۸۸۹۴)۔

باب: فضل أبي بكر الصديق

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۳۷۷: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)) جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ، وَجُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِيْ وَاقِدٍ وَالْبَرَاءِ۔ [الصحيحة: ۳۵۹۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! میں ہر گہرے دوست کی دوستی سے بری ہو رہا ہوں، اگر میں نے کسی (بشر) کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کا انتخاب کرتا، تمھارا ساتھی (نبی کریم ﷺ) اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔“ یہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عبد اللہ بن زبیر، سیدنا ابومعلّٰی انصاری، سیدنا جندب بجلی، سیدنا ابو ہریرہ، سیدہ عائشہ، سیدنا انس، سیدنا جابر، سیدنا ابوواقد اور سیدنا براء ﷜ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۹۸۔ (۱) ابن مسعود: مسلم (۲۳۸۳)، ترمذی (۳۶۵۵)۔ (۲) ابن الزبیر: بخاری (۳۶۵۸)۔ (۳) ابن عباس: بخاری (۴۶۷)، نسائی فی الکبری (۸۱۰۲)۔ (۴) ابوسعید: بخاری (۴۶۶)، مسلم (۲۳۸۲)۔ (۵) ابو المعلی : ترمذی (۳۶۵۹)، احمد (۳/ ۴۷۸)۔ (۶) جندب: مسلم (۵۳۲)۔ (۷) عائشۃ: احمد فی الفضائل (۵۶۵)۔ (۸) انس: طبرانی فی الشامیین (۱۵۴)، البزار (۲۴۸۴)۔ (۹) جابر: عبداللہ بن احمد فی الزوائد علی الفضائل: (۲۱)۔ (۱۰) ابوواقد: طبرانی (۳۲۹۷)۔ (۱۱) البزار: خطیب فی تاریخہ (۳/ ۱۳۴)۔ (۱۲)۔ ابوہریرۃ ﷜: ترمذی (۳۶۶۱)۔

فوائد: ”خلیل“ اس محبّ کو کہتے ہیں جو اپنے دل میں اپنے محبوب سے اتنی زیادہ سچی اور گہری محبت رکھتا ہو کہ اب مزید اس کے دل میں کسی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی ہو۔ایسی محبت کو ”خلّت“ کہتے ہیں اور محبت کا یہ انداز صرف اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختیار کیا جا سکتا ہے، حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے جو شدید محبت (یعنی خلّت) تھی وہ ابوبکر ﷜ سے نہ تھی، کیونکہ صدیق کا مقام مرتبہ اپنی جگہ پر مسلّم ہے، لیکن اللہ تعالیٰ، بہرحال اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں محمد رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر ﷜ کیلئے اسلامی مودّت ومحبت کا دعویٰ بحال رکھا، جس کا مرتبہ ”خلّت“ سے کم ہے۔ (حافظ ابن حجر ؒ نے ”خلیل“ کے نو معانی ذکر کئے ہیں۔ دیکھیں: فتح الباری: حدیث ۳۶۵۷ کے تحت)

باب: التخويف من الله في قبط مصر

مصر کے قبطیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرانے کا بیان

۳۳۷۸: عَنْ أُمِّ سَلِمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصٰى عِنْدَ وَفَاتِهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ قِبْطِ مَصْرَ، فَإِنَّكُمْ سَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ لَكُمْ عُدَّةً وَأَعْوَانًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ سے ڈرنا، اللہ سے ڈرنا مصر کے قبطیوں کے بارے میں، عنقریب تم ان پر غالب آ جاؤ گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تمھارے اعوان و انصار ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۱۳۔ طبرانی فی الکبیر (۲۳/ ۲۶۵)۔

فوائد: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور ام المومنین ماریہ رضی اللہ عنہا دونوں کا تعلق قبطیوں سے تھا' اس لئے آپ ﷺ نے ان کا لحاظ کیا اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے مومنوں کا اعوان وانصار بننا تھا۔

باب: فضيلة المدينة بأنه مبارك

مدینہ کی فضیلت اس حیثیت سے کہ وہ مبارک ہے

۳۳۷۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)).

[الصحيحة: ٣٩٩٧]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو نے مکہ میں جو برکت نازل فرمائی اس کا دوگنا مدینہ میں نازل فرما دے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۹۹۷۔ بخاری (۱۸۸۵)' مسلم (۱۳۶۹)' احمد (۳/ ۱۴۳)۔

فوائد: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے برکتوں کی دعائیں کی تھیں' آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے لئے مکہ مکرمہ کی نسبت دو گنی برکت کی دعا کی ہے۔ یاد رہے کہ برکت غیر محسوس انداز میں ہوتی ہے۔ ان دونوں شہروں میں اقامت کرنے والا فرد برکتوں کے اس فرق کو محسوس کرتا ہے۔

باب: دعاؤه ﷺ لمعاوية

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی ﷺ کی دعا

۳۳۸۰: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ الْمُزَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ مُعَاوِيَةَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِهٖ، وَاهْدِ بِهٖ)). [الصحيحة: ١٩٦٩]

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابو عمیرہ مزنی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اے اللہ! اسے ہدایت کی رہنمائی کرنے والا ہدایت یافتہ بنا دے' اس کو ہدایت دے اور اس کے ذریعے (دوسرے لوگوں کو) ہدایت دے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۶۹۔ الترقفی فی حدیثه (ق:۴۵/ ۱)' بخاری فی التاریخ (۷/ ۳۲۷)' ترمذی (۳۸۴۲)' ابن سعد (۷/ ۴۸۷)۔

باب: اهمية عمر بن الخطاب

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہمیت کا بیان

۳۳۸۱: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً)).

[الصحيحة: ٣٢٢٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ نصیب فرما۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۲۵۔ ابن حبان (۶۸۸۲)' بیہقی (۶/ ۳۷۰)' خطیب فی تاریخه (۴/ ۵۴)' حاکم (۳/ ۸۳)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ نے اس دعائے نبوی کی قدر کی اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو اقتدار عطا کیا۔

باب: فضل حذيفة وأمه

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی فضیلت کا بیان

۳۳۸۲: عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا فَرَغَ صَلَّى، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ خَرَجَ، فَتَبِعْتُهُ قَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: حُذَيْفَةُ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحُذَيْفَةَ وِلِأُمِّهِ)). [الصحيحة: ۲۵۸۵]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا' آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی' جب نماز سے فارغ ہوئے تو عشا کی نماز تک (نفلی) نماز پڑھتے رہے' جب نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر نکلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: حذیفہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! حذیفہ اور اس کی ماں کو بخش دے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵۸۵۔ ابن ابی الدنیا فی التهجد (۴۹۲)' ابن عساکر (۱۳/ ۱۸۷'۱۸۸)' احمد (۵/ ۴۰۴)' ترمذی (۳۷۸۱)' بمعناه۔

باب: دعاؤه ﷺ لعائشة ولأمته

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا اور امت کے لیے نبی اکرم ﷺ کی دعا

۳۳۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طِيبَ النَّفْسِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ لِيْ، قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَاتَأَخَّرَ، وَمَا أَسَرَّتْ وَمَاأَعْلَنَتْ)) فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الضَّحِكِ فَقَالَ: ((أَيَسُرُّكِ دُعَائِيْ؟)) فَقَالَتْ: وَمَالِيَ لَايَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَدَعْوَتِيْ لِأُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ)). [الصحيحة: ۲۲۵٤]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرحان وشاداں دیکھ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے اللہ تعالی سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عائشہ کے پہلے اور پچھلے اور اعلانیہ اور مخفی (سب) گناہ بخش دے۔'' (خوشی سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہنسنا شروع کر دیا' یہاں تک کہ ان کا سر رسول اللہ ﷺ کی گود میں جا پڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تجھے میری دعا نے خوش کر دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: بھلا مجھے آپ کی دعا خوش کیوں نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں ہر نماز میں اپنی امت کے لئے یہ دعا کرتا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۵۴۔ البزار (الکشف: ۲۶۵۸)' ابن ابی شیبة (۱۲/ ۱۳۲)' حاکم (۴/ ۱۱) عنها بمعناه۔

باب: الاصل فی الدعاء بطول العمر

عمر کے دراز ہونے کے لیے دعا کروانا

۳۳۸٤: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْطَلَقَتْ بِيْ أُمِّيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! خُوَيْدِمُكَ! فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَأَطِلْ عُمُرَهُ، وَاغْفِرْلَهُ)) قَالَ: فَكَثُرَ مَالِيْ، وَطَالَ عُمُرِيْ حَتَّى قَدِ اسْتَحْيَيْتُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے' اس کے حق میں دعا کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں فراوانی پیدا کر' اس کو لمبی عمر عطا فرما اور اسے بخش دے۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا مال

مِنْ أَهْلِيْ وَأَيْنَعَتْ ثِمَارِيْ وَأَمَّا الرَّابِعَةُ يَعْنِيْ الْمَغْفِرَةَ۔ [الصحيحة: ٢٥٤١]

بہت زیادہ ہو گیا' مجھے لمبی عمر نصیب ہوئی' حتی کہ میں اپنے اہل سے شرمانے لگتا اور میرے پھل پک گئے' (اب) چوتھی چیز مغفرت ہے (دیکھیں کیا بنتا ہے)۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۴۱۔ تقدم برقم (۲۷۹۲)۔

فوائد: یہ حدیث اعلام نبوت میں سے ہے' آپ ﷺ نے چار دعائیں کیں' جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے تھا' وہ تو پہلی صدی ہجری میں ہی پوری ہو گئی تھیں' مغفرت کا تعلق آخرت سے ہے' جس کی قبولیت کی ہی امید ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ایک سو تین (۱۰۳) یا ننانوے (۹۹) سال عمر پائی' اکانوے (۹۱) سن ہجری کو بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی آپؓ ہی تھے۔ ان کی زندگی میں ان کی اولاد کی تعداد سو (۱۰۰) کے لگ بھگ ہو گئی تھی۔ مال و دولت میں بھی اللہ تعالی نے بہت برکت ڈالی تھی۔

باب: جواز الدعاء بطول العمر وكثرة المال والولد

لمبی عمر اور مال و دولت کی کثرت کی دعا کا جواز

۳۳۸۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعاً: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ)). [الصحيحة: ٢٢٤١]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو کثرت سے مال اور اولاد عطا فرما اور تو نے اسے جو کچھ عطا کیا اس میں برکت فرما۔''

تخریج: الصحیحة ۲۲۴۱۔ بخاری (۶۳۳۴'۶۳۴۴'۶۳۷۸'۶۳۸۰)' مسلم (۲۴۸۱)' ترمذی (۳۸۲۹) وانظر ما تقدم برقم (۸۴۷'۲۷۹۳)۔

باب: فضل حسنؓ بن عليؓ

سیدنا حسن بن علیؓ کی فضیلت کا بیان

۳۳۸٦: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَارَأَيْتُ حَسَنًا قَطُّ إِلَّا فَاضَتْ عَيْنَايَ دُمُوْعًا وَذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَوَجَدَنِيْ فِي الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَمَا كَلَّمَنِيْ حَتّٰى جِئْنَا سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ، فَطَافَ بِهِ وَنَظَرَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا الْمَسْجِدَ، فَجَلَسَ فَاحْتَبٰى ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ لُكَاعُ؟ أُدْعُ لِيْ لُكَاعَ)) فَجَاءَ حَسَنٌ يَشْتَدُّ فَوَقَعَ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ لِحْيَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَحُ فَاهُ، فَيُدْخِلُ فَاهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں' وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے' میں مسجد میں تھا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑا' میں آپ کے ساتھ چل دیا' آپ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی' حتی کہ ہم بنو قینقاع بازار پہنچ گئے' آپ نے وہاں چکر لگایا اور ادھر ادھر دیکھا' پھر واپس پلٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا' یہاں تک کہ ہم مسجد میں پہنچ گئے۔ آپ وہاں حبوہ باندھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''چھوٹا بچہ کدھر ہے؟ چھوٹے کو ذرا بلا کر لاؤ۔'' تو حسن رضی اللہ عنہ دوڑتا ہوا آیا' آپ کی گود میں گر پڑا اور اپنا ہاتھ آپ

فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ)). [الصحيحة: ۲۸۰۷]

کی ڈاڑھی میں داخل کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ کھول کر اس کے منہ کو اپنے منہ میں داخل کیا' (یعنی اس کے ہونٹوں کا بوسہ لیا) پھر فرمایا: ''اے اللہ! میں اسے محبت کرتا ہوں' تو اس سے بھی اور اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۰۷۔ الادب المفرد (۱۱۸۳)' احمد (۱/ ۵۳۳)' حاکم (۳/ ۱۷۸)' مسلم (۵۷/ ۲۴۲۱)' نحوہ والبخاری (۵۸۸۴) مختصراً من طریق آخر۔

فوائد: اس میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت کا بیان ہے۔

۳۳۸۷: عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). [الصحيحة: ۲۷۸۹]

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا' اس حال میں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ ان کے کندھے پر تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۸۹۔ بخاری (۳۷۴۹)' مسلم (۲۴۲۲)' احمد (۴/ ۲۸۴'۲۸۳)۔

باب: بعض ادعيته ﷺ

نبی کریم ﷺ کی دعا

۳۳۸۸: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ:

كُلُّ امْرِىءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ: تَغَنّٰى فَقَالَ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِيْ إِذْ خَرٌ وَجَلِيْلُ
وَهَلْ أَرِدَنَّ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطُفَيْلُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے' میں ان کے پاس گئی اور پوچھا: ابا جان! کیا حال ہے؟

بلال! کیسے محسوس کر رہے ہو؟ وہ کہتی ہیں جب ابوبکر بیمار ہوتے تو کہا کرتے تھے:

ہر کوئی صبح کے وقت اپنے اہل میں ہوتا ہے
اور موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے

اور بلال جب بخار سے شفایاب ہوتے تو کمزور پنڈلی کو اٹھاتے اور گاتے ہوئے کہتے:

ہائے کاش! مجھے یہ پتہ چل جائے کہ کیا میں ایک رات گزاروں گا
وادی میں اور میرے اردگرد اذخر اور جلیل قسم کے گھاس ہوں گے
میں مجنہ چشمے کے پانی پر جاؤں گا
کیا مجھے شام اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)) زَادَ أَحْمَدُ فِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَكَانَ الْمَوْلُوْدُ يُوْلَدُ بِالْجُحْفَةِ، فَمَا يَبْلُغُ الْحُلَمَ حَتّٰى تَصْرَعُهُ الْحُمّٰى۔ [الصحيحة: ٢٥٨٤]

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ساری صورتحال سے آپ کو آگاہ کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہم کو مدینہ سے مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ محبت کرنا نصیب فرما دے' اس کو بیماریوں سے پاک کر دے' ہمارے مدّ اور صاع میں برکت فرما اور اس میں پائے جانے والے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے۔'' مسند احمد کی روایت میں ہے: جب جحفہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو بلوغت سے پہلے ہی بخار اسے پچھاڑ دیتا تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۸۴۔ بخاری (۳۹۲۶'۱۸۸۹)' مسلم (۱۳۷۶)' مالک فی الموطا (۲/ ۸۹۱'۸۹۰)۔

باب: فضل سعد بن أبي وقاص

سیدنا سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان

۳۳۸۹: عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! سُقْ إِلٰى هٰذَا الطَّعَامِ عَبْدًا تُحِبُّهُ وَيُحِبُّكَ فَطَلَعَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ)). [الصحيحة: ٣٣١٧]

عائشہ بنت سعد اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کھانا پڑا تھا' آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ایسے آدمی کو اس کھانے کی طرف لے آ جس سے تو محبت کرتا ہو اور وہ تجھ سے محبت کرتا ہو۔'' اتنے میں سیدنا سعد بن أبی وقاص آ گئے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۱۷۔ البزار (الکشف: ۲۵۸۱) و (البحر: ۱۲۱۰)' حاکم (۳/ ۴۴۹)' ابن عساکر (۲۲/ ۲۲۳)' بسیاق آخر لیس فیہ ذکر الطعام۔

فوائد: معلوم ہوا کہ سعد بن ابو وقاص ؓ اللہ تعالی کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی۔

باب: فضل معاويه

سیدنا امیر معاویہ ؓ کی فضیلت کا بیان

۳۳۹۰: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ الْمُزَنِيِّ وَمَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَمُرْسَلِ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَمُرْسَلِ حَرِيْزِ ابْنِ عُثْمَانَ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب سکھا دے اور اور اس کو عذاب سے بچا۔'' یہ حدیث سیدنا عرباض بن ساریہ' سیدنا عبد اللہ بن عباس' سیدنا عبد الرحمٰن بن ابو عمیرہ مزنی' سیدنا مسلمہ بن مخلد ؓ سے مروی ہے اور شریح بن عبید اور حریز بن عثمان سے مرسلاً روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۲۷۔ (۱) العرباض بن ساریۃ: ابن خزیمۃ (۱۹۳۸)' ابن حبان (۷۲۱۰)' احمد (۴/ ۱۲۷)۔ (۲) ابن عباس: ابن عدی (۵/ ۱۸۱۰)' ابن عساکر (۶۲/ ۵۴)۔ (۳) عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ : بخاری فی التاریخ : (۷/ ۳۲۷)' ابن عساکر (۳۷/ ۱۵۸)۔ (۴) مسلمۃ بن مخلد ؓ: احمد فی الفضائل (۱۷۵۰)' ابن عساکر (۶۲/ ۵۵)۔

باب: فضل ابن عباسؓ

۳۳۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سَكَبَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَضُوءً عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ لِي وَضُوئِي؟)) قَالَتْ: اِبْنُ أُخْتِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ)). ـ [الصحيحة: ۲۵۸۹]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی (ایک برتن میں) بھر کر رکھا، جبکہ آپ میری خالہ میمونہ کے گھر تھے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو پوچھا: ''وضو کے لئے یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' خالہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بھانجے نے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو دین میں فقاہت عطا فرما اور (قرآن کی) تفسیر سکھا دے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۵۸۹۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۵۰۶)، الضیاء فی المختارة (۱۰/ ۱۶۹)، احمد (۱/ ۲۶۶، ۳۱۴)، بخاری (۱۴۳)، مسلم (۲۴۷۷)، مختصراً بدون الزیارة (وعلمة التاویل)۔

فوائد: جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی یہ خدمت کرنا چاہی تو ان کے سامنے تین امور تھے: (۱) وہ بیت الخلاء میں پانی پہنچائیں یا (۲) آپ ﷺ کے قریب دروازے پر رکھ دیں، تاکہ آپ ﷺ وہاں سے آسانی کے ساتھ لے لیں یا (۳) کچھ بھی نہ کریں۔

غور و فکر کیا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ دوسرا فیصلہ زیادہ مناسب ہے، جسے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عملاً اپنایا۔ یہ ان کی ذہانت و ذکاوت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی مناسبت سے آپ ﷺ نے ان کے لیے بیش قیمت دعا فرمائی۔

باب: ملعون من ظلم أهل المدينة

۳۳۹۲: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوْعًا: ((اَللّٰهُمَّ! مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَأَخَافَهُمْ، فَأَخِفْهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). [الصحيحة: ۳۵۱]

جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا وہ لعنتی ہے

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے دھمکائے تو تو بھی اسے ڈرا دے، ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے، اس کی فرضی عبادت قبول ہو گی نہ نفلی۔''

تخریج: الصحیحة ۳۵۱۔ طبرانی فی الاوسط (۳۲۱۳)، ابن عساکر (۲۱/ ۸۲)، طبرانی فی الکبیر (۶۶۳۲)، عن السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ نحوہ۔

فوائد: مدینہ منورہ اسلام کا دار الخلافہ رہا، یہ شہر اور اس کے باسی نبی کریم ﷺ اور آپ کی دعوت کا سہارا بنے۔ اس شہر کو آپ ﷺ کی دعائیں حاصل ہیں، نیز آپ ﷺ نے اس کو حرمتوں والا قرار دیا ہے۔ وہاں کے باسیوں کو اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں کو یہ حدیث ذہن نشین رکھنی چاہیے۔

باب: من فضل جعفر وعلي وزيد

۳۳۹۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ

سیدنا جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم کے فضائل

محمد بن اسامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جعفر، سیدنا علی اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جمع ہوئے، جعفر نے کہا: میں

جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: اِنْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَسْأَلَهُ، فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُ وْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ، فَقَالَ: اُخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقُلْتُ: هٰذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ، مَاأَقُوْلُ (أَبِيْ!) قَالَ: اِئْذَنْ لَّهُمْ، وَدَخَلُوْا، فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ، قَالَ: ((أَمَّا أَنْتَ يَاجَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خُلُقُكَ خُلُقِيْ وَأَشْبَهَ خَلْقِيْ خَلْقَكَ، وَأَنْتَ مِنِّيْ وَشَجَرَتِيْ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِيْ وَأَبُوْ وَلَدِيْ وَأَنَا مِنْكَ، وَأَنْتَ مِنِّيْ وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّيْ وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ)).

[الصحيحة: ۱۵۵۰]

رسول اللہ ﷺ کو تم میں سے زیادہ محبوب ہوں۔ سیدنا زید نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو تم دونوں سے بڑھ کر محبوب ہوں۔ انھوں نے کہا: چلو! رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر ان سے پوچھتے ہیں۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ سب آئے، آپ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: جاؤ اور دیکھو کون ہیں؟ میں نے کہا: یہ جعفر، علی اور زید ہیں، میرے ابا جان! میں انھیں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔'' وہ سب اندر آ گئے اور کہا: آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: فاطمہ۔ انھوں نے کہا: ہم مردوں کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جعفر! تمھارا اخلاق میرے اخلاق کے اور تمھاری جسمانی ساخت میری جسمانی ساخت کے مشابہ ہے اور تو مجھ سے اور میرے نسب میں سے ہے۔ علی! تم میرے داماد ہو، میرے بچوں (حسن وحسین) کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہو اور زید! تم میرے دوست ہو، تم مجھ سے ہو، میں تمھارا ذمہ دار ہوں، اور تم مجھے لوگوں میں محبوب ترین ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۵۰۔ احمد (۵/ ۲۰۴)، بخاری فی التاریخ (۱/ ۲۰۱۹)، حاکم (۳/ ۲۱۷)، طبرانی (۳۷۸)، مختصراً۔

فوائد: آپ ﷺ نے ہر ایک اس کا مخصوص مقام عطا کر دیا، جس کی روشنی میں ہر کوئی دوسرے سے بالاتر نظر آ رہا ہے۔

باب: عائشة زوجته ﷺ فى الجنة

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی اور آپ ﷺ کی زوجہ ہیں

۳۳۹٤: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ فَاطِمَةَ قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ أَنَا، فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: ((فَأَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

[الصحيحة: ۳۰۱۱]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، میں نے بھی ان کے بارے میں کوئی باتیں کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس شرف پر راضی نہیں ہو گی کہ دنیا و آخرت میں میری بیوی ہو؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم دنیا و آخرت میں میری بیوی ہو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۱۱۔ ابن حبان (۷۰۹۵)' حاکم (۴/ ۱۰)' ترمذی (۳۸۸۰)'مختصراً من طریق آخر عنھا۔

فوائد: اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کمال فضیلت بیان کی گئی ہے کہ وہ دنیا میں بھی ام المؤمنین ہیں اور آخرت میں بھی زوجۂ رسول ہی رہیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہؓ کو یہ مژدہ اس وقت سنایا جب انھوں نے بتقاضۂ بشریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر کچھ نقد کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم صحابہ کرام اور صحابیاتِ عظام کے ایک دوسرے پر آپس کے اعتراضات کو ان کا دور گزر جانے کے بعد موضوع بحث بنالیں۔ خدشہ ہے کہ کہیں ہم ایمان سے محروم نہ ہو جائیں۔

باب: وصيته صلی اللہ علیہ وسلم بالانصار في آخر خطبة له

انصار کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ میں وصیت

۳۳۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: [أُتِيَ النَّبِيَّ فَقِيْلَ لَهُ: هٰذِهِ الْأَنْصَارُ رِجَالُهَا وَنِسَاؤُهَا فِي الْمَسْجِدِ يَبْكُوْنَ! قَالَ: ((وَمَا يُبْكِيْهَا؟)) قَالَ: يَخَافُوْنَ أَنْ تَمُوْتَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، [وَكَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ] فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا [مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ] يَضُرَّ فِيْهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ)). [الصحيحة: ۳٤۳۰]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یہ انصاری خواتین و حضرات مسجد میں جمع ہو کر رو رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کیوں رو رہے ہیں؟'' اس نے کہا: انھیں آپ کی موت کا اندیشہ ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل پڑے' ایک چادر آپ نے کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی اور مٹیالے رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی' آپ منبر پر بیٹھ گئے' یہ آپ کی آخری مجلس تھی' آپ نے اللہ تعالی کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا: اما بعد؛ لوگو! لوگوں کی تعداد میں اضافہ اور انصار کی تعداد میں کمی واقع ہوتی چلی جائے گی' حتی کہ ان کی تعداد کھانے میں نمک کے برابر رہ جائے گی۔ (سنو!) تم میں سے جو آدمی بھی محمد کی امت کے امور کا والی بنے اور اسے کسی کو نفع یا نقصان دینے کی طاقت بھی ہو تو وہ انصاریوں کی اچھائیوں کو قبول کرے اور برائیوں سے درگزر کرے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۳۰۔ بخاری (۳۶۲۸'۹۲۷)' حاکم (۲/ ۷۸'۷۹)' البزار (الکشف: ۲۷۹۸)۔

فوائد: جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاریوں کی قدر کرتے ہوئے انہیں عظیم بشارتیں سنائیں' وہاں انصاریوں نے بھی اپنے آپ کو وہ بشارتیں سننے کے قابل بنا رکھا تھا۔

باب: رخصة الصوم في السفر

سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

۳۳۹٦: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ يُقَلِّبُ ظَهْرَهُ لِبَطْنِهِ،

ابو زبیر' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ آپ

فَسَأَلَ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّفْطِرَ فَقَالَ: ((أَمَا يَكْفِيْكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ حَتّٰى تَصُوْمَ؟))

[الصحيحة: ٢٥٩٥]

نے اس کے بارے میں پوچھا؟ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ روزے دار ہے۔ آپ نے اسے بلا کر روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''کیا تجھے یہ کافی نہیں کہ تو رسول اللہ کے ساتھ اللہ کے راستے میں ہے (اور) تو نے روزہ بھی رکھنا شروع کر دیا؟''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۹۵۔ احمد (۳/ ۳۲۷)' ابو یعلی (۲۲۵۲)۔

فوائد: اس میں جہادی سفر اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: للخديجة قصر في الجنة

جنت میں خدیجہؓ کے لیے محل ہے

۳۳۹۷: قالﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ [فِي الْجَنَّةِ] مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ جَمْعٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ، وَعَائِشَةُ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى۔

[الصحيحة: ١٥٥٤]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں (اپنی بیوی) خدیجہ کو جنت میں یاقوت سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری سناؤں' جس میں شوروغل ہوگا نہ دکھ درد۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن جعفر' سیدہ عائشہ' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی اور کئی ایک صحابہ ؓ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۵۴۔ (۱) عبداللہ بن جعفر: احمد (۱/ ۲۰۵)' حاکم (۳/ ۱۸۴'۱۸۵)۔ (۲) عائشۃ: احمد (۶/ ۲۷۹)' حاکم (۳/ ۱۸۵)۔ (۳) ابوھریرۃ: بخاری (۳۸۲۰)' مسلم (۲۴۳۲)۔ (۴) عبداللہ بن ابی اوفی ؓ: بخاری (۳۸۱۹)' مسلم (۲۴۳۳)۔

فوائد: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبوت کا ابتدائی دور ہی پا سکی تھیں' لیکن اس مختصر عرصے میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے وفاؤں کا وہ انداز اختیار کیا کہ نبوی دربار سے جنتوں اور بہشتوں کی بشارتیں وصول کر لی تھیں۔

باب: فضيلة المدينة

مدینہ کی فضیلت کا بیان

۳۳۹۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ طُرُقٍ أُخْرٰى عَنْهُ مَرْفُوْعًا بِلَفْظٍ: ((يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيْبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ

سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں پر حاوی ہو جائے گی۔ صحابہ نے کہا: وہ یثرب (مدینہ) ہے' جو لوگوں سے برائیوں کو اس طرح دور کرتی ہے' جس طرح دھونکنی لوہے سے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی اپنے چچا زاد یا کسی رشتہ دار کو یوں بلائے گا: (مدینہ کو چھوڑ و اور) خوشحالی کی طرف آؤ' آسودگی کی طرف آؤ' حالانکہ مدینہ میں ٹھہرنا ان

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَايَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ فِيهَا خَيْرًا مِّنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)). [الصحيحة: ٢٧٤]

کے لئے بہتر ہوگا' کاش انھیں اس حقیقت کا علم ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کوئی آدمی مدینہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے یہاں سے نکلے گا تو اللہ تعالی اس کے بدلے اس سے بہترین فرد کو لے آئے گا۔ آگاہ رہو! مدینہ تو دھونکنی ہے جو خبیث لوگوں کو نکال دیتا ہے۔ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک مدینہ اس طرح شرّ پسند لوگوں کی نفی نہیں کر دے گا جس طرح کہ بھٹی لوہے کی کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۲۷۴۔ بخاری (۱۸۷۱'۱۸۷۲) مسلم (۱۳۸۲)' مالك (۲/ ۸۸۷)' احمد (۲/ ۲۳۷)۔

فوائد: اس میں مدینہ کے باسیوں کی عظمتوں کا بیان ہے' ان کو بھی چاہئے جہاں ان کی پناہ گاہ عظیم ہے' وہ اپنے آپ کو بھی عظیم تر ثابت کریں۔

باب: من فضائل عبد الرحمن بن عوف

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۳۳۹۹: عَنْ أَبِي سَلِمَةَ بِنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِيْ: ((أَمْرُكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُوْنَ)) ثُمَّ قَالَتْ: فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَدْ وَصَلَهُنَّ بِمَالٍ، فَبِيْعَ بِأَرْبَعِيْنَ أَلْفًا۔ [الصحيحة: ١٥٩٤]

سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' انھوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد پیش آنے والے تمھارے معاملے نے مجھے مغموم و بے چین کر رکھا ہے اور تم پر صبر کرنے والے ہی صبر کریں گے۔'' پھر سیدہ عائشہ نے ابوسلمہ سے کہا: اللہ تعالی تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل سے مشروب پلائے۔ دراصل انھوں نے امہات المومنین سے صلہ رحمی کا ثبوت دیتے ہوئے انھیں (ایک باغ) دیا' جو چالیس ہزار کا فروخت کیا گیا تھا۔

تخريج: الصحيحة ۱۵۹۴۔ حاكم (۳/ ۳۱۲)۔

فوائد: امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا ایک شاہد یہ بھی نقل کیا ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا: (ان الذی یحنو علیکن بعد هو الصادق البار' اللهم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبیل الجنة۔) [حاکم]
یعنی: (میری بیویو!) بیشک جو آدمی تم پر شفقت و مہربانی کرے گا' وہی سچا اور نیک ہوگا' اے اللہ! تو عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے سیراب فرما دے۔

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں کا انتہائی درجے کا احترام و اکرام اور ان کے ساتھ

شفقت ورافت ہونی چاہئے۔ آج اگرچہ امہات المؤمنین موجود نہیں ہیں' لیکن ان کا ذکر خیر کرنا اور ان کے بشری تقاضوں کو سامنے رکھ کر ان پر کیچڑ نہ اچھالنا ہمارے ایمان وایقان کا تقاضا ہے۔

باب: من هديه ﷺ وتواضعه

آپ کی تواضع وانکساری کا بیان

۳۴۰۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((اِمْشُوْا أَمَامِيْ وَخَلُّوْا ظَهْرِيْ لِلْمَلَائِكَةِ)) [الصحيحة: ۱۵۵۷]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ میرے سامنے چلو اور میری پشت (والی سمت) کو فرشتوں کے لئے خالی کر دو۔''

تخريج: الصحيحة ۱۵۵۷- ابو نعيم فى الحلية (۷/ ۱۱۷)' حاكم (۴/ ۲۸۱)' ابن حبان (۶۳۱۲) بنحوه- وانظر ما تقدم برقم (۱۳۱'۳۶۷)-

فضل أبي عبيده بن الجراح

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۴۰۱: عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: إِسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ. نِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ)).

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بنا کر بھیجا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اس امت کے امین کو تمھارا امیر بنا کر بھیجا گیا ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔'' سیدنا ابوعبیدہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''خالد' اللہ تعالی کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور وہ اپنے قبیلے کا بہترین نوجوان ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۱۸۲۶- احمد (۴/ ۹۰)' وعنه ابن عساكر (۶۱/ ۲۶۹)' ابن ابى شيبة (۱۲/ ۱۲۴)-

فوائد: سبحان اللہ! صحابہ کرام آپس میں شیر وشکر تھے' وہ ایک دوسرے کے بارے میں صاف دل تھے۔ دیکھئے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بوجوہ عظیم فاتح اور سپہ سالار سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کیا تو انھوں نے خلیفۂ وقت کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عہدے پر فائز ہونے والے کا کس والہانہ انداز میں استقبال کیا اور پھر انھوں نے سیدنا خالد کی عظمتوں کو کس انداز میں بیان کیا۔ یہ حقیقی محبتوں کے نتائج ہیں۔

باب حرمة المدينة

مدینہ کی حرمت کا بیان

۳۴۰۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِبْرَاهِيْمُ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَدَعَا

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیشک حضرت ابرہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور

لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَادَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ)). [الصحيحة: ٣٥٠١]

اس کے لئے (برکت کی) دعا کی اور میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح مدینہ کو حرمت والا قرار دیتا ہوں اور میں اس کے (ماپ کے پیمانے) مدّ اور صاع کے بابرکت ہونے کی دعا کرتا ہوں' جیسا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کے لئے کی تھی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۰۱۔ بخاری (۲۱۲۹)' مسلم (۱۳۶۰)' بیہقی (۵/ ۱۹۷)' احمد (۴/ ۴۰)۔

باب: ارسلت مبلغًا ولم ارسلت متعنتا

مجھے مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ تکلیف دینے والا بنا کر

٣٤٠٣: إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَاتُخْبِرْ نِسَائَكَ أَنِّيْ اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِيْ مُتَعَنِّتًا)). [الصحيحة: ١٥١٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ نے اپنی بیویوں کو یہ نہیں بتلانا کہ میں نے آپ کو منتخب کیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے مجھے تبلیغ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے' نہ کہ تکلیف دینے والے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۱۶۔ مسلم (الطلاق: ۳۵/ ۱۴۷۵)' ترمذی (۳۳۱۸)۔

فوائد: اس حدیث میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب امہات المومنین کی طرف سے نان نفقہ کے مطالبہ پر آپ ﷺ سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کی۔ ایک ماہ کے بعد سورۂ احزاب کی نازل ہونے والی آیات پڑھ کر آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو اپنی زوجیت میں رہنے یا طلاق لینے کا اختیار دیا۔ اس کا آغاز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا' جنہوں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا اور پھر انھوں نے کسی دوسری ام المومنین کو اپنے اقدام کے بارے میں نہ بتلانے کی التماس کی۔ لیکن آپ ﷺ نے ان کی اس التماس کو پورا نہ کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا' اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو یہ واقعہ بیان کرنے سے گریز نہ کیا جائے گا' کیونکہ ایسا کرنا خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔

باب: المصطفى ﷺ

آپ ﷺ کی فضیلت

٣٤٠٤: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)). [الصحيحة: ٣٠٢]

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے کنانہ کو' کنانہ سے قریش کو' قریش سے بنی ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۲۔ مسلم (۲۲۷۶)' ترمذی (۳۶۰۶)' ابو یعلی (۷۴۸۵)' احمد (۴/ ۱۰۷)۔

فوائد: اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں آپ ﷺ کے بالا و برتر ہونے کا بیان ہے۔

باب: فضل اهل بدر

اہل بدر کی فضیلت کا بیان

٣٤٠٥: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ. (وَفِي لَفْظٍ: لَعَلَّ اللَّهَ) اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)). [الصحيحة: ٢٧٣٢]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل نے بدر والوں پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: جیسے چاہو عمل کرتے رہو، میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۳۲۔ ابوداؤد (۴۶۵۴)، ابن حبان (۴۷۹۸)، حاکم (۴/ ۷۷،۷۸)، احمد (۲/ ۲۹۵،۲۹۶)۔

باب: ان الله لا يجمع امتي على الضلالة

اللہ میری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا

٣٤٠٦: عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَجَارَ أُمَّتِي مِنْ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَى ضَلَالَةٍ)). [الصحيحة: ١٣٣١]

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ضلالت و گمراہی پر جمع ہونے سے محفوظ کر لیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۳۱۔ ابن ابی عاصم فی السنۃ (۸۲) و(۸۳)، عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: جب تک دین کا قیام اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، اس وقت تک امت ِمسلمہ کسی ضلالت و گمراہی اور غلط فیصلے پر جمع نہ ہو سکے گی۔

باب: فضل ليلة النصف من شعبان

نصف شعبان کی رات کی فضیلت کا بیان

٣٤٠٧: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)) [الصحيحة: ١٥٦٣]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو جھانکتے ہیں اور ساری مخلوق کو بخش دیتے ہیں، ما سوائے شرک کرنے والے اور باہم بغض و عداوت رکھنے والے کے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۶۳۔ ابن ماجہ (۱۳۹۰)، ابن ابی عاصم فی السنۃ (۵۱۰)۔

فوائد: شعبان کی نصف رات کو ''صلاۃ البراءۃ'' یا ''صلاۃ الالفیۃ'' یا سو (۱۰۰) رکعت نماز اور ہر رکعت میں دس بار سورۂ اخلاص پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، عام طور پر اس رات کو چراغاں کیا جاتا ہے، پٹاخے چلائے جاتے ہیں اور فسق و فجور کے کام کئے جاتے ہیں۔ دین پسند افراد کی طرف سے اس رات کو خصوصی قیام کیا جاتا ہے اور دن کو روزہ رکھا جاتا ہے۔ اسی رات کو ہمارے ہاں شب ِبراءت کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام امور عہدِ نبوی کے بعد کی ایجاد ہیں، سب سے پہلے اس رات کو نماز کا اہتمام بیت المقدس میں ۴۴۸ھ میں کیا گیا۔ اس رات کی فضیلت کے بارے میں متن میں مذکورہ روایت موجود ہے، لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے، نصف شعبان کی رات کی

یہ فضیلت ہر سوموار اور جمعرات کو بھی حاصل ہے' جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تعرض الاعمال فی کل اثنین و خمیس' فیغفر اللہ لکل امریء لایشرك باللہ شیئا' الا امرء کانت بینه وبین اخیه شحناء' فیقول: اترکوا هذین حتی یصطلحا۔) [مسلم] یعنی: ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ تعالیٰ کے سامنے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں' سو وہ ہر اس شخص کو معاف کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو' مگر وہ آدمی کہ اس کے اور اس کے بھائی کے مابین کوئی عداوت اور بغض ہو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ان دونوں (کے گناہوں) کو رہنے دو' جب تک صلح نہ کر لیں۔

لیکن کوئی آدمی سوموار اور جمعرات کو وہ اہتمام نہیں کرتا جو نصف شعبان کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ اس حدیث کو سامنے رکھ کر ایک مسلمان کو نصف شعبان کی رات کو کیا کرنا چاہئے' ہر ایک پر عیاں ہے کہ وہ عام راتوں کی طرح نماز پڑھے اور اس حدیث کے پہلے حصے کا مصداق بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے کہ اس نے اس رات کے دوران جتنے لوگوں کی بخشش کرنی ہے' اس کا شمار بھی انہی سعادت مندوں میں ہو جائے۔

باب: استحباب الشعر بنصرة الدين

دین کی نصرت میں شعر کہنے کا استحباب

۳۴۰۸: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)).

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حسان ﷜ کے لئے مسجد میں منبر رکھتے تھے' وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی برتری ثابت کرنے اور آپ ﷺ کا دفاع کرنے میں (اشعار) پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''جب تک حسان رسول کے دفاع میں یا آپ کی برتری ثابت کرنے میں اشعار پڑھتا رہا' اللہ تعالیٰ جبریل امین کے ذریعے اس کی مدد کرتا رہا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۶۵۷۔ ترمذی (۲۸۴۶)' حاکم (۳/ ۴۸۷)' ابو یعلی (۴۵۹۱)' ابو داؤد (۵۰۱۵)' احمد (۶/ ۷۲)' من طریق آخر۔

فوائد: سیدنا حسان بن ثابت ﷜ شاعر اسلام اور شاعر رسول تھے' وہ اپنے کلام کے زور پر دشمنانِ رسول کو لاجواب کر دیتے تھے' اس سلسلے میں حضرت جبریل ؑ کا تعاون بھی ان کو حاصل تھا۔

باب: من اشد الناس من رويته

آپ ﷺ کی رؤیت کا سب سے زیادہ شوق رکھنے والا کون ہے؟

۳۴۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)).
[الصحيحة: ۱٦٧٦]

سیدنا ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ آئیں گے' ان کی چاہت ہوگی کہ وہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال کا فدیہ دے کر میری زیارت کر لیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۷۶۔ حاکم (۴/ ۸۶)' البزار (الکشف: ۲۸۴۱)' مسلم (۲۸۳۲)' بمعناہ وانظر ما تقدم برقم (۳۳۶۳)۔

فوائد: اس حدیث میں ان لوگوں کو سراہا گیا ہے جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوں گے اور آپ ﷺ کے دیدار کے شدید خواہش مند ہوں گے' ہم بھی زمانہ کے اعتبار سے تو ایسے ہی لوگوں میں شمار ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں سچا محبّ رسول بنا دے۔

باب: فضیلة الانصار بأنهم حبيب لرسول الله

انصاریوں کی فضیلت کہ وہ رسولؐ کے محبوب ہیں

۳٤۱۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَأْسَهُ فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْأَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ، ذخرۃُ الْأَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، إِنِّيْ لَأُحِبُّكُمْ)) (مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، فَأَحْسِنُوْا إِلٰى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن سر باندھ کر باہر تشریف لائے' انصاریوں کے بچے اور خدمتگار آپ کو ملے۔ آپ ﷺ نے دو یا تین دفعہ فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''انصاریوں نے اپنا ذمہ داریاں ادا کر دیں' تمہاری ذمہ داریاں باقی ہے' سو تم انصاریوں کی اچھائیاں قبول کر لینا اور ان کی برائیوں سے تجاوز کر جانا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۱۶۔ نسائی فی الکبری (۸۳۲۸)' ابن حبان (۷۲۶۶)' احمد (۳/ ۱۸۷)' ابو یعلی (۳۷۷۰)۔

فوائد: خدمتِ اسلام اور محبتِ رسول کی جتنی ذمہ داریاں انصاریوں پر عائد ہوتی تھیں' انھوں نے من وعن ادا کر دیں۔

باب: فضل الحسن والحسين بأنهما ريحانتا رسول الله

حسن اور حسین ؓ کی فضیلت کہ وہ دونوں رسول کے پھول ہیں

۳٤۱۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ۔ [وَأَنَا جَالِسٌ] عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ [فَقَالَ لَهُ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ] فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: [هَا]أُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ؟ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا)). [الصحیحة: ٥٦٤]

عبدالرحمٰن بن ابو نعیم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے کپڑے کو مچھر کا خون لگ جانے کے بارے میں سوال کیا' میں بھی وہاں بیٹھا تھا۔ انھوں نے کہا: تیرا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے کہا: عراق سے۔ سیدنا ابن عمر نے کہا: دیکھو اس آدمی کو' یہ مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے؟ (یہ اتنے ظالم ہیں کہ) انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا' حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بیشک حسن اور حسین میری دنیا کے خوشبودار پودے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۵۶۴۔ بخاری (۵۹۹۴)' ترمذی (۳۷۷۰)' احمد (۲/ ۹۳'۱۱۴)۔

فوائد: اس میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی منقبت کا بیان ہے۔

باب: علامات أولياء الله

اللہ کے ولیوں کی علامات

٣٤١٢: عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ إِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. تَعَالٰى. وَإِنَّ شِرَارَ عِبَادِ اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْمَشَّائُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، وَالْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ)).

[الصحيحة: ٢٨٤٩]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں کہ انھیں دیکھ کر اللہ تعالی یاد آ جاتا ہے اور چغل خور، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور بے قصور (و پاکدامن لوگوں) پر گناہوں کا الزام دھرنے والے میری امت کے بدترین افراد ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۸۴۹۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق (۲۳۵)، الادب المفرد (۳۲۳)، احمد (۶/ ۴۵۹)، عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا ۔ نحوہ۔

فوائد: پہلے اس حقیقت کی وضاحت ہو چکی ہے کہ سلیم الفطرت، طاہر القلب اور قرآن و حدیث کا ذوق رکھنے والے دوسرے لوگوں کے چہروں سے ہی ان کے نیک یا بد ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ نیکی کی کثرت کی وجہ سے چہرہ نورانی ہوتا ہے اور برائی کی کثرت کی وجہ سے اور بھدا پن چہرے پر رقص کناں ہوتا ہے، سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں۔

باب: فضل قريش و دوس والانصار و ثقف

قریش، دوس، انصار اور ثقف قبیلہ کی فضیلت

٣٤١٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِيْ كَانُوْا أَصَابُوْا بِـ(الْغَابَةِ) فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ، فَتَسَخَّطَهُ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِيْ أَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ، فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ، فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ عَلَيَّ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)).

[الصحيحة: ١٦٨٤]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی، جو اسے جنگل میں ملی تھی، کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے ہدیے کا جواب دیا، لیکن اس نے آپ کے جوابی عطیے کو کم سمجھا اور ناراض ہونے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس منبر پر ارشاد فرمایا: ''بعض عرب مجھے ہدیہ پیش کرتے ہیں، میں حسب استطاعت ان کا جواب بھی دیتا ہوں، لیکن وہ میری چیز کو (معمولی سمجھ کر) خاطر میں نہیں لاتے اور ناراض ہونے لگ جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے کوئی ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۶۸۴۔ الادب المفرد (۵۹۶)، ترمذی (۳۹۴۶) والسیاق لہ، ابو داؤد (۳۵۳۷)۔

فوائد: ہدایا وتحائف کا مقصد آپس میں محبت کا فروغ ہونا چاہئے' یہ خصلت حمیدہ نہیں ہے کہ آدمی ہدیہ دے اس کے عوض کے لالچ میں پڑ جائے' اس طرح کرنے سے محبت میں اضافے کی بجائے نفرتوں کو موقع ملے گا۔ بعض لوگ طبعی اور خاندانی طور پر اعلی مزاج کے ہوتے ہیں ان کی اچھی تربیت ہوئی ہوتی ہے' وہ گھٹیا حرکتوں سے باز رہتے ہیں' اسی چیز کو مدنظر رکھ کر چند ایک قبیلوں کی تعریف کی ہے۔

باب: فضل نساء قریش

قریش کی عورتوں کی فضیلت کا بیان

٣٤١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ امْرَأَةً مِنْ قَوْمٍ يُقَالُ لَهَا سَوْدَةُ وَكَانَتْ مُصِيْبَةً كَانَ لَهَا خَمْسَةُ صِبْيَةٍ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ بَعْلٍ لَهَا مَاتَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَايَمْنَعُكِ مِنِّيْ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ أَنْ لَّا تَكُوْنَ أَحَبَّ الْبَرِيَّةِ إِلَيَّ وَلٰكِنِّيْ أُكْرِمُكَ أَنْ يَضْغُوْا هٰؤُلَاءِ الصِّبْيَةُ عِنْدَ رَأْسِكَ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، قَالَ: فَهَلْ مَنَعَكِ مِنِّيْ شَيْءٌ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَرْحَمُكِ اللّٰهُ، إِنَّ خَيْرَ نِسَاءٍ رَكِبْنَ أَعْجَازَ الْإِبِلِ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرٍ، وَأَرْعَاهُ عَلٰى بَعْلٍ بِذَاتِ يَدٍ**)) [الصحيحة: ٢٥٢٣]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سودہ نامی ایک عورت کو پیغامِ نکاح بھیجا' وہ بچوں والی تھی اور اس کے سابقہ فوت شدہ خاوند سے پانچ چھ بچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھے کون سی چیز مجھ سے نکاح کرنے سے روک رہی ہے؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! آپ تمام مخلوقات میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں' دراصل وجہ یہ ہے یہ بچے صبح وشام آپ کے پاس شور وغل مچاتے رہیں گے اور اس طرح آپ کے احترام واکرام میں خلل پیدا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آیا اس کے علاوہ کوئی اور سبب بھی ہے جو تجھے روک رہا ہو؟'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! کوئی نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے' بہترین عورتیں جو اونٹوں کی پشتوں پر سوار ہوتی ہیں وہ قریشی عورتیں ہیں' جو اپنی اولاد کے بچپنے میں اس کا بہت خیال رکھنے والی اور اپنے خاوندوں کے مال ومنال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۲۳۔ احمد (۱/ ۳۱۸'۳۱۹)' ابو یعلی (۲۶۸۶)' طبرانی فی الکبیر (۱۳۰۱۴)۔

فوائد: اس میں عورتوں کے دو خصائل حمیدہ کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں اور اپنے خاوندوں کی امانتوں میں خیانت کرنے سے باز رہتی ہیں۔

باب: فضل حسان و اهمية الشعر

حسان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شعر کی اہمیت کا بیان

٣٤١٥: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ**)) فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اُهْجُهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی مذمت کرو' یہ چیز ان پر تیروں کی بوچھاڑ سے سخت ہے۔'' پھر آپ نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف

فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يَرْضَ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَباً حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي**)) فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: ((**إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ**)) سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)) قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ

پیغام بھیجا: ''ان کی ہجو کرو۔'' انھوں نے ان کے عیوب تو بیان کئے لیکن آپ خوش نہ ہوئے۔ پھر آپ نے کعب بن مالک ﷺ کی طرف اور ان کے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ جب حسان آئے تو انھوں نے کہا: اب تمھیں چاہئے کہ اس معاملے کو حملے کے لئے کمر بستہ شیر کے سپرد کر دو' پھر انھوں نے اپنی زبان باہر نکالی' اسے حرکت دی اور کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں اپنی زبان کے ذریعے ان کو چمڑے کی طرح چاک کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی نہ کرو' قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ابوبکر ﷺ ہیں' چونکہ میرا نسب بھی انھیں سے ملتا ہے' اس لئے وہ پہلے تجھ پر میرے نسب کی وضاحت کریں گے۔'' سیدنا حسان' سیدنا ابوبکر کے پاس گئے اور واپس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! انھوں نے میرے لئے آپ کی نسب کی وضاحت کر دی ہے' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ کے نسب کو (ہجو سے) یوں باہر نکال دوں گا جس طرح آٹے سے بال کو کھینچ لیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان کے حق میں یہ فرماتے سنا: ''روحِ قدس (جبریل امین) تیری تائید کرتا رہے گا' جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے رہو گے۔'' وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسان نے ان کی مذمت کر کے دل کو مطمئن کر دیا اور دشمن کو زیر کر دیا۔'' سیدنا حسان ﷺ نے کہا:

تو نے محمد (ﷺ) کی مذمت کی' میں نے ان کی طرف سے جواب دیا
اور اللہ تعالی کے ہاں اس عمل میں اجر و ثواب ہے
تو نے محمد (ﷺ) کی مذمت کی' حالانکہ وہ نیک اور یکسو ہیں
وہ اللہ کے رسول ہیں' ان کی عادت وفا ہے
بیشک میرا باپ' میری ماں اور میری عزت

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ	محمد (ﷺ) کی عزت کا تم سے دفاع کرنے والے ہیں
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ فَإِنْ	میں نے اپنے پیاروں کو گم پایا'
أَعْرَضْتُمُوا عَنَّا اعْتَمَرْنَا	اگر چہ تم ان (لشکروں) کو نہیں دیکھ رہے
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ	وہ کداء میں گرد وغبار اڑاتے ہوئے آرہے ہیں
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ	انھوں نے لگامیں تھامی ہوئی ہیں اور وہ چڑھے آرہے ہیں
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ	ان کے کندھوں پر پیاسے تیر سجے ہوئے ہیں
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا	ہمارے لشکر رواں دواں ہیں
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خِفَاءُ	یہ عورتیں اپنے دوپٹوں کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں گی
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا	اگر تم راستے سے ہٹ جاؤ تو ہم عمرہ کرلیں گے
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ	اور اس طرح فتح ہو جائے اور پردہ چاک ہو جائے گا
يُلَاقِي كُلَّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍ	وگرنہ اس دن کی مار پر صبر کرو
سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ	جس دن اللہ تعالیٰ اپنی چاہت کے مطابق عزتیں دے گا
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ	اللہ نے کہا: میں نے ایک بندے کو بطور رسول بھیج دیا ہے
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ	وہ حق کہتا ہے' اس میں کوئی خفا نہیں ہے
وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا	اور اللہ نے کہا کہ میں لشکر چلا لایا ہوں
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ	وہ انصار ہیں' میں نے ان کو لڑنے کے لئے پیش کر دیا ہے
[الصحيحة: ١١٨٠]	وہ ہر روز معد قبیلہ سے وصول کرتے ہیں
	گالیاں' جنگیں اور مذمتیں
	اگر تم میں سے کوئی رسول اللہ کی مذمت کرے
	یا مدح کرے یا نصرت کرے' اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا
	اور ہم میں جبریل اللہ تعالیٰ کا قاصد ہے
	وہ روح القدس ہے' اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں

تخريج: الصحيحة ١١٨٠ـ مسلم (٢٤٩٠)' وانظر ما تقدم برقم (٣٤٠٨)ـ

باب: فضل حنظلة بن أبي عامر

سیدنا حنظلہ بن ابی عامر کی فضیلت کا بیان

٢٤١٦: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ [بْنِ الزُّبَيْرِ] عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ قَتْلِ حَنْظَلَةَ

یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حنظلہ بن ابو عامر رضی اللہ عنہ اور ابو سفیان بن حارث کا مقابلہ ہوا اور شداد بن اسود نے ان کو تلوار

بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ بَعْدَ أَنِ الْتَقَى هُوَ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ حِيْنَ عَلَاهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ)) فَسَأَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ: إِنَّهُ خَرَجَ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ وَهُوَ جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)). [الصحيحة: ٣٢٦]

سے قتل کر ڈالا' اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے تمھارے ساتھی (حنظلہ) کو (جنابت والا) غسل دے رہے تھے۔'' جب صحابہ نے ان کی بیوی سے صورتحال دریافت کی تو اس نے کہا: جب گھبرا دینے والی آواز آئی تو میرے خاوند (حنظلہ) جنبی تھے لیکن انھوں نے آواز (پر لبیک کہا اور غسل کئے بغیر جہاد کے لئے) چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس' اسی وجہ سے فرشتے ان کو غسل دے رہے تھے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۶۔ حاکم (۳/ ۲۰۴)' بیهقی فی السنن (۴/ ۱۵)۔

فوائد: اسی وجہ سے سیدنا حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہا جاتا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حسن انجام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

باب: فضل معاذ بن جبلؓ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٤١٧: قَالَ ﷺ: ((إِنَّ الْعُلَمَاءَ إِذَا حَضَرُوْا رَبَّهُمْ عَزَّوَجَلَّ. كَانَ مُعَاذٌ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ رَتْوَةً بِحَجَرٍ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ مُرْسَلًا، وَأَبِيْ عَوْنٍ مُرْسَلًا أَيْضًا وَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ))۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب علماء اپنے ربّ کے پاس حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک پتھر کی پھینک پر ان کے آگے آگے ہوں گے۔'' یہ حدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور محمد بن کعب' ابوعون اور حسن بصری سے مرسلاً روایت کی گئی۔

تخریج: الصحیحة ۱۰۹۱۔ ابن سعد ۲/ ۳۴۸'۳/ ۵۹۰)' المحاملی فی الامالی(۳/ ۳۵/ ۱)' ابو نعیم فی الحلیة (۱/ ۲۲۸'۲۲۹۰)' والیساق له ابن عساکر (۶۱/ ۲۹۷)' من حدیث عمر رضی اللہ عنہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ حلت و حرمت سے متعلقہ شرعی احکام و مسائل کی معرفت میں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ممتاز مقام رکھتے ہیں کہ وہ روزِ قیامت اہل علم لوگوں کی قیادت کر رہے ہوں گے۔

باب: فضيلة عائشة على سائر النساء

تمام عورتوں پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

٣٤١٨: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَعَائِشَةَ))۔[الصحيحة: ٣٥٣٥]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں پر عائشہ کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔''
سیدنا انس' ابوموسیٰ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۳۵۔ (۱) انس: بخاری (۳۷۷۰)' مسلم (۲۴۴۶)' ترمذی (۳۸۸۷)۔ (۲) ابو موسیٰ: بخاری (۳۷۶۹)'

مسلم (۲۴۳۱)' ترمذی (۱۸۳۴)۔ (۳) عائشة ﷝: نسائی فی الکبری (۸۸۹۶)۔

فوائد: ثرید ایک قسم کا زود ہضم اور بابرکت کھانا ہوتا ہے جسے دوسرے کھانوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہی معاملہ سیدہ عائشہ ﷝ کا ہے کہ وہ مسلم خواتین میں اعلی مقام رکھتی ہیں۔

باب: من فضل قریش

قریش کی فضیلت

٣٤١٩: عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ مِنْ بَنِيْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: جِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ فِيْ فِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ أَنْ كُفَّ بَصَرُهُ فَوَجَدْنَا حَبْلًا مُعَلَّقًا فِي السَّقْفِ وَأَقْرَاصًا مَطْرُوْحَةً بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ خُبْزًا فَكُلَّمَا اسْتَطْعَمَ مِسْكِيْنٌ قَامَ جَابِرٌ إِلٰى قُرْصٍ مِنْهَا وَأَخَذَ الْحَبْلَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمِسْكِيْنَ فَيُعْطِيَهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ بِالْحَبْلِ حَتّٰى يَقْعُدَ، فَقُلْتُ لَهُ عَافَاكَ اللّٰهُ نَحْنُ إِذَا جَاءَ الْمِسْكِيْنُ أَعْطَيْنَا، فَقَالَ: إِنِّيْ أَحْتَسِبُ الْمَشْيَ فِيْ هٰذَا۔ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ، لَا يَبْغِيْهِمُ الْعَثَرَاتِ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْخَرَيْهِ**)).

[الصحيحة: ١٦٨٨]

زید بن عبدالرحمن بن سعید بن عمرو بن نفیل' جن کا بنو عدی قبیلہ سے تعلق تھا' اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: میں کچھ قریشی جوانوں سمیت سیدنا جابر بن عبداللہ ﷠ کے پاس آیا' اس وقت وہ نابینے ہو چکے تھے' ہم کیا دیکھتے ہیں کہ چھت کے ساتھ ایک رسی لٹک رہی ہے اور ان کے سامنے روٹیاں یا ان کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ جب کوئی مسکین کھانا مانگتا ہے تو سیدنا جابر ایک ٹکڑا اٹھاتے ہیں' رسی کو پکڑ کر اس کی رہنمائی میں مسکین تک پہنچتے ہیں' اسے وہ ٹکڑا تھماتے ہیں اور رسی کی رہنمائی میں ہی واپس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ آپ کو عافیت دے' ہم یہ ٹکڑا (آسانی سے) مسکین کو پکڑا سکتے تھے (آپ نے ہمیں کہہ دینا تھا' خود کیوں تکلیف کی ہے)۔ انھوں نے کہا: دراصل میں اجر و ثواب کی نیت سے چل کر گیا ہوں' پھر کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی ایسی حدیث بیان نہ کروں' جو میں نے آپ ﷺ سے خود سنی؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں' (ضرور بیان کرو)۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک قریشی امانت والے ہیں' جو آدمی ان کے عیوب کی ٹوہ میں پڑ جائے گا' اللہ تعالی اسے نتھنوں کے بل (اوندھے منہ) گرا دے گا۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۸۸۔ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۱۱/ ۲۷۲)۔

فوائد: دوسرے صحابہ کی طرح قریشیوں کی عیب جوئی کرنے سے منع کیا گیا۔

باب: عاقبة الابتداع والغلو فی الدین

دین میں بدعات اور غلو کرنے والوں کا انجام

٣٤٢٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ عَلٰى بَابِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَبْلَ

عمرو بن سلمہ ہمدانی کہتے ہیں کہ ہم قبل از نمازِ فجر سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ کے گھر کے دروازے پر بیٹھا کرتے تھے۔ جب وہ

صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَإِذَا خَرَجَ مَشَيْنَامَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ نَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَقَالَ: أَخَرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ بَعْدُ؟ قُلْنَا: لَا فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ آنِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ، وَلَمْ أَرَ - الْحَمْدُلِلّٰهِ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: إِنْ عِشْتَ فَسَتَرَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حِلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ، فِي كُلِّ حَلْقَةٍ رَجُلٌ، وَفِي أَيْدِيهِمْ حَصًى، فَيَقُولُ: كَبِّرُوا مِئَةً فَيُكَبِّرُونَ مِئَةً، فَيَقُولُ: هَلِّلُوا مِئَةً، فَيُهَلِّلُونَ مِئَةً، وَيَقُولُ: سَبِّحُوا مِئَةً فَيُسَبِّحُونَ مِئَةً، قَالَ: فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا اِنْتِظَارَ رَأْيِكَ، قَالَ: أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ، وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ شَيْءٌ؟ ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَى حَلْقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَاهٰذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! حَصًى نَعُدُّ بِهَا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ، قَالَ: فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ، وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ! هٰؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ مُتَوَافِرُونَ، وَهٰذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ، وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ، أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ الضَّلَالَةِ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ: وَكَمْ

نکلتے تو ہم ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑتے۔ ایک دن سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور پوچھا: ابھی تک ابوعبد الرحمٰن (ابن مسعود) تمھارے پاس نہیں آئے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے (ہم انتظار کرتے رہے) حتی کہ سیدنا عبداللہ تشریف لائے' جب وہ آئے تو ہم بھی ان کی طرف کھڑے ہو گئے۔ ابوموسی نے انھیں کہا: ابوعبدالرحمٰن! ابھی میں نے مسجد میں ایک چیز دیکھی ہے' مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا' لیکن اللہ کے فضل سے وہ نیکی کی ہی ایک صورت لگتی ہے۔ انھوں نے کہا: وہ ہے کیا؟ ابوموسی نے کہا: اگر آپ زندہ رہے تو خود بھی دیکھ لیں گے' میں نے دیکھا کہ لوگ حلقوں کی صورت میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہے ہیں' ان کے سامنے کنکریاں پڑی ہیں' ہر حلقے میں ایک (مخصوص) آدمی کہتا ہے: سو (۱۰۰) دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہو۔ یہ سن کر حلقے والے سو دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہو' پھر وہ سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں' پھر وہ کہتا ہے: سو (۱۰۰) دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰه" کہو۔ یہ سن کر وہ سو دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰه" کہتے ہیں۔ انھوں نے پوچھا: اس عمل پر تو نے ان کو کیا کہا؟ ابوموسی نے کہا: میں نے آپ کی رائے کے انتظار میں کچھ نہیں کہا۔ انھوں نے کہا: تو نے انھیں یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ (ایسے نیک اعمال کو) برائیاں شمار کریں اور یہ ضمانت کیوں نہیں دی کہ ان کی نیکیاں (کبھی بھی) ضائع نہیں ہوں گی (لیکن وہ ہوں نیکیاں)؟ پھر وہ چل پڑے' ہم بھی ان کے ساتھ ہو لیے۔ ایک حلقے کے پاس گئے' ان کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: تم لوگ یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں' ہم ان کے ذریعے تکبیرات' تہلیلات اور تسبیحات کو شمار کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: ایسی (نیکیوں کو) برائیاں تصور کرو' میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمھاری نیکیوں میں سے کسی نیکی کو

مَنْ مُرِيْدٍ لِّلْخَيْرِ لَنْ يُصِيْبَهُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) وَايْمُ اللّٰهِ مَا أَدْرِيْ لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ! ثُمَّ تَوَلّٰى عَنْهُمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ: فَرَأَيْنَا عَامَّةَ أُولٰئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُوْنَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ۔ [الصحيحة: ۲۰۰۵]

ضائع نہیں کیا جائے گا (بشرطیکہ وہ نیکی ہو)۔ اے امتِ محمد! تمھارا ناس ہو، تم تو بہت جلد اپنی ہلاکت کے پیچھے پڑ گئے ہو، ابھی تک تم میں اصحابِ رسول کی بھرپور تعداد موجود ہے، ابھی تک تمھارے نبی کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے اور نہ ان کے برتن ٹوٹے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کیا تم لوگوں نے محمد (ﷺ) کے دین سے بہتر دین کو اپنا رکھا ہے یا ضلالت و گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو؟ انھوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! ہمارا ارادہ تو نیکی کا ہی تھا۔ انھوں نے کہا: کتنے لوگ ہیں جو نیکی کا ارادہ تو کرتے ہیں، لیکن اس تک پہنچ نہیں پاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی: ''بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت تو کریں گے، لیکن وہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے (دل میں) نہیں اترے گی، وہ (بیگانے ہو کر) دین سے یوں نکلیں گے جیسے تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے۔'' اللہ کی قسم! مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آ رہی، شاید تم میں سے اکثر لوگ (اسی حدیث کا مصداق) ہوں، پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں: ہم نے ان حلقے والوں کی اکثریت کو دیکھا کہ وہ نہروان والے دن خوارج کے ساتھ مل کر ہم پر نیزہ زنی کر رہے تھے۔

تخریج: الصحيحة ۲۰۰۵۔ دارمی (۲۱۰)، تاريخ واسط (ص:۱۹۸)، ابن ابی شيبة (۱۵/ ۳۰۶)، طبرانی (۸۶۳۶) نحوه

فوائد: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ذکر کی کیفیت کو دیکھ کر ان کے عمل پر مردود ہونے کا فتوی دیا، کیونکہ اس اجتماعی ہیئت میں نبیٔ کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں ذکر نہیں کیا جاتا تھا۔ اگر اس دور میں ایک چیز بدعت تھی تو وہ آج بھی بدعت ہے۔

قرآن مجید سرچشمۂ رشد و ہدایت ہے، اس کے نزول کا اصل مقصد لوگوں کی اصلاح ہے اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ اس کتابِ عظیم کی تلاوت کی جائے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے پیشین گوئی فرما دی کہ کچھ لوگ قرآن مجید انتہائی خوبصورت آواز میں پڑھیں گے، لیکن یہ سارا کچھ حلق کے اوپر تک ہوگا، ان کے دلوں میں قرآن مجید کا ذرا برابر اثر نہیں ہوگا۔ جیسے تیر شکار سے خون آلودہ ہوئے بغیر پار ہو جاتا ہے اور ایسے صاف لگتا ہے کہ گویا یہ کسی شکار میں پیوست ہوا ہی نہیں تھا، اسی طرح یہ لوگ خوش الحانی میں تلاوت تو کریں گے، لیکن ان کی جو حالت قبل از تلاوت ہوگی، وہی بعد از تلاوت ہوگی، یہ تلاوت کے دوران قرآن مجید سے متاثر نہیں ہوں گے۔

باب: من فضائل عمر بن الخطاب — سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٣٤٢١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَرَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ: إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحاً أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ! قَالَ: ((إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي، وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي)) فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! أَنَا جَالِسٌ هٰهُنَا، وَدَخَلَ هٰؤُلَاءِ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ فَعَلَتْ مَافَعَلَتْ)). [الصحيحة: ١٦٠٩]

عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک غزوے سے واپس آئے تو سیاہ رنگ کی ایک لونڈی آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے آپ کو فاتح لوٹایا تو میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر نذر مانی ہے تو ٹھیک ہے (دف بجا لے)، وگرنہ نہیں۔“ اس نے دف بجانا شروع کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، وہ بجاتی رہی، دوسرے صحابہ آئے، وہ اسی حالت پر رہی۔ لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے دف چھپانے کے لئے اسے اپنے پیچھے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! بیشک شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔ میں اور یہ لوگ یہاں بیٹھے تھے (یہ دف بجاتی رہی) لیکن جب تم داخل ہوئے تو اس نے جو کچھ کیا وہ تمہارے سامنے ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۰۹- احمد (۵/ ۳۵۳)، ترمذی (۳۶۹۰)، ابن حبان (۲۸۹۲) مختصراً، بیہقی (۱۰/ ۷۷)۔

فوائد: اس موقع پر اس لونڈی کا دف بجانا جائز تھا، تبھی تو نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب اور ہیبت تھی، جس کا رسول اللہ ﷺ بھی لحاظ کرتے تھے۔

باب: من فضائل قريش

قریش کی فضیلت

٣٤٢٢: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَيْ قُوَّةِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ)) فَقِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ بِنُبْلِ الرَّأْيِ۔ [الصحيحة: ١٦٩٧]

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریشی خاندان کے فرد کی قوت کسی دوسری خاندان کے فرد سے دوگنا ہوتی ہے۔“ زہری سے کہا گیا کہ ایسے کس بناء پر ہے؟ انھوں نے کہا: عمدہ رائے کی بنیاد پر ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۹۷- طحاوی فی مشکل الآثار (۴/ ۲۰۳)، ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۵۰۸)، احمد (۴/ ۸۱، ۸۳)، حاکم (۴/ ۷۲)۔

فوائد: اس میں اہل قریش کی بصیرت و بصارت اور فہم و فراست کا بیان ہے۔

باب: اكثر الناس واردةً على حوضي

میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ وارد ہوں گے

٣٤٢٣: عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي أَرْجُو اللّٰهَ أَنْ أَكُونَ

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اس پر آنے والے لوگوں کی اکثریت کی بنا پر باہم فخر کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی

أَكْثَرُهُمْ وَارِدَةً)). [الصحيحة: ١٥٨٩]

تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۸۹۔ بخاری فی التاریخ (۱/ ۴۴)' ترمذی (۲۴۴۳)' طبرانی فی الکبیر (۶۸۸۱)۔

فوائد: میدان حشر میں آپ ﷺ کی امت کی تعداد دوسرے تمام انبیاء کی امتوں سے زیادہ ہوگی' پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جنتیوں کی کل ایک سوبیس صفیں ہوں' ان میں سے اسی صفیں آپ ﷺ کی امت کی ہوں گی۔

باب: الملائكة يبلغوني عن امتي السلام

فرشتے مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں

٣٤٢٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ)). [الصحيحة: ٢٨٥٣]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے بعض فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں' وہ مجھے میری امت کے افراد کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۵۳۔ نسائی (۱۲۸۳)' ابن حبان (۹۱۴)' حاکم (۳/ ۴۲۱)' احمد (۱/ ۴۴۱'۴۵۲)۔

فوائد: انسان' وہ نیک ہو یا بد' اپنی وفات سے لے کر حشر کے میدان میں حاضر ہونے تک عالم برزخ میں رہتا ہے' عالم برزخ ایک علیحدہ جہان کا نام ہے ایک مستقل زندگی کا نام ہے' جس کا تعلق علم غیب سے ہے اور جس کی ہیئت وکیفیت دنیوی زندگی سے مختلف ہے اور اس عالم کا دنیوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی برزخی زندگی کا ایک منظر اس حدیثِ مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے' جس کی حقیقت اللہ تعالی ہی بہتر جانتے ہیں' ہمیں چاہیے کہ ہم آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود وسلام بھیجیں اور ان امور غیبیہ پر بلا کم و کاست ایمان لائیں۔ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے سے گریز کریں۔ ایسی ٹھوکر نہ کھا بیٹھیں کہ وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے۔

باب: من جهاده صلى الله عليه وسلم في دعوته وصبره

دعوت اور صبر میں آپ کی کوشش

٣٤٢٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ، فَتَعَاقَدُوْا بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةِ الثَّالِثَةِ وَنَائِلَةَ وَإِسَافٍ لَوْ قَدْ رَأَيْنَا مُحَمَّدًا لَقَدْ قُمْنَا إِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهُ، فَأَقْبَلَتْ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ تَبْكِيْ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ تَعَاقَدُوْا عَلَيْكَ لَوْ قَدْ رَأَوْكَ لَقَدْ قَامُوْا إِلَيْكَ فَقَتَلُوْكَ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریشیوں کے اشراف حطیم میں جمع ہوئے' انھوں نے لات' عزی' نائلہ اور اساف کے نام پر باہم معاہدہ کیا کہ اگر ہم نے محمد (ﷺ) کو دیکھا' تو سب کے سب یکبارگی اس پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسے قتل کئے بغیر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آپ کے پاس آئی اور کہا: ان قریشی سرداروں نے باہم معاہدہ کیا کہ وہ جہاں بھی آپ کو دیکھیں گے' آپ پر یکبارگی حملہ کر کے آپ کو قتل کر ڈالیں گے' ان میں سے ہر آدمی آپ کے

فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا قَدْ عَرَفَ نَصِيْبَهُ مِنْ دَمِكَ. فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ أَرِيْنِيْ وَضُوءًا، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا: هَا هُوَ ذَا، وَخَفَضُوْا أَبْصَارَهُمْ، وَسَقَطَتْ أَذْقَانُهُمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ، وَعَقَرُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ فَلَمْ يَرْفَعُوْا إِلَيْهِ بَصَرًا وَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ! فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِّنَ التُّرَابِ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)) ثُمَّ حَصَبَهُمْ بِهَا، فَمَا أَصَابَ رَجُلًا مِّنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْحَصٰى حَصَاةٌ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا۔

[الصحيحة: ٢٨٢٤]

خون میں سے اپنے حصے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’میری بیٹی! وضو کے لئے پانی لاؤ۔‘‘ آپ نے وضو کیا‘ ان کے پاس بیت اللہ میں چلے گئے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے: یہ وہ ہے۔ پھر اپنی آنکھوں کو پست کر لیا‘ سروں کو جھکا لیا‘ اور ان کی ٹھوڑیاں سینوں کو جا لگیں اور وہ اپنی اپنی جگہ پر جم گئے اور ان میں سے کسی نے آپ کو دیکھا نہ آپ کی طرف لپکا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے‘ ان کے پاس کھڑے ہوئے‘ کنکریوں کی مٹھی بھری اور فرمایا: ’’چہرے بھدے ہو گئے۔‘‘ پھر وہ مٹھی ان پر پھینک دی‘ جس جس آدمی کو کوئی کنکری لگی‘ وہ بدر والے دن کفر کی حالت میں قتل ہو گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۲۴۔ احمد (۱/ ۳۰۳)‘ سعید بن منصور فی سننہ (۲۹۱۳)‘ حاکم (۳/ ۱۵۷‘۱۶۳)‘ مختصراً بیہقی فی الدلائل (۲/ ۲۷۷‘۲۷۸)۔

فوائد: جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کا مطلوب ہو‘ کوئی اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ جن بدبختوں کے معاہدے ہی غیر اللہ کے نام پر ہوں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ میں کیسے روڑے اٹکا سکتے تھے۔ نیز یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ اسباب و وسائل کا استعمال بھی ضروری ہے‘ لیکن ان سے پہلے اللہ تعالیٰ پر توکل کو پائیدار کرنا از حد ضروری ہے۔

٣٤٢٦: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: يَا أُمَّهْ! قَدْ خِفْتُ أَنْ يُهْلِكَنِيْ كَثْرَةُ مَالِيْ، أَنَا أَكْثَرُ قُرَيْشٍ مَالًا؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! فَأَنْفِقْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مِنْ أَصْحَابِيْ مَنْ لَّا يَرَانِيْ بَعْدَ أَنْ أُفَارِقَهُ)) فَخَرَجَ فَلَقِيَ عُمَرَ، فَجَاءَ عُمَرُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: بِاللّٰهِ مِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَتْ: لَا، وَلَنْ أُبْلِيَ أَحَدًا بَعْدَكَ۔ [الصحيحة: ٢٩٨٢]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: امی جان! میں قریش کا امیر ترین آدمی ہوں‘ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ مجھے میرے مال کی کثرت ہلاک نہ کر دے۔ انھوں نے کہا: میرے بیٹے! خرچ کرو‘ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ’’میرے بعض صحابہ ایسے بھی ہیں جو میری مفارقت کے بعد مجھے نہیں ملیں گے۔‘‘ وہ وہاں سے نکل پڑے‘ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ملے (اور انھیں یہ حدیث سنائی)۔ سیدنا عمر‘ سیدہ ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ کے بعد میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کروں گی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۸۲۔ احمد (۶/ ۲۹۰)‘ البزار (الکشف: ۲۴۹۶)‘ طبرانی فی الکبیر (۲۳/ ۳۱۹)‘ ابو یعلی (۷۰۰۳)۔

باب: فضل من ينكر المنكر في آخر الزمان

آخری زمانے میں برائی کو برا سمجھنے والے کی فضیلت

٣٤٢٧: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُورِ أَوَّلِهِمْ يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ)). [الصحيحة: ١٧٠٠]

سیدنا عبدالرحمٰن بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں پہلوں کی طرح ثواب ملے گا' (دراصل) وہ برائی کو برا سمجھیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۰۰۔ احمد(۴/ ۶۲)۔

فوائد: کلی طور پر تو امت مسلمہ کے اولین' اس کے آخرین سے بہتر ہیں۔ لیکن متاخرین میں بعض جزوی افراد ایسے بھی ہوں گے' جن کا اجروثواب پہلوں کے برابر ہوگا۔

باب: مثل المؤمن كمثل الشجرة لا يسقط ورقها

مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہیں گرتے

٣٤٢٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَاهِيَ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ)). [الصحيحة: ٣٥٤٤]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت ہے' اس کے پتے نہیں جھڑتے' مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے' مجھے بتلاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟'' لوگ جنگل کے مختلف درختوں میں غور و خوض کرنے لگ گئے۔ سیدنا عبداللہ کہتے ہیں: مجھے یہ خیال آ رہا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے' لیکن میں بیان کرنے سے شرما رہا تھا۔ بالآخر صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خود ہمیں بیان کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۴۴۔ بخاری (۶۱'۶۲'۱۳۱)' مسلم (۲۸۱۱)' ترمذی (۲۸۶۷)۔

فوائد: کھجور کے درخت کا پھل پکنے سے پہلے کئی مراحل میں کھایا جاتا ہے' اس کی گٹھلی جانوروں کے چاروں میں استعمال ہوتی ہے' آجکل کہا جاتا ہے کہ کھجور کی گٹھلی دل کے مریضوں کے لئے مفید ہے' یہ پھل تیار ہونے کے بعد عرصہ دراز تک خشک کھجور کی شکل میں باقی رہتا ہے۔ یہ درخت سال کے بارہ مہینے سرسبز رہتا ہے۔ اس کے پتوں سے چٹائیاں اور رسیاں بنائی جاتی ہے۔ غرضیکہ کسی نہ کسی انداز میں یہ درخت فائدہ پہنچاتا رہتا ہے۔

یہی مومن کی مثال ہے کہ اس کا وجود زمان و مکاں سے بالاتر ہو کر مبارک ہے' وہ ہر کس و ناکس اور ادنی و اعلی کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ پیش آتا ہے' کسی فرد کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ اس کے وجود سے کسی قسم کا خطرہ رہتا ہے۔ جہاں تک

ممکن ہو سکے بلا امتیاز لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز وہ ایسے انداز میں زندگی گزارتا ہے کہ لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی زندگی سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

باب: فضل عليؓ بن ابی طالب

۳۴۲۹: عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوْتِ نِسَائِهِ، قَالَ: فَقُمْنَا مَعَهُ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَضَيْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِيْنَا أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ)) قَالَ: فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ، قَالَ: وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ۔[الصحيحة: ٢٤٨٧]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، آپ اپنی کسی بیوی کے گھر سے نکلے اور ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم کھڑے ہوئے (اور) آپ کے ساتھ چل دیئے، آپ کا جوتا ٹوٹ گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کو سینے کے لئے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے رہے۔ ایک مقام پر سیدنا علی کے انتظار میں ٹھہر گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بعض لوگ میری طرح اس قرآن کی تفسیر کے مطابق جہاد کرتے ہیں۔'' ہم جھانکنے لگ گئے اور ہم میں ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، میری مراد جوتے کی سلائی کرنے والا (علی) ہے۔'' ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دینے کے لئے آئے، لیکن ایسے لگ رہا تھا کہ انھوں نے یہ بشارت خود سن لی تھی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۸۷۔ نسائی فی خصائص علی رضی اللہ عنہ (۱۶۱)، وھو فی الکبری (۸۵۴۱)، ابن حبان (۶۹۳۷)، حاکم (۳/ ۱۲۲، ۱۲۳)، احمد (۳/ ۳۳)۔

فوائد: اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان ہے۔

باب: المضر فتنة

۳۴۳۰: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ حَتّٰى أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ، لَا تَدَعُ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ عَبْدًا صَالِحًا إِلَّا فَتَنَتْهُ وَأَهْلَكَتْهُ، حَتّٰى يُدْرِكَهَا اللّٰهُ بِجُنُوْدٍ مِنْ عِبَادِهِ فَيُذِلُّهَا حَتّٰى لَا تَمْنَعَ ذَنَبُ تلعةٍ)).

[الصحيحة: ٢٧٥٢]

مضر قبیلہ ایک فتنہ ہے

ابوطفیل کہتے ہیں کہ میں اور عمرو بن صلیع سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''یہ مضر کا قبیلہ اللہ تعالی کے ہر بندے کو فتنے میں مبتلا کرے گا اور اس کی ہلاکت کا سبب بنتا رہے گا، حتی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے لشکروں کے ذریعے اس کو پالے گا اور اسے ذلیل کر دے گا اور اونچی اونچی جگہوں کی آڑیں ان کا دفاع نہیں کر سکیں گی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۲۔ احمد (۵/ ۳۹۰)' البزار (الکشف :۳۳۶۰)' حاکم (۴/ ۲۷۹' ۲۸۰)۔

باب: فضل النبیؐ بالنسب
نبی ﷺ کی فضیلت نسب کی بنیاد پر

۳٤۳۱۔عَنْ سَيَّابَةَ:اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺقَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: ((اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ)).

[الصحیحة:۱۵٦۹]

سیدنا سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین والے دن فرمایا: ''میں شریف زادیوں کا بیٹا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۵۶۹۔ بیہقی فی الدلائل (۵/ ۱۳۵' ۱۳۶)' طبرانی فی الکبیر (۶۷۲۴)۔

فوائد: اس میں آپ ﷺ اپنی امہات کی پاکدامنی بیان کررہے ہیں۔

باب: جواز تقبیل المرأة للصائم
روزے دار کے لیے بیوی کا بوسہ لینے کا جواز

۳٤۳۲۔عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ،اَنَّ اَنَسًا الْاَ نْصَارِيَّ اَخْبَرَ عَطَاءً:اَنَّهٗ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺوَهُوَ صَائِمٌ،فَاَمَرَ امْرَاَتَهٗ،فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ)). فَاَخْبَرَتْهُ امْرَاَتُهٗ،فَقَالَ:اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُرَخَّصُ لَهٗ فِي اَشْيَاءَ، فَارْجِعِي اِلَيْهِ فَقُوْلِي لَهٗ فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ:قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُرَخَّصُ لَهٗ فِي اَشْيَاءَ فَقَالَ:((اَنَا اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ.)) [الصحیحة: ۳۲۹]

عطاء بن یسار' ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ انس انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا' پھر اس نے اپنی بیوی کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے؟ اس نے آپ ﷺ سے پوچھا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ خود ایسا کرتے ہیں۔'' اس نے اپنے خاوند پر صورتحال کو واضح کیا' لیکن اس نے کہا: نبی ﷺ کو تو بعض مخصوص چیزوں کی رخصت دی جاتی ہے (جو عام مومنوں کے لئے نہیں ہوتی) لہذا تو دوبارہ جا اور آپ کے سامنے میرا یہ اشکال پیش کر۔ وہ دوبارہ نبی ﷺ کے پاس گئی اور کہا: میرا خاوند کہتا ہے کہ نبی ﷺ کو تو بعض چیزوں کی اجازت بطور اختصاص دے دی جاتی ہے (لیکن ہم......)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالی سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۹۔ احمد (۵/ ۴۳۴)' عبدالرزاق (۷۴۱۲)' ابن حزم فی المحلی (۶/ ۲۰۷)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ کے تمام افعال واقوال اور عبادات ومعاملات فرزندانِ امت کے لئے حجت ہیں' کسی کو یہ کہنے کا کوئی حق نہیں کہ یہ کام تو رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا' ہمیں کوئی اور راستہ تلاش کرنا چاہیے۔

ہاں جہاں اللہ تعالی یا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وضاحت ہوجائے کہ فلاں چیز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے' تو امت کے افراد کو ایسا کرنے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ جیسے بیک وقت ایک نکاح میں چار سے زائد بیویاں' کسی عورت کا اپنے آپ کو

رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کر دینا یا کوئی اور امر۔

باب: من خصائصه و فضائله ﷺ

باب:

٣٤٣٣۔عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا:((اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّاْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا)).

[الصحيحة:١٥٧٠]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں وہ پہلی شخصیت ہوں جو جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر دستک دوں گا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۵۷۰۔ ترمذی (۳۱۴۷)، دارمی (۵۱)، الحمیدی (۱۲۳۸)، من حديث ابی سعيد رضی اللہ عنہ۔

فوائد: اس باب کی پہلی حدیث کا موضوع بھی یہی ہے۔ چونکہ روز قیامت آپ ﷺ تمام حاضرین محشر کے سردار ہوں گے، انبیاء سمیت تمام لوگ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، ایسے مقام و مرتبہ والے کو ہی زیب دیتا ہے کہ جنت کے دروازے پر سب سے پہلے دستک دے۔

باب: سيادته ﷺ و تواضعه

آپ ﷺ کی سیادت اور تواضع کا بیان

٣٤٣٤۔قَالَ ﷺ ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ)). وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَنَسٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔“ یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا ابو سعید اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحيحة ۱۵۷۱۔ (۱) ابو هريرة: ابن سعد (۱/ ۲۰)، مسلم (۲۲۷۸) باتم منه۔ (۲) جابر: حاكم (۲/ ۶۰۴، ۶۰۵)۔ (۳) انس: بخاری فی التاريخ (۷/ ۴۰۰)، احمد (۳/ ۱۴۴) من طريق آخر بمنعاه۔ (۴) ابو سعيد: ترمذی (۳۶۱۵)، ابن ماجه (۴۳۰۸)۔ (۵) عبدالله بن سلام رضی اللہ عنہ: ابن حبان (۶۴۷۸)۔ (۶) واثلة بن الاسقع. ابن حبان (۶۲۴۲)۔

باب: من تواضعه ﷺ

نبی کریم ﷺ کی تواضع کا بیان

٣٤٣٥۔عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ،اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، مَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِيَ الَّتِيْ اَنْزَلَنِيْهَا اللّٰهُ)).

[الصحيحة:١٥٧٢]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد بن عبداللہ ہوں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نہیں چاہتا کہ جو مرتبہ اللہ تعالی نے مجھے عطا کیا ہے، تم مجھے اس سے بڑھا چڑھا کر پیش کرو۔“

تخریج: الصحيحة ۱۵۷۲۔ بخاری فی التاريخ الصغير (۱/ ۱۱)، نسائی فی عمل اليوم والليلة (۲۴۸)، احمد (۳/ ۱۵۳، ۲۴۱)، الضياء فی المختارة (۱۶۲۶)، ابن حبان (۶۲۴۰) من طريق آخر عنه۔

فوائد: آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے جو شان و عظمت عطا کی ہے، اسی پر اکتفا کرنا چاہئے اور آپ ﷺ کی ذات میں غلو نہیں کرنا چاہئے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (لاتطرونی كما اطرى عيسى بن مريم وقولوا: عبد الله ورسوله۔) [بخاری] یعنی: مجھے اس بڑھا چڑھا کر بیان نہ کرو جیسا کہ عیسی بن مریم کے ساتھ کیا گیا، بس اتنا کہہ دو کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

باب: فضل سفينة

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٤٣٦۔عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: كُنَّا [مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ] فِي سَفَرٍ،قَالَ:فَكَانَ كُلَّمَا اَعْيَا رَجُلٌ اَلْقَى عَلَيَّ ثِيَابَهُ،تُرْسًا اَوْسَيْفًا، حَتّٰى حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَثِيْرًا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَنْتَ سَفِينَةٌ)). [الصحيحة: ٢٩٥٩]

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو اپنے کپڑے، ڈھال اور تلوار وغیرہ مجھ پر ڈال دیتا، حتی کہ اٹھاتے اٹھاتے مجھ پر بہت ساری چیزیں جمع ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو ”سفينة“ (یعنی کشتی) ہو۔“

تخریج: الصحیحة ۲۹۵۹۔ حاکم (۳/ ۶۰۶)، احمد (۵/ ۲۲۰)، البزار (الکشف: ۲۷۳۲)، طبرانی (۶۴۴۰)۔

باب: من فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٣٤٣٧۔عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ”تم آگ سے اللہ تعالی کے آزاد کردہ ہو۔“

تخریج: الصحیحة ۱۵۷۴۔ ترمذی (۳۶۷۹)، طبرانی فی الکبیر (۹)۔

باب: فضل قريش

قریش کی فضیلت کا بیان

٣٤٣٨۔عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ،قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اُنْظُرُوا قُرَيْشًا،فَخُذُوا مِنْ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَاسْمَعُوا) قَوْلَهُمْ، وَذَرُوا فِعْلَهُمْ)). [الصحيحة: ١٥٧٧]

سیدنا عامر بن شہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قریش کو سامنے رکھو، ان کے اقوال سن کر (پیروی کرو) اور ان کے افعال نظر انداز کر دو۔“

تخریج: الصحیحة ۱۵۷۷۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۴/ ۲۰۵)، احمد (۳/ ۲۹۰)، ابن ابی عاصم فی السنة (۱۵۴۳)۔

فوائد: عام صحابہ کے بارے میں بھی یہی قانون ہے کہ ان کی حسنات و خیرات کو مدنظر رکھا جائے، ان کے بشری تقاضوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جو صحابہ کرام کے بارے میں اپنا قبلہ درست رکھنا چاہتا ہے، اس کے لئے اسی کلیے میں عافیت ہے کہ وہ صحابہ کرام کے معائب و نقائص کے سلسلے کو ہی بند کر دے۔

باب: العم والد

چچا والد ہوتا ہے

٣٤٣٩۔عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: بَيْنَا اَنَا مَارَّةٌ، وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الْحِجْرِ،فَقَالَ: ((يَا

سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں آپ کے پاس سے گزری، جبکہ آپ حطیم میں تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا:

أُمَّ الْفَضْلِ))، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:((اِنَّكِ حَامِلٌ بِغُلَامٍ)) قَالَتْ:كَيْفَ وَقَدْ تَحَالَفَتْ قُرَيْشٌ: لَا تُوَلِّدُوْنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ: ((هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكِ، فَاِذَا وَضَعْتِ فَاْتِيْنِيْ بِهِ)) فَلَمَّا وَضَعْتُهُ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ، وَاَلْبَاهُ مِنْ رِيْقِهِ، ثُمَّ قَالَ:((اِذْهَبِيْ بِهِ فَلَتَجِدِنَّهُ كَيِّسًا)) قَالَتْ: فَاَتَيْتُ الْعَبَّاسَ،فَاَخْبَرْتُهُ، فَتَلَبَّسَ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيْلًا، مَدِيْدَ الْقَامَةِ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ اِلَيْهِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ اَقْعَدَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا عَمِّيْ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُبَاهِ بِعَمِّهِ)) قَالَ الْعَبَّاسُ: بَعْضَ الْقَوْلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ:((وَلِمَ لَا اَقُوْلُ، وَاَنْتَ عَمِّيْ، وَبَقِيَّةُ اٰبَائِيْ، وَالْعَمُّ وَالِدٌ)). [الصحيحة: ۱۰٤۱]

’’ام الفضل!‘‘ میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ۔آپ نے فرمایا: ’’تجھے تو بچے کا حمل ہوگیا ہے۔‘‘ میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب قریشیوں نے قسمیں اٹھائی ہیں کہ عورتیں بچہ نہیں جنیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’وہی ہوگا جو میں کہہ رہا ہوں، جب بچہ پیدا ہو تو میرے پاس لے آنا۔‘‘ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ آپ کے پاس لے آئی، آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا، اسے اپنے لعاب دہن کی گھٹی دی اور فرمایا: ’’لے جاؤ، تم اسے عقلمند پاؤ گی۔‘‘ وہ کہتی ہیں: میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور ساری بات انھیں بتلا دی، انھوں نے کپڑے پہنے اور نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئے، وہ خوبصورت اور دراز قد والے آدمی تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی طرف کھڑے ہوئے، ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور انھیں اپنی دائیں جانب بٹھا دیا، پھر فرمایا: ’’یہ میرا چچا ہے، جو چاہتا ہے وہ اپنے چچا پر فخر کرے۔ سیدنا عباس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اتنی تعریف نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں ایسے کیوں نہ کہوں؟ حالانکہ آپ میرے چچا ہیں، میرے آباؤ اجداد کی نشانی ہیں اور چچا تو باپ ہی ہوتا ہے۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۰۴۱۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۵۸۰)، خطیب فی التاریخ (۱/ ۶۳)، ابن الجوزی فی العلل (۱/ ۲۱۹)۔

باب: انا القاسم واللّٰه یعطی

(آپ ﷺ نے فرمایا) میں قاسم ہوں اور دینے والا اللہ ہے

۳٤٤۰۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَرْفُوْعًا: ((اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ، وَقَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ، فَمَنْ بَلَغَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ بِحُسْنِ رَغْبَةٍ وَحُسْنِ هُدًى، فَاِنَّ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ بَلَغَهُ عَنِّيْ شَيْءٌ بِسُوْءِ رَغْبَةٍ وَسُوْءِ هُدًى، فَذَاكَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)). [الصحيحة: ۱٦۲۸]

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں مبلِّغ ہوں، ہدایت دینے والا اللہ ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں، عطا کرنے والا اللہ ہے۔ اگر کسی آدمی کو میری جانب سے کوئی چیز حسنِ رغبت اور حسنِ ہدایت کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے لئے اس میں برکت کی جائے گی اور اگر کسی کو سوءِ رغبت اور سوءِ ہدایت کے ساتھ کوئی چیز ملتی ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جو کھاتا ہے، لیکن سیر نہیں ہوتا۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۶۲۸۔ احمد (۴/ ۱۰۱، ۱۰۲)، بخاری فی التاریخ (۷/ ۱۰)، طبرانی (۱۹/ ۳۹۰)۔

فوائد: جو چیز آپ ﷺ کسی کو نہ دینا چاہیں، لیکن وہ لینے پر اصرار کرے اور آپ ﷺ اس کے اصرار کے سامنے مجبور ہو کر اسے دے دیں تو ایسی چیز مبارک نہیں ہو گی۔

باب: مثل المدينة كالكير

مدینہ کی مثال بھٹی کی ہے

٣٤٤١۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ:اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، فَأَبٰى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ:أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، فَأَبٰى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ، تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا)) [الصحيحة: ٢١٧]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے اسلام پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی، اسے مدینہ میں بخار ہو گیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میری بیعت واپس کر دو۔ آپ نے انکار کر دیا۔ وہ دوسرے مرتبہ آیا اور کہا: مجھے میری بیعت واپس کر دو۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ تیسری دفعہ آیا اور کہا کہ مجھے میری بیعت واپس کر دو، آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ (بالآخر اجازت نہ ملنے کے باجود) وہ بدو مدینہ سے نکل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ تو دھونکنی اور بھٹی ہے، یہ خبیث چیز کی نفی کر دیتا ہے اور طیب چیز کو نکھارتا ہے۔''

تخریج: الصحيحة ٢١٧۔ بخاری (٧٢٠٩)، مسلم (١٣٨٣)، مالك فى الموطا (٢/ ٨٨٦)، ترمذی (٣٩٢٠)۔

فوائد: مدینہ منورہ میں وہی رہے گا، جس کے ایمان میں رسوخ ہو گا۔

باب: عائشة زوجة النبیﷺ في الجنة

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی جنتی بیوی ہے

٣٤٤٢۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّهُ لَيُهَوِّنُ عَلَيَّ الْمَوْتَ أَنْ أُرِيْتُكِ زَوْجَتِيْ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ٢٨٦٧]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''مجھ پر موت کی سختیاں آسان ہو رہی ہیں، کیونکہ جنت میں تم مجھے اپنی بیوی دکھائی دے رہی ہو۔''

تخریج: الصحيحة ٢٨٦٧۔ الحسين المروزى زوائد الزهد لابن المبارك (١٠٧٨)، طبرانى فى الكبير (٢٣/ ٣٩)، والاوسط (٣١٨٥)، الخلعى فى الفوائد (٢/ ٥٩/ ١)، احمد (٢/ ١٣٨) من طريق آخر عنها نحوه۔

فوائد: اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظیم منقبت بیان کی گئی ہے کہ وہ جنت میں نہ صرف آپ ﷺ کی بیوی ہوں گی، بلکہ آپ ﷺ اس چیز پر اتنے خوش ہیں کہ موت کے سکرات اور سختیاں بھی ہلکی محسوس ہو رہی ہیں۔

باب: من فضائل علي

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٣٤٤٣۔عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے علی!) تجھ سے محبت کرنا والا مومن اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہو گا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۷۲۰۔ مسلم (۷۸)' نسائی (۵۰۲۱)' ترمذی (۳۷۳۶)' ابن ماجه (۱۱۴)۔

باب: فضل المدينة

مدینہ کی فضیلت کا بیان

٣٤٤٤۔عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ، قَالَ:اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((اِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ)). [الصحيحة:٣٥٨٢]

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''یہ حرم ہے' امن والا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۵۸۲۔ مسلم (۱۳۷۵)' ابن ابی شیبة (۱۲/ ۱۸۲)' احمد (۳/ ۴۸۶)۔

٣٤٤٥۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهَا طَيْبَةٌ، تَنْفِي الْخَبَثَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ)) جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَجَابِرٍ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ، وَاَبِيْ قَتَادَةَ۔ [الصحيحة:٣٥٨٣]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (مدینہ) طیبہ ہے' یہ (گناہوں کی) خباثت کی اس طرح نفی کرتا ہے جیسے آگ چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے۔'' یہ حدیث سیدنا زید بن ثابت' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا جابر' سیدنا ابوامامہ اور سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۸۳۔ (۱) زید بن ثابت: بخاری (۴۵۸۹)' مسلم (۱۳۸۴)' ترمذی (۳۰۲۸)' وانظر الرقم الآتی (۳۴۴۶)۔ (۲) ابوهريرة: بخاری (۱۸۷۱)' مسلم (۱۳۸۲)۔ (۳) جابر: احمد (۳/ ۲۹۲'۳۸۵)۔ (۴) ابو امامة: ابن ماجه (۳۰۷۷) مطولاً۔ (۵) ابو قتادة رضی اللہ عنہ: عمر بن شبیة فی تاریخ المدینة (۱/ ۱۶۳)۔

٣٤٤٦۔عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ٨٨]قَالَ:رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ اُحُدٍ)، فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرِيْقَيْنِ، فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ: اُقْتُلْهُمْ، وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ: لَا،فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ فَقَالَ:((اِنَّهَا طَيْبَةٌ، وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) [الصحيحة:٢١٨]

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آیت ﴿تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو﴾ (سورۂ نساء: ۸۸) کے بارے میں کہا: جب صحابہ کرام غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو ان کے (منافقوں کے) بارے میں وہ دو فریقوں میں بٹ گئے۔ ایک کا خیال تھا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور دوسرے کا خیال تھا کہ قتل نہ کیا جائے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو﴾ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (مدینہ) طیبہ ہے' یہ خباثت کی نفی کرتا ہے' جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۸۔ بخاری (۴۵۸۹)' مسلم (۱۳۸۴)' ترمذی (۳۰۲۸)' نسائی فی الکبری (۱۱۱۳)۔

باب: اتخاذ خاتم منقش من فضة

چاندی کی نقش والی انگوٹھی بنانے کا بیان

٣٤٤٧۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيْهِ ((مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) وَقَالَ: ((اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ، وَنَقَشْتُ فِيْهِ: ((مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) فَلَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ)). [الصحيحة: ۳۳۰۰]

چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کروائے اور فرمایا: ''میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے' اس میں ''محمد رسول اللہ'' کا نقش بنوایا ہے۔ تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ نہ کروائے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۰۰۔ بخاری (۵۸۷۷)' مسلم (۲۰۹۲)' ابن ماجه (۳۶۴۰)۔

فوائد: اگرچہ چاندی کی انگوٹھی سب کے لئے جائز ہے' لیکن جو نقش آپ ﷺ کا تھا' وہ آپ کی انگوٹھی کے ساتھ خاص تھا۔

۳٤٤۸۔((اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ، كَاَنَّ بَنِيْ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِيْ كَمَا تَنْزُوْ الْقِرَدَةُ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَثَوْبَانَ، وَمُرْسَلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ [وَلَفْظُ] حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ...... فَذَكَرَهٗ قَالَ: فَمَا رُؤِيَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى تُوُفِّيَ۔ [الصحيحة: ۳۹٤۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ بنوحکم بن ابو عاص میرے منبر پر بندروں کی طرح کود رہے ہیں۔'' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہما اور سعید بن مسیب سے مرسلاً روایت کی گئی ہے' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں مذکورہ بالا حدیث کے ساتھ یہ الفاظ بھی ذکر کئے: نبی کریم ﷺ کو ان کی وفات تک پورے زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۴۰۔ (۱) ابو ہریرۃ: حاکم (۴/ ۴۸۰)' ابو یعلی (۶۴۶۱)۔ (۲) ثوبان رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الکبیر (۱۴۲۵)۔

باب: بعثة النبيّ بالرحمة لا باللعنة

نبی کی بعثت رحمت کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ لعنت کے ساتھ

۳٤٤۹۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

[الصحيحة: ۳۹٤۵]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! مشرکین کے حق میں بددعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لعنت کرنے والا نہیں' رحمت والا بنا کر بھیجا گیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۴۵۔ مسلم (۲۵۹۹)' بخاری فی الادب المفرد (۳۲۱)۔

فوائد: رحمۃ للعالمین ہونے کا یہی تقاضا ہے کہ مشرکوں کے لیے ہدایت کی دعا کی جائے۔

باب: من شمائل ﷺ

شمائل نبوی ﷺ میں سے

۳٤۵۰۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے

اللهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ: ((اِنِّي لَااَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا)). [الصحيحة: ١٧٢٦]

رسول! آیا آپ بھی ہمارے ساتھ مزاح کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حق ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۷۲۶۔ ترمذی (۱۹۹۰) والشمائل (۴/۲۳۷)‘ احمد (۲/ ۳۶۰)‘ بغوی فی شرح السنة (۳۶۰۲)۔

فوائد: آپ ﷺ کے مزاحیہ انداز بھی حقائق پر مشتمل ہوتے تھے۔یعنی آپ مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

اهتزاز العرش لموت سعد بن معاذ

سعد بن معاذؓ کی موت کی وجہ سے عرش کا ہچکولے کھانا

٣٤٥١۔عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مِنْ فَرْحِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ.)). [الصحيحة:١٢٨٨]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر ربّ تعالی خوش ہوئے تو عرش ہچکولے کھانے لگ گیا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۲۸۸۔ تمام الرازی فی الفوائد (۱۶)‘ احمد (۳/ ۲۳)‘ والنسائی فی الکبیر (۸۲۸۹)‘ من ھذا الطریق دون الزیادة "من فرح الرب عزوجل"۔

فوائد: اس میں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی عظیم منقبت کا ذکر ہے۔

٣٤٥٢۔عَنْ اَنَسٍ :اَنَّ النَّبِيَّ ﷺقَالَ۔ وَجَنَازَةُ سَعْدٍ مَوْضُوْعَةٌ۔ :((اِهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)) فَطَفِقَ الْمُنَافِقُوْنَ فِيْ جَنَازَتِهٖ، وَقَالُوْا: مَا اَخَفَّهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّمَا كَانَتْ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ مَعَهُمْ)) [الصحيحة: ٣٣٤٧]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑا تھا‘ اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لئے تو رحمٰن کا عرش لہلہانے لگ گیا۔“ منافقوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ (سعد کی میت تو) کتنی ہلکی ہے۔ جب یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”دراصل لوگوں کے ساتھ فرشتے بھی سعد (کی چارپائی) اٹھانے میں (مدد کر رہے تھے)۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۴۸۔ ابن حبان (۷۰۳۲)‘ ترمذی (۳۸۴۹)‘ عبد بن حمید (۱۱۹۲)‘ عبدالرزاق (۲۰۴۱۴)‘ مسلم (۲۴۶۷) مختصراً۔

باب:فضل اهل اليمن

اہل یمن کی فضیلت کا بیان

٣٤٥٣۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَهْلُ الْيَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا، وَاَلْيَنُ اَفْئِدَةً، وَاَنْجَعُ طَاعَةً)) [الصحيحة:١٧٧٥]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یمنی لوگ انتہائی رحمدل اور نرم دل ہیں اور اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے سب سے زیادہ فلاح یاب ہونے والے ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۷۷۵۔ احمد (۴/ ۱۵۴)‘ وفی الفضائل (۱۶۱۵)‘ طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۲۹۸)۔

باب:فضل طلحة بالجنة

سیدنا طلحہؓ کی فضیلت جنت کے ساتھ

٣٤٥٤ـعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: ((كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اِسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). [الصحيحة:٩٤٥]

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: احد والے دن نبی کریم ﷺ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں' آپ نے ایک چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن اتنی استطاعت نہیں رہی تھی۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نیچے بیٹھ گئے' نبی ﷺ نے پہلے ان پر قدم رکھا اور پھر چٹان پر چڑھ گئے۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''طلحہ نے (اپنے حق میں جنت کو) واجب کر دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۴۵- ترمذی (۱۶۹۲)' وفی الشمائل (۱۰۳)' ابن حبان (۶۹۷۹)' احمد (۱/ ۱۶۵)' حاکم (۳/ ۳۷۴)۔

فوائد: صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا احترام واکرام بجالانے میں انتہاء کردی اور اللہ تعالی نے بھی ان کی اداؤں کی لاج رکھتے ہوئے اجر وثواب کی گویا انتہا کردی۔ سبحان اللہ ﷺ اس پشت کی خوش نصیبی کے کیا کہنے کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے قدم رکھے۔

باب: أول الناس هلاكا قريش

سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے

٣٤٥٥ـعَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا:((أَوَّلُ النَّاسِ هَلَاكًا قُرَيْشٌ، وَأَوَّلُ قُرَيْشٍ هَلَاكًا أَهْلُ بَيْتِي)) [الصحيحة: ١٧٣٧]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش سب سے پہلے ہلاک ہوں گے اور قریشیوں میں میرے اہل بیت سب سے پہلے ختم ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۳۷- ابراهیم بن طهمان فی مشیخته (۴۱)' احمد (۶/ ۷۴)' بالشطر الاول من طریق آخر مطولاً۔

باب: دعاء النبی علی احدٍ لیس له أهل فهو كفارة وأجر

نبی ﷺ کی کسی کو بد دعا جو کہ اس کا مستحق نہ تھا وہ اس کے لیے کفارہ اور اجر ہے

٣٤٥٦ـ عَنْ عَائِشَةَ ـرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ قَالَتْ:دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ، فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَاأَدْرِيْ مَاهُوَ، فَأَغْضَبَاهُ، فَلَعَنَهُمَا، فَلَمَّا خَرَجَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَاأَصَابَهُ هٰذَانِ؟ قَالَ:((وَمَا ذَاكِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ:((أَوَمَا عَلِمْتِ مَاشَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّيْ؟ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ، فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے پاس دو آدمی آئے' انھوں نے آپ سے کوئی بات کی' میں نہ سمجھ سکی' آپ ﷺ غصے میں آ گئے اور ان پر لعن طعن اور سب وشتم کیا۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو بھلائی ان بے چاروں کو ملی ہے' وہ تو کسی کے حق میں نہیں آئی ہوگی؟ آپ نے پوچھا: ''وہ کیسے؟'' میں نے کہا: آپ نے ان پر لعن طعن اور سب وشتم کیا (یہ ان کی بد بختی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے اس شرط کا علم نہیں' جو میں نے اپنے رب پر لگائی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں بشر ہی تو ہوں' میں جس مسلمان پر لعن طعن کروں یا

وَّاَجْرًا)). [الصحيحة:۷۳]

اسے گالی گلوچ کروں' تو تو اِس چیز کو اس کے حق میں باعثِ تزکیہ اور باعث اجر بنا دے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۳۔ مسلم (۲۶۰۰)' احمد (۵/ ۴۵)۔

فوائد: یہ رحمۃ للعالمین ہیں کہ جن کی بددعائیں بھی دوسروں کے لئے باعثِ تزکیہ وطہارت اور باعثِ اجر وثواب تھیں۔

باب: فضيلة سيدنا عليؓ و حسن و حسين و فاطمة

سیدنا علیؓ، حسن' حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

۳٤٥٧۔عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاتَ عِنْدَنَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ نَائِمَانِ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قِرْبَةٍ لَّنَا، فَجَعَلَ يَعْصِرُهَا فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَسْقِيَهُ فَتَنَاوَلَهُ الْحُسَيْنُ لِيَشْرَبَ فَمَنَعَهُ، وَبَدَاَ بِالْحَسَنِ،فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّهُ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ:((لَا،وَلٰكِنَّهُ اسْتَسْقٰى اَوَّلَ مَرَّةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ، وَاِيَّاكِ، وَهٰذَيْنِ، وَهٰذَاالرَّاقِدَ.يَعْنِيْ عَلِيًّا.يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ)) يَعْنِيْ: فَاطِمَةَ وَوَلَدَيْهَا: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔[الصحيحة:۳۳۱۹]

ابو فاختہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے' ہمارے ہاں رات گزاری' حسن وحسین بھی سو رہے تھے۔ (رات کو) حسن نے پانی مانگا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے مشکیزے کی طرف گئے' اس سے پیالے میں پانی نکالا' پھر اسے پلانے کے لئے لے آئے' (حسن کی بجائے وہ پیالہ) حسین نے پینے کے لئے پکڑنا چاہا' لیکن آپ نے نہ پینے دیا' پھر حسن سے ابتدا کی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لگتا ہے کہ حسن زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے' (دراصل) حسن نے پانی پہلے طلب کیا تھا (اس لئے پہلے پینے کا حق بھی اسی کا ہے)۔'' پھر فرمایا: ''میں' تو' یہ دونوں اور یہ سونے والے (یعنی علی رضی اللہ عنہ) روزِ قیامت ایک مقام میں ہوں گے۔'' ان دونوں سے مراد سیدہ فاطمہ کے بیٹے حسن و حسین ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۱۹۔ ابوداؤد الطیالسی (۱۹۰)' طبرانی فی الکبیر (۲۶۲۲)' البزار ا(الکشف:۲۶۱۶)' ابو یعلی (۵۱۰)' من طریق آخر واحمد (۱/ ۱۰۱) نحوہ۔

باب غضب النبیؐ

نبیؐ کے غصہ کا بیان

۳٤٥۸۔عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قُرَّةَ، قَالَ:كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ، فَكَانَ يَذْكُرُاَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ، فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِّمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ

عمرو بن ابو قرہ کہتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے اور رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے ایسی باتیں بیان کرتے جو انھوں نے غصے کی حالت میں کہی ہوتیں' کچھ لوگ یہ باتیں سن کر سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سیدنا حذیفہ کا معاملہ ان کے سامنے

حُذَيْفَةَ، فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ، فَيَقُولُ سَلْمَانُ: حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ، فَيَقُولُونَ لَهُ: قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ: فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ، فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَفِي مَبْقَلَةٍ، فَقَالَ يَاسَلْمَانُ! مَايَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ، وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ، وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً؟! وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: ((**أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً، أَوْ لَعَنْتُهُ فِي غَضَبِي، فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وُلْدِ آدَمَ، أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)) وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ۔

[الصحيحة:۱۷۵۸]

ذکر کیا۔ انھوں نے کہا: حذیفہ اپنے اقوال کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ وہ لوگ حضرت حذیفہ کی طرف واپس پلٹے اور کہا: ہم نے تمھاری باتیں سیدنا سلمان کے سامنے رکھیں' انھوں نے تمھاری تصدیق کی ہے نہ تکذیب۔ سیدنا حذیفہ' سلمان کے پاس گئے' وہ اپنے کھیت میں تھے۔ انھوں نے کہا: سلمان! کیا وجہ ہے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے میری سنی ہوئی باتوں کی تصدیق نہیں کی؟ سلمان نے کہا: بیشک رسول اللہ ﷺ غصے ہو جاتے تھے اور غصے کی حالت میں ہی اپنے صحابہ سے کلام کرتے تھے اور اسی طرح اور اسی حالت میں لوگوں سے گفتگو فرماتے تھے۔ اب تم نے جو انداز اختیار کر رکھا ہے' اس سے کچھ لوگوں میں بعض لوگوں کی محبت اور کچھ لوگوں میں بعض لوگوں کی نفرت پیدا ہو گی اور ان میں اختلاف و افتراق پڑ جائے گا اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا تھا: ''میں اولادِ آدم سے ہی ہوں' میں نے اپنی امت کے جس فرد کو غصے کی حالت میں برا بھلا کہا یا اس پر لعن طعن کیا (تو یاد رہے کہ) مجھے عام انسانوں کی طرح غصہ آتا ہے' لیکن بہرحال مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اے اللہ! تو (میری لعن طعن کو) ان لوگوں کے حق میں باعثِ رحمت بنا دے۔'' حذیفہ! اللہ کی قسم! اب تم یا تو اس طرح کرنے سے باز آ جاؤ یا پھر میں سیدنا عمر ؓ کی طرف خط لکھ دوں گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۵۸۔ ابو داود (۴۶۵۹)' اذالسیاق له احمد (۵/ ۴۳۷)' طبرانی (۶۱۵۶' ۶۱۵۷)۔

فضل عمر بن الخطاب

سیدنا عمر بن خطاب کی فضیلت کا بیان

۳۴۵۹۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ: عَنْ أَبِيهِ، قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ، يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ،

محمد بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی' اس وقت آپ کے پاس قریشی عورتیں بیٹھی تھیں' وہ آپ سے سوال کر رہی تھیں' کثرت کا مطالبہ کر رہی تھیں اور بلند آواز میں

فَلَمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْحَكُ، وَقَالَ:اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ؟! فَقَالَ:((**عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ، لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ**)) فَقَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ:يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ! اَتَهَبْنَنِيْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ ! فَقُلْنَ: اِنَّكَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا، اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ**)). [الصحيحة:۳۶۰۲]

(اپنے مطالبات کا) اظہار کر رہی تھیں۔ جب سیدنا عمر نے اندر آنے کی اجازت لی تو انھوں نے جلدی جلدی پردہ کر لیا۔ نبی ﷺ نے سیدنا عمر کو اجازت دی' جب وہ داخل ہوئے تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا رہے (بھلا مسکرانے کی کیا وجہ ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر بڑا تعجب ہو رہا ہے' یہ میرے پاس بیٹھی تھیں' جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی جلدی پردہ کر لیا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر وہ ان عورتوں پر متوجہ ہوئے اور کہا: اپنے نفسوں کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ انھوں نے کہا: آپ رسول اللہ کی نسبت زیادہ سخت رو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! بس کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب شیطان تجھے کسی گلی میں چلتے دیکھتا ہے تو وہ (تجھ سے خوفزدہ ہو کر) دوسری گلی میں چلتا ہے۔''

فوائد: درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں ہیبت اور رعب تھا' آپ ﷺ بھی ان کے اس وصف کا خیال رکھتے تھے۔

باب: فضل علي
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۴۶۰۔عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اِشْتَكَى النَّاسُ عَلِيًّا ۔رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**اَيُّهَا النَّاسُ! لَاتَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَخْشَنُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ .اَوْفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مِنْ اَنْ يُّشْكٰى**))

[الصحيحة:۲۴۷۹]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی' رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے' خطبہ دیا اور یہ بھی کہا: ''لوگو! علی کی شکایت مت کیا کرو' اللہ کی قسم! وہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس بات سے اعلیٰ ہے کہ اس کی شکایت کی جائے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۴۷۹۔ ابن اسحاق فی الیسرة (ابن ھشام: ۴/ ۲۵۰)' و من طریقه احمد (۳/ ۸۶)' حاکم (۱/ ۶۸)۔

فوائد: اول تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں قابل اعتراض بات ہو نہیں سکتی اور اگر ہے تو اسے برداشت کیا جائے' کیونکہ ان کی فضیلت و منقبت' مقام و مرتبہ اور شان و عظمت ان کے بشری تقاضوں پر غالب ہیں۔

باب:ميمونة و أم الفضل و سلمىٰ و أسماء بنت عميس هن مؤمنات

میمونہ، ام فضل، سلمی اور اسماء بنت عمیس مومنہ بہنیں ہیں

٣٤٦١ـعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ مَرْفُوْعًا: ((اَلْاَخَوَاتُ الْاَرْبَعُ: مَيْمُوْنَةُ، وَاُمُّ الْفَضْلِ، وَسَلْمٰى، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ .اُخْتُهُنَّ لِاُمِّهِنَّ. مُؤْمِنَاتٌ)). [الصحيحة: ١٧٦٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ چار بہنیں مومنہ ہیں: میمونہ، ام الفضل، سلمی، اسماء بن عمیس۔ مؤخر الذکر، اول الذکر تینوں کی اخیافی (یعنی ماں کی طرف سے) بہن ہے۔“

تخريج: الصحيحة ١٧٦٤ـ ابن سعد (٨/ ١٣٨)، حاكم (٤/ ٣٢)، ابن عساكر (٣/ ١٢١)ـ

باب: من فضائل الانصار

انصار کی فضیلت

٣٤٦٢ـعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوْا وَادِيًا اَوْشِعْبًا، وَاسْتَقْبَلَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاءً مِنَ الْاَنْصَارِ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انصار تحتانی لباس (یعنی مخصوص) لوگ ہیں اور دوسرے لوگ فوقانی لباس (یعنی عام لوگ) ہیں۔ اگر عام لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک میں تو میں انصاریوں کی وادی میں چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصاری ہوتا۔“

تخريج: الصحيحة ١٧٦٨ـ ابن ماجه (١٦٤)، بخارى (٣١٤٦، ٣٣٣٠، ٤٣٣٠)، مسلم (١٠٥٩، ١٠٦١)، من حديث انس و عبدالله بن زيد نحوه

٣٤٦٣ـقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)) جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ، وَاُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍـ[الصحيحة:٣٦٠٦]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انصار میرے مخلص ساتھی اور ہمراز ہیں، دوسرے لوگ بڑھتے رہیں گے اور وہ گھٹتے، انصاریوں کی اچھائیاں قبول کرو اور ان کی برائیوں کو نظر انداز کر دو۔“ یہ حدیث سیدنا انس، سیدنا اسید بن حضیر، سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

تخريج: الصحيحة ٣٦٠٦ـ (١) انس: بخارى (٣٨٠١)، واللفظ له مسلم (٢٥١٠)، ترمذى (٣٩٠٧)ـ (٢) اسيد بن حضير: نسائى فى الكبرىٰ (٨٣٢٣)ـ (٣) ابو سعيد: ترمذى (٣٩٠٤)، احمد (٣/ ٨٩)ـ (٤) كعب بن مالك رضی اللہ عنہ: حاكم (٤/ ٧٨)، طبرانى (١٩/ ٧٩)ـ

باب: من فضائل الانصار

انصار کی فضیلت

٣٤٦٤ـعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَرْفُوْعًا:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

((اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ)). [الصحیحة:١٩٧٨]

فرمایا: ''انصاریوں سے محبت کرنے والا مومن اور ان سے بغض سے رکھنے والا منافق ہی ہوسکتا ہے۔ اللہ اس سے محبت کرے جوان سے محبت کرتا ہے اور اس سے بغض رکھے جو ان سے بغض رکھتا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۷۵۔ بخاری (۳۷۸۳)' مسلم (۷۵)' ترمذی (۳۹۰۰)' ابن ماجه (۱۶۳)' احمد (۴/ ۲۹۲)۔

فضل خديجة

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

٣٤٦٥۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَشِّرُوْا خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبٌ فِيْهِ وَلَا نَصَبٌ)) جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى، وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَرَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خدیجہ کو جنت میں یاقوت والے موتیوں کے گھر کی خوشخبری سنا دو' اس میں شور وغل ہوگا نہ تعب و تکان۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن ابو اوفی' سیدہ عائشہ' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا عبداللہ بن جعفر اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۰۸۔ بخاری (۱۷۹۲'۳۸۱۹) واللفظ له و مسلم (۲۴۳۳)' عن عبدالله بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' وقد تقدم برقم (۳۳۹۷) فانظره۔

فوائد: نبی کریم کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہنے والی' گھبراہٹوں میں آپ ﷺ کا سہارا بننے والی اور آپ ﷺ پر اپنا سرمایہ لٹا دینے والی آپ کی وفادار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اللہ تعالی نے ان کی قربانیوں کی قدر دانی کی اور انھیں جنت میں گھر کی بشارت سنوا دی۔

باب: من بعوث الدعوة و كرامة لابی امامة

داعی بنا کر بھیجے جانے کی وجہ سے ابوامامہ کی عزت و تکریم اور فضیلت

٣٤٦٦۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، قَالَ: ((بَعَثَنِيْ إِلٰى [قَوْمِيْ] (باهلة)،[فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَأَنَا طَاوٍ]، فَأَتَيْتُ وَهُمْ عَلٰى طَعَامٍ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَأْكُلُوْنَ دَمًا) فَرَحَّبُوْا بِيْ وَأَكْرَمُوْنِيْ، [قَالُوْا: مَرْحَبًا بِالصُّدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ، قَالُوْا بَلَغَنَا أَنَّكَ صَبَوْتَ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ. قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، وَبَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ أَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ]وَقَالُوْا: تَعَالَ كُلْ فَقُلْتُ: [وَيْحَكُمْ إِنَّمَا] جِئْتُ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم ''باہلہ'' کی طرف (بحیثیت مبلّغ) بھیجا' جب میں ان کے پاس پہنچا تو بھوکا تھا' اور وہ اس وقت کھانا بھی کھا رہے تھے' (ایک روایت میں ہے کہ وہ خون کھا رہے تھے)۔ انھوں نے میری طرف توجہ دھری اور میری عزت کی' انھوں نے کہا: صدی بن عجلان کو خوش آمدید۔ انھوں نے کہا: ہمیں یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ تم اس آدمی (محمد ﷺ) کی طرف مائل ہو گئے ہو (کیا بات اسی طرح ہے)؟ میں نے کہا: نہیں' میں تو اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور اب رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے تا کہ

لِأَنْهَاكُمْ عَنْ هٰذَا، وَأَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَتَيْتُكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِهِ [فَجَعَلْتُ أَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ] فَكَذَّبُوْنِي وَزَبَرُوْنِي، [فَقُلْتُ لَهُمْ: وَيْحَكُمْ، ائْتُوْنِي بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَإِنِّي شَدِيْدُ الْعَطَشِ. قَالَ: وَعَلَيَّ عَمَامَتِي قَالُوْا: لَا وَلٰكِنْ نَدَعُكَ تَمُوْتُ عَطْشًا] فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا جَائِعٌ ظَمْآنُ قَدْ نَزَلَ بِي جَهْدٌ شَدِيْدٌ. [قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ، وَضَرَبْتُ رَأْسِي فِي الْعَمَامَةِ] فَنِمْتُ [فِي الرَّمْضَاءِ فِي جُهْدٍ شَدِيْدٍ] فَأُتِيْتُ فِي مَنَامِي بِشَرْبَةٍ مِنْ لَّبَنٍ [لَمْ يَرَ النَّاسُ أَلَذَّ مِنْهُ، فَأَمْكَنَنِي مِنْهَا]، فَشَرِبْتُ وَرَوِيْتُ وَعَظُمَ بَطْنِي، فَقَالَ الْقَوْمُ: أَتَاكُمْ رَجُلٌ مِنْ خِيَارِكُمْ وَأَشْرَافِكُمْ فَرَدَدْتُّمُوْهُ، فَاذْهَبُوْا إِلَيْهِ فَأَطْعِمُوْهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ مَا يَشْتَهِي. فَأَتَوْنِي بِطَعَامٍ! قُلْتُ: لَا حَاجَةَ لِي فِي طَعَامِكُمْ وَشَرَابِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، فَانْظُرُوْا إِلَى الْحَالِ الَّتِي أَنَا عَلَيْهَا، [فَأَرَيْتُهُمْ بَطْنِي] فَنَظَرُوْا، فَآمَنُوْا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [فَأَسْلَمُوْا عَنْ آخِرِهِمْ]». [الصحيحة: ٢٧٠٦]

میں تم پر اسلام اور اس کے شرعی قوانین پیش کروں۔ انھوں نے کہا: آؤ' کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا: تمھارا ستیاناس ہو'میں تو تمھیں اس (قسم کے کھانوں سے) منع کرنے کے لئے آیا ہوں' میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں' میں تمھارے پاس آیا ہوں تا کہ تم لوگ مومن بن جاؤ' میں انھیں دعوتِ اسلام دیتا رہا اور وہ مجھے جھٹلاتے اور جھڑکتے رہے۔ میں نے انھیں کہا: تمھارا ناس ہو'میں سخت پیاسا ہوں' پانی تو پلاؤ اور میری پگڑی مجھے واپس کرو۔ انھوں نے کہا: نہیں' ہم تجھے یوں ہی چھوڑے رکھیں گے' حتی کہ تو مر جائے گا۔ میں سخت بھوک اور پیاس کی حالت میں وہاں سے چل دیا' میں اس وقت بری طرح تھک ہار چکا تھا اور دم گھٹ رہا تھا' میں نے اپنا سر پگڑی میں دیا اور گرمی کی شدت میں تپتی ہوئی زمین پر سو گیا' خواب میں میرے پاس دودھ لایا گیا (اور اتنا لذیذ کہ) لوگوں نے اس جیسا لذت والا دودھ نہیں دیکھا ہوگا' مجھے اس کو پینے کا موقع دیا گیا' میں نے پیا اور سیراب ہو گیا اور میرا پیٹ بڑا ہو گیا۔ لوگوں نے (میری قوم سے) کہا: تمھارے پاس ایک اعلی واشرف آدمی آیا تھا' لیکن تم نے (اس کی کوئی عزت نہیں کی) اور اسے دھتکار دیا' جاؤ اور اسے اس کی چاہت کے مطابق کھانا کھلاؤ اور مشروب پلاؤ۔ وہ میرے پاس کھانا لائے' لیکن میں نے کہا: مجھے تمھارے کھانے پینے کی کوئی ضرورت نہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلایا بھی ہے اور پلایا بھی ہے۔ یہ میرا وجود دیکھ لو۔ پھر میں نے ان کو اپنا (سیر وسیراب) پیٹ دکھایا' جب انھوں نے یہ (معجزانہ) صورتحال دیکھی تو وہ مجھ پر اور جو کچھ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لایا تھا' اس پر ایمان لے آئے اور سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۰۶۔ طبرانی فی الکبیر (۸۰۹۹)' حاکم (۳/ ۶۴۱'۶۴۲)۔

فوائد: اس میں سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی کرامت کا بیان ہے' کہ جس کو دیکھ کر ان کی پوری قوم مشرف باسلام ہوگئی۔ دراصل نبی کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں دنیا وآخرت کا عروج پنہاں ہے۔

باب قتل الحسين بشط الفرات

فرات کے کنارے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان

٣٤٦٧ـعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهٖ، فَلَمَّا حَاذٰى (نينوى) وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى صِفِّيْنَ، فَنَادٰى عَلِيٌّ:اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ: اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ، قُلْتُ: وَمَا ذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيْضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغْضَبَكَ اَحَدٌ؟ مَا شَاْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيْضَانِ؟ قَالَ: ((بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِيْ جِبْرِيْلُ مِنْ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ)). قَالَ: فَقَالَ: هَلْ لَّكَ اِلَيَّ اَنْ اُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهٖ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَدَّ يَدَهٗ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَاَعْطَانِيْهَا، فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ اَنْ فَاضَتَا۔ [الصحيحة:١١٧١]

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طہارت والے پانی کا برتن اٹھا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی مقام تک پہنچے تو سیدنا علی نے آواز دی: ابوعبداللہ! ٹھہر جاؤ' دریائے فرات کے کنارے ٹھہر جاؤ۔ میں نے کہا: ادھر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی ﷺ کے پاس گیا' اس حال میں آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ آپ کی آنکھیں کیوں آنسو بہا رہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کی آمد سے قبل جبریل امین میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں' انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین کو دریائے فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا۔'' پھر آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کی مٹی کی خوشبو سونگھاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ لمبا کیا' مٹی کی مٹھی بھری اور مجھے دے دی۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا اور رونے لگ گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۷۱۔ احمد (۱/ ۸۵)' البزار (البحر الزخار: ۸۸۴)' ابویعلی (۳۶۳)' طبرانی (۲۸۱۱)۔

فوائد: سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی میدانِ کربلا میں شہادت امت مسلمہ کے چہرے پر سیاہ دھبہ ہے۔ آپ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے بتانے سے پہلے ہی پیشین گوئی فرما دی تھی۔

باب:خلافة عمر حق و بعد ابی بکرؓ

سیدنا عمرؓ کی خلافت حق ہے اور ابوبکرؓ کی خلافت کے بعد ہے

٣٤٦٨ـقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا اَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا، جَاءَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ، وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ! ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک کنویں سے پانی کھینچ رہا تھا' میرے پاس ابوبکر آئے' انھوں نے ڈول پکڑا اور دو تین ڈول کھینچے اس کے کھینچنے میں کمزوری دکھائی دے رہی تھی اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے پکڑ لیا' پھر تو وہ بہت بڑا ڈول ثابت ہوا' میں نے ایسا باکمال آدمی نہیں

غربًا، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فِرْيَهٗ، فَنَزَعَ، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بعطن)). جَاءَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِي الطُّفَيْلِ۔ [الصحيحة: ٣٦١٤]

دیکھا جو اس طرح کام کرتا ہوا انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے پاس ٹھیر گئے۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۴۔ (۱) ابن عمر: بخاری (۳۶۳۴)، مسلم (۲۳۹۳)، ترمذی (۲۲۸۹)۔ (۲) ابو ہریرۃ: بخاری (۳۶۶۴)، مسلم (۲۳۹۲)۔ (۳) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ: احمد (۵/ ۴۵۵)۔

فوائد: اس خواب کی تعبیر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بالترتیب خلافت ہے۔ اول الذکر کی کمزور اور ایک دو ڈول سے مراد یہ ہے کہ وہ زیادہ دیر تک مسلمانوں کی خدمت نہ کر سکیں گے اور جلدی فوت ہو جائیں گے۔ یہ ساری کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوری کر دی۔

فضل عمرؓ بدينه

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دین کی وجہ سے فضیلت

٣٤٦٩۔عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: اَلدِّيْنَ)). [الصحيحة: ٣٦١٢]

ابوامامہ بن سہل بن حنیف ایک صحابیٔ رسول سے روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ مجھ پر اس حال میں پیش کیے جانے لگے کہ انھوں نے قمیصیں پہنی ہوئی تھیں، کسی کی قمیص سینے تک لمبی تھی، کسی کی اس سے نیچے تک، اتنے میں عمر کو پیش کیا گیا، ان کی قمیص تو (اتنی لمبی تھی کہ) گھسٹ رہی تھی۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(قمیصوں سے مراد) دین ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۲۔ عبدالرزاق (۲۰۳۸۵) وعنہ احمد (۵/ ۳۷۳، ۳۷۴)، ترمذی (۲۲۸۶) بھذا الاسناد بخاری (۲۳، ۲۳۹۰)، مسلم (۲۳۹۰) بھذا الاسناد عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔

فوائد: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبوی شہادت کے مطابق دینِ اسلام سے مکمل طور پر مزین تھے۔

باب: افضل النساء

عورتوں میں سب سے افضل کون

٣٤٧٠۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَخْطُطٍ، ثُمَّ قَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟!)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے پھر پوچھا: ''کیا تم ان لکیروں کے بارے میں جانتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہلِ جنت عورتوں میں سب

الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). [الصحيحة: ١٥٠٨]

سے افضل یہ چار ہیں: خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد (ﷺ)' مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔"

تخریج: الصحیحة ۱۵۰۸۔ احمد (۱/ ۲۹۳)' طحاوی فی مشکل الآثار (۱/ ۵۰)' حاکم (۲/ ۵۹۴)' طبرانی (۱۱۹۲۸)۔

باب: من زهده ﷺ وتواضعه

نبی کریم ﷺ کا زہد اور تواضع

٣٤٧١۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،قَالَ: ((تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ نَمِرَةً مِنْ صُوْفٍ تُنْسَجُ لَهُ)). [الصحيحة: ٢٦٨٧]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو اس وقت ان کے لئے اون کی دھاری دار چادر بنی جا رہی تھی۔

تخریج: الصحیحة ۲۶۸۷۔ بیهقی فی الشعب (۶۱۹۵)۔

باب: جواز هجاء المشركين دفاعًا عن النبى صلى الله عليه وسلم

نبی کریم ﷺ کے دفاع میں مشرکین کی ہجو کا جواز

٣٤٧٢۔عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْجُوْكَ، فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِيْذَنْ لِّي فِيْهِ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ: ((ثَبَّتَ اللّٰهُ......؟)) قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَاأَعْطَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيْتَ مُوْسٰى وَنَصْرًا مِثْلَ مَانُصِرُوْا

قَالَ:((وَاَنْتَ يَفْعَلُ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذٰلِكَ)) ثُمَّ وَثَبَ كَعْبٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِيْذَنْ لِّي فِيْهِ : قَالَ: ((اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ: هَمَّتْ......)) قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ:

هَمَّتْ سَخِيْنَةُ ان تغالب ربها
فليغلبن مغالب الغلاب

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی ہجو (مذمت) کر رہا ہے۔ سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کا جواب دینے کی اجازت دیجئے' آپ ﷺ نے پوچھا: "تم وہی ہو جو "ثبت اللہ ......" والا شعر کہتے ہو؟" انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

اللہ تعالی نے آپ کو جو حسن عطا کیا ہے' وہ آپ کو اس پر برقرار رکھے
جس طرح کہ موسی (علیہ السلام) کو ثابت قدم رکھا اور ایسی مدد فرمائے جس طرح کی ان کی مدد کی گئی تھی

آپ ﷺ نے فرمایا: "اور اللہ تعالی تیرے ساتھ اسی طرح کا خیرو بھلائی والا معاملہ فرمائیں گے۔" پھر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ اچھل کر سامنے آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کا جواب دینے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے پوچھا: تم وہی ہو جو "همت ......"

قَالَ:((اَمَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَنْسَ لَكَ ذٰلِكَ))

قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِيْذَنْ لِّيْ فِيْهِ، وَاَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ اَسْوَدَ، فَقَالَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِيْذَنْ لِّيْ اِنْ شِئْتَ اَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ فَقَالَ:((اِذْهَبْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ وَاَيَّامَهُمْ وَاَحْسَابَهُمْ، ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ)) [الصحيحة:١٩٧٠]

والا شعر کہتے ہو؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ تمھارے اس شعر کو نہیں بھولے گا۔'' پھر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے۔ پھر انھوں نے اپنی زبان نکالی' جس کا رنگ سیاہ تھا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں' اگر میں چاہوں تو ان کے (بھرم کے) مشکیزے کو چاک کر دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے ابوبکر کے پاس جاؤ' تاکہ وہ تجھے ان لوگوں کے قول و کردار' تاریخ و تذکرہ اور حسب و نسب پر آگاہ کر سکیں' پھر ان کی مذمت کرنا اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) جبریل امین تمھارے ساتھ ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۷۰۔ حاکم (۳/ ۳۸۹٬۳۸۸)' ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۳/ ۲۸۶)۔

فوائد: عہد نبوی میں دشمنوں کے حوصلے پست کرنے کے لئے اشعار کے ذریعے ان کی مذمت کی جاتی تھی اور یہ شعری مجموعے ان پر قیامت بن کر برس پڑتے تھے' جیسا کہ سیدنا کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَكَاَنَّمَا تَنْضَحُوْنَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيْمَا تَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مِنَ الشِّعْرِ۔) [صحیحۃ:۱۹۴۹] یعنی: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (دشمنوں کی مذمت کرتے ہوئے) جو شعر تم کہتے ہو یہ (ان پر) تیر برسانے کی طرح ہیں۔

٣٤٧٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: ((جَالَسْتُ النَّبِيَّ اَكْثَرَ مِنْ مِّئَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ اَصْحَابُهُ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَاكِتٌ، فَرُبَمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ))

[الصحيحة:٤٣٤]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ دفعہ مجلس کی' آپ ﷺ کی موجودگی میں صحابہ اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت والے امور کا تذکرہ کرتے تھے' آپ خاموش بیٹھے رہتے یا بسا اوقات مسکرا دیتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۴۳۴۔ ترمذی (۲۸۵۹)' ابوداؤد الطیالسی (۷۷۱)' احمد (۵/ ۸۶٬۸۸)' مسلم (۶۷۰)' بمعناہ فی اثناء حدیث۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہوا کہ ماضی کے واقعات کا تذکرہ کر کے کبھی کبھار گپ شپ لگائی جا سکتی ہے۔

فضل الانصار ولاسيما عبدالله بن عمرو بن حرام و سعد بن عباده

انصار اور خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادہ کی فضیلت کا بیان

٣٤٧٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَمَرَ اَبِيْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے خزیرہ

بِخَزِيرَةٍ فَصَنَعْتُ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: فَقَالَ لِيْ: مَاذَامَعَكَ يَا جَابِرُ؟ أَلَحْمٌ ذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَاقَالَ: فَأَتَيْتُ أَبِيْ، فَقَالَ لِيْ: هَلْ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَهَلَّا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ لِيْ: مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ؟ أَلَحْمٌ ذَا؟ قَالَ: لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُوْنَ اشْتَهَى فَأَمَرَ بِشَاةٍ دَاجِنٍ، فَذُبِحَتْ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ أَمَرَنِيْ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((جَزَى اللّٰهُ الْأَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا، وَلَا سِيَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَسَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ))

[الصحيحة: ٤٦١]

(ایک کھانا جو قیمے اور آٹے سے بنایا جاتا ہے) تیار کرنے کا حکم دیا' جب میں نے وہ تیار کیا تو مجھے حکم دیا کہ یہ کھانا نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ میں تمہارے پاس گیا' آپ گھر میں ہی تھے' آپ نے پوچھا: ''جابر! آپ کے پاس کون سی چیز ہے؟ آیا گوشت ہے؟'' میں نے کہا: نہیں۔ میں اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا' انھوں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ سے تیری ملاقات ہوئی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: تو نے ان کی کوئی بات سنی؟ میں نے کہا: جی ہاں' آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جابر! تیرے پاس کیا ہے؟ آیا گوشت ہے؟'' انھوں نے کہا: ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ گوشت کھانے کے خواہشمند ہوں۔ چنانچہ انھوں نے پالتو بکری کو ذبح کرنے کا حکم دیا' اسے ذبح کیا گیا' پھر اسے بھونا گیا' پھر میرے باپ نے مجھے حکم دیا کہ یہ نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ' میں لے گیا' جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا: ''جابر! تیرے پاس کیا ہے؟'' میں نے بتایا (کہ گوشت ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی ہماری طرف سے انصاریوں کو جزائے خیر دے' بالخصوص عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادہ کو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۶۱- ابو یعلی (۲۰۷۹' ۲۸۰۱)' ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۴۷۶) نسائی فی الکبری (۸۲۸۱)' ابن حبان (۷۰۲۰)۔

فوائد: سیدنا جابر کے باپ سیدنا عبداللہ ﷺ انصاری تھے۔ ان کی محبت کا عالم ملاحظہ ہو کہ نبی کریم ﷺ کے اس استفسار کہ ''تیرے پاس گوشت ہے؟'' پر انہوں نے بکری ذبح کر کے کھال اتار کر گوشت بنایا' پھر پکایا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ اس سارے کام میں دو اڑھائی گھنٹے تو لگے ہوں گے۔ ان کی محبت حقیقی تھی' سطحی نہیں تھی۔ اس لیے انہوں نے یہ پوچھنے کی کوشش نہیں کہ کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو گوشت چاہیے؟ بلکہ گھر کا پالتو جانور ذبح کر دیا۔

باب: فضل الحسن و الحسين

سیدنا حسن اور حسین ﷺ کی فضیلت کا بیان

٣٤٧٥۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما معاویہ ﷺ کے پاس گئے' معاویہ نے مقدام سے کہا: کیا تجھے پتہ ہے کہ حسن بن علی ﷺ فوت ہو گئے

الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ فَقَالَ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ فِي حِجْرِهِ وَقَالَ: ((الْحَسَنُ مِنِّي، وَالْحُسَيْنُ مِنْ عَلِيٍّ)) [الصحيحة:۸۱۱]

ہیں؟ انھوں نے "انا الله وانا اليه راجعون" کہا۔ سیدنا معاویہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس خبر کو آزمائش سمجھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں اس واقعہ کو ابتلاء و آزمائش کیوں نہ سمجھوں' حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ''حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۱۱۔ ابوداؤد (۴۱۳۱)' احمد (۴/ ۱۳۲)' بخاری فی التاریخ الصغیر (۱/ ۱۱۱)' طبرانی (۲۰/ ۲۶۹)۔

۳۴۷۶۔قَالَ ﷺ ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ۔ [الصحيحة:۷۹۶]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔'' یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدری' سیدنا حذیفہ بن یمان' سیدنا علی بن ابو طالب' سیدنا عمر بن خطاب' سیدنا عبداللہ بن مسعود' سیدنا عبداللہ بن عمر' سیدنا براء بن عازب' سیدنا ابوہریرہ' سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا قرہ بن ایاس ﷺ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۷۹۶۔ ترمذی (۳۷۶۸)' احمد (۳/ ۳)' حاکم (۳/ ۱۶۶'۱۶۷)' من حدیث ابی سعید الخدری ؓ ترمذی (۳۷۸۱) واحمد (۵/ ۳۹۱)' عن حذیفة ؓ وابو نعیم (۴/ ۱۴۰) والخطیب (۱۲/ ۴) عن علی ؓ وابو نعیم (۴/ ۱۳۹'۱۴۰) والطبرانی (۲۵۹۸) عن عمر ؓ والحاکم (۳/ ۱۶۷)' عن ابن مسعود ؓ والطبرانی (۲۶۰۵'۲۶۱۲'۲۶۱۷'۲۶۱۸)' علی الترتیب عن ابی ہریرة وجابر قرة الزمنی واسامة ؓ۔

فوائد: جو لوگ جوانی میں فوت ہوں گے ان کے سردار سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما ہوں گے۔

۳۴۷۷۔عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)). [الصحيحة:۱۲۲۷]

سیدنا یعلی بن مرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں' اللہ تعالی اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے' حسین نسلوں میں سے ایک نسل ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۲۸۔ بخاری فی التاریخ (۸/ ۴۱۵)' ترمذی (۳۷۷۵)' ابن ماجه (۱۴۴)' احمد (۴/ ۱۷۲)۔

باب: فضل حضر موت

حضر موت کی فضیلت کا بیان

۳۴۷۸۔عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَضْرَمَوْتُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ)). [الصحيحة: ۳۰۵۱]

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضر موت' بنو حارث سے بہتر ہے۔''

تخريج: الصحيحة ۳۰۵۱۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر (ص:۱۲۴،۱۲۵)، عن ابن شهاب مرسلاً، احمد (۴/ ۳۸۷)، عن بخاری فی التاریخ (۴/ ۲۴۹) عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ موصولاً۔

فضل ابن مسعود و أبی بن کعب و معاذ بن جبل و سالم مولٰی أبی حذیفة

ابن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

۳٤۷۹۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ)).

[الصحيحة:۱۸۲۷]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان چار افراد سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور مولائے ابوحذیفہ، سالم۔“

تخريج: الصحيحة ۱۸۲۷۔ مسلم (۲۴۶۴)، ترمذی (۳۸۱۰)، بخاری (۳۷۵۸)۔

فوائد: یہ عظیم مفسرین قرآن تھے، آج بھی تفاسیر میں ان کے تذکرے موجود ہیں۔

فضل الصحابة و التابعين

صحابہ اور تابعین کی فضیلت کا بیان

۳٤۸۰۔عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْلَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ بِالْاَهْوَازِ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلٰى بَغْلٍ اَوْبَغْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ذَهَبَ قَرْنِيْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَاَلْحِقْنِيْ بِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاَنَا فَادْخِلْ فِيْ دَعْوَتِكَ، قَالَ: وَصَاحِبِيْ هٰذَا اِنْ اَرَادَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا. ثُمَّ تَخَلَّفَ اَقْوَامٌ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ، يُهْرِيْقُوْنَ الشَّهَادَةَ وَلَا يُسْاَلُوْنَهَا)) قَالَ: وَاِذَا هُوَ بَرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ۔ [الصحيحة:۱۸٤۱]

ابونضرہ، عبداللہ بن مولہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں اہواز میں چل رہا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی میرے آگے آگے خچر پر سوار ہو کر یوں کہتے ہوئے جا رہا تھا: اے اللہ! اس امت میں سے میرا زمانہ ختم ہو گیا ہے، اب تو مجھے اُن (فوت شدگان سلف) کے ساتھ ملا دے۔ میں نے پیچھے سے کہا: اور میں بھی، تاکہ تیری دعا میں شریک ہو سکوں۔ اس نے کہا: اور میرا یہ ساتھی بھی، اگر اس کا ارادہ ہے تو۔ پھر اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں (میرے ہم عصر) ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے یہ الفاظ تیسری دفعہ فرمائے یا نہیں۔ پھر ایسے نااہل لوگ پیدا ہوں گے جن میں (دنیوی لذتوں میں رغبت کی وجہ سے) موٹاپا ظاہر ہو گا (یعنی وہ قسما قسم کے

کھانے پسند کریں گے) اور وہ مطالبے سے پہلے (جھوٹی) شہادتیں دینے میں جلد بازی سے کام لیں گے۔'' خچر پر سوار آدمی سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۴۱۔ احمد (۵/ ۳۵۰)' ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۴۷۳)۔

فوائد: دوسری روایات کی روشنی میں پہلے تین زمانے خیر القرون ہیں' پھر ان تین میں پہلا دوسرے سے اور دوسرا تیسرے سے بہتر ہے۔

٣٤٨١۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيْهِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، [ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ]. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا.ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ، يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا)) [الصحيحة:١٨٣٩]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں جن میں مجھے بھیجا گیا' پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین)' پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تبع تابعین)۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار کا ذکر کیا تھا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور وہ شہادت دیں گے' حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۳۹۔ مسلم (۲۵۳۴)' ابو داؤد الطیالسی ۲۵۵۰' احمد (۲/ ۲۲۸)۔

باب: خير القرون
بہترین زمانہ کون سا ہے؟

٣٤٨٢۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا ((خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيْهِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا. ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْ فِيهِمُ السِّمَنُ)).

[الصحيحة: ١٨٤٠]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تیسرے دفعہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی' وہ نذریں مانیں گے لیکن ان کو پورا نہیں کریں گے' وہ خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے اور ان میں (دنیوی لذتوں میں رغبت کی وجہ سے) موٹاپا عام ہوگا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۴۰۔ مسلم (۲۵۳۵'۲۱۵)' ابو داؤد (۴۶۵۷)' بخاری (۲۶۵۱) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ اس امت کے بہترین لوگ وہ تھے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس کے بعد یہ بہتری مسلسل روبہ زوال ہے حتیٰ کہ قرب قیامت بدترین لوگ رہ جائیں گے۔

خير أهل المشرق عبدالقيس

مشرق والوں میں بہترین قبیلہ عبدالقیس ہے

٣٤٨٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ، أَسْلَمَ النَّاسُ كَرْهًا، وَأَسْلَمُوْا طَائِعِيْنَ)). [الصحيحة:١٨٤٣]

سیدنا عبداللہ بن عباس ﷛ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مشرق میں سے بہترین قبیلہ عبدالقیس ہے' (دوسرے) لوگوں نے مجبورًا اسلام قبول کیا اور انھوں نے برضا ورغبت۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۴۳۔ ابن حبان (۷۲۹۴)' طبرانی (۱۲۹۷۰)' البزار (الکشف:۲۸۲۱)۔

باب: خير التابعين أويس

تابعین میں بہترین شخص سیدنا اویس ؒ ہے

٣٤٨٤۔ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِأُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ: اِسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِيْ، إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ مِنْ قَرَنٍ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ)). [الصحيحة:٨١٢]

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب ﷛ نے اویس قرنی سے کہا: میرے لئے بخشش کی دعا کرو۔ انھوں نے کہا: آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میرے لئے استغفار کریں' کیونکہ آپ اصحاب رسول میں سے ہیں۔ سیدنا عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قرن قبیلے کا اویس نامی آدمی بہترین تابعی ہوگا۔''

تخریج: الصحیحة ۸۱۲۔ مسلم (۲۵۴۲)' ابن سعد (۶/ ۱۱۳)' حاکم (۳/ ۴۰۴)۔

فوائد: صحابہ کرامؓ' نبی ﷺ کی تربیت کے باوصف تکبر سے کوسوں دور تھے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے سبب اپنے سے کم تر رتبے والے کو بھی اپنے اوپر فوقیت دیتے تھے۔

باب: فضل الصحابة والتابعين و من تبعهم

صحابہ تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت کا بیان

٣٤٨٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي الَّذِيْ أَنَا مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، [ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ] ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَفْشُوْا فِيْهِمُ السِّمَنُ، يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَلَهُمْ لَغَطٌ فِيْ أَسْوَاقِهِمْ)). [الصحيحة:٣٤٣١]

سیدنا عمر بن خطاب ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میرے ہم عصر لوگ سب سے بہترین ہیں' پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے' پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے' پھر ایسی اقوام منظرِ عام پر آئیں گی جن میں (دنیوی لذتوں میں رغبت کی وجہ سے) موٹاپا عام ہوگا' وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ بازاروں میں شور وغل کریں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۴۳۱۔ البزار (البحر الزخار: ۲۴۸)' ابوداؤد الطیالسی (۳۲)' ابن ابی عاصم فی الآحاد (۱۴۴۵)۔

٣٤٨٦۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِي قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ: يُحِبُّوْنَ السِّمَنَ، يَنْطِقُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا)) [الصحيحة:٦٩٩]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں' پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ ان کے بعد ایسے موٹے موٹے لوگ پیدا ہوں گے' جو موٹاپے کو پسند کریں گے' وہ شہادتیں دیں گے حالانکہ ان سے ان کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۶۹۹۔ ترمذی (۲۲۲۱)' ابن حبان (۷۲۲۹)' حاکم (۳/ ۱۷۱)' احمد (۴/ ۴۲۶)۔

٣٤٨٧۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِي قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)). [الصحيحة:٧٠٠]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں' پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی شہادتیں ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی شہادتوں سے سبقت لے جائیں گی (یعنی گواہی کی ضرورت پڑے یا قسم کی' حقائق سے بے بہرہ ہونے کے باوجود وہ اگلنے کے لئے تیار ہیں)۔“

تخریج: الصحیحة ۷۰۰۔ بخاری (۶۴۲۹'۲۶۵۲)' مسلم (۲۵۳۳)' ترمذی (۳۸۵۹)' ابن ماجه (۲۳۶۲)' احمد (۱/ ۳۷۸' ۴۳۴)۔

باب: فضل نساء قریش

قریشی عورتوں کی فضیلت

٣٤٨٨۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدِهِ فِي صِغَرِهِ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)). [الصحيحة:١٠٥٢]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں وہ قریش کی نیک عورتیں ہیں' وہ اپنے بچوں کے حق میں انتہائی شفیق اور خاوند کے مال ومنال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۰۵۲۔ بخاری (۳۴۳۴)' مسلم (۲۵۲۷)' احمد (۲/ ۳۹۳)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ بیوی کی دو خصوصیات انتہائی اہم ہیں: بچوں کے حق میں شفیق ہونا اور خاوند کی امانتوں کی حفاظت کرنا۔ یہی دو خصائل ہیں جن کی بنا پر قریشی عورتوں کی مدح سرائی کی گئی۔

باب الحض بالاحسان لاهل البيت

اہل بیت کے ساتھ احسان کرنے کی ترغیب

٣٤٨٩۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي مِنْ بَعْدِي)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل کے حق میں

[الصحيحة:١٨٤٥] بہتر ہوگا۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۸۴۵۔ البزار (الکشف:۲۵۸۹) ابو نعیم فی اخبار اصبھان (۲/ ۲۹۳) حاکم (۳/ ۳۱۱)۔

فوائد: آپ ﷺ کی بیویوں' بیٹیوں اور دوسرے اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک کرنا آپ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی ایک شق ہے۔

فضل دحية الكلبي و ذم عبدالعزى

دحیہ کلبیؓ کی فضیلت اور عبدالعزیٰ کی مذمت

٣٤٩٠۔عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: شَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثَلَاثَةً مِّنْ نَفَرٍ مِنْ أُمَيَّةَ فَقَالَ: ((دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ يَشْبَهُ جِبْرَائِيْلَ، وَعُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ يَشْبَهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَعَبْدُ الْعُزّٰى يَشْبَهُ الدَّجَّالَ)). [الصحيحة:١٨٥٧]

عامر شعبی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بنوامیہ کے تین افراد کو تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا: ’’دحیہ کلبی حضرت جبرئیل کے مشابہ ہے' عروہ بن مسعود ثقفی حضرت عیسی بن مریم کے مشابہ ہے اور عبد العزیٰ دجال کے مشابہ ہے۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۸۵۷۔ ابن سعد (۴/ ۲۵۰)' عن عامر الشعبی مرسلاً بخاری (۳۳۳۷)' مسلم (۱۷۱)' احمد (۲/ ۱۳۳۲)' عن ابن عمر ؓ بذکر ابن قطن وهو عبدالعزی کما فی الفتح' مسلم (۱۶۷)وغیرہ عن جابر بذکر دحیة و عروة ؓ ونظر ما تقدم (۳۳۶۲)۔

فوائد: بنومصطلق (خزاعہ) سے تعلق رکھنے والا ایک عبدالعزیٰ نامی آدمی تھا' اس کو ابن قطن کہتے تھے اور یہ دور جاہلیت میں مر گیا تھا۔

باب:فضل زيد بن حارثه

زید بن حارثہؓ کی فضیلت کا بیان

٣٤٩١۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ مَرْفُوْعًا: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِي جَارِيَةٌ شَابَّةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ)). [الصحيحة: ١٨٥٩]

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں جنت میں داخل ہوا' ایک نوجوان لڑکی نے میرا استقبال کیا' میں نے اسے کہا: تو کس کے لئے ہے؟ اس نے کہا: میں زید بن حارثہ کے لئے ہوں۔‘‘

تخریج: الصحیحة ۱۸۵۹۔ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۲۱/ ۳۶۱) من طریق الرویانی۔

فوائد: سیدنا زید بن حارثہ ؓ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' اس میں ان کی منقبت کا بیان ہے۔

باب:فضل حارثة بن النعمان بأنه ابر الناس بأمه

حارثہ بن نعمان کی فضیلت کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہے

٣٤٩٢۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَائَةً، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’میں جنت میں داخل ہوا' میں نے وہاں قراءت کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے (جس کی آواز آرہی ہے)؟ انھوں نے

الْبِرُّ"[وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ])). [الصحيحة:۹۱۳]

کہا: حارثہ بن نعمان ہے۔ یہی نیکی (اور حسنِ سلوک) ہے' یہی نیکی اور (حسنِ سلوک) ہے' وہ (حارثہ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسنِ سلوک کرنے والا تھا۔"

تخریج: الصحیحة ۹۱۳- ابن الوھب فی الجامع (۱۴۷)' الحمیدی (۲۸۵)' احمد (۶/ ۱۵۲'۱۵۱'۳۶)'مستدرك (۳/ ۲۰۸)۔

فوائد: واقعی ماؤں کے قدموں تلے جنت ہے' سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ماں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کیا' اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی قدر کی اور ایسا مرتبہ عطا کیا کہ جنت میں ان کے قرآن کی تلاوت کرنے کی آواز آرہی تھی۔

باب: ذكر الخير لحاتم

حاتم کا ذکر خیر

۳۴۹۳-عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ذُكِرَ حَاتِمٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ اَرَادَ اَمْرًا فَاَدْرَكَهُ)). [الصحيحة: ۳۰۲۲]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس حاتم کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ آدمی جس کام کا ارادہ کر لیتا' اسے پالیتا تھا۔"

تخریج: الصحیحة ۳۰۲۲- البزار (الکشف: ۹۲) و (البحر:۶۱۲۷) تمام الرازی فی الفوائد (۱۵۱۵)' ابن عساکر (۱۲/ ۱۷۳)۔

باب: بيعة على الاسلام والإيمان والجهاد

اسلام' ایمان اور جہاد پر بیعت لینے کا بیان

۳۴۹۴-عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَخِيْ مُجَالِدٍ بَعْدَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْتُكَ بِاَخِيْ مُجَالِدٍ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ۔ فَقَالَ: ((ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا)). فَقُلْتُ: فَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَالْجِهَادِ)).

[الصحيحة: ٦٦٢]

سیدنا مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی بھائی مجالد کو آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہجرت والے تو ہجرت کا اجر وثواب لے کر سبقت لے جا چکے ہیں۔" میں نے کہا: تو آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: "میں اس سے اسلام' ایمان اور جہاد پر بیعت لوں گا۔"

تخریج: الصحیحة ۶۶۲- احمد (۳/ ۴۶۹)' طحاوی فی مشکل الآثار (۳/ ۲۵۲)' حاکم (۳/ ۳۱۶)' بخاری (۴۳۰۵'۴۳۰۶) بھذا اللفظ والسند۔

فوائد: فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں' تاکہ مسلمانوں کے مرکز میں افراد کی قلت کی شکایت ختم ہو جائے۔ اب مکہ فتح ہو چکا ہے اور اسلام پھیل رہا ہے' اب مدینہ کی طرف ہجرت کی ضرورت نہیں۔ ہاں اسلام' ایمان اور جہاد جیسے عظیم اعمال موجود ہیں' ان کے ذریعے ہجرت کی کمی پوری کی جا سکتی ہیں۔ یاد رہے کہ اس حدیث کا تعلق مدینہ کی

طرف یا مکہ سے ہجرت کرنے کے ساتھ ہے۔ وگرنہ دار الکفر سے دار السلام کی طرف ہجرت کرنے کا اصول باقی ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان الهجرة لاتنقطع ما كان الجهاد۔) [صحیحہ:۱۶۷۴] یعنی: جب تک جہاد ہے اس وقت تک ہجرت منقطع نہیں ہو سکتی۔

باب: المسح على رأس الصغير والدعاء له بالرزق

چھوٹے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور اس کے لیے رزق کی دعا کرنا

۳۴۹۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: ((ذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ [وَأَنَا غُلَامٌ] فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالرِّزْقِ، [وَفِي رِوَايَةٍ: بِالْبَرَكَةِ])) [الصحيحة:٢٩٤٣]

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری امی جان مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں' میں اس وقت بچہ تھا' آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے رزق یا برکت کی دعا کی۔

تخریج: الصحيحة ٢٩٤٣۔ الادب المفرد (٦٣٢)' ابویعلی (١۴٥٧، ١۴٢٩)' بخاری فی التاریخ (٢/ ١٩٠) من طريق آخر عنه۔

۳۴۹۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَتْ أُمِّي كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ)). [الصحيحة:١٩١٥]

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ماں نے دیکھا کہ ایک نور ان سے خارج ہوا' جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا۔''

تخریج: الصحيحة ١٩٢٥۔ احمد (٥/ ٢٦٢)' ابن سعد (١/ ١٠٢)' طبرانی فی الكبير (٧٧٢٩)۔

باب: فضل جعفر بن أبی طالب

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۴۹۷۔ قَالَ ﷺ: ((رَأَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ، مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَيْنِ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي عَامِرٍ، وَالْبَرَاءِ۔ [الصحيحة:١٢٢٦]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جعفر بن ابو طالب کو بادشاہ کے روپ میں دیکھا' وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ دو پروں کے سہارے اڑ رہا تھا۔'' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا عبداللہ بن عمر' سیدنا عبداللہ بن عباس' سیدنا علی بن ابو طالب' سیدنا ابو عامر اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحيحة ١٢٢٦۔ (١) ابوہریرة: ترمذی (٣٧٦٣)' حاکم (٣/ ٢٠٩)۔ (٢) ابن عمر: بخاری (٣٧٠٩)' بمعناه بلفظ اخر۔ (٣) ابن عباس: حاکم (٣/ ١٩٦، ٢٠٩)۔ (۴) علی: ابن سعد (۴/ ٣٩)۔ (٥) ابو عامر: ابن سعد (٢/ ١٢٩)۔ (٦) البراء رضی اللہ عنہ: حاکم (٣/ ۴٠)۔

باب: ومن رؤية النبی

نبی ﷺ کے کچھ خوابوں کا بیان

۳۴۹۸۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ،قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ غَنَمًا كَثِيْرَةً سَوْدَاءَ، دَخَلَتْ فِيْهَا غَنَمٌ كَثِيْرَةٌ بِيْضٌ، قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْعَجَمُ، يَشْرَكُوْنَكُمْ فِيْ دِيْنِكُمْ وَأَنْسَابِكُمْ))، قَالُوْا: اَلْعَجَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَوْكَانَ الْإِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنَ الْعَجَمِ، وَأَسْعَدُهُمْ بِهِ النَّاس۔

[الصحیحۃ:۱۰۱۸]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں سیاہ رنگ کی بہت زیادہ بکریاں دیکھیں، ان میں بڑی تعداد میں سفید رنگ کی بکریاں داخل ہو گئیں۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ نے فرمایا: ”عجمی لوگ تمھارے دین اور نسب میں شریک ہوں گے۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عجم؟ (یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ”اگر ایمان ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا ہوتا تو عجم کے بعض لوگ اس تک رسائی حاصل کر لیتے، (یاد رہے کہ) وہ انتہائی خوش بخت لوگ ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۱۸۔ حاکم (۴/ ۳۹۵)، ابو نعیم فی تاریخ اصبھان (۱/ ۹، ۱۰، ۲۰۹) من طریق آخر بمعناہ۔

فوائد: بعض عجمی تو آپ ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہو گئے تھے، جب فتوحات کا سلسلہ بڑھا تو عجمی لوگ جوق در جوق مشرف باسلام ہونے لگے۔

۳۴۹۹۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ دِرْعٍ حَصِيْنَةٍ، وَرَأَيْتُ بَقَرًا مُنَحَّرَةً، فَأَوَّلْتُ أَنَّ الدِّرْعَ الْحَصِيْنَةَ الْمَدِيْنَةُ، وَأَنَّ الْبَقَرَ هُوَ. وَاللّٰهِ. خَيْرٌ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ:لَوْأَنَّا أَقَمْنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِنْ دَخَلُوْا عَلَيْنَا فِيْهَا قَاتَلْنَاهُمْ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَادُخِلَ عَلَيْنَا فِيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَيْفَ يُدْخَلُ عَلَيْنَا فِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَقَالَ: شَأْنُكُمْ إِذًا، قَالَ: فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ، قَالَ: فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: رَدَدْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأْيَهُ، فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ شَأْنَكَ إِذًا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ إِذَا لَبِسَ لَأْمَتَهُ أَنْ يَضَعَهَا حَتّٰى يُقَاتِلَ)).

[الصحیحۃ:۱۱۰۰]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح ہوئی پڑی تھی۔ میں نے یہ تعبیر کی کہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور گائے -اللہ کی قسم! وہ خیر و بھلائی ہے۔“ پھر آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”اگر ہم مدینہ میں ہی فروکش رہیں اور اگر وہ ہم پر چڑھائی کر دیں تو (اپنے شہر میں ہی ٹھہر کر) ان سے لڑیں گے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جاہلیت میں بھی ہم پر اس شہر میں حملہ نہیں کیا گیا اور اب اسلام کے باوجود ایسا کیوں ہو؟ آپ نے فرمایا: ”(ٹھیک ہے) تمھاری بات سہی۔“ (یہ جواب عفان کی حدیث میں ہے) پھر آپ نے (جنگی) لباس پہنا۔ انصاریوں نے آپس میں کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رائے کو تسلیم نہیں کیا (یہ خطرہ مول لینے والی بات ہے) سو وہ آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کی رائے پر عمل ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب نبی جنگی لباس پہن لیتا ہے تو اسے یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ وہ لڑائی سے پہلے لباس اتار دے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۰۰۔ احمد (۳/ ۳۵۱)' ابن سعد (۲/ ۴۵)' ابن ابی شیبۃ (۱۱/ ۶۸)' مختصراً نسائی فی الکبری (۷۶۴۷)' دارمی (۲۱۲۵)۔

فوائد: جب مشرکین مکہ جنگ بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے غزوۂ احد کے موقع پر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا' بعض شہر کے اندر ہی رہ کر مقابلہ کا مشورہ دے رہے تھے' جبکہ بعض کا خیال تھا کہ میدان میں مقابلہ ہونا چاہئے۔ آپ ﷺ کے خواب کے مطابق مدینہ میں رہ کر لڑنا بہتر تھا۔ اسی مشاورت کی طرف اس حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

٣٥٠٠۔ عَنْ جَابِرٍ:((رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ اِمْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفًا أَمَامِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا أَبْيَضَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ • قَالَ: قُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ. فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ؟)) [الصحيحة:١٤٠٥]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' اچانک وہاں میری نگاہ ابوطلحہ کی بیوی رمیصا پر پڑی اور مجھے اپنے سامنے والی جانب سے کسی کے حرکت کرنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے کہا: جبریل! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: یہ بلال ہے۔ پھر میں نے ایک سفید محل دیکھا' اس کے صحن میں ایک لڑکی بھی موجود تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ میں چاہا کہ اس میں داخل ہو جاؤں اور (اندر سے) دیکھوں' لیکن عمر! مجھے تیری غیرت یاد آ گئی۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۰۵۔ بخاری (۳۶۷۹)' ابوداؤد الطیالسی (۱۷۱۹)' احمد (۳/ ۳۸۹'۳۷۲)' مسلم (۲۳۹۴) من طریق آخر عنہ۔

باب: فضل ابن ام عبد
اُمِ عبد کے بیٹے کی فضیلت کا بیان

٣٥٠١۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَضِيْتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ)) [الصحيحة:١٢٢٥]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی امت کے لئے وہی کچھ پسند کیا جو اس کے لئے ام عبد کے بیٹے نے کیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۲۵۔ حاکم (۳/ ۳۱۷' ۳۱۸) وعنہ ابن عساکر فی المجلس (۲۸۰) من الاجالی (۳/ ۲) طبرانی فی الکبیر (۸۴۵۸)' وفی الاوسط (۶۸۷۵)۔

فوائد: اس حدیث کے شاہد' جو سنداً منقطع ہے' میں اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود نے آپ ﷺ کے حکم پر ایک دفعہ تقریر کی اور اس میں حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہا: یا ایھا الناس! ان اللہ عزوجل ربنا' وان الاسلام دیننا' وان القرآن

امامنا' وان البيت قبلتنا' وان هذا نبينا' واوما بيده الى النبى ﷺ رضينا ما رضى الله تعالى لنا ورسوله' وكرهنا ما كره الله تعالى لنا ورسوله۔ [صحیحہ: ۱۲۲۵ کے تحت] یعنی: لوگو! بیشک اللہ ہمارا رب ہے' اسلام ہمارا دین ہے' قرآن ہمارا امام ہے' بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے' (نبی کریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ ہمارا نبی ہے' جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے پسند کیا' ہم بھی اس پر راضی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ ہمارے لئے ناپسند کیا' ہم نے بھی اسے ناپسند کیا۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کے لئے وہی کچھ پسند کیا جو ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پسند کیا۔

باب: افضل بنات رسول الله زينب

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی افضل بیٹی ہیں

۳۵۰۲۔ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((زَيْنَبُ خَيْرُ (وَفِي رِوَايَةٍ: اَفْضَلُ) بَنَاتِي، اُصِيْبَتْ بِي)) فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ فَاَتَاهُ، قَالَ: حَدِيْثٌ يَبْلُغُنِي عَنْكَ تَنْتَقِصُ فِيْهِ فَاطِمَةُ؟! فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا، وَاَنِّي اَنْتَقِصُ فَاطِمَةَ حَقًّا هُوَ لَهَا، وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَكَ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ بِهِ اَبَدًا۔ [الصحيحة: ۳۰۷۱]

عروہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زینب میری افضل بیٹی ہے' اسے میری وجہ سے تکلیف پہنچی۔'' جب یہ حدیث علی بن حسین (بن فاطمہ) کو پہنچی تو وہ عروہ کے پاس آئے اور کہا: مجھے ایک حدیث موصول ہوئی ہے' اس میں (میری دادی) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تنقیص کی گئی ہے' اس کی کیا حقیقت ہے؟ عروہ نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ مجھے اتنا کچھ (مال و دولت) مل جائے اور میں سیدہ فاطمہ کے حق میں تنقیص کروں۔ آج کے بعد میرا تجھ سے معاہدہ ہے کہ میں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۷۱۔ طبرانی فی الاوسط (......) وفی الکبیر (۲۲/ ۴۳۱)' حاکم (۴/ ۴۳'۴۴)' البزار (۲۶۶۶)۔

فوائد: اس حدیث سے سیدہ زینب کی افضلیت ثابت ہوتی ہے' (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی کسی بیٹی کی تنقیص نہیں ہوتی۔

باب: فضل الزبير بأنه حوارى

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ وہ مخلص دوست ہے

۳۵۰۳۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلزُّبَيْرُ اِبْنُ عَمَّتِي، وَحَوَارِيَّ مِنْ اُمَّتِي)). [الصحيحة: ۱۸۷۷]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زبیر میری پھوپھی کا بیٹا ہے اور میری امت میں سے میرا مخلص دوست ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۷۷۔ احمد (۳/ ۳۱۴)' ابن ابی شیبۃ (۱۲/ ۹۲)' نسائی فی الکبری (۸۲۱۲)' بخاری (۲۸۴۷)' ومسلم (۲۴۱۵)' من طریق آخر مختصراً۔

باب: فى شفاعته ﷺ يوم القيامة

قیامت کے دن آپ شفاعت کریں گے

۳۵۰۴۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. الشَّفَاعَةَ لِاُمَّتِي، فَقَالَ لِي: لَكَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالی سے اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کا سوال

سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ•فَقُلْتُ يَا اَللّٰهُ زِدْنِي، فَقَالَ: فَإِنَّ لَكَ هٰكَذَا، فَحَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ)). [الصحيحة: ١٨٧٩]

کیا۔ اللہ تعالی نے مجھے کہا: تیری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ! میرے لئے اضافہ کیجئے۔ اللہ تعالی نے کہا: تجھے اتنے اور عطا کر دیتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے سامنے سے' دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے چلو بھر کر تمثیل پیش کی۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۷۹۔ بغوی فی حدیث علی بن الجعد (۲/ ۱۰۱۸ج ۲۹۵۰'۲۹۵۱)' الآجری فی الشریعته (۷۹۵)' من طریق ھناد (الزھد (۱۷۸) وھو عند ابن ابی شیبة (۱۱/ ۴۸۲)۔

باب: فضل رسول الله

رسول اللہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٠٥ـعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَاَلْتُ رَبِّي مَسْاَلَةً وَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ، قُلْتُ :يَا رَبِّ! كَانَتْ قَبْلِي رُسُلٌ، مِنْهُمْ مَنْ سَخَّرْتَ لَهُ الرِّيَاحَ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتٰى،[وَكَلَّمْتَ مُوْسٰى] قَالَ: اَلَمْ اَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَيْتُكَ؟ اَلَمْ اَجِدْكَ ضَالًّا فَهَدَيْتُكَ؟ اَلَمْ اَجِدْكَ عَائِلًا فَاَغْنَيْتُكَ؟ اَلَمْ اَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ، وَوَضَعْتُ عَنْكَ وِزْرَكَ؟ قَالَ :فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَبِّ![فَوَدِدْتُ اَنْ لَّمْ اَسْاَلْهُ]))

[الصحيحة:٢٥٣٨]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے ایک ایسا سوال کیا کہ بعد میں چاہا کہ نہ کیا ہوتا۔ میں نے کہا: اے میرے رب! مجھ سے پہلے کئی رسول ہو گزرے ہیں' تو نے کسی کے لئے ہواؤں کو مسخر کیا' کوئی (تیری توفیق سے) مردوں کو زندہ کرتا تھا اور تو نے موسی سے (براہِ راست) کلام کی۔ اللہ تعالی نے کہا: کیا میں نے تجھ یتیم پا کر جگہ نہیں دی' تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی' تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا' کیا میں نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا اور تجھ پر سے تیرا بوجھ نہیں اتار دیا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں' (اس طرح اللہ تعالی نے مجھے چپ کرا دیا)۔ میں نے چاہا کہ میں نے سوال نہ کیا ہوتا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۳۸۔ حاکم (۲/ ۵۲۶)' والزیادتان له بیھقی فی الدلائل (۷/ ۶۲'۶۳)' طبرانی فی الکبیر (۱۲۲۸۹)' والاوسط (۳۶۶۴)۔

باب: سيد الشهداء حمزة بن عبدالمطلب

سیدنا حمزہؓ سید الشہداء ہیں

٣٥٠٦ـ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺقَالَ:((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَامَ اِلٰى اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَهُ وَنَهَاهُ، فَقَتَلَهُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''(دو بندگانِ خدا) شہیدوں کے سردار ہیں: (۱) حمزہ بن عبدالمطلب اور وہ آدمی جس نے ظالم حکمران کو (شریعت کے مطابق) حکم دیا اور (حرام

[الصحيحة:٣٧٤]

امور سے) منع کیا، لیکن اس نے اسے قتل کر دیا۔"

تخریج: الصحيحة ٣٧٤- حاكم (٣/ ١٩٥)، طبرانی فی الاوسط (٣٠٩١)۔

باب: سيدات نساء اهل الجنة

جنتی عورتوں کی سردار عورتوں کا بیان

٣٥٠٧ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ: ((سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ: فَاطِمَةُ، وَخَدِيْجَةُ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)).

[الصحيحة:١٤٢٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت مریم بنت عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار یہ (تین عورتیں ہیں:) فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ، جو فرعون کی بیوی تھیں۔"

تخریج: الصحيحة ١٤٢٤- طبرانی فی الكبير (١٢١٧٩)، حاكم (٣/ ١٨٥)، عن عائشة رضی اللہ عنہا نحوه۔

باب: حلف المطيبين

حلف الفضول

٣٥٠٨ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((شَهِدْتُ حَلْفَ الْمطيبين مَعَ عُمُوْمَتِي. وَأَنَا غُلَامٌ. فَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنِّي أَنْكُثُهُ)). [الصحيحة:١٩٠٠]

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے چچاؤں کے ساتھ حلف الفضول میں حاضر تھا اور میں اس وقت بچہ تھا۔ اب بھی میں ایسے عہد و پیمان کو سرخ اونٹوں کے عوض توڑنے کے لئے تیار نہیں۔"

تخریج: الصحيحة ١٩٠٠- الادب المفرد (٥٦٧)، ابن حبان (٤٣٧٣)، حاكم (٢/ ٢٢٠)، احمد (١/ ١٩٠، ١٩٣)۔

فوائد: حلف الفضول کے وقت آپ ﷺ کم سن تھے۔ اس میں قریش کے سرداروں نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر کسی حقدار کو حق نہ مل رہا ہوگا تو اس کی مدد کی جائے گی۔ اس لیے آپ ﷺ اس حلف کو بہت پسند فرماتے تھے۔

باب: فضل النخع

نخع قبیلہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٠٩ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: ((شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ لِهٰذَا الْحَيِّ مِنَ (النَّخَعِ)، أَوْقَالَ: يُثْنِي عَلَيْهِمْ، حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ)) [الصحيحة:٣٤٣٥]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے نخع قبیلے کو بلایا یا ان کی تعریف کی تو میں وہاں موجود تھا اور میں نے چاہا کہ میں اس قبیلے کا فرد ہوتا۔

تخریج: الصحيحة ٣٤٣٥- احمد (١/ ٤٠٣)، البزار (٢٨٣٠، الكشف) و (البحر: ١٨٤٨)، طبرانی (١٠٢١٢)۔

باب: فضل الشام

شام کی فضیلت کا بیان

٣٥١٠ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ الشَّامُ، وَفِيْهَا صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی زمین میں سے اس کا انتخاب شام کی سرزمین ہے اور شام

وَعِبَادِهِ، وَلَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ ثُلَّةٌ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ)). [الصحيحة: ۱۹۰۹]

میں کئی بندگانِ خدا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں اور میری امت میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جو بغیر حساب و کتاب اور عذاب و عتاب کے جنت میں داخل ہو گی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۰۹۔ طبرانی فی الکبیر (۷۷۹۶)' عنه ابن عساکر تاریخ دمشق (۱/ ۹۳)' حاکم (۴/ ۵۰۹)' طبرانی (۷۷۱۸)' من طریق آخر عنه۔

فوائد: حدیث میں سرزمینِ شام اور اہل شام کو سراہا گیا ہے' ماضی میں یہ علاقہ اہل علم اور اہل تقوی لوگوں کی آماجگاہ بنا رہا۔

۳۵۱۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَرْفُوْعًا: ((طُوْبٰى لِلشَّامِ، اِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِ)). [الصحيحة: ۵۰۳]

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شام کے لئے خوشخبری ہے' رحمٰن کے فرشتوں نے اس پر اپنے پر پھیلا رکھے ہیں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۵۰۳۔ ترمذی (۳۹۵۴)' حاکم (۲/ ۲۲۹)' احمد (۵/ ۱۸۴)' ابن حبان (۱۱۴)۔

باب: فضل من آمن به صلى الله عليه وسلم ولم يره

جس نے نبی پر ایمان لایا اور آپ کو نہ دیکھا اس کی فضیلت کا بیان

۳۵۱۲۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ،وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَآمَنَ بِيْ)). [الصحيحة: ۱۲٤۱]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میرا دیدار کیا اور مجھ پر ایمان لایا' اس کے لئے ایک دفعہ خوشخبری ہے اور اس (بندۂ خدا) کے لئے سات دفعہ خوشخبری ہے' جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لایا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۴۱۔ احمد (۵/ ۲۴۸'۲۵۷)' ابوداؤد الطیالسی (۱۱۳۲)' ابن حبان (۷۲۳۳)' ابن حبان (۷۲۳۲) عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔

فوائد: دیکھنے کے برعکس اَن دیکھے کسی چیز پر ایمان لے آنا' یہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔

۳۵۱۳۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ، وَطُوْبٰى لِمَنْ رَاٰى مَنْ رَآنِيْ، وَلِمَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى مَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ)). [الصحيحة: ۱۲٥٤]

صحابیٔ رسول سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے خوشخبری ہے' جس نے میرے صحابی کو دیکھا اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے میرے صحابی کو دیکھنے والے (یعنی تابعی) کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے بھی خوشخبری ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۵۴۔ حاکم (۳/ ۸۶)' الضیاء فی المختارۃ (۹/ ۹۹)' ابو یعلی (اتحاف الخیرۃ: ۱۲۶)۔

فوائد: اس میں صحابیٔ تابعی اور تبع تابعی کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: عائشة زوجة النبیؐ فی الجنة
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں نبی ﷺ کی بیوی ہے

۳۵۱۴۔ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَائِشَةُ زَوْجِي فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحة:۱۱٤۲]

سیدنا مسلم بطین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ جنت میں بھی میری بیوی ہوگی“

تخریج: الصحیحة ۱۱۴۲۔ ابن سعد (۸/ ۶۶)' عن مسلم بن مطین مرسلاً وله شاهد من حدیث عائشة رضی اللہ عنہا فانظر ما تقدم برقم (۳۳۹۴)۔

فوائد: اس میں ازواج مطہرات کے خلاف بدزبانی کرنے والے بد باطن لوگوں کا رد ہے کہ امہات المؤمنین جنتی ہیں اور اسلام پر فوت ہوئیں۔

باب: عثمان فی الجنة
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے

۳۵۱۵۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ مَرْفُوْعًا: ((عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحة:۱٤۳٥]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عثمان جنت میں ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحہ ۱۴۳۰۔ نسائی (۷۰۲)' ابن حبان (۱۱۲۳)' احمد (۴/ ۲۳)' ابن سعد (۵/ ۵۵۲)۔

فوائد: عثمان رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر بھی ان کے خلاف زبان طعن دراز کرنے اور قیامت اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟

۳۵۱۶۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُوْ الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.)) [الصحيحة:۱۹۳٤]

مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کی دو جماعتوں کی آگ سے حفاظت کی ہے: (۱) وہ جماعت جو ہند سے جہاد کرے گی (۲) وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے ساتھ ہو گی۔“

تخریج: الصحیحة ۱۹۳۴۔ نسائی (۳۱۷۷)' احمد (۵/ ۲۷۸)' بخاری فی التاریخ (۶/ ۷۲)' طبرانی فی الاوسط (۶۷۳۷)۔

فوائد: غزوہ ہند میں حصہ لینے والوں اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: من خصائص علی رضی اللہ عنہ
امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خصائص

۳۵۱۷۔ قَالَ ﷺ: ((عَلِيٌّ يَقْضِي دَيْنِي)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ [الصحيحة:۱۹۸۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا قرضہ علی چکائے گا۔“ یہ حدیث سیدنا انس بن مالک' سیدنا حبشی بن جنادہ اور سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۹۸۰۔ (۱) انس: (الکشف: ۲۵۵۵) و(البحر: ۶۶۴۹)۔ (۲) حبشی بن جنادة: احمد (۴/ ۱۶۴)' ترمذی

(۳۷۱۹)' ابن ماجه (۱۱۹)۔ (۳) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نسائی فی الکبری (۸۴۷۹)۔

فوائد: اس سے آپ ﷺ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلقات کی گہرائی معلوم ہوتی ہے کہ اگر چہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے وارث نہ تھے اور نہ ہی آپ نے کوئی میراث چھوڑی اس کے باوجود آپ انہیں اپنے قرض کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جو کہ میت کے انتہائی قریبی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

فضل عمروؓ بن العاص

عمرو بن عاص کی فضیلت کا بیان

۳۵۱۸۔عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ)) [الصحيحة:٦٥٣]

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''عمرو بن عاص قریش کے نیکو کار لوگوں میں سے ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۶۵۳۔ ترمذی (۳۸۴۵)' احمد (۱/ ۱۶۱)' ابن ابی عاصم فی الآحاد و المثانی (۷۹۹)' طبرانی فی الکبیر (۲۰۸)' وعنه الضیاء فی المختارة (۸۴۴) من طریق آخر۔

فوائد: عمروؓ بن العاص کہ جنہیں دشمنان اسلام طعن و تشنیع کا ہدف بناتے ہیں حالانکہ ان کے بارے میں زبان نبوت سے رجل صالح کا سرٹیفکیٹ جاری ہو چکا ہے۔

فضل العباسؓ

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۵۱۹۔ قَالَ ﷺ:((اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَالْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ۔ [الصحيحة:٨٠٦]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباسؓ رسول اللہ کے چچا ہیں اور چچا باپ کی ہی ایک قسم ہے۔'' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہؓ سیدنا عمر بن خطابؓ سیدنا حسن بن مسلم مکیؒ سیدنا علی بن ابو طالب اور سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۸۰۶۔ ترمذی (۳۷۶۱)' ابو بکر الشافعی فی الفوائد (الغیلانیات: ۲۶۸)' عن ابی هریرة واصله عند مسلم (۹۸۳) واحمد (۲/ ۳۲۲)' وغیرهما ' ابو بکر الشافعی (......) عن عمر احمد (۱/ ۹۴)' ترمذی (۳۷۶۰' ۹۳ عن علی' احمد (۴/ ۱۶۵) عن عبدالمطلب بن ربیعته رضی اللہ عنہ۔

فوائد: جس طرح ماں کے بعد خالہ کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اسی طرح باپ کے بعد چچا کا ہے۔

فضل اهل الحجاز

اہل حجاز کی فضیلت کا بیان

۳۵۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دلوں کی سختی و غلاظت اور اکھڑ مزاجی مشرق (والوں) میں اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔''

[الصحیحة:٣٤٣٦]

تخریج: الصحیحة ۳۴۳۶۔ مسلم (۵۳)' ابوعوانة (۱/ ۶۰)' ابن حبان (۷۲۹۲)' احمد (۳/ ۳۳۵)۔

باب: من فضل فاطمة رضی الله عنها

فاطمہؓ کی فضیلت کا بیان

٣٥٢١۔عَنِ الْمِسْوَرِ:أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ يَخْطُبُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ: فَيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ الْمِسْوَرُ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَيْمُ اللّٰهِ، مَا مِنْ نَّسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ [وَسَبَبِكُم] وَصِهْرِكُمْ، وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي، يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهْرِي**)) وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ۔

[الصحیحة:١٩٩٥]

مسور کہتے ہیں کہ حسن بن حسن نے میری بیٹی سے نکاح کرنے لئے مجھے پیغام بھیجا' میں نے قاصد سے کہا: اسے کہنا کہ وہ مجھے شام کو ملے۔ اس نے مسور سے (وقت کے مطابق) ملاقات کی۔ مسور نے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور کہا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی نسبی اور ازدواجی رشتہ وقرابت تمھارے نسب وحسب اور نسبی و ازدواجی تعلق وقرابت سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے (بدن کا) ٹکڑا ہے' جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے' جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور قیامت والے دن سب احساب و انساب منقطع ہو جائیں گے' ماسوائے میرے نسب' رشتہ وقرابت اور دامادگی کے۔'' (اس حدیث کے بعد غور کر کہ) تیرے گھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہے' اگر میں نے اپنی بیٹی سے بھی تیری شادی کر دی تو وہ پریشان ہوگی (ایسی صورت میں میرا اور میری بیٹی کا کیا بنے گا؟) حسن بن حسن نے اسے معذور سمجھا اور چل دیئے۔

تخریج: الصحیحة ۱۹۹۵۔ احمد (۴/ ۳۲۳)' و من طریقه (۳/ ۱۵۸)' طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۴۰۵) مختصراً۔

فوائد: معلوم ہوا عورت کائنات کی جیسی بھی عظیم ہستی ہو دوسری شادی سے پریشان ہو جانا ایک قدرتی معاملہ ہے۔ اسی لیے مسور نے اپنی بیٹی کا نکاح فاطمہ کی بیٹی پر نہ کیا۔ نیز سوائے دل میں اہل بیت کی خیر خواہی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

باب: وجوه الفضل من قریش

قریش کے فضل کی وجوہات کا بیان

٣٥٢٢۔عَنْ أُمِّ هَانِئٍ مَرْفُوْعًا: ((**فَضَّلَ اللّٰهُ قُرَيْشٌ بِسَبْعِ خِصَالٍ ا. فَضَّلَهُمْ بِأَنَّهُمْ عَبَدُوْا اللّٰهَ عَشْرَ سِنِيْنَ لَا يَعْبُدُهُ إِلَّا قُرَشِيٌّ .٢.وَفَضَّلَهُمْ بِأَنَّهُ نَصَرَهُمْ يَوْمَ الْفِيْلِ وَهُمْ**

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے قریش کو سات خصائل کی بنا پر فضیلت دی ہے: (۱) انھیں اس بنا پر فضیلت دی کہ انھوں نے دس سال تک اللہ تعالی کی عبادت کی' صرف قریشی اس کی عبادت کرتے تھے'

مُشْرِكُوْنَ .۳.وَفَضَّلَهُمْ بِأَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِمْ سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِمْ غَيْرُ هُمْ ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ﴾ [قريش:۱۔۴]. وَفَضَّلَهُمْ بِأَنَّ فِيهِمُ النُّبُوَّةَ .۵.وَالْخِلَافَةَ .۶. وَالْحِجَابَةَ .۷.وَالسِّقَايَةَ)). [الصحيحة:۱۹۴۴]

(۲) انھیں اس وجہ سے فضیلت دی کہ اس نے ہاتھیوں والے لشکر کے دن ان کی مدد کی' حالانکہ وہ مشرک تھے' (۳) انھیں اس بناء پر فضیلت دی کہ ان کے بارے میں قرآن مجید کی ایک مکمل سورت ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ﴾ نازل کی' اس میں کسی دوسرے کا تذکرہ نہیں کیا' انھیں اس وجہ سے فضیلت دی کہ ان میں (۴) نبوت' (۵) خلافت' (۶) محافظت ونگرانی اور (۷) حاجیوں کو پلانا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۴۴- بخاری فی التاریخ الکبیر (۱/ ۳۴۱)' ابن عدی فی الکامل (۱/ ۲۶۰)' طبرانی (۲۳/ ۴۰۹)' حاکم (۴/ ۵۴) باختلاف فی السند۔

فوائد: قبیلہ قریش کے فضائل کا بیان ہے کہ وہ مومن دوسرے مؤمنوں کے مقابل کیوں زیادہ فضیلت والے ہیں۔

باب: فی کل قرن من امتی سابقون

میری امت میں ہر زمانے میں سبقت لے جانے والے پائے جائیں گے

۳۵۲۳۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِيْ كُلِّ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِيْ سَابِقُوْنَ)). [الصحيحة:۲۰۰۱]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ہر زمانے میں سبقت لے جانے والے پائے جائیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۰۰۱- ابو نعیم فی الحلیة (۱/ ۸) وعند الدیلمی (۲/ ۳۳۳) معلقاً الذهبی فی تذکرة الحفاظ (۲/ ۱۳۲)۔

فوائد: یعنی ہر زمانے میں بڑھ چڑھ کر نیک اعمال کرنے والے موجود رہیں گے۔

۳۵۲۴۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((قَاتِلُ عَمَّارٍ وَسَالِبُهُ فِي النَّارِ)). [الصحيحة:۲۰۰۸]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا مال سلب کرنے والا جہنمی ہوگا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۰۰۸- ابو محمد المخدی فی ثلاثة مجالس من الامالی (۷۵/ ۱۳)' حاکم (۳/ ۳۸۷) من طریق آخر عنه احمد (۴/ ۱۹۸)' ابن سعد (۳/ ۲۶۰'۲۶۱) والسیاق له عن ابی العادیه رضی اللہ عنہ۔

فوائد: عمار جنگ صفین میں علی کی جانب سے معاویہ کے خلاف لڑے تھے۔ جنگ کے دوران ابوالغادیہ جہنی نے جو کہ صحابی تھے' آپ کو قتل کیا۔ صحابہ کی آپس کی جنگوں کو اجتہادی غلطی قرار دے کر ہر ایک ثواب کا مستحق ٹھہرایا جاتا ہے اور یہ قاعدہ طے شدہ ہے لیکن یہاں پر اس صحابی کے بارے میں واضح حدیث آ جانے کی بناء پر یہ قاعدہ محمول نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

باب: اول من جاء بالمصافحة الی المدينة

مدینہ المنورۃ میں سب سے پہلے مصافحہ کرنے والے لوگ

۳۵۲۵۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو نبی

الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ: ((قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا مِنْكُمْ [قَالَ أَنَسٌ] وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ)) [الصحيحة: ٥٢٧]

ﷺ نے فرمایا: ''یمنی لوگ آ گئے ہیں' یہ تم سے زیادہ نرم دل والے ہیں [انس نے کہا] یہ پہلے لوگ ہیں جنھوں نے مصافحہ کیا۔''

تخريج: الصحيحة ٥٢٧- الادب المفرد (٩٦٧)' احمد (٣/ ٢١٢'٢١٢'٢٥١) وفي الفضائل له (١٦٥٧) ابو داؤد (٥٢١٣) مختصراً۔

باب الحديبية وما فيها

صلح حدیبیہ اور جو کچھ اس میں ہوا اس کا بیان

٣٥٢٦-عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ:١-قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَمِئَةً، وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ، فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا. قَالَ:٢-ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ، ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ:((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ)) قَالَ:قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ! قَالَ:((وَأَيْضًا)) قَالَ:٣-وَرَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَزِلًا (يَعْنِي: لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ) قَالَ: فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً، ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ، قَالَ: ((أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ؟!)) قَالَ:قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ! قَالَ: ((وَأَيْضًا)) قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي: ٤-((يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا، قَالَ:فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ

ایاس بن سلمہ اپنے باپ سیدنا سلمہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ (۱) ہم چودہ سو افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ مقام پر آئے' وہاں ایک کنواں تھا' جس سے (پانی کی قلت کی وجہ سے) پچاس بکریاں سیراب نہیں ہو سکتی تھیں' رسول اللہ ﷺ اس کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے' دعا کی یا اس میں تھوکا' پانی زور سے نکل کر بہنے لگا' سو ہم نے پیا اور پلایا۔ (۲) پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت کے لئے درخت کے تنے کے پاس بلایا' میں نے سب سے پہلے بیعت کی' پھر آپ مسلسل بیعت لیتے رہے' جب نصف لوگ بیعت کر کے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے مجھے فرمایا: ''سلمہ! بیعت کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ پھر کر لو۔'' (۳) جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے بغیر اسلحہ کے دیکھا تو مجھے ایک ڈھال دی' پھر بیعت لینا شروع کر دی' حتی کہ لوگ آخر تک پہنچ گئے۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سب سے پہلے اور پھر درمیان میں (دو دفعہ) بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ پھر کر لو۔'' سو میں نے تیسری دفعہ بیعت کی۔ (۴) پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''سلمہ! وہ ڈھال کہاں ہے' جو میں نے تجھے دی تھی؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے چچا ملے' ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا' اس لئے میں نے ان کو دے دی۔ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''تم تو اس آدمی کی طرح

الْأَوَّلَ: اَللّٰهُمَّ! ابْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي)) ٥۔ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ، حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدِمُهُ، وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَا لِي مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ، وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ، أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا، فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا، قَالَ: فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَبْغَضْتُهُمْ، فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرٰى، وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ أَسْفَلِ الْوَادِي: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ، قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ، فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ، فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ٦۔وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ: مِكْرَزٌ، يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ**)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿**وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ**......﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا۔ قَالَ: ٧۔ثُمَّ

ہو جس نے کہا: اے اللہ! مجھے ایسا محبوب عطا کر دے جو مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ محبوب ہو۔'' (۵) پھر مشرکوں نے ہم سے صلح کے موضوع پر خط و کتابت شروع کی' یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے کے پاس جانے لگ گئے اور صلح ہو گئی۔ میں سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تابع تھا' ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا' کھریرے کے ذریعے اس کی گرد صاف کرتا اور ان کی خدمت کرتا تھا۔ انھیں کا کھانا کھا لیتا تھا اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اپنے اہل و عیال اور مال و منال کو پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ جب ہماری اور اہل مکہ کی صلح ہو گئی اور ہم ایک دوسرے کے پاس جانے لگ گئے' تو میں ایک درخت کے نیچے آیا' اس کے کانٹے صاف کئے اور وہاں لیٹ گیا۔ میرے پاس مکہ کے چار مشرک آئے' انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں نازیبا الفاظ کہنا شروع کر دیئے' میں ان سے بڑا متنفر ہوا' اس لئے میں ایک دوسرے درخت کی طرف چلا گیا۔ انھوں نے اپنا اسلحہ لٹکا دیا اور لیٹ گئے' وہ اسی حالت پر تھے کہ نچلی وادی سے یہ آواز سنائی دی: او مہاجرو! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا۔ میں نے اپنی تلوار سونت لی اور ان چار کی طرف دوڑ کر گیا' وہ سو رہے تھے' میں نے ان کا اسلحہ ضبط کر لیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کی چہرے کو عزت والا بنایا! تم میں سے جو بھی سر اٹھائے گا میں اسے ماروں گا۔ پھر میں انھیں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ (٦) میرا چچا عامر عبلات سے مکرز نامی آدمی کو ایک کمزور گھوڑے پر سوار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا' وہ کل ستر مشرک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''ان کو چھوڑ دو' برائی و بدکاری کی ابتدا بھی ان سے ہوئی اور انتہا بھی انہی پر ہو گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف کر دیا' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وہی ہے جس نے خاص

خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ جَبَلٌ، وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ، كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ و اَصْحَابِهِ. قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا. ۸۔ ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنَا مَعَهُ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا؛ اُذا عبد الرحمن الفزاری قد غادر علی ظهر رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَاسْتَاقَهُ اَجْمَعَ، وَقَتَلَ رَاعِيَهِ،قَالَ: فَقُلْتُ :يَا رَبَاحُ! خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاَخْبِرْ رسول اللہ ﷺ ان المشرکین قد اغاروا علی سَرْحِهِ، قَالَ:ثُمَّ قُمْتُ عَلَى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاه! ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيهِمْ بالنبل و ارتجز اقول:

انا ابن الاکوع　　والیوم یوم الرضع

فالحق رجلا منهم فاصل سهما في رحله،حتی خلص نصل السهم الی کتفه۔ قال: قلت:خذها۔

وانا ابن الاکوع　　والیوم یوم الرضع

قال: فوالله !مازلت ارمیهم اعقربهم،فاذا رجع الي فارس،اتیت شجرة فجلست في اصلها،ثم رمته فعقرت به،حتی اذا تضایق الجبل،فدخلوا في تضایقه،علوت الجبل فاخذت اردیهم بالحجارة! قال:فما زلت کذلك اتبعهم،حتی

مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمھارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا' اس کے بعد کہ اس نے تمھیں ان پر غلبہ دے دیا تھا اورتم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے۔﴾ (سورۂ فتح: ۲۴) (۷) پھر ہم مدینہ کی طرف پلٹے' ایک جگہ پڑاؤ ڈالا' ہمارے اور بنولحیان' جو کہ مشرک تھے' کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو اس پہاڑ پر چڑھنے والے کے لئے بخشش کی دعا کی' گویا کہ وہ نبیٔ کریم ﷺ اور صحابۂ کرام کے پیش پیش تھا۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس رات کو پہاڑ پر دو یا تین دفعہ چڑھا۔ (۸) پھر ہم مدینہ پہنچے' رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری اپنے غلام رباح کے ساتھ بھیجی' میں بھی اس کے ساتھ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر نکلا' میں نے گھوڑے کو ایڑ لگاتے لگاتے پسینہ پسینہ کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ عبدالرحمن فزاری نے دھوکہ کیا' اس نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور سواریوں کو ہانک کر لے گیا۔ میں نے کہا: رباح! یہ گھوڑا سیدنا طلحہ بن عبیداللہ کے پاس پہنچا دو اور رسول اللہ ﷺ کو یہ پیغام دو کہ مشرک ان کے مویشیوں کو لوٹ کر لے گئے ہیں۔ میں خود ایک ٹیلے پر کھڑا ہو گیا' مدینہ کی طرف متوجہ ہوا اور (لوگوں کو جمع کرنے کے لئے) تین دفعہ کہا: یاصباحاہ! ۔ پھر میں ان لوگوں کے تعاقب میں نکل پڑا' میں انھیں تیر مارتا اور رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے کہتا:

میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن دودھ پینے والے (بہادروں) کا دن ہے

میں ایک آدمی کو پا لیتا اور اس کے تھیلے میں اس زور سے تیر مارتا کہ اس کے کندھے تک پہنچ جاتا۔ پھر میں کہتا: یہ لواور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن دودھ پینے والے (دلیروں) کا دن ہے۔

اللہ کی قسم! میں ان پر تیر پھینکتا رہا' ان کو حیران وششدر کرتا رہا'

ماخلق الله من بعير من ظهررسول الله ﷺ الا خلفته وراء ظهري،وخلوا بيني وبينه،ثم اتبعتهم ارميهم،حتى القوااكثر من ثلاثين بردةوثلاثين رمحا يستخفون،ولا يطرحون شيئا الا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله ﷺ واصحابه،حتى اتوا متضايقا من ثنية،فاذاهم قد اتاهم فلا ن بن بدر الفزاري ۰ فجلسوا تيضحون(اي: يتغدون) و جلست على راس قرن،قال الفزاري:ما هذا الذي اری؟ قالوا:لقينا من هذا البرح، والله امافارقنا منذ غلس يرمينا،حتى انتزع كل شي في ايدينا،قال:فليقم اليه نفر منكم اربعة، قال: فصعد الي منهم اربعة في الجبل،قال:فلما امكنوني من الكلام،قال:قلت: هل تعرفونني؟ قالوا:لا ،من انت؟ قال:قلت: انا سلمة بن الاكوع،والذي كرم وجه محمد ﷺ! لا اطلب رجلا منكم الا ادركته،ولا يطلبني رجل مكم فيدركني،قال احدهم :انا اظن:

۹ـقال:فرجعوا،فما برحت مكاني حتى رايت فوارس رسول الله ﷺ يتخللون الاشجار،قال: فاذا اولهم الاخرم الا سدي على اثره ابوا قتادة الا نصاري،وعلى اثره المقداد بن لا سود الكندي قال: فاخذت بعنان الاخرم ۰ قال:فولوا مدبرين ۰قلت: يا اخرم! احذرهم لايقتطعوك حتى يلحق رسول الله ﷺ واصحابه ۰ قال: يا سلمة! ان كنت تومن باالله

اگر کوئی گھوڑ سوار میری طرف پلٹتا تو میں کسی درخت کے تنے کے پاس بیٹھ جاتا اور اسے تیر مار کر حیران و پریشان کر دیتا۔ (چلتے چلتے) پہاڑ تنگ ہو گیا اور وہ اس کی تنگ جگہ میں داخل ہو گئے۔ میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور پتھروں کو لڑھکانا شروع کر دیا۔ میں ان کا تعاقب کرتا رہا' حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام سواریوں کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا'

پھر بھی میں ان کا پیچھا کرتا رہا اور ان کو تیر مارتا رہا' یہاں تک کہ انھوں نے اپنے آپ کو کم وزن (اور سامان گھٹانے) کے لئے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیئے۔ وہ جو چیز پھینکتے تھے میں اس پر علامتی پتھر رکھ دیتا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اسے پہچان لیں۔ چلتے چلتے وہ ایک تنگ گھاٹی میں جا پہنچے وہاں ان کے پاس بدر فزاری کا ایک بیٹا بھی آ پہنچا۔ انھوں نے دوپہر کا کھانا کھانا شروع کیا اور میں پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی پر بیٹھ گیا۔ فزاری نے پوچھا: یہ کون ہے' جو مجھے نظر آ رہا ہے؟ انھوں نے کہا: ہمیں اس سے بڑی تکلیف ہوئی ہے' اللہ کی قسم! یہ صبح سے ہمارے تعاقب میں ہے اور ہم پر تیر بھی برساتا ہے' حتی کہ اس نے ہم سے ہر چیز چھین لی ہے۔ اس نے کہا: تم میں سے چار افراد اس کی طرف جائیں۔ سو وہ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے میری طرف آئے۔ جب ان سے کلام کرنا ممکن ہوا تو میں نے کہا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں' تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں' اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرے کو معزز بنایا' میں تم میں سے جس کو چاہوں پا لوں گا اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں پا سکتا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرا بھی یہی گمان تھا۔

(۹) وہ واپس چلے گئے' میں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا' حتی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے گھوڑ سوار نظر آئے' وہ درختوں کے بیچ سے چڑھے آ رہے تھے' ان میں پہلا اخرم اسدی رضی اللہ عنہ تھا' اس کے پیچھے ابو قتادہ

واليوم الآخر،وتعلم ان الجنة حق والنار حق،فلاتحل بيني وبين الشهادة! قال:فخليته،فالتقى هو وعبدالرحمن، قال:فعقت بعبد الرحمن فرسه،وطعنه عبدالرحمن فقتله،وتحول على فرسه۔ولح ابو قتادة فارس رسول اللهﷺبعبد الرحمن،فطعنه فقتله،فوالذي كرم وجه محمدﷺ! لتبعتهم اعدو على رجلي،حتىماارى ورائي من اصحاب محمدﷺ ولا غبارهم شيئا،حتى يعدلوا قبل غروب الشمس الى شعب فيه ماء يقال له: (ذوقرد) ليشربوا منه وهم عطاش،قال: فنظروا الى اعدو وراهم، فخليتهم عنه(يعني:اجليتهم عنه)،فما ذاقوا منه قطرة، قال:ويخرجون فيشتدون في ثنية،قال: فاعدوا فالحق رجلا منهم فاصله بسهم في نغض كتفه، قال: قلت: خذها۔ وانا ابن الاكوع واليوم يوم الرضع قال: يا ثكلته امه! اكوعه بكرة؟اقال:قلت:نعم يا عدو نفسه! اكوعك بكرة:قال: واردوا فرسين على ثنية،قال: فجئت بهما اسوقهما الى رسول اللهﷺ:۱۰۔قال: ولحقني عامر بسطيحة فيها مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء،فتوضات وشربت،ثم اتيت رسول اللهﷺوهو على الماء الذي خليتهم عنه،فاذا رسول اللهﷺ قد اخذتلك الا بل، وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة،واذا بلا ل نحر ناقة من الابل الذي

انصاری ﷺ اور اس کے پیچھے مقداد بن اسود کندی ﷺ تھا۔ میں نے اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ وہ سارے پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں نے کہا: اخرم! رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام کو ملنے تک احتیاط کرنا' کہیں یہ حائل نہ ہو جائیں۔ اس نے کہا: سلمہ! اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ جنت وجہنم حق ہیں' تو کوئی احتیاط میرے اور میری شہادت کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی۔ میں نے ان کو جانے دیا' ان کا اور عبد الرحمٰن کا مقابلہ ہوا' انھوں نے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں اور عبد الرحمٰن نے اخرم کو نیزہ مار کر شہید کر دیا اور اس کے گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے گھوڑ سوار ابو قتادہ ﷺ عبد الرحمٰن پر جھپٹے اور اس کو نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرے کو معزز بنایا! میں ان کے پیچھے بھاگتا رہا' (اور اتنا آگے نکل گیا کہ) صحابۂ کرام اور ان کا گرد وغبار نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ جب یہ مشرک لوگ غروب آفتاب سے قبل ایک گھاٹی میں پہنچے وہاں پانی تھا جسے ''ذوقرد'' کہتے تھے' یہ پیاسے تھے' انھوں نے پانی پینا چاہا' جب پیچھے پلٹ کر دیکھا تو میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا آرہا تھا' وہ خوف اور ڈر کی وجہ سے وہاں سے نکل گئے اور پانی کا ایک قطرہ بھی نہ پیا۔ انھوں نے پہاڑی راستے میں دوڑنا شروع کر دیا' میں بھی دوڑتا گیا اور ان کے ایک آدمی کے مونڈھے میں تیر مارا اور کہا:

یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کمینوں کی ذلت کا دن ہے۔

اس نے کہا: تجھے تیری ماں گم پائے' تو صبح والا اکوع ہے؟ میں نے کہا: ایسے ہی ہے' اے اپنی جان کے دشمن! میں صبح والا ہی اکوع ہوں۔ انھوں نے اس راستے پر دو گھوڑے چھوڑ دیئے۔ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ (۱۰)

استنقذت من القوم،واذا هو يشوي لرسول الله ﷺ من كبدها وسنا مها:قال: قلت: يا رسول الله! خلني فانتخب من القوم مئة رجل فاتبع القوم ،فلا يبقى منهم مخبر الا قتلته،قال:فضحك رسول الله ﷺ حتى بدت نواجذه في ضبوء النار :فقال:((يا سلمة! اتراك كنت فاعلا؟)) ،قلت: نعم ،والذي

اكرمك! لفقال: ((انهم الان ليقرون في الرض غطفان)قال:فجاء رجل من غطفان)) ،فخرجوا هاربين۔ ۱۱۔فلما اصبحنا قال رسول الله ﷺ((كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة،وخير رجالتنا سلمة)). قال:ثم اردفني رسول الله ﷺ وراء ہ على العضباء راجعين الى المدينة:۱۲۔قال: جبينما نحن نسير۔قال:وكان رجل من الانصار لا يسبق شدا۔قال: فجعل يقول:الا مسابق الى المدينة،هل من مسابق؟ فجعل يعيع ذلك۔قال فلما سمعت كلامه قلت:اما تكرم كريما ولا تها ب شريفا؟ قال:لا ،الا ان يكون رسول الله ﷺ،قال:قلت:يا رسول الله!بابي وامي ذرني فلا سابق الرجل! قال: ((ان شئت)) قال:اذهب اليك، وثنيت رجلي، فطفرت، فعدوت،قال:فربطت عليه شرفا اوشرفين استبقي نفسپ،ثم عدوت في اثره فربطت عليه شرفا او شرفين، ثم اني رفعت حتى

مجھے عامر ملے ان کے پاس ایک مشک میں پانی ملا تھوڑا سا دودھ تھا اور ایک میں پانی۔ میں نے وضوء کیا اور پانی پیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس وقت آپ اس پانی پر تھے، جس سے میں نے دشمنوں کو بھگا دیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ تمام اونٹ اور نیزے چادروں جیسی تمام دوسری اشیاء جو میں نے مشرکین سے چھینی تھیں، اپنے قبضے میں لے لی تھیں۔ سیدنا بلال ؓ نے چھینی ہوئی ایک اونٹنی بھی ذبح کی اور اس کا کلیجہ اور کوہان کا گوشت آپ ﷺ کے لئے بھونا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے جانے دیں، میں سو مردوں کا انتخاب کرتا ہوں، پھر ہم سب مشرکوں کے تعاقب میں چلتے ہیں، ان کا جو مخبر ملے گا اسے قتل کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں آگ کی روشنی میں نظر آنے لگیں۔ آپ نے فرمایا: ''سلمہ! کیا تم ایسا کر لو گے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی! آپ نے فرمایا: ''غطفان میں ان کی میزبانی کی جائے گی۔'' بعد میں ایک آدمی غطفان سے آیا اور اس نے کہا: فلاں آدمی نے ان کے لئے اونٹ ذبح کئے تھے، جب وہ کھالیں اتار چکے تو انھیں اٹھتا ہوا گرد و غبار نظر آیا۔ وہ کہنے لگے: (ہمارا تعاقب کرنے والے لوگ) ہم تک پہنچ گئے ہیں، سو وہ بھاگ گئے۔ (۱۱) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کا بہترین گھوڑ سوار ابو قتادہ اور بہترین پا پیادہ سلمہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے مجھے دو حصے دیئے، ایک گھوڑ سوار کا حصہ اور ایک پا پیادہ کا، آپ نے دونوں حصے میرے لئے جمع کر دیئے، پھر آپ نے مجھے اپنی ''عضباء'' اونٹنی پر بٹھایا اور واپس مدینہ کی طرف چل پڑے۔ (۱۲) ہم چل رہے تھے، ایک انصاری، جو تیز نہیں دوڑ سکتا تھا، نے یہ کہنا شروع کر دیا: کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں مقابلہ کرنے والا ہے؟ آیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے؟ اس نے بار بار

الحقه،قال: فاصكه بين كتفيه، قال:قلت: قد سبقت والله! قال:ان اظن،قال:فسبقته الى المدينة۔۱۳۔قال: فوالله ! مالبثنا الا ثلاث ليال، حتى خرجنا الى خيبر مع رسول اللهﷺ:فجعل عمي عامر يرتجز بالقوم:

تالله لولا الله ما اهتدينا   ولا تصدقنا ولا صلينا

ونحن عن فضلك مااستغنينا   فثبت الاقدام ان لاقينا

وانزلنسكينة علينا

فقال رسول اللهﷺ: ((من هذا؟)) قال: اناعامر۔ قال: ((غفرلك ربك!)) قال: وما استغفر رسول اللهﷺ لانسان يخصه ال استشهد۔ قال: فنادى عمر ابن الخطاب وهو على جمل له:يا نبي الله! لولا متعتنا بعامر!١٤۔قال: فلما قدمنا خيبر،قال: خرج ملكهم مرحب بخطر بسيفه ويقول:

قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

قال:وبرز له عمي عامر،فقال:

قد علمت خيبر اني عامر
شاكي السلاح بطل مغامر

قال: فاختلفا ضربتين،فوقع سيف مرحب في ترس عامر،وذهب عامر يسفل له،فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله،فكانت فيها على

للکارا۔ جب میں نے اس کی بات سنی تو کہا: کیا تو معزز کی عزت نہیں کرتا ہے، کیا تو کسی ذی شرف کا رعب تسلیم نہیں کرتا؟ اس نے کہا: نہیں، الا یہ کہ وہ اللہ کے رسول ہوں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے جانے دیجئے، میں اس آدمی سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جس طرح تیری مرضی ہے۔'' میں نے کہا: میں تیری طرف آ رہا ہوں، میں نے اپنی ٹانگوں کو مروڑا، چھلانگ لگائی اور دوڑ پڑا، بھاگتے بھاگتے ایک دو ٹیلوں کو عبور کر گیا، پھر میں اس کے پیچھے دوڑ پڑا، ایک دو ٹیلوں تک دوڑتا رہا، پھر تیز ہوا اور اس کو جا ملا، میں نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا اور کہا: اللہ کی قسم! تو ہار گیا ہے۔ اس نے کہا: ابھی تک مجھے امید ہے۔ پھر میں مدینہ تک اس سے آگے نکل گیا۔ (۱۳) اللہ کی قسم! ہم صرف تین راتیں ٹھہرے تھے، بالآخر ہم خیبر کی طرف نکل پڑے، میرے چچا عامر نے یہ رجزیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے:

اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے
اور ہم تیرے فضل سے غنی نہیں ہو سکتے
اگر دشمنوں سے ٹکر ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکینت نازل کرنا

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: میں عامر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا ربّ تجھے بخش دے۔'' انھوں نے کہا: جب بھی رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص کسی انسان کے لئے بخشش طلب کی تو وہ شہید ہوا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جبکہ وہ اونٹ پر تھے، پکارا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہمیں عامر کیساتھ مستفید کیوں نہ ہونے دیا (۱۴) جب ہم خیبر میں پہنچے تو ان کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے نکلا اور کہنے لگا: خیبر بخوبی جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند، سورما اور منجھا ہوا ہوں

نفسه فقطع اكحله،فكانت فيها نفسه۔١٠۔قال سلمة:فخرجت،فاذا نفرمن اصحاب النبيﷺ يقولون:بطل عمل عامر،قتل نفسه۔ قال رسول اللهﷺ((من قال ذلك؟!)) قال:قلت: ناس من اصحابك،قال ((كذب من قال ذلك! بل له اجره مرتين)).

ثم ارسلني الى علي وهو أرمد، فقال: ((لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله، أو يحبه الله ورسوله)) قال: فأتيت عليًا، فجئت به أقوده وهو أرمد، حتى أتيت به رسول اللهﷺ، فبسق في عينيه، فبرأ وأعطاه الراية، وخرج مرحب، فقال:

فقد علمت خيبر أني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
إذا الحروب أقبلت تلهب

فقالي علي:

أنا الذي سمتني أمي حيدره
كليث غابات كريه المنظره
أو فيهم بالصاع كيل السندره

قال: فضرب رأس مرحب فقتله، ثم كان الفتح على يديه۔ [الصحيحة:٣٥٥٣]

جب لڑائیاں بھڑک اٹھتی ہیں تو میں متوجہ ہوتا ہوں
اس کے مقابلے کے لئے میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا:
خیبر اچھی طرح جانتا ہے کہ میں عامر ہوں
مکمل طور پر تیار ہوں، دلیر ہوں، جان کی بازی لگانے والا ہوں

تلوار کی ضربوں کا تبادلہ شروع ہوا، مرحب کی تلوار سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر گئی، عامر جھکے اور ان کی اپنی تلوار سے ان کے بازو کی رگ کٹ گئی اور اسی میں ان کی شہادت ہوگئی۔ (١٥) سلمہ نے کہا: میں نکلا اور اصحاب رسول کو یہ کہتے سنا: عامر کا عمل رائیگاں چلا گیا، اس نے تو خودکشی کر لی ہے۔ میں روتا ہوا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عامر کا عمل رائیگاں چلا گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کون ایسی بات کر رہا ہے؟'' میں نے کہا: آپ کے صحابہ۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ بات کہی، اس نے خلاف حقیقت بات کی، عامر کو تو دو اجر ملیں گے۔'' پھر آپ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے ان کی طرف بھیجا، وہ اس وقت آشوب چشم کے مریض تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' میں علی کے پاس آیا اور آنکھ میں تکلیف ہونے کے باوجود میں انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے آن کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا، وہ صحت یاب ہو گئے، پھر انھیں جھنڈا عطا کیا۔ اب کی بار مرحب نکلا اور کہا:

خیبر بخوبی جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
ہتھیار بند ہوں، سورما ہوں اور منجھا ہوا ہوں
جب لڑائیاں بھڑک اٹھتی ہیں تو میں متوجہ ہوتا ہوں

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا
جنگلوں کا شیر ہوں، ہولناک منظر والا ہوں
صاع و سندر کے ذریعے ماپ تول کر کے دشمنوں کو پورا پورا بدلہ

دیتا ہوں
سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ضرب ماری اور ان کے ہاتھ پر (خیبر) فتح ہوگیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۵۳۔ مسلم (۱۸۹۷)' احمد (۴/ ۴۸)' ابو داؤد (۲۶۵۴-۲۷۵۴) مفرقاً۔

فوائد: معلوم ہوا جنگ میں کوئی مجاہد بلا ارادہ اپنے ہتھیار سے ہی قتل ہو جائے تو اس کے لیے دوہری شہادت ہے۔

۳۵۲۷۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ بَلْ تَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ اَوْلَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَ مْرَ فِيْ جَمْهُوْرٍ مِنَ الْعَرَبِ وَغَيْرِ هِمْ،فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))**.

[الصحيحة:١٥٥]

عبداللہ بن ابو ہذیل نے کہا: ربیعہ قبیلہ کے کچھ لوگ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ بکر بن وائل قبیلہ کے ایک شخص نے کہا: قریش قبیلہ کے افراد (ان کاروائیوں سے) باز آ جائیں یا اللہ تعالی اس (خلافت والے) معاملے کو عرب کی اکثریت یا کسی اور کے حوالے کر دے گا۔ سیدنا عمرو بن العاص نے کہا: تو جھوٹ بول رہا ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قریش خیر و شرّ میں روزِ قیامت تک لوگوں کے حکمران رہیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۵۵۔ ترمذی (۲۲۲۷)' احمد (۴/ ۲۰۳)' ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۰۰۹'۱۰۱۱)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ امارۃ کے اصل مستحق قریش کے لوگ ہیں۔

۳۵۲۸۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ،قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ،قَالَ: فَجَاءَ فَكَشَّفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَبَّلَهٗ ، وَقَالَ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَطْيَبَكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا،مَاتَ مُحَمَّدٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ۔فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ (١)قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يَتَقَاوَدَانِ حَتّٰى اَتَوْهُمْ، فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا اُنْزِلَ فِي الْاَنْصَارِ وَلَا ذَكَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شَانِهِمْ اِلَّا وَذَكَرَهٗ، وَقَالَ: وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا، سَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ))**. وَلَقَدْ عَلِمْتَ يَا سَعْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ کے کسی گوشے میں (ایک آبادی میں) تھے۔ جب وہ آئے تو آپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا' آپ کا بوسہ لیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کتنی پاکیزہ شخصیت ہیں' زندہ ہوں یا فوت شدہ۔ رب کعبہ کی قسم! محمد (ﷺ) فوت ہو گئے ہیں ......۔ پھر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما انصاریوں کے پاس گئے' سیدنا ابو بکر نے ان سے بات کی اور ان کے بارے میں نازل ہونے والی تمام آیات اور احادیث رسول ذکر کر دیں' نیز کہا: (انصاریو!) تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں ان کے ساتھ چلوں گا۔'' سعد! تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم وہاں بیٹھے تھے:

قَالَ۔ وَاَنْتَ قَاعِدٌ۔ ((قُرَيْشٌ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ، فَبِرُّ النَّاسِ تَبَعٌ لِّبِرِّ هِمْ، وَفَاجِرُهُمْ تَبَعٌ لِّفَاجِرِهِمْ)). قَالَ: لَهُ سَعْدٌ : صَدَقْتَ، نَحْنُ الْوُزَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْاُ مَرَاءُ۔ رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

[الصحيحة: ١١٥٦]

”قریش اس (خلافت کے) معاملے کے ذمہ دار و حقدار ہیں، نیکو کار لوگ نیک قریشیوں کے تابع فرمان ہوں گے اور برے لوگ برے قریشیوں کے ماتحت ہوں گے۔“ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سچ کہہ رہے ہو، ہم وزراء ہیں اور تم امراء ہو۔ یہ حدیث سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۵۶۔ بخاری فی خلق افعال العباد (۵۰) الرویانی فی مسنده (۱۵۴۵) طبرانی فی الکبیر (۳۵۴۱)، احمد (۱/ ۱۰۶)، حاکم (۴/ ۸۵) من طریق آخر۔

فوائد: ثابت ہوا کہ شرعی طور پر قریش ہی حکمرانی وخلافت کے حقدار ہیں۔

باب: فضل المومنين الذين يأتون من بعد الصحابة

ان مومنوں کی فضیلت کا بیان کہ جو صحابہؓ کے بعد ہیں آئیں گے

٣٥٢٩۔ عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ جُمْعَةَ الْاَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ، وَمَعَنَا رِجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ خَرَجْنَا مَعَهُ لِنُشَيِّعَهُ، فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِنْصِرَافَ، قَالَ: اِنَّ لَكُمْ عَلَيَّ جَائِزَةٌ وَحَقًّا، اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ قَالَ: فَقُلْنَا : هَاتِهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مَعَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَاشِرُ عَشَرَةٍ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ مِنْ قَوْمٍ هُمْ اَعْظَمُ مِنَّا اَجْرًا، آمَنَّا بِكَ وَاتَّبَعْنَاكَ؟! **بَلْ قَوْمٌ يَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ، يَاْتِيْهِمْ كِتَابٌ بَيْنَ لَوْحَيْنِ، يُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَعْمَلُوْنَ بِمَا فِيْهِ، اُولٰئِكَ اَعْظَمُ مِنْكُمْ اَجْرًا))۔**

صالح بن جبیر کہتے ہیں کہ صحابیٔ رسول سیدنا ابو جمعہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے آئے، ہمارے ساتھ رجاء بن حیوہ بھی تھے، جب وہ جانے لگے تو ہم ان کو رخصت کرنے کے لئے ان کے ساتھ نکلے، جب ہم نے واپس ہونا چاہا تو انھوں نے کہا: تمھارے لئے میرے پاس ایک انعام اور حق ہے، میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے، بیان کرو۔ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہمارے ساتھ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سمیت دس مزید صحابہ بھی تھے، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو اجر وثواب میں ہم سے بڑھ کر ہوں، ہم تو آپ پر (براہِ راست) ایمان لائے ہیں اور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلا (تم ایمان کیوں نہ لاتے) کون سی چیز تمھارے راستے میں روڑے اٹکا سکتی تھی، رسول اللہ ﷺ تمھارے اندر موجود ہیں، (تمھارے سامنے) آسمان سے ان پر وحی نازل ہوتی ہے؟ (اجر وثواب میں افضل لوگ) وہ ہیں جو

تمھارے بعد آئیں گے' انھیں (یہ قرآن مجید) دو گتوں میں موصول ہوگا' وہ اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں گے (حالانکہ انھوں نے مجھے دیکھا ہوگا نہ قرآن مجید کو نازل ہوتے ہوئے)' یہ لوگ اجر وثواب میں تم سے افضل واعلی ہوں گے۔''

فوائد: ایمان بالغیب کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: تدريج من اهل الجنة

جنت والوں کی حد بندی کا بیان

۳۵۳۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْقَائِمُ بَعْدِيْ فِي الْجَنَّةِ، [وَالَّذِيْ يَقُوْمُ بَعْدَهُ فِي الْجَنَّةِ]، وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ فِي الْجَنَّةِ)).

[الصحيحة: ۲۳۱۹]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد شریعت پر عمل پیرا ہونے والا جنت میں جائے گا اور اس کے بعد شریعت کو اپنانے والا' اور اس کے بعد تیسرے دور کا آدمی اور اس کے بعد چوتھے دور کا آدمی سب جنت میں داخل ہوں گے۔''

تخريج: الصحيحة ۲۳۱۹۔ يعقوب الفسوى فى المعرفة (۳/ ۱۹۷)' ابن عساكر فى تاريخ دمشق (۴۱/ ۷۲)۔

فوائد: صحابی' تابعی' تبع تابعی اور تبع تبع تابعی کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: فضل خديجة و صديقتها

خدیجہؓ اور اس کی سہیلیوں کی فضیلت کا بیان

۳۵۳۱۔ عَنْ اَنَسٍ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ: ((كَانَ اِذَا اُتِيَ بِالشَّيْءِ يَقُوْلُ: اِذْهَبُوْا بِهِ اِلٰى فُلَانَةٍ فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةُ خَدِيْجَةَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى بَيْتِ فُلَانَةٍ فَاِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ)).

[الصحيحة: ۲۸۱۸]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی چیز لائی جاتی تو فرماتے: ''یہ چیز فلاں عورت کو دے آؤ' وہ (میری بیوی) خدیجہ کی سہیلی تھی۔ یہ چیز فلاں کے گھر پہنچا دو کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی۔''

تخريج: الصحيحة ۲۸۱۸۔ الادب المفرد (۲۳۲)' البزار (الكشف: ۱۹۰۴) و (البحر: ۶۸۶۸)' ابن حبان (۷۰۰۷)۔

فوائد: اپنے محسن ومحبوب کے اعزہ واقربہ کا خیال رکھنا' ان کی ضروریات پوری کرنا یہ بھی احسان کی ادائیگی سے متعلق ہے۔

باب: اشداء على الكفار رحماء بينهم

(صحابہؓ) کافروں پر سخت اور آپس میں نرم

۳۵۳۲۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ: ((كَانَ اَصْحَابُهُ ﷺ يَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّيْخِ، فَاِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ، كَانُوْا هُمُ الرِّجَالُ)).

[الصحيحة: ۴۵۳]

بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اصحابِ رسول تربوز (یا خربوزے) کے چھلکے (یا ان دونوں کی بیلیں) ایک دوسرے کو مار کر مزاح کرتے تھے' لیکن جب حقیقت میں (دشمنوں سے گھمسان کے رن) پڑتے تو وہ سخت جنگجو ثابت ہوتے۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۵۔ بخاری فی الادب المفرد (۲۶۶)۔

فوائد: ہر حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم ...... رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن۔ صحابہ کرامؓ اس کا عملی نمونہ تھے۔

باب: ومن خصائص النبی ﷺ

نبی ﷺ کی کچھ خصوصیات کا بیان

۳۵۳۳۔ عَنْ اَنَسٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-، قَالَ: ((كَانَ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ)).

[الصحيحة:۳۵۵۷]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۵۷۔ حاکم (۲/ ۴۳۱)' اهل حدیث شواهد فانظر ما تقدم برقم (۳۱۴۸٬۳۱۴۷) وغیر هما۔

فوائد: یعنی آپ ﷺ کو سوتے ہوئے بھی احوال کی خبر رہتی تھی لہٰذا آپ کی نیند بھی نواقض وضو میں شمار نہیں ہوتی تھی۔

۳۵۳٤۔ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ ضُخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، حُسْنُ الْوَجْهِ، لَمْ اَرَ بَعْدَ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ)). [الصحيحة:۳۵۵۸]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موٹے ہاتھوں اور پیروں والے اور خوبصورت چہرے والے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۵۸۔ بخاری (۵۹۰۶٬۵۹۱۳)' احمد (۳/ ۱۲۵)' ابن سعد (۱/ ۴۱۴)۔

فوائد: یعنی آپ کے ہاتھ' پاؤں پر گوشت اور ریشم کی طرح نرم تھے۔

باب: فضيلة عثمان و حيائه

سیدنا عثمانؓ کی فضیلت اور ان کی حیا کا بیان

۳۵۳۵۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ كَاشِفًا عَنْ فَخِذِهِ، فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ، فَاَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَاَرْخٰى عَلَيْهِ مِنْ ثِيَابِهِ، فَلَمَّا قَامُوْا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ...... (وَفِيْهِ) فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِي مِنْ رَّجُلٍ وَاللّٰهِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَحْيِي مِنْهُ)).

[الصحيحة:۲۷۱۹]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ران سے کپڑا ہٹا کر بیٹھے تھے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی' آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے اپنا کپڑا نیچے لٹکا کر (ران کو ڈھانپ لیا)۔ جب یہ سارے لوگ چلے گئے تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر نے آپ سے اجازت طلب کی' آپ اسی حالت پر تشریف فرما رہے...... (لیکن جب عثمان نے اندر آنا چاہا تو اس طرح پردہ کر لیا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں کہ اللہ کی قسم! فرشتے جس سے حیا کرتے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۱۹۔ ابن راھویه فی مسند (۱۰۸/ ۱)' احمد (۶/ ۳۲)' وانظر ما تقدم برقم (۳۳۴۵)۔

باب: رؤية النبي في المنام

نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا بیان

۳۵۳۶۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((كَانَ ﷺ لَا يُخَيِّلُ عَلٰى مَنْ رَآهُ)).

[الصحيحة:۲۷۲۹]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی آپ ﷺ کو خواب میں دیکھتا، وہ محض خیالی چیز نہ ہوتی تھی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۲۹۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۵۱۰)، احمد (۱/ ۴۵۹) من طریق آخر عنہ بمنعاہ۔

فوائد: خواب میں آپ کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے آپ کو حقیقی طور پر دیکھا گیا ہو، کیونکہ شیطان آپ کی صورت میں نہیں آ سکتا لیکن شرط یہ ہے کہ حدیث کے مطابق ملنے والے اوصاف آپ میں موجود ہوں، کیونکہ شیطان جھوٹ ہر حال میں بول سکتا ہے۔

باب: فضل اسامة و الحسن

سیدنا اسامہؓ اور حسنؓ کی فضیلت کا بیان

۳۵۳۷۔ عَنْ اُسَامَةَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ ﷺ كَانَ يَاْخُذُهُ (۱) وَالْحَسَنُ، وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا)).

[الصحيحة:۳۳۵٤]

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر کہتے: ''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۵۴۔ بخاری (۳۷۳۵،۳۷۴۷)، احمد (۵/ ۲۱۰)، ابن ابی شیبۃ (۱۲/ ۹۸)۔

فوائد:

فضل عليٌّ بأنه محبوب لرسول الله

سیدنا علیؓ کی فضیلت کہ وہ رسولؐ کے محبوب ہیں

۳۵۳۸۔ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: قَالَتْ لِيْ اُمُّ سَلَمَةَ: اَيُسَبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَكُمْ عَلَى الْمَنَابِرِ؟! قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاَنّٰى يُسَبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّهُ!(۲) [الصحيحة:۳۳۳۲]

ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں کی موجودگی میں منبروں برا بھلا کہا جا رہا ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! آپ کو کہاں برا بھلا کہا جا رہا ہے؟ انھوں نے کہا: کیا سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں پر سب وشتم نہیں کیا جا رہا؟ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۳۲۔ طبرانی فی الاوسط (۵۸۲۸) وفی الصغیر (۲/ ۲۱)۔

فوائد: محبوب کو گالی گویا محبّ کو گالی ہے کہ جو بندہ اچھا نہیں تو اس کا چاہنے والا بھی ویسا ہی ہوگا اس لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی دوسرے صحابی، زبان سنبھال کر بات کرنی چاہیے کہ کہیں زندگی کی جمع پونجی نہ بیٹھیں۔

باب: ذكر معاش النبيؐ

نبیؐ کی معیشت کا بیان

۳۵۳۹۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْبِطُ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِهِ مِنَ الْغَرَثِ۔ [الصحيحة:١٦١٥]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۱۶۱۵- ابن الاعرابی فی معجمه (۲۱)' ابن سعد (۱/ ۴۰۰)' ابن ابی الدنیا فی الجوع (۱۸۰)' ابن جریر الطبری فی التھذیب (۱/ ۲۹۰'ح ۴۸۷)' مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ)مطولاً' وله شاهد عن جابر رضی اللہ عنہ عند البخاری فی غزوة الخندق (۴۱۰۱)' وشاهد آخر عند الترمذی (۲۳۷۱) والشمائل له (۳۷۱) عن ابی طلحة رضی اللہ عنہ۔

باب: طلب الامان للتبليغ

تبلیغ دین تک لیے امان طلب کرنے کا بیان

۳۵۴۰۔ عَنْ جَابِرٍ: كَانَ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ، فَيَقُوْلُ: ((**اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهِ، فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ**)). [الصحيحة: ١٩٤٧]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موسم میں اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کرتے اور کہتے: ''آیا کوئی ایسا آدمی ہے جو مجھے (بحفاظت وضمانت) اپنی قوم کے پاس لے جائے' تا کہ میں اپنے ربّ کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکوں' کیونکہ قریش نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۴۷- بخاری فی خلق افعال العباد (۲۰۵)' ابوداؤد (۴۷۳۴)' ترمذی (۲۹۲۵)' ابن ماجه (۲۰۱)۔

فوائد: معلوم ہوا دشمن کو دعوت دینے کے لیے کسی کا تحفظ یا امان حاصل کر لینا کوئی معیوب بات نہیں۔

باب: فضائل من قبائل العرب و من ذمها

عرب کے کچھ قبیلوں کی فضیلت اور کچھ کی مذمت کا بیان

۳۵۴۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ يَوْمًا خَيْلًا، وَعِنْدَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حَصَنِ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَنَا اَفْرَسُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ**)). فَقَالَ عُيَيْنَةُ: وَاَنَا اَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ! فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**وَكَيْفَ ذَاكَ؟**)). قَالَ: خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالٌ يَحْمِلُوْنَ سُيُوْفَهُمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ، جَاعِلِيْنَ رِمَاحَهُمْ عَلٰى مَنَاسِجِ خُيُوْلِهِمْ، لَابِسُو الْبُرُوْدَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كَذَبْتَ، بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ اَهْلِ الْيَمَنِ، وَالْاِيْمَانُ يَمَانٌ**

سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس عیینہ بن حصن بن بدر فزاری تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''میں تیری نسبت گھوڑوں کے امور کا زیادہ ماہر ہوں۔'' عیینہ نے کہا: میں آپ کی بہ نسبت مردوں کے امور کا زیادہ ماہر ہوں۔ نبیٔ کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''وہ کیسے؟'' اس نے کہا: نجدی لوگ سب سے بہتر ہیں' انھوں نے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر اٹھا رکھی ہیں' اپنے نیزوں کو اپنے گھوڑوں پر سجا رکھا ہے اور دھاری دار چادریں زیب تن کر رکھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے خلاف حقیقت بات کی ہے' یمنی لوگ سب سے بہتر ہیں' ایمان تو یمنی قبائل لخم' جذام اور عاملہ میں پایا جاتا ہے' حمیر کا ماکول

إِلٰى لَخْمٍ وَجِذَامٍ وَعَامِلَةٍ، وَمَا كُوْلُ حَمِيْرٍ خَيْرٌ مِّنْ اٰكِلِهَا، وَحَضْرَ مُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ،وَقَبِيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ قَبِيْلَةٍ، وَقَبِيْلَةٌ شَرٌّ مِّنْ قَبِيْلَةٍ،وَاللّٰهِ مَا اُبَالِي اَنْ يَّهْلِكَ الْحَارِثَانِ كِلَا هُمَا، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوْكَ الْاَرْبَعَةَ: جَمْدَاءَ، وَمَخُوْسَاءَ، وَمِشْرَخَاءَ، وَاَبْضَعَةَ، وَاُخْتَهُمُ الْعَمَرْدَةَ))۔ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَرَنِي رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ. اَنْ اَلْعَنَ قُرَيْشًا مَرَّتَيْنِ،فَلَعَنْتُهُمْ. وَاَمَرَنِي اَنْ اُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ، فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ))۔ ثُمَّ قَالَ: ((عَصِيَّةٌ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غَيْرَ قَيْسٍ وَّجَعْدَةٍ وَعَصِيَّةٍ)) (۱)۔ ثُمَّ قَالَ: ((لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَخْلَاطُهُمْ مِّنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ مِّنْ بَنِي اَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَغَطْفَانَ وَهَوَازِنَ عِنْدَ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ.يَوْمَ الْقِيَامَ......))۔ ثُمَّ قَالَ: ((شَرُّ قَبِيْلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ نَجْرَانُ وَبَنُو تَغْلَبَ، وَاَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحَجَ وَمَا كُوْلَ))۔

[الصحيحة:٢٦٠٦، ٣١٢٧]

قبیلہ آکل سے بہتر ہے اور حضر موت، بنو حارث سے بہتر ہے (اور ایسے ہوتا رہتا ہے کہ) ایک قبیلہ دوسرے کی نسبت اچھا ہوتا ہے اور ایک قبیلہ دوسرے کی نسبت برا ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے حارث کے دونوں قبائل کے ہلاک ہوجانے کی کوئی پروا نہیں۔ اللہ تعالی نے ان چار بادشاہوں پر لعنت کی ہے: جمداء، مخوساء، مشرخاء، ابضعہ اور ان کی بہن عمردہ۔" پھر آپ نے فرمایا: "میرے ربّ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریشیوں پر دو دفعہ لعنت کروں اور پھر مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے دعائے رحمت کروں، سو میں نے ان کے حق میں دو دفعہ دعائے رحمت کی۔" پھر آپ نے فرمایا: "عصیہ، قیس اور جعدہ قبیلوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت والے دن اللہ تعالی کے ہاں اسلم، غفار، مزینہ اور ان کے جہینہ سے ملے جلے قبائل ان قبائل سے بہتر ہوں گے: بنو اسد، تمیم، غطفان اور ہوازن۔" پھر فرمایا: "نجران اور بنو تغلب عرب کے بدترین قبائل ہیں اور (دوسرے قبائل کی بہ نسبت) مذحج اور ماکول قبیلوں کی تعداد سب سے زیادہ جنت میں جائے گی۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۰۶، ۳۱۲۷۔ احمد (۴/ ۳۸۷)، والسیاق لہ (۴/ ۳۸۷)، حاکم (۴/ ۸۱)، نسائی فی الکبری (۸۳۵۱) مختصراً الجملۃ الاخیرۃ۔

٣٥٤١/م۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ يَقُوْلُ اَنْ يَّقُوْلَ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ، اَوْقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّاخَيْرَ الْاٰخِرَهِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "بھلائی تو آخرت کی ہی بھلائی ہے۔"
یا فرمایا: "اے اللہ! بھلائی نہیں ہے مگر آخرت کی بھلائی
پس تو انصاریوں اور مہاجروں کو بخش دے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۹۸۔ احمد (۳/ ۱۶۹)، بخاری (۳۷۹۵، ۳۷۹۶)، مسلم (۱۸۰۵)، ترمذی (۳۸۵۷)۔

فوائد: بلا تکلف مسجع، مقفی کلام میں کوحرج نہیں ہاں، تکلف برتتے ہوئے ایسی حرکت مذموم ہے۔

باب: فضل حاطب

حاطب بن ابی بلتعہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٤٢۔ عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ عَبْدًالْحَاطِبِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْ خُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ! فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا، فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ)). [الصحيحة: ٢٥١٩]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کے غلام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر حاطب کی شکایت کی اور کہا: اے اللہ کے رسول! حاطب ہر صورت میں آگ میں داخل ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو جھوٹ بولتا ہے' وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا' کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا تھا۔''

تخريج: الصحيحة ٢٥١٩۔ مسلم (٢٤٩٥)' ابن حبان (٧١٢٠)' احمد (٣/ ٣٤٩)۔

فوائد: زبان نبوت سے ثابت ہے کہ اللہ نے اہل بدر اور حدیبیہ والوں کو بخش دیا تھا۔

باب: فضيلة سعد

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٤٣۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ،قَالَ: لَمَّا اُصِيْبَ اَكْحَلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَثَقُلَ،حَوَّلُوْهُ عِنْدَ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا رُفَيْدَةُ، وَكَانَتْ تدوي الجرحى،فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَرَّ بِهِ يَقُوْلُ: كَيْفَ اَمْسَيْتَ؟ وَاِذَا اَصْبَحَ، قَالَ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ فَيُخْبِرُهُ، حَتّٰى كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ نَقَلَهُ قَوْمُهُ فِيْهَا، فَثَقُلَ، فَاحْتَمَلُوْهُ اِلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ، وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا كَانَ يَسْاَلُ عَنْهُ، وَقَالُوْا: قَدِ انْطَلَقُوْا بِهِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَاَسْرَعَ الْمَشْيَّ حَتّٰى تَقَطَّعَتْ شُسُوْعُ نِعَالِنَا، وَسَقَطَتْ اَرْدِيَتِنَا عَنْ اَعْنَاقِنَا، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتْعَبْتَنَا فِي الْمَشْيِّ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَسْبِقَنَا الْمَلَائِكَةُ اِلَيْهِ فَتَغْسِلُهُ، كَمَا غَسَلَ حَنْظَلَةَ، فَانْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يُغْسَلُ، وَاُمُّهُ تَبْكِيْهِ، وَهِيَ تَقُوْلُ:

ويل امك سعدا

محمود بن لبید کہتے ہیں کہ جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ میں زخم لگا اور وہ بڑھ گیا۔ لوگوں نے ان کو رفیدہ نامی عورت کے پاس منتقل کر دیا' کیونکہ وہ زخمیوں کا علاج کرتی تھی۔ نبی کریم ﷺ جب ان کے پاس گزرتے تو پوچھتے: ''شام کیسے گزری'' اور جب صبح کے وقت آتے تو کہتے: ''صبح کیسی گزری؟'' وہ اپنی صورتحال واضح کرتے۔ یہاں تک وہ رات آ گئی جس میں اس کی قوم نے اسے وہاں سے منتقل کر دیا اور اسے اٹھا کر بنو عبد الاشہل کے گھروں میں لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ حسب عادت ان کا حال دریافت کرنے کے لئے تشریف لائے۔ انھوں نے بتلایا کہ وہ انھیں لے گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ چل دیے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لئے' آپ اتنی تیزی سے چلے کہ ہمارے جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور ہمارے چادریں گردنوں سے گرنے لگ گئیں' صحابہ نے آپ سے شکایت کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ہم کو تھکا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ان کو غسل دینے میں فرشتے ہم سے سبقت نہ لے جائیں' جیسا کہ وہ اس سے پہلے حنظلہ کو غسل دے چکے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تک پہنچے تو ان کو غسل دیا جا

حزامة وجدا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ نَائِحَةٍ تَكْذِبُ، اِلاَّ أُمُّ سَعْدٍ)) ثُمَّ خَرَجَ بِهٖ، قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ الْقَوْمُ اَوْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَمَلْنَا مَيِّتًا اَخَفَّ عَلَيْنَا مِنْ سَعْدٍ، فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ مِّنْ اَنْ يَّخِفَّ عَلَيْكُمْ،وَقَدْ هَبَطَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ سُمِّيَ عدة كَثِيْرَةٌ لَمْ اَحْفَظْهَا لَمْ يَهْبِطُوْا قَطُّ قَبْلَ يَوْمِهِمْ قَدْ حَمَلُوْهُ مَعَكُمْ۔

[الصحيحة:١١٥٨]

رہا تھا اوران کی ماں رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی:

اوسعد! تیری ماں کی ہلاکت اور غم کی وجہ سے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نوحہ کرنے والی جھوٹ بولتی ہے، ماسوائے ام سعد کے۔'' پھر اس کی میت کو لے کر نکلے، بعض لوگوں نے آپ ﷺ کو کہا: سعد کی میت بہت ہلکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہلکی کیوں نہ ہو، کثیر تعداد میں فرشتے اترے، اتنے فرشتے کبھی بھی نازل نہیں ہوئے، وہ تمھارے ساتھ سعد کی میت کو اٹھا رہے تھے۔'' آپ نے فرشتوں کی تعداد بھی بتلائی تھی، لیکن مجھے یاد نہ رہی۔

تخریج: الصحيحة ۱۱۵۸۔ ابن سعد (۳/ ۴۲۷، ۴۲۸)۔

فوائد: فرشتوں کے کندھا دینے والی بات حضرت سعدؓ کی عظمت پر دلالت کرتی ہے نیز جب منافقین نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ سعدؓ کی میت کس قدر ہلکی ہے تو جواباً آپ نے کہا کہ انہیں فرشتے اٹھا رہے ہیں جیسا کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہے۔

٣٥٤٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلاَّ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!))

[الصحيحة:٢٦٧٠]

سیدنا علی بن ابو طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم مکہ کی ایک جانب کی طرف نکلے، جو درخت اور پتھر آپ کے سامنے آتا، وہ کہتا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو۔

تخریج: الصحيحة ۲۶۷۰۔ ترمذی (۳۶۲۶)، دارمی (۲۱)، ابو نعیم فی الدلائل (ص:۱۳۸)، حاکم (۲/ ۶۲۰)۔

باب: فضل من قبائل العرب

عرب کے کچھ قبیلوں کی فضیلت کا بیان

٣٥٤٥۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ، وَرِجَالٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ مِّنَ الْحَلِيْفَيْنِ، غَطْفَانَ فَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)). قَالَ: فَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ: وَاللّٰهِ! اَلْآنَ اَكُوْنَ فِيْ هٰؤُلَا فِي النَّارِ۔ يَعْنِيْ: غَطْفَانَ وَبَنِيْ عَامِرٍ۔ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ وِيْ هٰؤُلَا فِي الْجَنَّةِ۔

[الصحيحة:٣٢١٢]

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ قبیلے کے آدمی اور جہینہ ان دو حلیف قبائل سے بہتر ہیں: غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ۔'' عیینہ بن بدر نے کہا: اللہ کی قسم! غطفان اور بنو عامر کے ساتھ آگ میں جانا دوسروں کے ساتھ جنت میں رہنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۱۲۔ البزار (الکشف: ۲۸۱۴)' بخاری (۳۵۱۴٬۳۵۱۵)' مسلم (۲۵۲۲)' ترمذی (۳۹۵۲)' عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ بمعناہ۔

فوائد: تکبر' تعصب اور حزبیت ایسی بری خصلتیں ہیں کہ جن کا نتیجہ بربادی کے سواء کچھ نہیں نکلنے والا جیسا کہ عیینہ' انہی اوصاف کی بناء پر جہنم کو ترجیح دے رہا ہے جو کہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

باب: فضل أبي طلحة

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۰٤٦۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((لَصَوْتُ اَبِيْ طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ)).

[الصحیحۃ:۱۹۱٦]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لشکر میں ابوطلحہ کی آواز پوری جماعت سے بہتر ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۱۶۔ احمد (۳/ ۱۱۱٬۱۱۲)' ابن سعد (۳/ ۵۰۵)' حاکم (۳/ ۳۵۲)۔

فوائد: فئۃ سے مراد وہ گروہ ہے جو لشکر کے پیچھے ہوتا ہے اور لوگ خوفزدہ ہو کر ادھر پلٹتے ہیں' یعنی ابوطلحہ کی آواز کا جو طنطنہ و رعب لشکر میں ہوتا وہ فئہ سے کفایت کرتا ہے کافر ان کی آواز سے دہل جاتے ہیں۔

باب: عذاب أبي طالب

ابو طالب کو ملنے والے عذاب کا بیان

۳۰٤۷۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُوْ طَالِبٍ، فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دَمَاغُهُ)). [الصحیحۃ:٥٤]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا' آپ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ میری سفارش اسے روزِ قیامت فائدہ دے اور اسے کم مقدار آگ میں ڈال دیا جائے' جو اس کے ٹخنوں تک پہنچے گی اور اس کی حرارت سے اس کا دماغ کھولنا شروع ہو جائے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۵۴۔ بخاری (۳۸۸۵)' مسلم (۲۱۰) احمد (۳/ ۵۰٬۵۱)۔

فوائد: کافر و مشرک کو اس کے عمل کا بدلہ دنیا میں دے کر اللہ ان کی آخرت کے لیے کچھ باقی نہیں رکھتا' اس لیے کفار کے کیے جانے والے عمل عبث و بیکار ہیں لیکن ابو طالب کے لیے ثابت ہے کہ انہیں عذاب میں کچھ تخفیف دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کسی کے لیے یہ عقیدہ بلا دلیل رکھنا ناجائز و غلط ہے۔

باب: نزول الملائكة لموت سعد

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی موت کی وجہ سے فرشتوں کا نازل ہونا

۳۰٤۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ نَزَلَ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٍ، مَا وَطَئُوْا الْاَرْضَ قَبْلَهَا، وَقَالَ حِيْنَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سعد بن معاذ کی موت سے ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے' اس سے قبل اتنی بڑی تعداد زمین پر نازل نہیں ہوئی۔'' جب ان کو

دُفِنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَوِ انْفَلَتَ اَحَدٌ مِّنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ، لَا نْفَلَتَ مِنْهَا سَعْدٌ،[وَلَقَدْ ضَمَّ ضَمَّةً، ثُمَّ اُفْرِجَ عَنْهُ])) [الصحيحة: ٣٣٤٥]

دفن کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اگر کوئی قبر کی گرفت سے بچ سکتا تو وہ سعد ہوتا' لیکن اسے بھی بھینچا گیا اور پھر کشادگی پیدا کر دی گئی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۴۵۔ البزار (الکشف:۲۶۹۸)و (البحر :۵۷۴۷) ابن سعد فی الطبقات (۳/ ۴۳۰)' خطیب فی تاریخہ (۶/ ۲۵۰)' من طریق آخر عنہ۔

فوائد: اللہ کے بعض قوانین ایسے ہیں کہ ان میں کسی کے لیے کوئی استثناء نہیں جیسا سعدؓ کی ملاقات کے شوق میں رب عرش پر جھوم اٹھا لیکن وہ پھر بھی قبر کے بھینچے سے محفوظ نہ رہ سکے کہ جس سے ہر میت کو واسطہ پڑتا ہے۔

باب: فضل المهاجرين

مہاجروں کی فضیلت کا بیان

٣٥٤٩۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،عَنْ اَبِيْهِ،قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُهَاجِرِيْنَ مَنَابِرٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،قَدْ اَمِنُوْا مِنَ الْفَزَعِ)).

[الصحيحة:٣٥٨٤]

عبدالرحمٰن اپنے باپ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین کے لئے قیامت والے دن سونے کے منبر ہوں گے' وہ ان پر بیٹھیں گے اور ہر قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۸۴۔ ابن حبان (۷۲۶۲)' البزار (الکشف:۱۷۵۳)' حاکم (۴/ ۷۶)۔

فوائد: دین کے لیے ہجرت کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

باب: تسمية ابي بكر الصديق

لقب صدیق کی وجہ تسمیہ

٣٥٥٠۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانُوْا آمَنُوْا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ، وَسَعَوْا بِذٰلِكَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوْا: هَلْ لَّكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعَمُ اَنَّهٗ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ؟ قَالَ: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ، لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: اَوَ تُصَدِّقُهٗ اَنَّهٗ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ؟! قَالَ: نَعَمْ،اِنِّيْ لَاُصَدِّقُهٗ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو مسجد اقصی تک سیر کرائی گئی اور صبح کے وقت لوگوں نے اس موضوع پر بات چیت کرنا شروع کی تو کچھ لوگ' جو آپ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ کی تصدیق کر چکے تھے' مرتد ہو گئے' وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: یہ آپ کا ساتھی اس قسم کا دعوی کر رہا ہے کہ اسے آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی' اب آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟ سیدنا ابوبکر نے پوچھا: آیا آپ ﷺ نے یہ دعویٰ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ سیدنا ابوبکر نے کہا: اگر آپ ﷺ نے ایسی بات کی ہے تو آپ نے سچ فرمایا ہے۔ انھوں نے کہا: کیا تم تصدیق کرو گے کہ آپ اس رات بیت

فِيمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِيْ غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُوْبَكْرٍ: اَلصِّدِّيْقُ)). [الصحيحة:٣٠٦]

المقدس گئے اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ سیدنا ابوبکر صدیق نے کہا: جی ہاں' (غور کرو کہ) میں تو ان امور میں بھی آپ کی تصدیق کرتا ہوں جو (تمھاری سمجھ کے مطابق) اس (وقوعہ) سے مشکل بھی ہیں۔ میں تو صبح کے وقت آسمانی خبر یعنی وحی کی تصدیق کرتا ہوں اور اگر شام کو آ جائے تو پھر بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے ابوبکر کو ''صدیق'' کہا گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۶۔ حاکم (۳/ ۶۲)' بیھقی فی الدلائل (۲/ ۳۶۱)۔

فوائد: ابوبکر تسلیم و رضا کے ایسے پتلے تھے کہ زبان نبوت سے نکلنے والی ہر بات کی بلا سوچے' بلا توقف تصدیق کر دیتے چنانچہ بارگاہ رسالت سے انہیں ''صدیق'' لقب ملا۔

باب: فضل جعفر

جعفر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٥١۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ((لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِّنَ الْحَبْشَةِ عَانَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ)).

[الصحيحة:٢٦٥٧]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے تو نبی ﷺ نے ان سے معانقہ کیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۵۷۔ ابویعلی (۱۸۷۶)' طحاوی فی شرح معانی الآثار (۴/ ۲۸۱)۔

فوائد: دیر بعد ملاقات ہو تو معانقہ کرنا آپ کی سنت ہے۔

باب: فضل أهل اليمن

یمن والوں کی فضیلت کا بیان

٣٥٥٢۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((لَمَّا اُنْزِلَتْ: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر ١]، قَالَ: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا، اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ، اَلْفِقْهُ يَمَانٍ، اَلْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). [الصحيحة:٣٣٦٩]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی﴾ (سورۂ نصر: ۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس اہل یمن آ گئے ہیں' وہ نرم دل والے ہیں اور یمنی ایمان' یمنی فقہ اور یمنی حکمت و دانائی (قابل فخر چیزیں ہیں)۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۶۹۔ عبدالرزاق فی تفسیرہ (۲/ ۴۰۴)' ومن طریقه احمد (۲/ ۲۷۷)' بخاری (۴۳۸۸' ۴۳۹۰)' مسلم (۵۲) من طریق آخر عند بون ذکر الآیة۔

باب: فضل أبي موسىٰ وقومه

ابوموسیٰ اور اس کی قوم کی فضیلت کا بیان

٣٥٥٣۔ عَنْ عَيَاضٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: ((لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ

سیدنا عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو

مِنكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ﴾[المائدة: ۵۴]، اَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى بِشَيٍ كَانَ مَعَهُ، فَقَالَ: ((هُمْ قَوْمُ هٰذَا)))). [الصحيحة:٣٣٦٨]

اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت کرتی ہو گی۔﴾ (سورۂ مائدہ:۵۴) تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ کی طرف کسی چیز کے ساتھ اشارہ کیا اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۶۸۔ حاکم (۲/ ۳۱۳)' ابن ابی شیبة (۱۲/ ۱۲۵)'ابن سعد (۴/ ۱۰۷) ابن جریر فی تفسیر (۶/ ۱۸۳)۔

فوائد: یہ اللہ کا قانون ہے کہ جب کوئی قوم اسلام کی روح کو فراموش کر کے اپنی عیاشیوں میں کھو جائے تو پھر اللہ اپنے کو قائم اور سر بلند رکھنے کے لیے کسی اور قوم کا انتخاب فرما لیتے ہیں جیسا کہ تاریخ میں اس کی مثال یوں ملتی ہے کہ جب اسلام کے متوالے فسق و فجور میں کھو گئے اور اسلامی احکامات پس پشت ڈالے تو منگولوں نے مسلمانوں کو کچل ڈالا اور اسلام کے نام لیواؤں کو مٹا ڈالا تو اللہ نے انہی لوگوں کو اسلام کی خدمت کے لیے چن لیا۔

باب:فضيلة اهل بدر والحديبية

بدر اور حدیبیہ والوں کی فضیلت کا بیان

٣٥٥٤۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((لَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ)).

[الصحيحة:٢١٦٠]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو صحابی بدر اور حدیبیہ (کے واقعات) میں شریک ہوا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۶۰۔ احمد (۳/ ۳۹۶)' ابو یعلی (۱۹۰۰)' ابن ابی عاصم فی الاحاد (۳۳۵) بھذا الاسناد وله طریق آخر عن جابر رضی اللہ عنہ تقدم برقم (۳۵۴۲)۔

باب:استحباب التغيير الشعر بغير السواد

کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ سے بالوں کو رنگنے کا استحباب

٣٥٥٥۔وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ شَابَّ اِلَّا يَسِيْرًا، وَلٰكِنْ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ بَعْدَهُ خضبا بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ قَالَ: وَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْهِ اَبِيْ قُحَافَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَحْمِلُهُ، حَتّٰى وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ: ((لَوْاَقْرَرْتَ الشَّيْخَ لَاَتَيْنَاهُ مَكْرِمَةً لِاَبِيْ بَكْرٍ۔ فَاَسْلَمَ وَلِحْيَتُهُ وَرَاْسُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

جب سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا' تو انھوں نے کہا: رسول اللہ کے چند بال ہی سفید ہوئے تھے'البتہ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے مہندی اور کتم (ایک پودا) کو خضاب کے لئے استعمال کیا۔ (یہ بات بھی یاد رہے کہ) جب ابوبکر اپنے باپ سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا: ''اگر تم اپنے بزرگوں کو اپنے مقام پر ہی رہنے دیتے تو ہم ابوبکر کی عزت کرتے ہوئے ان کے پاس جاتے۔'' پھر انھوں نے اسلام قبول کر لیا' ان کی داڑھی اور سر کے

((غَيِّرُوْهُمَا وَجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ)).

[الصحيحة:٤٩٦]

بال ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں (یعنی داڑھی اور سر) کے بالوں کا رنگ بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔''

تخریج: الصحیحۃ ۴۹۶ [illegible] (۳/ ۱۶۰)' ابو یعلی (۲۸۳۱)' ابن حبان (۵۴۷۲)' حاکم (۳/ ۲۴۴)۔

فوائد: ثغامہ: ایک درخت جو پہاڑ کی چوٹی پر اگتا ہے' اس کا پھل اور پھول سفید ہوتے ہیں اور خشک ہونے کی صورت میں سفیدی بڑھ جاتی ہے۔

باب: في فضل اهل عمان في زمانه صلى الله عليه وسلم

اہل عمان کی فضیلت نبی کے زمانہ میں

٣٥٥٦۔عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِيْ شَيْءٍ۔ لَا يَدْرِيْ مَهْدِيٌّ (١)۔مَاهُوَ؟۔قَالَ: فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،فَقَالَ: ((لَوْ اَنَّكَ اَتَيْتَ اَهْلَ عَمَّانَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ)).

[الصحيحة:٢٧٣٠]

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک قاصد کو عرب کے ایک قبیلے کی طرف بھیجا۔ راویٔ حدیث مہدی بن میمون کو اس قبیلے کا علم نہ ہو سکا۔ اس قبیلے والوں نے اس قاصد کو گالی گلوچ کیا اور اس کی پٹائی بھی کی۔ اس نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی' آپ نے فرمایا: ''اگر تم عمان والوں کے پاس جاتے تو وہ تم کو برا بھلا کہتے نہ مارتے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۳۰۔ مسلم (۲۵۴۴)' ابن حبان (۷۳۱۰)' احمد (۴/ ۴۲۰'۴۲۳) واللفظ لہ۔

فوائد: اس میں عمان والوں کی شرافت کا بیان ہے۔

باب: حفظ النبيّ بالملائكة

نبی ﷺ کی حفاظت فرشتوں کے ذریعہ سے

٣٥٥٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ اَبُوْجَهْلٍ: لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا ﷺ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ، فَقِيْلَ: هُوَ ذَاكَ،قَالَ: مَا رَاٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ فَعَلَ،لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا، وَلَوْ اَنَّ الْيَهُوْدَ تَمَنَّوُا الْمَوْتَ،لَمَاتُوْا)). [الصحيحة:٣٢٩٦]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا: اگر میں نے محمد (ﷺ) کو دیکھا تو اس کی گردن کو روند دوں گا۔ اسے کہا گیا کہ وہ محمد (ﷺ) ہے۔ وہ کہنے لگا: مجھے تو نظر نہیں آ رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اس کو عیاناً پکڑ لیتے' اگر یہودیوں نے موت کی تمنا کی ہوتی تو وہ مر جاتے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۹۶۔ البزار (الکشف: ۲۱۸۹) و(البحر: ۴۸۱۴) واللفظ لہ ابن جریر (۱/ ۳۳۶)۔

فوائد: یعنی ابوجہل وقتی طور پر اندھا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ اسے دکھائی نہ دیے۔

باب: فضل البسملة

بسم اللہ کی فضیلت کا بیان

۳۵۵۸ـ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَصَابَنِيَ السَّهْمُ، فَقُلْتُ: حس، فَقَالَ: ((لَوْقُلْتَ: (بِسْمِ اللّٰهِ) ، لَطَارَتْ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ)).

[الصحيحة:۲۱۷۱]

موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ احد والے دن مجھے ایک تیر لگا۔ میں نے کہا: ہائے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ''بِسْمِ اللّٰه'' کہتے تو فرشتے تجھے لے کر اڑ جاتے اور لوگ دیکھ رہے ہوتے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۱- طبرانی فی الکبیر (۲۱۴)' ابن شاهین فی السنة (۸۱)' حاکم (۳/ ۳۶۹) من طریق آخر عنه' نسائی (۳۱۵۱)' والبیهقی فی الدلائل (۳/ ۲۳۶'۲۳۷) عن جابر ﷺ بمعناه۔

فوائد: اچانک آنے والی مصیبت پر افسوس یا نافرمانی والا جملہ ادا کرنے کی بجائے اللہ کے نام لینے کی عادت اپنانی چاہیے تا کہ برکات حاصل ہوں۔

باب: فضل اسامة بأنه محبوب لرسول الله

اسامہؓ کی فضیلت کہ وہ رسول اللہ کا محبوب ہے

۳۵۵۹ـ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَثَرَ اُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ، فَشُجَّ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمِيْطِيْ عَنْهُ الْاَذٰى۔ فَتَقَذَّرْتُهُ؟ فَجَعَلَ يَمُصُّ عَنْهُ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ اُسَامَةُ جَارِيَةً لَكَسَوْتُهُ وَحَلَّيْتُهُ حَتّٰى اُنْفِقَهُ)).

[الصحيحة:۱۰۱۹]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا اسامہ ﷺ دروازے کی دہلیز سے پھسلے اور گر پڑے' ان کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اس سے (خون وغیرہ) صاف کرو'' مجھے گھن سی محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ خود ان کے چہرے سے خون چوس کر تھوک دیتے اور فرماتے: ''اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے پوشاک اور زیور پہناتا۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۱۹- ابن ماجه (۱۹۷۲)' احمد (۶/ ۱۳۹'۲۲۲)' ابن سعد (۴/ ۴۳)' ابن یعلی (۴۵۹۷)۔

فوائد: اسامہؓ سے محبت کی دلیل ہے مرد چونکہ زیب وزینت کے لیے زیادہ چیزیں استعمال نہیں کر سکتا جب کہ اس کے بالمقابل لڑکی کے لیے زیادہ وسائل میسر ہوتے ہیں کہ وہ سولہ سنگھار کر سکے اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ میں لاڈ سے اسے سجاتا' سنوارتا۔

باب: من فضل سلمان الفارسی

سلمان فارسی کی فضیلت

۳۵۶۰ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،قَالَ: ((كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ (الْجُمُعَةِ) فَلَمَّا قَرَاَ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے' اچانک آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی' جب آپ نے ﴿اور دوسروں کے لئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے﴾ (سورۂ

يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ [الجمعة:۳]، قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ)).

[الصحيحة:۱۰۱۷]

جمعہ:۳) والی آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا' حتی کہ اس نے دو تین دفعہ یہی سوال دوہرایا۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم میں سلمان فارسی ہیں۔'' پھر آپ نے اپنا ہاتھ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے میں ہوتا تو اس قوم کے لوگ اس تک رسائی حاصل کر لیتے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۱۷۔ بخاری (۴۸۹۷)' مسلم (۲۳۵۴۶)' ابن حبان (۷۳۰۸)۔

فوائد: محدثین وغیرہ کے حالات پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ جو فارس کے علاقے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے کس طرح تقویٰ وطہارت کو اپنایا اور علم وایمان کے ستارے بن کے چمکے۔

۳۵۶۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوْعًا: ((لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ، لَكَانَ عُمَرُ)). [الصحيحة:۳۲۷]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۷۔ ترمذی (۳۶۸۶)' حاکم (۳/ ۸۵)' احمد (۴/ ۱۵۴)' طبرانی (۱۷/ ۲۹۸)۔

ذم الحكم بن أبي العاص

حکم بن ابی عاص کی مذمت کا بیان

۳۵۶۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَلْبِسُ ثِيَابَهُ لِيُلْحِقَنِيْ، فَقَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: ((لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَعِيْنٌ)). فَوَاللّٰهِ! مَازِلْتُ وَجِلًا اَتَشَوَّفُ دَاخِلًا وَخَارِجًا حَتّٰى دَخَلَ فُلَانٌ: اَلْحَكَمُ بْنُ اَبِي الْعَاصِي۔

[الصحيحة: ۳۲٤۰]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ جانا تھا' اس لئے وہ کپڑے پہننے کے لئے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم پر لعنتی آدمی داخل ہوگا۔'' اللہ کی قسم! میں قلق واضطراب میں مبتلا رہا (کہ کون اس وعید کا مستحق ٹھہرتا ہے) اور آنے جانے والوں پر نگاہ لگائے رکھی' حتی کہ حکم بن ابو عاصی داخل ہوا۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۴۰۔ احمد (۲/ ۱۶۳)' البزار (الکشف:۱۶۲۵)۔

باب: فضيلة الانسان

انسان کی فضیلت کا بیان

۳۵۶۳۔ عَنْ سَلْمَانَ مَرْفُوْعًا: ((لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِّنْ أَلْفٍ مِثْلَهُ إِلَّا الْإِنْسَانُ)).

[الصحيحة:]

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی چیز ہزار گنا بھی ہو تو وہ انسان سے بہتر نہیں ہو سکتی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۸۳۔ تمام الرازی فی الفوائد (۹۷۳)' ابن بشران فی الامال (۱۹۷/ ۱)' طبرانی فی الکبیر (۶۰۹۵)' ابو الشیخ فی الامثال (۱۳۷)' ابو الشیخ (۱۳۹) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ نحوہ۔

فوائد: کسی بھی چیز کا رتبہ ہزار گنا تک بڑھا دیا جائے وہ پھر بھی انسان کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتی اس میں انسان کے شرف کا بیان ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اس سے زیادہ بلکہ برابر شرف والی بھی نہیں۔

باب: فضل أبي بكرؓ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٦٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَا اَحَدٌ اَعْظَمُ عِنْدِيْ يَدًا مِّنْ اَبِيْ بَكْرٍ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاسَانِيْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَاَنْكَحَنِيْ ابْنَتَهُ)). [الصحيحة:٢٢١٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی نہیں جو مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت زیادہ احسان کرنے والا ہو' انھوں نے جان و مال کو میری حمایت میں صرف کر دیا اور اپنی بیٹی (عائشہ) کی مجھ سے شادی بھی کی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۱۴۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۴۶۱)' ابن عدی (۱/ ۲۲۱)' ابن عساکر (۳۲/ ۴۱)' بخاری (۴۶۷) من طریق آخر عنہ بمعناہ۔

فوائد: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے بلکہ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر انسان کا احسان چکائے جا رہا ہوں سوائے ابوبکرؓ کے۔

باب: عذيمة النبي لتبليغ الدين

تبلیغ دین کے لیے آپؐ کے عزم کا بیان

٣٥٦٥۔ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: جَاءَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالُوْا: اَرَاَيْتَ اَحْمَدَ؟ يُؤْذِيْنَا فِيْ نَادِيْنَا، وَفِيْ مَسْجِدِنَا، فَانْهَهٗ عَنْ اَذَانَا ـ يَا عَقِيْلُ! اِئْتِنِيْ بِمُحَمَّدٍ. فَذَهَبْتُ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! اِنَّ بَنِيْ عَمِّكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ تُؤْذِيْهِمْ فِيْ نَادِيْهِمْ وَفِيْ مَسْجِدِهِمْ، فَانْتَهِ عَنْ ذٰلِكَ ـ قَالَ: فَلَحَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَصَرِهٖ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَحَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَصَرِهٖ) اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ((مَا اَنَا بِاَقْدَرَ عَلٰى اَنْ اَدَعَ لَكُمْ ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ تَشْعَلُوْا لِيْ مِنْهَا شُعْلَةً)). يَعْنِيْ: الشَّمْسَ ـ فَقَالَ اَبُوْ طَالِبٍ: مَا كَذَبَ ابْنُ اَخِيْ، فَارْجِعُوْا ـ [الصحيحة:٩٢]

سیدنا عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریشی ابوطالب کے پاس آئے اور کہا: آپ احمد (ﷺ) کو نہیں دیکھتے؟ وہ ہمیں ہماری مجالس اور مساجد میں تکلیف دیتا ہے' آپ اسے ایسی ایذا پہنچانے سے منع کر دیں۔ انھوں نے مجھے کہا: عقیل! محمد (ﷺ) کو بلاؤ۔ میں گیا اور ان کو بلا کر لے آیا۔ ابو طالب نے کہا: میرے بھتیجے! تیرے چچا زاد بھائیوں نے یہ شکایت کی ہے کہ تم انھیں مجلسوں اور مسجدوں میں تکلیف دیتے ہو' اس طرح کرنے سے باز آ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے کن انکھیوں سے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''اگر تم لوگ میرے لئے آسمان سے شعلہ (یعنی سورج) بھی لے آؤ تو میں ایسا کرنے سے نہیں رک سکتا۔'' یہ سن کر ابو طالب نے کہا: میرا بھتیجا (محمد ﷺ) جھوٹا نہیں ہے' تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔

تخریج: الصحیحۃ ۹۲۔ ابو جعفر البختری فی حدیث ابی الفضل احمد بن ملاعب (۴۷/ ۲۱)' ابن عساکر (۴۳/ ۱۴۶)' من طریق ابی یعلی (۶۸۰۴)' بیھقی فی الدلائل (۲/ ۱۸۶'۱۸۷)۔

فوائد: بلند مقصد' خالص نیت اور سچی لگن ہو تو انسان کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ کفار نے آپ ﷺ کو دعوت سے روکنے کے لیے ترغیب و ترہیب کا ہر ہتھکنڈہ آزمالیا' لیکن آپ کی دعوت کو بند نہ کر سکے۔ انہوں نے آپ کے چچا ابوطالب کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی مگر ان کی یہ تدبیر بھی ناکامی سے دو چار ہوئی اور ابو طالب آپ کی حمایت پر کمر بستہ رہے۔

باب: من فضائل علي ومعنى الموالاة

۳۵۶۶۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ، فَاَصَابَ جَارِيَةً، فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ، وَتَعَاقَدُوْا اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: اِنْ لَّقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَاُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ؟ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ، وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ)). [الصحيحة: ۲۲۲۳]

علیؓ کی فضیلت اور موالات کا معنی

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر ایک لشکر بھیجا' وہ اپنی جماعت کے ہمراہ چلے گئے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی لے لی' دوسرے لوگوں نے اس چیز کو اچھا نہ سمجھا اور چار اصحاب رسول نے آپس میں معاہدہ کیا کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو ملے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کیے پر آپ کو آگاہ کریں گے۔ (اس وقت یہ معمول تھا کہ) مسلمان جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتے' آپ پر سلام کرتے' پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو اس میں شریک افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور نبی ﷺ کو سلام کیا۔ عہد و پیمان کے مطابق مذکورہ بالا چار افراد میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا۔ اے اللہ کے رسول! آپ کو علی کا پتہ نہیں؟ انھوں نے ایسے ایسے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا' اس نے بھی یہی بات کہی۔ آپ نے اس سے بھی اعراض کیا۔ پھر تیسرا کھڑا ہوا اور یہی بات کہی' رسول اللہ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھا کھڑا اور وہی بات کہی' آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے' آپ کے چہرے سے غیظ و غضب کا پتہ چل رہا تھا' اور فرمایا: ''تم علی کی شکایت کر کے کیا چاہتے ہو؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا دوست ہوگا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۲۳۔ ترمذی (۳۷۱۷)' نسائی فی الکبریٰ (۸۱۴۶)' ابن حبان (۶۹۳۹)' حاکم (۳/ ۱۱۰)' احمد (۴/ ۳۷)۔

فوائد: علیؓ سے محبت ایمان کی علامت ہے۔

باب: تحيير النبى بأرشد الأمرين
دو کاموں میں سے نبیؐ کا انتہائی ہدایت والے کام کو اختیار کرنا

۳۵۶۷۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا)). [الصحيحة:٨٣٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی عمار کو دو امور میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے انتہائی ہدایت والے معاملے کو اختیار کیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۸۳۵۔ ترمذی (۳۷۹۹)' ابن ماجہ (۱۴۸)' حاکم (۳/ ۳۸۸)۔

فوائد: سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی دانائی کا تذکرہ اور امت کی راہنمائی ہے۔

باب: انا اكثر الانبياء صدق
میں تصدیق کے لحاظ سے سب نبیوں سے آگے ہوں

۳۵۶۸۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ[مِنَ الْاَنْبِيَاءِ]مَا صُدِّقْتُ،اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ)) [الصحيحة: ٣٩٧]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے جس قدر لوگوں نے (بھاری تعداد میں) میری تصدیق کی' اتنی کسی کی نہیں کی گئی اور بعض انبیاء تو ایسے بھی گزرے ہیں کہ ان کی امتوں میں سے صرف ایک فرد نے ان کی تصدیق کی تھی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۷۔ ابن حبان (۶۲۴۳)' مسلم (۱۹۶)' وابوعوانۃ (۱/ ۱۰۹)' وابن ابی شیبۃ (۱۱/ ۴۳۶)' بزیادۃ فی اولہ۔

باب: فضل معية الانصار
انصار کی معیت کی فضیلت کا بیان

۳۵۶۹۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا ضَرَّ اِمْرَاَةٌ نَزَلَتْ بَيْنَ بَيْتَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَوْنَزَلَتْ بَيْنَ اَبَوَيْهَا)). [الصحيحة:٣٤٣٤]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایسی عورت نے نقصان نہیں اٹھایا' جو انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے درمیان ٹھہری۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۳۴۔ ابن حبان (۷۲۶۷)' حاکم (۴/ ۸۳)' احمد (۶/ ۲۵۷)' وعنہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۹/ ۲۲۴)۔

فوائد: گویا انصار کے درمیان رہائش رکھنا اپنے والدین کے ہاں رہائش رکھنے کی مانند ہے یعنی یہ انتہائی خیال رکھنے والے پر امن لوگ ہیں۔

باب: من معجزاته ﷺ
نبی کریم ﷺ کے معجزات کا بیان

۳۵۷۰۔عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَّعْلٰى، قَالَ:

منہال بن عمرو سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے

مَا اَظُنُّ اَنَّ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَاٰى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا دُوْنَ مَارَاَيْتُ، فَذَكَرَ اَمْرَ الصَّبِيِّ، وَالنَّخْلَتَيْنِ، وَاَمْرَ الْبَعِيْرِ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ((مَا لِبَعِيْرِكَ يَشْكُوْكَ؟زَعَمَ اَنَّكَ سَانِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَبُرَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْحَرَهُ، [لَا تَنْحَرُوْهُ،وَاجْعَلُوْهُ فِي الْاِبِلِ يَكُوْنُ مَعَهَا])). [الصحيحة:٤٨٥]

کہا: میرا خیال ہے کہ جس کثرت سے میں نے رسول اللہ کو دیکھا' اتنا کسی نے نہیں دیکھا ہو گا' پھر انھوں نے بچے کا معاملہ' کھجور کے دو درختوں کا معاملہ اور اونٹ کا معاملہ ذکر کیا۔ اونٹ کے بارے میں آپ نے فرمایا: ''تیرے اونٹ کو کیا ہوا؟ وہ یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے سینچائی کے لئے رہٹ میں چلاتے رہے اور جب وہ بوڑھا ہو گیا تو تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو' اس کو ذبح نہ کرو اور اسے اونٹوں میں چھوڑ دو' ان کے ساتھ چلتا پھرتا رہے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۴۸۵- احمد (۴/ ۱۷۳)' حاکم (۲/ ۶۱۷'۶۱۸)' طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۲۶۴)' بیہقی فی الدلائل (۶/ ۲۰'۲۱)۔

فوائد: یہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا بیان ہے۔ بچے کا معاملہ یہ ہے کہ ایک بچے کو سایہ تھا۔ عورت اسے آپؐ کے پاس لائی تو آپؐ نے دم کیا تو وہ نکل گیا۔ دوسرا کھجور کا معاملہ یہ ہے کہ آپؐ ایک سفر میں تھے کہ راستے میں قضائے حاجت کے لیے کوئی اوٹ نہ ملی تو آپؐ نے دو کھجوروں کو حکم دیا تو دونوں درخت آپس میں مل گئے تو آپؐ کے قضائے حاجت کے بعد اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔

باب: فضل فاطمة رضى الله عنها واصل كلمة ''السلف'' و ''مرحبا''

فاطمہؓ کی فضیلت کا بیان

٣٥٧١- عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ،فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ- السَّلَام-تَمْشِيْ،وَالا وَاللّٰهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِشْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا،قَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)). ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهِ، اَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا،فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا،فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ، فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ،فَقُلْتُ لَهَا_اَنَا مِنْ بَيْنَ نِسَائِهِ_: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ! فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا عَمَّ اسارك؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لا فشي على رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سره فلم اتوجي قلت: لها :

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ کے پاس جمع تھیں' کوئی ایک بھی غیر حاضر نہیں تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس چل کر آ رہی تھیں' ان کے چلنے کا انداز بالکل رسول اللہ ﷺ والا تھا۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو یوں خوش آمدید کہا: ''میری بیٹی! مرحبا۔'' پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا' آپ نے ان سے کوئی سرگوشی کی' وہ شد و مد سے رونے لگ گئیں۔ جب آپ نے ان کے غم و الم کو دیکھا تو دوسری دفعہ سرگوشی کی' اب کی بار انھوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا' جبکہ میں آپ کی بیویوں میں بیٹھی تھی: رسول اللہ ﷺ نے تم سے کوئی راز دارانہ بات کی' لیکن تو نے رونا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں ان سے پوچھا: آپ ﷺ نے تم سے کیا سرگوشی کی ہے؟

عزمت عليك بما لي عليك من الحق۔ لما اخبرتني۔قالت: اما الآن فنعم، فاخبرتني،قالت: اما حين سارني في الا مر الاول،فانه اخبرني ان جبريل كان يعارضه بالقرآن كل سنة مرة،وانه قد عارضني به العام مرتين،ولا ارى الا جل الا قد اقترب، فاتقي الله واصبري،فاني نعم السلف انا لك، فلما راى جزعي سارني الثانية، قال: **((يا فاطمة! الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المومنين، اوسيد نساء هذه الامة))**. [فضحكت ضحكي الذي رايت]۔

[الصحيحة: ٢٩٤٨]

انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتی۔ جب آپ فوت ہو گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سے کہا: میں تجھے تجھ پر اپنے حق کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں کہ اب تم مجھے ضرور بتاؤ گی۔ انھوں نے کہا: اب ٹھیک ہے، بتا دیتی ہوں۔ انھوں نے مجھے بتلایا کہ آپ نے پہلی دفعہ والی سرگوشی میں مجھے فرمایا: ''جبریل مجھ سے ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے، لہٰذا اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں تیرے لئے بہترین پیش رو ہوں گا۔'' یہ بات سن کر مجھے رونا آ گیا، آپ دیکھ ہی رہی تھیں۔ جب آپ ﷺ نے میری بے چینی اور گھبراہٹ کو دیکھا تو فرمایا: ''فاطمہ! اگر تمھیں (جنت میں) مومنوں کی عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سرداری دی جائے تو راضی ہو جاؤ گی؟'' یہ سن کر میں ہنس پڑی، آپ دیکھ ہی رہی تھیں۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۴۸۔ بخاری (۶۲۸۶)، مسلم (۹۸/ ۲۴۵۰)، نسائی فی الکبری (۸۳۶۸)، ابن ماجہ (۱۶۲۱)۔

حرمة المؤمن اعظم من حرمة الكعبة

مومن کی حرمت کعبہ کی حرمت سے بھی بڑی ہے

٣٥٧٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ: **((مَا اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ!))**. وَفِي الطَّرِيْقِ الْاُخْرٰى: لَمَّا نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْكَعْبَةِ،قَالَ: **((مَرْحَبًا بِّكِ مِنْ بَيْتٍ،مَا اَعْظَمَكِ، وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَلَلْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَاللّٰهِ مِنْكِ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنْكِ وَاحِدَةً، وَحَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثًا: دَمَهُ، وَمَالَهُ، وَاَنْ يُّظَنَّ بِهِ ظَنَّ السَّوْءِ))**.

[الصحيحة: ٣٤٢٠]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تو کتنی عظیم حرمتوں والا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے: جب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اے خانۂ خدا! تجھے مرحبا ہو، تو کتنا عظیم ہے، تیری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ تعالی کے ہاں ایک مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے، بیشک اللہ تعالی نے تجھ سے ایک چیز کو اور مومن سے تین چیزوں یعنی خون، مال اور سوءِ ظن کو حرام قرار دیا ہے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۲۰۔ بیہقی فی الشعب (۶۷۰۶)، طبرانی فی الکبیر (۱۰۹۶۶)، من طریق آخر عنہ ابن ابی شیبۃ (۹/ ۳۶۲)، موقوفاً عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ماجہ (۳۹۳۲)، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بمعناہ۔

فوائد: کعبہ میں فتنہ وفساد، لڑائی کرنا حرام ہے۔ اس حدیث سے مؤمن کی حرمت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مومن کی حرمت کعبے سے بھی زیادہ ہے اس لیے کسی مؤمن کو ذلیل کرنے، اس کا مذاق اڑانے سے پہلے سوچ لینا چاہیے کہ آپ کتنے عظیم گناہ کے مرتکب ہورہے ہیں۔

باب: فضل علمية معاذ بن جبل

سیدنا معاذؓ بن جبل کی فضیلت علم کا بیان

۳۵۷۳۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللّٰهِ وَحَرَامِهِ)). [الصحيحة: ١٤٣٦]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے حلال کردہ اور حرام کردہ امور کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۴۳۶۔ ابو نعیم فی الحلیة (۱/ ۲۲۸)، وعنه ابن عساکر (۶۱/ ۲۹۵)، ترمذی (۳۷۹۰)، ابن ماجه (۱۵۴)، عن انس رضی اللہ عنہ وانظر ما تقدم برقم (۳۳۵۳)۔

فوائد: معاذ بن جبلؓ کی علمیت کا بیان ہے کہ آپؐ زبان نبوت سے انہیں حلال وحرام کا عظیم عالم قرار دے۔

باب: فضل عمار ايمانا

سیدنا عمارؓ کی فضیلت ایمان کے اعتبار سے

۳۵۷٤۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مَشَاشِهِ)). [الصحيحة: ٨٠٧]

نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمار کو ہنسلی کی ہڈیوں تک ایمان سے بھر دیا گیا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۸۰۷۔ نسائی (۵۰۱۰)، حاکم (۳/ ۳۹۲، ۳۹۳)، ابن ماجه (۱۴۷)، عن علی رضی اللہ عنہ۔

باب: من فضل ابن مسعود

ابن مسعودؓ کی فضیلت

۳۵۷۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنْتُ اَجْتَنِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَرَاكِ، قَالَ: فَضَحِكَ الْقَوْمُ مِنْ دِقَّةِ سَاقَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِمَّ تَضْحَكُوْنَ؟ قَالُوْا: مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ فَقَالَ [وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ] هِيَ اَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ اُحُدٍ)). [الصحيحة: ٢٧٥٠]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسواک کے درخت سے رسول اللہ ﷺ کے لئے مسواک توڑ رہا تھا۔ لوگ میری باریک پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنس پڑے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم کس چیز سے ہنس رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: ان کی پنڈلیوں کی باریکی سے۔ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ترازو میں یہ پنڈلی احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۷۵۰۔ احمد (۱/ ۴۲۰، ۴۲۱)، ابو داؤد الطیالسی (۳۵۵)، ابن سعد (۳/ ۱۵۵)، ابن حبان (۷۰۶۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مومن کے وجود کا بھی وزن ہوگا۔

۳۵۷٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِيْ سِوَاكًا مِنَ الْاَرَاكِ، وَكَانَ دَقِيْقَ السَّاقَيْنِ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسواک والے درخت سے ایک مسواک توڑ رہے تھے، وہ باریک پنڈلیوں والے

فَجَعَلَتِ الرِّيحُ تَكْفُوهُ، فَضَحِكَ الْقَوْمُ مِنْهُ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِمَّ تَضْحَكُوْنَ؟)). قَالُوْا:يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ! فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ أُحُدٍ)). وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ [الصحيحة:٣١٩٢]

تھے، ہوا کی وجہ سے کپڑا ٹانگوں سے ہٹ رہا تھا، لوگ ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کس چیز کو دیکھ کر ہنس رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ان کی پنڈلیوں کی باریکی کو دیکھ کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔'' یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۹۲۔ (۱) ابن مسعود: انظر الحدیث السابق (۳۵۷۵)۔ (۲) علی رضی اللہ عنہ الادب المفرد (۲۳۷)، احمد (۱/ ۱۱۴)، ابو یعلی (۷۹)۔

باب: فضل علی رضی اللہ عنہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳۵۷۷۔ قَالَ ﷺ: ((مَنْ آذٰی عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي)). رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ،وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔ [الصحيحة:٢٢٩٥]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔'' یہ حدیث سیدنا عمرو بن شاس، سیدنا سعد بن ابو وقاص اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۹۵۔ (۱)عمرو بن شاس: احمد (۳/ ۴۸۳)، حاکم (۳/ ۱۲۲)۔ (۲) سعد بن ابی وقاص: ابو یعلی (۷۷۰)، البزار (الکشف: ۲۵۶۲)۔ (۳) جابر رضی اللہ عنہ ابن عساکر (۴۵/ ۱۵۵)، السھمی فی تاریخ جرجان (۳۲۵)۔

باب: فضل حب الانصار

انصار کی محبت کی فضیلت کا بیان

۳۵۷۸۔عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللّٰهُ،وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ)). [الصحيحة:٩٩١]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے انصاریوں سے محبت کی، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے انصاریوں سے بغض رکھا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۹۱۔ ابن ماجہ (۱۶۳)، والحدیث متفق علیہ بلفظ مختلف وقد تقدم برقم (۳۴۶۴)۔

فوائد: انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

باب: فضل من حب علی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی فضیلت

۳۵۷۹۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے علی سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ

اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.، وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي، وَمَنْ اَبْغَضَنِي فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.)). [الصحيحة:١٢٩٩]

سے محبت کی۔ اور جس نے علی سے بغض رکھا' اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۹۹۔ المخلص فی الفوائد المنتقاۃ (۱۰/ ۱۱۵)' حاکم (۳/ ۱۳۰)' عن سلمان رضی اللہ عنہ۔

فوائد: سیدنا علیؓ سے محبت اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے جب کہ ان سے نفرت اللہ کی نفرت کا ذریعہ ہے۔

باب: فضل سیدنا حسن و الحسین

سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

٣٥٨٠۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ، هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ،وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً،وَّيَلْثِمُ وَهٰذَا مَرَّةً،حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُحِبُّهُمَا۔ فَقَالَ: ((مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ)). [الصحيحة:٢٨٩٥]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' اس حال میں آپ کے ساتھ حسن و حسین بھی تھے' ایک ایک کندھے پر تھا اور دوسرا دوسرے پر۔ کبھی ایک کا بوسہ لیتے اور کبھی دوسرے کو چومتے' حتی کہ ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ایک آدمی نے آپ سے فرمایا: آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "جس نے ان سے محبت کی' اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۹۵۔ احمد (۲/ ۴۴۰)' وفی الفضائل (۱۳۸۶)' حاکم (۳/ ۱۶۶)' البزار (الکشف: ۲۶۲۷)۔

فوائد: حسن و حسینؓ سے محبت رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار ہے۔

باب: ذم التخويف اهل المدينة

مدینہ والوں کو ڈرانے کی مذمت کا بیان

٣٥٨١۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اَخَافَهُ اللّٰهُ)). [الصحيحة: ٢٣٠٤، ٢٦٧١]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا' اللہ اس کو خوف دلائے گا۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۰۴'۲۶۷۱۔ ابن حبان (۳۷۳۸)' ابن البخاری فی ذیل تاریخ بغداد (۱۰/ ۴)' ابن عساکر (۶۱/ ۸۱)' عن جابر رضی اللہ عنہ' نسائی فی الکبری (۴۲۶۵)' احمد (۳/ ۵۵'۵۶)' عن السائب بن خلد رضی اللہ عنہ۔

فوائد: اہل مدینہ پر اللہ کی خصوصی نوازش کی دلیل ہے۔

باب: ذم التخويف من الانصار

انصار کو ڈرانے کی مذمت کا بیان

٣٥٨٢۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَكُبَّتْ (١)قَدَمُهُ [بِحَجَرٍ]، فَقَالَ: تَعِسَ مَنْ اَخَافَ رَسُوْلَ اللّٰهِ!

عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حرہ والے دن نکلے' جب ان کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ڈرانے والا ہلاک ہو جائے۔ میں

[قُلْتُ: وَمَنْ اَخَافَ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ؟] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((مَنْ اَخَافَ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ،فَقَدْ اَخَافَ مَابَيْنَ هٰذَيْنِ)). يَعْنِيْ: جَنْبَيْهِ۔ [الصحيحة:٣٤٣٣]

نے کہا: کس نے رسول اللہ ﷺ کو خوفزدہ کیا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے انصار کے اس قبیلے کو ڈرایا' اس نے میرے دل کو خوفزدہ کر دیا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۳۳۔ الطیالسی (۱۷۶۰)' ومن طریقہ البزار (الکشف: ۲۸۰۵)' والسیاق لہ طبرانی فی الاوسط (۵۲۹۳) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: نبی کریم ﷺ انصار کے ساتھ تعلقات کی گہرائی بیان کر رہے ہیں۔

باب: فضل الموت بالمدينة

مدینہ میں موت کی فضیلت کا بیان

٣٥٨٣۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَمُوْتَ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنَّهُ مَنْ يَّمُتْ بِهَا يُشْفَعُ لَهُ، اَوْ يُشْهَدُ لَهُ)). [الصحيحة:٢٩٢٨]

سیدہ صفیہ بنت ابو عبید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں فوت ہو' کیونکہ جو یہاں فوت ہو گا' اس کی شفاعت کی جائے گی یا اس کی شہادت دی جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۲۸۔ ابن حبان (۳۷۴۲)' طبرانی فی الکبیر (۲۴/ ۳۳۱)' بیہقی فی الشعب (۴۱۸۳)۔

باب: ذم الاهانة من قريش

قریش کو رسوا کرنے والوں کی مذمت کا بیان

٣٥٨٤۔قَالَﷺ: ((مَنْ اَهَانَ قُرَيْشًا، اَهَانَهُ اللّٰهُ)). رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ،وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔ [الصحيحة:١١٧٨]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو قریش کو رسوا کرے گا' اللہ اس کو ذلیل کر دے گا۔'' یہ حدیث سیدنا عثمان بن عفان' سیدنا سعد بن ابو وقاص' سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۷۸۔ (۱) عثمان: ابن حبان (۶۲۶۹)' البزار (۲۷۸۱)۔ (۲) سعد بن ابی وقاص: ترمذی (۳۹۰۵)' حاکم (۴/ ۷۴)۔ (۳) انس: البزار (۲۷۸۲)۔ (۴) ابن عباس ؓ: ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۲/ ۱۰۹)۔

فوائد: قریش کے پسندیدہ قبیلہ ہونے کی دلیل ہے۔

باب: ملعون من سب اصحابي

جس نے میرے صحابہ کو گالی دی وہ لعنتی ہے

٣٥٨٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)). [الصحيحة:٢٣٤٠]

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے صحابہ کو گالیاں دیں' اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔''

تخریج: الصحیحة ۲۳۴۰۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۷۰۹)' السهمی فی تاریخ جرجان (۲۳۴)' خطیب فی تاریخه (۱۴/ ۲۴۱)' عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: فوت شدگان کو برا بھلا کہنا اسلام میں ویسے بھی جائز نہیں اس سے بڑھ کر صحابہ پر تبرا بازی کرنا حرام اور جہنم میں پہنچانے والی بات ہے۔ جب اللہ کی طرف سے انہیں (رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ) رضا مندی کا سرٹیفکیٹ مل گیا ہے تو ہمیں ان کے بارے میں زبان درازی کر کے اپنی قبر کو اندھیرا نہیں کرنا چاہیے۔

باب: الحسین بن علی من اهل الجنة

حسین بن علی جنتیوں میں سے ہیں

۳۵۸۶۔عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ)) [الصحيحة:۳۰۰۲]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے' وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

تخریج: الصحیحة ۳۰۰۲۔ ابویعلی (۱۸۷۴) وعنه ابن حبان (۱۹۶۲)۔

باب: من فضائل طلحة بن عبید الله رضی الله عنه

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

۳۵۸۷۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنِّيْ لَفِيْ بَيْتِيْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ بِالْفِنَا، وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ السِّتْرُ، اَقْبَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ)). [الصحيحة:۱۲۵]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں اپنے حجرے میں تھی اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ صحن میں تشریف فرما تھے' میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ تھا۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، آپ کی طرف آ رہے تھے' آپ نے فرمایا: ''جس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو اپنی نذر (باری) پوری کر کے زمین پر چل رہا ہو' وہ طلحہ کی طرف دیکھ لے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۵۔ ابن سعد (۳/ ۲۱۸)' ابو یعلی (۴۸۹۸)' ابو نعیم فی الحلية (۱/ ۸۸)۔

فوائد: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے احد والے دن نبی ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ یہ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ جو تیر آتا اسے اپنے ہاتھ پر روکتے حتیٰ کہ ان کا ہاتھ شل ہو گیا گویا کہ انہوں نے اسلام کی حفاظت کا حق ادا کر دیا۔

۳۵۸۸۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ)). [الصحيحة:۱۲۶۔]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی روئے زمین پر چلتے ہوئے شہید کو دیکھ کر خوش ہوتا ہو' وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۶۔ ترمذی (۳۷۳۹)' ابن ماجه (۱۲۵) ابو داؤد الطیالسی (۱۷۹۳)۔

فوائد: سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمات کے پیش نظر جو انہوں نے احد میں سر انجام دی تھیں' انہیں چلتے پھرتے شہید کا لقب دیا گیا۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں سیدنا ابوبکرؓ سیدنا طلحہؓ کو مرد میدان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ سارا دن ہی طلحہ کا تھا۔

باب: طرق حديث: من كنت مولاه

حدیث من کنت مولاہ کے طرق کا بیان

۳۵۸۹۔ قَالَ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ،فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ: زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ،وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَبُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ،وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ [الصحيحة:۱۷۵۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں دوست ہوں' علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو علی کو دوست بنانے والے کا دوست بن جا اور اس سے دشمنی رکھنے والے کا دشمن بن جا۔'' یہ حدیث سیدنا زید بن ارقم' سیدنا سعد بن ابو وقاص' سیدنا بریدہ بن حصیب' سیدنا علی بن ابو طالب' سیدنا ابو ایوب انصاری' سیدنا براء بن عازب' سیدنا عبد اللہ بن عباس' سیدنا انس بن مالک' سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخريج: الصحيحة ۱۷۵۰- (۱) زيد بن ارقم: نسائى فى الكبرى (۸۴۶۴)' احمد (۴/ ۳۷۰)' ترمذى (۳۷۱۳)مختصراً- (۲) سعد بن ابى وقاص: نسائى فى الكبرى (۸۳۹۷)' ابن ماجه (۱۲۱؟؟) مختصراً- (۳) بريدة: نسائى (۸۴۶۵)' احمد (۵/ ۳۴۷)' (۴) على : احمد (۱/ ۸۴)' نسائى (۸۴۷۳)- (۵) ابوايوب: احمد (۵/ ۴۱۹)' طبرانى (۴۰۲۵)- (۶) البراء: احمد (۴/ ۲۸۱)'ابن ماجه (۱۱۶) مختصراً- (۷) ابن عباس: احمد (۱/ ۳۳۱'۳۳۰)' حاكم (۳/ ۱۳۲)- (۸) انس: طبرانى فى الاوسط (۲۲۷۵)'والصغير (۱/ ۶۴'۶۵)- (۹) ابوهريرة: انظر السابق (۸)' والطبرانى فى الاوسط (۱۱۱۵)- (۱۰) ابو سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ طبرانى فى الاوسط وانظر السابق (۸)- (۱۱) عمار رضی اللہ عنہ : طبرانى فى الاوسط (۶۲۲۸)' وله طريق آخرى كثيرة نظر قطف الازهار المتناثرة فى الاخبار المتواترة السيوطى (ج۱۰۲)-

فوائد: اس حدیث کی روشنی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا ثبوت دے کر ان سے محبت کر کے آپ ﷺ کی دعا کا مستحق بنا جا سکتا ہے۔

باب: ذم اليهود والنصارى

یہود ونصاریٰ کی مذمت کا بیان

۳۵۹۰۔ قَالَ ﷺ: (({الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ}: اَلْيَهُوْدُ، وَ{الضَّالِّيْنَ}: اَلنَّصَارٰى)). رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ: عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، وَعَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَاَبِيْ ذَرٍّ۔ [الصحيحة:۳۲۶۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(سورۂ فاتحہ میں) {الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ} سے مراد یہودی ہیں اور {الضَّالِّيْنَ} سے مراد عیسائی ہیں۔'' یہ حدیث سیدنا عدی بن حاتم طائی' سیدنا ابو ذر اور ایک دوسرے صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخريج: الصحيحة ۳۲۶۳- (۱) عدى بن حاتم: ترمذى (۲۹۵۴'۲۹۵۳)' احمد (۴/ ۳۷۸'۳۷۹)- (۲) عن سمع النبى ﷺ: حمد (۵/ ۳۲'۳۳)' عبدالرزاق فى تفسيره (۱/ ۳۷)-

باب: فضيلة من قبائل العرب

عرب کے قبیلوں کی فضیلتوں کا بیان

٣٥٩١ـعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((اَلْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ،وَالشِّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)). [الصحيحة:١٠٧٤]

سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بادشاہت قریشیوں میں، قضاء انصاریوں میں، اذان حبشیوں میں، راہِ مستقیم یمنیوں میں اور امانت ازدیوں میں ہوگی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۸۴۔ احمد (۲/ ۳۶۴) ابن ابی شیبۃ (۱۲/ ۱۷۲)، ترمذی (۳۹۳۶) مختصراً۔

فوائد: اس کا یہ مطلب نہیں ایک قبیلہ ایک صفت سے متصف ہے تو دوسری صفات سے محروم ہوگا بلکہ یہاں اغلبیت کی طرف اشارہ ہے کہ ان میں یہ اوصاف باقیوں کے معاملے میں زیادہ بہتر ہیں۔

٣٥٩٢ـعَنْ جَرِيرٍ مَرْفُوعًا: ((اَلْمُهَاجِرُوْنَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ، بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). [الصحيحة:١٠٣٦]

سیدنا جریر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین دنیا و آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہوں گے اور قریش اور ثقیف کے آزاد کئے ہوئے لوگ بھی دنیا و آخرت میں ایک دوسرے کو دوست ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۳۶۔ طبرانی فی الکبیر (۲۳۰۲)، الطیالسی (۶۷۱)، ابن حبان (۷۲۶۰)۔

باب:نحن الآخرون الاولون

ہم آخر میں آنے والے ہیں حساب دینے میں پہلے ہوں گے

٣٥٩٣ـعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ،يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُوْنَ)). [الصحيحة:٢٣٧٤]

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب سے آخری امت ہیں، لیکن سب سے پہلے حساب کتاب ہمارا ہوگا۔ وہاں کہا جائے گا: امتِ امیہ اور اس کا نبی کہاں ہیں؟ ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں، (لیکن آخرت میں) سب سے پہلے حساب دینے والے ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۷۴۔ ابن ماجہ (۴۲۹۰)، احمد (۱/ ۲۸۱، ۲۸۲)، ابو یعلی (۲۳۲۸) من طریق آخر عنہ مطولاً جداً۔

فوائد: اُمّی: امی اس آدمی کو کہتے ہیں جو (دیکھ کر) پڑھ سکتا ہو نہ لکھ سکتا ہو، (یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ علم و عمل اور حکمت و دانائی سے متصف ہو یا نہ ہو)۔

باب:فضيلة بن النضر بن كنانة

بنونضر بن کنانہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٩٤ـعَنِ الجفشيش الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْتَ مِمَّنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَحْنُ

سیدنا جفشیش کندی ؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کن لوگوں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہم بنونضر بن

بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ،لَا نقفو أُمَّنَا،وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَبِيْنَا.)). [الصحيحة: ٢٣٧٥]

کنانہ سے ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں نہ اپنے باپ کی نفی کرتے ہیں۔"

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۷۵۔ ابن مندہ فی المعرفۃ (۲/ ۲)، خطیب فی التاریخ (۷/ ۱۲۸)، طبرانی فی الکبیر (۲۱۹۱)۔

فوائد: نبی ﷺ نے اپنے خالص نسب کی طرف اشارہ فرمایا کہ جس میں کوئی ملاوٹ یا عیب نہیں۔

باب: ومن خصائصه

آپ ﷺ کی خصوصیات کا بیان

٣٥٩٥ـ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ،عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوْا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ،قَالَ: ((نَعَمْ، أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ،وَبُشْرٰى عِيْسٰى. عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ حَمَلَتْ بِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ،وَاسْتُرْضِعْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَبَيْنَا أَنَا فِي بهم لَنَا أَتَانِي،رَجُلَانِ،عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ ، مَعَهُمَا طَسْتٌ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٌ ثَلْجًا، فَأَضْجَعَانِيْ،فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ،فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ، فَأَلْقَيَاهَا، ثُمَّ غَسَّلَا قَلْبِي وَبَطْنِي بِذٰلِكَ الثَّلْجِ،حَتّٰى إِذَا أَنْقَيَاهُ،رَدَّاهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ مِّنْ أُمَّتِهِ. فَوَزَنَنِي بِعَشَرَةٍ،فَوَزَنْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِئَةٍ. فَوَزَنَنِي بِمِئَةٍ، فَوَزَنْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ:زِنْهُ بِأَلْفٍ مِنْ أُمَّتِهِ فَوَزَنَنِي، ثُمَّ قَالَ : زِنْهُ بِأَلْفٍ، فَوَزَنْتُهُمْ، فَقَالَ:دَعْهُ عَنْكَ فَلَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ،لَوَزَنَهُمْ)). [الصحيحة:١٥٤٥]

خالد بن معدان، اصحابِ رسول سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں اپنے بارے میں بتلائیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں، میں اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں، جب میری ماں کو میرا حمل ہوا تو انھوں نے دیکھا کہ ایک نور ان سے نکلا جس نے شام کے محلات روشن کر دیئے، مجھے بنوسعد بن بکر قبیلے میں دودھ پلایا گیا۔ میں وہاں بکریاں چرا رہا تھا، میرے پاس دو آدمی آئے، انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، ان کے پاس برف سے بھری ہوئی سونے کی پلیٹ تھی، انھوں نے مجھے لٹا دیا، میرے پیٹ کو چاک کیا، پھر دل کو نکالا، اس کو پھاڑا اور اس سے سیاہ رنگ کا بستہ خون کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا، پھر میرے دل اور پیٹ کو برف سے دھویا، جب انھیں صاف کر لیا تو اپنی اپنی جگہ پر لوٹا دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا: ان کی امت کے دس افراد سے ان کا وزن کرو۔ سو انھوں نے دس افراد سے میرا وزن کیا، میں بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا: ان کی امت کے سو افراد سے ان کا وزن کرو۔ سو اس نے سو (100) افراد سے میرا وزن کیا، میں وزنی رہا۔ پھر اس نے کہا: ہزار آدمیوں سے ان کا وزن کرو، سو اس نے ہزار افراد سے میرا وزن کیا، نتیجتاً میں بھاری رہا۔ (بالآخر) اس نے کہا: چھوڑ دو، اگر تم ان کی پوری امت سے ان کا وزن کرو تو پھر بھی یہ وزن میں غالب رہیں گے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۵۴۵۔ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ (۲/ ۲۷۵)، ابن عساکر (۱/ ۱۲۹)، حاکم ۲/ ۶۰۰)، ابن جریر فی تفسیرہ

(۳/ ۸۲)۔

فوائد: اللہ نے آپ ﷺ پر احسان کیا اور آپ کے دل کا فرشتوں کے ذریعے تزکیہ فرمایا جس سے آپؐ شیطانی حملوں سے محفوظ ہوگئے۔ نیز آپؐ کا وزن ساری امت سے زیادہ ہونا یہ آپ کی فضیلت کے اعتبار سے ہے کہ ساری امت کی نیکیاں فضائل مل کر بھی آپ کی نیکیوں وفضائل کے برابر نہیں ہوسکتے کیونکہ شریعت کا یہ قانون ہے (**من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله**) جس نے نیکی کی رہنمائی کی اسے اس کے کرنے والے جتنا اجر ہے تو اس قاعدے کی رو سے آپ ساری کائنات سے افضل قرار پاتے ہیں۔

باب: انا دعوة ابراهیم و بشارة عیسیٰ — میں ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں

۳۵۹۶۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔ قَالَ: ((**نَعَمْ اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ، وَكَانَ آخِرُ مَنْ بَشَّرَ بِيْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ .عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ**))

[الصحیحة:۱۵٤٦]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں اپنے بارے میں آگاہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں' میں ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا ہوں اور سب سے آخر میں میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم۔علیہ السلام۔ تھے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۵۴۶۔ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۳/ ۲۲۲)' احمد (۵/ ۲۶۲)' عن ابی امامة رضی اللہ عنہ بمعناه۔

فوائد: آپ ﷺ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں جو انہوں نے تعمیر کعبہ کے وقت مانگی تھی (**ربنا وابعث فیهم رسولا**) کہ ہمارے رب ان میں رسول بھیج اور عیسیٰ نے بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک احمد نامی نبی آئے گا' آپ ﷺ اس کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں۔

فضل خالد فانه سیف من سیوف اللّٰه — خالد بن ولیدؓ کی فضیلت کہ وہ اللہ کی تلوار ہے

۳۵۹۷۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((**كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ[النَّاسُ (۱)]يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَنْ هٰذَا؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ: ((نَعَمْ عَبْدُاللّٰهِ فُلَانٌ)). وَيَمُرُّ فَيَقُوْلُ: ((مَنْ هٰذَا يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ: ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ)). حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقُلْتُ: هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((نَعَمْ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدٌ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ**))))۔ [الصحیحة:۱۲۳۷]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' لوگ آپ کے سامنے سے گزرنے لگ گئے اور آپ یوں پوچھنے لگ گئے: ''ابوہریرہ! یہ کون ہے؟'' میں کہتا کہ یہ فلاں آدمی ہے۔ آپ فرماتے: ''وہ تو اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہے۔'' اتنے میں کوئی اور گزرتا تو پوچھتے: ''ابوہریرہ! یہ کون ہے؟'' میں کہتا کہ فلاں آدمی ہے۔ آپ فرماتے: ''وہ تو برا آدمی ہے۔'' حتی کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ خالد بن ولید ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''خالد اللہ تعالیٰ کا بہترین بندہ ہے' یہ تو اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۲۳۷۔ ابن عساکر (۱۸/ ۱۷۲)' احمد (۲/ ۳۶۰) والترمذی (۳۸۴۶) وابن ابی شیبة (۱۲/ ۱۲۳'۱۲۴) من

طريق آخر عنه۔

فوائد: کسی کی برائی کا ذکر کیے بغیر اس کے بارے میں اجمالاً خبردار کر دینا کہ یہ برا بندہ ہے تاکہ لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہ سکیں، جائز ہے۔ اس کو غیبت نہیں کہا جائے گا۔

باب: فضل الأزدية

ازدی لوگوں کی فضیلت کا بیان

۳۵۹۸۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((نِعْمَ الْقَوْمُ الْاَزْدُ، طَيِّبَةٌ اَفْوَاهُهُمْ، بَرَّةٌ اَيْمَانُهُمْ، نَقِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ)). [الصحيحة: ۱۰۳۹]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ازدی لوگ بہترین قوم ہیں۔ وہ شیریں زبان، صاف دل اور قسمیں پوری کرنے والے ہیں۔''

تخريج: الصحيحة ۱۰۳۹۔ احمد (۲/ ۳۵۱)، ابن وهب في الجامع (۴۵)۔

باب: عذاب أبي طالب

ابو طالب کے عذاب کا بیان

۳۵۹۹۔عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ،هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ، وَلَوْلَا اَنَا (اَيْ: شَفَاعَتُهُ)، لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)).

[الصحيحة: ۵۵]

سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے چچا ابو طالب کو آپ سے کوئی فائدہ ہوا ہے، کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتا تھا اور آپ کی خاطر غصے ہوتا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں، اب وہ کم مقدار آگ میں ہو گا، اگر میری شفاعت نہ ہوتی تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتا۔''

تخريج: الصحيحة ۵۵۔ بخاري (۶۲۰۸)، مسلم (۲۰۹)، احمد (۱/ ۲۰۶، ۲۰۷)۔

فوائد: ابو طالب کو آپ ﷺ کی خصوصی سفارش کام آئی ورنہ ان کا کوئی عمل ان کے کام نہ آسکا۔

باب: الناس تبع لقريش في الخير والشر

لوگ خیر و شر میں قریش کے تابع ہیں

۳۶۰۰۔عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

[الصحيحة: ۱۰۰۶]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ خیر و شرّ میں قریشیوں کے ماتحت ہوں گے (یعنی اگر قریشی نیک ہوئے تو لوگ بھی نیک ہوں گے اور اگر قریشی برے ہوئے تو لوگ بھی برے ہوں گے)۔''

تخريج: الصحيحة ۱۰۰۶۔ مسلم (۱۸۱۹)، احمد (۳/ ۳۳۱)۔

فوائد: عام لوگوں کے حق میں قریشی خیر و شر کا معیار ہیں۔

٣٦٠١۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّأنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ)).

[الصحيحة:١٠٠٧]

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لوگ اس (خلافت کے) معاملے میں قریشیوں کے تابع ہیں، مسلمان لوگ قریشی مسلمانوں کے تابع ہوں گے اور کافر لوگ قریشی کافروں کے تابع ہوں گے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۰۷۔ بخاری (۳۴۹۵)، مسلم (۱۸۱۹)، احمد (۲/ ۲۴۲،۲۴۳)۔

باب: كل شيء يعلم أني رسول الله الا عاص الجن والانس

نافرمان جنوں اور انسانوں کے ہر چیز جانتی ہے کہ میں رسول اللہ ہوں

٣٦٠٢۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَفَعْنَا إِلٰى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ،فَإِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ، فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ فَدَعَاهُ، فَجَاءَ وَاضِعًا مُشْفِرَهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((هَاتُوا خِطَامًا)). فَخَطَمَهُ،وَدَفَعَهُ إِلٰى صَاحِبِهِ،ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: ((مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا عَاصِي الْجِنِّ وَالْإِنْسِ)).

[الصحيحة:١٧١٨]

سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے، حتی کہ ہم بنونجار کے ایک باغ تک جا پہنچے، اس میں ایک اونٹ تھا، جو آدمی اس باغ میں داخل ہوتا وہ اونٹ اس پر ٹوٹ پڑتا تھا، لوگوں نے یہ بات نبی ﷺ کو بتائی، آپ اس کے پاس آئے اور اس کو بلایا، وہ اپنا ہونٹ زمین پر رگڑتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ آپ نے فرمایا: ''لگام لاؤ۔'' آپ نے اسے لگام ڈالی اور اس کے مالک کو تھما دی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''زمین و آسمان کی ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۱۸۔ الدارمی (۱۸)، ابن حبان فی الثقات (۴/ ۲۲۳)، احمد (۳/ ۳۱۰)۔

فوائد: معلوم ہوا جمادات و حیوانات کو اتنا شعور دیا گیا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو پہچان سکیں۔

باب: فضل ابى عبيدة والحجة بخبر الآحاد

ابی عبیدہ کی فضیلت اور خبر آحاد کی حجت کا دلیل ہونا

٣٦٠٣: عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: اِبْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: ((هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ)).

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ یمنی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ''ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ آپ نے سیدنا ابوعبیدہ ؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[الصحيحة: ١٩٦٤]

تخريج: الصحيحة ١٩٦٣- مسلم (٢٣١٩)' (٣/ ٢٦٧)' احمد (٣/ ١٢٥)-

فوائد: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقام واضح ہوا نیز پتہ چلا کہ اسلام میں خبر واحد حجت ہے تبھی آپ ﷺ اکیلے ابوعبیدہ کو ان کی طرف بھیج رہے ہیں۔

باب: تعليم السنة والعقيدة

سنت اور عقیدہ کی تعلیم کا بیان

٣٦٠٤: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوهُ أَنْ يَبْعَثَ مَعَهُمْ رَجُلًا يُعَلِّمُهُمُ السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَبِيهِ عُبَيْدَةَ فَقَالَ: ((هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ)). [الصحيحة: ١٢١٤]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ ہمارے ساتھ کوئی مبلّغ بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

تخريج: الصحيحة ١٢١٤- انظر الحديث المقدم (٣٦٠٣)-

فضل سعد بن معاذ

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

٣٦٠٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ الَّذِي فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، شُدِّدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ)) يَعْنِي: سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ- [الصحيحة: ٣٣٤٨]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نیک آدمی' جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے' پر بھی قبر کو تنگ کر دیا گیا پھر کشادگی پیدا کر دی گئی۔'' آپ ﷺ کی مراد سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔

تخريج: الصحيحة ٣٣٤٨- ابن حبان (٧٠٣٣)' احمد (٣/ ٣٢٨) والفضائل له (١٤٩٦)' حاكم (٣/ ٢٠٦)-

باب: فضل سالم مولى أبي حذيفة

ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٣٦٠٦: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتِ؟)) قُلْتُ: كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ، لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ، قَالَتْ: فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى اسْتَمَعَ لَهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: ((هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هٰذَا)). [الصحيحة: ٣٣٤٢]

زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (ایک رات) مجھے عہد رسول میں عشا کے بعد گھر پہنچنے میں تاخیر ہو گئی' جب میں آئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم کہاں تھی؟'' میں نے کہا: میں ایک صحابی کی (مسحور کن) تلاوت سنتی رہی' اس قسم کی (حسین) قراءت اور آواز اس سے پہلے کسی سے نہیں سنی۔ آپ میری بات سن کر اٹھے اور چل پڑے' میں بھی آپ کے ساتھ چل دی' آپ نے اسی آدمی کی تلاوت غور سے سنی اور میری طرف متوجہ ہو کر کہا: ''یہ ابوحذیفہ کا غلام سالم ہے' ساری تعریف اس اللہ کی ہے جس نے میری امت میں اس قسم کے

افراد بھی پیدا کیے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۴۲۔ ابن ماجه (۱۳۳۸) والسیاق له ' احمد (۶/ ۱۶۵)' حاکم (۳/ ۳۲۵)۔

فوائد: اچھی آواز سے تلاوت کلام پاک کرنا ایک نعمت ہے کہ جس پر آپ ﷺ نے اللہ کا شکریہ ادا فرمایا۔

باب: فضل العباس بن عبدالمطلب
سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

۳٦۰۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((هٰذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا، وَأَوْصَلُهَا)). [الصحيحة: ۳۳۲٦]

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں' قریش کے سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۳۳۲۶۔ احمد (۱/ ۱۸۵)' والفضائل له (۱۷۶۸)' ابو یعلی (۸۲۰)' نسائی فی الکبری (۸۱۷۴)۔

باب: فضل أبی بکرؓ و عمرؓ
سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

۳٦۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حنطب: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ: ((هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)) [الصحيحة: ۸۱٤]

سیدنا عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا: ''یہ (میری امت کے) کان اور آنکھیں ہیں۔'' یعنی سر میں جو اہمیت کان اور آنکھ کی ہے وہ دین اسلام میں ان کی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۸۱۴۔ ترمذی (۳۶۷۱)' حاکم (۳/ ۶۹)' ابن ابی حاتم فی العلل (۲/ ۳۸۵)۔

باب: من هيبته ﷺ وتواضعه
آپ کی تواضع کا بیان

۳٦۰۹: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَهُ مِنَ الرِّعْدَةِ أفكل، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَوِّنْ عَلَيْكَ، فَإِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ، إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانَتْ تَأْكُلُ الْقَدِيْدَ)). [الصحيحة: ۱۸۷٦]

سیدنا قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا' اس پر خوف اور کپکپی طاری ہو گئی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا پرسکون ہو جاؤ (اور فکر مت کرو)' میں بادشاہ نہیں ہوں' میں تو سوکھا گوشت کھانے والی قریشی عورت کا بیٹا ہوں۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۷۶۔ ابن سعد (۱/ ۲۳) مرسلاً' ابن ماجه (۳۳۱۲)' حاکم (۳/ ۴۷' ۴۸) موصولاً عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ۔

فوائد: نبی ﷺ کی شخصیت باوجود سادگی اور دھیمے پن کے ہیبت کا مرقع تھی کہ کوئی آپ ﷺ سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر سکتا تھا۔

باب: قدم نبوته ﷺ
نبوت کا مقدم ہونے کا بیان

٣٦١٠: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)). [الصحيحة: ١٨٥٦]

سیدنا میسرہ فجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بطور نبی کب لکھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت جب حضرت آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۸۵۶۔ احمد (۵/ ۵۹)' وفی السنة له (۸۶۴)' ابن ابی عاصم فی السنة (۴۱۰)۔

فوائد: یعنی ابھی تک انسانیت کا آغاز ہی نہیں ہوا تھا کہ تقدیر میں میرے نبی ہونے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

باب: تحريم بغض اهل البيت

اہل بیت سے بغض رکھنا حرام ہونے کا بیان

٣٦١١: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)). [الصحيحة: ٢٤٨٨]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا' اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۲۴۸۸۔ حاکم (۳/ ۱۵۰)' ابن حبان (۲۹۷۸)' البزار (الکشف: ۳۳۴۸) من طریق آخر عنه۔

فوائد: اہل بیت سے محبت ایمان کا حصہ اور جنت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔

باب: إخوان النبي الذين يأتون من بعده

نبیؐ کے بھائی وہ ہیں جو آپؐ کے بعد آئیں گے

٣٦١٢: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَدِدْتُ أَنِّيْ لَقِيْتُ إِخْوَانِيْ)) فَقَالَ أَصْحَابُهُ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَلٰكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْ آمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ)). [الصحيحة: ٢٨٨٨]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔'' صحابہ نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ ہو' میری بھائی وہ ہیں جو بن دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۸۔ احمد (۳/ ۱۵۵)' ابو یعلی (۳۳۹۰)' طبرانی فی الاوسط (۵۴۹۰)' من طریق آخر عنه' مسلم (۲۴۹)' عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ بمعناه۔

باب: فضيلة النبيؐ

نبی ﷺ کی فضیلت کا بیان

٣٦١٣: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وُزِنْتُ بِأَلْفٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَرَجَحْتُهُمْ، فَجَعَلُوْا يَتَنَاثَرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ)). [الصحيحة: ٣٣١٤]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک ہزار افراد سے میرا وزن کیا گیا' میں وزنی رہا (اور ان کا پلڑا اتنا اوپر کو اٹھ گیا کہ) وہ اس سے مجھ پر گرنا شروع ہو گئے۔''

باب: حب الانصار واجب والبغض حرام

انصار سے محبت واجب اور نفرت حرام ہے

٣٦١٤: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ السَّاعِدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ هٰذَا، قَالَ: وَمَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ابْنُ عَمِّيْ حَوْطُ بْنُ يَزِيْدَ أَوْ يَزِيْدُ بْنُ حَوْطٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا أُبَايِعُكَ إِنَّ النَّاسَ يُهَاجِرُوْنَ إِلَيْكُمْ وَلَا تُهَاجِرُوْنَ إِلَيْهِمْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُحِبُّ رَجُلٌ الْأَنْصَارَ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَهُوَ يُحِبُّهُ وَلَايُبْغِضُ رَجُلٌ الْأَنْصَارَ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَهُوَ يُبْغِضُهُ)). [الصحيحة: ١٦٧٢]

سیدنا حارث بن زیاد ساعدی انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں خندق والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' آپ لوگوں سے ہجرت پر بیعت لے رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی بھی بیعت لے لو۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' میں نے کہا: یہ میرے چچا کے بیٹے حوط بن یزید یا یزید بن حوط ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آپ سے بیعت نہیں لوں گا' کیونکہ لوگ آپ کی طرف ہجرت کرتے ہیں' نہ کہ تم ان کی طرف کرتے ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے تک انصار سے محبت کرتا رہا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے محبت کرنے والا ہوگا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے تک انصار سے بغض کرتا رہا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے بغض رکھنے والا ہوگا۔''

فوائد: آپ ﷺ نے انصار کو پیمانہ قرار دیا کہ ان سے محبت اللہ کی محبت اور ان سے نفرت اللہ کی نفرت کا باعث ہے۔

باب: دعاء النبي للمعاوية

معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے نبی ﷺ کی دعا

٣٦١٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاوِيَةَ لِيَكْتُبَ لَهُ، قَالَ: إِنَّهُ يَأْكُلُ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاأَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ)). [الصحيحة: ٨٢]

سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاویہ ﷺ سے کچھ لکھوانے کے لئے اسے بلوا بھیجا۔ اس نے کہا وہ کھانا کھا رہا ہے۔ پھر پیغام بھیجا۔ اس نے کہا: وہ کھانا کھا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو سیر نہ ہی کرے۔''

فوائد: اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ کسی کو برا بھلا کہنے کے لیے روزمرہ اور محاورے استعمال کرتے تھے جن کا وقوع پذیر ہونا مقصود نہیں ہوتا تھا اسی طرح کے یہ الفاظ ہیں یا پھر جیسا کہ آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ جس پر میں بلا حق لعن طعن کروں تو تو اسے اس کے لیے رحمت بنا دے۔

باب: فضل العصابة التي ظاهرة على الحق

اسی جماعت کی فضیلت کہ جو حق پر ہمیشہ قائم رہے گی

۳۶۱۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِلَّا حَدِيْثًا كَانَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ كَانَ أَخَافُ النَّاسَ فِي اللّٰهِ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ أُمَّةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ)). [الصحيحة: ۱۹۷۱]

عبداللہ بن عامر یحصبی کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاویہ ؓ کو کہتے سنا: رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنے سے اجتناب کرو' صرف وہی احادیث بیان کرو جو سیدنا عمر ؓ کے زمانے میں روایت کی جاتی تھیں' کیونکہ ان کے دور میں لوگ اللہ تعالی سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت کی ایک جماعت حق پر قائم دائم رہے گی' اس کا مخالف اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔''

فوائد: عمر ؓ کے دور میں حدیث بیان کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جاتا تھا کیونکہ حضرت عمرؓ خود اس چیز کا بڑا خیال رکھتے اور زیادہ احادیث بیان کرنے سے روکتے تھے۔

۳۶۱۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرْفُوْعاً: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). [الصحيحة: ۱۹۵۹]

سیدنا عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ قیامت کے برپا ہونے تک حق پر قائم رہے گا۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۵۶۔ ابوداؤد الطیالسی (۳۸)' حاکم (۴/ ۴۴۹)' دارمی (۲۴۳۸)' الضیاء فی المختارۃ (۱۴۱'۱۲۷)۔

۳۶۱۸: عَنْ ثَوْبَانَ مَرْفُوْعاً: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)). [الصحيحة: ۱۹۵۷]

سیدنا ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم دائم رہے گی' ان کو رسوا کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' یہاں تک اللہ تعالی کا امر آ پہنچے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۵۷۔ مسلم (۱۹۲۰)' ابوداؤد (۴۲۵۲)' ترمذی (۲۲۲۹)' ابن ماجہ (۱۰'۳۹۵۲)' مطولاً و مختصراً۔

فوائد: آپ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق اہل حق کا گروہ قیامت تک قائم رہے گا انہیں کوئی چھوڑ دے تو ان کی بجائے وہ خود ہی بھٹک کر نقصان اٹھائے گا۔

۳۶۱۹: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ سَئَمْتُ الْخَيْلَ، وَأَلْقَيْتُ السِّلَاحَ، وَوَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، قُلْتُ: لَاقِتَالَ: قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ سیدنا سلمہ بن نفیل ؓ نے ان کو بتایا کہ اس نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے گھوڑے کو اکتا دیا ہے' اسلحہ پھینک دیا ہے اور لڑائی اپنے ہتھیار رکھ چکی ہے' اب کوئی جہاد نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اب جہاد کا حکم آیا ہے' میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا' اللہ تعالی کچھ لوگوں

عَلَى النَّاسِ يَرْفَعُ اللّٰهُ قُلُوبَ أَقْوَامٍ يُقَاتِلُونَهُمْ، وَيَرْزُقُهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ. وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، أَلَا إِنَّ عَقْرَ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة:١٩٦١]

کے دل اسلام سے منحرف کر دے گا' وہ گروہ ان سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے (مالِ غنیمت کے ذریعے) رزق دے گا' حتی کہ اللہ تعالیٰ کا امر آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ آگاہ رہو! مومنوں کے گھروں کی اصل شام میں ہے اور روزِ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی لکھ دی گئی ہے۔''

تخریج: الصحیحة ١٩٦١- احمد (٤/ ١٠٤)' ابن ابی عاصم فی الآحاد(٢٤٦٠)' طبرانی (٦٣٥٨)۔

٣٦٢٠: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي قَوَّامَةٌ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ لَايَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا)). [الصحیحة:١٩٦٢]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم دائم رہے گا' اس کے مخالفین اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ١٩٦٢- ابن ماجه (٧)' یعقوب الفسوی فی المعرفة (٢/ ٢٩٦'٢٩٧)' ابو نعیم فی الحلیة (٩/ ٣٠٧)' احمد (٢/ ٣٢١) من طریق آخر بمعناه۔

فوائد: اہل حق کا مخالف اپنی بربادی کے علاوہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

٣٦٢١: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)) وَإِنِّي أَرَاكُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الشَّامِ۔ [الصحیحة: ١٩٥٨]

سیدنا زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا امر آنے تک میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا رہے گا۔'' اے اہل شام! میرا خیال ہے کہ وہ تم لوگ ہو۔

تخریج: الصحیحة ١٩٥٨-ابوداؤد الطیالسی (٦٨٩)' احمد (٤/ ٣٦٩)' عبد بن حمید (٢٦٨)' طبرانی (٤٩٦٧)۔

٣٦٢٢: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوعاً: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ)). [الصحیحة: ١٩٥٩]

سیدنا عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی ایک جماعت حق پر جہاد کرتی رہے گی' دشمنی کرنے والوں پر غالب رہے گی' حتی کہ ان کے آخری افراد مسیح دجال کے ساتھ لڑیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ١٩٥٩- ابوداؤد (٢٤٨٤)' حاکم (٤/ ٤٥٠)' احمد (٤/ ٤٢٩'٤٣٧)۔

٣٦٢٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ مَرْفُوعاً: ((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ،

سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی ایک جماعت حق پر قتال کرتی ہوئی روزِ قیامت تک غالب رہے گی' جب حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر ان کو کہے گا: آؤ' ہمیں نماز پڑھاؤ۔ وہ کہیں گے: نہیں' تم ہی ایک دوسرے کے امیر بن سکتے ہو' (میں

تَكْرِمَةُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ)). [الصحيحة: ١٩٦٠]

جماعت نہیں کرواؤں گا) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی عزت افزائی ہے۔"

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۶۰۔ مسلم (۱۵۶)' احمد (۳/ ۳۸۴)۔

باب: بشرى لاهل الشام المؤمنين

اہل شام کے لیے مومن ہونے کی خوشخبری

٣٦٢٤: عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَا: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ السِّمْطِ كَانَا يَقُولَانِ: لَايَزَالُ الْمُسْلِمُونَ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((لَاتَزَالُ مِنْ أُمَّتِي عِصَابَةٌ قَوَّامَةٌ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. لَايَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا، تُقَاتِلُ أَعْدَاءَ هَا، كُلَّمَا ذَهَبَ حَرْبٌ نَشَبَ حَرْبُ قَوْمٍ آخَرِينَ، يَزِيغُ اللّٰهُ قُلُوبَ قَوْمٍ لِيَرْزُقَهُمْ مِنْهُ، حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، فَيَفْزَعُونَ لِذٰلِكَ حَتّٰى يَلْبَسُوا لَهُ أَبْدَانَ الدُّرُوعِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هُمْ أَهْلُ الشَّامِ، وَنَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِإِصْبَعِهِ، يُومِي إِلَى الشَّامِ حَتّٰى أَوْجَعَهَا)). [الصحيحة: ٣٤٢٥]

عمیر بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن سمط کہتے تھے کہ مسلمان زمین میں قیامت کے برپا ہونے تک موجود رہیں گے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کی ایک جماعت اللہ کے حکم پر قائم دائم رہے گی' اس کا مخالف اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' وہ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتی رہے گی' جب بھی ایک لڑائی ختم ہوگی تو دوسری جنگ چھڑ جائے گی' اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو راہِ راست سے ہٹاتا رہے گا تاکہ ان سے (مالِ غنیمت کے ذریعے) ان کو رزق دیتا رہے' حتی کہ قیامت آجائے گی' گویا کہ وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہوں گے' اس وجہ سے وہ گھبرا جائیں گے' حتی کہ وہ چھوٹی چھوٹی زرہیں پہنیں گے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ اہل شام ہیں۔" پھر آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی انگلی کے ذریعے زمین کو کریدا (یعنی شام کی طرف خط کھینچا)' حتی کہ آپ کو تکلیف بھی ہوئی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۲۵۔ بخاری فی التاریخ (۴/ ۴۴۸)' یعقوب الفسوی فی المعرفۃ (۲/ ۲۹۶'۲۹۷)' و قد تقدم مختصراً برقم (۳۶۲۰)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جہاد کے لیے کسی حکمران یا حکومت کے ہونے کی شرط نہیں کیونکہ آپؐ نے فرمایا: حق پر قائم رہنے والا ایک گروہ لڑتا رہے گا۔ ایک جگہ سے لڑائی ختم ہوگی تو وہ دوسری جگہ شروع ہوجائے گی۔ کسی نہ کسی صورت اہل حق کی یہ جماعت لڑائی جاری رکھے گی۔ نیز شام سے مراد حجاز کا شمالی علاقہ ہے جس میں شام اردن فلسطین وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔

باب: بركة الصحابة و التابعين و من تبعهم

صحابہ' تابعین اور تبع تابعین کی برکت کا بیان

٣٦٢٥: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰہِ: ((لَاتَزَالُوْنَ بِخَیْرٍ مَادَامَ فِیْکُمْ مَنْ رَّآنِیْ وَصَاحَبَنِیْ، وَاللّٰہِ! لَاتَزَالُوْنَ بِخَیْرٍ مَادَامَ فِیْکُمْ مَنْ رَّأی مَنْ رَّآنِیْ وَصَاحِبُ مَنْ صَاحَبَنِیْ وَاللّٰہِ! لَاتَزَالُوْن بِخَیْرٍ مَادَامَ فِیْکُمْ مَنْ رَّأی مَنْ رَأی مَنْ رَآنِیْ وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِیْ)) [الصحیحة: ۳۲۸۳]

فرمایا: ''جب تک تم میں مجھے دیکھنے والے اور میری مصاحبت کرنے والے موجود رہیں گے' اس وقت تک تم خیر و بھلائی پر رہو گے۔ اللہ کی قسم! اس وقت تک تم خیر پر رہو گے' جب تک تمھارے اندر میرے صحابہ کو دیکھنے والا اور ان کی مصاحبت اختیار کرنے والا موجود رہے گا۔ اللہ کی قسم! اس وقت تک تم میں خیر رہے گی' جب تک تم میں میرے صحابہ کو دیکھنے والوں کو دیکھنے والا اور ان کی مصاحبت اختیار کرنے والا موجود رہے گا۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۸۳۔ ابن ابی شیبة (۱۲/ ۱۷۸)' ابن ابی عاصم فی السنة (۱۴۸۱)' والسیاق له وهو اتم ' طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۸۵)۔

فوائد: اس میں صحابہ' تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کو مبارک قرار دیا گیا ہے۔

باب: فضل الورقة — ورقہ کی فضیلت کا بیان

۳۶۲٦: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعاً: ((لَاتَسُبُّوْا وَرَقَةَ فَإِنِّی رَأَیْتُ لَهُ جَنَّةً أَوْ جَنَّتَیْنِ)). [الصحیحة: ٤٠٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ورقہ کو گالیاں نہ دیا کرو' کیونکہ میں نے اس کے لئے ایک باغ یا دو باغ دیکھے ہیں۔''

تخریج: الصحیحة ۴۰۵۔ حاکم (۲/ ۶۰۹)' البزار (الکشف: ۲۷۵۰)۔

فوائد: ورقہؓ حضرت خدیجہؓ کے چچا زاد تھے اور سب سے پہلے آپ کی علم کی بناء پر تصدیق کرنے والے یہی تھے اور بصورت زندگی آپ کی مرافقت کا بھی کہا تھا' تو حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہ جنتی ہیں کیونکہ وہ اسلام کا اقرار کر چکے تھے۔

باب: الاحتراز من العدوّ وفضل الصحابة — صحابہ کی فضیلت اور دشمنوں سے احتراز کا بیان

۳۶۲۷: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ بِالْحُدَیْبِیَّةِ فَقَالَ: لَاتُوْقِدُوْا نَاراً بِلَیْلٍ)) فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ: ((أَوْقِدُوْا، وَاصْطَنِعُوْا أَمَا إِنَّهُ لَایُدْرِكُ قَوْمٌ بَعْدَکُمْ صَاعَکُمْ وَلَا مُدَّکُمْ)). [الصحیحة: ۱۰٤۷]

سیدنا ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ مقام پر فرمایا: ''رات کو آگ نہ جلایا کرو۔'' بعد میں ایک دن فرمایا: ''آگ جلاؤ اور کھانا تیار کرو' خبردار! تمھارے بعد والے تمھارے صاع اور مد (جیسے پیمانوں) کو نہیں پا سکیں گے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۰۴۷۔ حاکم (۳/ ۳۶)' احمد (۳/ ۲۶)' نسائی فی الکبری (۸۸۵۴)' ابو یعلی (۹۸۴)۔

فوائد: رات کو آگ نہ جلانے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

باب:من في الأرض اليوم لا يكون بعد المائة سنة

جو آج ہے وہ سو سال بعد نہیں ہوگا

٣٦٢٨: عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ دُجَاجَةَ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ: لَايَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ مِئَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرُفُ؟ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَايَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ مِئَةُ سَنَةٍ، وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرُفُ مِمَّنْ هُوَ حَيٌّ الْيَوْمَ)) والله إن رجاء هذه الأمة بعد مئة عام۔ [الصحيحة: ٢٩٠٦]

نعیم بن وجاجہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، سیدنا علی نے ان سے کہا: تم ہو جو کہتے ہو کہ لوگوں پر ابھی تک سو برس نہیں گزریں گے کہ جھپکنے والی آنکھیں ختم ہو جائیں گی (تمام لوگ سو برس کی مدت میں فنا ہو جائیں گے)؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ''لوگوں پر ابھی تک سو سال نہیں گزریں گے کہ وہ جھپکنے والی آنکھ ختم ہو جائے گی جو آج زندہ ہے۔'' اللہ کی قسم! اس امت کی امید سو برس کے بعد بھی ہوگی۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۰۶۔ احمد (۱/ ۹۳)، ابویعلی (۵۸۴)، الضیاء فی المختارۃ (۶۷۰)، طبرانی فی الاوسط (۵۸۵۵)۔

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ اس وقت دنیا پر موجود ہر ذی نفس سو سال تک فوت ہو جائے گا تو خضرؑ یا کسی اور کا آپؐ نے استثناء نہیں کیا۔

باب: بغض الانصار حرام

انصار سے بغض رکھنا حرام ہے

٣٦٢٩: قَالَ ﷺ: ((لَايُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ))۔ [الصحيحة: ١٢٣٤]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔'' یہ حدیث سیدنا ابو سعید، سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۳۴۔ مسلم (۷۷)، ابوداؤد الطیالسی (۲۱۸۲)، احمد (۳/ ۳۴)، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ مسلم (۷۶)، احمد (۲/ ۴۱۹)، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ترمذی (۳۹۰۶)، احمد (۱/ ۳۰۹) عن ابی عباس رضی اللہ عنہ۔

باب: الطائفة المنصورة

منصورہ گروہ کا بیان

٣٦٣٠: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَايَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ)). [الصحيحة: ١٩٥٥]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ (حق پر) غالب رہے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ کا امر آ پہنچے گا اور وہ غالب ہوں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۵۵۔ بخاری (۳۶۴۰، ۳۳۱۱، ۷۳۱۱)، مسلم (۱۹۲۱)، ابو داؤد (۴/ ۲۴۴، ۲۴۳۸)۔

۳۶۳۱: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَايَحِلُّ لِأَحَدٍ يَحْمِلُ فِيْهَا السِّلَاحُ لِقِتَالٍ)) يَعْنِيْ: اَلْمَدِيْنَةَ۔ [الصحيحة: ۲۹۳۸]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس (مدینہ) میں لڑنے کے لئے اسلحہ اٹھائے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۳۸۔ احمد (۳/ ۳۴۷)، مسلم (۱۳۵۶)، بیہقی (۵/ ۱۵۵)، من طریق آخر وفیہ "مکۃ" دون "المدینۃ"۔

فوائد: مدینہ کو آپ ﷺ نے حرم قرار دیا اس میں لڑائی، قتل وغارت حرام ہے۔

باب: لا يزال اهل المغرب ظاهرين حتى تقوم الساعة

مغرب والے قیامت قائم ہونے تک غالب آتے رہیں گے

۳۶۳۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَرْفُوْعاً: ((لَايَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ)). [الصحيحة: ۹٦٥]

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مغرب (یعنی اہل شام) قیامت کے برپا ہونے تک غالب رہیں گے۔''

تخریج: الصحیحۃ ۹۶۵۔ مسلم (۱۹۲۵)، الدورقی فی مسند سعد (۱۱۲)، ابن الاعرابی فی المعجم (۲۹۸)۔

من اشقى الناس رجلان

بدبخت ترین لوگوں میں سے دو افراد کا بیان

۳۶۳۳: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِيْ غَزْوَةِ ذِي الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَاسًا مِّنْ بَنِيْ مُدْلَجٍ يَعْمَلُوْنَ فِيْ عَيْنٍ لَّهُمْ فِيْ نَخْلٍ، فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ: هَلْ لَّكَ أَنْ نَّأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَاهُمْ فَنَظَرْنَا إِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ، فَاضْطَجَعْنَا فِيْ صَوْرٍ مِّنَ النَّخْلِ، فِيْ دَقْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا، فَوَاللّٰهِ مَاأَيْقَظَنَا إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا تُرَابٍ!)) لِمَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہم دو غزوۂ ذی العشیرہ میں رفیق تھے، جب رسول اللہ ﷺ وہاں اترے اور قیام کیا تو ہم نے بنو مدلج قبیلے کے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھجوروں میں اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے تھے۔ سیدنا علی نے مجھے کہا: ابو الیقظان! کیا خیال ہے کہ اگر ہم ان کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں؟ ہم ان کے پاس چلے گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے رہے، پھر ہم پر نیند غالب آ گئی۔ میں اور سیدنا علی کھجوروں میں چلے گئے اور مٹی میں لیٹ کر سو گئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اپنے پاؤں کے ساتھ حرکت دے کر جگایا اور ہم مٹی میں غبار آلود ہو چکے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی پر مٹی دیکھی تو فرمایا: ''اے ابو تراب! (یعنی مٹی والے)'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھارے لئے دو بدبخت ترین مردوں کی نشاندہی نہ کروں؟'' ہم نے کہا: اے اللہ

رَجُلَيْنِ؟)) قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أُحَيْمِرُ ثَمُوْدُ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِيْ يَضْرِبُكَ عَلٰى هٰذِهِ (يَعْنِيْ: قَرْنَ عَلِيٍّ) حَتّٰى تبتل هٰذِهِ مِنَ الدَّمِ)). يَعْنِيْ: لِحْيَتَهُ۔

[الصحيحة: ۱۷۴۳]

کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''احیمر ثمودی' جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں اور وہ آدمی جو (اے علی!) تیرے سر پر مارے گا' حتی کہ تیری (داڑھی) خون سے بھیگ جائے گی۔''

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۴۳۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۱/ ۳۵۱'۳۵۲)' حاکم (۳/ ۱۴۰'۱۴۱)' احمد (۴/ ۲۶۳)' وانظر ما تقدم برقم (۳۰۹۳)۔

باب: معجزۃ النبی فی التمر

کھجوروں میں آپؐ کے معجزے کا بیان

۳۶۳۴: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَصَفَّهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ) ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ لِيْ: (([يَا أَبَا هُرَيْرَةَ] خُذْهُنَّ فَاجْمَعْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا، أَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَّ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرًا)) فَقَدْ حَمِلْتُ مِنْ هٰذَا التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَّسْقٍ (وَفِيْ طَرِيْقٍ: خَمْسِيْنَ وَسْقًا) فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَايُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَقُوْمُ قَتْلُ عُثْمَانَ، فَإِنَّهُ انْقَطَعَ [عَنْ حِقْوِيْ فَسَقَطَ]۔

[الصحيحة: ۲۹۳۶]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں لے کر آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالی سے ان کی برکت کی دعا کریں۔ آپ نے ان کو اپنے سامنے رکھا اور برکت کی دعا کی' پھر فرمایا: ''ابوہریرہ! اٹھا لو اور اپنے تھیلے میں جمع کر لو' جب اس سے کھجوریں نکالنے کا ارادہ ہو تو اس کے اندر ہاتھ داخل کر کے نکال لینا اور انھیں بکھیرنا نہیں۔'' سیدنا ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے راستے میں اس تھیلے سے بہت سے (اور ایک روایت کے مطابق پچاس) وسق کھجوروں کے نکالے' ہم اس سے کھاتے رہتے تھے اور میں اس تھیلے کو اپنی کمر کے ساتھ رکھتا تھا' جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت والے دن وہ تھیلا میری کمر سے کٹ گیا اور وہ کھجوریں گر پڑیں۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۳۶۔ ترمذی (۳۸۳۹)' ابن حبان (۶۵۳۲)' احمد (۲/ ۳۵۲)۔

فوائد: ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع میں تقریباً 2 کلو 100 گرام ہوتے ہیں۔

باب: غضب النبیؐ لأبی بکر.

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے آپ ﷺ کے غصہ ہونے کا بیان

۳۶۳۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَي النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اچانک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' انھوں نے اپنی چادر کا کنارہ

ثَوْبِهِ حَتّٰی أَبْدٰی عَنْ رُکْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ)) فَسَلَّمَ وَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي کَانَ بَیْنِي وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَیْهِ، ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ یَّغْفِرَلِي، فَأَبٰی عَلَيَّ! فَأَقْبَلْتُ إِلَیْكَ فَقَالَ: ((یَغْفِرُاللّٰهُ لَكَ یَا أَبَا بَکْرٍ!)) (ثَلَاثًا) ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتٰی مَنْزِلَ أَبِي بَکْرٍ فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُوْبَکْرٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَأَتٰی إِلَی النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ یَتَمَعَّرُ حَتّٰی أَشْفَقَ أَبُوْبَکْرٍ، فَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْهِ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! أَنَا کُنْتُ أَظْلِمُ (مَرَّتَیْنِ) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((یَا أَیُّهَا النَّاسُ!! إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَیْکُمْ، فَقُلْتُمْ: کَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِکُوْلِي صَاحِبِي؟)) (مَرَّتَیْنِ) فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا۔ [الصحيحة: ٣١٤٤]

پکڑا ہوا تھا' حتی کہ اسے اپنے گھٹنے سے ہٹا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے ساتھی نے خود کو مصائب و مشکلات میں ڈال دیا ہے۔'' انھوں نے سلام کہا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری ابن خطاب سے کچھ گڑبڑ ہوگئی' میں نے جلدی میں کچھ کہہ دیا' پھر مجھے ندامت ہوئی' سو میں نے ان سے کہا کہ وہ مجھے معاف کر دیں' لیکن انھوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا' اس لئے اب میں آپ کی طرف آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: ''ابوبکر! اللہ تجھے معاف کرے۔'' اُدھر بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی' وہ سیدنا ابوبکر کے گھر گئے اور پوچھا: کیا ابوبکر ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے' آپ ﷺ کا چہرہ بدلتا گیا' حتی کہ ابوبکر ڈرنے لگ گئے' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں زیادہ ظلم کرنے والا تھا۔ (دو دفعہ کہا)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! بیشک اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے' لیکن تم نے مجھے (جھٹلاتے ہوئے) کہا: آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن ابوبکر نے کہا: آپ سچے ہیں۔ ابوبکر نے اپنی جان و مال کو میری حمایت میں کھپا دیا' کیا تم میرے دوست کو میرے لیے چھوڑ دو گے؟'' (دو دفعہ فرمایا) اس کے بعد انھیں تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۴۴۔ بخاری (۳۶۶۱)' بیهقی (۱۰/ ۲۳۶)' ابن ابی عاصم فی السنة (۱۲۲۳) مختصراً۔

باب: انا رحمة و مهداة

میں تحفہ رحمت ہوں

۳۶۳۶: عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا أَیُّهَاالنَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ))۔ [الصحيحة: ٤٩٠]

سیدنا ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میں رحمت ہوں' جسے بھیجا گیا ہے۔''

تخریج: الصحیحة ۴۹۰۔ ابن سعد (۱/ ۱۹۲)' ابن الاعرابی (۱۰۸۸)' عن ابی صالح مرسلاً فی المعجم (۲۴۵۴)' ابن عدی فی الکامل (۴/ ۱۵۴۶)' حاکم (۱/ ۳۵)' بیهقی فی الدلائل (۱/ ۱۲۶) من طریق ابی صالح عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ موصولاً۔

باب: ان النبیّ لا یحب المبالغة فی

بلاشبہ نبیؐ اپنی تعریف میں مبالغہ آرائی پسند نہ کرتے

تعریفہ

۳۶۳۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَامُحَمَّدُ! يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا! وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ، وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ: قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِكُمْ) الشَّيْطَانُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَاللّٰهِ اجب أَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِيَ الَّتِيْ أَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)).

[الصحيحة: ۱۰۹۷]

تھے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے محمد! اے ہمارے سید! ہمارے سید کے بیٹے! ہم میں سے بہترین! اور ہم میں سے بہترین کے بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! تقوی اختیار کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھارا دل موہ لے (ایک روایت میں ہے: اپنی درست بات پر پکے رہو' کہیں شیطان کے تابع نہ ہو جاؤ)۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں' اللہ کا بندہ اور رسول ہوں' اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے میرے مقام' جو اللہ تعالی نے مجھے عطا کیا ہے' سے بلند کر دو۔''

تخريج: الصحيحة ۱۰۹۷- احمد (۳/ ۱۵۳'۲۴۱) نسائی فی عمل اليوم الليلة (۲۴۸'۲۴۹) ابن حبان(۲۴۰) بیهقی فی الدلائل النبوة (۵/ ۴۹۸)-

فوائد: غلو ایک ایسی خطرناک بیماری ہے جس نے قوموں کو راہ راست سے ہٹا کر ضلالت کی گہری گھاٹیوں میں پھینک دیا۔ اسی غلو کی بناء پر یہودیوں نے عزیر اور عیسائیوں نے عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور خود کو ان کے چہیتے قرار دے کر عمل کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ اسی طرح باوجود آپ کی تاکید کے کچھ لوگوں نے یہودیوں' عیسائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہ کیا اور غلو کے ایسے ایسے نکات بیان کیے اور ان پر اپنے مذہب کی ایسی عمارت تعمیر کی کہ اصل اسلام عضو معطل کی حیثیت اختیار کر گیا جیسے آپ کو نور من نور اللہ قرار دینا' آپ کی طرف علم غیب کی نسبت کرنا وغیرہ (اعاذنا اللہ منہ)

باب: النهي عن الغلو في تعظيمه ﷺ

۳۶۳۸: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ قَوْمٌ مِّنَ الْكُوْفِيِّيْنَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ أَحِبُّوْنَا حُبَّ الْإِسْلَامِ، سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَاتَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ قَدْرِيْ، فَإِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِيْ اتَّخَذَنِيْ عَبْدًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَنِيْ نَبِيًّا)) فَذَكَرَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: وَبَعْدَمَا اتَّخَذَهُ نَبِيًّا۔ [الصحيحة: ۲۵۵۰]

نبی کی تعظیم میں غلو نہ کرنے کا بیان

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ہم علی بن حسین کے پس بیٹھے تھے' کوفی لوگوں کی ایک جماعت آئی۔ علی نے کہا: عراقیو! ہم سے اسلام کے نام پر محبت کرو۔ میں نے اپنے باپ سے سنا' انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! مجھے میرے مقام سے بلند نہ کرنا' (یاد رکھنا کہ) اللہ تعالی نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔'' میں نے یہ حدیث سعید بن مسیب کے سامنے ذکر کی' انھوں نے کہا: آپ ﷺ نبی بننے کے بعد بھی بندے تھے۔

تخريج: الصحيحة ۲۵۵۰۔ حاكم (۳/ ۱۷۹)۔

باب: جواز النكاح من غير كفو

غیر کفو میں نکاح کرنے کا جواز

۳٦۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا هِنْدَ حَجَّمَ النَّبِيَّ فِي الْيَافُوخِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا بَنِي بَيَاضَةَ! أَنْكِحُوْا أَبَا هِنْدٍ، وَأَنْكِحُوْا إِلَيْهِ)) وَكَانَ حَجَّاماً۔ [الصحيحة: ٢٤٤٦]

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہند ﷺ نے نبی ﷺ کو سر کے اوپر والے حصے پر سنگی لگائی۔ آپ نے فرمایا: ”بنو بیاضہ! ابو ہند کو نکاح دو اور اسے منگنی کا پیغام بھیجو۔“ وہ پچھنے لگانے والا تھا۔

تخريج: الصحيحة ۲۴۴۶۔ بخاری فی التاریخ (۱/ ۲۶۹)، ابوداؤد (۲۱۰۲)، ابن حبان (۴۰۶۷)، حاکم (۲/ ۴)۔

باب: وجوب الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

نبیؐ کے دفاع کرنے کا بیان

٣٦٤٠: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ. يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَاحَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ))؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، نَعَمْ۔ [الصحيحة:١٩٠٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے سیدنا حسان بن ثابت انصاری ﷺ سے سنا، انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ ﷺ کو قسم دیتے ہوئے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ”حسان! رسول اللہ کی طرف سے جواب دے، اے اللہ! روح القدس (جبریل امین) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔“ سیدنا ابو ہریرہ نے کہا: جی ہاں۔

تخريج: الصحيحة ۱۹۵۴۔ بخاری (۳۲۱۲)، مسلم (۲۴۸۵)، وانظر ما تقدم برقم (۲۰۲۶)۔

٣٦٤١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ بِعَيْنَيْ صَفِيَّةَ خُضْرَةٌ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاهٰذِهِ الْخُضْرَةُ بِعَيْنَيْكِ؟)) فَقَالَتْ: قُلْتُ لِزَوْجِي، إِنِّي رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قَمَراً وَقَعَ فِي حِجْرِي، فَلَطَمَنِي وَقَالَ: أَتُرِيْدِيْنَ مَلِكَ يَثْرِبَ؟! قَالَتْ: وَمَاكَانَ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ، قَتَلَ أَبِي وَزَوْجِي، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ إِلَيَّ، فَقَالَ: ((يَاصَفِيَّةُ! إِنَّ أَبَاكَ أَلَّبَ عَلَيَّ الْعَرَبَ، وَفَعَلَ وَفَعَلَ......)) يَعْتَذِرُ لَهَا [قَالَتْ] حَتّٰى ذَهَبَ ذَاكَ مِنْ نَّفْسِي۔

سیدنا عبداللہ بن عمر ﷺ کہتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں سبزی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: ”یہ آپ کی آنکھوں میں سبزی کیسے آ گئی؟“ انھوں نے کہا: میں نے اپنے خاوند سے کہا: میں نے خواب میں اپنی گود میں چاند گرا ہوا دیکھا۔ اس نے (یہ خواب سنتے ہی) مجھے تھپڑ مارا اور کہا: کیا تو یثرب (مدینہ) کا بادشاہ چاہتی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند نہیں تھی، کیونکہ آپ نے میرے باپ اور میرے خاوند کو قتل کیا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ عذر پیش کرتے رہے اور فرمایا: ”صفیہ! (دیکھونا!) تیرے باپ نے عرب کو مجھ پر اکسایا

[الصحیحة: ۲۷۹۳]

اور یہ یہ (جرائم) کیے ...." آپ عذر پیش کرتے رہے۔ بالآخر انھوں نے کہا: (جو چیز میں محسوس کر رہی تھی) وہ میرے دل سے نکل گئی۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۹۳۔ طبرانی فی الکبیر (۲۴/ ۶۷)' ابو یعلی (۷۱۱۹'۷۱۲۰)' مختصراً عن صفية ﷺ۔

فوائد: آپؐ نے صفیہؓ کے ترش رویے کا جواب ترشی سے دینے کی بجائے ان کے ساتھ نرم رویہ اپناتے ہوئے ان کے دل میں جگہ پیدا کی حتی کہ آپ انہیں ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوگئے خاص کر جب آپؐ نے ان کے باپ اور خاوند کو قتل کیا تھا تو ایسی صورت میں یہ کام مشکل نظر آتا ہے مگر آپ کی معاملہ فہمی اور نرمی کے سبب یہ مرحلہ خوش اسلوبی سے طے ہوگیا' لہٰذا بندہ اپنی جھوٹی انانیت کی تسکین کی بجائے احسن طریقے سے معاملہ سلجھالے تو گھر جنت کے نمونے بن سکتے ہیں۔

باب: من فضائل جریر بن عبد الله البجلی رضی الله عنه

جریر بن عبداللہ البجلی کی فضیلت

۳۶۴۲: عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيْرًا يَقُوْلُ: مَارَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَدْخُلُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِّنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ، عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلِكٍ**)) فَدَخَلَ جَرِيْرٌ۔

[الصحیحة: ۲۷۹۳]

قیس کہتے ہیں کہ سیدنا جریر ﷺ نے کہا: میرے اسلام لانے کے بعد جب بھی رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا' آپ مسکرا پڑے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: "اس دروازے سے یمن کا سب سے بہترین آدمی داخل ہوگا' اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔" اتنے میں سیدنا جریر ﷺ داخل ہوئے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۹۳۔ الادب المفرد (۲۵۰)' نسائی فی الکبری (۸۳۰۲)' بخاری (۶۰۸۹)' ومسلم (۲۴۷۵)' وابن ماجه (۱۵۹)' مختصراً بذکر التبسم فقط۔

باب: من فضائل اهل الیمن

یمن والوں کے فضائل کا بیان

۳۶۴۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، إِذْ قَالَ: ((**يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَأَنَّهُمُ السَّحَابُ، هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَلَا نَحْنُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! فَسَكَتَ، قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! فَقَالَ**

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں چلے آرہے تھے۔ جب آپؐ نے فرمایا: یمنی تمہارے سامنے بادلوں کی مانند آئیں گے' وہ زمین والوں میں سے بہترین ہوں گے' تو کسی انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی نہیں؟ آپ خاموش رہے' اس نے پھر کہا: ہم بھی نہیں اے اللہ کے رسولؐ! آپ خاموش رہے' اس نے کہا: ہم بھی نہیں اے اللہ کے رسول! تو

فِي الثَّالِثَةِ كَلِمَةٍ ضَعِيفَةٍ: إِلَّا أَنْتُمْ)). آپ نے تیسری مرتبہ کمزور سا کلمہ کہا مگر تم

[الصحيحة:٣٤٣٧]

تخريج: الصحيحة ٣٤٣٧- احمد (٤/ ٨٤)' وفی الفضائل (١٦١٣)' ابن ابی شيبة (١٢/ ١٨٣'١٨٤) مختصراً' ابو يعلی (٧٣٠١)۔

فوائد: اہل یمن کی انصار چھوڑ کر باقی سب پر فضیلت کا بیان ہے۔

باب: من علامات النبوة — نبوت کی علامتوں میں سے ہے

٣٦٤٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: لَهُ: ((يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا)) فَعَاشَ مِئَةَ سَنَةً)).

عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ انہیں نبی ﷺ نے کہا: یہ لڑکا ایک صدی جیے گا تو وہ سو سال زندہ رہے۔

[الصحيحة: ٢٦٦٠]

تخريج: الصحيحة ٢٦٦٠- بخاری فی التاريخ (١/ ٣٢٣)' حاكم (٤/ ٥٠٠)' بيهقی فی الدلائل (٦/ ٥٠٣)۔

فوائد: آپ ﷺ کی پیشین گوئی کا پورا ہونا بھی آپ کی نبوت کی علامت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷) اَلْمَوَاعِظُ وَالرَّقَائِقُ

نصیحتیں اور دل کو نرم کرنے والی احادیث

باب: کفارۃ وأد البنات

باب:

۳٦٤٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَإِذَا الْمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ﴾ قَالَ: جَاءَ قَیْسُ بْنُ عَاصِمٍ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ وَأَدْتُ ثَمَانِیَ بَنَاتٍ لِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ؟ فَقَالَ: أَعْتِقْ عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رَقَبَةً قَالَ: إِنِّیْ صَاحِبُ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَانْحَرْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَأَهْدِ إِنْ شِئْتَ) عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ بَدَنَةً۔ [الصحیحۃ:۳۲۹۸]

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا) کے متعلق روایت ہے کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ میں نے دورِ جاہلیت میں اپنی آٹھ بیٹیوں کو زندہ درگور کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں سے ہر ایک کے بدلے گردن آزاد کر، اُس نے کہا میں اونٹوں والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اونٹ ذبح کر اور ایک روایت میں ہے اگر تو چاہتا ہے تو ہر ایک کے بدلے اونٹ قربان کر۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۹۸۔ البزار (الکشف:۲۲۸۰)' طبرانی (۱۸/۳۳۳)' بیہقی (۸/ ۱۱٦)۔

فوائد: بیٹی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اور پورے خاندان کے لیے باعث سعادت و برکت ہے مگر عرب کے لوگ، بے رحم اور سنگدل اپنی بیٹیوں کو حقیر سمجھے ہوئے انہیں زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے وہ اس قدر گھناؤنا جرم چند وجوہ کے پیش نظر کرتے تھے۔ (۱) غربت و افلاس اور تنگدستی (۲) غیر کو اپنا داماد بنانا اپنے لیے باعث عار سمجھتے تھے۔ (۳) قبائل میں جنگ و جدل عروج پر تھا جنگوں میں بیٹے تو معاون و مددگار ثابت ہوتے اور بیٹیاں بوجھ کا باعث بنتی تھیں۔ یعنی دورانِ جنگ اگر ایک قبیلہ دوسرے کی بیٹیوں کو قید کر لیتا تو وہ اُس کو اپنے لیے حد درجہ باعثِ ذلت سمجھتے۔ محسنِ انسانیت حضرت محمد ﷺ نے تشریف لا کر یہ ظلم بھی ختم کرایا اور اپنے دین میں بیٹی کو اونچا مقام و مرتبہ عطا کیا۔ مذکورہ حدیث میں سائل اپنی آٹھ بیٹیاں زندہ درگور کر چکا تھا گویا کہ یہ گناہ حد درجہ نا قابل معافی تھا مگر اسلام قبول کرنے پر معاف کر دیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے اُسے ہر ایک بیٹی کے بدلے ایک ایک جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

۳٦٤٦۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((اَلَّذِیْ یَطْعَنُ نَفْسَهٗ إِنَّمَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ، وَالَّذِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جو نیزہ مار کر اپنے آپ کو قتل کرتا ہے وہ دوزخ میں بھی نیزہ مارتا رہے

يَتَقَحَّمُ فِيهَا يَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ يَخْنِقُ نَفْسَهُ يَخْنِقُهَا فِي النَّارِ))[الصحيحة: ٣٤٢١]

گا اور جو گر کر اپنے آپ کو مارتا ہے وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور جو شخص گلا گھونٹ کر اپنی جان ختم کرتا ہے وہ آگ میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔

تخریج: الصحیحة ۳۴۲۱۔ احمد (۲/ ۴۳۵)' ابن حبان (۵۹۸۷)' طحاوی فی المشکل (۱/ ۷۳)' بخاری (۱۳۶۵)' مختصراً۔

فوائد: زندگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور امانت ہے، انسان اپنی زندگی کا آپ مالک نہیں۔ حالات کے جبر سے تنگ آ کر اپنے آپ کا خاتمہ کر لینا قطعاً جائز نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا شریک بننے کے مترادف ہے، حتیٰ کہ میدان جہاد میں بھی جو مجاہد زخموں سے چور ہو اُسے خود اپنے آپ کو مارنے کی اجازت نہیں ۔ بلکہ اسلام میں خودکشی حرام ہے، ارتکاب حرام سے اپنی دنیا و آخرت تاریک نہیں کرنی چاہیے، بلکہ صبر و تحمل اور نوافل کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

باب: حسنات المؤمن والكافر يثابان عليها

باب:

٣٦٤٧- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. لَايَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقُ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُعْطٰى بِحَسَنَاتِهِ [مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ] فِي الدُّنْيَا فَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُعْطٰى بِهَا خَيْرًا.))

[الصحيحة: ٢٨٨٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل کسی مومن پر ایک نیکی بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اُس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب روز قیامت اللہ عز و جل سے اس کی ملاقات ہوگی تو اُس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اُسے بدلہ دیا جائے۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۰۔ احمد (۳/ ۱۲۵)' والسیاق له' مسلم (۲۸۰۸) والزیادة له' قد تقدم برقم (۲۵۴۰)۔

بسط يد الله لتوبة العبد

اللہ کا ہاتھ پھیلانا بندہ کی توبہ قبول کرنے کے لیے

٣٦٤٨- عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).[الصحيحة: ٣٥١٣]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل رات کو اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ دن میں گناہ کرنے والوں پر نظر کرم کریں اور اسی طرح دن کو اپنے ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تا کہ رات کو گناہ کرنے والوں پر نظر کرم کریں۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۱۳۔ مسلم (۲۷۵۹)' بیہقی (۸/ ۱۳۶)' احمد (۴/ ۳۹۵'۴۰۴)۔

فوائد: یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کمال رحمت و شفقت ہے کہ وہ توبہ سے صرف گناہ ہی معاف نہیں کرتا بلکہ سچی توبہ کرنے والے کی

سیئات کو حسنات بنا دیتا ہے اور ہمیشہ اپنے بندے کی توبہ کا منتظر رہتا ہے۔ نامراد ہیں وہ لوگ جنھیں موت سے قبل توبہ نصیب نہیں ہوتی۔ اللہ رب العزت کا ہاتھ پھیلانا اس کی صفات میں سے ہے۔ اس کی کیفیت کا اس کو علم ہے۔ ہم بلا کم و کاست اس پر ایمان لاتے ہیں۔

باب: الاهمية القلوب و الأعمال عندالله

اللہ کے ہاں دلوں اور اعمال کی اہمیت ہے

٣٦٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ إِلٰى [أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلٰى] صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ [إِنَّمَا] يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ [وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلٰى صَدْرِهِ] وَأَعْمَالِكُمْ))

[الصحيحة: ٢٦٥٦]

ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں، تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا وہ صرف تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔ [آپ نے اپنی انگلی سے سینے کی طرف اشارہ کیا] اور اعمال کی طرف۔

تخریج: الصحیحة ۲۶۵۶۔ مسلم (۳۴/ ۲۵۶۴)، ابن ماجه (۴۱۴۳)، احمد (۲/ ۵۳۹)۔

باب: حب الله من العبد التقي الغني الخفي

اللہ کی محبت پرہیز گار، مال دار اور چھپے رہنے والے بندے سے

٣٦٥٠- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)) وَرَوَاهُ كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَهُ ابْنُهُ عَامِرٌ، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! أَفِي الْفِتْنَةِ تَأْمُرُنِي أَنْ أَكُوْنَ رَأْسًا؟ وَاللّٰهِ! حَتّٰى أُعْطٰى سَيْفًا، إِنْ ضَرَبْتُ مُسْلِمًا نَبَا عَنْهُ، وَإِنْ ضَرَبْتُ بِهِ كَافِرًا قَتَلَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ...... فَذَكَرَ

عامر بن سعد سے روایت ہے کہتے ہیں: سعد بن ابی وقاص اپنی اونٹوں میں تھے، اُن کے پاس اُن کا بیٹا عمر آیا، جب سعد نے اُس کو دیکھا تو کہا میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، پھر وہ اُترا اُس نے کہا تو لوگوں کو چھوڑ کر اپنے اونٹوں اور بکریوں میں رہ رہا ہے اور وہ حکومت کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔ حضرتِ سعد نے اُس کے سینے پر مارا اور کہا: خاموش ہو جا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پرہیز گار، مالدار، چھپے آدمی سے محبت فرماتے ہیں، اور اس کو کثیر بن اسلمی نے مطلب سے اُس نے عمر بن سعد سے اُس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرتِ سعد کے پاس اُس کا بیٹا عامر آیا اور اُس نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو مجھے فتنے میں جڑ بننے کا حکم دیتا ہے؟ اللہ کی قسم! حتیٰ کہ مجھے تلوار دی جائے، اگر میں مسلم کو ماروں تو اس سے اچٹ جائے اور اگر اسے کافر کو ماروں تو اسے قتل

الْحَدِيْثَ۔[الصحيحة:٣٥١٤] کردے میں رسول اللہؐ سے سنا وہ کہتے تھے:...... پھر حدیث ذکر کی۔

تخريج: الصحيحة ۳۵۱۴۔ مسلم (۲۹۶۵)' احمد (۱/ ۱۶۸)' بغوی فی شرح السنة (۴۲۲۸)۔

فوائد: سچا مسلمان بڑی محتاط زندگی بسر کرتا ہے، فتنوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہتا ہے، نمود ونمائش اور شہرت سے نفرت کرتے ہوئے خلوص کے ساتھ اپنے اللہ کی عبادت میں لذت اور عظمت محسوس کرتا ہے۔ ناسمجھی کی وجہ سے اگر قتل و غارت کی فضا قائم ہو جائے تو پھر فتنے کا حصہ نہیں بننا چاہیے۔

باب:إدخال السرور على أخيه المؤمن من افضل الاعمال

اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرنا افضل اعمال میں سے ہے

٣٦٥١۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺسُئِلَ:اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَنْ تُدْخِلَ عَلٰى أَخِيْكَ الْمُؤْمِنَ سَرُوْرًا، أَوْ تَقْضِىَ عَنْهُ دَيْنًا، أو تُطْعِمَهُ خُبْزًا))

ابوہریرہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کردے یا اُس کا قرض ادا کردے یا اُس کو روٹی کھلا دے۔

تخريج: الصحيحة ۲۷۵۱۔ الاصبهانی فی الترغيب (۲۱۴/ ۱)' ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج (۱۱۲)۔

فوائد: افسوس! کہ آج اپنے مسلمان بھائی کو دکھ دینے والے، مقروض کو ذلیل کرنے والے اور مساکین کی غربت کا مذاق اڑانے والے زیادہ ہیں اور اُن کے ساتھ خیر خواہی کرنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے افضل اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

باب:ابتلاء العبد لرفع الدرجات

بندے کی آزمائش درجات کی بلندی کے لیے ہے

٣٦٥٢۔عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةُ، فَمَا يُبْلِغُهَا بِعَمَلٍ، فَلَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْتَلِيْهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ إِيَّاهَا))

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آدمی کیلئے اللہ کے ہاں ایک منزلت (بلند مرتبہ) ہوتا ہے، وہ وہاں عمل کے ساتھ نہیں پہنچتا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ اُس کو ایسی چیزوں کے ذریعے آزماتے رہتے ہیں جن کو وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس منزلت تک پہنچ جاتا ہے۔

تخريج: الصحيحة ۲۵۹۹۔ تقدم برقم (۳۲۲۸)۔

باب:ومن اهمية القلب

دل کی اہمیت کا بیان

٣٦٥٣۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِیْ ابْنِ آدَمَ مُضْغَةً إِذَا

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے، بلاشبہ آدم کے بیٹے کے (جسم) میں

صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ جَسَدِهِ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ جَسَدِهِ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ))

ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے۔ اور جب اُس میں بگاڑ آ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار وہ (ٹکڑا) دل ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۰۸۔ ابوداؤد الطیالسی (۷۸۸)' احمد (۴/ ۲۷۴)' الحمیدی (۲/ ۹۱۹)' بھذا للفظ بخاری (۵۲)' مسلم (۱۵۹۹)' مطولاً من طریق آخر۔

فوائد: انسانی وجود کا اہم ترین جزو دل ہے، اگر یہ زندہ ہے تو انسان زندہ ہے، دل خرافات سے پاک ہو تو نیکی کے پھول کھلتے ہیں، اگر اس پر ہوس و نافرمانی کی گھٹائیں ہوں تو انسان ساری زندگی تاریکی میں رہتا ہے، دل کے بگاڑ سے ہی خاندان اور معاشرے کا ماحول بگڑتا ہے، اگر دل میں خیر خواہی و رواداری اور انسانیت کی خدمات کے جذبات ہوں تو امن و سلامتی اور بھلائی کی بہار پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ یہی دل تجلیات کا مرکز ہے جس کا دل شیشے کی طرح شفاف اور ایمان و عمل کے جذبہ سے سرشار ہو تو اللہ تعالیٰ زندگی میں نور پیدا فرما دیتے ہیں اور اگر یہی دل لغویات و خرافات کی آماجگاہ بن جائے تو زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ ہمیشہ اپنے دل کو ٹٹولتے رہیں، اس میں دنیا کی محبت کتنی ہے اور آخرت کی فکر کس قدر ہے؟ دنیا دار سے کس قدر پیار ہے اور پروردگار کی ملاقات کا کتنا انتظار ہے؟ جو شخص تنہائی میں بیٹھ کر دل کی دنیا کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور ہمیشہ دل میں خیر کو جگہ دیتا ہے وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

باب: ومن أوصاف المؤمن

مومن کی (فطرتی) صفات کا بیان

٣٦٥٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفَتَّنًا تَوَّابًا نَسَّاءً إِذَا ذُكِّرَ تَذَكَّرَ)) [الصحيحة: ٣١٣٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن فتنے میں ڈالا گیا، بہت زیادہ توبہ کرنے والا، بہت زیادہ بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اُسے نصیحت کی جائے وہ نصیحت قبول کر لیتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۳۲۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۶۶۶)' ابن عدی فی الکامل (۳/ ۹۵۸)' ابو نعیم فی الحلیة (۳/ ۲۱۱)۔

فوائد: بسا اوقات نہ چاہتے بھی مومن فتنوں کا شکار ہو جاتا ہے، احتیاط کے باوجود بھٹک جاتا ہے، بہرصورت مومن نصیحت کو قبول کرنے والا اور بار بار توبہ کرنے والا ہوتا ہے، جبکہ فاسق و فاجر ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے۔

باب: مثل الذی یعمل السیئات ثم یعمل الحسنات

اس شخص کی مثال کہ جو برے اور پھر اچھے عمل کرتا ہے

٣٦٥٥۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اُس شخص کی مثال جو برائیاں کرتا ہے پھر نیک عمل کرتا ہے اُس آدمی کی مثال کی طرح ہے جس پر تنگ زرہ ہو اور اُس نے اُس کا گلا گھونٹ دیا ہو۔ پھر اُس نے نیک عمل کیا تو ایک کڑا

فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ أُخْرٰى حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ)) [الصحيحة:٢٨٥٤]

ٹوٹ گیا پھر دوسرا نیک عمل کیا تو دوسرا کڑا ٹوٹ گیا۔ یہاں تک کہ زرہ زمین پر گر گئی۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۵۴۔ احمد (۴/ ۱۴۵)' ابن المبارك فی الزهد (۱۷۰)' بغوی فی شرح السنة (۴۱۴۹)۔

باب: تغیر الناس و النفاق

نفاق اور لوگوں کے بدلنے کا بیان

٣٦٥٦۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ)) [الصحيحة:٣٠٢٣]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں بلاشبہ تم ایسے اعمال کرتے ہو وہ تمہاری نگاہوں میں بال سے زیادہ باریک ہیں (یعنی تم معمولی سمجھتے ہو) ہم اُن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہلاک کر دینے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۳۰۲۳۔ احمد (۳/ ۳)' البزار (الکشف:۱۰۸)' بخاری (۶۴۹۲)' عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: دوسروں کی عزتوں پر حملے کرنا، تہمت بازی، مکروفریب، دورخا پن اور دیگر منہیات کو گناہ تصور کرنے کی بجائے، دل بہلانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، اور ایسے کئی گناہ مسلمانوں کی پہچان بن چکے ہیں، اور یہی وہ خطرناک اور سنگین گناہ ہیں جو نیک اعمال کو بھی برباد کر دیتے ہیں۔

باب: عائشة رضی الله عنها محفوظة غیر معصومة

حضرت عائشہ کی معصومیت کا بیان

٣٦٥٧۔عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةِ الْإِفْكِ قَالَ ﷺ: ((يَاعَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، [إِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ] فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَإِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ النَّدَمُ)) [الصحيحة: ٢٥٠٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ افک کے متعلق روایت ہے' آپ ﷺ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے عائشہ مجھے تیرے متعلق فلاں فلاں باتیں پہنچی ہیں، بے شک تو آدم کی بیٹیوں میں سے ہے اگر تو بَری ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے بَری کر دے گا اور اگر تو گناہ کا ارتکاب کر چکی ہے تو اللہ سے معافی مانگ اور اُس کی طرف رجوع کر، یقیناً بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر نظرِ کرم کر دیتے ہیں اور ایک روایت میں ہے: یقیناً گناہ سے توبہ شرمندگی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۷۔ بخاری (۴۱۴۱)' مسلم (۲۷۷۰)' احمد (۶/ ۱۹۶)۔

فوائد: یہ طویل حدیث کا ٹکڑا ہے، جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے، اگر آپ عالم غیب ہوتے تو واقعہ افک میں کم وبیش چالیس دن خود پریشان ہوتے نہ اپنے اہل خانہ اور صحابہ کو پریشان رکھتے۔ اس جیسی

دیگر کئی احادیث سے بھی یہی عقیدہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ کو حقائق سے آگاہی بذریعہ وحی ہوا کرتی تھی۔

۳۶۵۷۔عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِيَّاكَ وَالذُّنُوبَ الَّتِي لَاتُغْفَرُ، (وَفِي رِوَايَةٍ: وَمَالَاكَفَّارَةَ مِنَ الذُّنُوبِ) فَمَنْ غَلَّ شَيْئًا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَآكِلُ الرِّبَا، فَمَنْ أَكَلَ الرِّبَا بُعِثَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُوْنًا يَتَخَبَّطُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾)) [الصحيحة:۳۳۱۳]

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ایسے گناہوں سے بچ جو معاف نہیں ہوتے اور ایک روایت میں ہے جن گناہوں کا کفارہ نہیں۔ جس نے ذرہ برابر خیانت کی قیامت کے روز وہ اُسے لائے گا اور سود کھانے والا جس نے سود کھایا وہ اُس کے ساتھ قیامت کے روز پاگل، بدحواس اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ نے قرآن کی آیت پڑھی: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اُن لوگوں کی طرح کھڑے ہوں گے جن کو شیطان نے چھو کر بدحواس کر دیا۔

تخریج: الصحيحة ۳۳۱۳- طبرانی فی الكبير (۱۸/ ۶۰)، خطیب فی التاريخ (۸/ ۱۶۹،۱۶۸)۔

باب: اياكم و محضرات الذنوب

گناہوں کو معمولی جاننے سے بچو

۳۶۵۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ [فَإِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ] كَقَوْمٍ نَزَلُوْا فِيْ بَطْنِ وَادٍ فَجَاءَ ذَابِعُوْدٍ، وَجَاءَ ذَابِعُوْدٍ حَتّٰى أَنْضَجُوْا خُبْزَتَهُمْ، وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتٰى يُؤْخَذْبِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكْهُ)) [الصحيحة:۳۱۰۲]

سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اُن گناہوں سے بچو جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں، معمولی سمجھے گئے گناہوں کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے جو وادی کے درمیان میں اُترے، اُن میں سے ایک لکڑی لایا، پھر دوسرا لکڑی لایا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی روٹی پکالی اور بے شک گناہوں کو معمولی سمجھنے والا جب پکڑا جاتا ہے تو وہ اُس کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

تخریج: الصحيحة ۳۱۰۲- احمد (۵/ ۳۳۱)، الرویانی (۱۰۶۵)، طبرانی فی الكبير (۵۸۷۲) وقد تقدم (۱۳۵۳)۔

فوائد: معمولی سے معمولی گناہ کو بھی حقیر نہیں جاننا چاہیے، کبھی کبھار چھوٹے گناہ پر بھی اللہ تعالیٰ پکڑ کر لیتے ہیں، افسوس ہے انسان پر کہ وہ بیماری کے ڈر سے قیمتی وخوش ذائقہ خوراک تو چھوڑ دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہوں کو نہیں چھوڑتا۔

باب: الإثم حواز القلوب

گناہ دلوں پر غالب آجاتا ہے

۳۶۶۰۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْإِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ وَمَامِنْ نَظْرَةٍ إِلَّا وَلِلشَّيْطَانِ فِيْهَا مَطْمَعٌ)) [الصحيحة:۲۶۱۳]

بداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ دلوں پر غالب آنے والا ہے اور ہر نظر میں شیطان کو بہت توقع ہوتی ہے (یعنی ورغلانے کی حددرجہ لالچ کرتا ہے)

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۳۔ بیهقی فی الشعب (۵۴۳۴) مرفوعاً' بیهقی فی الشعب (۶۲۷۷)' طبرانی فی الکبیر (۸۶۴۸) هناء فی الزهد (۹۴۴)' من طریق آخر عن عبدالله موقوفاً علیه۔

فوائد: دل کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گوشت اور ہڈیوں کے خوبصورت غلاف میں محفوظ رکھا ہے، دل کو متاثر کرنے والی انسانی جسم میں دو چیزیں ہیں، آنکھ اور کان، ان دونوں میں عموماً آنکھ کا نظارہ ہی دل کے بھٹکنے کا ذریعہ بنتا ہے، جو شخص آنکھ کی بیماریوں کا اسیر ہو اور نظر بازی جس کا محبوب مشغلہ ہو تو سمجھ لیجئے نہ اُس کی عبادت میں لذت ہے اور نہ ہی اس کے کسی معاملہ میں برکت ہے اور نہ وہ ساری زندگی گناہوں کی دلدل سے باہر نکل سکتا ہے۔ کیونکہ نظر کی حفاظت سے آدمی کئی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آوارگی کی وجہ سے کئی فتنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ عربی کا مقولہ ہے مَنْ اَرْسَلَ طَرْفَهٗ اَدْنٰى حَتْفَهٗ جس نے اپنی نگاہ کو آوارہ چھوڑ دیا اُس کی ہلاکت کے دن قریب آ گئے۔

باب: ذم اللسان

زبان کی مذمت کا بیان

۳۶۶۱۔ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنُوَاخَذُ بِكُلِّ مَانَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَامَعَاذُبْنُ جَبَلٍ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟)) [الصحيحة: ٣٢٨٤]

معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمارے ہر کلام کا مواخذہ کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل تیری ماں تجھے روئے! لوگ جہنم میں اوندھے منہ صرف زبان کے کاٹے کی وجہ سے پھینکے جائیں گے۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۸۴۔ ابن البناء فی جزء السکوت ولزوم البیوت (۵۷/ ۵)' طبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۱۲۷، ۱۲۸)' ترمذی (۲۶۱۶)' ابن ماجه (۳۹۷۳)' نسائی فی الکبری (۱۱۳۹۴)' احمد (۵/ ۲۳۱)' من طریق آخر عنه مطولاً۔

باب: ومن وصية رسول الله

رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا بیان

۳۶۶۲۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَوْصِنِيْ قَالَ ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَااسْتَطَعْتَ، وَاذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً، السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ))

[الصحيحة: ٣٣٢٠]

عطاء بن یسار کہتے ہیں بے شک نبی ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیز گاری کو لازم پکڑ جتنی تو طاقت رکھتا ہے اور ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر اور جب تو برائی کرے اُسی وقت توبہ کر (برائی) چھپ کر کی گئی ہو تو چھپ کر توبہ کر، اعلانیہ کی گئی ہو تو اعلانیہ توبہ کر۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۲۰۔ احمد فی الزهد (۱۴۰)' طبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۱۵۹)۔

فوائد: عام نیک آدمی کی نصیحت بھی فائدہ مند ہوتی ہے اور پھر آدمی جس قدر تجربہ کار اور باکمال ہوگا اُس کی وصیت بھی اُس قدر مفید ہوگی، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی وصایا اُمت کے لیے عظیم سرمایہ ہیں، آپ کی وصیتیں تاریکی میں نور کا کام

دیتی ہیں اور یہی بنیادی نبوی اصول ہیں، جن سے نفرت کے بادل چھٹ جاتے ہیں خیر خواہی اور نیک نیتی پروان چڑھتی ہے اور مسلم معاشرہ امن وسلامتی اور الفت ومحبت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کی تمام وصایا پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

باب: فرق السلام بالحیاۃ و المماۃ

زندہ اور مردوں کے سلام میں فرق کا بیان

٣٦٦٣۔عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْهُجَيْمِيِّ: أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي بَعْضِ أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ، فَوَافَقَهُ فَإِذَا هُوَا مُؤْتَزِرٌ بِإِزَارِ قُطْنٍ قَدِ انْتَثَرَتْ حَاشِيَتُهُ، وَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى)) فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَوْصِنِيْ؟ فَقَالَ: ((لَاتَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنْ تَهَبَ صِلَةَ الْحَبْلِ، وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ الْمُسْتَقِيْ وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَوَجْهُكَ بَسْطٌ إِلَيْهِ، وَلَوْ أَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ بِنَفْسِكَ وَلَوْ أَنْ تَهَبَ الشِّسْعَ.))

[الصحیحۃ:٣٤٢٢]

سہم بن معتمر ہجیمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ آئے اور مدینہ کی کسی گلی میں رسول اللہ سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے آپ کو پایا کہ آپ روئی کے ازار کا تہبند باندھے ہوئے تھے اور اُس کا کنارہ پھیلا ہوا تھا، ہجیمی نے کہا: آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول! رسول اللہ نے فرمایا: علیک السلام، مردوں کا سلام ہے، اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول مجھے وصیت فرمائیں، آپ نے فرمایا: کسی نیکی کو کرتے ہوئے اُس کو معمولی نہ سمجھ اگر چہ تو رسی کو جوڑنے کیلئے ٹکڑا ہبہ کردے یا اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں ڈال دے اور اگر چہ تو اپنے مسلمان بھائی کو کشادہ چہرے سے ملے اور خواہ کسی تنہا آدمی کی گھبراہٹ اُس کے ساتھ رہ کر دور کردے اور خواہ تو تسمہ ہبہ کردے۔

تخریج: الصحیحۃ ٣٤٢٢۔ نسائی فی الکبری (٩٦٩٤)، احمد (٣/ ٤٨٢) من طریق آخر واصل الحدیث قد تقدم برقم (٤٤٢، ١٨٦٨)۔

باب: الإسلام یبدل السیئاتِ بالحسنات

اسلام برائیوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے

٣٦٦٣/م۔عَنْ أَبِيْ طَوِيْلٍ شَطْبِ الْمَمْدُوْدِ: أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا، وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَلَادَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((فَهَلْ أَسْلَمْتَ؟)) قَالَ: أَمَّا أَنَا: فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ،

ابو طویل شطب ممدود سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ کا ایسے آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے تمام گناہ کئے ہیں، گناہوں میں سے کوئی گناہ نہیں چھوڑا، اور اُس نے اس معاملہ میں کوئی چھوٹی بڑی خواہش نہیں چھوڑی جو پوری نہ کی ہو۔ کیا اُس کیلئے کوئی توبہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو مسلمان ہوگیا ہے؟ اُس نے کہا: بے شک میں گواہی دیتا

وَأَنَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((نَعَمْ، تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ، فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ)) قَالَ: وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ! فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى۔[الصحيحة: ٣٣٩١]

ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تو نیک اعمال کرتا رہ اور برائیاں چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ تیرے تمام گناہوں کو نیکیاں بنادے گا۔ اُس نے کہا: میرے فریب اور میری بدکاریاں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: اللہ اکبر، چنانچہ وہ اللہ اکبر کہتا ہوا غائب ہو گیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۹۱۔ البزار (الکشف:۳۲۴۴)' ابن ابی عاصم فی الآحاد (۲۷۱۸)' طبرانی فی الکبیر (۷۲۳۵)۔

فوائد: سبحان اللہ! یہ ہے سچی توبہ کرنے والے کی قدر! کہ اللہ تعالیٰ پلٹ کر اپنی طرف آنے والے اپنے بندے کو اس قدر پیار فرماتے ہیں کہ زندگی کے پہلے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔ اگر اب بھی کوئی اللہ سے دور رہے تو یہ اُس کی بدقسمتی ہے۔

باب: فضل من لقاء اللّٰه

اللہ سے ملاقات کے شوق کی فضیلت کا بیان

٣٦٦٤۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((قَالَ اللّٰهُ -تَبَارَكَ وَتَعَالٰى- إِذَا أَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهُ))

[الصحيحة:٣٥٥٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں اُس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب میری ملاقات کو وہ ناپسند کرتا ہے میں اُس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۵۴۔ مالك فی الموطا (۱/ ۲۴۰) ومن طریقه البخاری (۷۵۰۴) والنسائی (۱۸۳۶) واخرجه احمد (۲/ ۴۱۸)'مسلم (۲۶۸۵) من طریق آخر عنه۔

باب: تفسير الآية : كيف يهدى اللّٰه قومًا كفرو بعد ايمانهم

اللہ اس قوم کو کیسے ہدایت دے کہ جنھوں نے ایمان کے بعد کفر کیا کی تفسیر کا بیان

٣٦٦٥۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى قَوْمِهِ:سَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالُوْا إِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ، وَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَنَزَلَتْ ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ......﴾إِلٰى قَوْلِهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انصار قبیلہ سے ایک آدمی مسلمان ہوا پھر وہ مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا۔ پھر وہ شرمندہ ہوا اور اُس نے اپنی قوم کی طرف پیغام بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو کیا اُس کیلئے توبہ ہے؟ چنانچہ اُس کی قوم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور انہوں نے کہا: بے شک فلاں شرمندہ ہے اور اُس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ سے پوچھیں، کیا اُس کی کوئی توبہ ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے

﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران: ۸۶۔۸۹] فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ[قَوْمُهُ] فَأَسْلَمَ.

[الصحيحة:٣٠٦٦]

جنہوں نے ایمان کے بعد کفر کیا..... غفورٌ رحیم تک۔ قوم نے اُس کی طرف پیغام بھیجا وہ پھر مسلمان ہو گیا۔

تخریج: الصحیحة ۳۰۶۶۔ نسائی (۴۰۷۳) ابن جریر فی تفسیرہ (۳/ ۲۴۱)۔

باب:ومن الكون مع صاحب البلاء

آزمائش والے آدمی کے ساتھ رہنے کا بیان

٣٦٦٦۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَإِيْمَانًا)) [الصحيحة:٢٨٧٧]

ابوذر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آزمائش والے آدمی کے ساتھ رہ، اپنے رب کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے اور اُس پر ایمان رکھتے ہوئے۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۷۷۔ طحاوی فی شرح معانی الآثار (۲/ ۳۷۹)۔

فوائد: یقیناً جو شخص کسی معذور، مجبور یا آزمائش میں مبتلا آدمی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ بھی بہتری کا معاملہ فرماتے ہوئے اُس کی دنیا و آخرت روشن فرما دیتے ہیں، مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر راہِ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیے بلکہ حتی المقدور اُس کی مدد کرتے ہوئے اُس کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔ دیگر کئی روایات میں بھی اس کی ترغیب اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

باب:عدم دخول الجنة بالعمل فقط

عمل کے ذریعہ سے ہی جنت میں داخل نہ ہونے کا بیان

٣٦٦٧۔قَالَ ﷺ: ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، [وَلَا يُنْجِيْهِ مِنَ النَّارِ]قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا،–[وَأَشَارَ بِيَدِهِ هٰكَذَا عَلَى رَأْسِهِ]– إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ [مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا] [فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا]، [وَأَبْشِرُوْا] [وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا]، [وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ] وَرَدَ عَنْ جَمْعٍ مِنَ الصَّحَابَةِ– رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، مِنْهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةُ، وَجَابِرٌ، وَأَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأُسَامَةُ بْنُ شَرِيْكٍ.))

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو اُس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ ہی اُس کو نجات دے گا۔ صحابہ نے کہا: اور نہ ہی آپ کو اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! نہ ہی مجھے۔ اور آپ نے اس طرح اپنے ہاتھ کے ساتھ سر پر اشارہ کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنے فضل و کرم سے ڈھانپ لیں گے۔ دو یا تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: پختگی اختیار کرو اور قریب قریب چلو اور خوش ہو جاؤ۔ صبح و شام اور کچھ حصہ رات میں سے اللہ کی عبادت کرو۔ میانہ روی ہی اختیار کرو منزل پر پہنچ جاؤ گے اور جان لو سب سے پیارا عمل اللہ کے ہاں ہمیشگی والا ہے اگر چہ وہ کم ہو۔ یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ اُن میں ابوہریرہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور اسامہ بن شریک شامل ہیں۔

[الصحيحة:۲٦۰۲]

تخریج: الصحيحة ۲٦۰۲۔ (۱) ابو هريرة: بخاری (٦۴٦۳)' مسلم (۲۸۱٦)۔ (۲) عائشة: بخاری (٦۴٦۷)' مسلم (۲۸۱۸)۔ (۳) جابر: مسلم (۲۸۱۷)' احمد (۳/ ۳۳۷)۔ (۵) ابو سعيد: احمد (۳/ ۵۲)۔ (۵) اسامة بن شريك رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الكبير (۴۹۳)۔

فوائد: نیک اعمال ہی موجب رحمت ہیں۔ جو آدمی جس قدر اخلاص سے نیک اعمال کرتا ہے، رحمتِ الٰہی اُس کے اُس قدر زیادہ قریب ہوتی ہے، اپنے نیک اعمال پر اترانے کی بجائے ہمیشہ اللہ کی رحمت کا طالب رہنا چاہیے۔ اکثر لوگ نیک اعمال پر گھمنڈ اور فخر کرتے ہوئے تواضع جیسی عظیم نعمت سے محروم ہوجاتے ہیں اور وہ اپنے نیک اعمال پر اتراتے ہوئے اپنے سے کم عمل لوگوں پر فتووں کی بوچھاڑ کردیتے ہیں۔ جبکہ ایسا کرنے سے جہاں آدمی کے اعمال برباد ہوتے ہیں وہاں ایسے شخص کو رحمت سے محروم کردیا جاتا ہے۔ اللہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اپنی خاص رحمت کا مستحق بنائے۔ آمین ثم آمین!

باب: تبديل السيئات بالحسنات

برائیوں کا نیکیوں کے ساتھ تبدیل ہوجانے کا بیان

۳٦٦۸۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ لَوْ أَكْثَرُوا مِنَ السَّيِّئَاتِ، قَالُوا: بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ)) [الصحيحة:۳۰۵۳]

ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کئی لوگ خواہش کریں گے کاش وہ زیادہ برائیاں کرتے، صحابہ نے کہا کیوں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں میں بدل دیا ہوگا۔

تخریج: الصحيحة ۳۰۵۳۔ حاكم (۴/ ۲۵۲)' ثعلبی فی تفسيره (۷/ ۱۵۰)' ابن ابی حاتم (۸/ ۲۷۳۳)' موقوفا على ابی هريرة رضی اللہ عنہ سكن السيوطی ذكره مرفوعاً والله اعلم (الدر المنثور (۵/ ۸۰۷۹)۔

باب: من روية الله جهرةً

اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھنے کا بیان

۳٦٦۹۔عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُعَلِّمُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ إِذْ شَخَصَتْ أَبْصَارُهُمْ، فَقَالَ: ((مَا أَشْخَصَ أَبْصَارَكُمْ عَنِّيْ؟ قَالُوا: نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ، قَالَ: فَكَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ اللّٰهَ جَهْرَةً؟)) [الصحيحة:۳۰۵٦]

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ ﷺ صحابہ کو دین کی باتیں سکھلا رہے تھے، اچانک اُن کی آنکھیں اوپر اٹھ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے تمہاری آنکھیں اوپر کیوں اٹھی ہیں؟ انہوں نے کہا ہم نے چاند کی طرف دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھ لوگے۔

تخریج: الصحيحة ۳۰۵٦۔ ابوداؤد (۳۳۳۹)' ابن ماجه (۳۰۰۹)' احمد (۴/ ۳٦٦)' ابن حبان (۳۰۰)۔

فوائد: اس حدیث اور دیگر نصوص قطعیہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دیدار الٰہی برحق ہے، صحابہ و تابعین سمیت اس پر ائمہ اہل سنت کا اتفاق ہے۔ عقائد کی کتب میں ہے کہ وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ اہل جنت کے لیے رویت الٰہی برحق ہے۔ قرآن مجید میں بھی صراحت سے موجود ہے ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ کئی چہرے اُس روز تروتازہ ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے۔ مگر گمراہ فرق میں سے جہمیہ، معتزلہ اور کچھ خوارج وغیرہ اس کے منکر ہیں اور دیدار الٰہی کو برحق نہیں سمجھتے۔ جبکہ

ان کا یہ موقف سراسر باطل ہے۔

باب: ذم القوم الذی لا ینھون عن المنکرات

اس قوم کی مذمت کہ جو گناہوں سے نہیں روکتی

۳۶۷۰۔عَنْ عَبِیْدِاللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ، عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِی، هُمْ أَکْثَرُ وَأَعَزُّ مِمَّنْ یَعْمَلُ بِهَا، ثُمَّ لَایُغَیِّرُوْنَهُ، إِلَّا یُوْشِكُ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)) [الصحیحة: ۳۳۵۳]

عبیداللہ بن جریدا اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قوم میں بھی برائیاں کی جائیں اور برائیاں کرنے والوں کی نسبت دوسرے لوگ زیادہ ہوں مگر وہ اُس برائی کو نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ سب کو عذاب دے دے گا۔

فوائد: کامیابی کے لیے صرف برائی سے بچنا ہی کافی نہیں بلکہ اگر اللہ تعالیٰ قوت و طاقت اور غلبہ نصیب فرمائے تو برائی کو روکنا، مٹانا اور ختم کرنا بھی ضروری ہے۔ جو لوگ اقتدار کے باوجود برائی کو روکتے نہیں ایسے لوگ بھی عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ جو شخص جہاں تک قدرت رکھے کم از کم وہاں تک برائی روکنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے گھر سے لے کر خاندان، برادری، اہل محلہ اور اہل شہر وغیرہ تمام کو برائی سے بچانے کے لیے محنت و کوشش جاری رکھنی چاہیے، یہی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا تقاضا ہے اور ایسے لوگ ہی حقیقی کامیاب و کامران ہیں۔

باب: کراهیة البیت المذین بالتکلف

بہت زیادہ پر تکلف گھر بنانے کی کراہت کا بیان

۳۶۷۱۔عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: ((مَاهٰذِهِ؟!)) قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهِ، حَتّٰی إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ، أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَالِكَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَکٰی ذَالِكَ إِلٰی أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّی لَأُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلٰی قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰی سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَهَا قَالَ ((مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ)) قَالُوْا

انس ﷛ سے روایت ہے بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ نے ایک بلند گنبد دیکھا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کے صحابہ نے کہا: یہ انصار کے فلاں آدمی کا ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کو اپنے دل میں بٹھا لیا حتیٰ کہ جب اس کا مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کہا، آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا، اُس نے کئی مرتبہ سلام کیا اور آپ ﷺ نے ایسا کئی مرتبہ کیا حتیٰ کہ اُس آدمی نے آپ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھ لئے اور آپ ﷺ کا منہ پھیرنا جان لیا۔ اُس نے آپ کے صحابہ کو اس بات کی شکایت کی اور کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو ناآشنا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا: آپ باہر نکلے تھے اور تیرا گنبد دیکھا تھا۔ پس وہ آدمی فوراً اپنے گنبد کی طرف گیا اور اُس کو گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر

شَكَى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ ((اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَالَا يَغْنِیْ اِلَّا مَالَا بُدَّمِنْهُ)).

[الصحيحة: ٢٨٣٠]

کر دیا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُس کو نہ دیکھا فرمایا: گنبد کو کیا کیا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا اُس کے مالک نے ہمیں آپ کے منہ پھیرنے کی شکایت کی تھی ہم نے اُس کو خبر دی تو اُس نے اُس کو گرا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار ہر عمارت اُس کے مالک پر وبال ہوگی مگر سوائے اُس کے جو ضروری ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

تخریج: الصحیحة ۲۸۳۰۔ ابو داؤد (۵۲۳۷)' طحاوی فی المشکل (۱/ ۴۱۶)' ابو یعلی (۴۳۴۷) بیہقی فی الشعب۔

فوائد: دنیادار دولت مند لاکھوں روپیہ گھروں کی ٹیپ ٹاپ اور آرائش و زیبائش پر ضائع کر دیتے ہیں جو کہ سراسر اسراف و تبذیر ہے، اسی رقم سے کئی یتیموں اور بیواؤں کے گھر آباد ہو سکتے ہیں۔ یاد رہے! مسلمان کی عزت و سعادت، سادگی و قناعت اور ایثار میں پنہاں ہے۔ اگر عالی شان محلات میں رہنا عزت و سعادت کا باعث ہوتا تو نبی کل کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مسکن سب سے زیادہ قیمتی ہوتا۔ مگر آپ باوجود اختیار اور وسائل کے سادہ سے بوریے پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

باب: فضيلة السجود بالمغفرة

بخشش طلب کرنے کے لیے سجدہ کرنے کی فضیلت

٣٦٧٢۔عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((مَرَّ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِجُمْجُمَةٍ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِشَیْءٍ ثُمَّ قَالَ: يَارَبِّ! اَنْتَ اَنْتَ، وَاَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ، وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ وَخَرَّلِلّٰهِ سَاجِدًا، قِيْلَ لَهُ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ، فَاَنْتَ الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ، وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ،[فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَغُفِرَلَهُ].))

[الصحيحة: ٣٢٣١]

جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے تم میں سے جو پہلی امتیں تھیں اُن میں سے ایک آدمی کھوپڑی کے پاس سے گزرا، اُس نے اُس کو دیکھا اور اپنے دل کو کسی سے مخاطب کیا پھر کہا: اے میرے پروردگار! تو تُو ہے اور میں مَیں ہوں، تو بہت زیادہ بخشش کرنے والا ہے اور میں بہت زیادہ گناہ کرنے والا ہوں، اور وہ اللہ کے سامنے سجدہ میں گر گیا (غائب آواز میں) اُس کو کہا گیا اپنے سر کو اٹھا تو بہت زیادہ گناہوں کا عادی ہے اور میں بہت زیادہ بخشش کا عادی ہوں۔ اُس نے اپنے سر کو اٹھایا تو اُس کو معاف کر دیا گیا۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۳۱۔ ابن عدی فی الکامل (۲/ ۵۷۰) خطیب فی التاریخ (۹/ ۴)' ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۴/ ۱۲۳)۔

باب: كراهية من طلب الدنيا

دنیا کو طلب کرنے کی کراہت کا بیان

٣٦٧٣۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا اَضَرَّ بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ اَضَرَّ بِالدُّنْيَا، فَاَضِرُّوْا بِالْفَانِیْ لِلْبَاقِیْ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا کو طلب کیا اُس نے آخرت میں تکلیف پائی اور جس نے آخرت کو طلب کیا اُس نے دنیا میں تکلیف پائی۔ فانی

[الصحيحة:٣٢٨٧] تکلیف برداشت کرلو باقی کے بدلے۔

تخریج: الصحيحة ٣٢٧٨- ابن ابی عاصم فی الزهد (١٦١)، وكيع فی الزهد (٧٠) وابن ابی شيبة (٣/ ٢٨٧، ٢٨٨)، عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً عليه۔

باب: الاثم من غصب الأرض

زمین کو غصب کرنے کا گناہ

٣٦٧٤- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَصَبَ رَجُلًا أَرْضًا ظُلْمًا، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ))

علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی آدمی سے ظلم کرتے ہوئے زمین چھینی وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

تخریج: الصحيحة ٣٣٦٥- طبرانی فی الكبير (٢٢/ ١٧)۔

باب: من برئ ثلاثا دخل الجنة

جو تین چیزوں سے بچا وہ جنت میں داخل ہوگیا

٣٦٧٥- عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكِبْرِ، وَالدَّيْنِ، وَالْغُلُوْلِ))

[الصحيحة: ٢٧٨٥]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی جان اس حال میں نکلی کہ وہ تین چیزوں سے پاک ہے (وہ شخص) جنت میں داخل ہوگا۔ تکبر، قرض، خیانت۔

تخریج: الصحيحة ٢٧٨٥- احمد (٥/ ٢٧٦، ٢٨٢)، ترمذی (١٥٧٣)، ابن ماجه (٢٤١٢)، ابن حبان (١٩٨)، بيهقی (٥/ ٣٥٥)۔

باب: مثل الانسان وأجله و أمله

انسان اس کی زندگی اور آرزوؤں کی مثال کا بیان

٣٦٧٦- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَرَزَ بَيْنَ يَدَيْهِ عُوْدًا؟ ثُمَّ غَرَزَ إِلَى جَنْبِهِ آخَرَ، ثُمَّ غَرَزَ الثَّالِثَ فَأَبْعَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ! قَالَ: هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، وَهٰذَا أَمَلُهُ، يَتَعَاطَى الْأَمَلَ، ثُمَّ يَخْتَلِجُهُ [الْأَجَلُ] دُوْنَ ذٰلِكَ))

[الصحيحة:٣٤٢٨]

ابوسعید خدری سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی پھر اپنے دوسرے پہلو کے پاس لکڑی کو گاڑی پھر تیسری لکڑی کو اُس سے دور گاڑا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اُس کی موت ہے اور یہ اُس کی آرزوئیں ہیں، وہ آرزوؤں کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور موت اُس کو اس سے پہلے اچک لیتی ہے۔

تخریج: الصحيحة ٣٤٢٨- احمد (٣/ ١٨)، ابن ابی الدنيا فی قصر الامل (١١) ابو نعيم فی الحلية (٦/ ٣١١)، بغوی فی شرح السنة (٤٠٩١)۔

باب: الدنيا أهون من السخلة الميتة

دنیا بکری کے مردہ بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے

٣٦٧٧- عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں نبی ﷺ گندگی کے ڈھیر

بِدِمنةِ قَومٍ، فِيهَا سَخلَةٌ مَيتَةٌ، فَقَالَ: ((مَا لِأَهْلِهَا فِيهَا حَاجَةٌ؟)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ لَو كَانَ لِأَهلِهَا فِيهَا حَاجَةٌ مَانَبَذُوهَا، فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ السَّخْلَةِ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا أُلْفِيَنَّهَا أَهْلَكَتْ أَحَدًا مِنكُمْ))

[الصحيحة:۳۳۹۲]

کے پاس سے گزرے۔ وہاں بکری کا مردہ بچہ پڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے اہل کو اس کی ضرورت ہے؟ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر اس کے اہل کو اس کی ضرورت ہوتی' وہ اس کو نہ پھینکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم جتنا یہ بکری کا مردہ بچہ اپنے مالکوں کی نگاہ میں حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ پس میں تم کو نہ پاؤں تو اُس نے تم میں سے کسی ایک کو ہلاک کر دیا ہو۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۹۲۔ البزار (الکشف :۳۶۹۰)' و(البحر :۴۱۱۳)۔ طبرانی فی الاوسط (۲۹۳۴)' عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

فوائد: اس قدر حقیر اور عارضی دنیا کے لیے شب و روز محنت کرنا اور حد درجہ قیمتی و ابدی آخرت کے لیے کچھ نہ کرنا......! یقیناً ذلت و رسوائی کا سامان ہے۔ مسلمان بھائیو! دنیا کے لیے اتنی محنت کرو جتنا یہاں رہنا ہے۔ اور آخرت کے لیے اُتنی محنت کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔

باب: لاحيف في الوصية

نبیؐ کی خوش مزاجی کا بیان

۳٦٧٨۔عَنْ ذَيَّالِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ حَذِيمٍ- جَدِّيْ- إِنَّ جَدَّهُ حَنِيْفَةَ قَالَ لِحَذِيمٍ: اِجْمَعْ لِيْ بَنِيَّ فَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُوصِيَ، فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَاأُوصِيْ أَنَّ لِيَتِيْمِي هٰذَاالَّذِيْ فِيْ حَجْرِيْ مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّتِيْ كُنَّا نُسَمِّيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ (الْمُطَيَّبَةُ) فَقَالَ حَذِيْمٌ: يَا أَبَتِ إِنِّيْ سَمِعْتُ بَنِيْكَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّمَا نُقِرُّ بِهٰذَا عِنْدَ (فِي الْمَجْمَعِ: عَيْنَ) أَبِيْنَا، فَإِذَا مَاتَ رَجَعْنَا فِيْهِ! قَالَ: فَبَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ حَذِيْمٌ: رَضِيْنَا فَارْتَفَعَ حَذِيْمٌ وَحَنِيْفَةُ وَحَنْظَلَةُ مَعَهُمْ غُلَامٌ، وَهُوَ رَدِيْفٌ لِحَذِيْمٍ، فَلَمَّا أَتَوُالنَّبِيَّ ﷺ سَلَّمُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا رَفَعَكَ يَا أَبَاحَذِيْمٍ؟)) قَالَ: هٰذَا وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ حَذِيْمٍ، فَقَالَ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَفْجَأَنِي الْكِبَرُ أَوِ الْمَوْتُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُوْصِيَ أَنَّ لِيَتِيْمِي

ذیال بن عتبہ بن حنظلہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا حنظلہ بن حذیم سے سنا، کہتے ہیں کہ اُس کے دادا حنیفہ نے حذیم کو کہا میرے بیٹوں کو اکٹھا کر' میں وصیت کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ پس اُس نے اُن کو اکٹھا کیا۔ حنیفہ نے کہا: سب سے پہلے جو میں وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میرے زیرِ پرورش یتیم کیلئے سو اونٹ ہیں۔ تم جاہلیت میں اُن کا نام مطیبہ رکھتے تھے۔ حذیم نے کہا: اے ابا جان میں نے آپ کے بیٹوں کو کہتے سنا ہے ہم صرف باپ کے پاس اس کا اقرار کرلیں گے اور جب وہ فوت ہوگیا تو ہم لوٹ جائیں گے، حذیفہ نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان رسول اللہ ﷺ ہیں، حذیم نے کہا: ہم اس بات پر راضی ہیں۔ چنانچہ حذیم، حنیفہ اور اُن کے ساتھ وہ یتیم لڑکا تھا، وہ حذیم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، پس جب وہ رسول ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے آپ ﷺ پر سلام کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو حذیم! کیسے آئے ہو، اُس نے کہا یہ اور حذیم کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اچانک مجھے بڑھاپا اور موت آ جائے، پس

هٰذَا الَّذِيْ فِيْ حَجْرِيْ مِئَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ كُنَّا نُسَمِّيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ (الْمُطَيَّبَةُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى رَأَيْنَا الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَكَانَ قَاعِدًا فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: ((لَا، لَا، لَا، **الصَّدَقَةُ خَمْسٌ، وَإِلَّا فَعَشْرٌ، وَإِلَّا فَخَمْسَ عَشَرَةَ، وَإِلَّا فَعِشْرُوْنَ، وَإِلَّا فَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ، وَإِلَّا فَثَلَاثُوْنَ، وَإِلَّا فَخَمْسٌ وَثَلَاثُوْنَ، فَإِنْ كَثُرَتْ فَأَرْبَعُوْنَ**)) قَالَ فَوَدَّعُوْهُ، وَمَعَ الْيَتِيْمِ عَصًا، وَهُوَ يَضْرِبُ جَمَلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**عَظُمَتْ! هٰذِهٖ هَرَاوَةُ يَتِيْمٍ!**)) قَالَ حَنْظَلَةُ: فَدَنَا أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِيْ بَنِيْنَ ذَوِيْ لِحًى وَدُوْنَ ذٰلِكَ، وَإِنَّ ذَا أَصْغَرُهُمْ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ، فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَقَالَ: ((**بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، أَوْ بُوْرِكَ فِيْكَ**)) قَالَ ذَيَّالٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتٰى بِالْإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهٗ، أَوِ الْبَهِيْمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعُ فَيَتْفُلُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ، وَيَقُوْلُ: عَلٰى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَمْسَحُهٗ عَلَيْهِ، قَالَ ذَيَّالٌ: فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ۔ [الصحيحة: ۲۹۵۵]

میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں وصیت کروں، بے شک میرے اس یتیم کے لئے جو میرے زیر پرورش ہے اُس کے لئے سو اونٹ ہیں۔ ہم جاہلیت میں اُن کا نام مطیبہ رکھتے تھے" یہ سن کر" فوراً رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے حتیٰ کہ غصہ کے آثار ہم نے آپ کے چہرہ پر دیکھے۔ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا: نہیں نہیں نہیں! صدقہ پانچ (اونٹوں کا) وگرنہ دس وگرنہ پندرہ وگرنہ بیس وگرنہ پچیس وگرنہ تیس وگرنہ پینتیس اگر بہت زیادہ تو چالیس ،تو اُس نے آپ ﷺ کو الوداع کیا اور یتیم کے پاس ایک لاٹھی تھی وہ اونٹ کو مار رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: گراں گزرا ہے یتیم کا یہ چلنا۔ حنظلہ نے کہا: میرا باپ نبی کے قریب ہوا اور اُس نے کہا: میرے باریش اور کم عمر والے بیٹے بھی ہیں۔ اور یہ اُن سب میں سے چھوٹا ہے۔ اس کے لئے اللہ سے دعا فرمادیں۔ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تجھ میں برکت فرمائے یا تجھ میں برکت کردی جائے۔ ذیال نے کہا: میں نے حنظلہ کو دیکھا اُس کے پاس سوزش زدہ چہرے والا انسان لایا جاتا یا سوزش زدہ تھنوں والا جانور لایا جاتا وہ اپنے ہاتھ پر تھوکتا اور بسم اللہ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیتا اور کہتا: رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کی جگہ پر پھر اس پر ہاتھ پھیر دیتا ذیال نے کہا سوزش دور ہو جاتی۔

تخريج: الصحيحة ۲۹۵۵۔ احمد (۵/ ۶۷،۶۸)' طبرانی فی الكبير(۳۴۹۹،۳۵۰۰)' ابن قانع فی معجم الصحابة ابوالقاسم البغوی فی معجم الصحابة (۵۴۰)'ابو نعيم فی المعرفة (۷/ ۲۲۳)۔

باب ضحك رسول اللّٰه ﷺ

نبی ﷺ کی خوش مزاجی کا بیان

۳۶۷۹۔عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ وَيُخْبَأُ عَنْهُ كِبَارُهَا، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا**

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اُس پر پیش کردیئے جائیں گے اور اُس کے بڑے گناہوں کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور کہا جائے گا: کیا تو نے فلاں

وَكَذَا، وَهُوَ مُقِرٌّ لَايُنْكِرُ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ، فَيُقَالُ: أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنَّ لِيْ ذُنُوْبًا مَاأَرَاهَا هٰهُنَا، قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ)) [الصحيحة: ٣٠٥٢]

فلاں دن فلاں فلاں گناہ کئے تھے؟ وہ انکار نہ کرتے ہوئے اقرار کرلے گا اور بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا۔ کہا جائے گا: اس کے ہر گناہ کے بدلے جو اُس نے کیا ہے نیکی عطا کردو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہے گا: میرے کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جن کو میں نے یہاں نہیں دیکھا، ابوذر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ مسکرا پڑے، حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۵۲۔ وکیع فی الزھد (۳۶۷)، ومن طریقہ احمد (۵/ ۱۵۷)، وابوعوانۃ (۱/ ۱۷۰)، و مسلم (۱۹۰) ولم یسق لفظہ۔

باب: دخول الجنة برحمة الله

جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہوگا

٣٦٨٠۔وَعَنْ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَسَدُبْنَ كُرْزٍ! لَاتَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِعَمَلٍ، وَلٰكِنْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، [قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ] وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَلَافَانِيَ اللّٰهُ، أَوْيَتَغَمَّدَنِيَ [اللّٰهُ] مِنْهُ بِرَحْمَةٍ)) [الصحيحة:٣١٣٨]

اسد بن کرز کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا: اے اسد بن کرز! تو عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا لیکن اللہ کی رحمت کے ساتھ، میں نے کہا: اور نہ آپ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: اور نہ میں ہی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لیں گے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۳۸۔ بخاری فی التاریخ (۲/ ۴۹)، طبرانی فی الکبیر (۱۰۰۱)، ابو نعیم فی المعرفۃ (۹۰۲)۔

باب: فضل حفاظة الفرج

شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت کا بیان

٣٦٨١۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاشَبَابَ قُرَيْشٍ! احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ لَاتَزْنُوْا، أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) [الصحيحة:٢٦٩٦]

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، خبردار! جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اُس کے لئے جنت ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۹۶۔ طبرانی فی الاوسط (۶۸۴۲)، حاکم (۴/ ۳۵۸)، بیھقی فی الشعب (۵۳۶۹)۔

فوائد: پاک بازی بہت بڑی صفت ہے باحیاء انسان اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہوتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے پاک باز شخص کو جنت کی ضمانت دی ہے۔ اور بالخصوص موجودہ حالات میں بے حیائی و فحاشی اور زنا سے بچنا یقیناً اعلیٰ درجہ کی ولایت ہے، کیونکہ دنیادار حکمرانوں نے تحفظِ حقوقِ نسواں بل کے نام پر بدکاری کی تمام راہوں کو ہموار کردیا ہے اور تحفظِ حقوقِ نسواں بل کی آڑ میں تحفظِ زنا بل اسمبلی سے پاس کروالیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خاص مدد سے عزت و عصمت، پاکبازی اور شرم و حیاء کے زیور سے آراستہ و پیراستہ فرمائے۔

٣٦٨٢۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

عائشہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا: اے عائشہ! حقیر سمجھے

ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا)) [الصحيحة: ۲۷۳۱]

جانے والے گناہوں سے بچ۔ یقیناً ان کے متعلق بھی اللہ کی طرف سے باز پرس ہوگی۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۳۱- دارمی (۲۷۲۹)' ابن ماجہ (۴۲۴۳)' ابن حبان (۵۵۶۸)' احمد (۶/ ۷۰، ۱۵۱)۔

فوائد: گزشتہ احادیث سمیت اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے گناہوں سے بچنے کی خصوصی تلقین فرمائی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر انسان نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہ بھی کرتا رہے تو وہ تقویٰ کی معراج اور قربِ الٰہی کی دہلیز تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ ایسا شخص عملی منافق کہلاتا ہے اور کبھی کبھار ایسے شخص کو رحمتِ الٰہی سے محروم کردیا جاتا ہے۔ گناہوں کی بابت عدالتِ الٰہی میں باز پرس تو ضرور ہوگی مگر اُس روز کی شرمندگی سے پہلے دنیا میں ہی گناہوں کی نحوست اور برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اہل علم لکھتے ہیں إِنَّ لِلسَّيِّئَةِ سَوَادًا فِي الْوَجْهِ وَظُلْمَةً فِي الْقَلْبِ وَوَهْنًا فِي الْبَدَنِ وَنَقْصًا فِي الرِّزْقِ وَبُغْضَةً فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ گناہ سے چہرہ سیاہ اور دل تاریک ہو جاتا ہے جسم میں کمزوری اور رزق میں کمی واقع ہوتی ہے اور (نیک) لوگوں کے دل میں گناہ کی وجہ سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔ سنتِ نبوی اور جدید سائنس میں ایک ماہر پیتھالوجی کا تجزیہ ہے کہ: مسلمانوں کا یقین ہے کہ گناہ کا عذاب آخرت میں نہ صرف دوزخ کی شکل میں ملے گا بلکہ دنیا میں بھی اس کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے رہتے ہیں، بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کی جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے رزق میں تنگی بھی ہوجاتی ہے، جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ گناہ سے پریشانی، تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ دراصل گناہ سے خون میں Histameen (ہسٹامین) کی زیادتی ہوجاتی ہے جس سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار مہلک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ مسلمان بھائیو! جب گناہ کے برے اثرات دنیا و آخرت میں اس قدر زیادہ ہیں تو پھر عقلمندی و دانائی کا یہی تقاضا ہے کہ ہر قسم کے گناہ سے دامن بچایا جائے اور خالص نیکیوں کے ساتھ زندگی بسر کی جائے۔

باب اذا خافني في الدنيا أمنته يوم القيمة

جو دنیا میں مجھ سے ڈرے گا آخرت میں میں اس کو امن دوں گا

۳۶۸۳- عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا: ((يَقُولُ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَلَا أَجْمَعُ لَهُ أَمْنَيْنِ، إِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[الصحيحة: ۲۶۶۶]

حسن سے مرسل روایت ہے اللہ عزوجل فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو ڈر جمع نہیں کروں گا اور نہ ہی اُس کے لئے دو امن اکٹھے کروں گا۔ جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اُس کو آخرت میں خوف زدہ کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اُس کو قیامت کے دن میں بے خوف کروں گا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۶۶- ابن المبارک فی الزھد (۱۵۷)' والبزار (الکشف: ۳۲۳۲)' عن الحسن البصری مرسلاً (ابن صاعد فی زوائد الزھد (۱۵۸)' ابن حبان (۶۴۰)' البزار (الکشف: ۳۲۳۳) موصولاً عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

OOOO

مکتبہ قدوسیہ کی خدماتِ حدیث
اصح الکتب بعد کتاب اللہ
صحیح بخاری
تدوین حدیث، اصول حدیث، مقام حدیث اور حجیت
حدیث کی وضاحت اور منکرین حدیث کے اشکالات
کے رد میں جامع مقدمہ ● اختلافی مسائل میں فریقین
کے دلائل اور ان کا انصاف پسندانہ تجزیہ ● فتح الباری
عون المعبود، تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ
شروحات سے منتخب علمی فوائد
۸ جلدوں پر مشتمل ● قیمت انتہائی مناسب
مسلک سلف صالحین کی روشنی میں بہترین تشریح عربی متن
جلی خط میں اعراب کے ساتھ ترجمہ نہایت آسان، بامحاورہ
اور عوام اور خواص کے لیے یکساں مفید
حضرت مولانا محمد داود راز
کے قلم سے فرامین نبوی کے صحیح ترین مجموعے کی لاجواب تشریح
تحقیق و تخریج کے ساتھ اردو زبان میں پہلی مرتبہ
سُنن اَبی دَاود
تحقیق:
محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی
ابو انس محمد سرور گوہر
۳ جلدوں پر مشتمل خوبصورت طباعت
ضعیف احادیث کی نشان دہی اور اختصار کے ساتھ
وجہ ضعف کا بیان
احادیث صحیح بخاری و صحیح مسلم کی تخریج
اردو میں سنن ابی داود کا پہلا معیاری نسخہ
انتہائی مناسب قیمت کے ساتھ
بہجۃ الناظرین
شرح
ریاض الصالحین
تشریح و تخریج
شیخ سلیم بن عید الہلالی
۲ جلدوں پر مشتمل ● قیمت انتہائی مناسب
جدید ترجمے کے ساتھ
احادیث کی مکمل تحقیق و تخریج
غریب الحدیث کے عنوان سے
مشکل الفاظ کے معانی
فقہ الحدیث کے عنوان کے تحت
بیان کردہ حدیث کی بہترین شرح
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ
اللؤلؤ والمرجان
فیما اتفق علیہ الشیخان
مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فواد عبد الباقی
ترجمہ مولانا محمد داود راز و مولانا عبد الرشید تونسوی
اعمال صالحہ اور ان کے اجر و ثواب سے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ
المتجر الرابح
فی ثواب العمل الصالح
حافظ العلامہ ابو محمد شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی
تحقیق و تخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش
ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف
آپ کی زندگی کا
رخ بدل دینے والی کتاب
ظاہری اور معنوی حسن سے مزین
۲ جلدوں پر مشتمل ● جاذب نظر
مشکاۃ المصابیح
ترجمہ و شرح
مولانا عبد السلام بستوی
تحقیق و تخریج
محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی
احادیثِ قدسیہ
ترجمہ:
الشیخ عبد الرشید تونسوی
تحقیق و فوائد:
حافظ عمران ایوب لاہوری